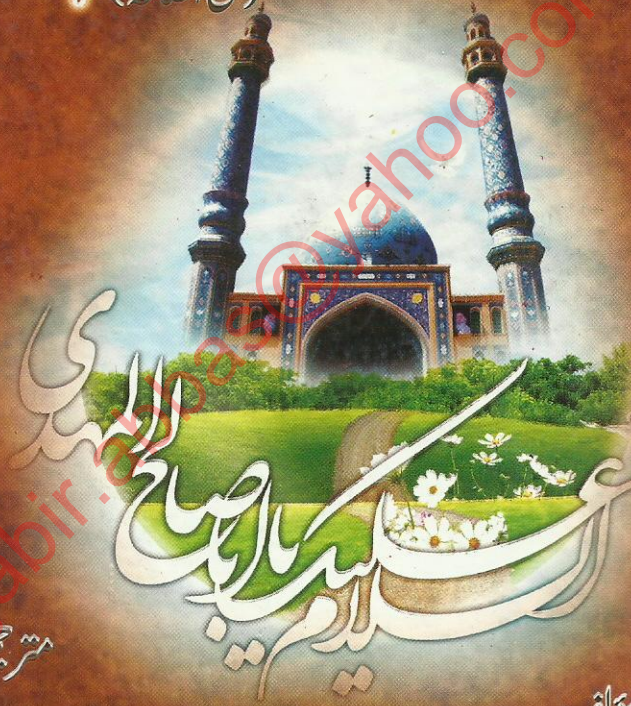


جلد اول و دوم

ارتباطِ منتظر

ترجمہ

مکیال المکارم
(مع اضافہ)



مترجم

امام جماعت و جامعہ جامع مسجد شرب
حجۃ الاسلام و المسلمین غلام حسین اسدی

مؤلف

آیت اللہ حاج سید تقی میرسوی اصفہانی

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.tl
sabelesakina@gmail.com

ارتباط منتظر
ترجمہ
(مع اضافہ)
مکیال المکارم
جلد اول

مؤلف
آیت اللہ حاج سید تقی موسوی اصفہانی
مترجم

امام جماعت و جمعہ جامع مسجد یثرب
حجۃ الاسلام والمسلمین غلام حسین اسدی

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

جملہ حقوق عکسی و طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب _____ ارتباط منتظر علیہ السلام (جلد اول)
(ترجمہ کمال الکارم مع اضافہ)
مؤلف _____ آیہ اللہ حاج سید تقی موسوی اصفہانی
مترجم _____ مدرس جامعہ علمیہ و پیش نماز جامع مسجد نبیؐ حجۃ الاسلام والمسلمین غلام حسین اسدی
اردو صحیح و بیچ سینک _____ مجاہد حسین قرہ۔۔۔ 0345-2401125
کمپوزنگ _____ قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس فیز ۴۔ کراچی
باہتمام اشاعت _____ محمود علی جیوانی، حامد حسن جیوانی
ناشر _____ اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی پاکستان

ملنے کا پتا

رحمت اللہ تک بحسب
کافذی بازار میدھادر
کراچی ۷۴۰۰۰



PH : (021) 32431577 Mob: 0341-7234330
Mob : 0314 - 2056416 - 0332 - 3670828

انتساب

یہ کتاب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف
کی مادر گرامی
جناب زرجس خاتون سلام اللہ علیہا
کے نام
منسوب کرتے ہیں۔

وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ. [۱]
تعجیل فرج (ظہور) امام زمانہ علیہ السلام کی دعا کرو کہ یہ تمہارا اپنا فرج ہے۔

عرض ناشر

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے رابطہ و تعلق شیعان حیدر کرار کا ہدف اصلی ہے۔
زیر نظر کتاب "ارتباط منظر بیچہ" (مکیال المکارم۔ مؤلفہ آیت اللہ حاج سید تقی موسوی اصفہانی) کا
ترجمہ ہے۔ جناب مترجم نے کوشش کی ہے کہ کتاب میں جہاں صرف دعاؤں کی طرف اشارہ کیا
تھا وہاں مکمل دعائیں ڈال دی گئی ہیں تاکہ قارئین بہتر سے بہتر استفادہ کر سکیں۔ ہمیں امید ہے
کہ قارئین کو یہ کتاب پسند آئے گی۔
قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کی محسوس
کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

ادارہ

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی پاکستان

غیبت نعمانی میں امام صادق علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا:

جان لو! زمین خدا کی حجت سے خالی نہیں رہ سکتی لیکن خدا نے لوگوں کی باطنی آنکھ کو امام کی شناخت سے اندھا کر رکھا ہے جو کہ ظلم و ستم اور اسراف کرتے ہیں اگر زمین ایک لمحہ کے لئے خدا کی حجت سے خالی ہو جائے اہل زمین دھنس جائیں گے۔

مقدمہ مترجم

پروردگار عالم نے انسان کو تخلیق فرمایا اور اس کے ساتھ انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے انبیاء کرام کا سلسلہ شروع کر دیا سب سے پہلے انسان کی ہدایت کے لئے جناب آدم علیہ السلام ظاہری دنیا میں تشریف لائے، جناب آدم علیہ السلام کے بعد شیخ المرسلین جناب نوح علیہ السلام کے بعد جناب ابراہیم علیہ السلام تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے دیگر انبیاء آتے رہے دین اسلام کی تبلیغ اور انسان کے نفس کا تزکیہ کرتے رہے۔

آخر کار جناب عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ سو سال کے بعد خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری دنیا میں مبعوث ہوا رسالت ہوئے۔ پاک پیغمبرؐ نے انسان کو ہدایت فرمائی، اچھے اخلاق و کردار سے آگاہ کیا تاکہ انسان عزت کے ساتھ زندگی گزارے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ ہدیٰ علیہم السلام نے اس ہدایت کی ذمہ داری کو سنبھالا۔ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین کے احکام کی حفاظت کے فرائض مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے انجام دیئے، ان کے بعد مولا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے ان کے بعد سید الشہداء علیہ السلام نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور اسلام کے احکام کی حفاظت فرمائی، سید الشہداء علیہ السلام کے بعد ہمارے چوتھے امام اور پھر پانچویں امام سے گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام تک ہر ایک نے دین اسلام کی محافظت کے فرائض انجام دیئے۔

انہوں صد افسوس یہی دین کے پاسبان و محافظین اس دنیا کے خود غرض و بے عمل انسانوں کے ہاتھوں کیے بعد دیگرے شہید ہوتے رہے آخر کار بارہویں امام کا دور امامت شروع ہوا اور پھر جب ان کی جان کے درپے ہوئے تو خالق کائنات نے ان کو غیبت میں لے گیا کہ شاید انسان بیدار ہوں اور ان کی ضرورت کا احساس کریں مگر یہ غیبت دور صغریٰ سے گزر کر دور کبریٰ میں داخل ہو گئی مگر انسان پورے طور پر بیدار نہ ہو سکے۔

ہمارے بارہویں امام اس وقت بھی پردہ غیب میں رہ کر دین کی حفاظت کر رہے ہیں اور جناب آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے کمالات و فضائل اور گیارہ ائمہ علیہم السلام کے حسن و جمال کا بقیہ [۱] ہیں۔

امام کی معرفت کے لئے شیعہ و سنی علمائے کرام اور دانشمند حضرات نے بہت ساری کتابیں تحریر کی ہیں اس موجودہ دور میں وقت حقیقی رہبر و رہنما پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارہویں جانشین کی معرفت پوری عالم انسانیت کے لئے ضروری ہے اس لئے کہ دنیا کا نظام امام زمانہ عجّل اللہ فرجہ الشریف کے صدقہ میں چل رہا ہے انسان جو مادی و معنوی ترقی حاصل کر رہا ہے امام زمانہ عجّل اللہ فرجہ الشریف کے صدقہ میں کر رہا ہے۔ ہمارے اس سید و سردار کا تذکرہ ہر آسانی کتاب میں موجود ہے۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن کے اندر بہت سی آیات آپ کی شان میں نازل ہوئی ہیں قرآن مجید کی چند آیات:

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ [۲]

اللہ کا بقیہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو؟

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً

وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ [۳]

اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور

انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں (زمین کا) وارث قرار دیں۔

إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُمْحِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

تَعْقِلُونَ [۴]

خوب جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد اور ہم نے اپنی آیات

[۱] بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ: اللہ کا بقیہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو؟: سورہ ہود آیت ۸۶

[۲] سورہ ہود آیت ۸۶

[۳] سورہ قصص: ۵

[۴] سورہ حدید: ۲۷

تمہارے لئے واضح طور پر بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔
 کتاب غیبت میں شیخ طوسیؒ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مذکورہ آیت حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ
 الشریف کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

موجودہ کتاب ”ارتباط مستظرف علیہ السلام“ اپنے نام سے ہی سے بتا دیتی ہے کہ یہ کتاب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ
 الشریف کا تعارف ہی نہیں کرواتی بلکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ربط پیدا کراتی ہے۔ حدیث میں آیا
 ہے:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً. [۱]

وہ شخص کہ جو مر جائے اس حال میں کہ وہ اپنے زمانے کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ جاہلیت کی
 موت مرتا ہے۔

حقیقی معرفت یہ نہیں کہ امام کا نام و نسب جان لیا جائے بلکہ حقیقی معرفت تو یہ ہے کہ امام کی ذات میں فنا ہو جایا
 جائے اور آج کے زمانے میں جبکہ امام پردہ غیب میں ہیں ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ان کے مشن کو جاری و
 ساری رکھیں۔

مومنین کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب کی تیاری کے کام کو مکمل کروانے کے سلسلے میں ہمارے محسن سید
 اصغر مہدی جعفری مرحوم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

دعاؤں کا طالب

غلام حسین اسدی

امام جمعہ و جماعت جامع مسجد یثرب

مدرس جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ فیز ۴۔ کراچی

[۱] کمال الدین و تمام النعمه / ج 2 / 38 / 409 / باب ما روی عن ابی محمد الحسن بن علی العسکری ع من وقوع الغیبة بابنه
 القائم ع وأنه الغانی عشر من الائمة ع ص: 384

حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے آباء اجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قائم کی غیبت میں ان کا منکر ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔^[۱]

فہرست کتاب

- 23 قائم آل محمد ﷺ کے لئے دعا کے فوائد
- 25 امام زمانہ ﷺ کی شناخت واجب ہے
- 25 عقلی دلیل
- 27 نقلی دلیل
- 35 حضرت حسن عسکری ﷺ کی اثبات امامت
- 38 فصل اول: آپ کی اثبات امامت پر بعض احادیث متواترہ
- 41 فصل دوم: قائم حجت کے معجزات و کرامات
- 43 ہم پر قائم ﷺ کے حقوق
- 45 ۱۔ حق وجود
- 47 ۲۔ دنیا میں حق بقاء
- 48 ۳۔ رسول خدا ﷺ کے قریبنداروں کے حقوق
- 48 ۴۔ ۵۔ منعم کا حق اور نعمت میں واسطہ کا حق
- 49 ۶۔ باپ کا بچے پر حق
- 51 ۷۔ بندے پر آقا اور ارباب کا حق
- 52 ۸۔ طالب علم پر عالم کا حق
- 52 ۹۔ رعیت پر امام کا حق
- 53 امام زمانہ ﷺ کی صفات اور آپ کے لئے دعا کرنا
- 55 ۱۔ خدا پر ایمان
- 56 ۲۔ قائم کی برکت سے ہماری دعا کا قبول ہونا

- ۲۔ ہم پر احسان 57
- ۳۔ آپ کے حقوق ہمارے لئے مباح ہیں 57
- ۴۔ ہمارے مظلوم شیعوں کا استغاثہ 58
- ۵۔ آپ کے ظہور میں راستوں اور شہر میں امن 60
- ۶۔ خدا کے دین کو زندہ کرنا 60
- ۷۔ دشمن خدا سے انتقام 61
- ۸۔ حدود الہی کا اجراء 64
- ۹۔ قائم کا اضطرار 65
- ۱۰۔ قائم کی بخشش 65
- ۱۱۔ قائم دین و راہنماؤں کی قدر 66
- ۱۲۔ قائم علیہ کی مشکلات 66
- ۱۳۔ قائم علیہ کی برکات 66
- ۱۴۔ تالیف قلوب 67
- ۱۵۔ ہم پر قائم علیہ کا لطف و کرم 68
- ۱۶۔ ہم ہاتھوں اذیت کا برداشت کرنا 69
- ۱۷۔ ہمارے لئے اپنے حق سے دستبردار ہونا 69
- ۱۸۔ ہمارے شیعہ مردوں کے جنازے میں شرکت 70
- ۱۹۔ فرسودہ اسلام کی تجدید بنیاد 72
- ۲۰۔ دین کا کامل ہونا 73
- ۲۱۔ صحف امیر علیہ کی تعلیم 73
- ۲۲۔ حضرت قائم علیہ کی ولایت کی وجہ سے ثواب اور نیک اعمال کی قبولیت 75
- ۲۳۔ شہدائے کربلا علیہ کے خون کا بدلہ 75
- ۲۴۔ قائم علیہ کا جمال 78
- ۲۵۔ قائم علیہ کا جہاد 80

- ۲۶۔ توحید و اسلام پر مگرہ جمع 81
- ۲۷۔ دین کی نصرت کیلئے فرشتوں، جنوں اور مومنین کا جمع ہونا 82
- ۲۹۔ جمع مقبول 85
- ۲۹۔ قائم علیہ کی اسلام سے حمایت 86
- ۳۰۔ مخالفین سے آپ کی جنگ 86
- ۳۱۔ حضرت قائم علیہ کا حج 89
- ۳۲۔ زمیں کی حیات آپ کے وجود سے 89
- ۳۳۔ حضرت قائم علیہ کی ہم سے محبت 90
- ۳۴۔ حضرت قائم علیہ حکم حق 91
- ۳۵۔ قائم علیہ کا باطنی حکم 92
- ۳۶۔ قائم آل محمد علیہ کا خلق 93
- ۳۷۔ قائم آل محمد علیہ کا خوف 94
- ۳۸۔ مسلمانوں پر آپ کی خلافت 96
- ۳۹۔ مومنین کے لئے حضرت قائم علیہ کی دعا 97
- ۴۰۔ قائم آل محمد علیہ کی حق کی طرف دعوت 99
- ۴۱۔ قائم علیہ کی برکت سے بلاد مصیبت کا دور ہونا 100
- ۴۲۔ قائم علیہ کے ہاتھوں دشمنوں کا ذلیل ہونا 102
- ۴۳۔ آپ کی دولت میں مخلوق کو آرام و سکون ملنا 103
- ۴۴۔ قائم آل محمد علیہ کا زہد 105
- ۴۵۔ ائمہ علیہ کے حرم میں آپ کی زیارت 106
- ۴۶۔ قائم آل محمد علیہ کی سیرت 106
- ۴۷۔ قائم کی سخاوت 107
- ۴۸۔ ہماری شفاعت 108
- ۴۹۔ ہمارے لئے قائم آل محمد علیہ کی شہادت 109

- ۵۰۔ قائم مہدی ﷺ کی شرافت 110
- ۵۱۔ قائم آل محمد ﷺ کا صبر 110
- ۵۲۔ قائم آل محمد ﷺ کی ضیافت 111
- ۵۳۔ قائم آل محمد ﷺ سے زمین کی طہارت 112
- ۵۴۔ طالب حقوق و خون ائمہ ﷺ و مومنین 112
- ۵۵۔ قائم ﷺ کی دشمنوں پر کامیابی 113
- ۵۶۔ قائم ﷺ پر دشمنوں کا ظلم 113
- ۵۷۔ ظہور کمالات ائمہ اور ان کا اخلاق 116
- ۵۸۔ قائم آل محمد ﷺ کا علم 117
- ۵۹۔ قائم آل محمد ﷺ کے ظہور سے عزت اولیاء 118
- ۶۰۔ قائم ﷺ کے دشمنوں پر عذاب 119
- ۶۱۔ قائم ﷺ کی عدالت 119
- ۶۲۔ ہدایت پر ہوائے نفس 120
- ۶۳۔ حضرت قائم ﷺ کی عطا 120
- ۶۴۔ لوگوں سے قائم ﷺ کی عزالت 122
- ۶۵۔ قائم ﷺ کی عبادت 122
- ۶۶۔ قائم ﷺ کی نیابت 123
- ۶۷۔ حضرت قائم ﷺ کی غربت: 135
- ۶۸۔ قائم ﷺ کے زمانے میں مسلمانوں کی فتح 135
- ۶۹۔ قائم ﷺ کی برکت سے مومنین کا بے نیاز ہونا 136
- ۷۰۔ حق و باطل میں فرق 136
- ۷۱۔ قائم ﷺ کے ہاتھوں مومنین کے لئے فرج 138
- ۷۲۔ کافروں کے ملک و شہر فتح ہوں گے 139
- ۷۳۔ ائمہ ﷺ کی خون خواہی کیلئے جعفر اکرم کو فتح کرنا 141

- ۷۳۔ آپ کی تلوار سے کافرین کا قتل 141
- ۷۴۔ شیطان رجم کا قتل 144
- ۷۵۔ ظہور کے وقت مومنین کے دل مضبوط ہوں گے 145
- ۷۶۔ امام قائم علیہ السلام مومنین کا قرضہ ادا کریں گے 146
- ۷۷۔ قحطائے حوائج مومنین 147
- ۷۸۔ قائم کی برحق قضاوت 148
- ۷۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی قرابت 149
- ۸۰۔ قائم علیہ السلام کی عدالت 150
- ۸۱۔ قائم علیہ السلام کے ہاتھوں قتل و جال 150
- ۸۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کے کمالات 155
- ۸۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کی انبیاء سے شباهت 156
- (۱) آدم سے شباهت 156
- آدم علیہ السلام کا کریم 157
- (۲) اہل سے شباهت 159
- (۳) حضرت شیث علیہ السلام سے شباهت 159
- (۴) حضرت نوح علیہ السلام سے شباهت 160
- (۵) حضرت اورمیس علیہ السلام سے شباهت 162
- (۶) حضرت ہود علیہ السلام سے شباهت 165
- (۷) حضرت صالح علیہ السلام سے شباهت 166
- (۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شباهت 167
- (۹) حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شباهت 171
- (۱۰) حضرت اسحاق علیہ السلام کے شباهت 173
- (۱۱) حضرت لوط علیہ السلام سے شبہ 174
- (۱۲) حضرت یعقوب علیہ السلام سے شباهت 174

- 175 حضرت یوسف علیہ السلام سے شبابت
- 176 حضرت نضر علیہ السلام سے شبابت
- 183 حضرت الیاس علیہ السلام سے شبابت
- 186 زوالقرنین سے شبابت
- 187 حضرت شعب علیہ السلام سے شبابت
- 189 حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شبابت
- 191 حضرت ہارون علیہ السلام سے شبابت
- 192 حضرت یوشع علیہ السلام سے شبابت
- 193 حضرت حزقیل علیہ السلام سے شبابت
- 196 حضرت داؤد علیہ السلام سے شبابت
- 198 حضرت سلیمان علیہ السلام سے شبابت
- 199 حضرت آصف علیہ السلام سے شبابت
- 200 حضرت دانیال علیہ السلام سے شبابت
- 200 حضرت عزیر علیہ السلام سے شبابت
- 200 حضرت جرجیس علیہ السلام سے شبابت
- 201 حضرت ایوب علیہ السلام سے شبابت
- 202 حضرت یونس علیہ السلام سے شبابت
- 202 حضرت زکریا علیہ السلام سے شبابت
- 203 حضرت یحییٰ علیہ السلام سے شبابت
- 203 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شبابت
- 205 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شبابت
- 206 ۸۳۔ امیر مومنین سے قائم علیہ السلام کی شبابت
- 206 (۱) حضرت امیر مومنین سے شبابت
- 206 (۲) امام حسن علیہ السلام سے شبابت

206	(۳) امام حسین علیہ السلام سے شہادت
208	(۴) زین العابدین علیہ السلام سے شہادت
208	(۵) حضرت امام باقر علیہ السلام سے شہادت
208	(۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مشاہدہ
209	(۷) حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے شہادت
209	(۸) حضرت علی علیہ السلام رضا سے شہادت
209	(۹) امام محمد تقی علیہ السلام سے شہادت
209	(۱۰) حضرت علی نقی علیہ السلام سے شہادت
210	(۱۱) امام حسن عسکری علیہ السلام سے شہادت
210	۸۴۔ حضرت قائم علیہ السلام کا کرم
211	۸۵۔ مومنین کے لئے کشف علوم
212	۸۶۔ مومنین کی پریشانیوں کا برطرف ہونا
214	۸۷۔ حضرت قائم علیہ السلام کا پرچم
216	۸۸۔ راہ خدا میں روابط
217	۸۹۔ حضرت قائم علیہ السلام کے معجزات
217	۹۰۔ حضرت قائم علیہ السلام کی محنت
218	۹۱۔ حضرت قائم علیہ السلام کے مصائب
218	۹۲۔ حضرت قائم علیہ السلام سے متقابل محبت
219	۹۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کا نفع
221	۹۴۔ حضرت قائم علیہ السلام کا نور
221	فصل اول: نور کا معنی
222	فصل دوم: نورانیت شرافت کی نشانی ہے
224	فصل سوم: آپ کا وجود مبارک نور ہے
227	فصل چہارم: غیبت، ظہور اور حضور کے وقت اشراق نور

- ۹۵۔ دنیا میں حضرت قائمؑ کے نور کی درخشندگی 228
- ۹۶۔ اشراق باطنی 229
- ۹۷۔ اشراق ظاہری 230
- ۹۸۔ وجود قائمؑ ایک نعمتیں 234
- ۹۹۔ قائمؑ اور اسلام کی نصرت اور امر و نہی 238
- ۱۰۰۔ قائمؑ کی ندا 240
- ۱۰۱۔ ظہور امام قائمؑ کے لئے انتظار کرنا 243
- ۱۰۲۔ قائمؑ کی مومنین کو وصیت 245
- ۱۰۳۔ حضرت قائمؑ کی ولایت 246
- (۱) قائمؑ کی ولایت خدا کی نسبت 246
- (۲) حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنا 249
- (۳) حضرت قائمؑ کی ہم پر ولایت 249
- (۴) حضرت قائمؑ کی جدائی 250
- ۱۰۴۔ قائمؑ کا غم و اندوہ 250
- ۱۰۵۔ کفر و نفاق و شقاق کا منہدم ہونا 250
- ۱۰۶۔ بندوں کی ہدایت 252
- ۱۰۷۔ حضرت قائمؑ کی ہجرت 252
- ۱۰۸۔ ہم پر حضرت قائمؑ کا یدِ نعمت 253
- قائمؑ کے لئے دعا کے نتائج 255
- وجود قائمؑ کے آثار و برکات 266
- ۱۔ دستخط والی روایت میں فرمانِ امام 271
- ۲۔ نعمتوں کا زیادہ ہونا 271
- الف۔ امام قائمؑ کا وجود مبارک نعمت ہے 272
- ب۔ شکر نعمت واجب ہے 273

- ج: شکر نعمت سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے 274
- د: معنی شکر 274
- ہ: اقسام شکر 274
- ۳۔ محبت قلبی کا اظہار 276
- ۴۔ ائمہ کی تعلیم کو زندہ کرنا 278
- ۵۔ وحشت شیطان 278
- ۶۔ آخری زمانہ میں فتنہ سے نجات 279
- ۷۔ قائم علیہ السلام کے بعض حقوق ادا کرنا 280
- ۸۔ خدا، دین اور رسول کی تعظیم 282
- ۹۔ قائم علیہ السلام کے حق میں دعا 283
- ۱۰۔ روز قیامت قائم علیہ السلام کی شفاعت 283
- اول: معنی شفاعت 284
- دوم: اثبات شفاعت 284
- سوم: روز قیامت شفاعت کرنے والے 286
- چہارم: کن لوگوں کی شفاعت کی جائے گی 288
- شفاعت کے چند فوائد 290
- پنجم: حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا شفاعت کا باعث ہے 292
- ۱۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت 293
- ۱۲۔ خدا کی طرف وسیلہ 294
- ۱۳۔ دعا کا مستحب ہونا 298
- ۱۴۔ حق اجر رسالت 300
- ۱۵۔ دفع بلا اور وسعت رزق 300
- ۱۶۔ گناہوں کی بخشش 301
- ۱۷۔ خواب یا بیداری میں آپ کی زیارت سے مشرف ہونا 301

- ۱۸۔ ظہور کے زمانے میں بازگشت 303
- ۱۹۔ رسول اکرم ﷺ کی برادری 304
- ۲۰۔ صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل 305
- ۲۱۔ انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی پیروی 306
- ۲۲۔ عہد الہی سے وفا 308
- ۲۳۔ والدین کیلئے دعا کرنے والوں کیلئے آثار 310
- ۲۴۔ امانت کی ادائیگی 310
- ۲۵۔ وجوب حفظ امانت 312
- ۲۶۔ دعا کرنے والے کے دل میں امام کا اشراق نور 313
- (۱)۔ طول عمر کا باعث 315
- (۲)۔ نیکی اور تقویٰ میں تاوان 315
- (۳)۔ خدا کی نصرت 315
- (۴)۔ نور قرآن سے ہدایت 317
- (۵)۔ تحصیل علم کا ثواب 319
- (۶)۔ آخرت کے عذاب سے امن 319
- (۷)۔ خدا اور رسول کی دعوت کو قبول کرنا 323
- (۸)۔ حضرت امیر علیہ السلام کا درجہ پانا 324
- (۹)۔ خدا کے نزدیک محبوب ترین مخلوق: 324
- (۱۰)۔ رسول خدا ﷺ کے نزدیک گرامی ترین مخلوق 325
- (۱۱)۔ رسول خدا ﷺ نے جنت کی ضمانت دی 326
- (۱۲)۔ رسول خدا ﷺ کی دعا کا شامل حال 326
- (۱۳)۔ گناہوں کی مغفرت اور بدی کا نیکی میں تبدیل ہونا 327
- (۱۴)۔ عبادت میں خدا کی تائید 327
- (۱۵)۔ اہل زمین سے دفع عذاب 328

- 328 (۱۶)۔ مظلوم کی مدد۔
- 329 ۲۸۔ قائم علیہ کے حق میں دعا کے آثار و برکات۔
- 329 آثار و خواہد تو وضع۔
- 329 (۱)۔ تجلیل خدا۔
- 330 (۲)۔ روز قیامت خوف سے امان۔
- 330 (۳)۔ تقرب الہی۔
- 330 (۴)۔ حضرت قائم علیہ کے بعض حقوق۔
- 331 (۵)۔ حصول محبت۔
- 331 (۶)۔ خدا کے نزدیک رفعت و بلند مرتبہ۔
- 332 معنی تو وضع۔
- 332 اقسام تو وضع۔
- 333 ۲۹۔ امام حسین علیہ کے خون کا انتقام لینے کا ثواب۔
- 334 ۳۰۔ روز قیامت آپ کے نور کی درخشندگی۔
- 335 ۳۱۔ ستر ہزار گناہ گاروں کی شفاعت۔
- 335 ۳۲۔ حضرت امیر المومنین علیہ کی دعا۔
- 336 ۳۳۔ بے حساب جنت میں داخل ہونا۔
- 336 ۳۴۔ روز قیامت پیاس سے امان۔
- 337 ۳۵۔ جاوید ال جنت۔
- 337 ۳۶۔ اہلبیس کے چہرے پر خراش۔
- 337 ۳۷۔ روز قیامت میں خاص محمد و ہدیہ۔
- 338 ۳۸۔ جنتی خدمت گزار۔
- 338 ۳۹۔ خدا وسیع سایہ۔
- 338 ۴۰۔ مومن سے خیر خواہی کا ثواب۔
- 339 ۴۱۔ فرشتوں کا حاضر ہونا۔

- ۳۲۔ مہابت خداوند 340
- ۳۳۔ فرشتوں کا استغفار کرنا 340
- ۳۴۔ ائمہ کے بعد بہترین لوگ 341
- ۳۵۔ اولی الامر کی اطاعت 341
- ۳۶۔ خدا کی خوشنودی 342
- ۳۷۔ رسول اکرم ﷺ کی خوشنودی کا سبب 343
- ۳۸۔ محبوب ترین اعمال 343
- ۳۹۔ عالم برزخ و قیامت میں مونس 344
- ۵۰۔ بہترین اعمال 344
- ۵۱۔ زوالِ غم کا باعث 345
- ۵۲۔ حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا 345
- ۷۰۔ عقلین سے تمسک 371
- ۵۳۔ خدا کی رسی سے تمسک 371
- ۵۴۔ کمال ایمان 372
- ۵۵۔ عبادت کرنے والوں کا ثواب 372
- ۵۶۔ شعائر اللہ کی تعظیم 373
- ۵۷۔ قائم علیہ السلام کے پرچم تلے شہادت کا ثواب 373
- ۵۸۔ صاحب الزمان علیہ السلام کے ساتھ احسان کا ثواب 374
- ۵۹۔ ائمہ کے ساتھ محشور ہونا 374
- ۶۰۔ روز قیامت حساب میں آسانی 374
- ۶۱۔ شہداء کا عالی ترین درجات 376
- ۶۲۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی شفاعت 376
- ۶۳۔ بارہ آثار و فوائد 377

حصہ اول

jabir.abbas@yahoo.com

قائم آل محمد علیہم السلام کے لئے دعا کے فوائد

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. [۱]
جو شخص امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی صورت مرتا ہے۔

امام زمانہ علیہ السلام کی شناخت واجب ہے

امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا اس موضوع میں دلیل عقلی اور دلیلی نقلی کو ذکر کرتے ہیں۔

عقلی دلیل

جو علت و فلسفہ ضرورت نبی کے لئے بیان ہوا ہے وہی علت نبی کے جانشین و ولی پر بھی صادق آتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کے جانشین و ولی کا ہونا لازم ہے تاکہ لوگ زندگی کے مختلف مسائل ان سے پوچھیں، جس طرح حضور کی طرف رجوع کرتے تھے پس خدا پر واجب ہے کہ وہ جانشین قرار دے اور لوگوں پر بھی واجب ہے کہ امام کی شناخت و معرفت حاصل کریں کیونکہ معرفت کے بغیر پیروی کرنا ممکن نہیں۔

اگر کوئی شخص یہ اشکال کرے کہ انبیاء مبعوث ہونے کی علت میں فرق ہے کیونکہ لوگ اپنی مادی و معنوی زندگی کے علاوہ معاد کے امور میں نبی کے محتاج ہیں تاکہ وہ لوگوں کو خدا کی طرف سے نازل شدہ تعلیمات دے اور اس کے مطابق وہ عمل کریں۔

جس چیز کی لوگوں کو ضرورت تھی وہ پیغمبر لے آئے اور ان کے لئے احکام و قواعد بیان فرمائے۔
لوگوں نے انہیں یاد کر کے عمل کیا۔

پس علماء و دینی کتب کی طرف رجوع کیا جائے گا اور امام و جانشین کی ضرورت نہیں ہے۔
جواب میں یہ مطلب بیان ہوگا کہ یہ اشکال چند جہت سے درست نہیں۔

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قواعد کو بطور کلی بیان فرمایا اور ان کی ضرورت کے مطابق دینی دستورات کی تشریح

فرمائی لیکن جو مسائل کلی بیان ہوئے ہیں بلکہ بعض مسائل علماء و فقہاء پر مخفی تھے پس بشرکی ہدایت کے لئے امام معصوم کا وجود ضروری ہے تاکہ لوگ دینی مسائل کے لئے ان سے رجوع کریں۔

البتہ اس میں شک نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احکام و علوم اپنی جانشین و وصی کے سپرد کر دیئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں کی رہبری کے عہد کو لیا۔

ہر امام نے اپنے بعد والے امام کے سپرد کئے تا امام زمانہ علیہ السلام تمام علوم و معارف ائمہ تک منتقل ہوتے

رہے۔

بارہ ائمہ علیہم السلام نے احکام الہی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا اور لوگوں کو بیان فرمایا:

بے شک اگر احکام و معارف علوم اسلام کو بیان کرنے والا معصوم نہ ہو تو لوگ اس پر اعتماد نہیں کریں گے۔

۲۔ انسانی فطرت میں ہوا ہوس، خواہشات نفسانی نزاع اور کشمکش واقع ہوتے رہتے ہیں۔

لہذا خدا کے لطف کا تقاضا یہی ہے وہ لوگوں کے درمیان کسی شخص کو معین فرمائے جو حقائق اور واقعات دقیق جانتا ہوں تاکہ ہر زمانے میں لوگ اس کی طرح رجوع کریں اور لوگوں میں عدالت و مساوات قائم ہو سکے۔ اس شخص کا انتخاب خدا کی طرف سے ہونا چاہئے جسے امام کہا جاتا ہے لوگوں کا وظیفہ ہے کہ ان کی پیروی کریں اور ان کی سیرت عملی نمونہ بنائیں اصول کافی میں ابو عبیدہ حذاء سے ملتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! جب قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کے مطابق حکم کریں گے اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اس کتاب میں صحیح خبر ابان سے منقول ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ہمارے مہدی علیہ السلام کا ظہور نہ ہو جائے اور آل داؤد کے حکم کی حکومت کریں گے گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی ہر موجود کو اس کا حق ملے گا۔

اسی کتاب میں صحیح سند سے علماء باطنی سے ملتا ہے کہ اس نے کہا میں امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: جب آپ کو حکومت ملے تو کیسے حکم کریں گے؟

آپ نے فرمایا: خدا حکم اور حکم داؤد علیہ السلام جب ہمیں کوئی قضیہ پیش آئے تو روح القدس ہمیں بتاتا ہے۔

جمعہ ہدائی اپنی سند سے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے آپ سے پوچھا: آپ کے حکم کا معنی کیا ہوگا؟
 آپ نے فرمایا: آل داؤد کے حکم کے مطابق اگر ہم پر کوئی مشکل آئے تو روح القدس ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

۳۔ اگر فرض کیا جائے کہ تمام علماء و فقہاء تمام احکام پر عمل کرتے ہیں پھر بھی ہم امام کے وجود سے نیاز نہیں ہیں کیونکہ ہر قسم سے پاک و معصوم ہیں وہ سہو و اشتباہ نہیں کرتے لہذا ان کا ہونا لازمی ہے تاکہ وہ لوگوں کی پناہ گاہ ہوں اور لوگوں کو دینی مسائل بیان کریں۔

نقلی دلیل

اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات تو اتر کی حد تک ہیں ان میں سے بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں:
 ۱۔ معاویہ بن عمار سے نقل ہوا کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کے اس آیت "وَلْيَلْزَمُوا الْكِسْفَاءَ الْحُمْسَلِي فَادْعُوهُ" (اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں اسے انہی کے ذریعہ سے پکارو) کے بارے میں فرمایا:
 خدا کی قسم! ہم ہیں وہ اسماء الحسنیٰ ہیں خدا ہماری معرفت و شناخت کے بغیر عمل قبول نہیں فرمائے گا۔
 ۲۔ صحیح خبر میں عبد بن صالح امام کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خدا کی حجت اس کی مخلوق پر اس وقت تمام ہوتی ہے کہ جب امام کی شناخت و معرفت ہو۔
 پس امام کی شناخت و معرفت لوگوں پر واجب ہے۔

۳۔ امام صادق علیہ السلام کا خطبہ میں ملتا ہے کہ آپ نے ائمہ کے حالات و صفات کو بیان فرمایا، خطبہ میں اس طرح آیا ہے:

بے شک! خدا نے خاندان نبوت سے برحق ائمہ کو انتخاب کیا اور ان کے وجود سے لوگوں کی ہدایت فرمائی اور اپنے علم کو ان کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا۔

امت محمدی میں سے جس نے بھی امام کی مقام ولایت کو پایا اس نے شیرین مزہ چکھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَصَبَ الْإِمَامَ عَلِمًا خَلَقَهُ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَعَالِيهِ
وَالْبَسَهُ اللَّهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَغَشَاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ يُمْتَدُّ بِسَبَبِ إِلَى السَّاءِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادَّةٌ وَلَا
يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِحُجَّةِ أَهْلِهِ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ أَحْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرُدُّ
عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَى وَمُعْتَيَاتِ السُّنَنِ وَمُشْتَبِهَاتِ الْفِتَنِ فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى يَخْتَارُ لَهُمْ خَلْفَهُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ ۝ مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِلذِّكْرِ وَيَخْتَبِرُهُمْ وَ
يَرْضَى بِهِمْ خَلْفَهُ وَيَرْضَاهُمْ كُلُّهُمْ مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ خَلْفَهُ مِنْ عَقِبِهِ إِمَامًا عَلِيمًا بَيْنَنَا
وَهَادِيًا نَبِيرًا وَإِمَامًا قِيَمًا وَحُجَّةً عَالِمًا أُمَّةً مِنَ اللَّهِ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْمَلُونَ فَحُجَّ اللَّهُ دُعَاتُهُ وَ
رُعَاتُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ يَهْدِيهِمْ الْعِبَادَ وَتَسْتَهْلُ بِنُورِهِمُ الْبِلَادَ وَيَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ الْبِلَادُ
جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَمَصَابِيحَ لِلظُّلُمِ وَمَفَاتِيحَ لِلْكَلامِ وَدَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ جَزَتْ
بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتَوِمِهَا فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضَى وَالْهَادِي الْمُنْتَجَبُ وَ
الْقَائِمُ الْمُرْتَجَى اصْطَلَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَاصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي النَّزْرِ حِينَ ذَرَأَهُ وَفِي التَّوْبَةِ حِينَ
بَرَأَهُ ظِلًّا قَبْلَ خَلْقِ نَسَبِهِ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مُجَبَّوًّا بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ
وَأَنْتَجَبَهُ لِيُظْهِرَ بِبَقِيَّةٍ مِنْ آدَمَ ع وَخَيْرَةٍ مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوْحٍ وَمُصْطَفَى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَالَةَ
مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَصَفْوَةً مِنْ عِثْرَةِ مُحَمَّدٍ ۝ لَمْ يَزَلْ مَرْعِيًّا بِعَيْنِ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَيَكْلُؤُهُ بِسُورِهِ
مَظْرُودًا عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَجُنُودُهُ مَدْفُوعًا عَنْهُ وَقُوبُ الْغَوَاسِقِ وَنُفُوتُ كُلِّ فَانِسٍ
مَظْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ الشُّوءِ مُبْرَأً مِنَ الْعَاهَاتِ مُتَجَوِّبًا عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الزَّلَّاتِ
مُصُونًا عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا مَعْرُوفًا بِالْجَلَمِ وَالْيَزِيدِ فِي تَقَاعِهِ مَنْسُوبًا إِلَى الْعَفَافِ وَالْعِلْمِ وَ
الْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ مُسْتَدًّا إِلَيْهِ أَمْرٌ وَالْيَدِ صَامِعًا عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ
وَالْيَدِ إِلَى أَنْ أَنْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللَّهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَجَاءَتْ الْإِرَادَةُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَبَلَغَ
مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالْيَدِ فَتَمَّ وَصَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَلْدَةُ دِينِهِ وَجَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ

وَقِيَّتُهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَأَتَاهُ عِلْمُهُ وَأَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِهِ وَاسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَأَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عَلَيْهِ وَنَصَبَهُ عَلِيًّا خَلِيفَةً وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقِيَمَ عَلَى عِبَادِهِ رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَامًا لَهُمْ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَاسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَاسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَاسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَأَحْيَا بِهِ مَنَاقِظَ سَبِيلِهِ وَفَرَّائِضَهُ وَحُدُودَهُ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَتَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ الشَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالنَّحْيِ الْأَبْلَجِ وَالتَّبَيَانِ اللَّامِخِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَيْعِيُّ وَلَا يَجْعُدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا. [1]

ترجمہ:

کیونکہ خدا نے امام کو اپنی مخلوق کے لئے نشانی قرار دیا ہے اور دنیا پر حجت قرار دیا ان کے سر پر وقار کا تاج رکھا چنانچہ نور جبروت نے احاطہ کیا اور غیبت کا رابطہ بنے فیوض الہی ان سے قطع نہیں ہوئے خداوند عالم بندوں کے اعمال اس وقت قبول کرتا ہے جب وہ امام کی معرفت رکھتے ہوں۔ خدا نے ائمہ کو امام حسین علیہ السلام کی نسل میں قرار دیا تاکہ وہ مخلوق کی ہدایت کریں وہ معصومین ہیں یعنی ہر گناہ سے پاک ہیں اور ایک امام دنیا سے جائے تو دوسرا اس کا جانشین ہوتا ہے تاکہ ہدایت اور راہ راست کی راہنمائی کریں ائمہ خدا کی طرف سے منسوب ہوتے ہیں اور لوگوں میں عدالت قائم کرتے ہیں لوگوں کو دین کی تعلیمات دیتے ہیں وہ لوگوں کی زندگی کا سبب ہوتے ہیں ان کے ذریعے لوگ تاریکی سے نکل کر روشنی حاصل کرتے ہیں انہیں کلام کی کلید اور اسلام کا ستون قرار دیا پس امام ایسی شخصیت ہے جسے خدا نے انتخاب فرمایا لوگوں کی رہبری امام کے ہاتھ میں ہوتی ہے اسرار نبی کا محرم اور اپنے بندوں کی امید قرار دیا جو خدا کے حکم سے قیام کرتے ہیں۔

لوگوں میں سے امام ایک یادگار ہے، اور بہترین فرزند ہیں امام پر ہمیشہ اللہ کی مخصوص عنایات ہیں جس سے وہ محفوظ ہیں، شیطان اور اس کے لشکروں سے دور ہیں، حوادث اور جادو گر فاسق ان سے دفع کرتا ہے امام ہر قسم کے گناہ

سے پاک و پاکیزہ ہیں خدا نے اپنا دین انہیں سپرد کیا اور اپنے بندوں پر حجت قرار دیا امام لوگوں کا سرپرست ہوتا ہے، بندوں کا ولی ہے، اسے علم کا محافظ بنایا، دین، فرائض اور حدود کو ان کے وجود سے زندہ کیا۔ لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کرتے ہیں، عدل و انصاف سے اقدام و قیام کرتے ہیں اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہیں پس جو ان کے حق کی پروا نہ کرتا ہو وہ بد بخت و شقی ہے جو شخص ان کا انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے جو ان سے عہد شکنی کرے اس نے خدا سے جسارت کی۔

۴۔ اسی طرح صحیح سند سے حضرت امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کا بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک خدا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام ائمہ کی معرفت حاصل نہ کرے نیز امام زمانہ علیہ السلام کی شناخت بھی رکھتا ہو، اس کا حکم ہو پھر فرمایا: آخری امام کی معرفت کیسے حاصل ہو جب انسان پہلے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو۔^[۱]

۵۔ زرارہ صحیح سند سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے امام باقر علیہ السلام سے کہا: مجھے اپنے خاندان کے امام کی شناخت کرائیں کیا ان کی معرفت سب پر واجب ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام مخلوق پر حجت الہی قرار دیا۔ پس جو خدا اور رسول پر ایمان نہیں لاتا اور ان کی اطاعت نہیں کرتا، ان کی تصدیق نہیں، خدا اور رسول کے حق سے غافل ہے ایسے شخص امام قائم کی شناخت کیسے واجب ہوگی کہ ابھی خدا اور رسول پر ایمان نہیں لایا۔

رتبہ کے لحاظ سے پہلے خدا اور رسول کی معرفت حاصل کرنی چاہئے اور پھر امام کی۔^[۲]

۶۔ صحیح روایت محمد بن مسلم سے نقل ہوتی کہ اس نے امام باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا: جو شخص خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اپنے آپ کو زحمت میں ڈالتا ہے لیکن خدا کی طرف سے منسوب امام کی معرفت نہیں رکھتا، اس کی تمام زحمات بے کار ہیں، وہ گمراہ ہے، خدا اس کے کردار کو بد شمار کرتا ہے وہ ایسی بھیڑ کی مانند ہے جو اپنے سے جدا ہو جائے اور بھیڑیے کا شکار ہو جائے۔

[۱] اصول کافی ج ۱ ص ۱۸۰

[۲] اصول کافی ج ۱ ص ۱۸۰

وَاللّٰهُ يَأْتِيهِمْ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ عَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالًّا تَائِبًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ مَيِّتَةً كُفْرٍ وَنِفَاقٍ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أُمَّةَ الْمُجْرِمِينَ أَتْبَاعُهُمْ لَتَعُزُّوْا عَنْ دِينِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا فَاَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُوْنَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مَعَا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ - ذَالِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ [1]

اے محمد! خدا کی قسم! جو شخص اس امت میں سے اپنے خدا کی طرف سے منصوب امر سے تمسک نہ کرے وہ گم شدہ ہے اگر اس حال میں مر جائے تو نفاق یا کفر کی موت مرتا ہے۔

اے محمد! ظالم و ستمگر اور ان کے پیروکار خدا سے جدا ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں، ان کے سب کا کچھ کی مانند ہے جو ہوا میں اڑ جاتی ہے جو کچھ کمارے ہیں اس پر دست رس نہیں رکھتے اور یہی ہے گمراہی۔ اس حدیث میں ظاہر سے امام کی عصمت ہے۔

۷۔ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص خدا کی معرفت رکھتا ہے اس کی عبادت کرتا ہے اور ہمارے خاندان کے امام کی شناخت رکھتا ہے لیکن اس کے برعکس یعنی خدا کی معرفت رکھتا ہے لیکن امام کو معرفت حاصل نہیں کرتا، خدا کی قسم وہ گمراہی میں ہے۔

۸۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی رضایت امام کی اطاعت میں ہے خدا نے فرمایا:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا [2]

اور جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے روگردانی کی، تو ہم نے آپ کو ان پر نگران و پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔

اگر کوئی شخص رات کو عبادت کرتا ہے، دن کو روزہ رکھتا ہو، تمام مال کو صدقہ دیتا ہو، ہر سال حج جاتا ہو جب تک ولی خدا کی معرفت حاصل نہ کرے تاکہ اس کی پیروی کرے، اسے کچھ ثواب نہیں ملتا اور وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہے۔

۹۔ عیسیٰ بن اسریٰ ابوالیسع سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اصول دین میں ان کی شناخت سے کوئی تقصیر نہیں کر سکتا اگر اصول دین میں خلل کرتا ہے تو اس کا دین باطل ہے اور اگر کوئی اصول دین کی شناخت رکھتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے اس کا دین پسندیدہ ہے اور سختی میں نہیں ہوگا میرے لئے بیان فرمائیں؟

آپ نے فرمایا: شہادت "لا الہ الا اللہ" اور محمد اللہ کا بندہ و رسول ہے اور جو کچھ خدا نے نازل کیا اس پر ایمان لے آئے۔ اموال میں سے زکات دے اور حق ولایت آل محمد علیہ السلام راوی نے پوچھا:

هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ. [۱]

کیا ولایت میں کم ترجیح بھی ہے یعنی اس کے مختلف مراتب ہیں اس کا کم از کم مرتبہ کو سمجھا جائے؟
فرمایا: ہاں خداوند عالم نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ. [۲]

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبان امر ہیں (فرمانِ روای کے حقدار ہیں)۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَهُ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. [۳]

جو شخص امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی صورت مرتا ہے۔

۱۰۔ حارث بن مغیرہ سے ملتا ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَهُ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

آپ نے فرمایا: ہاں

اس نے عرض کیا یہ کونسی جاہلیت ہے؟ کیا جاہلیت مطلقہ یا جس نے امام کی معرفت حاصل نہ کی ہو۔

[۱] الکافی (ط - الإسلامية)، ج ۲/ ۲۰، باب دعائم الإسلام ص: ۱۸

[۲] النساء: ۹۵

[۳] کمال الدین و تمام النعمه، ج ۲، ص: ۴۰۹

آپؐ نے فرمایا: جاہلیت کفر، نفاق و کراہی۔^[۱]

۱۱۔ کمال الدین میں آیا ہے امام کاظمؑ نے فرمایا: جو آدمی چار چیزوں میں شک کرے اس نے خدا کی

تمام شریعت کا انکار کیا ان میں ایک امام کی معرفت ہے۔^[۲]

۱۲۔ اس کتاب میں امام صادقؑ اپنے آباء اجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص

قائم کی غیبت میں ان کا منکر ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔^[۳]

۱۳۔ اسی کتاب میں امام صادقؑ نے رسول خدا ﷺ سے نقل فرمایا: جو آدمی قائم کا منکر ہو اس نے

میرا انکار کیا۔^[۴]

۱۴۔ غیبت نعمانی میں امام صادقؑ سے نقل ہوا کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص رات کے بعد صبح اٹھتا ہے اور

اپنے امام کی معرفت نہیں ہوتی وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔^[۵]

[۱] اصول کافی ج ۲، ص ۷۷

[۲] کمال الدین و تمام النعمۃ، ج ۲، ص: ۴۱۳

[۳] کمال الدین و تمام النعمۃ، ج ۲، ص: ۴۱۲

[۴] کمال الدین و تمام النعمۃ، ج ۲، ص: ۴۱۲

[۵] النعمۃ فی غیبت نعمانی: ۶۳

حضرت امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اللہ کا بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک خدا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام ائمہ کی معرفت حاصل نہ کرے نیز امام زمانہ علیہ السلام کی شناخت بھی رکھتا ہو، اس کا حکم ہو پھر فرمایا: آخری امام کی معرفت کیسے حاصل ہو جب انسان پہلے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو۔^۱

حصہ دوم

jabir.abbas@yahoo.com

حضرت حسن عسکری علیہ السلام کی اثبات امامت

میں نے کہا: ایک اس طرح روایت نقل ہوتی ہے کہ زمین امام
سے خالی باقی رہ سکتی ہے۔
آپؐ نے فرمایا: نہیں زمین باقی نہیں رہ سکتی بلکہ ایسی صورت
میں دھنس جائے گی۔^[۱]

قارئین گرامی! خدا مجھے اور آپ کو دنیا و آخرت میں محکم فکر اور حق پر ایمان کی حالت میں ثابت قدم رکھے،
اثبات امامت کے دوراہ ہیں:

۱۔ نص

۲۔ معجزہ

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ امام کی شرائط میں سے ایک شرط عصمت ہے اگر امام معصوم نہ تو نقص لازم آتا ہے۔

عصمت ایک نفسانی حالت و مرتبہ کا نام ہے جو لوگوں سے پنہاں ہے، صرف خدا اور جن کو خدا نے علم دیا ہے جانتے ہیں، پس خدا اور استوں میں سے کسی ایک کے ذریعے امام کا تعارف کرائے۔
۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یا پہلے والے امام کے ذریعے۔
۲۔ معجزہ۔

لوگوں پر واجب ہے کہ وہ امام کی اطاعت کریں خدا فرماتا ہے:
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
أَمْرِهُمْ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا۔ [۱]

کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو انہیں اپنے (اس) معاملے میں کوئی اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے گا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت دونوں طریقوں (نص و معجزہ) سے ثابت ہے، اس عنوان کو دو فصلوں میں ہم بیان کرتے ہیں۔

فصل اول

آپؐ کی اثبات امامت پر بعض احادیث متواترہ

۱۔ ثقہ الاسلام کلینیؒ اپنی کتاب کافی میں حضرت امام جوادؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت امیرؑ حسن بن علیؑ کے ساتھ سلمان کے ہاتھ کا تکیہ لگائے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے کہ اچانک ایک خوبصورت شخص اچھے ملبوس میں آیا حضرت کو سلام کیا اور بیٹھ گیا..... (حدیث میں کہ اس کے چلے جانے کے بعد)۔

امام حسنؑ نے فرمایا: خدا اور رسولؐ اور امیر المومنینؑ بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا: وہ خضر تھے۔^[۱]
 ۲۔ شیخ صدوق کتاب کمال الدین و اتمام النعمۃ میں صحیح سند کے ساتھ یونس بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں موسیٰ کاظمؑ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا: یا بن رسول اللہ! کیا آپ قائم بحق ہیں؟
 جواب دیا: میں قائم بحق ہوں لیکن وہ قائم جو زمین خدا کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور اسے عدل و انصاف سے پر کرے گا جس طرح ظلم و ستم سے پر تھی..... روز قیامت وہ ہمارے درجات میں ہوگا۔^[۲]
 ۳۔ کتاب الحوائج میں ملتا ہے محمد بن مسلم کہتا ہے: میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اتنے میں معلیٰ بن خنیس روتے ہوئے داخل ہوا۔

حضرت نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟

اس نے کہا کچھ لوگ جو اس بات کے قائل ہیں کہ تم کو ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں تم اور وہ یکساں ہیں۔
 امام صادقؑ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ایک طشت کھجور کا لاؤ جب کھجور آگئے تو آپؐ نے ایک دانہ

[۱] کمال الدین

[۲] کمال الدین

اٹھایا اور اس کے دو حصے کئے اور پھر مجبور کو تناول فرمایا، اس وقت ایک لکھا ہوا کاغذ معلیٰ کو دیا اور فرمایا: اسے پڑھو۔
اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ
الْمُرْتَضَى وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ عَدَّهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا إِلَى
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَآلِهِ ۝

شروع خدا کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے
رسول ہیں۔ علی مرتضیٰ، حسن، حسین اور پھر ایک ایک امام کا نام لیا اور امام حسن عسکری علیہ السلام اور اس
کے فرزند تک کا شمار کیا۔ ۱

۲۔ شیخ صدوق صحیح روایت ریان بن الصلت سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے امام رضا علیہ السلام سے
عرض کیا کیا صاحب امر ہو؟

آپ نے فرمایا: میں بھی صاحب امر ہوں لیکن میں وہ صاحب امر نہیں ہوں جو زمین کو عدل و انصاف سے
پر کر دے گا..... پھر وہ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے چنانچہ کہ ظلم و ستم سے پر
تھی۔ ۲

۵۔ ایک صحیح حدیث میں ابو ہاشم داند بن القاسم جعفری سے نقل ہوا کہ اس نے امام کو یہ فرماتے سنا: میرے
بعد میرا بیٹا حسن میرا جانشین ہے۔.....

آپ نے فرمایا: یہ کہو:

الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ

یعنی حجت آل محمد علیہ السلام۔ ۳

[۱] کمال الدین، ج ۲ ص ۶۱

[۲] الخراج و الجرائع / ج ۲ / 625 / فصل فی أعلام الإمام أبي عبد الله جعفر بن محمد الصادق ... ص: 606

[۳] کمال الدین، ج ۲ ص ۶۱

[۴] کمال الدین، ج ۲ ص ۸۱

۶۔ اسی طرح صدوق صحیح خبر جناب عثمان بن سعید عمری سے نقل کیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں تھا اور آپ سے سوال کیا کہ وہ خبر جو تمہارے آباء واجداد سے روایت ہوئی کہ زمین حجت الہی سے خالی نہیں رہے گی..... (ایک طویل حدیث ہے جس میں امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے قرب کی علامات ذکر کی گئی ہیں ان علامات میں ہے کہ)

پھر خروج کرے گا گویا نجف و کوفہ میں سفید پرچم دیکھیں گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

فصل دوم

قائم حجت کے معجزات و کرامات

۱۔ ایک روایت میں ہے شیخ صدوقؒ محمد بن عثمان عمریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت مہدیؑ کی ولادت ہوئی تو ان کی سر کی طرف سے نور آیا جو آسمان تک درخشاں تھا۔

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ - وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ

اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرشتے اور دانشمند بھی ان کے گواہ ہیں۔ [۱]

۲۔ صحیح خبر محمد بن شاذان بن نعیم سے روایت ہوئی میرے پاس پانچ سو درہم سے بیس درہم کم تھے.....
میں درہم اس کے اپنے تھے۔ [۲]

۳۔ اسی طرح صحیح روایت محمد بن ہارون سے نقل ہوئی: پانچ سو دینار حضرت قائمؑ کے میرے پاس تھے.....
حتی میری زبان پر جاری نہ ہوا تھا۔ [۳]

۴۔ علی بن محمد سمری (یا سمری) سے نقل ہوا کہ میں حضرت قائمؑ کی خدمت میں خط لکھا اور کفن کی درخواست کی جواب آیا تمہیں اسی اکیاسی سال میں کفن کی ضرورت ہوگی پس جو وقت آپ نے تعین فرمایا اسی وقت میں وہ وفات پا گئے..... ایک ماہ پہلے کفن بھیجا جا چکا تھا۔ [۴]

[۱] کمال الدین و تمام النعمه، ج ۲، ص ۴۳۳

[۲] کمال الدین و تمام النعمه، ج ۲، ص ۴۳۱

[۳] کمال الدین و تمام النعمه، ج ۲، ص ۴۸۵، اصول کافی ج ۱، ص ۵۲۳

[۴] کمال الدین و تمام النعمه، ج ۲، ص ۴۹۲

۵۔ علی بن محمد سمری سے ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا گیا اور درخواست کی گئی ہے ایک کفن مرحمت فرمایا جائے تو جواب آیا کہ کہ تمہیں اس یا اکاسی سال کی عمر میں کفن کی ضرورت پڑے گی۔

پھر ایسا ہی ہوا اور وفات سے ایک ماہ پہلے کفن فراہم کر دیا گیا۔^[۱]

حصہ سوم

jabir.abbas@yahoo.com

ہم پر قائم علیہ السلام کے حقوق

حضرت امام باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا قائم علیہ السلام کے لئے کوئی
وقت معین ہے؟

آپؑ نے فرمایا:

كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ كَذَبَ
الْوَقَّاتُونَ. [۱]

جو وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹ بولتے
ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔

آپ کے حقوق ہم پر بہت زیادہ ہیں اور ان کے بے شمار الفاظ ہیں بلکہ موج والے دریا کی مانند ہے جس میں غوطہ لگانے والا قاصر ہے لیکن بہت ہی کم ان میں ذکر کرتے ہیں، خدا سے توفیق چاہتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں۔

۱۔ حق وجود

خداوند عالم نے آپ کے وجود کی برکت سے تجھے در ہر موجودات کو خلق فرمایا، اگر آپ کی ہستی نہ ہو تو کوئی چیز نہ ہوتی بلکہ نہ زمین کا وجود ہوتا اور نہ آسمان۔ اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات کو ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ کتاب الاحتجاج میں وہ روایت جس پر آپ کے دستخط موجود ہیں، جس میں آپ نے فرمایا:

وَمَنْ صَنَاعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدَ صَنَائِعِنَا.

اس کلام کے دو مطلب ہو سکتے ہیں، ایک یہی مطلب کہ جو آپ کے دستخط والی روایت ہے کہ شیعہ کی ایک جماعت نے اختلاف کیا کچھ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ خدا نے مخلوق کی خلقت اور ان کی روزی کو ائمہ کے ہاں سپرد کی مگر یہی کام ائمہ کرتے ہیں بعض نے کہا یہ محال ہے کیونکہ اجسام کو صرف خلق فرما سکتا ہے لہذا خدا نے ائمہ کو خلق کی قدرت عطا فرمائی اور انہیں خلق کیا اور روزی دیتے ہیں جب اس مسئلے میں بحث آئی تو ایک شخص نے تجویز دی کہ محمد بن عثمان کے پاس جائیں اور ان سے سوال کریں تا کہ حق معلوم ہو سکے کیونکہ انہیں امام زمانہ علیہ السلام تک رسائی حاصل ہے ہم سب راضی ہو گئے اور انہیں خط لکھا پس امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے جواب آیا جس پر آپ کے دستخط موجود تھے آپ نے فرمایا: خدا نے کوہ اجسام کو خلق فرمایا اور ان کے درمیان روزی کو تقسیم کیا کیونکہ خدا نے جسم اور نہ جسم میں

[۱] الإحتجاج علی أهل اللجاج (للطبرسی) / ج ۲ / ۴۶۷ / احتجاج الحجة القائمة المنتظر المہدی صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ و علی آباءہ الطاہرین ص: ۴۶۱

حلول کرتا ہے، کوئی چیز اس کی مثل نہیں وہ سمیع و علیم ہے اگر خدا سے درخواست کرتے ہیں خدا خلق کرتا ہے اور وہی روزی دیتا ہے اگر وہ دعا مستجاب ہوتی ہے اور ہم پر ان کی تعظیم کرنا ضروری ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ امام زمانہ علیہ السلام اور ان کے آباء و اجداد واسطہ میں تمام فیوض الہی پہنچانے کے لئے واسطہ ہیں دعا ندبہ میں اس مطلب کی طرف اشارہ ہوا ہے:

أَنَّ السَّبَبَ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

اس روایت کی تائید مولا امیر کا یہ قول ہے:

وَنَحْنُ صَنَائِعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدُ صَنَائِعُنَا.

شیخ صدوق اپنی کتاب کمال الدین میں حضرت امام علی رضا سے اور وہ اپنے باپ موسیٰ کاظم علیہ السلام سے وہ اپنے والد گرامی محمد جعفر صادق علیہ السلام سے وہ اپنے والد محمد بن علی سے وہ اپنے والد علی بن حسین سے وہ اپنے والد حسین بن علی سے وہ اپنے باپ علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے مجھ سے بہتر مخلوق کو خلق نہیں کیا اور نہ کوئی مخلوق سے زیادہ گرامی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بہتر ہیں یا جبرائیل؟

فرمایا: اے علی! خداوند تبارک و تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو فرشتوں پر برتر قرار دیا ہے اور مجھے تمام پیغمبروں پر۔ میرے بعد سب لوگوں پر تمہیں برتری حاصل ہے اور تیرے بعد تیرے فرزندوں کو امامت و حکومت ملے گی اور پھر حکومت ایک سے دوسرے کے پاس قیامت تک رہے گی۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّنَا وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَامٌ

تَسْلِيمًا.

۲۔ دنیا میں حق بقاء

آپ معلوم ہونا چاہئے کہ اگر امام زمانہ علیہ السلام نہ ہوتے تو ہم ایک لمحہ کے لئے زندہ نہ رہتے بلکہ دنیا کی ہر چیز نابود ہو جاتی اس مطلب پر ایک روایت دلالت کرتی ہے۔

۱۔ جو کافی میں حسن بن علی الوشاء سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا امام کے بغیر زمین باقی رہ سکتی ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں

میں نے کہا: ایک اس طرح روایت نقل ہوتی ہے کہ زمین امام سے خالی باقی رہ سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا: نہیں زمین باقی نہیں رہ سکتی بلکہ ایسی صورت میں دھنس جائے گی۔ [۱]

۲۔ ایک اور روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین امام کے وجود کے بغیر تباہ ہو جائے گی۔ [۲]

۳۔ شیخ صدوق کمال الدین میں صحیح سند سے ابو حمزہ ثمالی سے اور وہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے اور ان کے

والد گرامی اپنے والد گرامی سے نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل خدا کی طرف سے دستور لے آیا خدا نے آسمان کو ان پر رکھا تاکہ زمین پر خراب

ہو جائیں، زمین کی حفاظت کی گئی ہے تاکہ زمین پر رہنے والے نہ لرز جائیں۔

غیبت نعمانی میں امام صادق علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جان لو! زمین خدا کی حجت سے کالی نہیں رہ سکتی لیکن خدا نے لوگوں کی باطنی آنکھ کو امام کی شناخت سے اندھا

کر رکھا ہے جو کہ ظلم و ستم اور اسراف کرتے ہیں اگر زمین ایک لمحہ کے لئے خدا کی حجت سے خالی ہو جائے اہل زمین

دھنس جائیں گے۔

[۱] اصول کافی ج ۱ ص ۱۷۹

[۲] اصول کافی ج ۱ ص ۱۷۹

۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کے حقوق

سورہ شوریٰ میں خدا فرماتا ہے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۖ ۱

کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ و رسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قرابتداروں کی محبت کے۔

امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہاں اس آیت میں القربیٰ سے مراد ائمہ ہیں۔

قائم علیہ السلام کی ندا والی حدیث میں ہے کہ جب آپ کا ظہور ہوگا آپ کی ندا سنانی دے گی کہ میں تم سے یہ چاہتا

ہوں کہ خدا اور رسول اور لوگوں کا حق ادا کرو۔ ۲

۴۔ ۵۔ منعم کا حق اور نعمت میں واسطہ کا حق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: جو شخص تجھ سے نیکی کرتا ہے اسے ثواب ملتا ہے اگر تم اس کے حق میں دعا

نہیں کرتے تو تمہارا نیک کام اس کا جبران کرتا ہے۔

اور یہ دو حق حضرت قائم علیہ السلام کے لئے ثابت ہیں کیونکہ تمام لوگوں کو جو فائدہ انھار ہے ہیں وہ آپ کے وجود

مبارک کی برکت سے ہے۔

زیارت جامعہ میں ائمہ کے بارے میں ہے:

وَأَوْلِيَاءَ النَّعِيمِ

نیک کرداروں کے سرمایہ۔

۱ شوریٰ: ۲۳

۲ النعیمہ ابن ابی زینب نعمانی: ۱۳۹

نیز کافی میں روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

خدا نے ہمیں خلق فرمایا اور مخلوق نے ہماری سیرت اپنائی ہمیں لوگوں نے اپنے اور بندوں کے درمیان ناظر قرار دیا، بندوں پر رحمت و کرم ہمارے وسیلے سے ہے ہماری برکتوں سے درخت ثمر آوار ہوتے ہیں، نہریں جاری رہتی ہیں آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے، زمین پر گھاس اگتا ہے اگر ہم نہ ہوتے تو خدا کی عبادت نہ ہوتی۔^[۱]
کتاب خراج میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے داؤد! اگر ہم نہ ہوتے تو نہریں جاری نہ ہوتی نہ پھل لگتا اور نہ ہی درخت سرسبز ہوتے۔^[۲]

ایک اور حدیث میں ملتا ہے:

دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کچھ خدا، رسولؐ اور ہماری وجہ سے ہے پس جس کو کوئی نعمت ملتی ہے تو اسے تقویٰ الہی اختیار کرنا چاہئے خدا کا حق (خمس و زکات) ادا کرنا چاہئے اپنے دینی بھائیوں پر احسان کریں اگر کوئی آدمی ایسا نہیں کرتا تو خدا، اس کا رسولؐ اور ہم اس سے بیزار ہیں۔^[۳]
کتاب دار السلام میں بصائر الدرجات سے ابو حمزہ ثمالی سے روایت نقل ہوئی ہے کہ چوتھے امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے فرمایا:
اے ابو حمزہ ثمالی! طلوع آفتاب سے پہلے نہ سونا کہ مجھے تیرا یہ عمل پسند نہیں ہے شک اس وقت خدا اپنے بندوں میں روزی تقسیم کرتا ہے۔^[۴]

۶۔ باپ کا بچے پر حق

شیعیان خاندان وحی کے باقی ماندہ پھول ہیں جس طرح باپ سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔

[۱] اصول کافی ج ۱ ص ۱۳۳

[۲] الخراج، سعید بن حمید - اللہ راوندی

[۳] اصول کافی ج ۱ ص ۱۳۴

[۴] اصول کافی ج ۱ ص ۲۰۸

کتاب کافی میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

الإمام الأئیس الرفیق والوالد الشفیق. [۱]

امام ایک اچھے مددگار و دوست اور ہمیشہ مہربان باپ کی مانند ساتھ ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اور علی اس امت کے باپ ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

بے شک خدا نے ہمیں اعلیٰ علیین خلق فرمایا اور ہماری روحوں کو بلندی سے خلق فرمایا، ہمارے شیعوں کی

ارواح کو علیین سے خلق فرمایا اور ان کے بدنوں کو اس سے کم تر درجہ میں خلق فرمایا اسی وجہ سے ہمارے اور ان کے

درمیان رابطہ نزدیک ہے اور ان کے دل ہمارے لئے مشتاق ہوتے ہیں۔ [۲]

کمال الدین میں عمر بن صالح السابری سے روایت ہے کہ جس میں اس نے کہا: میں نے اس آیت

”أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَقَرَّ عَهَا فِي السَّمَاءِ“ [۳] (جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے) کے

بارے میں پوچھا۔

آپ نے فرمایا: اس کی اصل و جڑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی فرع و شاخ امیر المومنین علی ہیں، امام

حسن، امام حسین اس کے میوہ اور ان کے نو (۹) فرزند اس کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہیں۔ اور شیعہ اس درخت کے پتے

ہیں۔

خدا کی قسم! جب بھی کوئی شیعہ مرتا ہے اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے۔ [۴]

بحار الانوار میں امالی شیخ طوسی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل ہوئی جس میں آپ نے فرمایا: میں

ایک ایسا درخت ہوں جس کی شاخ قاطعہ علی اس کے پیوند، حسن و حسین اس کا پھل اور میری امت میں سے ان کے

دوست اس درخت کے پتے ہیں۔

[۱] اصول کافی ج ۱ ص ۲۰۰

[۲] اصول کافی ج ۱ ص ۳۸۹

[۳] سورہ ابراہیم: ۲۴

[۴] کمال الدین ج ۱ ص ۲۵۸

۷۔ بندے پر آقا اور ارباب کا حق

زیارت جامعہ میں ملتا ہے:

وَالشَّادَةُ الْوَلَاةُ.

یعنی سرداروں کے سر پرست،

ایک حدیث مخالفین سے نقل ہوئی ہے کہ جس میں یہ الفاظ ہیں:

ہم عبدالمطلب کی اولاد اور اہل جنت کے سردار ہیں، میں، علی، جعفر، حسن، حسین و مہدی۔

میں کہتا ہوں ائمہ کی سیادت و آقا ہونا یعنی وہ بزرگوار ہیں یہ ہستیاں ہم سے تمام امور میں زیادہ شائستہ ہیں

خدا فرماتا ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ.

کافیۃ الاثر میں امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل ہوا کہ امام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے فرمایا: میں مومنین کے نفس سے زیادہ اولی و سزاوار ہوں پھر تو اے علی! مومنین پر ان کے نفسوں پر مقدم ہے اس

کے بعد حسن و حسین رضی اللہ عنہما زیادہ لائق ہیں اسی طرح ایک ایک امام تاجت الہی سب لوگوں کے نفسوں پر مقدم ہیں ائمہ

حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔ [۱]

اسی مضمون کی روایت کافی اور کمال الدین میں بھی ذکر ہوئی ہے جس میں موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ

اطاعت کرنے میں ہمارے مطیع ہیں۔ [۲]

[۱] احزاب: ۶

[۲] کافیۃ الاثر: ۲۱۱، اصول کافی ج ۱، ۱۸۷، کمال الدین ج ۱، ۲۷۰

[۳] اصول کافی ج ۱، ص ۱۸۷

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا:
 جب امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرتے ہیں جھوٹ
 بولتے ہیں ہم نے نہ ماضی میں وقت معین کیا اور نہ آئندہ وقت
 معین کریں گے۔ [۱]

۷۔ بندے پر آقا اور ارباب کا حق

زیارت جامعہ میں ملتا ہے:

وَالسَّادَةُ الْوَلَاةُ.

یعنی سرداروں کے سرپرست،

ایک حدیث عائشہ سے نقل ہوئی ہے کہ جس میں یہ الفاظ ہیں:

ہم عبدالمطلب کی اولاد اور اہل جنت کے سردار ہیں، میں، علی، جعفر، حسن، حسین و مہدیؑ۔

میں کہتا ہوں ائمہ کی سیادت و آقا ہونا یعنی وہ بزرگوار ہیں یہ ہستیاں ہم سے تمام امور میں زیادہ شائستہ ہیں

خدا فرماتا ہے:

الَّتِي آوَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.

کافیۃ الاثر میں امام حسن بن علیؑ سے نقل ہوا کہ امام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ

سے فرمایا: میں مومنین کے نفس سے زیادہ اولی و سزاوار ہوں پھر تو اے علی! مومنین پر ان کے نفسوں پر مقدم ہے اس

کے بعد حسن و حسینؑ زیادہ لائق ہیں اسی طرح ایک ایک امام تاجت الہی سب لوگوں کے نفسوں پر مقدم ہیں ائمہ

حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے۔^[۱]

اسی مضمون کی روایت کافی اور کمال الدین میں بھی ذکر ہوئی ہے جس میں موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: لوگ

اطاعت کرنے میں ہمارے مطیع ہیں۔^[۲]

[۱] احزاب: ۶

[۲] کافیۃ الاثر: ۲۱۱، اصول کافی ج ۱، ۱۸۷، کمال الدین ج ۱، ۲۷۰

[۳] اصول کافی ج ۱، ص ۱۸۷

۸۔ طالب علم پر عالم کا حق

امام زمانہ علیہ السلام اور ان کے آباء و اجداد و اسخون فی العلم ہیں چند روایات امام صادق علیہ السلام سے مروی ہیں نیز خدا نے لوگوں کو ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

فَسْأَلُوا أَهْلَ الدِّارِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. [۱]
اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

۹۔ رعیت پر امام کا حق

کافی میں اپنی سند ابو حمزہ روایت کرتے ہیں کہ اس نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا: امام کا لوگوں پر کتنا حق ہے؟

آپؑ نے فرمایا: امام کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جو کچھ وہ کہیں اسے سنیں اور ان کی اطاعت کریں۔ [۲]
روضہ کافی میں ایک خطبہ میں حضرت امیر علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپؑ نے فرمایا:
بے شک خدا نے تم پر مجھے حق دیا ہے کہ تم مجھے ولی امر اور سرپرست مانو،
پس خدا نے ہم چیز جو ان کے حقوق میں سے قرار دیا یہ ہے کہ والی کا رعیت پر حق ہے۔ [۳]

[۱] سورہ انبیاء: ۷، سورہ نمل: ۴۳

[۲] اصول کافی ج ۱، ص ۱۵

[۳] روضہ کافی: ۳۵

حصہ چہارم

jabir.abbas@yahoo.com

امام زمانہ علیہ السلام کی صفات اور آپ کے لئے دعا کرنا

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا:
جب امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرتے ہیں جھوٹ
بولتے ہیں ہم نے نہ ماضی میں وقت معین کیا اور نہ آئندہ وقت
معین کریں گے۔ [۱]

یہاں پر وہ امور ذکر ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم پر واجب ہے کلمہ قائم کے لئے دعا کریں جو حکم عقل، شرع یا فطرت کے مطابق ہے بلکہ حیوانی فطرت کے بھی مطابق ہے اب ہم حروف الف باء کی ترتیب سے کچھ امور کو ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ خدا پر ایمان

ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے مومنین کے لئے دعا کرے کہ ہم عقیدہ ہیں یہ مطلب حکم عقل و شرع سے ثابت ہے اصول کافی میں ملتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن کسی مرد و عورت کے لئے دعا کرتا ہے خدا اس کو وہی کچھ عنایت کرتا ہے جس کی اس نے دوسرے مومنین کے لئے دعا کی تھی روز قیامت کچھ افراد آگ میں ڈالیں گے اسے قتل رکے دوزخ میں لے جا رہے ہوں گے کہ بعض مومنین و مومنات عرض کریں گے:

اے پروردگار! یہ وہی شخص ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی لہذا ہمارے شفاعت کو قبول فرما۔

پس خدا ان کی شفاعت قبول فرمائے گا وہ نجات پائیں گے۔^[۱]

اسی کتاب میں عیسیٰ بن ابی منصور سے نقل ہوا کہ اس نے کاہ: میں ابن ابی اور عبد اللہ بن طلحہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ آپ نے اپنی کلام کا آغاز اس طرح فرمایا: اے ابی یعفور کے بیٹے! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شخص آدمی میں چھ صفات موجود ہوں وہ روز قیامت عرش الہی میں ہوگا۔

ابن ابی یعفور نے عرض کیا: قربان جاؤں وہ کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: مسلمان آدمی اپنی دینی بھائی کے لئے اسی چیز کی خواہش کرے جس کی وہ اپنے خاندان

کے لئے کرتا ہے اور اس چیز کو اس کے لئے بد سمجھے جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان کے لئے بد سمجھتا ہے۔ اس کی خوشی و غم میں شرکت کرنا اگر وہ اس کی حاجت پوری کر سکتا ہے تو پوری کرے اور قاصر ہونے کی صورت میں اس کے لئے دعا کرے۔

پھر امامؑ نے فرمایا: تین صفات تم سے مربوط ہیں جو کہ بیان ہو چکی ہیں اور تین ہم سے مربوط ہیں کہ ہماری فضیلت کی پہچان کرو، ہمارے نقش قدم پر چلو، قائم آل محمدؑ کی حکومت کا انتظار کرو۔

ابن ابی یعفور نے پوچھا: ان کو ہم کیسے دیکھ نہیں سکتے؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابن یعفور! وہ نور الہی کے حجاب میں ہیں کیا تو نے یہ حدیث نہیں سنی کہ رسول خدا ﷺ نے کئی بار فرمایا: بے شک عرش الہی میں ایسی مخلوق ہے جن کے چہرے برف سے زیادہ سفید اور آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔

پوچھتے ہیں یہ کون لوگ ہیں؟

جواب ملا ہے یہ وہ افراد ہیں جو خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ [۱]

۲۔ قائم کی برکت سے ہماری دعا کا قبول ہونا

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم اسے پکاریں اور دعا کریں اور اپنی حاجات کو طلب کریں، خدا اپنے لطف و کرم سے دعا مستجاب فرماتا ہے جیسا کہ یہ اپنی جگہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہمارے پاس تمام نعمتیں امام قائمؑ کے وجود کی برکت سے ہیں اور دعا کا قبول ہونا بہترین نعمت ہے بلکہ ہم ترین نعمت ہے کیونکہ اس نعمت سے دوسری نعمتیں ملتی ہیں، مولا امانہؑ کا حق ہم پر روشن ہوتا ہے کیونکہ آپؑ کے وسیلے سے ہمیں نعمتیں ملتی ہیں پس ہم پر واجب ہے کہ دعایا کسی اور طریقے سے اس لطف کا جبران کریں قائمؑ کے واسطے سے دعا مستجاب ہوتی ہے۔

بصائر الدرجات میں صغار سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام سے فرمایا: میں جو کچھ کہتا ہوں اسے لکھ لو۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ڈرتے ہو کہ میں فراموش کر دوں گا؟ آپ نے فرمایا: مجھے تیرے فراموش کرنے کا خوف نہیں ہے۔ میں نے خدا سے چاہا کہ وہ تجھے حفظ کرے اور تجھے فراموش نہ کرے۔ لیکن اپنے دوستوں و شریک کے لئے لکھ لو عرض کیا گیا میرے دوست اور شریک کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیری اولاد سے ائمہ۔ خدا ان کے سبب تیری امت پر بارش برسائے گا اور ان کے سبب دعائیں قبول ہوں گی۔ ان کے سبب بلائیں دور ہوں گی ان کے سبب آسمان سے رحمت نازل ہوگی اور یہ سب سے پہلے ہیں امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا: ائمہ تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ [۱]

۴۔ ہم پر احسان

ہم پر امام زمانہ علیہ السلام کا مختلف احسان ہیں، آپ ہمارے حق میں دعا کرتے ہیں، دشمنوں کا شر دور ہوتا ہے خدا فرماتا ہے:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ [۲]

وہ (حوریں) ایسی ہوں گی جیسے یا قوت اور مرجان۔

۳۔ آپ کے حقوق ہمارے لئے مباح ہیں

کافی میں مسیح سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام ایک طولانی حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں: اے ابو یسار! تمام زمین ہمارے لئے ہے۔

[۱] بصائر الدرجات: ۱۶۸

[۲] سورہ الرحمن: ۶۰

ابوینار کہتا ہے میں آپ سے عرض کیا۔ پس سارا مال تمہارے لئے لے آؤں؟
 آپ نے فرمایا: اے ابوینار! البتہ ہم نے تم پر حلال و مباح کیا۔
 پس اپنے مال کو لے لو اور جو زمین ہمارے شیعوں کے ہاتھوں میں ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جہاں
 تک کہ قائم آل محمد علیہم السلام کا ظہور ہوگا۔ اس میں سے ان سے مالیات لے گا اور زمین ان کے سپرد کر دے گا۔^[۱]

۴۔ ہمارے مظلوم شیعوں کا استغاثہ

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ سے قائم نے دستخط والی روایت میں کہ ہم تم پر نظر کرم کرتے ہیں اور تمہیں فراموش نہیں کرتے
 اگر ایسا نہ ہوتا تو تم مصائب میں مبتلا ہوتے اور دشمن تمہیں ختم کر دیتا۔^[۲]
 یہاں پر امام زمانہ علیہ السلام کی ایک شخص سے ملاقات واقعہ لکھتے ہیں تو جعفر فرمائیں:
 حاج مرزا نوری جند المادی میں تحریر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں کو غیبت کبریٰ میں قائم کی زیارت نصیب
 ہوئی۔

ہم شیخ علی رشتی سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے
 گیا۔ دریائے فرات میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ اس کشتی میں تمام افراد حلہ کے رہنے والے تھے اور کشتی میں ایک
 دوسرے سے مذاق کر رہے تھے اس کشتی میں ایک ایسا شخص بھی بیٹھا ہوا تھا جو بالکل متانت کے ساتھ خاموش تھا۔ وہ
 دوسروں کی طرح ہنسنے یا کھیل تماشے میں نہیں تھا۔

مجھے اس شخص پر بڑا تعجب ہوا اور آخر ہم وہاں پہنچے جہاں پانی کم تھا۔
 ہم کشتی سے اتر آئے اور میں اس شخص کے ہمراہ چلنے لگا۔ میں نے اس سے دوسروں کی مغل میں شریک
 ہونے کی علت پوچھی کہ آپ ان کے ساتھ مذاق یا شوخی میں شریک نہیں تھے۔

[۱] اصول کافی ج ۱، ص ۳۰۷

[۲] الاحتجاج ج ۲ ص ۳۲۳

اس نے کہا: یہ لوگ اہل سنت کے تھے اور میرے رشتہ داروں میں سے ہیں میرا باپ سنی تھا لیکن میری ماں مومنہ تھی میں بھی پہلے سنی تھا لیکن پھر قائم کی ہدایت سے شیعہ ہو گیا ہوں۔

میں نے سوال کیا کہ آپ کیسے شیعہ ہوئے؟

اس نے جواب دیا: میرا نام یا قوت ہے اور میں حلہ کے پل کے کنارے گھی و تیل بیچنے کا کاروبار کرتا ہوں ایک سال میں گھی و تیل کو خریدنے کے لئے حلہ شہر سے باہر گیا تاکہ صحرائین تیل و گھی کو خریدیں۔ راستے میں میں آرام کرنے کے لئے سو گیا۔ جب میں بیدار ہوا بے آب و علف صحرائین میں نے اپنے آپ کو تنہا پایا۔ میں وہاں کی نزدیک آبادی کی طرف جانا چاہتا تھا لیکن میں نے راستہ گم کر دیا۔ بھوک و پیاس کا غلبہ تھا بعض خلفاء سے استغاثہ کیا کہ وہ میری مدد کریں لیکن کوئی نتیجہ نہ نکل۔

میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ مجھے ماں نے کہا تھا کہ ہمارا ایک امام زندہ ہے جس کی کنیت اباصالح ہے اور وہ گم شدہ افراد کی فریاد کو سنتا ہے۔

خدا سے عہد کیا کہ ان کی پناہ لیتا ہوں اور اگر مجھے نجات مل گئی تو سنی سے شیعہ ہو جاؤں گا۔ پس امام زمانہ علیہ السلام کو پکارا اچانک میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کے سر پر سبز عمامہ تھا۔ وہ میرے ساتھ چلنے لگے اور فرمایا کہ اپنے ماں کے مذہب پر ثابت قدم رہو۔

پھر فرمایا کہ تو جلد ہی ایک آبادی میں پہنچ جائے گا وہاں سب شیعہ رہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا میرے آقا! کیا آپ وہاں تک میرے ساتھ تشریف نہیں لائیں گے۔

آپ نے فرمایا: نہیں کیونکہ ہزار افراد میری پناہ لئے ہوئے ہیں پھر وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد میں اس آبادی میں پہنچ گیا میں وہاں سے حلہ کی طرف آیا اور مہدی قزوینی کے پاس گیا۔ اپنا سارا واقعہ سنایا اور ان سے کچھ مسائل و احکام یاد کئے انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میں قائم کو دوبارہ نہیں دیکھ سکتا؟ آپ نے فرمایا: چالیس شب جمعہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاؤ۔ میں شب جمعہ کو آپ کی زیارت کرنے کے لئے گیا۔ چالیس دنوں میں سے صرف ایک دن باقی رہتا تھا جمعرات کو حلہ سے کربلا گیا جب میں شہر کے دروازے پر پہنچا تو ظالم مامور تعین تھے جو سخت مزاج تھے اور اجازت نامہ دیکھے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔ اتنے میں

میں نے دیکھا کہ حضرت حجت قائم طالب علموں کا لباس پہنے سفید عمامہ کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے میں نے ان سے درخواست کی کہ میری مدد کریں آپ مجھے شہر کے اندر لے گئے پھر نہیں دیکھا اور مجھے ان کی جدائی پر بڑا افسوس ہوا۔^[۱]

۵۔ آپ کے ظہور میں راستوں اور شہر میں امن

بحار الانوار میں ارشاد اقلوب سے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا جب حضرت قائم علیہ السلام قیام کریں گے تو عدل سے حکم کریں گے آپ کی حکومت میں ظلم کا خاتمہ ہوگا اور آپ کی وجہ سے راستے و شہروں میں امن و امان ہوگا۔ زمین آپ کی برکت سے پر ہو جائے گی اور برحق دار کو اس کا حق ملے گا۔ ایک اور حدیث میں امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں ملتا ہے ایک بوڑھا عورت مشرق سے مغرب تک سفر کرے گی اور اسے کسی قسم کا ڈر و خوف نہیں ہوگا۔ اس آیت "سَيَسُوقُوا فِيهَا الْيَاكِلَ وَالْيَمَانُ" کی تاویل میں آیا ہے کہ یعنی ہمارے اہل بیت کے قائم کے ساتھ۔

۶۔ خدا کے دین کو زندہ کرنا۔

دعائے ندبہ میں ہم پڑھتے ہیں:
 اَيْنَ مَعَالِ الْدِّينِ وَاهْلُهُ.
 کہاں ہیں وہ نشانیاں و آثار کہ جو اہل دین کو زندہ کرے؟

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ میرے دین ان کے وسیلے سے اجرا کرے گا اور تمام امور پر غالب آئے گا۔ اس آیت "وَدِّينَ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ" [۱] (اور دین حق کے ساتھ بھیجتا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے) کی تفسیر میں فرمایا: یہ کام امام زمانہ کے ظہور میں انجام پائے گا۔

بحار الانوار میں ایک طولانی حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے خاندان کا نہم فرد حضرت قائم علیہ السلام ہوں گے اور میری امت کے مہدی ہیں۔ وہ لوگوں میں گفتگو کرنے میرے مشابہ ہوں گے البتہ وہ طولانی غیبت کے بعد ظاہر ہوں گے نصرت خدا کی تائید و حمایت اور فرشتے ان کی مدد کریں گے پاس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ [۲]

نیز بحار الانوار میں مفصل حدیث امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پھر کوفہ کی طرف لوٹ جائیں گے اس وقت تین سو افراد کو تمام جگہوں میں بھیجیں گے ان کے کاندھے اور سینے پر ہاتھ پھیرے گا۔

پس کسی قضاوت میں نہیں رہیں گے اور ہر جگہ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد رسول اللہ" کی آواز بلند ہوگی۔ [۳]

۷۔ دشمن خدا سے انتقام

امام زمانہ علیہ السلام کے القاب میں سے ایک لقب یہ بھی ہے: الْمُنْتَقِم۔

کمال الدین میں امام صادق علیہ السلام اپنے آباء و اجداد حضرت امیر علیہ السلام سے روایت نقل ہوتی ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے معراج پر لے جایا گیا میرے پروردگار نے مجھے پرچی فرمائی: اے محمد! میں نے زمین نگاہ ڈالی

[۱] سورہ فتح: ۳۸

[۲] بحار الانوار ج ۵۲ ص ۷۹

[۳] بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۳۵

اور تجھے انتخاب کیا۔ تجھے نبی بنایا اور اپنے نام سے تیرا نام رکھا کہ میں محمود ہوں اور تم محمدؐ، دوبارہ میں نے زمین پر دیکھا تو علیؑ کو انتخاب کیا اور اسے وصی و خلیفہ اور تیری بیٹی کا شوہر قرار دیا۔ ان کا نام بھی اپنے نام سے لیا پس میں اعلیٰ اور وہ علی ہیں فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو تیرے نور سے خلق فرمایا۔ اس وقت ان کی ولایت کو فرشتوں نے قبول کیا اور میرے نزدیک مقرب بنے۔

اے محمدؐ! اگر ایک آدمی اتنی عبادت کرتا ہو کہ اس کا بدن مشک کے چمڑے کی مانند ہو جائے لیکن ان کی ولایت کا منکر ہو تو وہ میرے پاس آئے گا لیکن اسے جنت نصیب نہیں ہوگی۔ میرے عرش کے سائے میں نہیں ہوگا۔

اے محمدؐ! کیا انہیں دیکھنا چاہتے ہو!

میں نے عرض کیا: ہاں اے پروردگار!

خدا نے فرمایا: اپنے سر کو بلند کرو۔

پس میں نے سر کو بلند کیا اور اچانک علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی بن محمدؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ بن جعفرؑ، علی بن موسیٰؑ، محمد بن علیؑ، علی بن محمدؑ اور حسن بن علیؑ کے انوار کا مشاہدہ کیا جو ستاروں کی مانند درخشاں تھے۔

میں نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ ائمہ ہیں جو میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کریں گے قائم کے ذریعے اپنے دشمنوں کا انتقام لوں گا اور وہ میرے اولیاء کے لئے آرام و سکون کا سبب ہیں یہ وہ ہیں جو شیعیوں کے دلوں کو مطمئن اور تیرے پیروکاروں کی شفاعت کرے گا۔ البتہ ان کا امتحان بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پوجا سے زیادہ سخت ہوگا۔

اسی طرح بحار الانوار میں علل الشرائع سے عبدالرحیم قصیر امام باقرؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ

نے فرمایا:

جب قائمؑ کا ظہور ہوگا حمیرا ان کی طرف لوٹ آجائے گا تاکہ اسے تازیانہ کی حد تک ماریں اور فاطمہؑ

بنت محمدؑ کا انتقام لے۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں۔ اسے تازیانہ کیوں ماریں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اسی تہمت کی خاطر جو ابراہیمؑ کی ماں پر لگائی گئی تھی۔
میں نے عرض کیا: پس خدا نے اسے قائم ﷺ کے ظہور تک تاخیر کیوں کیا؟
آپؐ نے فرمایا:

بے شک خدا نے محمدؐ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا لیکن قائم کو انتقام لینے کے لئے بھیجا ہے۔
اسی کتاب میں مزار کبیر سے اور وہ امام صادق ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جب قائم کا ظہور ہوگا تو وہ خدا، رسول اور ہمارے تمام خاندان کا انتقام لے گا۔

اسی کتاب میں ارشاد دہلی امام صادق ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹنے جائیں گے اور کعبہ پر آویزاں کیا جائے گا اور یہ لکھا جائے گا: یہ ہیں کعبہ کے چور۔
احتجاج میں خطبہ غدیر میں رسول خدا ﷺ سے اس طرح نقل ہوا۔ توجہ کریں!

ائمہ کا خاتم ہم میں سے مہدی ﷺ ہے آگاہ رہو! وہ ہے تمام ادیان پر غالب آنے والا، وہ ہے ظالموں سے انتقام لینے والا، وہ فاتح اور قلعوں کو منہدم کرنے والا ہے، وہ تمام اہل شرک کو نابود کرے گا وہ تمام اولیاء کے خون کا بدلہ لے گا، وہ لوگوں کو بھلائی کی دعوت دے گا، وہ خدا کا برگزیدہ ہے وہ تمام علوم کا وارث ہے، اپنے پروردگار کی طرف سے خبر دے گا، دین کے امور اس کے سپرد ہیں پہلے والے انبیاء اور ائمہ نے اسے خوشخبری دی وہ حجت الہی باقی ہے، اس کے بعد حجت نہیں ہے وہی حق ہے اور وہی نور ہے کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا، وہ زمین پر خدا کا ولی ہے۔

اس خطبہ کے دوسرے حصے میں اس طرح آیا ہے:

اے لوگوں کے گروہ! خدا کا مخصوص نور میرے وجود میں ہے پھر علیؑ کے وجود میں تجلی کرے گا پھر ان کی نسل تا قائم آل محمد ﷺ جو خدا کا حق ہیں جو ہمارا حق ہے اسے لے گا۔

[۱] بحار الانوار ج ۵۲، ص ۱۳، علی الشرائع ج ۲، ص ۲۶۷

[۲] بحار الانوار ج ۵۲، ص ۲۷۶

[۳] بحار الانوار ج ۵۲، ص ۲۳۷

[۴] الاحتجاج، ج ۱، ص ۸۰

تفسیر فی میں ملتا ہے کہ اس آیت **فَمَقِيلُ الْكُفْرَيْنِ أَمْ هَلْهُمْ رَوْنَدَا** [۱] (پس کافروں کو مہلت دو لیکن تھوڑی مہلت ہو) کے بارے میں فرمایا: قائم جبار اور طاغوت حاکموں سے میرے لئے بدلہ لے گا۔

۸۔ حدود الہی کا اجراء

ایک دعا میں خود امام عالی مقام کی عمر مبارک کے وسیلہ سے نقل ہوا کہ آپؑ نے فرمایا:

وَأَقِمُّوهُ الْخُدُودَ الْمُعْظَلَّةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَّةَ.

اس کے ذریعے حدود کو جاری کرو اور احکام پر عمل کراؤ۔

کتاب کمال الدین میں امام صادقؑ حضرت قائمؑ کے ظہور کے بارے میں تشریح فرماتے ہیں اور

اس زمانے میں حدود الہی کا اجراء ہوگا۔ [۲]

ایک اور حدیث میں ملتا ہے: بے شک حدود الہی میں سے ایک حد کا جاری کرنا چالیس دن رات کی بارش

سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ [۳]

چنانچہ امام باقرؑ سے منقول ہے جو حیات الارض نام کی بحث میں یہ ہے کہ زمین کا زندہ رہنا اس کی

برکت سے ہے۔

بحار الانوار میں امام صادقؑ سے روایت ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: دو خون خدا کی طرف سے مباح

ہیں لیکن ان دو خون جس کا خدا نے حکم دیا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جہاں تک کہ قائم کا ظہور نہ ہو جائے۔ پاس ان میں حکم

الہی فرمائیں گے اور شاہد و گواہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۔ زانی جسے سنگسار کیا جاتا ہے۔

[۱] سورۃ طارق: ۱۷۔

[۲] کمال الدین، ج ۲، ص ۶۳۷۔

[۳] مفرد کافی، ج ۷، ص ۱۷۳۔

۲۔ زکات کا سکر کہ جسے قتل کیا جاتا ہے۔^[۱]

۹۔ قائم کا اضطرار

دعائے ندبہ میں آیا ہے:

أَيُّنَ الْمُضْطَرِّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعَا.

کہاں ہے وہ مضطر کہ جب بھی وہ دعا مانگتا ہے دعا قبول ہوتی ہے۔

اس آیت - اَيُّنَ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَا وَتَكْشِفُ الشُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ -^[۲]

(کون ہے جو مضطرب و بے قرار کی دعا و پکار کو قبول کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے؟ اور اس کی تکلیف و مصیبت کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین میں (انگوں کا) جانشین بناتا ہے؟) کے بارے میں تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں آیا ہے امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمد علیہ السلام ہے وہ مضطر جو جب مقام ابراہیمؑ میں دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے خدا اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اسے اپنی زمین پر خلیفہ بناتا ہے۔^[۳]

۱۰۔ قائم کی بخشش

بحار الانوار میں امام باقر علیہ السلام سے حضرت قائم علیہ السلام کی صفات کے بارے میں نقل ہوا کہ دنیا کا تمام مال اور زمین کے اندر و باہر ہر شے ان کی خدمت میں جمع ہو جائے گی۔

پس امام قائم علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں ان کی طرف آئیں کہ جس نے آپ سے قطع رحم کیا اور حرام خون بہایا

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۲۵

[۲] نمل: ۶۳

[۳] تفسیر قمی: ۳۹۷

اور خدا کے عمرات کے مرتکب ہوئے اس وقت اتنا بخشش کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے بخشش نہ کی ہو۔^[۱]

۱۱۔ قائدین و راہنماؤں کی قدر

حضرت قائم علیہ السلام کے وجود مبارک کے فیوض میں سے ایک فیض یہ ہے کہ قائد اور رہبر لوگوں کی ہدایت کے لئے ہیں۔ وہ عوام کے امور کی اصلاح کرتے ہیں۔

احتجاج میں روایت ہے اور حوادث و واقعات رونما ہونے والے زمانے میں مراجع کی طرف رجوع کی جائے بے شک وہ تم پر میری طرف سے حجت ہیں اور میں اللہ کی حجت ہوں۔^[۲]

۱۲۔ قائم علیہ السلام کی مشکلات

شیخ صدوق رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام پر سات پیغمبروں کے برابر مصیبتیں آئیں گی۔ (یہاں تک کہ فرمایا) ایوب علیہ السلام کی مصیبتیں بھی ان کے مقابلہ میں کم ہوں گی۔^[۳]

۱۳۔ قائم علیہ السلام کی برکات

تیسرے حصے میں بیان کر چکے ہیں کہ تمام ظاہری و باطنی نعمتیں قائم علیہ السلام کے زمانے میں لوگوں کو ملیں گی۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۵۱

[۲] الاحتجاج: ج ۲، ص ۲۸۳

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۲

احتجاج میں روایت ہے مری غیبت سے فائدہ اٹھانا اسی طرح ہے جس طرح خورشید سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے کہ جب خورشید بادلوں میں آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے۔^[۱]

۱۴۔ تالیف قلوب

لوگوں کو متحد کرنا اور ان کے دلوں کو جمع کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بیشتر لوگ دغلہ پن رکھتے ہیں یا اپنی حقیقی اصلاح نہیں کرتے لہذا نقصان اٹھاتے ہیں یا مصلحت کی تشخیص دیتے ہیں لیکن دنیاوی منافع کی خاطر راضی نہیں ہوتے۔

لہذا دعائے ندبہ میں ہم پڑھتے ہیں:

أَيْنَ مُؤَلِّفِ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّحَا.

کہاں ہیں وہ جو بکھرے دلوں کو جمع کرتے ہیں اور لوگوں میں اصلاح و رضا انجام دیتے ہیں؟

حضرت امیر علیہ السلام کی دعا قائم کے بارے میں ہے:

بکھری امت کو جمع فرمائیں گے۔^[۲]

ایک اور حدیث میں ہے:

قائم علیہ السلام کے وسیلے سے مختلف لوگوں کے دل جمع کریں گے اور ان کے درمیان الفت و اتحاد پیدا کریں

گے۔^[۳]

کافی میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

خدا قائم علیہ السلام کے وسیلے سے لوگوں کے بکھرے دلوں کو جمع کریں گے اور مخالفت کو ختم کریں گے۔^[۴]

[۱] الاحتجاج۔ ج ۲۔ ص ۲۸۲

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۱۵

[۳] کمال الدین۔ ج ۲، ص ۶۳

[۴] کافی۔ ج ۱۔ ص ۲۳۳

بحار الانوار میں حضرت امیرِ مہدیؑ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا مہدیؑ آلِ محمد بیہوشہ میں سے ہے یا ہمارے علاوہ دوسروں میں سے ہے؟
 آپؐ نے فرمایا: نہ، بلکہ وہ ہم میں سے ہیں، خداوند عالم اس کے ذریعے دین کو ختم کرے گا،
 نیز فرمایا: ہمارے ذریعے لوگ فتنوں سے نجات پائیں گے کہ جس طرح وہ انہوں نے شرک سے نجات پائی
 پس دشمنی، فتنہ اور امتحانِ الہی سے قائم لوگوں کے دلوں میں الفت پیدا کریں گے۔ [۱]

۱۵۔ ہم پر قائم علیہ السلام کا لطف و کرم

اس مطلب پر شاہد ایک روایت ہے جو توضیح یعنی قائم کے مدح والی روایت ہے کہ احتجاج میں اس طرح آیا
 مجھے خبر ملی ہے کہ تم میں ایک گروہ دین میں شک و تردید کرنے لگا ہے اور اولیاءِ الہی کے بارے میں بھی ان کے دلوں
 میں شک ہے یہ ہمارے لئے غم کا سبب ہے البتہ تمہارے لئے نہ ہمارے لئے۔
 تمہاری وجہ سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے نہ ہمیں کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے پس اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے
 حق ہمارے ساتھ ہے پس جو ہمیں چھوڑ دیتے ہیں ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔
 ہم خدا کے صنائع ہیں اور مخلوق ہمارے صنائع ہیں۔ [۲]
 ایک اور روایت جو بصائر الدرجات میں نقل ہوئی نیز وہ بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہے۔ زید شحام سے
 نقل ہوا کہ وہ امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا: اے زید! عبادت کی تجدید کرو اور توبہ
 کرو۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! کیا مجھے موت کی خبر ملے گی؟
 حضرت نے مجھ سے فرمایا: اے زید! جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ تمہارے لئے خیر ہے تم ہمارے شیعوں

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۴

[۲] الاحتجاج۔ ج ۳، ص ۷۸

میں سے ہو۔

کہتا ہے کہ میں نے کہا اگر میں آپ کا شیعہ ہوں تو کیا ہوگا؟
آپ نے فرمایا: اگر تم ہمارے شیعوں میں سے ہو تو شیعوں کا پل صراط، میزان اور حساب ہماری طرف سے
ہے۔^[۱]

۱۶۔ ہم ہاتھوں اذیت کا برداشت کرنا

توسیعی (دستخط والی روایت) میں ملتا ہے کہ جابل شیعہ، احمق اور جن کا دین مچھر کے پر کی مانند ہے، ان سے
ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔^[۲]

۱۷۔ ہمارے لئے اپنے حق سے دستبردار ہونا

حضرت قائم بیٹہ نے اپنا دنیا و آخرت کا حق کو ہمارے نفع کے لئے ترک کیا اور فرمایا: دُنیا میں جو کچھ
ہے وہ ہمارے لئے مباح ہے آخرت کے بارے میں امام صادق بیٹہ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:
جب روز قیامت ہوگا خدا ہمارے شیعوں کا حساب لے گا جن کے گناہ ہوں گے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کی
طلب مغفرت کریں گے اور لوگوں کے حقوق کا گناہ مظالم محمد کی طرف سے ادا ہوں گے اور جو ہمارے حقوق ہیں ہم
انہیں بخش دیں گے اور بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔^[۳]

[۱] بصائر الدرجات: ۲۵۶

[۲] الاحجام - ج ۲، ص ۲۸۹

[۳] بحار الانوار - ج ۷، ص ۲۷۴

۱۸۔ ہمارے شیعہ مردوں کے جنازے میں شرکت

اس مطلب پر دلیل ایک روایت ہے جو بحار الانوار میں مناقب شہر آشوب سے نقل ہوا ہے: حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زمانے میں نیشاپور کے شیعہ جمع ہوئے محمد بن علی نیشاپوری نامی شخص کو انتخاب کیا گیا تاکہ وہ مدینہ جا کر امام زمانہ علیہ السلام سے شرعی مسائل پوچھے اور کچھ ہدیے آپ کی خدمت میں دے، جو کہ تیس ہزار دینار اور پچاس دینار اور کچھ کپڑے آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ان میں سے شہلہ نامی ایک عورت نے ایک درہم کی قیمت کا کپڑا اور ایک درہم بھی بھیجا کپڑے کی قیمت تقریباً چار درہم تھی وہ عورت کہتی ہے حق امام اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو ادا کرنا ضروری ہے۔

اس وقت وہ لوگ ایک جزوہ لے آئے جس کے ستر اور اق تھے۔ ہر صفحہ پر سوال لکھا ہوا تھا ان صفحوں کو اکٹھا کر کے بست بندی بنا کر اور مہر لگا کر آپ کی خدمت میں بھیجا گیا کہا گیا: یہ جزوہ رات کے اندر امام کی خدمت میں پہنچنا چاہئے، مہر کو دیکھ لے اگر کھولے بغیر جواب موصول ہوئے تو سمجھ لینا یہ امام کی طرف سے ہیں اور ان اموال کے وہی حق دار ہیں اگر جزوہ کھلا ہوا یا پھٹا ہوا دیکھو تو واپس آ جانا۔

محمد بن علی نیشاپوری مدینہ گیا اور عبد اللہ خلع کے پاس گیا اور اس کا امتحان لیا اور سمجھ گیا وہ امامت کے لائق نہیں ہے۔ اس کے گھر سے باہر نکلا اور یہ کہہ رہا تھا:

رَبِّ اهْدِنِي إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ

خدا یا مجھے راہ راست کی ہدایت فرما۔

اٹنے میں ایک بچہ آیا اور اسے موسیٰ کاظم علیہ السلام کے گھر لے گیا جب امام نے اسے دیکھا تو فرمایا: اے ابو جعفر! ناامید کیوں ہو اور یہودی و عیسائی کے پاس کیوں جاتے ہو؟ میری طرف دیکھو میں خدا کی حجت اور ولی ہوں۔ اس کے بعد آپ نے ان سب چیزوں کا نام لے کر فرمایا مجھے دو یہ شخص حیران ہو گیا۔

آپ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَعْبِي مِنَ الْحَقِّ

اے ابو جعفر! شیطیہ کو میرا سلام دینا اور یہ رقم اسے دے دینا وہ رقم چالیس درہم تھے پھر فرمایا: اپنے کفن کے کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی اسے ہدیہ دے رہا ہوں شیطیہ سے کہو کہ جب ابو جعفر پہنچے اس سے یہ چیزیں لے لو کیونکہ تو انیس دن سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی، پس اس رقم سے پندرہ درہم اپنے لئے خرچ کر، چار درہم صدقہ دینا اور باقی لوازمات خرید لینا، میں تیرے جنازے میں نماز پڑھوں گا۔

اے ابو جعفر! جب مجھے دیکھنا اس مطلب کو پہناں رکھنا کہ تیری جان محفوظ رہے گی۔

پس اس جزوہ کو کھولو اور دیکھو کہ جواب ملے ہیں یا نہیں؟

وہ کہتا ہے: میں نے مہر کو دیکھا تو ایسا تھا جیسا کسی نے ہاتھ بھی نہ لگایا ہو۔ جزوہ میں ایک سوال پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص نے خدا کے لئے نذر کیا کہ جو غلام قدیمی ہوگا اسے آزاد کروں گا، اگر اس کے پاس چند غلام ہوں تو کسے آزاد کرے جواب اس طرح تھا جو غلام چھ ماہ سے تیری ملکیت میں ہے اسے آزاد کر دے، اس پر یہ آیت دلیل ہے:

وَالْقَمَرَ قَدْ ذَنُّهُ مَتَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ۔^[۱]

اور (ایک نشانی) چاند بھی ہے جس کی ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ (آخر میں) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

دوسرا سوال یہ تھا کہ میں بہت سال صدقہ دوں گا اب مجھے کتنا صدقہ دینا چاہئے جواب ملا اگر بھیڑ بکریاں ہیں تو چوراسی بھیڑ بکریاں صدقہ میں دو اگر اونٹ ہیں تو چوراسی اونٹ صدقہ میں دو، اگر رقم ہے تو چوراسی درہم کا صدقہ دو اس پر یہ آیت دلیل ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ۔^[۲]

بے شک اللہ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد فرمائی ہے۔

تیسرا سوال یہ تھا کہ ایک شخص کے قبر کو کھود کر میت کی گردن کاٹ دی اور اس کے کفن کو چوری کر لیا گیا اس کی کیا سزا ہے۔ جواب ملا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں سودینا سر کاٹنے کے ادا کرے کیونکہ میت بہ منزلہ جنین ہے کہ

[۱] سورہ یسین: ۳۹

[۲] سورہ توبہ: ۲۵

جس کے نطفہ کی دیر بہت دینا رہیں۔

جب ابو جعفر واپس خراسان آیا تو دیکھا کہ جن کا مال حضرت نے واپس کر دیا تھا وہ فطیہ مذہب اختیار کر چکے تھے لیکن فطیہ اپنے مذہب پر ثابت قدم رہی حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سلام اس عورت کو دیئے گئے پس انیس روز فطیہ اپنے مذہب پر ثابت قدم رہی حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سلام اس عورت کو دیئے گئے پس انیس روز فطیہ زندہ رہی اور جب وہ فوت ہوئی تو آپ ایک اونٹ پر سوار ہو کر تشریف لائے، میت کے مراسم ختم ہونے کے بعد آپ پھر سوار ہو کر جنگل کی طرف نکلے اور فرمایا میرے اصحاب کو سلام دینا اور ان سے کہنا کہ جب بھی کوئی دنیا سے جاتا ہے تو میں اور انہما اس کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں پس تقویٰ الہی اختیار کرو۔^[۱]

۱۹۔ فرسودہ اسلام کی تجدید بنیاد

ایک عمری کے ذریعے آنحضرت سے نقل ہوئی ہے:

وَجَدْتُ بِهِ مَا أَمْتَحِي مِنْ دِينِكَ.....^[۲]

اے پروردگار! جو کچھ دین میں انحراف ہوا اسے قائم علیہ السلام کے ذریعے تجدید فرما۔ ایک اور دعا میں امام علی علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا:

جو کچھ دین الہی میں تغیر و تبدیلی ہوئی ہے اسے قائم کے وسیلے سے تجدید فرما اور دین کی نئی بنیاد رکھ تاکہ قائم کے ذریعے شرع محمدی دوبارہ لوگوں میں تازہ ہو۔^[۳]

بحار الانوار میں نقل ہوا ہے کہ ارشاد اقلوب میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے جس میں آپ نے

فرمایا:

[۱] بحار الانوار (ط - بیروت) / ج 48 / باب 4 معجزاتہ واستجابہ دعواتہ ومعالی امورہ وغرائب شأنہ

صلوات اللہ علیہ..... ص: 29

[۲] کمال الدین و تمام النعمۃ / ج 2 / 45 / 514 / باب ذکر التوقيعات الواردة عن القائم..... ص: 482

[۳] جمال الاسبوع: ۵۰۹

جب قائم کا ظہور ہوگا لوگ ایک دوسرے کو دوبارہ اسلام کی دعوت دیں گے اور جو دین میں کمی آئی ہے، جو لوگ آپ سے جدا ہوئے ہیں اور گمراہ ہوئے ہیں ان کی ہدایت فرما۔ [۱]

حضرت قائم علیہ السلام کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ آپ کے ذریعے لوگوں کی ہدایت فرمائیں گے اور حق کے ساتھ قیام کریں گے۔ [۲]

غیبت نعمانی میں امام صادق علیہ السلام ایک سوال کے جواب میں ہے امام مہدی کا کارنامہ رسول خدا والا ہوگا، جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظام جاہلیت کو ختم کیا اور اسلام کو رائج کیا اسی طرح قائم علیہ السلام بھی منحرف اور منہدم دین کی اصلاح کریں گے۔ [۳]

۲۰۔ دین کا کامل ہونا

کتاب توحید میں شیخ صدوق اپنی اسناد سے ساتھ فرماتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

قائم آل محمد علیہ السلام کے وجود مبارک کے ساتھ دین کامل ہوگا۔ [۴]

۲۱۔ صحف امیر علیہ السلام کی تعلیم

بحار الانوار میں نعمانی حضرت امیر علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں ہمارے

[۱] بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۳۰

[۲] غیبت نعمانی: ۱۲۲

[۳] غیبت نعمانی: ۱۲۱

[۴] کتاب توحید: ۲۳۳

شیعوں نے مسجد کوفہ میں خیمے لگائے ہیں اور جس طرح قرآن نازل ہوا اسی طرح اس کی تعلیم دے رہے ہیں۔
نیز آپؐ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں عجم کو دیکھ رہا ہوں جس کے خیمے کوفہ میں لگے ہوئے ہیں اور جس طرح قرآن نازل ہوا اس طرح لوگوں کو اس کی تعلیم دے رہے ہیں۔

اصح بن نباتہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مگر یہ وہی نازل شدہ قرآن نہیں ہے؟
آپؐ نے فرمایا: نہ؛ قرآن سے قریش اور ان کے آباء و اجداد کے ستر نام حذف کر دیئے گئے ہیں ابولہب کا نام اسی لئے اٹے آئے کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعہ قرآن کو لئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں تفسیر برہان میں ہے کہ حسان بن عامری سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: میں نے اس آیت "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سُبُحًا مِّنَ الْمَقَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ" [۱] (اور بلاشبہ ہم نے آپؐ کو دہرائی جانے والی سات آیتیں عطا کی ہیں اور قرآن عظیم بھی) کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے پوچھا۔

آپؐ نے فرمایا: تنزیل اس طرح نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے:

"وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سُبُحًا مِّنَ الْمَقَانِي"

بے شک ہم نے تجھے ساتھ مثانی عطا فرمائی ہیں کہ وہ ہم ہیں۔ [۲]

قاسم بن العروہ حضرت سے نقل کرتا ہے کہ اس آیت "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سُبُحًا مِّنَ الْمَقَانِي" کے بارے

میں فرمایا: سات امام اور قائم علیہ السلام

بحار الانوار میں حضرت امیر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قائم کے دو نام ہیں ایک پنہانی

اور دوسرا آشکار۔ پنہانی نام احمد اور آشکار محمد۔ [۳]

[۱] سورہ حجر: ۸۷

[۲] تفسیر البرہان، ج ۲، ص ۳۵۳

[۳] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵

۲۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کی ولایت کی وجہ سے ثواب اور نیک اعمال کی قبولیت

کمال الدین میں روایت ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر آدمی جو ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہے اور ولی مہدی کا منکر ہو، وہ ایسا ہے کہ جو تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنے والا ہو۔

عبداللہ بن ابی منصور کہتا ہے: میں نے پوچھا:

کیا مہدی آپ کی اولاد میں سے ہے؟

آپ نے فرمایا: ساتویں امام کا پانچواں فرزند جو تمہاری نظروں سے غائب ہوگا اس کا نام لینا تمہارے لئے جائز نہیں۔^[۱]

۲۳۔ شہدائے کربلا علیہم السلام کے خون کا بدلہ

مجمع البحرین میں ہے: تاثر یعنی وہ شخص کو کسی حالت میں آرام و سکون نہ ہو، جب تک وہ خون کا بدلہ نہ لے

۱۔ [۲]

ہم زیارت عاشورہ میں پڑھتے ہیں خدا کے بعد کہ جس نے تجھ مقام عطا کیا اور مجھے تیری دوستی کی وجہ سے نجات ملی۔ میں درخواست کرتا ہوں غیبت نعمانی میں امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ قائم کا کام مخالفین سے انتقام لینا

[۱] کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۸

[۲] مجمع البحرین، ج ۳، ص ۴۳۴، ۴۳۵

ہے۔ [۱]

تفسیر عیاشی میں اس آیت: **وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِف فِی الْقَتْلِ ۚ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا** [۲] (اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو (تھامس کا) اختیار دے دیا ہے پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے آگے نہ بڑھے ضرور اس کی مدد کی جائے گی) کے بارے امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ حسین بن علی علیہ السلام ہیں مظلوم شہید کئے گئے ہیں ہم اولیائے خدا ہیں جب قائم قیام کرے گا تو امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لے گا اتنا قتال کریں گے کہ کوئی دشمن باقی نہ رہے گا۔ [۳]

امام صادق علیہ السلام اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

یہ آیت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر اہل زمین اس کی وجہ سے قتل کئے جائیں تو اسراف نہیں۔ [۴]

علل شرائع میں امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ہمارے جد حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے تو فرشتوں نے درگاہ خدا میں بلند آواز سے گریہ کیا اور عرض کیا اے صاحب اختیار! کیا کر رہے ہو اس سے کہ جس نے تیرے برگزیدہ فرد حسین شہید کر دیا اور بہترین خلق کا قتل ہوا۔

پس خدا نے وحی بھیجی اے میرے ملائکہ! آرام و سکون اختیار کرو اپنی عزت و جلالت کی قسم! ان سے ضرور بدلہ لیا جائے گا۔ اگر کافی مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

پھر خدا نے فرشتوں کے لئے ائمہ اور ان کی اولاد سے پردہ اٹھایا۔ ملائکہ خوشحال ہو گئے کہ ان میں سے ایک کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے ہیں خدا نے فرمایا: یہ قائم ہیں اور انتقام لیں گے۔ [۵]

کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو

[۱] بحار الانوار۔ ج ۵۲، ص ۲۳۱

[۲] سورۃ اسراء: ۳۳

[۳] تفسیر عیاشی۔ ج ۲، ص ۲۹۰

[۴] روضۃ الکافی، ج ۸، ص ۲۵۵

[۵] علل الشرائع ۱۶۰

آسمان و زمین کی ہر مخلوق نے گریہ کیا اور کہا اے پروردگار! مجھے اجازت دیں تاکہ تمام خلائق کو نابود کریں پس خدا نے ان سے وحی فرمائی اے فرشتو! اے میرے آسمان اے زمین صبر کرو بھی ایک حجاب اٹھایا اس کے پیچھے سے بارہ وحی کا مشاہدہ کیا گیا۔

فرمایا: اے فرشتو! اے آسمان! ان کی مدد کروں گا، تین مرتبہ خطاب ہوا۔ ﷻ غایۃ المرام میں سید ہاشم بحرانی اہل سنت سے حدیث معراج کو اس طرح بیان کرتے ہیں: خدا اور عالم نے فرمایا: اے محمد! کیا انہیں دیکھنا پسند کرو گے؟ میں نے کہا: ہاں۔

پروردگار نے فرمایا: عرش کی دائیں طرف دیکھ جب میں نے دیکھا تو اچانک علی، فاطمہ، حسن، حسین، علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور مہدی بن کوثر نے احاطہ کر رکھا تھا اور وہ کھڑے نماز ادا کر رہے تھے ان کے درمیان مہدی علیہ السلام ستارے کی مانند درخشاں تھا، خدا نے فرمایا: یہ حجت ہیں اور وہ تیری عمرت سے ہیں۔ اپنی عزت کی قسم! یہ حجت دشمنوں کے انتقام لے گی۔ ﷻ امام زمانہ علیہ السلام کی فوج سیہ پلائی دیوار کی مانند ہوگی۔ ان کے دل خدا کی توحید اور ایمان سے سرشار ہوں گے۔

امام کے گھوڑے سے تبرک سمجھیں گے آپ کی بھرپور مدد کریں گے۔ بعض ایسے مرد ہوں جو رات کو نہیں سوئیں گے اور نماز میں کھبوں کے زمزمہ کے مانند آواز آئے گی۔ وہ امام کے مطیع ہوں گے ان کے دل نورانی اور ان کا نعرہ یا للشارع الحسنین۔ یعنی حسین کے خون کا بدلہ لیں۔ ﷻ

[۱] کافی۔ ج ۱، ص ۵۳۲

[۲] غایۃ المرام: ۱۹۳

[۳] بحار الانوار۔ ج ۵۲، ص ۳۰۸

جہاں بھی یہ فوج حرکت کرے گی لوگوں پر رعب ڈالے گی لوگ مولا کی مدد کے لئے جلدی کریں گے۔^[۱]
 کتاب الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام اس آیت "وصف قتل
 مظلوما" کے بارے میں فرمایا: یہ حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ان کا ولی اہل زمین کو قتل کرے گا تو
 یہ اسراف نہیں ہے۔^[۲]

۲۴۔ قائم علیہ السلام کا جمال

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ امام زمانہ علیہ السلام زیبا ترین اور خوبصورت ترین شخصیت ہیں اور لوگوں میں سے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں گے۔
 کتاب حجۃ نہیں سید بحرانی وغیرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے
 عمار! خدا نے مجھ سے پیمان لیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی نسل سے نو (۹) آخر آئیں گے اور ہم امام لوگوں کی نظروں سے
 غائب ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے فرمایا:

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَّعِينٍ۔^[۳]

کیسے! کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگر تمہارا پانی زمین کی تہہ میں اتر جائے تو پھر تمہارے لئے (شیریں پانی کا)
 چشمہ کون لائے گا؟

ان کی غیبت طولانی ہوگی اور لوگ ان سے ناامید ہو جائیں گے اور اپنے عقائد سے پھر جائیں گے لیکن کچھ
 لوگ ثابت قدم رہیں گے۔ پاس جب امام زمانہ علیہ السلام ظہور فرمائیں گے زمین عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح
 پہلے وہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔^[۴]

[۱] بحار الانوار۔ ج ۵۲، ص ۳۱۳

[۲] الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ: ۱۳۷

[۳] سورۃ ملک: ۳۰

[۴] کمال الدین۔ ج ۱، ص ۲۸۷

کمال الدین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ اس کا نام میرے نام پر اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے وہ مشابہ ہوں گے۔

آپ کی غیب میں امت کے بعض افراد گمراہ ہوں گے نیز اسی کتاب میں امام صادق علیہ السلام اپنے آباء اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہے اس کا نام میرے نام جیسا اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی خلق و اخلاق کے لحاظ سے لوگوں میں سے زیادہ میرے مشابہ ہوں گے آپ کی غیبت میں امت گمراہ ہو جائے گی۔

پس اس وقت شہاب ستارے کی مانند آئیں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا پہلے وہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔ [۱]

اسی کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ ابن عباس روایت کرتے ہیں: امام حسین علیہ السلام کی نسل میں ائمہ قرار دیئے گئے ہیں ان کا نام امام قائم اہل بیت علیہم السلام کا میرے امت کا مہدی ہے سیرت و صورت و گفتگو میں میں سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہوں گے۔ [۲]

بحار الانوار میں غیبت شیخ طوسی میں حضرت امیر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی کہ آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میری اولاد میں آخری امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور ہوگا جن کا سفید رنگ اور سرخ چہرہ ہوگا شکم موٹا اور ان کی لمبی دوکاندھوں کی ہڈیاں عریض اور دو خال ان کی پشت پر ہوں گے ایک کا رنگ جلد جیسا اور دوسرے کا رنگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خالوں کی مانند ہوں گے۔

اہل سنت سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مہدی علیہ السلام جنت کا مور ہیں۔ [۳]

نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میرے اولاد سے ہوگا۔ ان کا رنگ عرب کا رنگ اور ان کا بدن بنی

[۱] کافی: ج ۱، ص ۴۴۳

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۳۵

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۹۱

اسرائیل کی مانند ہے ایک درختاں ستارے کی مانند ہیں۔^[۱]

نیز رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ہمارے عہد ہی ﷺ کی پیشانی چوڑی اور ناک باریک ہوگی۔^[۲]

۲۵۔ قائم علیہ السلام کا جہاد

حضرت امام رضا علیہ السلام سے قائم علیہ السلام کے بارے میں ایک روایت نقل ہوئی ہے: وہ بزرگوار، مجاہد اور تلاش کرنے والے ہیں۔^[۳]

بحار الانوار میں امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا:

وہ خون کا بدلہ لے گا اور غضب کی حالت میں خروج کریں گے۔ رسول خدا ﷺ کی وہ قیص پہنے ہوئے ہوں گے جو آپ سے جنگ احمد کے وقت پہن رکھی تھی رسول خدا ﷺ کا عمامہ، زرہ اور شمشیر ان کے پاس ہوگی چھ ماہ تک قتل جاری رہے گا۔^[۴]

اسی کتاب میں حضرت رسول خدا ﷺ کے اس فرمان "وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ" (اے مسلمانو! ان (کفار) سے جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور دین پورے کا پورا صرف اللہ کے لئے ہو جائے) کے بارے میں فرمایا: اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں ہوئی تھی اس کے بعد کہ رسول خدا ﷺ اپنی ضرورت اور اصحاب کو اجازت دیتے کہ اگر تاویل ہوتی تو ان سے قبول نہ ہوئی لیکن ان کے ساتھ جنگ ہوئی تاکہ توحید باقی رہے اور شرک نابود ہو جائے۔^[۵]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۹۵

[۲] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۸۰

[۳] بحار الانوار: ج ۹۵، ص ۳۳۳

[۴] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۶۱

[۵] سورۃ انفال: ۳۹

[۶] کافی: ج ۸، ص ۲۰۱

بشیر بن ہلال سے نقل ہوا کہ اس نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا: وہ کہتے ہیں جب حجیت الہی ظہور کریں گے خود بخود امور درست ہو جائیں گے اور ایک حجامت کے برابر بھی خون نہیں بہایا جائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: نہیں

اس خدا کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر امور خود بخود درست ہوتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی خود بخود درست ہوتے پس خدا کی قسم! ہم آپ عرق و خون اپنے چہرے سے پاک کریں گے۔^[۱]

نیز محمد بن مسلم سے مروی ہے: میں حضرت امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ چاہتا تھا کہ قائم کے بارے میں سوال کروں آپؑ نے خود شروع کر دیا اور فرمایا: اے محمد بن مسلم! قائم اہل بیت پانچ انبیاء کے مشابہ ہوں گے۔

۱۔ حضرت یونس بن متی

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام بن یعقوب

۳۔ حضرت موسیٰ

۴۔ حضرت عیسیٰ

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم^[۲]

۲۶۔ توحید و اسلام پر کلمہ جمع

دعائے ندبہ میں آیا ہے:

أَيْنَ جَامِعِ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوَىٰ.

کہاں ہیں وہ جو لوگوں کو تقویٰ میں جمع کریں گے۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۵۷

[۲] کمال الدین: ج ۱ ص ۳۲۷

کتاب حجۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت: لِيُظَاهِرَ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ [۱] کے بارے میں فرمایا:
 کوئی ایسی آبادی نہیں ہوگی جہاں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی صدا بلند نہ ہو۔ [۲]
 ابن عباس سے ملتا ہے یہ آیت امام زمانہ رضی اللہ عنہ کے ظہور کے وقت تحقق پائے گی۔ [۳]
 علی بن ابراہیم اس تفسیر کے بارے میں کہتے ہیں: یہ آیت قائم آل محمد رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ [۴]
 کتاب الحجۃ میں عباس سے منقول ہے کہ حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ نے اس تَوَلَّاهُ أَسْلَمَهُ مَنْ فِي
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا [۵] (سب خوشی سے یا ناخوشی سے) (چار و ناچار) اسی کی بارگاہ میں سر تسلیم خم
 کئے ہوئے ہیں) کے بارے میں فرمایا: جب امام مہدی رضی اللہ عنہ قیام کریں گے کوئی نہیں ایسی جگہ نہ ہوگی جس پر لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی آواز بلند نہ ہو۔ [۶]

۲۔ دین کی نصرت کیلئے فرشتوں، جنوں اور مومنین

کا جمع ہونا

اس آیت: اَتَيْنَ مَا تَكُونُوا آيَاتِ يَكُمُ اللَّهُ تَجِيْعًا [۷] (تم جہاں بھی ہو گے اللہ تم سب کو (جزا و سزا
 کے لئے ایک جگہ) لے آئے گا۔) کی تفسیر کے بارے میں امام صادق نے فرمایا:

[۱] سورۃ فتح: ۲۸

[۲] الحجۃ: ۸۳

[۳] الحجۃ: ۸۶

[۴] الحجۃ: ۸۷

[۵] سورۃ آل عمران: ۸۳

[۶] الحجۃ: ۵۰

[۷] سورۃ بقرہ: ۱۳۹

یعنی قائم آل محمد ﷺ کے تین سواں اور چند اصحاب ہیں پھر فرمایا: ایک ساعت جمع ہوں گے جس طرح خزاں کے بادل۔^[۱]

حضرت علی بن حسین علیہ السلام اور ان کے فرزند سے منقول ہے:
ایک گروہ مکہ میں حاضر ہوگا اور یہ ہے آیت کا معنی۔ اَیْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا سُوہ قائم کے اصحاب ہیں۔^[۲]

بحار الانوار میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: ان پر تیس ہزار تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے۔

ابان بن ثعلب نے عرض کیا: کیا یہ سب فرشتے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا:

ہاں وہ فرشتے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں تھے، وہ فرشتے جو ہیں کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا ان کے ساتھ تھے، وہ ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جب انہوں نے دریا کو عبور کیا وہ ہیں کہ جو حضرت کے اوپر جانے کے وقت تھے اور چار ہزار فرشتے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہزار فرشتے پے در پے آتے تھے، تین سو تیرہ جو جنگ بدر میں تھے، چار ہزار فرشتے نازل ہوں گے تاکہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ دشمنوں سے جنگ کریں گے۔ انہیں اجازت نہیں ملی اور وہ حضرت حسین علیہ السلام کے ہمراہ دشمنوں سے جنگ کریں گے۔ انہیں اجازت نہیں ملی اور وہ حضرت حسن کی قبر کے کنارے پریشان اور غبار آلود گریہ کر رہے ہیں ورنہ قیامت ایسا کریں گے۔ ان فرشتوں کا سردار کا نام منصور ہے۔ یہ سب قائم کے ظہور کے منتظر ہیں۔^[۳]

مفضل امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اے مفضل! وہ تھا ظاہر ہوں گے اور تھا کعبہ میں داخل ہوں گے جب رات آئے گی تو جبرائیل، میکائیل اور دوسرے فرشتے صفوں کی صورت میں آپؑ پر نازل ہوں گے پس جبرائیل فرمائے گا:

[۱] البرہان: ج ۱، ص ۱۶۳

[۲] البرہان: ج ۱، ص ۱۶۲

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۲۸

يَا سَيِّدِي قَوْلُكَ مَقْبُولٌ وَأَمْرُكَ جَائِزٌ.

اے سردار! آپ حکم قبول اور آپ کا دستور اجراء ہوگا۔

پس ہاتھوں کو چہرے پر ملیں گے اور فرمائیں گے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنُغَمَّرُ

أَجْرُ الْعَمَلَيْنِ. [۱]

سب تعریف (اور شکر) ہے اس خدا کا جس نے ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں (اس) زمین کا

وارث بنایا کہ اب ہم جنت میں جہاں چاہیں گے وہاں رہیں گے۔ کتنا اچھا صلہ ہے (نیک) عمل کرنے والوں کا۔

اس وقت رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہوں گے اور فریاد کریں گے اے میرے نقیبو۔ اے میرے

خاص رشتہ دارو!

اے وہ افراد جن کو خدا نے میرے ظہور سے پہلے تمہیں ذخیرہ کر رکھا ہے! یا رغیب میرے پاس آؤ۔

پاس آپ کی آواز ان تک پہنچے گی اور زمین کسی جھے میں رہنے والے حاضر ہوں گے۔

آپ کو مثبت جواب دیں گے اور آنکھ جھپکنے کے لمحہ میں مقام و رکن کے پاس حاضر ہوں گے خدا نور کو حکم

دے گا کہ زمین سے آسمان تک ایک عمود بن جائے۔ اس نور سے ہر آدمی قائمہ اٹھائے گا مومنین اس نور سے خوشنود

ہوں گے۔

مفضل نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا مکہ میں مقیم رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: نہیں اے مفضل! بلکہ ہمارے خاندان کے ایک آدمی کو وہاں پر جانشین قرار دیں گے جب

آپ مکہ سے حرکت کریں گے تو لوگ اس پر حملہ کریں گے اور اسے قتل کر دیں گے پس آپ وہاں آئیں گے اور لوگ

سر جھکائے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے گریہ و تضرع کریں گے اور عرض کریں گے: اے مہدی ہم توبہ کرتے

ہیں پس آپ انہیں وعظ و نصیحت کریں گے اور انہیں خبر دے فرمائیں گے۔ ان پر جانشین قرار دیں گے۔ آپ دوبارہ

حرکت کریں گے لیکن لوگ دوبارہ انہیں پر حملہ کریں گے اور اسے قتل کر دیں گے اس اپنے جنوں اور نقباء کو ان کی طرف

بھیجیں گے اور فرمائیں گے ایمان والوں کے علاوہ سب کو ہلاک کر دو۔

مفضل کہتا ہے میں نے پوچھا: اے میرے سردار! مہدی کا گھر کہاں ہوگا مومنین کہاں جمع ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا: سرائے حکومت کوفہ میں اور مجلس حکم جامع مسجد میں بیت المال اور مال غنیمت تقسیم کرنے کا مقام مسجد سہلہ اور آپؑ کی خلوت کی حالت میں نجف کی صاف زمین ہے۔

مفضل نے پوچھا: اے میرے مولا! کیا تمام مومنین کوفہ میں ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا ہاں خدا کی قسم! مومنین کی یہ حالت ہوگی کہ وہ آرزو کریں گے کہ اے کاش ایک وجہ زمین زمین سچ میں سے ایک وجہ سونے کے بدلے خریدیں گے زمین وسیع ہمدان کا خطہ ہے۔^[۱]

۲۹۔ جمع عقول

کمال الدین میں امام باقرؑ سے روایت ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: جب قائم کا ظہور ہوگا اللہ ان کی حکومت لوگوں پر قرار دے گا پس ان کی عقلیں جمع ہو جائیں گی اور علم و برکات ہوگی۔
کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ اللَّهُ يَدَهُ عَلَى رُءُوسِ الْعِبَادِ فَيَجْمَعُ بِهَا عُقُولَهُمْ وَ كَمَلَتْ بِهِ
أَحْلَامُهُمْ.^[۲]

ترجمہ:

جب قائم قیام کرے گا خدا آپؑ کے ہاتھ کو بندوں کے سروں پر قرار دے گا پس ان کی عقلیں جمع ہو جائیں گی علم و بردباری کامل ہو جائے گی۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۷

[۲] کافی (ط۔ الاسلامیہ) / ۱۶ / ۲۵ / کتاب الفضل والجمال ص: ۱۰

۲۹۔ قائم علیہ السلام کی اسلام سے حمایت

اس مطلب کو آپؐ کے بارے میں جہاد کی بحث میں بیان کر چکے ہیں بحار الانوار میں شیخ نعمانی اپنی سند سے امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں تمہارا دین پے در پے ضعیف ہو رہا ہے اور نابودی کی طرف جا رہا ہے اور اپنے مقصد و ہدف سے دور کر جائے گا اور اہل بیت علیہم السلام میں سے ایک شخص اسے واپس اصلی حالت میں لے آئے گا۔ [۱]

۳۰۔ مخالفین سے آپؐ کی جنگ

جنگ اور جہاد میں فرق یہ ہے کہ جہاد کافروں سے جنگ کرنے کا نام لیکن جنگ عام ہے چنانچہ آیت حرب سے مربوط یہ ہے: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (بے شک جو لوگ خدا اور رسول سے لڑتے ہیں) اس مطلب پر ہدایت دلالت کرتی ہے۔

بحار الانوار نعمانی سے منقول ہے جو کہ اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: جب امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں تھا ایسی ہی حالت کا مشاہدہ کریں گے۔

میں نے پوچھا: کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے لئے مبعوث ہوئے جو سنگ و لکڑی اور پتھر سے بت بناتے تھے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ لیکن قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا لوگوں کے لئے آئیں گے جو آپؐ اور کتاب خدا کی

[۱] مرآۃ العقول: ج ۱، ص ۸۰

[۲] سورۃ مائدہ: ۳۳

تاویل اور احتجاج کریں گے۔^[۱]

ایک اور روایت میں ملتا ہے آپؐ نے فرمایا: آپؐ اور کتاب الہی کی تاویل کریں گے بعد ان سے مقابلہ

کریں گے۔^[۲]

آپؐ ہی نے فرمایا: قائم آل محمدؐ تیرہ شہر اور قبائل سے جنگ کریں گے وہ بھی آپؐ سے جنگ کریں

گے۔

- | | | |
|--------------|--------------|------------|
| ۱۔ اہل مکہ | ۲۔ اہل مدینہ | ۳۔ اہل شام |
| ۴۔ بنی امیہ | ۵۔ اہل بصرہ | ۶۔ کرد لوگ |
| ۷۔ اہل ویسان | ۸۔ اعراب | ۹۔ خضہ |
| ۱۰۔ غنی | ۱۱۔ بابلہ | ۱۲۔ آزد |
| ۱۳۔ اہل رے | | |

۱۳۔ اہل رے۔^[۳]

کتاب کمال الدین میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اس صاحب امر میں سنت موسیٰ،

سنت عیسیٰ سنت یوسف اور سنت محمدیؐ ہے۔

سنت موسیٰ خوف و انداز ہے۔ سنت عیسیٰ یعنی آپؐ کے بارے میں وہی کچھ کہا جائے گا جو حضرت عیسیٰؑ

کے بارے میں کہا گیا تھا۔ سنت یوسف زندان اور غیبت ہے اور سنت محمدؐ منیٰ و شمشیر سے قیام کرنا اور آپؐ کی پیروی

کرنا اس وقت آپؐ آٹھ ماہ تک دشمنوں کو قتل کریں گے جہاں تک کہ خدا راضی ہوگا۔

ابو بصیر نے عرض کیا: کیسے معلوم ہوگا کہ خدا راضی ہو گیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: خدا ان کے دل میں رحم ڈالے گا۔^[۴]

مفضل سے روایت ہے کہ امام صادقؑ سے نقل ہوا کہ آپؐ نے فرمایا: حسنی وہ جوان مرد خوبصورت دین سے

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۶۲

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۶۳

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۶۳

[۴] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۹

خروج کرے گا اور فریاد کرے گا۔

اے آل محمد ﷺ! پریشان حال لوگوں کی فریاد سننا اور ضرت (شاید کعبہ مراد ہو) سے ندادے گا پس گنجیہ الہی طالقان میں اس کی اجابت کرے گا اور گنج سونا چاند مراد نہیں بلکہ وہ مرد ہیں جو آہنی دیوار کی مانند گھوڑوں پر سوار ظالموں سے جنگ کریں گے اور انہیں قتل کریں گے جہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہوں گے وہاں محل اقامت قرار دیں گے۔

پس ظہور مہدی ﷺ کی خبر سید حسنی و رضا اصحاب سنیں گے۔ اصحاب ان سے کہیں گے اے فرزند رسول! یہ کون ہے جو ہماری حدود میں آیا ہے؟ کہیں گے آؤ چلیں دیکھتے ہیں کون ہے حامد کہ سید حسنی جانتا ہے کہ وہ مہدی قائم آل محمد ﷺ ہیں اس لئے کہ تاکہ ان کے اصحاب آپ کی شناخت کر لیں پس سید حسنی باہر آئے گا اور حضرت قائم ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا اس وقت کہے گا اگر تو مہدی قائم آل محمد ﷺ ہے بتائیں اپنے جد رسول خدا ﷺ کا عصا کہاں ہے؟ ان کی آنکھ تھی اور زرہ کہاں؟ عمامہ، گھوڑا، اونٹ، فخر، گدھا اور رسول خدا ﷺ کا اسیل گھوڑا کہاں؟ مصحف حضرت امیر ﷺ کہاں؟ پس آپ ان سب چیزوں کو دکھائیں گے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اصحاب قائم کی فضیلت کو آشکار کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ حضرت کی بیعت کریں۔

سید حسنی عرض کرے گا اللہ اکبر! اے فرزند رسول اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں تاکہ آپ کی بیعت کریں حضرت مہدی ﷺ اپنے ہاتھ کو بڑھائیں گے سید حسنی اور اس کے اصحاب آپ کی بیعت فرمائیں گے لیکن چالیس ہزار افراد جو زید یہ معروف ہیں آپ کی بیعت کرنے سے انکار کریں گے اور کہیں گے یہ ایک بہت بڑا جادو ہے اس کے بعد دونوں لشکر آپس میں لڑیں گے حضرت مہدی ﷺ مغرب طائفہ کی طرف جا کر انہیں وعظ و نصیحت اور پیروی کرنے کی دعوت دیں گے لیکن وہ اپنے کفر پر باقی رہیں گے۔ آپ انہیں قتل کرنے کا حکم دیں گے پس سب کو قتل کر دیا جائے گا۔

پھر حضرت مہدی ﷺ، اپنے اصحاب سے فرمائیں گے ان کے قرآن نہ لو، انہیں چھوڑ دو ورنہ حسرت و پریشانی کا سبب ہوگا انہوں نے اپنے قرآن کو بدل دیا اور اس میں تحریف ہے اور اس کے مطابق انہوں نے عمل نہیں کیا۔

کیا ۱۱

۳۱۔ حضرت قائم علیہ السلام کا حج

شیخ صدوق کمال الدین میں صحیح سند سے محمد بن عثمان عمری سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت قائم علیہ السلام ہر سال حج کے مراسم میں شرکت کرتے ہیں، پس لوگوں کو دیکھتا ہے اور ان کو پہچانتا ہے لیکن وہ نہیں پہچانتے۔^[۱] امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: شبِ عرفہ میں شام ہو جائے خدا دو فرشتوں کو بھیجتا ہے جو لوگوں کے چہروں کی پہچان کرتا ہے دو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں: فلاں شخص کس حال میں ہے؟ جواب ملتا ہے: خدا بہتر جانتا ہے۔

پس کہتا ہے: اے پروردگار اگر فقیر ہے تو اسے غنی فرما اگر مقروض ہے تو اس کا قرض ادا کر اگر بیمار ہے تو اسے شفا دے اگر وہ دنیا سے چلا گیا تو اس کی مغفرت و رحمت فرما۔^[۲]

۳۲۔ زمیں کی حیات آپ کے وجود سے۔

شیخ صدوق کمال الدین میں اپنی سند سے محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت: اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔^[۱] (خوب جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد) کے بارے میں فرمایا: یعنی خدا قائم آل محمد علیہ السلام سے زمین کی اصلاح فرمائے گا زمین پر ظلم و ستم کے بعد۔

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۰

[۲] من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۲، ص ۱۲

[۳] سورۃ حدید: ۱۷

اور ہم نے اپنی آیات تمہارے لئے واضح طور پر بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔^[۱]
حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام اس آیت "يُخَيِّ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا" کے بارے میں فرمایا: نہ بارش کے وسیلے سے بلکہ خدا ایسے لوگوں کو بھیجے گا کہ زمین زندہ ہو جائے گی، عدالت کے زندہ اور حدود کے اجراء کرنا چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے۔^[۲]

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حد کا جاری کرنا چالیس روز و شب کی بارش سے بہتر ہے۔^[۳]
امام صادق علیہ السلام سے اس آیت "إِذْ عَلَّمُوا أَنَّ اللَّهَ يُخَيِّ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا" کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے جواب دیا: یعنی ظلم و ستم کے بعد عدالت۔^[۴]

۳۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کی ہم سے محبت

آپ ہم پر بڑا لطف فرماتے ہیں۔ دوستی بھی واضح ہو جاتی ہے اور لطف در حقیقت محبت کا پھل ہے۔ اس موضوع کے بعض مطالب بیان ہو چکے ہیں پس حضرت ہر حال میں قائم آل محمد علیہم السلام کا ہم پر احسان اگر چاہتے ہو کہ آپ بزرگوار کی محبت ہو تو تمہیں خدا کی اطاعت کرنی چاہئے۔ خدا کی مخالفت آپ سے دشمنی محبوب ہوتی ہے خداوند عالم ان کے بارے میں فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْفُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا^[۵]

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ص) کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۲۶۸

[۲] المحجة: ۲۲۲

[۳] اصل حدیث در کافی: ج ۷، ص ۱۷۴

[۴] المحجة: ۲۲۲

[۵] سورۃ احزاب: ۵۷

ہے اور ان کیلئے رسوا کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

دارالسلام میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے جد فرجعی کو فرمایا: بندہ اطاعت کے بغیر خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، جو خدا کا مطیع و فرمانبردار ہے وہ ہمارا دوست اور ولی ہے اور جو خدا کی معصیت کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ ولایت گناہ سے دوری کا نام ہے۔

کافی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: ہر آدمی کے لئے چالیس ڈھال ہیں جو چالیس گناہان کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے جب بھی چالیس معصیت کا مرتکب ہو، ان سے ڈال کو ہٹالیا جاتا ہے اس وقت خدا فرشتوں کو وحی فرماتا ہے: میرے بندے کو اپنے بالوں میں چھپالیں، پس فرشتے اسے اپنے بالوں میں چھپاتے ہیں۔ آدمی برائی کو اپنے لئے اختیار سمجھتا ہے اور لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے اس وقت فرشتے کہیں گے۔ خدایا یہ تیرا بندہ ہر گناہ کا مرتکب ہوا اور ہمیں شرم آتی ہے جو کچھ وہ انجام دیتا ہے پس خدا وحی فرمائے گا۔ اپنے بالوں کو اس سے اتار لو وہ شخص ہم اہل بیت سے دشمنی کرنے لگے گا پس آسمان میں اس کے لئے پردہ چاک ہو جائے گا اور فرشتے عرض کریں گے: اے خدا! تیرا بندہ بغیر کپڑوں کے ہے؟ پس خدا وحی فرمائے گا، اگر اسے خدا کی نیاز ہوتی تو تمہیں امر نہ کرتا کہ اپنے بالوں کو اس سے ہٹالو۔ [۱]

۳۴۔ حضرت قائم علیہ السلام حکم حق

کمال الدین میں اپنی سند سے ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ اس نے کاہ: حضرت امام صادق نے فرمایا مسجد مکہ میں تین سو تیرہ مرد آئیں کہ اہل مکہ جانتے ہوں گے کہ وہ ان کے آباء و اجداد نہیں ہے۔

ان کے پاس شمشیریں ہیں جن پر کلمہ لکھا ہوا ہے..... یہ راستہ عبرت اور بصیرت کے لئے ہے۔ [۲]
بحار الانوار میں کتاب غیبت سید علی بن عبد الحمید اپنی سند سے ابو بصیر سے اور وہ امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے

[۱] کافی: ج ۲، ص ۷۹

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۷۱

پس قائم آل محمد ﷺ رسول خدا ﷺ کے شبیہ ہوں گے۔
خدا فرماتا ہے:

وَأَنَّكَ لَعَلَّ خُلُقِي عَظِيمٌ. [۱]
اور بے شک آپ ﷺ خلقِ عظیم کے مالک ہیں۔

۷۳۔ قائم آل محمد علیہم السلام کا خوف

کافی میں زرارہ کی سند سے روایت نقل ہوئی ہے جس میں انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم کے قیام سے پہلے غیبت ہے۔
میں نے عرض کیا: کیوں؟

آپ نے فرمایا: ان کے قتل ہونے کا خوف ہے۔ [۲]
زرارہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگر میں نے اس زمانے کو پایا تو کیا عمل انجام دوں؟
آپ نے فرمایا: اے زرارہ! اگر تو نے اس زمانے کو پایا تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي
رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ
تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي. [۳]

میں کہتا ہوں کہ یہ دعا ایک اور حدیث میں اس طرح آئی ہے:

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ

[۱] سورہ قلم: ۴

[۲] کافی: ج ۱، ص ۳۳

[۳] کافی (۱- الاسلامیہ) / ج ۱ / ۳۳۷ / باب فی الخبیۃ ص: ۳۳۵

ہے اور ان کیلئے رسوا کرنے والا عذاب میا کر رکھا ہے۔

دارالسلام میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے جد فرجعی کو فرمایا: بندہ اطاعت کے بغیر خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا، جو خدا کا مطیع و فرمانبردار ہے وہ ہمارا دوست اور ولی ہے اور جو خدا کی معصیت کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ ولایت گناہ سے دوری کا نام ہے۔

کافی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: ہر آدمی کے لئے چالیس ڈھال ہیں جو چالیس گناہان کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے جب بھی چالیس معصیت کا مرتکب ہو، ان سے ڈال کو ہٹا لیا جاتا ہے اس وقت خدا فرشتوں کو وحی فرماتا ہے: میرے بندے کو اپنے بالوں میں چھپالیں، پس فرشتے اسے اپنے بالوں میں چھپاتے ہیں۔ آدمی برائی کو اپنے لئے افتخار سمجھتا ہے اور لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے اس وقت فرشتے کہیں گے۔ خدا یا یہ تیرا بندہ ہر گناہ کا مرتکب ہوا اور ہمیں شرم آتی ہے جو کچھ وہ انجام دیتا ہے پس خدا وحی فرمائے گا۔ اپنے بالوں کو اس سے اتار لو وہ شخص ہم اہل بیت سے دشمنی کرنے لگے گا پس آسمان میں اس کے لئے پردہ چاک ہو جائے گا اور فرشتے عرض کریں گے: اے خدا! تیرا بندہ بغیر کپڑوں کے ہے؟ پس خدا وحی فرمائے گا، اگر اسے خدا کی نیاز ہوتی تو تمہیں امر نہ کرتا کہ اپنے بالوں کو اس سے ہٹالو۔ [1]

۳۴۔ حضرت قائم علیہ السلام حکم حق

کمال الدین میں اپنی سند سے ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ اس نے کاہ: حضرت امام صادق نے فرمایا مسجد مکہ میں تین سو تیرہ مرد آئیں کہ اہل مکہ جانتے ہوں گے کہ وہ ان کے آباء و اجداد نہیں ہے۔

ان کے پاس شمشیریں ہیں جن پر کلمہ لکھا ہوا ہے..... یہ راستہ عبرت اور بصیرت کے لئے ہے۔ [2]
بحار الانوار میں کتاب غیبت سید علی بن عبد الحمید اپنی سند سے ابو بصیر سے اور وہ امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے

ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت قائمؑ چھ قضاوت کریں گے ان میں بعض افراد ایسے جنہوں نے آپؐ کے ساتھ مل کر تلوار چلائی ہے آپؐ کا انکار کریں اور وہ آدمؑ کی قضاوت ہے پس دستور دیا جائے گا کہ انہیں لے آؤ اور ان کی گردنیں اڑا دو۔ پھر آپؐ جو قضاوت کریں گے وہ حضرت داؤدؑ کی قضاوت ہے۔ بعض ایسے افراد جنہوں نے آپؐ کے ہمراہ تلوار سے جنگ کی آپؐ کا انکار کریں۔ ان کی بھی گردنیں اڑ دی جائیں گی پھر تیسری قضاوت ابراہیمؑ کی قضاوت ہوگی۔ ان میں سے بعض افراد آپؐ کا انکار کر نیوالے ہوں، ان کی بھی گردنیں جدا کی جائیں گی آخر میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی قضاوت ہوگی پس اس وقت آپؐ کا انکار کرنے والا نہیں ہوگا۔ [۱]

۵۔ قائم علیہ السلام کا باطنی حکم

حضرت قائمؑ اپنے علم کے مقتضاء کے مطابق حکم کرتے ہیں بحار الانوار میں نعمانی امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اس حال میں کہ جب مردان کی خدمت میں حاضر ہوگا اور آپؑ اسے امر و نہی کریں گے اچانک اسے حکم دیں گے اسے واپس لے آؤ پس اسے واپس پلٹایا جائے گا، حکم ہوگا کہ اس کی گردن اڑا دو۔ پس مغرب و مشرق میں سب ہی آپؑ سے خوف زدہ ہوں گے ارشاد دینی امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو لوگوں میں حضرت داؤدؑ کی طرح فیصلہ کریں گے۔ گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی خدا انہیں الہام فرمائے گا۔ پس اپنے علم کے مطابق فیصلہ کریں گے اگر جن قوم کے باطن میں مخفی ہوگا، اس کی خبر دیں گے۔ نشانی کے ذریعے دشمن کو دوست کی تشخیص کریں گے خدا فرماتا ہے:

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ يَعْقِلُ ۖ وَآتَاهَا لِيَسْبِيْلَ مُقْبِنِهِ ۖ [۲]

بے شک اس (واقعہ) میں حقیقت کی پہچان رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور وہ (بستی) ایک

عام گزرگاہ پر واقع ہے جواب تک قائم ہے۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۸۹

[۲] سورہ حجر: ۷۵، ۷۶

البتہ یہ حکیم و دانالوگوں کے لئے عبرت کا اشارہ ہے اور وہ اپنی راہ پر قائم ہے۔ [۱]
 عبداللہ بن مغیرہ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قائم آل محمد علیہ السلام ظہور کریں گے۔ قریش کے پانچ سو افراد کھڑے ہوں گے اور ان کی گردنیں اڑا دے گا اسی طرح پانچ سو افراد اور کو کھڑے کر کے قتل کر دے گا اور یہ چھ بار کام انجام دے گا میں نے پوچھا: اس وقت ان کی تعداد کتنی ہوگی؟
 آپ نے فرمایا: ہاں وہ خود اور ان کے پیروکار۔ [۲]

آپ ہی سے منقول ہے کہ جب امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو مسجد الحرام کو اس کی اصلی بنیاد تک منہدم کر دیں گے اور مقام ابراہیم پہلی والی جگہ واپس لے آئیں گے۔ بنی شیبہ کے قطع کریں گے، کعبہ پر آوازیں کرے گا، اس پر یہ لکھے گا یہ کعبہ کے چور ہیں۔ [۳]

۳۶۔ قائم آل محمد علیہم السلام کا خلق

بحار الانوار میں نعمانی اپنی سند سے ابو داؤد سے نقل کرتے ہیں:
 حضرت امیر علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سردار کا نام دیا۔ خدا ان کی نسل سے ایک شخص پیدا کرے گا جو تمہارے رسول کے ہمنام ہے اور اخلاق و عادات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگا۔ جب لوگ اس سے غافل ہو جائیں اور ظلم و ستم عام ہوگا تو وہ خروج کریں گے۔ [۴]

ان کے خروج سے اہل آسمان خوشحال ہوں گے اس کی پیشانی چوڑی اور ناک باریک ہوگی۔ [۵]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۹

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۸

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۸

[۴] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۳۹

[۵] کفاۃ الطالب: ۵۲۰

پس قائم آل محمد ﷺ رسول خدا ﷺ کے شبیہ ہوں گے۔

خدا فرماتا ہے:

وَأَنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٌ ۝ [۱]

اور بے شک آپ ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

۷۳۔ قائم آل محمد علیہم السلام کا خوف

کافی میں زرارہ کی سند سے روایت نقل ہوئی ہے جس میں انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے کہ امام صادق علیہ السلام

نے فرمایا: قائم کے قیام سے پہلے غیبت ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں؟

آپ نے فرمایا: ان کے قتل ہونے کا خوف ہے۔ [۲]

زرارہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگر میں نے اس زمانے کو پایا تو کیا عمل انجام دوں؟

آپ نے فرمایا: اے زرارہ! اگر تو نے اس زمانے کو پایا تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي
رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ
تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي. [۳]

میں کہتا ہوں کہ یہ دعا ایک اور حدیث میں اس طرح آئی ہے:

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ

[۱] سورہ قلم: ۴

[۲] کافی: ج ۱، ص ۳۳۷

[۳] کافی (ط - الاسلامیہ) / ۱۷ / ۳۳۷ / باب فی المعیجۃ ص ۳۳۵

فَإِنَّكَ إِن لَّمْ تُعْرِفْنِي نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْهُ قَطُّ أَلَلَّهُمَّ عَرِّفْنِي مُحَمَّدَكَ فَإِنَّكَ إِن لَّمْ تُعْرِفْنِي مُحَمَّدَكَ
مَضَلْتُ عَنْ دِينِي. [۱]

کافی میں حضرت امیر علیہ السلام کے ایک خطبے میں ملتا ہے: اے پروردگار! تو اپنی زمین کو اپنی حجت سے خالی
نہیں چھوڑتا خواہ ظاہر ہو اور اطاعت نہ ہو یا گناہم تاکہ تیرے دوست ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ [۲]
کمال الدین میں امام سجاد سے منقول ہے:

حضرت قائم علیہ السلام میں سات انبیاء کی سیرت پائی جاتی ہے ہمارے باپ آدم علیہ السلام کی سیرت، ابراہیم علیہ السلام کی
سیرت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت، حضرت ایوب علیہ السلام کی سیرت اور حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی سیرت یعنی طولانی عمر۔ سیرت ابراہیم علیہ السلام یعنی ولادت کا
مغنی ہونا اور لوگوں سے دوری۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت یعنی خوف و غیبت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت یعنی آپ
کے بارے میں لوگوں میں اختلاف اور ایوب علیہ السلام کی سیرت یعنی امتحان کے بعد ظہور سیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
خروج با شمشیر۔ [۳]

اسی کتاب میں حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظہور کریں گے
تو یہ کہیں گے:

فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ. [۴]
تو جب میں تم سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد میرے پروردگار نے مجھے علم و حکمت عطا کیا اور مجھے
رسولوں میں سے قرار دے دیا۔ [۵]

امام صادق علیہ السلام اس آیت وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ

[۱] کافی (ط۔ الاسلامیہ) / ج ۱ / ۳۴۲ / باب فی النبیۃ من: ۳۳۵

[۲] کافی (ط۔ الاسلامیہ) / ج ۱ / ۳۳۹

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۲

[۴] سورہ شعراء: ۲۱

[۵] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۸

فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَغْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ [۱] (جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح جانشین بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنایا تھا۔ اور جس دین کو اللہ نے پسند کیا ہے وہ انہیں ضرور اس پر قدرت دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ پس وہ میری عبادت کریں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں) کے بارے میں فرمایا: یعنی قائم اور ان کے اصحاب۔ [۲]

۳۸۔ مسلمانوں پر آپؐ کی خلافت

اس موضوع کے کچھ مطالب تیسرے حصے میں بیان ہو چکے ہیں نیز کفایہ الاثر میں ایک روایت ہے جو اہل سنت سے نقل ہوئی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ خلفاء ہیں ان میں سے نو خلفاء امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان میں سے نواں امام قائم مہدی علیہ السلام ہیں۔ پس دوستان خوش نصیب ہیں اور دشمنوں پر افسوس۔ [۳]

اس کتاب میں ملتا ہے کہ حضرت نے فرمایا: قیامت اس وقت برپا نہیں ہوگی جب تک امام مہدی کا ظہور نہ ہو جائے۔ پس اس وقت خدا فرمائے گا جو ان کی پیروی کرے گا نجات پائے گا اور جو ان کی مخالفت کرے گا ہلاک ہو جائے گا۔

پس خدا کے لئے! خدا کے لئے! اے اللہ کے بندو! اس کی طرف آؤ کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ [۴]
بحار الانوار میں کشف الغمہ سے ایک روایت نقل ہوئی ہے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب مہدی علیہ السلام

[۱] سورہ نور: ۵۵

[۲] الحجۃ: ۱۲۸

[۳] کفایہ الاثر: ۲۹۲

[۴] کفایہ الاثر: ۳۰۱

ظہور کرے گا تو اس کے سر پر بادل ہوگا جس میں منادی ندا دے گا۔ یہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے لہذا اس کی پیروی کرو۔^[۱]
 پھر فرمایا: خدا کا خلیفہ مہدی آئے گا جب اس کی خبر سنو ان کی طرف جاؤ اور ان کی بیعت کرو بے شک وہ
 ہدایت کرنے والا اللہ کا خلیفہ ہے۔^[۲]

۳۹۔ مومنین کے لئے حضرت قائم علیہ السلام کی دعا

احتجاج کے آخر میں قائم کے دستخط والی روایت میں ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا: کیونکہ ہم ان کی حفاظت کے
 لئے ہیں اس دعا کے ساتھ جو خدا سے زمین و آسمان میں پوشیدہ نہیں ہے۔ پس امر سے اولیاء الہی کے دلہہ اطمینان اور
 آرام و سکون ملتا ہے۔ آسید ابن طاووس لکھتے ہیں: میں سامرا کی سر زمین پر تھا سحر خیز افراد کو دعا کرتے سنا اور اسے حفظ
 کیا۔

وَأَبْقِيَهُمْ أَوْ قَالَ وَأَحْبِبَّهُمْ فِي عِزِّكَ أَوْ مُلْكِنَا أَوْ سُلْطَانِنَا وَكَوْلَيْتَنَا۔^[۳]

انہیں باقی رکھ یا فرمایا: انہیں زندہ رکھ۔ ہماری حکومت، عزت، ہمارے ملک و دولت میں۔ امام صادق علیہ السلام
 نے فرمایا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں جس میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا:

۱۔ خدا کے لئے خالص عمل انجام دینا۔

۲۔ ائمہ اور مسلمانوں کے درمناؤں کے لئے خیر اندیشی

۳۔ ان کے ساتھ جماعت کیونکہ ان کی دعا عام ہے۔ جو ان کی پیروی کرتا ہے۔^[۴]

کافی میں قریش کا ایک آدمی اہل مکہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ سفیان ثوری نے اس سے کہا: مجھے امام

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۱

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۳

[۳] بحار الانوار (ط۔ بیروت) / ج ۵۲ / ۶۱ / باب ۱۸ ذکر من رآہ صلوات اللہ علیہ..... ص: ۶۱

[۴] کافی: ج ۱، ص ۴۰۳

جعفر علیہ السلام کی خدمت میں لے جاؤ۔

وہ کہتا ہے ہم اس کے ساتھ حضرت کی بیعت کے لئے گئے۔ جب ہم پہنچے تو آپ سواری پر سوار ہو چکے تھے۔

سفیان نے عرض کیا: اے ابا عبد اللہ! ہمارے لئے وہ خطبہ بیان فرمائیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد خیف میں پڑھا تھا۔

آپ نے فرمایا: میں ابھی کسی کام کے لئے جا رہا ہوں، واپس آ کر بیان کرتا ہوں۔

اس نے عرض کیا۔ رسول کی خدا کی قسم! اس مطلب کو بیان فرمائیں۔

پس آپ سواری سے اتر آئے۔

سفیان نے کہا: حکم دیں تو ہم قلم و کاغذ لے آئیں تاکہ آپ کی زبانی اسے لکھیں۔

پس آپ نے قلم و کاغذ کا حکم دیا اور فرمایا: لکھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ رسول کا مسجد خیف میں خطبہ۔ خدا اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جو میری بات کو سنتا

ہے اور جو موجود نہیں جا کر سنا۔

اے لوگو! حاضرین غائبین کو بتانا، بعض افراد فقہ جانتے ہیں لیکن فقیہ نہیں ہیں۔ امام زمانہ علیہ السلام ہر زمانے میں

اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بحار میں مناقب شہر آشوب سے موسیٰ بن سیار نقل کرتا ہے۔ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ہمراہ تھا اور شہر

طوس کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔ میں نے رونے کی آواز سنی۔ میں اس کے پیچھے گیا۔ اچانک میں نے ایک جنازہ

دیکھا۔ میں نے دیکھا امام رضا علیہ السلام جلدی سے پیدل چلتے لگے اور جنازے کی طرف تشریف لے گئے اور جنازے کو

اپنے کاندھے پر اٹھایا۔

پھر مجھ سے فرمایا: اے موسیٰ بن سیار! جو ہمارے شیعہ کے جنازے میں شرکت کرتا ہے اس کے گناہ معاف

ہو جاتے ہیں اور ایسے پاک ہوتا ہے جیسے ماں کے شکم سے پیدا ہوتا ہے۔

جب جنازے کو قبر کے کنارے رکھا گیا تو میں نے حضرت کو دیکھا کہ لوگوں کو پیچھے ہٹا رہے تھے اور اپنا ہاتھ

اس کے سینے پر رکھ کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں! تجھے جنت کی خوشخبری ہو اس کے بعد تیرے لئے کوئی خوف نہیں ہے۔

میں نے امام سے عرض کیا: قربان جاؤں! کیا اس مرد کو جانتے ہیں؟ کیونکہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں آپ نے پہلے قدم نہیں رکھا؟

آپؐ نے فرمایا: اے موسیٰ بن سيار! کیا تو نہیں جانتا کہ ہمارے شیعوں کے اعمال ہم ائمہ کے ہاں ہر صبح و شام پیش ہوتے ہیں۔^[۱]

۴۰۔ قائم آل محمد علیہم السلام کی حق کی طرف دعوت

آپؐ کی زیارت میں ملتا ہے: سلام ہو تجھ اے دعوت الہی دینے والے! اے مظہر صفات ربانی۔^[۲] نیز زیارت جامعہ میں آیا ہے: سلام ہو ائمہ پر جو خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ہدایت کرنے والے ہیں۔

کافی اور کمال الدین میں عبد العزیز بن مسلم سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: امام خدا کی خلق میں اس کا امین ہے اور اس کے بندوں پر حجت ہے، اس کے ملک میں خلیفہ ہے خدا کی طرف دعوت دینے والا اور حقوق کی رعایت کرنے والا ہے۔^[۳]

بحار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: خداوند عالم قائم آل محمد علیہم السلام کے خروج اذن فرمائے گا۔ آپؐ منبر پر جائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے اور آپؐ لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرائیں گے۔ پس خدا جبرائیلؑ کو بھیجے گا تاکہ وہ قائم آل محمد علیہم السلام کے پاس جائے کہ حلیم پر

[۱] بحار الانوار ۴۹، ص ۹۸

[۲] احتجاج ج ۲، ص ۷۷

[۳] کمال الدین ج ۲، ص ۶۷۸، کافی ج ۱، ص ۲۰۰

نازل ہو۔

آپ سے عرض کرے گا: کس چیز کی دعوت دیتے ہو؟

پس قائم آل محمد ﷺ اسے باخبر کرے گا۔

اس وقت جبرائیل کہے گا: میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کرنے والا ہوں۔

اس وقت تین سو تیرہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور آپ کی بیعت کریں گے اور مکہ میں رہیں

گے۔ جب آپ کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہو جائے گی تو آپ ان کے ساتھ مدینہ کی طرف حرکت کریں گے۔ [۱]

حضرت امام باقر علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں ہے پھر لوگوں کو قرآن و سنت و ولایت اور دشمنوں سے

بیزاری کی دعوت دے گا۔ [۲]

اس کتاب میں ایک روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

جب قائم آل محمد ﷺ ظہور فرمائیں گے تو لوگوں کو جدید امر کی طرف دعوت دیں گے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہی کام کیا، اسلام کا بڑا غریبانہ آغاز ہوا اور حالت غربت میں واپس آئے گا۔ [۳]

۴۱۔ قائم علیہ السلام کی برکت سے بلا و مصیبت کا دور ہونا

اس موضوع کے بعض مطلب حرف الف میں بیان ہو چکے ہیں۔ خراج میں ایک روایت موجود ہے جو اس

موضوع پر دلالت کرتی ہے۔ علان ظریف سے اور وہ خادم نصر سے نقل کرتے ہیں: میں صاحب الزمان کی خدمت

حاضر ہوا اور آپ گہوارے میں تھے۔

پس آپ نے مجھ سے فرمایا: میرے لئے سرخ صندل لے آؤ۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۷

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۲

[۳] بحار الانوار: ج ۴۲، ص ۳۳۶

میں ان کے لئے لے آیا۔

اس وقت مجھے فرمایا: کیا مجھے پہچانتے ہو؟

میں نے عرض کیا: آپ میرے آقا اور میرے سردار کے فرزند ہیں۔

آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں پوچھا؟

میں نے عرض کیا: آپ وضاحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: میں خاتم اوصیاء ہوں۔ صرف میرے وسیلے سے مصیبتیں میرے شیعیان سے دفع ہوتی

ہیں۔^[۱]

شیخ صدوق کمال الدین میں حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل آسمان کے لئے ستارے امان ہیں اگر ستارے ختم ہو جائیں تو وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ میرا خاندان اہل زمین کے لئے امان ہے اگر میرے اہل بیت علیہم السلام نہ ہوں تو اہل زمین بھی نہ ہوں گے۔^[۲]

اسی کتاب میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور میرا خاندان میری امت کے لئے امان ہے۔^[۳]

اسی کتاب میں ہے حضرت حسین بن علی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خدا نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا کیا وہ اس کے حجاب ہیں۔ پس ان کے حواشی پر لکھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَصِيَّةُ.

پھر عرش کو خلق کیا اور اس کے اطراف میں لکھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَصِيَّةُ.

پھر لوح کو خلق فرمایا اور اس پر حدود کے بارے میں لکھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَصِيَّةُ.

[۱] الخراج، ص ۶۷

[۲] کمال الدین: ج ۲ ص ۳۰۵

[۳] غایۃ المرام: ۲۷۳

جو شخص رسول خدا ﷺ کو دوست رکھتا ہے لیکن اس کے وصی کو دوست نہیں رکھتا وہ جھوٹا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ وہ رسول خدا ﷺ کی شناخت رکھتا ہے لیکن اس کے وصی کی شناخت نہیں رکھتا اس نے کفر کیا۔

پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرے اہل بیت بیٹھے تمہارے لئے امان ہیں۔ پس انہیں محبوب رکھو۔ میری دوستی رکھو اور ان سے تمسک کرو تا کہ کبھی گمراہ نہ ہو۔ کہا گیا: اہل بیت بیٹھے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: علیؑ اور دونو اسے اور نو افراد امام حسینؑ کی نسل سے ائمہ ابرار، امین و معصومین ہیں آگاہ رہو! یہ میرے اہل بیت بیٹھے اور میری عزت ہیں اور میرے گوشت و خون سے ہیں۔ [۱]

لوگوں سے حضرت قائمؑ کے شیعان کی برکت سے بلا کا دفع ہونا۔ یہ بھی آپؐ کے وجود کمال کے آثار و برکات ہیں۔ کمال الدین میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ جس میں انہوں نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا امام ان کی نظروں سے غائب ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہماری پیروی کریں گے اور ثابت قدم رہیں گے۔ انہیں کم ترین ثواب یہ ملے گا کہ خدا انہیں ندادے گا اور فرمائے گا۔ اے میرے بندو اور کنیزو! جو مجھ پر ایمان لائے اور غائب پر یقین رکھا۔ پس تمہیں معاف کرتا ہوں، تمہارے گناہوں کو بخش دیتا ہوں، تمہاری خاطر بندوں کے لئے بارش برساتا ہوں، مصائب ان سے دور کرتا ہوں، اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنا عذاب نازل کرتا۔ [۲]

۴۲۔ قائم علیہ السلام کے ہاتھوں دشمنوں کا ذلیل ہونا

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے: جب قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا۔ ہر ناموسی کو ایمان لانے کا حکم دیا جائے گا۔ پس اگر بطور حقیقی اسے قبول کیا تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ لیکن اگر قبول نہ کیا تو ان کو قتل کر دیا جائے گا یا انہیں جزیہ دینا چاہیے۔ سب اکٹھے ہوں گے اور انہیں بڑے شہروں کی طرف بھگا دیں گے۔ [۳]

[۱] کفایۃ الاثر: ۳۱۰

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۰۷

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۱۶

کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: حق کی حکومت اور باطل کی حکومت دونوں ایک دوسرے کو ذلیل و خوار کریں گے۔^[۱]

بحار الانوار میں امام باقر علیہ السلام اس آیت "تَزْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ" (ان پر ذلت و رسوائی چھائی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ وعید کیا جاتا تھا) کے بارے میں فرمایا: یعنی قائم آل محمد علیہ السلام کے خروج کا دن۔^[۲]

تفسیر علی بن ابراہیم میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے اس آیت: "فَاِنْ لَّهٗ مَعِيشَةٌ صَدُكًا" (اس کے لئے تک زندگی ہوگی) کے بارے میں فرمایا: یہ ناصیبوں کی حالت ہے۔

معادیہ بن عمار نے عرض کیا: قربان جاؤں! ہم نے ان کا طولانی عرصہ دیکھا ہے جو وسعت میں ہیں جہاں تک کہ مر گئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: ان کے سخت حالت رجعت میں ہوگی۔^[۳]

۴۳۔ آپ کی دولت میں مخلوق کو آرام و سکون ملنا

ابن عباس سے بحار میں اس آیت "لِيُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ كَلِمَةً ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (اے تمام دینیوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں) کے بارے میں ملتا ہے۔ یہ اس وقت تحقیق پذیر ہوگا جب نہ یہودی، نہ عیسائی بلکہ صرف مسلمان ہوں گے۔ جہاں تک کہ بھیڑ اور بھیڑیا، گائے اور شیر اور انسان اور سانپ

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۰

[۲] سورۃ معارج: ۴۴

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۱

[۴] سورۃ طہ: ۱۳۴

[۵] تفسیر فی: ۴۲۴

[۶] سورۃ توبہ: ۳۳

ایک دوسرے سے امان میں ہوں گے۔ [۱]

نیز بحار الانوار میں حضرت امیر علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے حضرت قائم علیہ السلام کے اوصاف میں فرمایا: ان کی دولت میں درندے صلح کریں گے۔ زمین سے سبزہ اُگے گا۔ آسمان سے برکت نازل ہوں گی۔ [۲]

اس کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہے، ان کے بدن کا رنگ عربی قوم کا ہوگا۔ وہ قوی اور باصلاحیت ہیں۔ ان کا دایاں رخسار تارے کی مانند سے چمکے گا۔

زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا۔ جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ زمین و آسمان کی مخلوق اور ہوا کے پرندے ان کی خلافت میں راضی ہوں گے۔ [۳]

ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا: زمین و آسمان کے تمام رہنے والے ان کی حکومت سے راضی ہوں گے۔ اموال کی عادلانہ تقسیم ہوگی۔ [۴]

اس کتاب میں سعد اسعد و ادريس کے مصحف سے نقل کرتے ہیں..... ان زمانے میں امامت تحقق پائے گی۔ کوئی چیز دوسری چیز کو ضرر و نقصان نہیں دے گی۔ کوئی جاندار کسی دوسرے سے نہیں ڈرے گا۔ جانور اور انسان اکٹھے ہوں گے لیکن ایک دوسرے کو تکلیف نہیں دے گا۔ ڈنگ مارنے والے جانور کا ڈنگ ختم ہو جائے گا۔ ہر زہریلے جانور کی زہر بے اثر کر دے گا۔ آسمان سے برکات کا نزول ہوگا۔ زمین سرسبز و شاداب ہوگی۔ درخت پھل دار ہوں گے۔ عطر کی اقسام ظاہر ہوں گی الفت و محبت اور مہربانی کا زمانہ ہوگا۔ لوگوں کو ایک دوسرے سے مہربان بنا دوں گا۔ [۵]

حضرت علی علیہ السلام سے روایات ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر قائم آل محمد علیہم السلام ظہور کریں گے آسمان بارش بر سائے گا، زمین سبزہ اُگائے گی۔ لوگوں کے دلوں سے کدورت اور کینہ ختم ہو جائے گا۔ درندے اور جانور آپس میں

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۶۱

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۸۰

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۰

[۴] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۱

[۵] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۸۲، سعد اسعد و ادريس: ۳۵، ۳۳

سازگار ہوں گے، حتیٰ کہ ایک عورت عراق و شام کا راستہ طے کرے گی کوئی درندہ اسے وحشت زدہ نہیں کرے گا۔ [۱]

۴۴۔ قائم آل محمد علیہ السلام کا زہد

کافی میں حماد بن عثمان سے روایت ہے: میں امام صادق علیہ السلام کی خلافت میں تھا ایک آدمی نے عرض کیا: اصلحك الله! کیا تجھے یاد ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سستا اور کھردرا لباس پہنتے تھے ان کے لباس کی قیمت چار درہم ہوتی تھی۔ اب آپ کے پاس اچھا اور نیا لباس ہے؟

آپ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اس لئے ایسا لباس پہنتے تھے تاکہ لوگ اعتراض نہ کریں لیکن آج کل ایسا نہیں ہے بلکہ اس جیسا لباس پہننے سے لوگ اعتراض کریں گے۔ پس بہترین لباس اس زمانے کا لباس ہے سوائے امام زمانہ علیہ السلام کہ ان کے زمانے میں دوبارہ حضرت علی علیہ السلام کی سیرت پر عمل ہوگا لوگ مونا و سخت لباس پہنیں گے۔ [۲]

اس کتاب میں معلیٰ بن خنیس سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: قربان جاؤں! بنو عباس یاد آتے ہیں جو نعمتوں سے مالا مال ہیں پس اپنے آپ سے کہنے لگا: اگر حکومت تمہارے پاس ہوتی تو ہم بھی ثروت مند ہوتے۔

آپ نے فرمایا: افسوس! اے معلیٰ! خدا کی قسم! اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو شب بیداری ہوتی، روزانہ کے کام کا جھگڑنا اور سخت لباس پہنتے۔ [۳]

بحار میں شیخ طوسی اپنی سند سے ابو بصیر سے اور وہ امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کیا قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور کے لئے جلدی کرتے ہو؟ خدا کی قسم! ان کا لباس سخت اور کھانا جو ہوگا ان کا خروج شمشیر کے سائے میں ہوگا۔ [۴]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۱۶

[۲] کافی: ج ۱، ص ۴۱۱

[۳] کافی: ج ۱، ص ۴۱۰

[۴] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۵۲

اس کتاب میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم آج کل زیادہ آرام و سکون سے ہو۔

اس وقت راوی نے عرض کیا: کیسے؟

آپ نے فرمایا: اگر قائم آل محمد علیہم السلام کا ظہور ہوگا۔ خون، پسینہ اور سختی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ آپ کی غذا

سخت اور لباس کھردرا ہوگا۔ [۱]

۴۵۔ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں آپ کی زیارت

بحار میں جزیرہ حضراء میں آیا ہے: سید شمس الدین راوی کے جواب میں کہا کہ جس نے یہ پوچھا: کیا امام

زمانہ علیہ السلام حج ادا کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے ایک قدم ہے، ہاں وہ ہر سال حج بجالاتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کی

مدینہ، عراق اور طوس میں زیارت کرتے ہیں۔ [۲]

۴۶۔ قائم آل محمد علیہم السلام کی سیرت

بحار میں حضرت امام باقر علیہ السلام آپ کے وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب بھی امام زمانہ علیہ السلام کا

ظہور ہوگا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنائیں گے۔ [۳]

اسی طرح بحار میں شیخ نعمانی اپنی سند سے عبد اللہ بن عطا سے روایت نقل کرتا ہیں: میں نے حضرت امام

باقر علیہ السلام سے پوچھا: جب امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو کس کی سیرت پر عمل کرے گا؟

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۵۸

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۷۴

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۷

آپؐ نے فرمایا: اپنے سے پہلے والے ماحول کو ویران کریں گے۔ جس طرح رسول خدا ﷺ نے انجام دیا اور اسلام کا نیا آغاز ہوگا۔^[۱]

کتاب بصائر میں عبدالملک بن اعین سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: حضرت امام باقر علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی بعض کتب مجھے دکھائیں۔

پھر فرمایا: یہ کتب کس لئے لکھی گئی ہیں؟

میں نے عرض کیا: مطلب کتنا واضح و روشن ہے۔

آپؐ نے فرمایا: کہو۔

میں نے عرض کیا: جیسے وہ جانتا تھا کہ حضرت قائم علیہ السلام ایک دن قیام کریں گے۔ پس دوست رکھتا تھا کہ اس پر عمل کرے۔^[۲]

۷۔ قائم کی سخاوت

بحار الانوار میں شیخ نعمانی حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں جس میں آپؐ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں، تمہارا دین تم سے دور اور خون میں غوطہ در ہے۔ اسے واپس اصلی حالت کوئی نہیں لاسکتا۔ سوائے قائم آل محمد علیہم السلام کے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دنیا میں زمین کا ظاہری و باطنی اموال قائم آل محمد علیہم السلام کے پاس ہے۔ لوگوں سے کہا جائے گا۔ آؤ یہ وہ چیز ہے جس کی وجہ سے تم نے اپنے رشتہ داروں سے رشتہ داری قطع کی تھی اور نا حق خون بہایا اور حرام کاموں میں مرکب ہوئے ہو۔ پس قائم آل محمد علیہم السلام ان کو ثروت بخش دے گا کہ اس سے پہلے

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۵۳، غیبت نعمانی: ۱۲۱

[۲] بصائر الدرجات: ۱۶۲

کسی نے نہیں بخشا۔^[۱]

اہل سنت کے ذریعے رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک مرد مہدی کے پاس آئے گا اور کہے گا مجھے عطا فرمائیں۔ پس جتنا وہ مرد اٹھا سکتا ہے اتنا اسے عطا ہوگا۔^[۲]

ایک اور حدیث میں ہے:

اس زمانے میں رقم جمع ہوگی اور جب کوئی آدمی حاجت مند ہوگا وہ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئے گا اور کہے گا مجھے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ فرمائیں گے اس میں سے اٹھا لو۔^[۳]

غایۃ المرام میں رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ جس کاراوی ابو سعید خدری ہے: رقم اور اموال جمع کئے جائیں گے جو شخص قائم مہدی علیہ السلام سے درخواست کرے گا اسے کہا جائے گا جتنا اٹھا سکتے ہو اٹھا لو۔^[۴]

ایک حدیث ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ آئے گا جو بے شمار بخشش کرے گا۔^[۵]

۲۸۔ ہماری شفاعت

غایۃ المرام میں عامرہ سے نقل ہوا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں حوض کوثر پر لے جاؤں گا۔ اے علی! تو ساقی کوثر ہے، امام حسن علیہ السلام حمایت کرنے والے، حسین علیہ السلام فرمان دینے والے، امام سجاد علیہ السلام تقسیم کرنے والے، محمد باقر علیہ السلام نشر کرنے والے، جعفر صادق علیہ السلام اہتمام کرنے والے، موسیٰ کاظم علیہ السلام محب و بغض رکھنے والوں کو شمار کرنے والے، علی رضا علیہ السلام موئین کو زینت دینے والے،

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۹۰

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۸

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۸

[۴] غایۃ المرام: ۶۹۸

[۵] غایۃ المرام: ۶۹۸

محمد تقی علیہ السلام جنتیوں کو اپنی جگہ لانے والے، علی نقی علیہ السلام شیعوں کو خطیب اور ان کا حور العین سے شادی کرانے والے، حسن عسکری علیہ السلام جنتی افراد کے لئے چراغ ہیں جن سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور مہدی علیہ السلام روز قیامت شفاعت کرنے والے ہیں۔^[۱]

یاد رہے کہ ہمارے سب ائمہ شفاعت کرنے والے ہیں اور اس حدیث میں شفاعت کو آخر الزماں علیہ السلام سے مختص کیا گیا ہے کیونکہ آپ پر اعتقاد رکھنا واجب ہے۔

۴۹۔ ہمارے لئے قائم آل محمد علیہم السلام کی شہادت

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا۔^[۲]

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

کافی میں اس آیت کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ آیت صرف امت محمدی کے لئے نازل ہوئی ہے۔ ہر زمانے میں ہم میں سے اس امت پر ایک امام ناظر و شاہد رہا ہے اور محمد ہم پر گواہ ہیں۔^[۳]

نیز آپ سے منقول ہے: ہم لوگوں پر گواہ ہیں پس جو ہماری تصدیق کرتا ہے ہم روز قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جو ہمیں انکار کرتا ہے ہم بھی روز قیامت اس کی تکذیب کریں گے۔^[۴]

حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے جس میں آپ نے اس آیت وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً

[۱] مضمون آیت ۱۰۰، ۱۰۱ سورہ شعراء: (فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ) وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ (۵)

[۲] سورہ نساء: ۴۱

[۳] سورہ نساء: ۴۱

[۴] کافی: ج ۱، ص ۱۹۰

وَسَّطًا ۞ (اسی طرح ہم نے تم کو ایک درمیانی (میانہ رو) امت بنایا ہے) کے بارے میں فرمایا:

ہم درمیانی امت ہیں ہم مخلوق خدا پر گواہ ہیں اور زمین حجت الہی ہیں۔ [۴]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا نے ہمیں پاکیزہ رکھا اور ہمیں معصوم بنایا اور مخلوق پر گواہ قرار دیا اور اپنی زمین پر ہمیں حجت قرار دیا۔ خدا نے قرآن کو ہمارے ہمراہ اور ہمیں قرآن کے ہمراہ قرار دیا نہ ہم اس سے جدا ہوتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہے۔ [۵]

۵۰۔ قائم مہدی علیہ السلام کی شرافت

بحار میں نعمانی اپنی سند سے حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے سوال کیا گیا: کیا قائم

آل محمد رضی اللہ عنہ پیدا ہو چکے ہیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ اگر ان کے زمانے کو پاتا تو پوری زندگی ان کے ہمراہ رہتا۔ [۶]

۵۱۔ قائم آل محمد علیہم السلام کا صبر

کمال الدین اور دوسری کتب میں حدیث لوح میں روایت ہے جس میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان ہوئے ہیں یہ ملتا ہے: کمال موسیٰ رضی اللہ عنہ، درخشندگی عیسیٰ رضی اللہ عنہ، صبر ایوب رضی اللہ عنہ، سب صفات آپ میں پائے جاتے ہیں۔

[۴] سورہ بقرہ: ۱۴۳

[۵] کافی: ج ۱، ص ۱۹۰

[۶] کافی: ج ۱، ص ۱۹۱

[۷] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۴۸

ان کے مصائب کے بارے میں ایک شعر ہے:
 فَخَرْنِي مَا يَعْقُوبُ بَنْتُ أَقْلٍ
 وَ كُلُّ بَلَاءٍ آيُوبَ بِلَاسِي

ترجمہ:

جو غم مجھے ہے اس میں سے کمترین حضرت یعقوبؑ میں نہ تھا اور حضرت
 ایوبؑ کے تمام مصائب مجھ پر ہیں۔
 پس ہم پر لازم ہے کہ قائم آل محمد ﷺ کے ظہور کے لئے دعا کریں۔

۵۲۔ قائم آل محمد علیہم السلام کی ضیافت

دارالاسلام میں قصص الانبیاء میں نقل ہوا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابوسفیان کی کنیت دی گئی تھی اور یہ اس
 لئے کہ آپ صبح کا کھانا اور شام کا کھانا مہمان کے بغیر تناول نہیں فرماتے تھے۔ بعض اوقات ایک فرسنگ یا دو یا اس
 سے بھی زیادہ کی مسافت طے کرتے تاکہ انہیں کوئی مہمان مل سکے اور آپ کی ضیافت قیامت تک جاری رہے گی۔
 خدا فرماتا ہے:

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ. [۱]

یہ ضیافت و مہمانی، علوم اور سنت کے ذریعے ہے [۲] کہ جو وجود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امام کی وجہ سے
 قیامت تک برپا ہے روز جمعہ کی زیارت میں اس طرح پڑھتے ہیں۔
 وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ. [۳]

[۱] سورہ نور: ۳۵

[۲] یہاں ضیافت مادی و معنوی دونوں کا شامل ہے جو چیز بھی ہمیں حاصل ہے یہ سب وجود امام سے ہے۔

[۳] جمال الأسبوع بکمال العمل المشرع/ 38/ یوم الجمعة و هو یوم صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ و

باسمہ و هو الیوم الذی ینظر فیہ عمل اللہ فرجہ..... ص: 37

اے میرے آقا آج کے دن میں تیرا مہمان ہوں اور تیری پناہ میں ہوں۔
 کتاب دارالاسلام میں مشکلات طبری سے نقل ہوا: ایک شخص نے امام ہادی کی خدمت میں عرض کیا: یہ کیسے
 ہے کہ ابودلف کے پاس چار ہزار ایک گاؤں تھے؟
 آپؑ نے فرمایا: ایک رات ایک مومن اس کے پاس بطور مہمان آیا اس نے ایک طشت میں چار ہزار ایک
 کھجور کے دانے اسے دیئے پس خدا نے اسے ہر دانے کے بدلے ایک گاؤں نصیب فرمایا۔

۵۳۔ قائم آل محمد علیہم السلام سے زمین کی طہارت

کمال الدین میں امام صادقؑ سے منقول ہے: خدا نے چودہ انوار کو مخلوق سے پہلے چودہ ہزار سال خلق
 فرمایا جو کہ ہمیں ارواح ہیں۔ عرض کیا گیا: اے فرزند رسول! یہ چودہ انوار کیا ہیں؟
 آپؑ نے فرمایا: محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور حسینؑ کی نسل سے ائمہ اور قائم آل محمدؑ آخری ہوں گے
 جو طولانی غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اس وقت دجال کو قتل کریں گے اور زمین کو ہر قسم کے ظلم و ستم سے پاک کریں
 گے۔ [۱]

۵۴۔ طالب حقوق و خون ائمہ علیہم السلام و مومنین

بحار الانوار میں حضرت امیرؑ سے ملتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
 خدا کی قسم! میں اور یہ میرے بیٹے شہید ہوں، خدا ضرور آخری زمانے میں ہم سے ایک فرد کا ظہور فرمائے
 گا۔ جو ہمارے خون کا مطالبہ کرے گا۔ البتہ وہ لوگوں کی نظروں سے غائب رہے گا تا کہ گمراہ لوگ اور ہدایت والے

جدا ہو جائیں گے۔ اس طرح کہ جاہل لوگ یہ کہیں گے کہ خدا کو آل محمد ﷺ کی ضرورت نہیں ہے۔^[۱]

۵۵۔ قائم علیہ السلام کی دشمنوں پر کامیابی

کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

بے شک ہم میں سے ایک امام غائب ہے جو قاتح ہے جب خدا نے چاہا ان کا ظہور ہوگا اور خدا کے حکم سے

قیام کریں گے۔^[۲]

محد میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت "لَوْ لَا أَخَّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ" (تھوڑی مدت

تک ہمیں مہلت کیوں نہ دی؟) کے بارے میں فرمایا: امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور تک نصرت و فتح ان کے ساتھ ہے۔^[۳]

۵۶۔ قائم علیہ السلام پر دشمنوں کا ظلم

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں اپنی سند سے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت:

"وَلَمَّا انْتَقَضَ بَعْدَ ظُلْمِهِ" (اور جو شخص بھی ظلم کے بعد بدلہ لے) کے بارے میں فرمایا: حضرت قائم اور ان

کے اصحاب مراد ہیں۔^[۴]

[۱] بحار الانوار: ج ۲، ص ۱۱۲

[۲] کافی: ج ۱، ص ۳۳۳

[۳] سورۃ نساء: ۷۷

[۴] المحجۃ: ۶۰

[۵] سورۃ شوریٰ: ۴۱

[۶] تفسیر قمی: ۶۰۳

کتاب الحجۃ میں یہی حدیث محمد بن العباس اپنی سند سے دوسرے طریقے سے نقل کرتے ہیں۔^[۱]

تفسیر علی بن ابراہیم میں حضرت امام صادق ؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے اس آیت اُذِینَ لِلذِّیْنِ یُقَاتِلُونَ بِأَنفُسِهِمْ ظِلْمًا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ^[۲] (ان مظلوموں کو (دفاعی جہاد کی) اجازت دی جاتی ہے جن سے جنگ کی جارہی ہے اس بناء پر کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے) کے بارے میں فرمایا: اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ آیت رسول خدا ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب کفار مکہ نے رسول خدا ﷺ کو مکہ سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ حالانکہ وہ قائم آل محمد ﷺ ہے جو خروج کرے گا اور امام حسین ؑ کے خون کا بدلہ لیں گے اس کا یہ معنی ہے کہ ہم ان کی دیہ طالب ہیں۔^[۳]

مرحوم سید بحر الی البرہان میں حضرت امام باقر ؑ سے اس آیت کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد قائم اور ان کے اصحاب ہیں۔^[۴]

کتاب الحجۃ اور بحار الانوار میں حضرت امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قائم آل محمد ﷺ ظہور کریں گے تو بیت اللہ الحرام کی ٹیک لگائیں گے۔

یہاں تک کہ کہتا ہے: تمہیں بحق خدا، بحق رسول اور میرے حق یعنی قرابت و رشتہ داری کا حق، خدا کی قسم، ہماری مدد کریں۔ جنہوں نے ہم پر ظلم کیا انہیں دور کریں کیونکہ انہوں نے ہم پر ظلم کیا، ہمیں شہر سے نکال دیا گیا۔^[۵]

بحار میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: قائم ظہور کریں گے ان کے اصحاب ان کے ساتھ نجف پہنچیں گے۔ اس وقت سفیانی کی فوج کوفہ سے خروج کرے گی اور وہ دن بدھ ہوگا۔ پس ان کو دعوت دیں گے اور ان سے حق کا مطالبہ کریں گے اور ان کو اعلان کریں گا کہ وہ مظلوم ہے۔^[۶]

[۱] الحجۃ: ۱۹۶

[۲] سورۃ حج: ۳۹

[۳] تفسیر قمی: ج ۳، ص ۹۳

[۴] تفسیر البرہان: ۲۳۱

[۵] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۳۸

[۶] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۸۷

کمال الدین میں امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قائم آل محمد علیہم السلام میری نسل میں سے نواں شخص ہوگا۔ وہ صاحب غائب ہے۔ وہ زندہ ہیں لیکن ان کی میراث تقسیم ہوگی۔^[۱]

اس کتاب میں ایک حدیث کے ضمن میں ابو خالد کابلی حضرت امام سجادؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ جعفر کذاب زمانے کا سرکش انسان ہے۔^[۲]

غیبت شیخ طوسی میں رشتیق سے روایت ہے کہ اس نے کہا: معتضد نے ہمیں تین افراد کو طلب کیا اور حکم دیا کہ ہر ایک دو گھوڑے لے آئے۔ ایک پر سوار اور دوسری کو ہاتھ میں پکڑنا اور جلدی سے سامرہ جائیں اور ہمیں محلے اور گھر کا پورا پیٹہ دیا اور کہا کہ جب تم وہاں پہنچو گے تو ایک سیاہ رنگ کے خدمت کار کو دیکھو گے پس گھر میں گھس جانا اور جسے دیکھو ان کا سر میرے پاس لے آؤ۔ جب ہم سامرہ پہنچے تو ایسا ہی کیا جیسے معتضد نے حکم دیا تھا۔ جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ گھر پاکیزہ ہے گھر میں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ ہم نے ایک کمرہ دیکھا جس میں ایک دریا نظر آیا جس میں پانی جاری تھا۔ ایک چٹائی تھی جس پر ایک خوبصورت جوان کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے ہماری طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اسی دوران احمد بن عبد اللہ جو ہم تین افراد میں سے ایک تھا، نے پانی میں قدم رکھا تا کہ کمرے میں داخل ہو لیکن پانی میں ڈوبنے لگا، غرق ہونے لگا، اس نے ہاتھ پاؤں بہت مارے آخر میں اس کا ہاتھ تھا اور اسے نجات دی۔ ایک ساعت کے لئے وہ بے ہوش رہا۔ دوبارہ اس نے یہی کام کیا پھر بھی ڈوبنے لگا۔ میں نے صاحب خانہ سے معذرت کی لیکن میں حقیقت سے آگاہ نہ تھا۔

اس شخص نے ہماری طرف توجہ نہ دی۔ لہذا ہم وہاں سے باہر آ گئے۔ معتضد ہماری انتظار میں تھا اس نے اپنے خادموں کو کہہ رکھا تھا کہ جب وہ واپس آئیں تو مجھے بتانا۔ آدھی رات کو ہم واپس بغداد گئے۔ معتضد کے پاس گئے اور پورا ماجرا سنایا۔ جب اس نے سنا تو فریاد کرنے لگا۔ واسے ہو تم پر! کیا مجھ سے پہلے تمہیں کسی نے دیکھا اور یہ کلام کسی نے سنی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: میں اپنے اجداد کا فرزند نہیں ہوں اور بڑی قسم کھائی کہ یہ خبر کسی کو نہ بتانا۔ اگر تم نے کسی کو بتایا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دوں گا۔ ہم بھی آخری عمر تک جرأت نہ کر سکے کہ کسی سے اس کا ذکر

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۱۷

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۰

کریں۔ □

۷۵۔ ظہور کمالات ائمہ اور ان کا اخلاق

کچھ مطالب حرف "خ" میں گزر چکا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام علوم ظاہر و باطن کے آشکار کرنے والے ہیں کہ خدا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کو عطا فرمایا۔ امام زمانہ علیہ السلام مظہر تمام کمالات ائمہ ہیں۔

اس مطلب پر مزید ایک روایت ہے جو بحار میں نقل ہوئی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک گروہ اصحاب بھی موجود تھا۔

آپؑ سے کہا گیا: یا امیر المومنین! ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے ان سے فرمایا: میرا کلام مشکل ہے۔ دانا افراد کے علاوہ کوئی سمجھ نہیں سکتا۔

اصحاب نے اصرار کیا کہ نہیں کوئی سخن کہیں۔

پس آپؑ نے ان سے فرمایا: اٹھو! گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: میں وہ ہوں جسے برتری حاصل تھی اور

فلکست دی گئی، میں وہ ہوں جو زندہ کرتا ہوں، میں مارتا ہوں، میں اول و آخر و ظاہر و باطن ہوں۔

اصحاب غصے ہو گئے اور کہنے لگے: آپؑ نے کفر کیا۔ پھر وہ اٹھ گئے۔

حضرتؑ نے دروازے سے فرمایا: اے دروازہ! ان لوگوں پر بند رہنا۔

دروازہ بند ہو گیا۔

پس آپؑ نے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ میرا کلام دشوار ہے اور دانا افراد کے علاوہ کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ آؤ تاکہ

تمہیں تفصیل سے بتاؤں۔

یہ کہہ کر میں نے کہا: میں نے برتری حاصل کی اور فلکست دی۔ بتایا کہ میں نے اس شمشیر سے تم پر برتری

حاصل کی اور تمہیں شکست دی۔ یہاں تک کہ تم خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے۔

یہ کہ میں نے کہا کہ میں زندہ کرتا ہوں میں مارتا ہوں یعنی میں اسلام کو زندہ کرتا ہوں اور بدعت کو مارتا

ہوں۔

یہ کہ میں نے کہا: میں اول ہوں یعنی میں رسول خدا ﷺ کی نبوت کو قبول کرنے والا پہلا فرد ہوں۔

اور یہ کہ میں نے آخر ہوں یعنی میں آخری ہوں جس نے رسول خدا ﷺ کا لباس پہنا اور اسے دفن کیا۔

اور یہ کہ میں ظاہر و باطن ہوں۔ یعنی علم ظاہر و باطن میرے پاس ہے۔ [۱]

۵۸۔ قائم آل محمد علیہم السلام کا علم

اس موضوع پر بعض مطالب بیان ہو چکے ہیں کمال الدین میں امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: کتاب الہی کا علم، سنت رسول ہمارے مہدی کے دل میں رشد کرے گا۔ جس طرح بہترین طریقے سے گھاس اگتی ہے۔

پس تم میں سے اگر کوئی باقی رہے تو ان کا دیدار کرنا۔ جب ان کو دیکھو تو یہ کہو: اے صاحب خانہ سلام ہو،

[۱] بحار الانوار: ج ۴۲، ص ۱۸۹، الاختصاص: ۱۲۳

روایت کی عربی یہ ہے جو کہ اختصاص سے لی گئی ہے:

رَوَى أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ۑ كَانَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا تَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُمْ وَيَكْفِيكُمْ إِنَّ كَلَامِي ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَبٌ لَا يَغْفِلُهُ إِلَّا الْعَالِمُونَ قَالُوا لَا بُدَّ مِنَّا أَنْ نَحْدِثَكَ قَالَ قَوْمُوا إِنَّا فَتَدَخَلَ الدَّارَ فَقَالَ أُنَا الَّذِي عَلَوْتُ فَقَهَرْتُ أُنَا الَّذِي أُحْيِي وَأُمِيتُ أُنَا الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَغَضِبُوا وَقَالُوا كَفَرُوا فَقَالَ عَلِيٌّ ۑ لِلْبَابِ يَا بَابَ اسْتَنْسِكَ عَلَيْهِمْ فَاسْتَنْسِكَ عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَقَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنَّ كَلَامِي ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَبٌ لَا يَغْفِلُهُ إِلَّا الْعَالِمُونَ تَعَالَوْا أَقْبِرُوا لَكُمْ أَمَّا قَوْلِي أُنَا الَّذِي عَلَوْتُ فَقَهَرْتُ فَأُنَا الَّذِي عَلَوْتُ تَكْفُرُوا بِهَذَا الشَّيْبِ فَقَهَرْتُكُمْ حَتَّى آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَأَمَّا قَوْلِي أُنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ فَأُنَا أُحْيِي الشُّعَّةَ وَأُمِيتُ الْبِدْعَةَ وَأَمَّا قَوْلِي أُنَا الْأَوَّلُ فَأُنَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَأَسْلَمَ وَأَمَّا قَوْلِي أُنَا الْآخِرُ فَأُنَا آخِرُ مَنْ نَجَّى عَلَى النَّبِيِّ قُوَّةً وَدَفَنَهُ وَأَمَّا قَوْلِي أُنَا الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَأُنَا عِنْدِي عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ قَالُوا فَرَجَعْتَ عَنَّا فَارْجِعْ لَنَا عَنْكَ.

اے خانہ نبوت و مرکز علوم و عظمت رسالت۔ [۱]

بحار الانوار میں نعمانی اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد گرامی سے نقل کیا: ایک آدمی حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کرنے لگا ہمیں مہدی علیہ السلام کے بارے بتائیں آپ نے فرمایا: جب کئی صدیاں گزر جائیں اور نسلیں ختم ہو جائیں و مومنین کم ہو جائیں۔ امام زمانہ علیہ السلام کے اصحاب چلے جائیں۔ پس وہی جگہ ہے۔

اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! یہ مرد کس طائفہ سے تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا: بنی ہاشم سے اپنے اہل خانہ نے اس پر جفا کیا۔

آپ نے حضرت قائم علیہ السلام کی صفات بیان کرنا شروع کیں اور فرمایا: تم سے زیادہ پناہ دینے والا ہے، اس کا علم تم سے زیادہ، صلہ رحمی سبقت کرنے والا، خدایا! جب ان کی بیعت ہو تو غم و اندوہ کو دور فرما اور امت کو تفرقہ سے نجات دے۔ پس جب خدا نے تمہیں ان کا دیدار نصیب کیا تو قطعی ارادہ رکھو۔ جب آپ کا دیدار ہو تو کسی کی طرف نہ جانا۔ صرف ان کا ساتھ دینا۔ پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور آہ لی اور خود شدت استیاق کا اظہار فرمایا۔ [۲]

۵۹۔ قائم آل محمد علیہم السلام کے ظہور سے عزت اولیاء

ہم دعائے ندبہ میں پڑھتے ہیں: این معز الاولیاء، و عذل الاعداء۔ کہاں ہیں اولیاء کو عزیز کرنے والے اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والے۔

کمال الدین میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: گویا اصحاب مہدی کو دیکھ رہا ہوں کہ جس نے مشرق و مغرب کو پر کر رکھا ہے۔ تمام موجودات حتیٰ کہ حیوانات درندے اور وحشی پرندے آپ کی اطاعت کریں گے اور ہر کام میں آپ سے راضی ہوں گے۔

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۵۳

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۱۵

امام زمانہ ؑ کے ایک صحابی مجھے ملے۔^[۱]

۶۰۔ قائم علیہ السلام کے دشمنوں پر عذاب

حضرت امام صادق ؑ سے اس آیت: "وَلَيَنْ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِطُهَا" (اور اگر ہم ان پر عذاب نازل کرنے میں ایک مقررہ مدت تک تاخیر بھی کر دیں تو وہ ضرور یہ کہیں گے کہ کون سی چیز نے اسے روک رکھا ہے؟) کے بارے میں پوچھا: عذاب قائم آل محمد علیہم السلام اور امت محدود، اہل بدر اور حضرت کے اصحاب ہیں۔

علی بن ابراہیم اس آیت "سَأَلْتُ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ" (ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا) کے بارے میں پوچھا: صلح ہے جو مغرب کی طرف سے آئے گی۔ بنی امیہ کا خاندان جلایا جائے گا اور آل محمد علیہم السلام کے گھر کو بھی جلادیں گے اور وہ مہدی ہے اس کے بعد میں بحث آئے گی۔

۶۱۔ قائم علیہ السلام کی عدالت

آپ ایک زیبا ترین صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ آپ عدل و انصاف کریں۔ آپ عدل کا لقب دیا گیا ہے وہ دعا جو ماہ رمضان آپ ہی سے نقل ہوئی ہے۔ جسے دعا افتتاح بھی کہتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ وَصِّلْ عَلٰی وَلِيِّ اَمْرِكَ۔ اَلْقَائِمِ الْمَوْمِلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ۔

کمال الدین میں ابی سے روایت نقل ہوئی۔ جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قائم علیہ السلام کے صفات بیان

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۷۳

[۲] سورہ ہود: ۸

[۳] سورہ مہاجر: ۱۰

فرمائے

أول العدل وأخرة.

اول و آخر عدل وہی ہیں۔

کم ہی احادیث ایسی ہیں جن میں کلمہ عدل نہ ہو۔ کمال الدین میں رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک میرے خلفاء و اوصیاء مخلوق خدا حجت الہی بارہ ائمہ ہیں۔ میں نے سنا کہ رسول خدا ﷺ نے اس طرح فرمایا۔^[۱]

بہت سی احادیث میں ملتا ہے کہ آخر الزمان میں حاکم و قاضی لوگ ظلم و ستم کریں گے۔ پس جب حضرت قائم علیہ السلام ظہور کریں گے ظلم کو ختم کریں گے اور حکومت عدل و انصاف والی ہوگی۔ تمام دنیا میں عدالت قائم ہوگی۔ لہذا حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا، جو بحار میں غیبت نعمانی سے نقل ہوا ہے: خدا کی قسم! ہر گھر میں عدل ہوگا، جس طرح موسم گرما اور سرما داخل ہوتا ہے۔^[۲]

۶۲۔ ہدایت پر ہوائے نفس

حضرت امیر علیہ السلام امام زمانہ علیہ السلام کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ سوائے نفس کو مطیع اور ہدایت

کے تابع بنائے گا۔^[۳]

۶۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کی عطا

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۸۰

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۶۲

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۳۰

اہل سنت کے ذریعے بحار اور غایۃ المرام میں رسول خدا ﷺ سے روایت نقل ہوئی کہ آپؐ نے فرمایا:

جب زمانے میں نشیب و فراز آئیں گے و فتنہ عام ہوں گے تو ایک ایسا آدمی آئے گا جس کی بخشش گوارا ہے۔ [۱]

میں کہتا ہوں حضرت قائم آل محمد ﷺ کی یہ عطا اس لئے ہے کیونکہ ظہور سے پہلے نگی و ختی میں ہوں گے۔ اس

آیت "وَلَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْعُمُرِ" [۲]

(اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے خوف و خطر، اور کچھ بھوک (و پیاس) اور کچھ مالوں، جانوں اور پھلوں کے نقصان کے

ساتھ) کی تفسیر میں حضرت امام صادق ﷺ سے روایت ہے کہ یہ حضرت قائم آل محمد ﷺ کے قیام کے وقت مومنین کے لئے

ہے۔ [۳]

کمال الدین میں حدیث ابراہیم کرنی نے حضرت امام صادق ﷺ سے نقل کیا اور حضرت قائم آل محمد ﷺ کی

صفات میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اے ابراہیم! وہ شیعوں کو شدید مشکلات و سختیوں سے نجات دلانے والے ہیں۔ [۴]

آیت حمصق [۵] کی تفسیر میں امام باقر ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "حم" حتمی ہونا "ع" عذاب

"س" سال۔ سال خشکی و قحط ہے جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط آیا تھا ویسے ہی آخری زمان میں بھی واقع

ہوگا۔ [۶]

تم پر مخفی نہ رہے کہ کشائش شدت کے بعد ہے فشار و مشقت کے بعد عطا ہے۔ اس حدیث کے اول میں

حضرت نے اشارہ فرمایا: جب فتنہ عام ہوں گے..... [۷]

ایک اور حدیث میں حضرت سے ملتا ہے: اس زمانے میں مال اور روزگار زیادہ ہوں گے۔ ایک آدمی کہتا

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۸۲

[۲] سورۃ بقرہ: ۱۵۵

[۳] البرہان: ج ۱، ص ۱۶۷

[۴] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۵

[۵] سورۃ شوریٰ: ۱۰

[۶] الحجۃ: ۱۹۰

[۷] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۰۵

ہے: اے مہدی! مجھے دے دیں، پس فرماتے ہیں: لے لو۔ [۱]

۶۴۔ لوگوں سے قائم علیہ السلام کی عزالت

بعض مطالب پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ایک صحیح روایت میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ناچار صاحب امر کے لئے غیبت ہوگی اور غیبت کے زمانے میں حضرت لوگوں سے عزالت یعنی گوشہ نشینی اختیار کریں گے اور کتنی اچھی منزل ہے (مدینہ) اور تیس وحشی افراد کے ساتھ نہیں ہے۔ [۲]

علی بن مہزیار کے واقعہ میں جو کمال الدین میں ذکر ہوا ہے، حضرت سے ملتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد گرامی نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ پہاڑی سرزمین دور سکونت اختیار کروں تاکہ مخفی رہوں۔ تاکہ ظالموں کے شر سے محفوظ رہوں۔ [۳]

۶۵۔ قائم علیہ السلام کی عبادت

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: شب بیداری کا وجہ سے ان کا رنگ زرد ہوگا۔

میں کہتا ہوں: یہ وہی معنی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

[۱] غایۃ المرام: ۷۰۲

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۷

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۷

وَجْهَهُ كَالذِّيْتَارِ^[۱]

ان کا چہرہ سونے کی مانند ہے۔

۶۶۔ قائم علیہ السلام کی غیبت

یہ غیبت حضرت قائم علیہ السلام پروردگار کے حکم سے واقع ہوئی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے اس غیبت کے واقع ہونے کی خبر دی ہے۔

کمال الدین میں ملتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہے اس کا نام میرا نام، اس کی کنیت میری کنیت ہے۔ خلق و خلق کے لحاظ سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہوں گے۔ ان کی غیبت میں امت گمراہ ہو جائے گی پھر ایک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند قائم ظاہر ہوں گے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا پہلے وہ ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔^[۲]

نیز حضرت فرماتے ہیں کہ مہدی میری اولاد میں سے ہے اس کے لئے غیبت ہے جس میں امت گمراہ ہوگی۔ انبیاء کا ذخیرہ لایا جائے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے پہلے ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔^[۳] آنحضرتؐ نے فرمایا: خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو امام زمانہ علیہ السلام کا زمانہ پائیں گے۔ قیامت سے پہلے ان کے لئے غیبت ہے اور لوگ آپ کی پیروی کریں گے۔ میرے دوستوں کے دوست ہوں گے اور میرے دشمنوں سے بیزار ہوں گے۔

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ عزیز ترین ہوں گے۔^[۴]

حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے اپنے بیٹے حسین علیہ السلام سے فرمایا: اے حسین! تیری اولاد میں

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۷۷

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۸۶

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۸۷

[۴] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۸۶

سے نواں قائم آل محمد ﷺ ہیں جو دین کو وسیع کریں گے اور عدالت کو رائج کریں گے۔

امام حسین ﷺ نے پوچھا: اے امیر المومنین! کیا یہ ہو کر رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم! جس نے محمد کو مبعوث فرمایا اور تمام پران کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد ایک غیبت کا زمانہ آئے گا۔ جس میں صرف مخلص افراد دین پر ثابت قدم رہیں گے۔ جنہوں نے ہماری ولایت سے تمسک کیا اور جن کے دلوں میں ایمان ہو۔ ایسے لوگوں کی روح القدس نے تائید فرمائی ہے۔ [۱]

اصح بن نباتہ سے روایت ہے: میں حضرت علی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ آپ فکر میں گم تھے اور انگلی زمین میں دباتے تھے۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! کیا آپ خلافت میں رغبت رکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں خدا کی قسم! نہ وہ اور نہ دنیا کے مور میں مجھے کوئی رغبت ہے۔ لیکن میں ایسے بچے کی ولادت کے بارے میں فکر کر رہا ہوں جو میری اولاد میں سے ہے جس پر گیارہواں فرزند یعنی حضرت مہدی ﷺ جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جس طرح پہلے ظلم و ستم سے پُر ہوگی اس کے لئے ایک غیبت ہے جس میں ایک قوم گمراہ اور ایک قوم ہدایت پائے گی۔

اے امیر المومنین ﷺ! کیا یہ ہو کر رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ پیدا ہو کر رہیں گے۔ [۲]

آپؑ ہی نے فرمایا: ہمارے قائم کے لئے غیبت ہے جس کی مدت طولانی ہوگی گویا میں شیعیان کو دیکھ رہا ہوں کہ جس طرح جانور چراگاہ میں جاتے ہیں لوگ بھی ایسے ہوں جو آپ کو نہیں دیکھیں گے۔

آگاہ رہو! پس ان میں سے جو شخص اپنے دین پر ثابت رہے گا اور غیبت طولانی ہونے کی وجہ سے دل میں قساوت نہ ہوگی ایسا شخص ہمارے درجے میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ پھر فرمایا: جب ہمارے قائم آل محمد ﷺ قیام کریں گے تو کسی کے لئے ان کی بیعت نہیں۔ لہذا ان کی ولادت مخفی اور خود غائب ہوگا۔ [۳]

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۰۴

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۹۸

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۰۳

نیز آنحضرتؐ سے منقول ہے جب حضرت قائمؑ کا ذکر ہو، فرمایا: لیکن وہ غائب ہوگا حتیٰ کہ جاہل آدمی کہے گا خدا کو آل محمدؑ کی ضرورت نہیں ہے۔ [۱]

حضرت حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عیسیٰؑ آپؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے..... [۲]
حضرت حسین بن علیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس امت کا قائم آل محمدؑ میری اولاد میں سے نواں فرد ہے وہ غائب ہے۔..... ہمارے اہل بیت کا تسلیم ہو۔ [۳]

اس آیت: ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ﴾ (تو نہیں! میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے۔ سیدھے چلنے اور چھپ جانے والے ستاروں کی) [۴] کے بارے میں حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک مولود ہے جو آخر الزمان ہے وہ اس عترت سے مہدی ہے۔ ان کے لئے غیبت ہوگی۔ بعض گروہ گمراہ اور بعض ہدایت پائیں گے۔ [۵]

ابن ابی بنہور سے روایت ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا:..... تمہارے لئے حلال نہیں ہوگا۔ [۶]
نیز امام صادقؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: نزدیک ترین و پسندیدہ ترین لوگوں کی حالت خدا کی نسبت اس وقت ہوگی جب وہ قائم حجت الہی کو نہیں پائیں گے اور ان کے لئے آشکار نہیں ہوں گے۔
ایک آنکھ جھپکنے میں حجت خدا کو ان سے پہچان نہیں کریں گے۔ [۷]
آپؑ ہی سے منقول ہے کہ غیبت چھٹے فرزند کے زمانے میں ہوگی اور وہ بارہ ائمہ میں سے بارہویں امام ہوں گے..... جیسا پہلے ظلم و ستم سے پڑ ہوگی۔ [۸]

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۰۳

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۱۴

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۳

[۴] سورہ نکویر: ۱۵، ۱۶

[۵] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۰

[۶] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۸

[۷] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۹

[۸] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۴۲

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بھائی علی بن جعفر سے مروی ہے: جب پانچواں فرزند آٹھویں ائمہ میں سے غائب ہوگا..... ان کی پیروی کرتے۔ [۱]

حسین بن خالد سے منقول ہے:

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو پرہیزگار نہ ہو اس کا دین نہیں اور جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں..... جواب میں لکھا: جب تمہارا قائم آل محمد علیہم السلام خالمین کی سرزمین سے غائب ہوں گے فرج کے لئے متوقع رہو۔ [۲]

احمد بن اسحاق بن سعد الاشعری سے منقول ہے: میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ان کے بعد ان کے جانشین کے بارے میں سوال کروں..... شاکرین میں سے بنو کہ کل روز قیامت ہمارے ساتھ اعلیٰ درجے پر فائز ہو گے۔ [۳]

ابو محمد حسن بن محمد المکتب سے منقول ہے: اس سال کہ جب شیخ ابو الحسن علی بن محمد سمری نے وفات پائی۔ میں بغداد میں تھا۔ اس کی وفات سے چند روز پہلے اس کی خدمت میں گیا۔ میں نے دیکھا ایک دستخط والی روایت لوگوں کے لئے لے آیا کہ جس کی عبارت یہ تھی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ

اے علی بن محمد سمری!

..... وہ اس کی آخری بات تھی جو سنی گئی۔ [۴]

یہاں پر ہم چند مغیرات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

نکتہ: اول

حضرت قائم علیہ السلام کی غیبت کے دو قسم کے سبب ہیں:

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۷۷

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۸۰

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۸۲

[۴] کمال الدین: ج ۲، ص ۵۱۶

قسم اول:

وہ یہ ہے کہ ہمارے لئے بیان نہیں ہوا اور ظہور کے بعد ہمارے لئے آشکار ہوگا۔ شیخ صدوق اپنی سند سے عبد اللہ بن فضل ہاشمی سے روایت نقل کرتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: بے شک قائم آل محمد علیہ السلام کے لئے غیبت طولانی ہے اور اس سے گریز نہیں ہے کہ اس زمانے میں ہر باطل فرد تردید و شک میں پڑ جائے گا۔ میں نے عرض کیا: کیوں؟ قربان جاؤ! آپؑ نے فرمایا: اس امر کو آشکار کرنے کا ہمیں اذن حاصل نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: پس ان کی غیبت میں کیا حکمت ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ حکمت ہے جو آپ سے پہلے اولیاء و حجت الہی افراد کے لئے تھی۔ البتہ قائم آل محمد علیہ السلام کی غیبت کی حکمت ان کے ظہور سے پہلے معلوم نہیں ہوگی۔ جس طرح حضرت خضر نے کشتی میں سوراخ کیا، نو جوان کو قتل کیا اور دیوار کو بنانا، ان سب امور کی حکمت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہ تھی۔ لیکن جب ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا۔

اے فضل کے بیٹے! یہ غیبت امر الہی ہے، سر خدا اور غیبت خدا ہے چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا حکیم ہے گواہی دیتا ہوں کہ ان کے تمام کام حکمت پر مبنی ہیں۔ اگرچہ اس کی علت ہمارے لئے واضح اور آشکار نہیں ہے۔ [۱]

احتجاج میں دستخط والی روایت جو قائم آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے: میری غیبت کی علت کے بارے میں خدا

فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلْ لَكُمْ تَسْأَلُهُمْ [۲]

اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو۔ کہ جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔

میرے آباء و اجداد کے زمانے میں ہر امام کی بیعت واجب تھی۔ لیکن اس حال میں خروج کروں گا کہ کسی

ظالم کی بیعت مجھ پر نہیں ہوگی۔ [۳]

قسم دوم: وہ یہ ہے کہ ہمارے آئمہ نے ہمارے لئے بیان فرمایا:

اس کی چند اقسام ہیں:

[۱] علل الشرائع: ج ۱، ص ۲۳۵

[۲] سورہ مائدہ: ۱۰۱

[۳] احتجاج: ج ۲، ص ۲۸۲

۱۔ قتل ہونی کا ذر:

یہ بحث خوف و دار میں بیان ہو چکی ہے پس آپ کی غیبت کی ایک علت یہ ہے کہ انہیں قتل کا خطرہ تھا پس آپ پر واجب ہے تلواریں اسلحہ سے قیام کریں۔ اگر آپ قیام نہ کریں تو دشمن آپ کو قتل کر دیں گے جس طرح پہلے ان کے آباء و اجداد کو ظلم و ستم سے شہید کیا۔

۲۔ کونی ظالم آپ سے بیعت نہیں لے گا۔

لوگوں کے امتحان و آزمائش کے لئے:

وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝ [۱]

نیز اللہ اس (ابتلا و آزمائش) سے یہ چاہتا تھا کہ خالص اہل ایمان کو چھانٹ کر الگ کر دے اور کافروں کو رفتہ رفتہ مٹا دے۔

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ خدا کی قسم! قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور اس وقت ہوگا جب اس سے پہلے مومنین و منافقین کا امتحان نہ ہوتا کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ جہاں تک کہ تم میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ سوائے نادر ترین نادر ترین۔

نعمانی سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کے زمانے میں دریائے فرات میں طوفان آیا۔ پس آپ کے ساتھ آپ کے دو بیٹے حسن و حسین سوار ہوئے اور گئے۔ جب ثقیف کے طائفہ نے یہ سنا تو فوراً انہوں نے کہا: علی آئے ہیں تاکہ پانی کو واپس کریں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اور میرے یہ دو فرزند شہید ہوں گے اور خدا آخر الزمان میں ضرور ایک امام کو بھیجے گا جو میری اولاد میں سے ہوگا۔ البتہ وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوں گے۔ تاکہ گروہ گروہ شخص ہو جائے۔ جہاں تک کہ ایک نادان آدمی یہ کہے گا کہ خدا کو آل محمد علیہ السلام کی ضرورت نہیں۔ [۲]

۳۔ انبیائے الہی کی سنن آپ سے میں ہوں گی:

حدیث سدید میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: ہمارے قائم آل محمد علیہ السلام کے لئے غیبت

[۱] سورۃ آل عمران: ۱۳۱

[۲] غیبت نعمانی: ۱۳۰

ہے کہ جس کی مدت طولانی ہوگی۔

میں نے عرض کیا: کیوں یا بن رسول اللہ!

آپؐ نے فرمایا: کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ انبیاء الہی کی سنن آپؐ کی غیبت میں جاری ہوں۔

اے سدیدر! ناگزیر ہے کہ ان کی مدت ختم ہو جائے۔

خدا فرماتا ہے:

لَتَرْكِبُنَّ ظُبْرًا عَن ظُبْرٍ ۝۱۱

تمہیں یونہی (تدریجاً) زینہ بزرگ چڑھنا ہے (اور ایک ایک منزل طے کرنی ہے)۔

یعنی ان کی سنن جو تم سے پہلے تھے۔ ۱۲

۵۔ خدا کی امانت ضائع نہ ہو جائے

یعنی مومنین جو کہ کافروں سے پیدا ہوں گے جیسا کہ علل الشرائع اور کمال الدین میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ابن ابی عمیر کہ جس نے اسے یاد کیا اس سے کہا یعنی چھٹے امام سے عرض کیا: امیر المومنین نے پہلے ہی مخالفین سے جنگ کیوں نہ کی

آپؐ نے فرمایا: اس آیت لَوْ تَرَىٰ كُلُّ الْوَعْدِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ (اگر وہ) اہل ایمان) الگ ہو جاتے تو ہم ان (اہل مکہ) میں سے کافروں کو دردناک سزا دیتے) کی بنا پر آپؐ نے ایسا نہیں کیا۔ ۱۴

۶۔ ہمارے برے اعمال کی وجہ سے:

ہم جب گوئی خلاف کام انجام دیتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں تو یہ بھی آپؐ کے ظہور کا ایک مانع ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جان لو! زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی لیکن لوگوں کے ظلم و ستم و اسراف کی وجہ سے خدا ان کے دیدار سے محروم رکھے گا۔ ۱۵

۱۱ سورۃ انشقاق: ۱۹

۱۲ بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۳۲

۱۳ سورۃ فتح: ۲۵

۱۴ علل الشرائع: ج ۱، ص ۱۳

۱۵ بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۱۳

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ثابت! خداوند عالم نے اس کو ستر سال قرار دیا تھا لیکن چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے۔ غضب الہی زمین پر سخت ہو گیا اور اسے ایک سو چالیس سال تاخیر کر دیا۔ ہم نے یہ مطلب تمہیں کہا اور تم نے اسے آشکار کر دیا اور اس راز کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ لہذا خدا نے بھی اسے مؤخر کر دیا۔ اب اس کا وقت ہمارے علم میں نہیں ہے۔

خدا نے فرمایا:

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُفِيْتُ ۚ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ. [۱]

خدا جسے چاہتا ہے مٹا دیا ہے اور جسے چاہے ثابت رکھتا ہے اور لوح محفوظ اس کے پاس ہے۔

ابو حمزہ ثمالی کہتا ہے: یہ گفتگو کو امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھی عرض کیا۔

آپ نے فرمایا: مطلب اسی طرح ہے۔ [۲]

ابو بصیر امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت سے عرض کیا: قربان

جاؤں! امام زمانہ علیہ السلام کا خروج کس وقت ہے؟

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں جو وقت معین نہیں کرتے اور بے شک حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ.

وقت معین کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں۔

اے ابو محمد! قائم کے ظہور سے پہلے پانچ حتمی علامات ہیں:

۱۔ ماہ رمضان میں آسمان سے عدا آئے گی۔

۲۔ سفیانی کا خروج ہوگا۔

۳۔ خراسانی کا خروج ہوگا۔

[۱] سورہ رعد: ۳۹

[۲] نصیب فتح طوسی: ۲۶۲

ہے کہ جس کی مدت طولانی ہوگی۔

میں نے عرض کیا: کیوں یا بن رسول اللہ!

آپؐ نے فرمایا: کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ انبیاء الہی کی سنن آپؐ کی غیبت میں جاری ہوں۔

اے سدیر! ناگزیر ہے کہ ان کی مدت ختم ہو جائے۔

خدا فرماتا ہے:

لَتَرْكِبُنَّ ظَهْرًا عَنْ ظَهْرٍ ۝ [۱]

تمہیں یونہی (تدریجاً) زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے (اور ایک ایک منزل طے کرنی ہے)۔

یعنی ان کی سنن جو تم سے پہلے تھے۔ [۲]

۵۔ خدا کی امانت ضائع نہ ہو جائے

یعنی مومنین جو کہ کافروں سے پیدا ہوں گے جیسا کہ علل الشرائع اور کمال الدین میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ابن ابی عمیر کہ جس نے اسے یاد کیا اس سے کہا یعنی چھپے امام سے عرض کیا: امیر المومنینؑ نے پہلے ہی مخالفین سے جنگ کیوں نہ کی

آپؐ نے فرمایا: اس آیت تَلَوْ تَزَيَّلُوا لَعَلَّ بُنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا [۳] (اگر وہ) اہل ایمان) الگ ہو جاتے تو ہم ان (اہل مکہ) میں سے کافروں کو دردناک سزا دیتے) کی بنا پر آپؐ نے ایسا نہیں کیا۔ [۴]

۶۔ ہمارے برے اعمال کی وجہ سے:

ہم جب گوئی خلاف کام انجام دیتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں تو یہ بھی آپؐ کے ظہور کا ایک مانع ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جان لو! زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی لیکن لوگوں کے ظلم و ستم و اسراف کی وجہ سے خدا ان کے دیدار سے محروم رکھے گا۔ [۵]

[۱] سورۃ النشا: ۱۹

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۳۲

[۳] سورۃ فتح: ۲۵

[۴] علل الشرائع: ۱۳

[۵] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۱۱۳

قائم آل محمد ﷺ کے دستخط والی روایت کو شیخ مفید نے اس طرح نقل کیا: اگر ہمارے پیمان کی وفاترین تو انہیں جلدی نعتیں ملیں گی اور ہمارے دیدار کی سعادت کامل معرفت سے بہرہ مند ہو گے۔^[۱]

نکتہ دوم:

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ قائم آل محمد ﷺ کی دو غیبت ہیں:

(۱) صغریٰ (۲) کبریٰ

غیبت صغریٰ کی مدت آپ کی ولادت سے لے کر سری کی وفات تک ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات آٹھ ربیع الاول دو سو ساٹھ ہجری میں ہوئی اور سری نے پندرہ شعبان تین سو اٹھائیس (۳۲۸ھ) میں وفات پائی۔ لہذا غیبت صغریٰ اڑسٹھ (۶۸) سال بنتے ہیں۔

نکتہ سوم:

غیبت کبریٰ کے لئے۔ اس کی ابتدا سری کی وفات سے ہے اور انتہا معلوم نہیں ہے بلکہ فرمان خدا کے تابع

ہے۔

اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں۔ بحار الانوار میں شیخ طوسی اپنی سند سے فضیل سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے پوچھا: کیا قائم علیہ السلام کے لئے کوئی وقت ہے؟

آپ نے فرمایا:

كَذَّبَ الْوَقَّاتُونَ كَذَّبَ الْوَقَّاتُونَ كَذَّبَ الْوَقَّاتُونَ^[۲]

جو وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا: جب امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین

کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں ہم نے نہ ماضی میں وقت معین کیا اور نہ آئندہ وقت معین کریں گے۔^[۳]

کتاب المحجة میں فضل بن عمر سے منقول ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا امام مہدی کے

[۱] احتیاج: ج ۲، ص ۳۲۵

[۲] غیبت شیخ طوسی: ۲۶۲

[۳] غیبت شیخ طوسی: ۲۶۲

ظہور کا وقت معین ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ہم ان کے وقت معین کریں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! علت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کیونکہ وہ ساعت ہے کہ خدا فرماتا ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجِئُهَا الْيَوْفِئَهَا إِلَّا هُوَ. [۱]

(اے رسول) لوگ آپؐ سے قیامت کی گھڑی کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ کہہ دو کہ اس کا علم تو میرے پروردگار کے ہی پاس ہے اسے اس کا وقت آنے پر وہی ظاہر کرے گا۔

ایک صحیح خبر میں محمد بن مسلم حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جب لوگوں نے تیرے لئے وقت معین کیا تو ڈرنا مت اور تکذیب بھی نہ کرنا کیونکہ ہم کسی کے لئے وقت معین نہیں کرتے۔ [۲]
محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر علیہ السلام سے سوال ہوا: کیا امام قائم علیہ السلام کی حکومت کے لئے وقت معین ہے؟

آپؐ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ خدا کا علم وقت کو معین کرنے والوں پر غالب ہے۔ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس رات میقات کا وعدہ دیا اور بعد میں دس رات کا اضافہ کیا گیا۔

نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ دس رات کو جانتا تھا اور نہ بنی اسرائیل جانتی تھی کیونکہ جب تیس رات گزریں تو بنی اسرائیل نے کہا: موسیٰ نے ہمیں فریاد دی۔ لہذا انہوں نے گوسالہ کی پوجا شروع کر دی لیکن جب لوگوں میں فقر اور غربت زیا ہوئی۔ ایک دوسرے کو قبول نہیں کیا اور انکار کیا۔ اس زمانے میں ہر صبح وشام قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور کی انتظار میں رہو [۳]

ایک روایت صحیح میں ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے: ستر سال تک مصائب ہیں اور بلا کے بعد آرام ہوگا۔ اب وہ ستر سال تو گزر چکے ہیں اور آرام نہیں دیکھا۔

[۱] سورہ اعراف: ۱۷۸

[۲] غیبت شیخ طوسی: ۲۶۲

[۳] غیبت شیخ طوسی: ۲۶۲

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ثابت! خداوند عالم نے اس کو ستر سال قرار دیا تھا لیکن چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے۔ غضب الہی زمین پر سخت ہو گیا اور اسے ایک سو چالیس سال تاخیر کر دیا۔ ہم نے یہ مطلب تمہیں کہا اور تم نے اسے آشکار کر دیا اور اس راز کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ لہذا خدا نے بھی اسے مؤخر کر دیا۔ اب اس کا وقت ہمارے علم میں نہیں ہے۔

خدا نے فرمایا:

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُفِيْتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝

خدا جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہے ثابت رکھتا ہے اور لوح محفوظ اس کے پاس ہے۔

ابو حمزہ ثمالی کہتا ہے: یہ گفتگو کو امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھی عرض کیا۔

آپ نے فرمایا: مطلب اسی طرح ہے۔ [۱]

ابو بصیر امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت سے عرض کیا: قربان

جاؤں! امام زمانہ علیہ السلام کا خروج کس وقت ہے؟

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں جو وقت معین نہیں کرتے اور بے شک حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَذَّبَ الْوَقَّاتُونَ.

وقت معین کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں۔

اے ابو محمد! قائم کے ظہور سے پہلے پانچ حتمی علامات ہیں:

۱۔ ماہ رمضان میں آسمان سے ندا آئے گی۔

۲۔ سفیانی کا خروج ہوگا۔

۳۔ خراسانی کا خروج ہوگا۔

[۱] سورہ رعد: ۳۹

[۲] غیبت شیخ طوسی: ۲۶۲

۴۔ نفس زکیہ کو قتل کر دیا جائے گا۔

۵۔ پیداوائی زمین دھنس جائے گی۔ [۱]

بحار الانوار میں مروی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا علم خدا کے پاس ہے اور جو اس کے لئے وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ [۲]

نکتہ چہارم:

یہ کہ ائمہ نے امام زمانہ علیہ السلام کی ہر دو غیبت کے بارے میں خبر دی ہے۔ بحار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ ائمہ کی تعداد کو شمار کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا: پھر ان کا امام ان سے غائب ہوں گے۔ ایک دوسرے سے زیادہ طولانی ہے۔

راوی کہتا ہے: اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا: ہوشیار رہو! ساتویں امام سے پانچویں امام جب غائب ہوں گے۔ علیؑ نے فرمایا: میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غیبت کے وقت کیا حالت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: صبر کرے تاکہ خدا اسے خروج کریں گے اور ان کے سر پر میرا عمامہ، میری زرہ اور ذوالفقار ان کے ہمراہ ہوگی۔ منادی ندا دے گا، یہ مہدی خلیفۃ اللہ ہے اس کی پیروی کرو۔ [۳]

امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ صاحب زمان کے لئے دو غیبت ہیں۔ [۴]

ایک حدیث میں آپؐ سے مروی ہے کہ قائم آل محمد علیہ السلام کے لئے دو غیبت ہیں۔ ایک کہے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے اور معلوم نہیں کس بیابان میں چلے گئے ہیں۔ [۵]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے حازم بن حبیب سے فرمایا: اے حازم! اس قائم کے لئے دو غیبت ہیں کہ دوسری میں وہ ظاہر ہوں گے۔ اگر کوئی اس کے پاس آئے اور کہے اس کی تصدیق نہ کر۔ [۶]

[۱] غیبت نعمانی: ۲۸۹

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۱۱

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۸۰

[۴] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۵

[۵] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۶

[۶] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۴

ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ آپؐ کے لئے دو غیبت ہیں ایک چھوٹی اور دوسری طولانی۔ پہلی غیبت میں صرف آپؐ کے خاص افراد آپؐ کے گھر کو جانتے ہیں۔ [۱]

نکتہ پنجم:

یہ کہ حضرت قائمؑ زمانہ غیبت میں لوگوں پر ناظر ہیں لیکن لوگ انہیں دیکھ سکتے ہیں۔
بحار میں نعمانی اپنی سند سے سدید صیرفی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے سنا حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: قائم آل محمدؑ میں حضرت یوسفؑ سے مشابہ ہیں۔
میں نے عرض کیا: تم غیبت کی خبر دے رہے ہو؟

آپؑ نے فرمایا: یہ افراد معلوم ہیں اور خنزیر کے مشابہ ہیں۔ کیوں اس کلام کا انکار کرتے ہیں؟
حضرت یوسفؑ کے بھائی عقل مند اور مصمم تھے وہ یوسفؑ سے ملتے تھے ان سے باتیں کرتے اور ان سے معاملہ کرتے تھے۔ رفت و آمد تھی۔ جس پر حضرت یوسفؑ نے کہا: میں یوسف ہوں اس وقت بھائیوں نے پہچانا۔ لہذا امت سرگردان کیسے انکار کرتے ہیں کہ جب خدا چاہے اپنی محبت کو مخفی رکھے۔ حضرت یوسفؑ مصر کے بادشاہ تھے اور یہ درمیانہ فاصلہ اٹھارہ دن کا تھا اگر خدا چاہتا تو حضرت یوسفؑ کی جگہ بتا دیتا۔ پس یہ امت کے انکار کرتی ہے کہ خدا نے آپؑ سے وہی معاملہ کیا جو حضرت یوسفؑ کے ساتھ ہوا۔ تمہارا مظلوم پیشوا جس کا حق غضب ہو گیا اور صاحب امر ان کے درمیان رفت و آمد رکھتا ہے لوگوں کے بازاروں میں جاتا ہے ان کے فرشتوں پر پاؤں رکھتا ہے لیکن وہ نہیں پہچانتے؟ جب تک خدا انہیں اذن نہ دے کہ وہ ظہور کا اعلان کریں۔

چنانچہ یوسفؑ کو اجازت دی گئی۔ جب ان کے بھائیوں نے پوچھا: تم یوسفؑ ہو؟

اس نے کہا: ہاں میں وہی یوسف ہوں۔ [۲]

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: لوگ امام زمانہؑ کو نہیں دیکھیں گے۔ پس وہ حج کے موسم ان کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں لیکن لوگ دیکھنے سے قاصر ہیں۔ [۳]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۵

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۳

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۵۱

۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کی غربت:

غربت کے دو معانی ہیں:

۲۔ دوستوں اور یاروں کی کمی

۱۔ خاندان، وطن اور شہر سے دوری

حضرت قائم علیہ السلام آل محمد علیہم السلام میں دونوں معانی پائے جاتے ہیں پس اے اللہ کے بندو! اس کی نصرت کرو۔ اے اللہ کے بندو! ان کی مدد کرو۔ حضرت کا لوگوں سے عزت والی حدیث پہلے حقی پر دلالت کرتی ہے اور دوسری روایت جس میں کہا گیا ہے کہ جب آپ کے اصحاب خاص کر تعداد تین سو تیرہ ہو جائے گی خدا ان کا ظہور فرمائے گا۔ یہ مطلب دوسرے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ پس اے عقل مند انسان! غور کرو اور دیکھو کہ کیسے صدیاں اور سال گزر گئے ہیں اور حضرت کے لئے یہ تعداد میسر نہیں ہوئی اور یہ غربت پر بہترین شاہد ہے۔

اس معنی پر دوسری دلیل ایک روایت ہے کہ بحار میں غیبت شیخ طوسی میں نقل ہوا کہ: نفس زکیہ آل محمد علیہم السلام میں سے ایک جوان ہیں جن کا نام محمد بن حسن ہے جو بے جرم و گناہ قتل کیا جائے گا۔ اس وقت خدا قائم آل محمد علیہم السلام کا ایک گروہ کے ساتھ ظہور فرمائے گا۔ جب وہ خروج کریں گے لوگ ان کے حال پر گریہ کریں گے کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ وہ جلد ہی دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو جائیں گے۔ لیکن خدا ان کے لئے مشرق و مغرب کو ان کے لئے وسیع کر دے گا۔

جان لو! وہ حقیقی مسلمان ہیں آگاہ رہو! بہترین جہاد آخر زمانہ میں ہوگا۔ [۱]

۶۔ قائم علیہ السلام کے زمانے میں مسلمانوں کی فتح

بعض مطلب بیان ہو چکے ہیں۔ کتاب المحجۃ میں زرارہ سے روایت ہے: حضرت امام باقر علیہ السلام نے

اس آیت وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۝ (اور تمام مشرکین سے اسی طرح جنگ کرو جس طرح کہ وہ تم سب سے کرتے ہیں) کے بارے میں فرمایا ہے: کوئی شرک باقی نہیں رہے گا۔

وَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۝ [۴]

تمام دین خدا کے لئے ہے۔

۶۸۔ قائم علیہ السلام کی برکت سے مومنین کا بے نیاز ہونا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم میں سے ایک مرد جستجو کرے گا کہ وہ اپنے مال سے احسان کرے گا اور اپنی زکات سے اس کی مدد کرے گا۔ لوگ روزی سے بے نیاز ہوں گے۔

۶۹۔ حق و باطل میں فرق

اس مطلب پر ایک روایت دلالت کرتی ہے جو بحار الانوار سے نقل کیا کہ اس نے کہا حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گے۔ جب تک آسمان سے ایک ندانہ آجائے:

اے اہل حق! جدا ہو جاؤ! اے اہل باطل جدا ہو جاؤ۔

پس ایک دوسرے جدا ہو جائیں۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا:

أَضْلَحَكَ اللَّهُ.

کیا خدا آنے کے بعد پھر یہ دوبارہ جمع ہو جائیں گے؟

[۱] سورہ توبہ: ۳۶

[۲] سورہ انفال: ۳۹

آپؐ نے فرمایا: نہیں۔

خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۚ ۝ [۱]
اللہ مومنوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم اب ہو۔ جب تک وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے۔ [۲]

اسی کتاب میں حضرت امیرؓ سے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں ملتا ہے کہ آپؐ نے ظہور کے واقعات کے بارے میں فرمایا: مشرق سے ماہ رمضان ایک منادی ندا دے گا۔ صبح سویرے ندا دے گا:
اے اہل ہدایت! جمع ہو جاؤ! شفق کی سرخی غائب ہونے کے بعد مغرب سے ایک ندا آئے گی۔
اے اہل باطل! جمع ہو جاؤ! کل خورشید کا ظہر کے وقت رنگ تبدیل ہوگا اور زرد ہو جائے گی پھر گھٹ اندھیرا ہو جائے گا۔ تیسرے دن خدا حق کو باطل سے جدا کرے گا۔ دابہ الارض خروج کرے گا اور رومی کہف جوانوں تک آئیں گے۔ پس خدا اصحاب کہف کو ان کے کتے سمیت بیدار کرے گا۔ ان میں سے ایک کا نام ملیح ہے۔ دوسرے کا نام فصلا اور دونوں شاہد ہیں حضرت قائمؑ کے تسلیم ہوں گے۔

غیبت نعمانی سے ربان بن تغلب سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: دنیا و آخرت کو نہیں پہنچے گی جب تک ایک منادی ندا نہ دے۔ اے اہل حق! جمع ہو جاؤ پس ان کو ایک زمین میں قرار دیا جائے گا۔ پھر دوبارہ ندا آئے گی۔ اے اہل باطل! جمع ہو جاؤ۔ پس وہ بھی ایک زمین پر جمع ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ دو گروہ آپس میں جمع ہو سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! یہ ہے کہ خدا نے فرمایا:

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۚ ۝ [۳]
اللہ مومنوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم اب ہو۔ جب تک وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر

[۱] سورۃ انفال: ۳۹

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۲۲، تفسیر عیاشی: ج ۱، ص ۲۰۷

[۳] سورۃ انفال: ۳۹

۷۔ قائم علیہ السلام کے ہاتھوں مومنین کے لئے فرج

اس مطلب پر ایک عبارت دلالت کرتی ہے جو مستحفظہ والی روایات میں احتجاج میں اس طرح ملتا ہے:

وَأَكْمُرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ. [۱]

نیز روز جمعہ کی زیارت میں ہم پڑھتے ہیں:

هَذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ وَالْفَرَجُ فِيهِ

لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدِكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ. [۲]

آج کا دن روز جمعہ رہے۔ یہ آپ کا دن ہے مومنین کو تیری وجہ سے کشائش ملے گی

کا فر آپ کی تلوار سے قتل ہوں گے۔

نیز کمال الدین میں ابراہیم کرخی سے روایت ہے کہ اس نے کہا: ایک دفعہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی

خدمت میں تھا:..... ایسی کلام نے مجھے کبھی خوش نہیں کیا اور میری آنکھوں کو روشن نہیں کیا۔ [۳]

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے ظالموں کے دور میں مومنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے

فرمایا: لوگوں میں تم مردار کی مانند اور ان کے سامنے تم حقیر ہو گے۔

اور یہ فرمان خدا ہے:

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْشَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا. [۴]

[۱] کمال الدین وتمام النعمة / ج 2/ 485/45 باب ذکر التوقيعات الواردة عن القائم ع ص: 482

[۲] جمال الأسبوع بکمال العمل المبرور / 38/ يوم الجمعة وهو يوم صاحب الزمان صلوات الله عليه و

باسمه وهو اليوم الذي يظهر فيه عجل الله فرجه ص: 37

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۴

[۴] سورہ یوسف: ۱۱۰

یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہونے لگے اور خیال کرنے لگے کہ (شاید) ان سے جھوٹ بولا گیا ہے تو (اچانک) ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی۔

بحار میں غیبت شیخ طوسی سے روایت ہے کہ وہب بن منبہ نے ابن عباس سے ایک طولانی حدیث کو نقل کیا ابن عباس کہتے ہیں: اے وہب! خدا کی قسم! وہ میری اولاد میں سے نہیں ہے لیکن علی کی اولاد میں سے ہے خوش نصیب ہیں وہ افراد جو ان کا زمانہ پائیں گے اور خدا ان کے وجود مبارک سے امت کو کشائش دے گا۔ حتیٰ کہ زمین عدل انصاف سے پر ہو جائے گی۔ [۱]

حضرت امام صادق علیہ السلام کی دعا جو آپ کے بارے میں اکیس میں پڑھی جاتی ہے اور کتاب اقبال سے منقول ہے کہ یہ کہ اجازت دیں کسی کے کشائش سے اولیاء کے فرج اور..... [۲]

اے۔ کافروں کے ملک و شہر فتح ہوں گے

کتاب کمال الدین میں رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد ائمہ کی تعداد بارہ ہے۔ یا علی! پہلے تم ہو گے اور آخری قائم آل محمد ﷺ ہوگا۔ خدا اس کے دست مبارک سے شرق و غرب کو فتح کرے گا۔ [۳]

بحار الانوار کی جلد نمبر ۹ میں امالی شیخ طوسی سے رسول خدا ﷺ سے مروی ہے کہ ایک حدیث میں جابر سے فرمایا: پس خدا نے نبوت کو مجھ پر ختم کیا اور علی کی ولادت ہوئی پس ان کو وصیت کی۔ پھر ہمارے دونوں بے نطفے آپس میں ملے اور حسن و حسین پیدا ہوئے اور خدا نے ان پر اسباط سے نبوت کو ختم فرمایا اور میری اولاد اس میں قرار دی۔ نیز وہ جو شہر و ملک فتح کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح پہلے ظلم و ستم سے پر بھی۔ [۴]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۷۶

[۲] اقبال: ۲۰۱

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۸۲

[۴] بحار الانوار: ج ۳، ص ۳۶، امالی شیخ طوسی: ج ۲، ص ۱۱۳

بحار کی حیر ہویں جلد میں امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائم آل محمد علیہ السلام تین سو سال حکومت کریں گے جتنی دیر اصحاب کھف غار میں رہے ہیں۔ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے۔ جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔ پس خدا اس کے لئے شرق و غرب تک فتح قرار دے گا۔ اور لوگوں کو قتل کرے گا اور دین محمد کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے گا اور سلیمان بن داؤد کا سلوک کرے گا۔ آفتاب و چاند کو صدا دے گا وہ جواب دیں گے اس کے لئے زمین نورانی ہوگی۔ اس کی وصی ہوگی اور آپؑ وحی کے مطابق عمل کریں گے۔ [۱]

کتاب غایۃ المرام میں اہل سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ آپؑ کا چہرہ چالیس سالگی اور ان کی صورت ستارہ کی مانند درخشاں ہوگی۔ اور دائیں رخسار پر ایک سیاہ خال کا نشانہ ہوگا۔ اس کی دو عبا میں ہوں گی۔ ایک بنی اسرائیل ہے وہ گنج و خزانہ کو زمین سے باہر نکالیں گے۔ [۲]

نیز آپؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک ہمارے خاندان میں سے ایک آدمی حکومت نہ کر لے۔ وہ قسطنطنیہ و جبل الدلیلہ کو فتح کرے گا۔ اگر دنیا میں عمر کا ایک دن باقی رہتا تو خدا اسے اتنا طولانی کرے گا تا اس کو فتح کرے گا۔ [۳]

بحار میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے جب مہدی علیہ السلام ظہور کریں گے۔ ہر عالم میں ایک آدمی کو قرار دے گا اور اسے کہے گا۔ اگر کوئی موضوع تم پر عارضی ہو اور تم اسے نہ سمجھ سکو کہ کیسے قضاوت کرنی ہے۔ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دیکھو اور جو کچھ اس پر ہے اس پر عمل کرو اور لشکر قسطنطنیہ بھیجے گا۔ جو طبع میں پہنچیں گے ایک چیز کو اپنے پاؤں سے لکھیں گے۔ وہ پانی پر چلیں گے۔ یہ آپؑ کے اصحاب ہیں جو پانی پر چلتے ہیں۔ ان میں تین کمالات پائے جاتے ہیں۔ شہروں کے دروازے آپؑ پر کھول دیئے جائیں گے۔ جس میں وہ داخل ہو جائیں گے اور جو کچھ چاہیں گے حکم دیں گے۔ [۴]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۹۰

[۲] غایۃ المرام: ۶۹۳

[۳] غایۃ المرام: ۶۹۵

[۴] غایۃ المرام: ۶۹۵

۷۲۔ ائمہ علیہم السلام کی خون خواہی کیلئے جعفر احمر کو فتح کرنا

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ابن ابی یعفور سے فرمایا: میرے پاس جعفر احمر ہے۔

میں نے عرض کیا: جعفر احمر میں کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اسلحہ ہے جو خون کا انتقام لینے کے لئے ہے۔^[۱]

۷۳۔ آپ کی تلوار سے کافرین کا قتل

اس مطلب پر دلیل روایت مستفیض بلکہ متواتر ہے۔ بحار میں اور اختصاص نامی کتاب میں معاویہ دہنی امام

جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت: "يُعْرِفُ الْمُنْجِرُ مَوْنُ بَسِيْمُهُمْ فَيُوْخِذُ بِالْاَوْحَى وَالْاَقْدَامِ" (مجرم

اپنے چہروں (اپنی علامتوں) سے پہچان لئے جائیں گے اور پھر پیشانیوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے) کے

بارے میں فرمایا: اے معاویہ! اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ روز قیامت خدا مجرمین کو ان کے چہروں سے پہچانے گا۔ حکم دے گا، ان کی

پیشانی اور پاؤں سے پکڑ کر آگ میں ڈال دیں۔

فرمایا: جس خدا نے خود مخلوق کو پیدا کیا اسے پہچاننے کی کیا ضرورت ہے۔

میں نے عرض کیا پس قربان جاؤں! پھر آیت کا معنی کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جب حضرت قائم علیہ السلام ظہور کریں گے خدا آپ کی چہرہ شناسی عطا فرمائے گا۔ اس وقت حکم

[۱] کافی: ج ۱، ص ۲۴۰

[۲] سورہ بقرہ: ۲۱۰

دے گا کافروں کو پیشانی اور پاؤں سے پکڑو پھر تلوار چلاؤ۔^[۱]

کتاب المحجة میں ابو بصیر حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

یہ آیت ہمارے قائم کے بارے میں نازل ہوئی اور وہی ہے جو ان کو چہروں سے شناخت کرے گا۔ پس

آپ اور آپ کے اصحاب انہیں قتل کریں گے۔^[۲]

عمیاشی اپنی سند سے ابن بکیر سے روایت نقل کرتا ہے: حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے یہ آیت "وَلَا أَسْأَلُكُمْ فِي

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا۔"^[۳] (جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ہیں سب خوشی سے یا ناخوشی سے

(چار و ناچار) اسی کی بارگاہ میں سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت قائم علیہ السلام

آل محمد علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب یہودی، عیسائی، صابئین، زندقہ، مرتد اور کفار شرق و غرب میں

آپ پر قیام کریں گے آپ سب اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں گے۔ جس نے اپنی رغبت سے اسلام قبول کر لیا۔

آپ اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھیں و زکات دیں اور جو کچھ مسلمانوں پر واجب ہے انجام دیں۔ جو اسلام قبول نہیں

کرے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ زمین میں مشرق سے مغرب تک ایک کافر بھی باقی نہیں رہے گا۔ سب موحد

ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں از زمین پر بہت سے لوگ ہیں قائم آل محمد علیہم السلام کے سب کو مسلمان کرے گا یا

قتل کریں گے۔

آپ نے فرمایا: جب خدا چاہے زیادہ کو کم اور کم کو زیادہ کر دیتا ہے۔^[۴]

ابو بصیر حضرت امام صادق علیہ السلام سے اس آیت "هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔"^[۵] (وہ (اللہ) وہی ہے جس نے ہدایت اور دین حق دے

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۲۰

[۲] المحجة: ۲۱۴

[۳] سورہ عمران: ۸۳

[۴] تفسیر عمیاشی: ج ۱، ص ۱۸۳

[۵] سورہ توبہ: ۳۳

کر اپنے رسول کو بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں) کے بارے میں پوچھا: تو آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم! ابھی اس کی تاویل نازل نہیں ہوئی۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! کب اس کی تاویل نازل ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: جب قائم آل محمد ﷺ ظہور کریں گے۔ جب آپؐ ظہور کریں گے تو کوئی کافر یا مشرک باقی نہیں رہے گا۔ اگر کافر کے دل میں سنگ ہو تو وہ کہے گا: اے مومن! میرے شکم میں کافر یا مشرک ہے اسے قتل کر دیں خدا اسے الگ کر دے گا اور اسے قتل کر دیا جائے گا۔ [۱]

مفضل بن عمر سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امام صادق ﷺ سے اس آیت "وَلَنُنْزِلَنَّ لَهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْاَكْثَرَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" [۲] (اور ہم انہیں (قیامت والے) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ باز آجائیں) کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: عذاب ادنیٰ عذاب سقر سے نزدیک ہے۔ اور قیام اکبر سے مراد قیام امام مہدی ﷺ ہے۔ [۳]

کشف البیان میں امام صادق ﷺ سے اس آیت کے معنی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد عذاب ردنی، قحط و خشک سالی ہے اور عذاب اکبر سے مراد امام زمانہ ﷺ کا تلوار کے ساتھ خروج ہے۔

بحار میں الاختصاص سے ایک مرفوع حدیث نقل ہوئی ہے کہ امام جعفر صادق ﷺ نے فرمایا: جب امام زمانہ ﷺ قیام کریں گے تو میدان کوفہ میں آکر پاؤں زمین پر ماریں گے اور ہاتھ سے اشارہ کریں گے پھر کہیں گے: یہاں پر کنواں کھودیں اور پاؤں زمین پر ماریں گے۔ وہاں ایک کنواں کھودیں گے اور بارہ ہزار افراد، بارہ ہزار زرہ، بارہ ہزار شمشیریں، بارہ ہزار ٹوپیاں، اس وقت آپؐ کے بارہ ہزار پیروکار یا غلام کو بلائیں گے۔ انہیں یہ سب اسلحہ پہنائیں گے۔ پھر فرمائیں گے جو کچھ تمہارے ساتھ ہے اگر کسی پر نہ ہو تو اسے قتل کر دو۔ [۴]

نعمانی اپنی سند سے امام باقر ﷺ سے نقل کرتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر لوگ جانتے ہوتے کہ جب امام قائم

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۶۰

[۲] سورہ ہجده: ۲۱

[۳] تفسیر البرہان: ج ۳، ص ۲۸۸

[۴] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳

ظہور کریں گے تو کیا کرتے ان میں اکثر اس بات کے مائل ہوئے کہ امام کو نہ دیکھتے کہ وہ لوگوں کو قتل کریں گے۔ البتہ حضرت قریش سے قتل شروع کریں گے اور بتہ سے لوگوں کے آمنے سامنے ہونے کے بعد قتل ہو جائیں گے۔ بہت سے لوگ کہیں گے کہ یہ آل محمد ﷺ سے نہیں ہیں اگر ان میں سے ہو تو رحم کرنے والا ہوتا۔

ارشاد دہلی سے باقرہ ﷺ سے روایت نقل ہوئی کہ آپ نے فرمایا: جب حضرت قائم ﷺ ظہور کریں گے تو کوفہ کی طرف جائیں گے اور پھر کئی دس ہزار افراد اسلحہ سے لیس ہو کر آئیں گے۔ آپ سے عرض کریں گے ہمیں وہاں واپس پلٹا دو جہاں سے ہم آئے ہیں کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں۔ آپ ان سب کو قتل کرنے کے بعد گلی میں داخل ہوں گے اور ہر منافق کو داصل جہنم کر دیں گے ان کے گلوں کو خراب کر دیں گے۔ آپ کے جنگجو افراد انہیں قتل کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ خوشنود ہوگا۔^[۱]

۷۲۔ شیطان رجم کا قتل

بحار میں کتاب الانوار المصیہ میں ایک مرفوع حدیث کے ضمن میں اسحاق بن عمار سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: میں نے حضرت سے پوچھا: یہ کہ خدا نے شیطان کو مہلت دی اور اپنی کتاب میں خدا فرماتا ہے:

فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ ﴿١﴾ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٢﴾

آپ نے فرمایا: وقت معلوم حضرت قائم ﷺ کے ظہور کا وقت مراد ہے۔ جب خدا ان کا ظہور فرمائے گا اور مسجد کوفہ ہو کہ ابلیس ذلت سے آئے گا اور کہے گا: افسوس! افسوس! اس دن پر! اس وقت اس کی پیشانی اور گردن سے پکڑ کر زمین پر ماریں گے۔ اس روز روز معلوم ہے اور اس کے وقت کی مہلت ختم ہو جائے گی۔^[۳]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۸

[۲] سورہ حجر: ۳۸، ۳۹

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۷۶

۵۔ ظہور کے وقت مومنین کے دل مضبوط ہوں گے

ایک مطلب پر ایک روایت دلالت کرتی ہے جو بخاری میں خصال سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ خدا ہمارے شیعوں سے آفات و مصائب دور کر دے گا۔ مومنین کے دل لوہے کے ٹکڑے کی مانند مضبوط ہوں گے۔ ہر ایک آدمی کی قدرت چالیس مردوں کے برابر ہوگی۔ وہ زمین پر حاکم ہوں گے۔ [۱]

بصائر میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے: امام قائم دشمنوں کو پاؤں کی ٹھوکریں ماریں گے۔ یہ وہ وقت ہے کہ نزول رحمت خدا، بندوں پر۔ [۲]

کمال الدین میں حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں یہ کہ حضرت لوط نے اپنی قوم سے فرمایا:

لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ ذُكُنِّ شَدِيدٍ [۳]

کاش مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا یہ کہ میں کسی مضبوط پایہ کا سہارا لے سکتا۔

اس سے مراد قائم آل محمد علیہم السلام کی قدرت کی غنی اور رکن شدید سے مراد آپؑ کے اصحاب ہیں کہ ایک مرد کی قدرت چالیس مرد کے برابر ہوگی۔ اور ان کے دل کوہ آہن سے زیادہ محکم ہوں گے۔ [۴]

بخاری میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے: ب ایسا ہوگا تو تم میں سے ہر آدمی کی قدرت چالیس مرد کی قدرت کے برابر ہوگی اور ان کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے کہ اگر وہ پہاڑوں پر حملہ کریں تو انہیں شکاف دیں گے۔ [۵]

[۱] بخاری الانوار: ج ۵۲، ص ۳۱۶

[۲] بصائر الدرجات: ۲۳

[۳] سورہ ہود: ۸۰

[۴] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۷۳

[۵] بخاری الانوار: ج ۵۲، ص ۳۹۱

۷۷۔ امام قائم علیہ السلام مومنین کا قرضہ ادا کریں گے

کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مومن یا مسلمان دنیا سے جاتا ہے اور مقروض ہو کر جاتا ہے۔ از روئے فساد اور اسراف نہ ہوں تو امام پر ضروری ہے کہ وہ قرض کو ادا کریں۔^[۱]

الحجۃ اور بحار میں ملتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے ایک طولانی حدیث میں فرمایا: پھر آپؑ کو فدیہ کی طرف آئیں گے وہاں آرام گاہ ہوگی۔

کوئی مسلمان غلام نہیں رہے گا سب کو آزاد کر دیں گے۔ آپؑ سب کا قرض ادا کریں گے کسی کا حق ضائع نہ ہوگا۔ اور جو غلام آپؑ کی طرف سے قتل کیا جائے گا اس کی دیت ادا ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کریں گے۔ جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔ آپؑ اپنے خاندان سمیت رجبہ میں سکونت اختیار کریں گے۔ رجبہ حضرت نوح علیہ السلام کی منزل گاہ ہے۔ یہ زمین زرخیز اور اچھی ہے۔ آل محمد علیہم السلام کا کوئی آدمی سکونت اختیار نہیں کرے جب اسے پاکیزہ زمین نہ مل جائے۔ وہ پاکیزہ اولیاء ہیں۔^[۲]

بحار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام سب سے پہلے یہ کام انجام دیں گے کہ ہر جگہ ندادیں گے۔ توجہ کریں! اگر ہمارے شیعہ میں سے کوئی مقروض ہے تو وہ آئے اور کہے تاکہ اگر اس کا قرض رائی کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو اسے ادا کیا جائے گا۔ چہ جائے! سونا، چاندی اور زمین وغیرہ کا قرض بھی ادا کیا جائے گا۔

[۱] کافی: ج ۱، ص ۴۰۷

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۲۲

۷۔ قضاے حوائج مومنین

یہاں پر دو واقعات کو ذکر کرتے ہیں جو اس مطلب سے مربوط ہیں:

واقعہ اول:

یہ واقعہ محمد تقی موسوی اصفہانی (جو مولف کتاب ہیں) کا ہے۔ تالیف کتاب سے پہلے مجھ پر زیادہ قرض تھا۔ پس ماہ رمضان کی راتوں میں سے ایک رات قائم رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے آباء و اجداد سے متوسل ہوا ہوں اور حاجت کو ذکر کیا۔ طلوع آفتاب کے بعد جب میں نے مسجد میں مراجعہ کیا اور وہاں میں سویا ہوں۔ آپ نے خواب میں مجھے فرمایا: تھوڑا صبر کر، میں اپنے خاص دوستوں سے مال جمع کروں اور تجھے دوں گا۔ میں خوشحال اور مسرور ہوا اور خدا کا شکر بجا لایا۔ تھوڑی سی دیر کے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے رقم دی اور کہا: یہ امام کا حصہ ہے۔

پس میں بہت خوش ہوا اور اپنے آپ سے کہنے لگا:

هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلِ : قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ^[۱]

یہ میرے خواب کی تعبیر ہے کہ جسے خدا نے حقیقت کر دکھایا۔

اے مسلمان بھائیو! میں تمہیں حضرت قائم رحمۃ اللہ علیہ سے توسل کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

کافی میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امام ماں کے شکم میں سنتے ہیں جب آپ

کی ولادت ہوں تو دوکاندھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا تھا:

وَمَمَّنْتُ كَلِمَتَ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ^[۲]

اور آپ کے پروردگار کی بات صدق و سچائی اور عدل و انصاف کے لحاظ سے مکمل ہے اور اس کی باتوں کا کوئی

بدلنے والا نہیں ہے اور وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

[۱] سورۃ یوسف: ۱۰۰

[۲] سورۃ انعام: ۱۱۵

جب انہیں امامت ملے گی خدا ان کے لئے نور کی عمود قرار دے گا جس کے ذریعے ہر شہری کے انجام دینے کے فعل کو دیکھتے ہیں۔^[۱]

واقعہ دوم:

حاجی مرز نوری جنہ الماوی میں اس طرح لکھتے ہیں۔ ماہ جمادی الاول سال ۱۲۹۹ ش تھا۔ ایک آدمی آقا محمد مہدی کا ظہور میں آیا۔ وہ بندر ملوین میں ساکن ہوا۔ وہ جہاں سخت مریض میں مبتلا ہوا اور صحت یابی کے بعد بہرہ اور گونگا ہو گیا۔ وہ شفاء کے لئے ائمہ کی زیارت کرنے کے لئے عراق گیا اور ائمہ سے توسل کیا۔ اور عراق میں آپ کے رشتہ دار تاجروہاں تھے۔ ان کے ان کے پاس گیا اور بیس دن تک وہاں ٹھہرا۔ آخر کار اس نے سامرہ جانے کا ارادہ کیا۔ اس کے رشتہ دار سے وہاں سے کشتی میں سوار کرایا۔ جب وہ اس پاک سرزمین پر پہنچا۔ دس جمادی الثانی ظہر جمعہ کے بعد اس سال سرداب میں داخل ہوا۔ اور وہاں مقدس افراد پہلے بھی موجود تھے۔ آپ سے توسل کیا۔ دیوار پر زندگی نامہ لکھا اور لوگوں سے بھی دعا کے لئے کہا: وہ خود بھی کافی مدت تک دعا اور توسل کیا۔ ابھی دعا ختم نہیں ہوئی کہ خدا نے معجزہ کے ذریعے حضرت قائم علیہ السلام نے اسے شفا دی اور فصیح زبان سے بولنا ہوا۔ سرداب سے باہر آیا ہفتے کے دن اسے مرز نوری کی خدمت میں لایا گیا۔

اس شخص نے آپ کے سامنے سورہ حمد کی تبرک پڑھی۔ ہر جگہ خوشی ہی خوشی تھی اتوار اور پیر کو محسن سکون میں علماء و طلباء نے چن منایا۔ جگہ جگہ کوچہ راہاں کیا نظم پڑھی اور مختلف ممالک میں منتشر کیا۔ جو لوگ اس کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ ان کو مریض ہوتے اور شفا پاتے دیکھا اور اسے ایک نظم کی صورت میں لکھا۔

۸۔ قائم کی برحق قضاوت

بحار میں دعوات راوندی سے اور وہ حسن بن طریف سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا اور حضرت قائم علیہ السلام کے بارے میں پوچھا کہ جب وہ ظہور کریں گے تو لوگوں میں کیسے

قضاوت کریں گے؟

اور آپ سے ہادی کے بارے میں بھی سوال کیا۔

جواب ملا: امام قائم علیہ السلام کے بارے میں تو نے سوال کیا۔ پس جب وہ ظہور کریں گے تو اپنے علم سے لوگوں

میں قضاوت کریں گے۔ جیسے حضرت داؤد کی قضاوت کو گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔^[۱]

اسی کتاب میں کتاب المغیہ میں سید عبد الحمید رین سند سے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ

نے فرمایا: حضرت قائم علیہ السلام پہلے انطاکیہ سے آغاز کریں گے تو رات کو ایک غار میں سے کہ جس عصائے موسیٰ اور سلیمان کی انگٹھی ہے سب کو باہر لے آئیں گے۔

اور فرمائیں گے: لوگوں میں سعادت مند ترین قائم کے واسطے سے اہل کوفہ والے ہوں گے۔

نیز فرمایا: مہدی اس لئے نام رکھا گیا کہ پنہانی ہدایت کریں گے۔ حتیٰ کہ جو شخص خانہ میں رہتا ہے وہ بات

کرنے سے ڈرے گا کہ کہیں دیوار کہہ نہ دے۔^[۲]

۷۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی قرابت

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کا تقاضا ہے کیونکہ دعا مودت کی اقسام میں سے ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ. ^[۳]

کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ و رسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قریبداروں کی محبت کے۔

فتح صدوق کتاب نصال^[۴] میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: چار گروہوں

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۲۰

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۹۰

[۳] سورہ شوریٰ: ۲۳

[۴] النصال: ج ۱، ص ۱۹۶

کی میں شفاعت کروں گا اگر یہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، میرے اہل بیت کی مدد کرنے والے، ان کی حاجات پوری کرنے والے، جب وہ محتاج ہوں۔ ہاتھ اور زبان سے انہیں دوست رکھنا اور جو شخص کسی سے تکلیف کو دور کرے۔

۸۰۔ قائم علیہ السلام کی عدالت

عدل کی پہلے بیان ہو چکی ہے۔ چند اور روایات کا ذکر کرتے ہیں غایۃ المرام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: میں تمہیں مہدیدی کی بشارت دیتا ہوں کہ جب میری امت لوگوں کے درمیان اختلاف و نزاع کا آنا، ایسے حالات میں وہ ظہور کریں گے۔ پس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ پہلے وہ ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔ پس زمین و آسمان میں رہنے والے ان سے راضی ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور حدیث میں فرماتے ہیں: اگر دنیا میں ایک دن باقی نہ رہتا ہو خداوند اس رات کو طولانی فرمائے گا تاکہ ہم اہل بیت بیہوش سے ایک مرد حکومت نہ کرے۔ جس کا نام میرا نام، جس کے والد کا نام میرے والد کا نام، جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جیسا کہ پہلے وہ ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔

مذکورہ بالا حدیث میں یہ اشکال نہ ہو کہ آپ کے والد کا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام ہوگا۔ اس کی تاویل یوں ہوگی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت کو نام اور جد کو باپ فرمایا ہے۔ ایسی صورت میں باپ سے مراد حسین علیہ السلام کہ کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

۸۱۔ قائم علیہ السلام کے ہاتھوں قتل و جال

اس مطلب پر ایک روایت دالت کرتی ہے جو صدوق نے کمال الدین سے اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا۔ کہ آپ نے فرمایا: خدا نے چودہ نور چودہ ہزار سال مخلوق کو خلق کرنے سے خلق فرمایا۔ جو ہماری ارواح تھیں۔ آپ سے عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ چودہ نور کون سے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: محمد بن عبد اللہؐ، علیؐ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ اور امام حسینؓ کی نسل سے دوسرے امیر جن میں سے آخری قائم آل محمدؐ ہیں جو غیبت کے بعد ظہور کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور زمین کو ظلم و ستم سے پاک کریں گے۔^[۱]

اسی کتاب میں نزال بن سبرہ سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: حضرت امیر المومنینؓ نے ہمارے لئے تقریر فرمائی۔ حمد و ثناء بجالائے، محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجا پھر تین مرتبہ فرمایا:

سَلُّوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي.

اے لوگو! مجھ سے میرے چلے جانے سے پہلے پوچھ لو۔

صعصعہ بن صوحان اپنی جگہ سے اٹھا اور عرض کرنے لگا: اے امیر المومنین! دجال کب خروج کرے گا؟

آپؐ نے فرمایا: بیٹھ جائیں۔ خدا نے تیری بات کو سن لیا اور تیرے مقصد کو بھی اس نے جان لیا۔

خدا کی قسم! جو کچھ پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے سے زیادہ دانا نہیں ہے لیکن وہ نشانیاں ہیں۔ اگر تو چاہے

تجھے ان کی خبر دوں!

عرض کیا! ہاں امیر المومنین!

آپؐ نے فرمایا: ان نشانیوں کو یاد کر لے۔ جب لوگ نماز کو مار دیں گے، امانت میں خیانت کریں، جھوٹ کو جائز سمجھتے ہوں، سو رکھاتے ہوں، رشوت لیتے ہوں، عورتوں سے مشورہ کرتے ہوں، صلہ رحمی کو قبحِ رحمی کرتے ہوں، ہوا و ہوس کا شکار ہوں، خون بہانا آسان جانتے ہوں، عدل و علم ضعیف ہو جائے، ظلم کرنا افتخار ہو، امراء فاجر ہوں، وزیر ستم گر ہوں، حاکم خائن ہوں، قرآن پڑھنے والا فاسق ہوں، جھوٹی شہادت و گواہی دی جائے، زنا، گناہ، و تہمت عام ہو جائے۔ قرآن اور مساجد کو زینت دیں گے۔ ان کے منارے بلند بنائیں گے۔ شریر لوگ قابلِ احترام ہوں، صفوں میں ہجوم، دلوں میں اختلاف اور پیمان شکنی عام ہوگی۔ موعود نزدیک ہو جائے، دنیا کی حرص کی وجہ سے عورتیں تجارت میں اپنے شوہر کے ساتھ شریک ہوں گی، بے دین کی آواز بلند ہوگی، لوگ ان کی باتیں سنیں گے، ان کے سر پرست بدترین افراد ہوں گے، فاجر لوگوں سے تقیہ کیا جائے گا، چھوٹے افراد سچے اور خائن امانت دار کے طور پر

پچانے جائیں گے۔ عورتیں گلوکارہ ہوں، اس امت کے آخری لوگ پہلی امت پر لعنت کرتے ہوں گے، عورتیں زین پر سوار ہوتی ہوں گی۔ [۱]

عورتیں اپنے آپ کو مردوں کی مانند اور مرد اپنے آپ کو عورتوں کی مانند بنائیں، نہ دیکھنے والے چشم دید گواہی دیتے ہو، گواہ طرفدار کی خاطر گواہی دیں۔

غیر خدا کے لئے فقہ یاد کرتے ہوں، دنیا کے امور کو آخرت پر ترجیح دیتے ہوں، بھیڑیے کے دلوں والے افراد، ان کے دل مردار سے زیادہ گندھے اور خبر سے زیادہ تلخ ہوں۔ پس اس وقت جلد! جلد و جلدی جلدی! بہترین جگہ بیت المقدس ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ تمنا کریں گے کہ وہاں ساکن ہوں۔

اصح بن نباتہ اپنی جگہ سے اٹھا اور عرض کرنے لگا: یا امیر المومنین! دجال کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: دجال صائم بن صائم ہے وہ آدمی بد بخت ہوگا جو اس کی تصدیق کرے گا اور نیک لوگ اس کی تکذیب کریں گے وہ اصغہا نامی شہر اور یہودیہ نامی گاؤں سے خروج کرے گا اس کی دائیں آنکھ مسح اور دوسری آنکھ پیشانی پر ایک درخشاں ستارہ کی مانند ہوگی۔ اس میں ایک داغ جو خون سے ملا ہوگا۔ دو آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہوگا۔ یہ کافر ہے پر پڑھا اور ان پڑھا دونوں پڑھ سکتے ہوں گے۔ دریاؤں میں چلا جائے گا، اس کے مقابلے میں دھویں کا پہاڑ، اس کے پیچھے سفید پہاڑ ہے اور لوگ اسے روٹی سمجھیں گے، سخت قحط میں خروج کرے گا اور سفید گدھے پر سوار ہوگا۔ اس کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا۔ فریاد کرے گا جو مشرق و مغرب میں سنی جائے گی۔ جہاں بھی پانی نظر آیا وہاں سے گزرے گا بلند صدا سے کہے گا میری طرف آؤ، میرے دوستو! میں وہ ہوں جس نے پیدا کیا، میں ہوں تقدیر و ہدایت کرنے والا ان ربکم الاعلیٰ، وہ دشمن خدا جھوٹ بولے گا، اس کی ایک آنکھ ہے، غذا اکھائے گا، بازار میں جائے گا، بے شک تیرے پروردگار نے ایک آنکھ ہے نہ وہ چلتا ہے نہ کھاتا ہے نہ بازار میں جاتا ہے۔ تعالیٰ اللہ علوٰ کبیراً خدا ان کی فکر سے بالاتر ہے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے اس کے اکثر جبر و کارزار اداے ہوں گے۔ خدا اسے شام کے قریب رفیق سے قتل کرے گا۔ جمعہ کے دن تین ساعت گزرنے کے بعد اس شخص کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریم

نماز پڑھیں گے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: دابہ الارض میاں اس بات کا کنایہ ہے یعنی کوہ صفا کہ جس کے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور ہاتھ میں عصائے موسیٰ ہوگا۔ انگوٹھی جس مومن پر رکھے گا نقش بنادے گا کہ بحق یہ مومن ہے۔ جب کافر پر رکھی جائے تو لکھا ہوا ہوگا یہ بحق کافر ہے۔ حتیٰ مومن بلند آواز سے کہے گا افسوس ہوتم پر اے کافر! کافر فریاد کرے گا خوش نصیب ہواے مومن! پھر خدا اسے شرق و غرب دیکھے گا۔ یہ عمل طلوع آفتاب کے بعد مغرب کے قریب ہوگا۔ اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی نہ کوئی عمل کام آئے گا۔

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِیْ إِجْمَاعٍهَا كَذِبًا ۝ [۱]

جس دن تمہارے پروردگار کی بعض مخصوص نشانیاں آجائیں گی تو اس دن ایسے شخص کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اور اپنے ایمان میں کوئی جملائی نہ کمائی ہوگی۔

زال بن سبرہ کہتا ہے: میں نے مصعب بن صوحان سے کہا: اے مصعب! حضرت کا اس کلام سے کیا مراد ہے؟

اس نے کہا: اے قرظند سبرہ! وہ شخصیت جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نماز پڑھیں گے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت کے بارہویں فرزند ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے نواں امام ہے۔ وہ ایسا آفتاب ہے جو مغرب سے آئے گا اور رکن و مقام کے درمیان ظاہر ہوگا زمین کو پاک کرے گا۔ میزان عدل کو برقرار رکھے گا۔ پس اس وقت کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے ہمیں خبر دی کہ اس کے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وعدہ کیا کہ ائمہ کے سوائے کسی کو نہ بتانا کہ بعد میں میں ہوگا۔ [۲]

بحار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپؐ نے فرمایا: ایک شخص عمار بن یاسر نے کہا: اے ابو

ایقان! کیا کتاب خدا میں کوئی آیت ہے کہ جس میں یہ ہو کہ میرے قلب کوتاہ کر دیا ہے اور مجھے شک میں ڈال دیا گیا۔

عمار نے کہا: کون سی آیت؟

اس مرد نے کہا: وہ جس میں خدا فرماتا ہے:

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۚ أَنَّ النَّاسَ كَاثِرُونَ بِأَلْبَتِنَا لَا يُوْقِنُونَ ﴿١٦﴾

اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے چلنے پھرنے والا نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔ (اس بناء پر) کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔

یہ کونسی آیت ہے؟

عمار نے کہا: خدا کی قسم! جب تک تجھے یہ آیت نہ دکھا دوں نہ بیٹھوں گا نہ غذا کھاؤں گا اور نہ کچھ پیوں گا۔ پھر اس مرد کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا۔ آپ اس وقت کھجور اور کھن تناول فرما رہے تھے۔

آپ نے عمار سے فرمایا: آگے آئیں اے ایقان! عمار بیٹھ گیا اور کھانا کھانا شروع کر دیا۔

اس مرد نے تعجب کیا۔ جب عمار اٹھا تو اس سے کہا سبحان اللہ! اے ابوالیقان! تو قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک دابۃ الارض والی آیت نہ دکھاتا نہ کھاتا نہ پیتا اور نہ بیٹھتا۔

عمار نے کہا: اگر تو نے غور کیا ہوتا تو سمجھ جاتا کہ تجھے میں نے دکھائی ہے۔ ﴿١٧﴾

نیز آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ حضرت امیرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور علی مسجد میں ریت جمع کئے ٹکیر لگائے بیٹھے تھے۔ رسول خدا ﷺ نے حضرت امیرؓ کو جگایا اور فرمایا: اے دابۃ الارض اٹھو!

ایک صحابی جس نے یہ ماجرا دیکھا تھا، عرض کرنے لگا کیا ہم ایک دوسرے کو اس نام سے پکار سکتے ہیں؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ یہ فقط علی سے مخصوص ہے۔ علی ہی وہ فرد ہیں جسے خدا نے قرآن میں دابہ کے نام یاد فرمایا۔ [۱]

۸۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کے کمالات

اگر تم سنو کہ ایک آدمی میں کمالات پائے جاتے ہیں اور اس پر مشکل وقت آجائے تو انسان عقل یہ کہتی ہے کہ اس کی مدد کی جائے اگر یہ عمل نہیں کر سکتے تو اس کے لئے دعا کرو۔ تاکہ تیرے اور اس کے درمیان شفقت پائی جائے۔ اب ان مطالب پر توجہ دی تو میں کہتا ہوں حضرت قائم علیہ السلام آل محمد علیہم السلام میں تمام کمالات کی حدود جمع ہیں اور وہ جمال و جلال کے بہترین مرتبہ پر فائز ہیں۔ یہ سب اہل عقل پر واضح ہے۔ آپ کی مصیبت کی عظمت خود آپ کی عظمت کے برابر ہے۔

شیخ محمد حر عاملی نے کتاب اثبات الہدایۃ بالنصوص والمعجزات کتاب اثبات الرجوع سے فضل بن شاذان سے صحیح سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی نبی یا وصی کا معجزہ نیست مگر یہ کہ ان کی مانند حضرت قائم علیہ السلام سے بھی معجزات ظاہر ہوں گے تاکہ دشمنوں پر اتمام حجت ہو۔ [۲]

کتنا اچھا جملہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں: جو سب کچھ اولیاء کے پاس ہے وہ صرف آپ ایک موجود ہے بحار الانوار میں علامہ مجلسی مفصل بن عمر سے اور وہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپ خانہ خدا کی پشت کا تکیہ لگائے ہوئے فرمائیں گے۔ اے لوگو! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ آدم و شیت کو دیکھے، جان لو! میں آدم و شیت ہوں، جو کوئی حضرت نوح علیہ السلام اور اس کے بیٹے سام کو دیکھنا چاہتا ہے۔ میں نوح و سام ہوں۔ جو شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہے تو میں ابراہیم و اسماعیل ہوں۔ جو شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے۔ میں وہی موسیٰ و یوشع ہوں۔ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

[۱] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۵۲

[۲] اثبات الہدایۃ: ج ۷، ص ۳۵۷

اور شمعون کو دیکھے، میں عیسیٰ و شمعون ہوں جو آدمی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و حضرت امیر بیٹہ کو دیکھنا چاہتا ہے میں وہی محمد و علی ہوں۔ جو یہ چاہے کہ حسن و حسین کو دیکھے میں وہی حسن و حسین ہوں۔

جو یہ چاہتا ہے کہ وہ حسین کی اولاد کو دیکھے تو میں ہی وہی ائمہ اطہار ہوں۔ میری دعوت کو قبول کرو اور جمع ساتھ جمع ہو جاؤ تاکہ میں اس کی خبر دوں جو انہیں کہا اور جو نہیں کہا۔^[۱]

شیخ صدوق کمال الدین میں اپنی سند سے ابوبصیر سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: سنت انبیاء اور جو کچھ قائم کی غیبت میں واقع ہوا وہ سب کچھ حضرت قائم علیہ السلام کے زمانے میں واقع ہوگا۔

ابوبصیر کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یا بن رسول! آپ میں سے قائم آل محمد علیہ السلام کون ہے؟
آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! وہ فرزند موسیٰ کا پانچواں فرد ہوگا، وہ بہترین کنزوں کا فرزند ہے۔ اس کے لئے غیبت ہے کہ بعض افراد میں شک و تردید کریں گے۔ پھر خدا انہیں ظاہر فرمائے گا اور ان کے ہاتھوں مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم آسمان سے نازل ہو کر آپ کے پیچھے نماز پڑھے گا۔^[۲]

۸۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کی انبیاء سے شباهت

(۱) آدم سے شباهت

خدا نے آدم کو اپنی زمین میں خلیفہ قرار دیا۔ اور اسے ولایت بنایا اور فرمایا:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ

[۱] بحار الانوار: ج ۵۳ ص ۹

[۲] کمال الدین: ج ۲ ص ۳۳۵

[۳] سورہ فرقہ: ۳۰

بے شک میں نے زمین پر جانشین قرار دیا ہے۔

خداوند عالم حضرت قائم علیہ السلام کو بھی زمین کا وارث اور اپنا خلیفہ قرار دے گا۔ چنانچہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس آیت: "وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ" (جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح جانشین بنائے گا) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا، اس سے مراد حضرت قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں۔ مکہ سے ظہور کے وقت فرمائے گا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ [۱]

سب تعریف (اور شکر) ہے اس خدا کا جس نے ہم سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہمیں (اس) زمین کا وارث بنایا۔

آدم علیہ السلام کا گریہ

انبیاء سے ملتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت آدمؑ نے جنت کے فراق میں اتنا گریہ کیا کہ آپ کے دونوں رخسار سے پانی کی مانند جاری ہو گئے۔ [۲]

امام صادق علیہ السلام سے بھی اسی مضمون کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ [۳]

حضرت قائم علیہ السلام آل محمد علیہم السلام حضرت آدمؑ کی مانند بہت گریہ کرتے ہیں چنانچہ زیارت ناحیہ میں آپ اپنے جد حسینؑ سے خطاب کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: دن رات میں تیرے لئے ندبہ کرتا ہوں اور اشک کی بجائے خون کے آنسو روتا ہوں۔ حضرت آدمؑ کے بارے میں آیت نازل ہوئی۔ [۴]

[۱] سورہ نور: ۵۵

[۲] سورہ زمر: ۷۳

[۳] بحار الانوار: ج ۱۱، ص ۲۰۴

[۴] بحار الانوار: ج ۱۰، ص ۳۲۰

[۵] سورہ بقرہ: ۳

خدا نے سب کچھ آدم کو تعلیم دی حضرت قائم علیہ السلام کی تعلیم دی گئی ہے بلکہ اس کے علاوہ دوسرے اور مطالب بھی آپ کے اسرار الہی میں شمار ہوتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اسم اعظم کے پچیس حرف یاد کئے اور روایت میں ملتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت حروف یاد کئے اور جو کچھ خدا نے اپنے انبیاء کو یاد دیا وہی اپنے اوصیاء کو بھی دیا۔

کلیتی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ علم جو حضرت آدم پر نازل ہوا وہ باقی رہا اور ہر عالم کوارث میں ملا۔ زمین عالم کے علاوہ باقی نہیں رہ سکتی۔ [۱]

حضرت آدم نے خدا کی زمین کو عبادت سے زندہ کیا پھر جنوں کے کفر و طغیان سے سب کو مار دیا گیا۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی زمین کو دین خدا اور عدل الہی سے حدود کو زندہ کریں گے۔

بحار میں حضرت امام باقر علیہ السلام نے اس آیت ”یعی الارض بعد موتھا“ (زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے) کے بارے میں فرمایا: خداوند عالم حضرت قائم علیہ السلام کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کرے گا، مردہ ہونے سے مراد ان کا کفر ہے کیونکہ کافر درحقیقت مردہ ہوتا ہے۔ [۲]

وسائل میں اس آیت ”یعی الارض بعد موتھا“ کے بارے میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: بارش کے ذریعے زندہ نہیں کرے گا بلکہ بعض افراد کو اٹھائے گا جو عدالت کو زندہ کریں گے زمین عدالت کی خاطر زندہ ہوتی ہے۔ پس بے شک زمین پر ایک حد کا جاری ہونا چالیس دن کی بارش سے زیادہ مفید ہے۔ [۳]

اسی کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ساعت میں عادل امام ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اگر خدا کے لئے ایک حد جاری کی جائے تو یہ چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے اب حضرت آدم اور حضرت قائم علیہ السلام کا کیسے معائنہ کریں۔ حضرت آدم اور حضرت قائم علیہ السلام کا کیسے معائنہ کریں حضرت آدم حضرت قائم علیہ السلام کی خاطر خلق ہوا۔

[۱] کافی: ج ۱، ص ۲۲۳

[۲] سورہ روم: ۱۹

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۵۳

[۴] وسائل الشیعہ: ج ۱۸، ص ۳۰۸

(۲) ہاتیل سے شباهت

حضرت ہاتیل کو اپنے بھائی قاتیل نے قتل کیا اور یہ زمین پر پہلا انسان ہے۔ خدا قرآن کریم میں فرماتا

ہے:

وَأْتِلْ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقْبِلُ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ [۱]

(اے رسول!) آپ انہیں آدم کے دونوں بیٹوں کا سچا قصہ پڑھ کر سنائیے۔ جب کہ ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ایک کی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس (دوسرے) نے کہا میں تمہیں ضرور قتل کروں گا۔ پہلے نے کہا اللہ تو صرف متقیوں (پرہیزگاروں) کا عمل قبول کرتا ہے۔

(۳) حضرت شیث علیہ السلام سے شباهت

ہبتہ اللہ شیث کو اجازت نہیں ملی کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ چنانچہ کافی میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں اس طرح فرمایا: جب ہبتہ اللہ نے اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو دفن کیا۔ قاتیل اس کے پاس گیا اور کہا: اے ہبتہ اللہ! میں نے دیکھا کہ میرے باپ حضرت آدم علیہ السلام نے تجھے اتنا علم عطا فرمایا کہ اتنا مجھے عطا نہیں کیا گیا۔

یہ وہی علم ہے جس سے اس کے بھائی ہاتیل کی دعا قبول ہوئی تھی اور اس کی قربانی قبول ہوتی۔ لہذا میں نے اسے قتل کر دیا تاکہ اس کی اولاد نہ ہو اور لوگ میری نسل پر افتخار کریں اور لوگ کہیں کہ میں وہ ہوں جس کی قبول ہوئی اور تم وہ ہو جس کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔ اگر جو علم تو نے باپ سے سیکھا ظاہر کرو گے تو تجھے بھی قتل کر دوں گا جس طرح ہاتیل کو قتل کیا۔ پس ہبتہ اللہ اور اس کی اولاد نے علم و ایمان کو اس سے مخفی رکھا۔ [۲]

[۱] سورہ مائیدہ: ۲۷

[۲] روحہ الکافی: ۱۱۳

حضرت قائم علیہ السلام کو بھی اجازت حاصل نہیں کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کریں تا معین دن تک چنانچہ حضرت قائم علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے: جب آپ کی ولادت ہوئی اور زانو پر آئے تو آپ نے دو انگلیوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور چھینک لیا اور فرمایا:

الحمد سألہ۔

عالم حاکم سمجھتے ہیں کہ حجت الہی تابود ہو گئی ہے۔ حالانکہ اگر ان کو بات کرنے کی اجازت ہوتی تو شک دور ہو جاتا۔ [۱]

(۴) حضرت نوح علیہ السلام سے شباهت

حضرت نوح علیہ السلام کو شیخ الانبیاء بھی کہا جاتا ہے امام صادق علیہ السلام اور امام ہادی سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر دو ہزار پانچ سو سال تھی۔

حضرت قائم علیہ السلام شیخ الاوصیاء ہیں۔

کافی کی روایت کے مطابق وہ میرہ شعبان ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔ [۲]

آپ کی عمر اسی سال تک ایک ہزار پچاس سال ہو چکی ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت قائم علیہ السلام آدم و نوح کی سیرت پر ہوں گے اور یہ طولانی عمر ہے۔ [۳]

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے کلام سے زمین کو کافروں سے پاک کیا اور کہا: اے پروردگار! کافروں میں سے کسی کو زمین پر جگہ نہ دے۔ [۴]

حضرت قائم علیہ السلام بھی زمین کو کافروں سے پاک کریں گے حتیٰ کہ ان کا اثر تک نہیں رہے گا۔

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۰

[۲] اصول کافی: ج ۱، ص ۵۱۳

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۰

[۴] سورہ نوح: ۲۶

حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس سال صبر کیا حالانکہ لوگ ستم کرتے۔ خدا فرماتا ہے:

فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ^[۱]

وردہ اس میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے پھر (آخر کار) اس قوم کو طوفان نے آکھڑا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔

حضرت قائم علیہ السلام نے بھی اپنی امامت کے اوائل سے لے کر اب تک صبر کیا اور معلوم نہیں کہ کب تک صبر کریں گے۔ جس نے حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمانی کی وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح جو شخص حضرت قائم علیہ السلام سے بیعت نہیں کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔^[۲]

حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے لئے خدا نے اتنا فرج و کشائش کو اتنا مؤخر کیا کہ اکثر لوگ منحرف ہو گئے۔^[۳]

حضرت اور یس علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام کے ظہور کی بشارت دی اور حضرت قائم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت خدا نے فرشتوں کو دی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ندا شرق و غرب میں سنائی دی تھی اور یہ آپ کا ایک معجزہ تھا۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی ظہور کے وقت رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہوں گے۔ فریاد کریں گے اور فرمائیں گے۔ اے میرے سردارو! اور اے میرے خواص! اور اے ایسے افراد کہ جن کو خدا نے ظہور قائم سے پہلے زمین پر ذخیرہ کر رکھا ہے۔ رغبت سے میرا رخ کرو۔

پس قائم کی صدا ان تک پہنچے گی حالانکہ لوگ محرابوں، فرشتوں اور تخت خواب پر ہوں گے۔ ایک فریاد کو سارے لوگ سنیں گے اور وہ آواز پر لبیک کہیں گے اور آنکھ جھپکنے کے لمحہ میں سب رکن و مقام کے درمیان جمع ہوں گے۔ چنانچہ مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔^[۴]

[۱] سورہ عنکبوت: ۱۳

[۲] بحار الانوار

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۸۵

[۴] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۷

(۵) حضرت ادریس علیہ السلام سے شہادت

حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کے دادا تھے کہ جن کا نام اخنوخ تھا۔ خدا نے اسے بہت بلند کیا۔ کہا جاتا ہے کہ چوتھے آسمان پر لے جایا گیا اور ایک قول ہے کہ چھٹے آسمان پر مجمع البیان میں مجاہد نقل کرتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام کو اوپر آسمان کی طرف اٹھایا گیا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اٹھالیا گیا ہے اور وہ زندہ ہیں

بعض نے کہا کہ چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان ان کی روح قبض ہو گئی ہے۔

اسی مضمون کی روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔ [۱]

حضرت قائم علیہ السلام کو بھی خدا نے رفیع درجات عطا کئے۔ خدا نے حضرت ادریس علیہ السلام کو فرشتے کے بالوں پر بٹھایا تاکہ وہ آسمانی فضا میں پرواز کریں۔

علی بن ابراہیم قمی اپنے والد گرامی سے محمد بن ابی عمیر سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے ایک فرشتے پر غلبہ کیا اور اس کے بال کاٹ دیئے اور اسے ایک جزیرہ میں پھینک دیا۔ کافی مدت تک وہ وہاں رہا۔ جب خدا نے حضرت ادریس علیہ السلام کو مبعوث فرمایا: وہ فرشتہ ان کے پاس گیا اور کہا: اے اللہ کے پیغمبر! میرے لئے دعا کریں تاکہ خدا مجھ سے راضی ہو جائے اور میرے دوبارہ بال آجائیں گے۔

حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، دعا کرتا ہوں۔ آپ نے خدا سے درخواست فرمائی اور خدا نے اس فرشتے کے بال واپس دیئے اور خدا اس سے راضی ہو گیا۔

پھر اس فرشتے نے حضرت ادریس علیہ السلام سے کہا: کیا تجھے کوئی حاجت ہے۔

آپ نے فرمایا: ہاں، مجھے پسند ہے کہ تو مجھے اوپر لے جاتا کہ موت کے فرشتے کو دیکھ سکوں۔

پھر فرشتے نے آپ کو بالوں پر اٹھایا اور آسمان میں لے گیا اور چوتھے آسمان پر گیا۔ اچانک موت کے فرشتے کو دیکھا جو با تعجب حرکت کرنے لگے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے موت کے فرشتے کو سلام کیا اور کہا: تم سر کو کیوں

ہلاتے ہو؟

اس نے کہا: خدا نے مجھے حکم دیا کہ چوتھے اور پانچویں آسمان کے درمیان روح قبض کروں۔
میں نے کہا: اے پروردگار! یہ کام کیسے انجام دوں؟
چوتھے آسمان سے تیسرے آسمان تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ لہذا یہ کیسے ممکن ہے؟
پھر اس کی چوتھے اور تیسرے آسمان کے درمیان روح قبض کی۔
لہذا خدا فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا. [۱]

ہم نے اسے بلند مقام عطا فرمایا۔

اور یس علیہ السلام کو اور اس اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ بہت ہی درس دیتے تھے۔ [۲]
کہا گیا ہے کہ وہ جنت میں زندہ ہیں اور یہ قول ابن عباس سے مروی ہے۔

حضرت قائم علیہ السلام کو روح القدس نے اپنے بالوں پر اٹھایا اور آسمان کی طرف لے گیا۔ کمال الدین میں ایک حدیث ہے کہ حکیم نقل کرتی ہیں۔ جب حضرت قائم علیہ السلام کا میلاد کا دن آیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے آپ کو لیا حالانکہ آپ کے سر پر کبوتر پرواز کر رہے تھے۔ اس وقت امام نے ایک کبوتر کو آواز دی کہ آپ کو وہ اٹھاتے اور حفاظت کے ساتھ چالیس دن کے بعد واپس لے آئے۔ اس کبوتر نے آپ کو اٹھایا اور آسمان کی طرف لے گیا۔ باقی کبوتر بھی اس کے ہمراہ تھے اس وقت میں نے سنا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے ایسے شخص کے ہاں سپرد کروں گا کہ جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنے بیٹے کو سپرد کیا تھا۔

حضرت زرجس رونے لگی۔ امام نے اس سے فرمایا: آرام و سکون اختیار کرو۔ تیرے دودھ کے علاوہ باقی دودھ اس پر حرام ہے اور وہ جلد ہی تیرے پاس واپس آئیگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کے پاس واپس آیا تھا۔
خداوند عالم فرماتا ہے:

[۱] سورہ مریم: ۵۷

[۲] تفسیر فی: ج ۲ ص ۵۱

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ [۱]

اس طرح ہم نے وہ (بچہ) اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا۔ تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی اور غمناک نہ ہو۔

حکیمہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یہ پرندہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ روح القدس ہے۔ [۲]

حضرت ادریسؑ اپنی قوم سے غائب ہوئے جب اسے قتل کرنا چاہتے تھے۔

حضرت ادریسؑ کی غیبت طولانی ہو گئی۔ اتنی زیادہ مدت گزر چکی کہ ان کے پیروکار سختی و شدت میں

غمگین تھے۔ حضرت قائمؑ کی بھی غیبت طولانی ہو گئی اور شیعہ سختی و شدت میں پریشان ہیں۔

بحار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمہاری حالت ہمیشہ ایسی رہے گی حتیٰ فتنہ و فساد

عام ہوگا ایسے حالات میں ایک شخصیت کی ولادت ہوگی جس کو لوگ پہچانتے نہیں ہوں گے۔ ظلم و ستم کی اتنی حد ہوگی کہ

اللہ کہنا مشکل ہوگا۔ پھر خدا میری اولاد سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا جس

طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔ [۳]

حضرت امیرؑ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: البتہ زمین ظلم و ستم سے پر ہوگی کوئی اللہ کا نام نہیں لے گا

سوائے پنہانی۔ پھر خدا قوم صالح کو لے آئے گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پھیر دیں گے۔ جیسا کہ پہلے ظلم و ستم

سے پر ہوگی۔

جب حضرت ادریسؑ کی غیبت طولانی ہوئی۔ لوگوں نے توبہ کرنے کا ارادہ کیا اور خدا کی طرف پلٹ

آئے۔ خدا نے اسے ظاہر کر دیا اور برائیوں سے انہیں نجات دی۔ حضرت قائمؑ بھی اسی طرح ہیں کہ اگر لوگ توبہ

پرا اتفاق کر لیں اور اس کی مدد کے لئے تقسیم و ارادہ کر لیں۔ خدا اسے ظاہر فرمائے گا۔

[۱] قصص: ۳۳

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۲۸

[۳] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۶۸

(۶) حضرت ہود علیہ السلام سے شہادت

حضرت ہود علیہ السلام کا نام عابر تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے ظہور کی بشارت دی تھی۔ کتاب کمال الدین میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: جب حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے پیروکاروں کو بلایا اور فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میرے بعد تمہارے لئے ایک غیبت آئے گی کہ ظالم لوگ ظاہر ہوں گے۔ البتہ خدا میرے فرزند کے قیام کے ذریعے کشائش عطا کرے گا جس کا نام ہوڈ ہوگا اس وقار و سکینہ کے ساتھ آئے گا اس کا خلق و اخلاق میرے مشابہ ہے۔ خدا اس کے ظہور کے وقت تمہارے دشمنوں کو ہوا و طوفان کے ذریعے ہلاک کرے گا۔ پس ہمیشہ ہوڈ کے ظہور کا انتظار کرو۔ حتیٰ کہ ان پر مدت طولانی ہوگی اور اکثر لوگوں کے دل میں قساوت آگئی۔ پھر خدا نے ہود پیغمبر کو بھیجا کیونکہ لوگ ناامید ہو گئے تھے۔ ہوا کی خدا نے قرآن مجید میں اس طرح تعریف فرمائی:

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلْنَاهُ كَالْزَمِيمِ ۝^[۱]

جو جس چیز سے بھی گزرتی تھی اسے ریزہ ریزہ کر دیتی تھی۔

اس وقت ان پر غیبت واقع ہوئی اور حضرت ہود علیہ السلام نے ظہور کیا۔^[۲]

حضرت قائم علیہ السلام کی بھی تمام ان کے آباء اجداد نے خوش خبری دی اور آپ کے ظہور کو بیان فرمایا۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اس کے ویلے سے ان کو ہلاک کیا اور ان پر ایک عظیم طوفان دہوا کو بھیجا۔

خدا فرماتا ہے:

إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلْنَاهُ كَالْزَمِيمِ ۝^[۳]

جب ہم نے ان پر ایک ایسی بے برکت ہوا بھیجی۔ جو جس چیز سے بھی گزرتی تھی اسے ریزہ ریزہ کر دیتی

[۱] سورہ ذاریات: ۴۱

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۱۳۵

[۳] سورہ ذاریات: ۴۱، ۴۲

تھی۔

خدا حضرت قائم علیہ السلام کے وجود مبارک سے لوگوں کو سیاہ آندھی کے ذریعے کافروں کو ہلاک کرے گا۔

(۷) حضرت صالح علیہ السلام سے مشابہت

حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم سے غائب ہو گئے۔ جب وہ واپس آئے تو بہت لوگوں آپ کانے انکار کر دیا۔ کتاب کمال الدین میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: حضرت صالح علیہ السلام کافی مدت اپنی قوم سے غائب رہے۔ جب ان کے درمیان سے غیبت ہوئے تو خوبصورت، داڑھی گھنی اور چھوٹا سا شکم تھا۔ اور درمیانی عمر کے تھے جب اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو لوگوں نے آپ کی صورت نہ پہچانا۔

آپ نے ان کے تین گروہ دیکھے، ایک گروہ مکر و کافر تھا۔ ایک گروہ شک و تردید میں تھا اور تیسرا گروہ یقین و اعتماد پر تھے۔ آپ نے پہلے اس گروہ کو دعوت دی جو شک و تردید میں تھے اور ان سے کہا: میں صالح ہوں لیکن لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور دشنام و گالیاں دیں اور کہنے لگے: خدا تجھ سے بیزار ہے۔ صالح کی صورت تیری صورت جیسی نہ تھی۔

پھر مکر و کافروں کے پاس آئیں گے اور انہیں دعوت دیں گے اور فرمائیں گے: لیکن وہ لوگ قبول نہیں کریں گے۔ پھر تیسرے گروہ کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے: میں صالح ہوں۔ لوگوں نے کہا: کوئی نشانی بتائیں۔

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: میں دعویٰ صالح ہوں جو اونٹنی کو لے آیا تھا۔

لوگوں نے کہا: آپ نے سچ کہا، لیکن نشانی کیا ہے؟ جو کچھ تو خدا کی طرف سے لے آیا ہم اس پر ایمان رکھتے

ہیں۔

لہذا خدا نے فرمایا:

اِنَّ ضَلٰحًا مِّنْ رَّسُلٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ؕ ﴿۱﴾

بے شک صالح اپنے پروردگار کی طرف سے آئے۔

اہل ایمان نے کہا:

إِنَّا بِمَا أَرْسَلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ [۱]

بے شک ہم تو اس (پیغام) پر ایمان لائے جسے دے کر ان کو بھیجا گیا ہے۔

جنہوں نے تکبر کیا، انہوں نے کہا:

إِنَّا بِالَّذِي آمَنُتُمْ بِهِ كُفْرُونَ ۝ [۲]

جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کے کافر و منکر ہیں۔

بے شک حضرت قائم علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام کی مانند ہوں گے۔ [۳]

(۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شبہات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت مخفیانہ ہوئی اور حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت بھی مخفی ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دن میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے لوگ ایک ہفتے میں بڑھتے ہیں اور ایک ہفتے میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے لوگ ایک ماہ میں بڑھتے تھے۔ ایک ماہ میں اتنا بڑھتے تھے جتنا ایک عام آدمی سال میں بڑھتا ہے۔ چنانچہ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے حضرت قائم علیہ السلام بھی ایسے ہی ہوں گے۔

حکیم سے مروی ہے: چالیس دن گزرنے کے بعد میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر داخل ہوئی۔ اچانک مولانا قائم صاحب الزمان علیہ السلام کو دیکھا کہ گھر میں چل رہے تھے۔ ان سے زیادہ فصیح اور خوبصورت نہیں دیکھا۔ حضرت ابو محمد نے مجھ سے فرمایا: یہ مولود خدا کے نزدیک باگرامی ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! چالیس دن سے میں یہی حالت دیکھ رہا ہوں؟

[۱] سورۃ اعراف: ۷۵

[۲] سورۃ اعراف: ۷۶

[۳] کمال الدین: ج ۱، ص ۱۳۶

اے میری بھوپھی! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم اوصیاء ایک دن میں عام افراد کی نسبت ایک ہفتہ کے برابر بڑھتے ہیں اور ایک ہفتے میں ایک ماہ جتنا بڑھتے ہیں اور ایک ماہ میں ایک سال کے برابر بڑھتے ہیں۔ [۱]
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں سے عزلت اختیار کی۔ خدا نے ان سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:
وَاعْتَزِلْكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ. [۲]

اور میں آپ لوگوں سے اور ان سے جنہیں آپ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کنارہ کرتا ہوں۔
حضرت قائم علیہ السلام نے بھی عزلت اختیار کی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دو غیبت تھیں۔ حضرت قائم علیہ السلام کے لئے بھی دو غیبت ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا، جبرائیل آپ کے لئے جنت کا لباس لے آئے۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی ظہور کے وقت وہی لباس پہنیں گے۔
کمال الدین میں مفضل امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا لباس کیسا تھا؟
میں نے کہا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ روشن کی گئی تو جبرائیل جنت کا لباس لے آیا اور آپ نے وہ پہن لیا۔ پس اس لباس سے گرمی و سردی کا اثر نہ ہوا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو اسے بازو پر باندھا گیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر آویزاں کیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام پر آویزاں کیا۔
جب حضرت یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت یعقوب نے ان پر آویزاں کیا۔
لہذا خدا فرماتا ہے:

إِنِّي لَأَجِدُ رَجُلٌ يُؤَسِّفُ لَوْلَا أَن تَفْقِدُونِي. [۳]
تم مجھے محبوظ الحواس نہ سمجھو تو میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۱، ج ۷۳

[۲] سورہ مریم: ۳۸

[۳] سورہ یوسف: ۹۳

یہی قیص تھی جو جنت سے لائی گئی تھی۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤ! یہ قیص کسے ملے گی؟

آپ نے فرمایا: یہ قیص حضرت قائم علیہ السلام کے پاس ہے۔ جب وہ خروج کریں گے۔

پھر فرمایا: جو نبی جس چیز کا وارث تھا وہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو نصب فرمایا۔

خدا فرماتا ہے:

وَأَذِّنْ فَعَٰلِیْہُمْ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاسْمِعِیْلَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ [۱]

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر (خانہ کعبہ) کی بنیادیں بلند کر رہے تھے۔ (اور اس کے ساتھ ساتھ یہ دعا کرتے جاتے تھے) اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ عمل) قبول فرما۔ بے شک تو بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دستور دیا کہ وہ کعبہ کی بنیاد رکھیں اور اس کے ستون بلند کریں اور لوگوں کو مقام عبادت دکھائے۔ پس ابراہیم و اسماعیل نے ہر روز ایک ساق (پنڈلی کے برابر) تعمیر کرتے تھے تا حجر اسود تک پہنچے۔ حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا: پس یہاں سے کوہ اوقنیس نے اسے ندا دی کہ تو تیری میرے پاس امانت ہے۔ اس وقت حجر اسود ابراہیم کو دیا گیا اور آپ نے اس کو اپنی جگہ پر نصب کیا۔ [۲]

حضرت قائم علیہ السلام بھی اسی طرح ہوں گے۔ بغداد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب قائم کا ظہور ہوگا، مسجد الحرام کو منہدم کریں گے اور مقام ابراہیم کو اصلی حالت میں واپس لے آئیں گے۔ [۳] کتاب خرائج میں ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ سے مروی ہے کہ اس نے کہا: میں سال ۳۳۷ میں حج کے لئے بغداد گیا اور اس سال یہ قرار دیا کہ حجر اسود کو اپنی اصلی حالت میں لائیں۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۵۵

[۲] البرہان: ج ۱، ص ۱۵۳

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۸

میری کوشش یہ تھی کہ ایسے شخص کو پیدا کروں جو حجر اسود کو نصب کرے۔ کیونکہ میں نے کتب میں پرکھا تھا کہ حجر اسود حجت الہی کے علاوہ کوئی نہیں نصب کر سکتا۔ چنانچہ حجاج کے زمانے میں امام زین العابدین علیہ السلام نے اسے دینی جگہ قرار دیا تھا۔ لیکن اس سال میں سخت مریض تھا اور مجھے ڈر تھا کہ شاید سفر کو جاری نہ رکھ سکوں۔ مجھے یہ علم بھی تھا کہ ہشام مکہ جائے گا۔ لہذا میں نے ایک خط لکھا، مہر لگائی اور خط میں یہ سوال تھا کہ میری عمر کی مدت کتنی ہے کیا میں اس بیماری میں ہی مر جاؤں گا یا نہ؟

میں نے ابن ہشام سے کہا: میں نے تجھے اس لئے بلایا کہ یہ خط ایسے فرد کو ملنا جو حجر اسود کو نصب کرنے کی لیاقت رکھتا ہو۔

ابن ہشام کہتا ہے جب ہم مکہ پہنچے اور حجر اسود کی جگہ پہنچے تو دربار کے خدام کو پیسے دیئے تاکہ خاص وقت میں یہ دیکھوں کہ حجر اسود کو کون نصب کرتا ہے لوگوں کا ہجوم تھا جو چاہتا حجر اسود کو نصب کرے لیکن نہیں کر سکتا تھا۔ پس ایک گندی رنگ والا خوبصورت جوان آیا اس نے حجر اسود کو لیا اور اپنی جگہ قرار دیا۔ لوگوں نے بلند آواز سے فریاد کی لیکن جوان دروازے سے خارج ہوا اور چلا گیا۔ میں اسے ملا جہاں ہمیں کوئی دیکھنے والا نہ تھا۔ آپ میری طرف تشرف لائے اور فرمایا: تو اس سے کہہ دو کہ اس بیماری کا تجھے کوئی خوف نہیں ہے آخر وہ چلے گئے اور میں تنہا رہ گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ سے نجات پائی اور خدا فرماتا ہے:

قُلْنَا إِنَّا رُكُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. [۱]

ہم نے کہا اے آگ! غصہ نہ ہو کر اور ابراہیم کے لئے سلامتی کا باعث بن جا۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی اسی ترتیب سے انجام دیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: جب حضرت قائم علیہ السلام قیام کریں گے۔ اصفہان کا ایک شخص

آپ کے خدمت میں حاضر ہوگا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزے کا تقاضا کرے گا۔ آپ حکم دیں گے کہ آگ

روشن کی جائے اور پھر اس آیت فَسْخِنَ الَّذِي يَمْدِيهِ مَلَكَوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَالْيَهُودُ تَرْجِعُونَ [۱] (پس پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے) کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ آگ میں داخل ہو جائیں گے اور سلامتی سے باہر آئیں گے۔ وہ ملعون مرد اس معجزے کا انکار کرے گا اور کہے گا۔ یہ جادو ہے پس حضرت قائمؑ آگ کو حکم دیں گے اسے پکڑ کر جلادے۔

حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں کو خدا کی توحید کی دعوت دی۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ وہی ہیں جو لوگوں کو صمد دیتے تھے اور فرماتے تھے: اے لوگو! میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ خدا نے تجھے حکم دیا اس خانہ کعبہ کا حج بجالائیں۔ پس تم حج بجالاؤ، جو آدمی حج کے لئے جاتا ہے، اس نے ابراہیمؑ کو اجابت کی۔ [۲] حضرت قائمؑ بھی لوگوں کو توحید کی دعوت دیں گے۔

(۹) حضرت اسماعیلؑ سے شباهت

خدا نے ان کی ولادت کی بشارت دی اور فرمایا:

فَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ عَزِيزٍ [۳]

پس ہم نے اسے بردبار بننے کی خوشخبری دی۔

خدا نے ولادت اور قیام حضرت قائمؑ بھی بشارت دی۔ اسی طرح انبیاء اور ائمہ کے بشارت دی۔ بحار الانوار میں اسماعیل بن علی نوختی سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: ایک دن مریض کی حالت میں حضرت حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے اپنے غلام عقید سے فرمایا: اے عقید! میرے لئے ایک پیالی پانی کی گرم کریں۔ عقید نے اطاعت کی اور آپؑ کی خدمت میں گرم لے آیا۔ حضرت قائمؑ کی ماں انہیں لے آئی۔ حضرت نے برتن کو لیا آپؑ پینا چاہتے تھے لیکن آپؑ کے ہاتھ لرزنے لگے۔ آپؑ نے پانی کو زمین پر رکھا

[۱] سورہ انبیاء: ۶۹

[۲] البرہان: ج ۱، ص ۱۵۴، کافی: ج ۳، ص ۲۰۵

[۳] سورہ صافات: ۱۰۱

(۱۱) حضرت لوط علیہ السلام سے شبیہ

حضرت لوط علیہ السلام کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوئے۔

قَالُوا يَلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يُّصْلَحَ اِلَيْكَ. [۱]

انہوں (مہمانوں) نے کہا اے لوط ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں۔

حضرت قائم علیہ السلام کی مدد کے لئے بھی فرشتے نازل ہوں گے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی کنیز سے

روایت ہے: جب حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس نے درخشندہ نور دیکھا جو حضرت قائم علیہ السلام سے ظاہر ہوا اور یہ نور افق آسمان تک پہنچ گیا۔ سفید پرندوں کو دیکھا جو نیچے آرہے تھے اور وہ اپنے بال آپ کے سر و صورت اور بدن پر مل رہے تھے۔ پھر پرواز کرتے تھے۔ جب میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو یہ مطلب عرض کیا تو آپ غصے اور فرمایا: وہ فرشتے تھے جو نیچے آرہے تھے تاکہ مولود سے متوکل ہوں یہ فرشتے آپ کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ [۲]

(۱۲) حضرت یعقوب علیہ السلام سے شبابہت

حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے بہت گریہ کیا حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں

حالانکہ غصہ پینے والے تھے۔ [۳]

حضرت قائم علیہ السلام نے بھی اپنے نانا حسین کے لئے گریہ کیا اور زیارت ناحیہ میں فرمایا:

وَلَا تُهَيِّجَنَّ عَلَيْنِكَ هَذِهِ الدُّمُوعُ دَمًا. [۴]

حضرت یعقوب علیہ السلام انتظار فرج تھے اور فرماتے تھے:

[۱] سورہ ہود: ۸۱

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۱

[۳] سورہ یوسف: ۸۳

[۴] المزار الکبیر (لابن المشہدی) / 9/501 - زیارۃ آخری فی یوم عاشوراء لابی عبد اللہ الحسین بن علی

صلوات اللہ علیہ..... ص: 496

روشن کی جائے اور پھر اس آیت فَسُيْئَعْنَ الذِّئْبِ يَمْدِدُهَا مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَاللَّهُ تَوَجَّعُونَ^[۱] (پس پاک ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے) کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ آگ میں داخل ہو جائیں گے اور سلامتی سے باہر آئیں گے۔ وہ ملعون مرد اس معجزے کا انکار کرے گا اور کہے گا۔ یہ جادو ہے پس حضرت قائم علیہ السلام آگ کو حکم دیں گے اسے پکڑ کر جلادے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو خدا کی توحید کی دعوت دی۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام وہی ہیں جو لوگوں کو صدادیتے تھے اور فرماتے تھے: اے لوگو! میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ خدا نے تجھے حکم دیا اس خانہ کعبہ کا حج بجالائیں۔ پس تم حج بجالاؤ، جو آدمی حج کے لئے جاتا ہے، اس نے ابراہیم کو اجابت کی۔^[۲] حضرت قائم علیہ السلام بھی لوگوں کو توحید کی دعوت دیں گے۔

(۹) حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شبابہت

خدا نے ان کی ولادت کی بشارت دی اور فرمایا:

فَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ^[۳]

پس ہم نے اسے بردبار بیٹے کی خوشخبری دی۔

خدا نے ولادت اور قیام حضرت قائم علیہ السلام بھی بشارت دی۔ اسی طرح انبیاء اور ائمہ کے بشارت دی۔ بحار الانوار میں اسماعیل بن علی فوختی سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: ایک دن مریض کی حالت میں حضرت حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے غلام عقید سے فرمایا: اے عقید! میرے لئے ایک پیالی پانی کی گرم کریں۔ عقید نے اطاعت کی اور آپ کی خدمت میں گرم لے آیا۔ حضرت قائم علیہ السلام کی ماں انہیں لے آئی۔

حضرت نے برتن کو لیا آپ پینا چاہتے تھے لیکن آپ کے ہاتھ لرزنے لگے۔ آپ نے پانی کو زمین پر رکھا

[۱] سورہ انبیاء: ۶۹

[۲] البرہان: ج ۱، ص ۱۵۴، کافی: ج ۳، ص ۲۰۵

[۳] سورہ صافات: ۱۰۱

اور عقید سے فرمایا: کمرے میں داخل ہو اور دیکھو ایک بچہ سجدہ کی حالت میں ہے اسے میرے پاس لے آؤ۔
ابوسہیل (نوبختی) کہتا ہے: عقید نے کہا: جب میں بچہ کو لینے کے لئے کمرے کے اندر گیا تو بچہ حالت سجدہ میں تھا اور ایک انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے سلام کیا۔ آپ نے نماز کو مختصر کیا۔ میں عرض کی۔ آپ کو آپ کے والد گرامی بلارہے ہیں۔ اس وقت اس کی ماں آئی اور والد کے پاس لے گئی۔

ابوسہیل کہتا ہے جب حضرت کی خدمت میں پہنچا تو سلام کیا۔ میں نے دیکھا کہ رنگ سفید، بال چھوٹے اور دندان کے درمیانی جگہ کشادہ تھی۔ جب امام حسن عسکری علیہ السلام نے اسے دیکھا تو رونے لگے اور فرمایا: اے میرے خاندان کے آقا! یہ پانی مجھے دو تا کہ پروردگار کی طرف جاؤ۔

آقا زادہ نے اطاعت کی اور پانی کو اٹھا کر والد گرامی کے منہ کے قریب کیا تا کہ وہ پانی پی سکیں۔ پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: مجھے نماز کے لئے تیار کرو۔ اس بیٹے نے باپ کو وضو کرایا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: اے فرزند! میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ صاحب الزماں علیہ السلام اور حجت خداتم ہوتم میرے فرزند اور جانشین ہو۔ تم حسن بن علی علیہ السلام کے فرزند ہو۔ محمد بن علی علیہ السلام کے بیٹے موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہو۔ درود و سلام ہوا اہل بیت علیہم السلام پر۔

اس وقت امام حسن عسکری علیہ السلام نے لبیک حق کہا۔
حضرت اسماعیل بھیڑ بکریاں چراتے تھے۔ حضرت قائم علیہ السلام نے بھی یہ کام انجام دیا۔
مفضل امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے مفضل! خدا کی قسم! مجھے خوف ہے کہ مکہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس و عمامہ پہنے اور آپ کی نعلین مبارک کو پہن کر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصائے چند لاغر بکریوں کے ساتھ کعبہ میں جائے گا۔ اس وقت اسے کوئی نہیں پہچانے گا وہ جوانی کی عمر میں آشکار ہوں گے۔
حضرت اسماعیل علیہ السلام تسلیم امر الہی تھے۔ انہوں نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا أَفْعَلْ مَا تَوْمَرُ دَسْتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۶

[۲] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۶

[۳] سورۃ صافات: ۱۰۲

بابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ بجالائیے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ممبر کرنے والوں میں سے پائیں

کے۔

(۱۰) حضرت اسحاق علیہ السلام کے مشابہت

جب حضرت سارہ بچے دینے سے ناامید ہو گئیں تو خدا نے اسحاق کی ولادت کی بشارت دی اور فرمایا:

وَأَمْرًا أَنَّهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكْتُ فَلَبَسْتُهَا بِإِسْحَاقَ ۖ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ
يَعْقُوبُ ۖ قَالَتْ يَوُئَلِكُنِي آلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا ۚ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ
عَجِيبٌ ۖ [۱]

اور ان کی بیوی (سارہ) پاس کھڑی ہوئی تھیں وہ ہنس پڑیں بس ہم نے انہیں اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔ (اس پر) وہ کہنے لگیں۔ ہائے میری مصیبت! کیا اب میرے ہاں اولاد ہوگی جبکہ میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔ اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے ہو چکے ہیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی اسی طرح تھے کہ جب لوگ آپ کی ولادت سے ناامید ہو گئے تو آپ کی ولادت کی بشارت دی گئی۔

خراج میں عیسیٰ بن مہج سے روایت ہے کہ اس نے کہا: امام حسن عسکری علیہ السلام ہمارے ساتھ زندان میں داخل ہوئے۔ مجھے ان کے حق میں معرفت حاصل تھی۔ مجھے فرمایا: تیری عمر پینسٹھ سال ایک ماہ اور دو دن کی ہے۔ میرے پاس اپنی کتاب تھی جس میں میری تاریخ ولادت درج تھی دیکھا تو ایسا ہی تھا جیسا حضرت نے فرمایا تھا۔ پھر حضرت نے پوچھا: کیا تیری اولاد ہے۔

اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: دعا کے لئے ہاتھ بلند کرو۔

آپ نے دعا فرمائی اور خدا نے اسے ایک فرزند عطا فرمایا۔

(۱۱) حضرت لوط علیہ السلام سے شبیہ

حضرت لوط علیہ السلام کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوئے۔

قَالُوا يَلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصْلُوَا إِلَيْكَ. [۱]

انہوں (مہمانوں) نے کہا اے لوط ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں۔

حضرت قائم علیہ السلام کی مدد کے لئے بھی فرشتے نازل ہوں گے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی کنیز سے

روایت ہے: جب حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس نے درخشندہ نور دیکھا جو حضرت قائم علیہ السلام سے ظاہر ہوا اور

یہ نور افق آسمان تک پہنچ گیا۔ سفید پرندوں کو دیکھا جو نیچے آرہے تھے اور وہ اپنے بال آپ کے سرو صورت اور بدن پر

مل رہے تھے۔ پھر پرواز کرتے تھے۔ جب میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو یہ مطلب عرض کیا تو آپ ہنسے اور

فرمایا: وہ فرشتے تھے جو نیچے آرہے تھے تاکہ مولود سے متوکل ہوں یہ فرشتے آپ کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ [۲]

(۱۲) حضرت یعقوب علیہ السلام سے شبابہت

حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے بہت گریہ کیا حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں

حالانکہ غصہ پینے والے تھے۔ [۳]

حضرت قائم علیہ السلام نے بھی اپنے نانا حسین کے لئے گریہ کیا اور زیارت ناحیہ میں فرمایا:

وَلَا بُكَيْنَ عَلَيْكَ هَذَا التَّمُوعُ دَمًا. [۴]

حضرت یعقوب علیہ السلام انتظار فرج تھے اور فرماتے تھے:

[۱] سورہ ہود: ۸۱

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۱

[۳] سورہ یوسف: ۸۴

[۴] المزار الكبير (لابن المشهدی) / 9/501- زیارة أخرى فی یوم عاشوراء لأبی عبد الله الحسین بن علی

صلوات الله علیه..... ص: 496

وَلَا تَأْتِسُ وَا مِنْ رُوحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَأْتِسُ مِنْ رُوحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

(۱۳) حضرت یوسف علیہ السلام سے شبیہ

اپنے زمانے میں لوگوں میں سے خوبصورت ترین حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی اپنے زمانے میں لوگوں میں خوبصورت ترین ہوں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ایک طولانی مدت کے لئے غائب ہوئے اور بعد میں اس کی بھائیوں سے ملاقات ہوئی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو پہچانا حالانکہ بھائی پہچان نہ سکے۔ [۱] حضرت قائم علیہ السلام بھی خلق سے غائب ہیں حالانکہ وہ راستے پر چلتے ہیں آپ کو لوگوں کی شناخت ہے لیکن لوگوں کو شناخت نہیں ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ کا خواب دیکھا:

حضرت قائم علیہ السلام بھی دو دراز ممالک سے لوگوں کو جمع کرے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہیں اور خدا ایک شب میں اس کے امر کی اصلاح کرے گا۔ [۲]
حضرت یوسف علیہ السلام زندان میں گئے اور فرمایا:

رَبِّ السَّجْنِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَيِّدُعُوْنِيْ رَالْيَوْمِ۔ [۳]

اے میرے پروردگار! اس کام کی نسبت جس کی یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں مجھے قید خانہ پسند ہے۔

ایک حدیث جو امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام سنت موسیٰ علیہ السلام، سنت عیسیٰ علیہ السلام، سنت

یوسف علیہ السلام اور سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں گے۔ لیکن یوسف علیہ السلام کی سنت زندان اور غیبت ہے۔ [۴]

[۱] سورۃ یوسف: ۸۷

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۹

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۸۰

[۴] سورۃ یوسف: ۳۳

[۵] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۹

اے مومنین! آؤ اور امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کریں۔

حضرت یوسف علیہ السلام چند زندان میں رہے لیکن حضرت قائم علیہ السلام کتنے سالوں سے ہم سے جدا ہیں۔

اے کاش! ہم جانتے ہوتے کہ اس غیبت میں کیا ہوگا؟ اور آپ کا ظہور کب ہوگا؟ حضرت یوسف علیہ السلام ہر

خاص وعام سے غائب رہے اور بھائیوں سے مخفی رہے۔ حضرت قائم علیہ السلام کی یوسف سے بھی یہی شباهت ہے۔ کہ آپ ہر خاص وعام سے غیب ہیں۔

(۱۴) حضرت خضر علیہ السلام سے شباهت

خدا نے حضرت خضر کی عمر طولانی فرمائی اور یہ موضوع سنی و شیعہ کے نزدیک مسلم ہے اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں۔

بحار میں داؤد کے مناقب میں نقل ہوا کہ داؤد رتی سے روایت ہے۔ میرے دو بھائی زیارتی سفر پر گئے ان میں سے ایک شدت پیاس میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ اپنے گدھے سے گر پڑے دوسرے کو بھی بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن اپنی جگہ سے اٹھا۔ نماز پڑھی اور خدا، رسول و ائمہ علیہم السلام سے استغاثہ کیا۔ ایک ایک کا نام لیا جب حضرت بن محمدؑ پر پہنچا تو التماس شروع کرنے لگا۔ اچانک اس نے ایک مرد کو دیکھا جو یہ کہہ رہا ہے کہ تیرا ماجرا کیا ہے؟ میں نے سارا ماجرا سنایا۔ اس شخص نے ایک لکڑی کا قطعہ مجھے دیا اور کہا: اسے دو لبوں کے درمیان رکھو۔

میں نے یہی کام کیا، میں نے اچانک دیکھا کہ اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا اور اسے پیاس کا احساس بھی نہ تھا۔ وہاں سے چلے اور زیارت کی۔ جب کوفہ واپس آ رہے تھے جس نے دعا کی تھی وہ مدینہ کی طرف سفر کرنے لگا۔ اور امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپؑ نے فرمایا: بیٹھو! تیرے بھائی کا کیا حال ہے؟ اور وہ لکڑی کہاں ہے؟

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! جب میرے بھائی کی حالت بُری ہوئی تو مجھے بڑی پریشانی ہوئی اور

جب خدا نے اس کی روح کو واپس پلٹایا تو اس خوشی میں وہ لکڑی کو بھول گیا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تو اپنے بھائی کے غم میں تھا تو میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام آئے

اور ان کے ذریعے تیرے پاس طوبیٰ کی لکڑی کا ٹکڑا بھیجا تھا۔ پھر حضرت اپنے خادم سے مخاطب ہو کر فرمایا: جاؤ وہ عطر دان لے آؤ۔ خادم وہ عطر دان لے آیا۔ حضرت نے اسے کھولا اور لکڑی کے تمام قطعات کو باہر نکالا اور اس آدمی کو دکھایا تاکہ وہ جان لے۔ اور دوبارہ اسے واپس اپنی جگہ رکھ دیا۔ [۱]

خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کی بھی عمر طولانی فرمائی۔ بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ آپ کی عمر طولانی ہونے کی حکمت یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی عمر بھی طولانی تھی۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے اپنے صالح بندے حضرت خضر علیہ السلام کی عمر طولانی فرمائی۔ نہ نبوت کی وجہ سے اور نہ آسمانی نازل ہونے والی کتاب کی وجہ سے اور نہ اس آئین کی وجہ سے جو آپ کی شریعت نے پہلی شریعت کو منسوخ کیا بلکہ خدا کے علم میں تھا کہ حضرت قائم علیہ السلام کی عمر طولانی ہوگی تاکہ لوگ انکار نہ کریں لہذا پہلے ایسی دلیل قائم کی کہ لوگوں کو بدلے کا موقع نہ ملے۔

کمال الدین میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے: حضرت خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا، پس وہ زندہ رہے اور صور پھونکنے تک زندہ رہیں گے۔ البتہ وہ ہمارے پاس آئے گا اور ہم پر سلام کرے گا۔ اس کی آواز سنائی دے گی لیکن خود نہیں دکھائی دیں گے۔ جب تم میں سے اسے کوئی یاد کرے تو اس پر درود بھیجنا چاہیے اور تم میں سے جو اسے یاد کرتا ہے وہ اس پر سلام کرتے ہیں۔ وہ ہر سال حج میں حاضر ہوتے ہیں اور تمام مناسک کو انجام دیتے ہیں۔ وہ عرفہ میں ٹھہرتے ہیں جب مومنین دعا کرتے ہیں تو آپ ان کے لئے آمین کہتے ہیں۔ خدا حضرت قائم علیہ السلام کی بیعت کو غیبت کے ذریعے انس میں بدل دیتا ہے اور تنہائی دور ہوتی ہے۔ [۲]

حضرت خضر علیہ السلام کا نام بلایا ہے بعض نے اور نام بھی لکھیں ہیں خضر کو خضر اس لئے کہا جاتا ہے کہ شیخ صدوق سے منقول ہے کہ جب وہ خشک لکڑی پر بھی بیٹھتے تھے تو سبز ہو جاتی تھی نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تھے آپ کی اطراف سبز ہو جاتی تھی۔ [۳]

نجم الثاقب میں روایت ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام بھی جس زمین سے گزریں گے وہ سبز ہو جائے گی۔ پانی

[۱] بحار الانوار: ج ۷، ص ۳۸

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۹۰

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۹۱

جاری ہو جائے گا۔ [۱]

اللہ نے حضرت خضر علیہ السلام کو یہ قدرت عطا فرمائی کہ وہ جس مشکل کو اختیار کرنا چاہیں کر لیتے تھے۔ چنانچہ علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کو بھی یہی قدرت عطا فرمائی ہے۔ اس مطلب پر بہت سی حکایات دلالت کرتی ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام علم باطن پر مامور تھے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۖ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا۔ [۲]

آپ میرے ساتھ (رہ کر) صبر نہیں کر سکتے۔ اور بھلا اس بات پر آپ صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو تمہارے

علمی دائرہ سے باہر ہے؟

حضرت قائم علیہ السلام بھی علم باطن پر مامور ہیں۔

حضرت خضر کے کاموں کی حکمت معلوم نہ ہو سکی کہ جب تک انہوں نے خود نہیں فرمایا۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی اپنے ظہور کی حکمت ظاہر ہونے کے بعد بیان فرمائیں گے۔ حضرت خضر علیہ السلام ہر سال

حج بجالاتے ہیں اور تمام مناسک انجام دیتے ہیں حضرت قائم علیہ السلام بھی ہر سال حج پر جاتے ہیں اور مناسک انجام دیتے ہیں۔

شیخ صدوق کمال الدین میں بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابو القاسم جعفر ابن احمد علوی رقی عریضی نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابو الحسن علی بن احمد عقیقی نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو نعیم انصاری زیدی نے، انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں مستجار کے پاس تھا ہمارے ساتھ عمرہ ادا کرنے والوں کی ایک جماعت بھی تھی ان میں محمودی اور علان کلینی اور ابو یثیم دیناری اور ابو جعفر احوال ہمدانی اور محمد بن قاسم علوی وہ تیس افراد تھے اور محمد بن قاسم علوی عقیقی کے سوا ان میں کوئی خلص نہ تھا یہ ذوالحجہ کی چھ تاریخ اور سن ۲۹۳ ہجری تھا۔

ہمارے پاس ایک نوجوان آیا، جو احرام باندھے ہوئے تھے، اس کے ہاتھ میں اس کی نعلین تھی، وہ ہمارے درمیان آیا، ہم لوگ اس کے رعب اور بدبہ کی وجہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے سلام کیا اور اس نے دائیں بائیں دیکھا اور

[۱] نجم الثاقب: ۸۴

[۲] سورہ کہف: ۶۷

ہمارے درمیان بیٹھ گیا اور بولا، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنی دعائیں کیا فرماتے ہیں۔

ہم نے دریافت کیا: کیا فرماتے ہیں؟

اس جوان نے کہا: آپ فرمایا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ وَبِهِ تَقُومُ الْأَرْضُ
وَبِهِ تَفْرَقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَفْرَقُ بَيْنَ
الْمُجْتَمِعِ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبَحَارِ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا.

اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس اسم مقدسہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں،

جس کے باعث آسمان اور زمین تھے ہوئے ہیں۔ جس کے باعث حق و باطل کا فرق ہوتا ہے۔

جس کی وجہ سے متفرق اور پراگندہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔ جس کے ذریعے سے جماعتوں میں

افتراق اور اختلاف واقع ہوتا ہے۔ جس کے وسیلے سے ریگ بیابان کے اعداد، پہاڑوں کے

اوزان اور دریاؤں کے پانی کا اندازہ ہوتا ہے۔ درود بھیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور میرے لئے،

میرے تمام امور کو کشادہ اور آسان فرما۔

پھر وہ جوان اٹھا، ان کے احترام میں ہم بھی اٹھے۔ وہ طواف میں مشغول ہو گئے ان کی ہیبت کے باعث ہم یہ

پوچھنا بھول گئے کہ وہ کون تھے۔ دوسرے اسی وقت طواف سے فارغ ہو کر تشریف لائے اور اسی طرح ہمارے درمیان بیٹھ

گئے۔ پھر دائیں بائیں نظر کی اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ امیر المومنین نماز فریضہ کے بعد کیا دعائیں کرتے تھے؟

ہم نے دریافت کیا: کیا فرماتے تھے؟

فرمایا: آپ دعائیں فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَصْوَاتُ وَدُعِيَّتِ الدَّعَوَاتُ وَلَكَ عَتَبُ
الْوُجُوهِ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَإِلَيْكَ التَّخَاكُمُ فِي الْأَعْمَالِ يَا خَيْرَ مَسْئُولٍ وَ
خَيْرَ مَنْ أَعْطَى يَا صَادِقُ يَا بَارِئُ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْبِعَادُ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْدُّعَاءِ وَ
تَكَفَّلَ بِالْإِجَابَةِ يَا مَنْ قَالَ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ يَا مَنْ قَالَ وَإِذَا سَأَلَكَ

عِبَادِي عَلَىٰ قَرِيبٍ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَ
لِيُؤْمِنُوا بِی لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ يَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ
أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ.

”پروردگار تیری ہی طرف سب کی آواز جاتی ہے، تجھ سے ہی دعا مانگی جاتی
ہے، تیرے ہی سامنے رخسار رکھے جاتے ہیں، تیری بارگاہ میں خضوع و خشوع بجالایا جاتا
ہے، تمام اعمال میں تیرا ہی حکم مانا جاتا ہے۔ اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے،
اے تمام عطا کرنے والے سے بہتر، اے سچے عفو کرنے والے، اے وہ جو اپنے وعدے کے
خلاف نہیں کرتا، اے وہ جو دعا کرنے کا بھی حکم کرتا ہے اور قبول کرنے کا بھی وعدہ فرماتا
ہے۔ اے وہ کہ جس نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے جو کچھ مجھ سے طلب کیا، میں اس سے قریب
ہوں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جس دم وہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔ پس دین کو قبول کرو اور مجھ پر
ایمان لاؤ، کہ تم ہدایت یافتہ ہو، اور اے وہ جو ارشاد فرماتا ہے، اے میرے بندوں جو اپنے
نفسوں پر اسراف کر چکے ہو، خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو، خدا تعالیٰ تمام گناہوں کا بخشنے والا
ہے۔ کیونکہ وہ بہت بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔“

پھر انہوں نے دائیں بائیں نظر کی اور فرمایا: کیا تم کو معلوم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سجدہ شکر میں کیا دعا کرتے تھے؟
ہم نے دریافت کیا: کیا دعا کیا کرتے تھے؟
آپ نے فرمایا: وہ کہا کرتے تھے:

يَا مَنْ لَا يَزِيدُهُ الْخَاطِئُ الْمَلِيحِينَ إِلَّا جُودًا وَكَرَمًا يَا مَنْ لَهُ خَزَائِنُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا مَنْ لَهُ خَزَائِنُ مَا دَقَّ وَجَلُّ لَا تَمْنَعُكَ إِسَاءَتِي مِنْ
إِحْسَانِكَ إِلَيَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَنْتَ أَهْلُ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
وَالْعَفْوِ يَا رَبَّاهُ يَا اللَّهَ أَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فَأَنْتَ قَادِرٌ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَقَدْ
اسْتَحَقَقْتُهَا لَا حُجَّةَ لِي وَلَا عُنْدِي عِنْدَكَ أَبُوءُ إِلَيْكَ بِذُنُوبِي كُلِّهَا وَاعْتَرِفُ بِهَا

كَيْ تَغْفُو عَنِّي وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مَلِي بُؤْسُ اِلَيْكَ بِكُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَ بِكُلِّ
خَطِيئَةٍ اَخْطَاْتُهَا وَ بِكُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلْتُهَا يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ اَرْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَنِّي
تَعْلَمُ اَنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ.

رونے والوں کی گریہ و زاری سوائے تیرے جو دو کرم کے اضافے کے اور کوئی اضافہ
نہیں کرتی، اے وہ جس کے پاس آسمان اور زمین کے خزانے ہیں، اے وہ جس کا فضل بہت
وسیع ہے میرے گناہ مجھے تیرے احسانات کے ملنے سے نہیں روک سکتے جن کے لئے میں تیری
جناب میں استدعا کرتا ہوں، تو میرے ان امور میں ایسا ہی کر جیسا کہ تجھے شایان اور سزاوار
ہے۔ تو ہر قسم کے عذاب پر قادر ہے تجھ کو ان عذابوں کا پورا استحقاق ہے۔ مجھ کو تیری جناب میں
کوئی حجت حاصل نہیں ہے اور نہ تیرے درگاہ میں مجھے کوئی عذر کرنے کا موقع ہے، میں اپنے گناہ
تیری خدمت میں پیش کرتا ہوں، ان کا اقرار کرتا ہوں تاکہ تو انہیں معاف فرمادے، تو سب سے
بہتر جاننے والا ہے میں ان گناہوں سے جو عمل میں لایا چکا ہوں بری ہوتا ہوں اور ان تمام خطاؤں
سے جو مجھ سے سرزد ہو چکی ہیں اور ان تمام برائیوں سے جو بحال یا ہوں۔ اے میرے پروردگار،
تو مجھے بخشش دے اور مجھ پر رحم فرما اور ان تمام امور سے درگزر فرما جن کو تو سب سے بہتر جانتا
ہے کیونکہ تو سب سے زیادہ عزیز اور مہربانی کرنے والا ہے۔

پھر وہ حضرت رخصت ہو گئے۔ اگلے روز پھر آئے اور ہم نے روزانہ کی طرح ان کا استقبال کیا۔ پس وہ ہمارے
درمیان بیٹھ گئے اور دائیں بائیں دیکھا اور فرمایا: علی بن حسین سید العابدین علیہ السلام اپنے سجدہ میں اس جگہ [اپنے دست مبارک
سے حجر اسود کی طرف اشارہ کیا اور] فرمایا کرتے تھے۔

عَمِيْنُكَ يَفِيْنَا بِكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ اَسْأَلُكَ مَا لَا يَغْدُرُ عَلَيْهِ سِوَاكَ.

”تیرا بندہ تیری چوکھٹ پر، تیرا مسکین تیرے دروازے پر، تجھ سے ان چیزوں کا طالب ہے جس پر سوائے
تیرے اور کوئی قدرت نہیں رکھ سکتا۔“

پھر انہوں نے دائیں بائیں نظر کی اور محمد بن قاسم علوی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے محمد بن قاسم! تم بھلائی
پر قائم ہو، ان شاء اللہ (یہ کہہ کر) آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور طواف میں داخل ہو گئے۔

ہم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس نے یہ دعا کیجی نہ ہو اور ہم بھول گئے تھے۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں اس کے بارے میں گفتگو کی محمود نے ہم سے کہا: اے لوگو! تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟
ہم نے کہا: نہیں۔

انہوں نے کہا: خدا کی قسم یہ صاحب الزمان علیہ السلام تھے۔

ہم نے کہا: اے ابوعلی! کیسے؟

وہ بولے: میں نے اپنے رب سے سات سال یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت کرائیں۔ سات سال پہلے کی بات ہے کہ یہی حضرت عرفہ کی عشا کی دعا پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: انسانوں میں سے ہوں۔

میں نے پوچھا: کن انسانوں میں سے عربوں میں سے یا ان کے دوستوں میں سے؟
فرمایا: عربوں میں سے۔

دریافت کیا: کن عربوں میں سے؟

فرمایا: اشراف اور بلند مرتبہ لوگوں میں سے۔

میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: بنو ہاشم۔

میں نے دریافت کیا: بنو ہاشم کی کس شاخ میں سے ہیں،

جواب دیا: جو مشورہ دینے، بلند اور رفعت میں قابل تعریف ہیں۔

میں نے دریافت کیا ان میں سے کن حضرات سے ہیں۔

فرمایا: ان میں سے ہوں جنہوں نے کھوپڑی کو شکاف نہ کیا تھا، کھانا کھلایا تھا اور رات کو اس وقت نماز پڑھی تھی جب لوگ سوئے ہوئے تھے۔

میں سمجھا کہ یہ کوئی علوی ہیں اور میں علویوں سے محبت کرتا ہوں، پھر آپ پوشیدہ ہو گئے۔ مجھے علم نہ ہو سکا کہ آسمان کی طرف گئے ہیں یا زمین کے اندر تشریف لے گئے۔

میں نے لوگوں سے دریافت کیا: جو آپ کے گرد جمع تھے کہ کیا تم اس عالم کو جانتے ہو؟

انہوں نے کہا: ہاں۔ ہر سال ہمارے ساتھ پیدل تشریف لا کر حج ادا کرتے تھے۔

میں نے ان سے کہا: میں نے آپ کے قدم کے چلنے کا کوئی نشان نہیں دیکھا۔ پھر اپنی جدائی کی وجہ سے حزن و دلال

کی حالت میں مزدلفہ چلا آیا۔ میں نے اسی رات رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا: اے محمودی! تم نے اپنے مطلوب کو دیکھا،

میں نے عرض کیا: میرے آقا! وہ کون تھے؟

فرمایا: عشاء میں تم نے جنہیں دیکھا، وہ صاحب الزمان (علیہ السلام) تھے۔

میں ہم نے اس سے یہ بات سنی تو اس پر غصہ کیا، کہ اس نے ہمیں اس سے آگاہ کیوں نہیں کیا، تو اس نے بتایا کہ وہ لنگھو کے دوران اس بات کو بھول گیا تھا۔ [۱]

(۱۵) حضرت الیاس علیہ السلام سے شہادت

حضرت خضر علیہ السلام کی مانند حضرت الیاس کی بھی خدا نے طولانی عمر عطا فرمائی۔ خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کی بھی عمر طولانی فرمائی ہے الیاس بھی خضر کی مانند ہر سال حج پر جاتے ہیں اور وہاں پر ملاقات کرتے ہیں۔ تفسیر امام حسن علیہ السلام میں آیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے زید بن ارقم سے فرمایا: اگر چاہتے ہو کہ ان (منافقین) کا شر آپ تک پہنچے ہر صبح یہ دعا پڑھو۔

اگر چاہتے ہو کہ خدا تمہیں غرق ہونے، جل جانے و چوری سے امان ملے تو ہر صبح یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ - لَا يَضُرُّكَ الشَّوْءُ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْحَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ - مَا يَكُوْنُ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ [۲]

حضرت الیاس علیہ السلام اپنی قوم سے فرار ہو گئے تھے اور ان کی نظروں سے غائب ہو گئے تھے کیونکہ آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے حضرت قائم علیہ السلام بھی اپنی قوم سے غائب ہوں گے اور آپ کو بھی قتل کا خطرہ تھا۔ حضرت الیاس سات سال غائب رہے۔ حضرت کی غیبت معلوم نہیں کہ کب تک غائب رہے گا۔ حضرت الیاس کوہ دشوار میں سکونت پذیر

[۱] کمال الدین وتمام النعمة/ ج 2/ 43/470 ہلب ذکر من شاهد العائم اور آہو کلیمہ..... ص: 434

[۲] التفسیر المنسوب إلى الإمام الحسن العسكري ع/ 19/ اسد الأبواب عن المسجد دون ہلب علی ع

ہوئے تھے۔

علی بن مہر یازر ہوازی سے کمال الدین و بحار میں منقول ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام نے فرمایا: مجھے میرے نے مجھے نصیحت کی کہ اس قوم کی مجاورت نہ کروں جس پر خدا کا غضب اور اس کی لعنت ہو۔ ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں میں ننگ و عار ہے۔ ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! یہ امر کب ظاہر ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جب تمہارے اور کعبہ کے درمیان جدائی واقع ہوئی، آفتاب و ماہ جمع ہوں۔ [۱]
خدا نے حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا سے حضرت یونس علیہ السلام نبی کو بچپن کی حالت میں چودہ روز کے بعد وفات کے بعد انہیں زندہ کیا۔ [۲]

حضرت قائم علیہ السلام کی دعا سے بھی خدا بہت سے مردوں کو زندہ کرے گا۔ پس کئی سال گزرنے کے بعد مندرجہ ذیل افراد زندہ ہوں گے:

۱۔ مردے

۲۔ اصحاب کہف

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے بچپن افراد جو حق سے قضاوت کریں گے۔

۴۔ یوشع بن نون جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی ہیں۔

۵۔ موسیٰ آل فرعون

۶۔ سلمان فارسی

۷۔ ابو ذر جانیہ انصاری

۸۔ مالک اشتر

بحار الانوار میں امام صادق علیہ السلام سے روایت موجود ہے۔ [۳]

[۱] تہرۃ الاولیاء: ۷۸۱

[۲] کہا جاتا ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا سے جس نبی کو زندہ کیا وہ الیسع علیہ السلام تھے۔ واللہ العالم (مولف)

[۳] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۹۰

حضرت الیاس علیہ السلام کو خدا آسمان کی طرف لے گئے۔ چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کو بھی خدا آسمان پر لے جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت الیاس بیابان میں مضطرب افراد کی رہنمائی کرتے ہیں۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی گنہگار افراد کی ہدایت کریں گے۔

خدا کے حکم سے آسمان سے حضرت الیاس علیہ السلام کے لئے کھانا آیا۔

تفسیر برہان میں انس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کی چوٹی سے آواز سنی۔ خدایا! مجھے رحمت و مغفرت والی امت میں سے قرار دے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں گئے۔ اچانک آپ نے ایک بوڑھے مرد کو دیکھا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں سال میں ایک بار غذا کھاتا ہوں۔ اب آسمان سے کھانا آچکا ہے۔ لہذا دونوں نے کھانا کھایا اور وہ تھے حضرت الیاس علیہ السلام۔ [۱]

ہم یہاں پر حضرت قائم علیہ السلام کا ایک واقعہ لکھتے ہیں جسے علامہ مجلسی نے ابو محمد عیسیٰ بن مہدی جویری سے نقل کیا: ۲۶۸ کے سال میں ہم حج پر گئے۔ ہمارا راستہ مدینہ تھا کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ حضرت قائم علیہ السلام وہاں پر ظاہر ہوں گے۔ راستے میں بیمار ہو گیا۔ ہم فیدنا میں منزل سے باہر آئے۔ میرے دل میں تھا کہ چھلی، کھجور اور دہی کھاؤں جب ہم مدینہ پہنچے۔ دینی بھائیوں نے مجھے بتایا کہ حضرت قائم علیہ السلام صابر آشکار ہوئے ہیں ہم صابر گئے۔ وہاں بیاباں میں لاغر بکریاں دیکھیں۔ وقت نماز تھا میں نے نماز پڑھی اور دعا کی اچانک مجھے ایک خادم نے بلایا: اے عیسیٰ بن مہدی جوہری! داخل ہو جاؤ۔ جب میں محسن میں داخل ہوا تو ایک بڑا دسترخوان دیکھا خادم نے مجھے دسترخوان پر بٹھایا اور کہا: تم جب فیدنا میں جگہ سے آ رہے تھے تو تجھے بھوک تھی لہذا اب کھانا سیر ہو کر کھا لو۔

اس شخص نے کہا: میں کیسے کھانا کھاؤں کہ مولا کو بھی نہیں دیکھا۔

اچانک حضرت قائم علیہ السلام نے بلند آواز میں فرمایا: اے عیسیٰ! کھانا کھاؤ! میں نے دیکھا کہ دسترخوان پر تازہ چھلی اور کھجور کے ساتھ ساتھ دہی بھی موجود تھی۔ میں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔

آواز آئی یہ جنت کا کھانا ہے۔

پھر حضرت قائم علیہ السلام نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: آپ کا نور درخشاں تھا۔
حضرت نے فرمایا: اے عیسیٰ! جو کچھ تو نے دیکھا اپنے دوستوں کو بتانا لیکن ہمارے دشمنوں سے نہ کہنا میں
نے عرض کیا: مولا میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں ثابت قدم رہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ثابت قدم نہ ہوتا تو خدا تیری
میرے ساتھ ملاقات نہ کرواتا۔ پس میں وہاں سے باہر نکلا اور خدا کا حمد و شکر ادا کیا۔ [۱]

ذوالقرنین سے شباهت

ذوالقرنین نبی نہیں تھا لیکن لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیتا تھا تقویٰ الہی اور خوف خدا کی طرف بلاتا تھا۔
حضرت قائم علیہ السلام بھی نبی نہیں ہیں کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت
قائم علیہ السلام بھی لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ذوالقرنین لوگوں پر رحمت الہی تھے۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی تمام
اہل جہان پر رحمت الہی ہیں۔

خدا نے ذوالقرنین کو آسمان میں لے گیا اور زمین سے پردہ اٹھایا اور اس نے مشرق سے مغرب تک عام
عالم کا مشاہدہ کیا۔ خدا نے انہیں ہر چیز کا علم دیا اور فرمایا کہ اس کے ذریعے حق و باطل کی پہچان کریں۔ پھر اسے زمین
پر بھیجا گیا اور اسے وحی ہوئی کہ مشرق و مغرب تمام زمین کی سیر کریں اسے علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں ایک طولانی
حدیث کے ضمن میں حضرت امیر علیہ السلام سے ذکر کیا۔ [۲]

خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کو بھی پہلے آسمان پر لے گیا اور پھر زمین پر واپس بھیجا گیا۔ ذوالقرنین کی غیبت
طولانی تھی حضرت مہدی علیہ السلام کی غیبت بھی طولانی ہے۔

قرآن کے مطابق ذوالقرنین مغرب سے مشرق تک گئے اور حضرت قائم علیہ السلام بھی ہی کریں گے۔

کمال الدین میں اپنی سند سے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے سنا کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالقرنین صالح بندہ تھا..... زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا جس

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۶۸

[۲] بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۱۹۸

طرح ظلم و ستم سے پر تھی۔ [۱]

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ رام اور سخت در بادلوں میں سے ایک کا انتخاب کرے۔ انہوں نے رام کو اختیار کیا۔ یہ وہ بادل ہے جس میں بجلی نہیں ہے۔ اگر سخت بادل کو اختیار کرتا تو ان کے لئے میسر نہ تھا کیونکہ خدا نے اسے حضرت قائم علیہ السلام کے لئے ذخیرہ فرمایا ہے۔ [۲]

(۱۶) حضرت شعب علیہ السلام سے شبابہت

حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی آپؑ کی عمر طولانی تھی پھر لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے اور دوبارہ جوانی کی صورت میں پہلے۔ اسے علامہ مجلسیؒ نے بحار میں حضرت امیر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ حضرت قائم آل محمد علیہ السلام بھی طولانی عمر کے باوجود جوان ظہور کریں گے جیسا کہ کوئی چالیس سال سے کم ہوتا ہے۔ [۳]

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ اکثر آپؑ کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہوتی تو سمجھو کہ وہ حضرت قائم علیہ السلام نہیں ہیں۔ [۴]

اسی مضمون میں متعدد روایات موجود ہیں جو مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے: حضرت شعیب علیہ السلام خدا کی محبت میں اس قدر روئے کہ آپؐ کی آنکھوں کی پینائی چلی گئی۔ خدا نے انہیں دوبارہ آنکھیں عطا فرمائیں۔ دوبارہ روئے اور تائب ہو گئے۔ خدا نے دوبارہ آپؐ کو پینائی عطا فرمائی۔ [۵]

حضرت قائم علیہ السلام کے بارے میں زیارت ناحیہ میں حضرت اپنے جد حسین علیہ السلام کے بارے میں اس طرح

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۹۳

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۸۱

[۳] بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۳۸۵

[۴] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۱۹

[۵] بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۳۸۰

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے یوں خطاب فرمایا:

اِنِّیْ اَصْطَفٰیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرَسُلَیْنِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَا اَتٰیْكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِیْنَ ۝^[۱]
میں نے تمہیں اپنی پیغمبری اور ہم کلامی کے لیے تمام لوگوں سے منتخب کیا ہے پس جو چیز (توراة) میں نے
تمہیں عطا کی ہے اسے لو اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔

حضرت قائم علیہ السلام نے بھی اسی طرح خدا سے خطاب کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو خدا کے حکم سے دو فرشتے اوپر
لے گئے اور خدا کا جواب آیا: مرحبا۔ تو میرا بندہ ہے میری دین کی مدد کرے گا۔^[۲]
حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ڈر سے غائب ہوئے۔

خدا فرماتا ہے:

فَخَرَجْنَا مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۝^[۳]

چنانچہ موسیٰ وہاں سے خوفزدہ ہو کر نتیجہ کا انتظار کرتا ہوا نکلا۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی اپنے دشمنوں کے ڈر سے غائب ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت غائب ہوئے جب آپ کی قوم سختی و مشکلات اور ذلت میں مبتلا تھی۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی جب سے غائب ہیں آپ کے پیروکار سختی و مشکلات اور ذلت میں سرگردان ہیں۔

تاکہ خدا ایمان والوں کو پاک کرے اور کافروں کو ہلاک کرے۔^[۴]

حضرت موسیٰ کے لئے بنی اسرائیل خطر تھی کیونکہ انہیں خبر دی گئی تھی کہ آپ کا ظہور ہوگا۔ حضرت قائم علیہ السلام

کے لئے ان کے شیعوں کا خطر ہے۔ خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ فَاحْتَلَفَ فِيْهِ ۝^[۵]

[۱] سورہ اعراف: ۱۴۴

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۲۷

[۳] سورہ قصص: ۸۱

[۴] سورہ آل عمران: ۱۳۱

[۵] سورہ ہود: ۱۱۰

طرح ظلم و ستم سے پر تھی۔^[۱]

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ رام اور سخت در بادلوں میں سے ایک کا انتخاب کرے۔ انہوں نے رام کو اختیار کیا۔ یہ وہ بادل ہے جس میں بجلی نہیں ہے۔ اگر سخت بادل کو اختیار کرتا تو ان کے لئے میسر نہ تھا کیونکہ خدا نے اسے حضرت قائم علیہ السلام کے لئے ذخیرہ فرمایا ہے۔^[۲]

(۱۶) حضرت شعب علیہ السلام سے شباهت

حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی آپؑ کی عمر طولانی تھی پھر لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے اور دوبارہ جوانی کی صورت میں پلے۔ اسے علامہ مجلسیؒ نے بحار میں حضرت امیر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔
حضرت قائم آل محمد علیہ السلام بھی طولانی عمر کے باوجود جوان ظہور کریں گے جیسا کہ کوئی چالیس سال سے کم ہوتا ہے۔^[۳]

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ اکثر آپؑ کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہوتی تو سمجھو کہ وہ حضرت قائم علیہ السلام نہیں ہیں۔^[۴]

اسی مضمون میں متعدد روایات موجود ہیں جو مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے: حضرت شعیب علیہ السلام خدا کی محبت میں اس قدر روئے کہ آپؑ کی آنکھوں کی پینائی چلی گئی۔ خدا نے انہیں دوبارہ آنکھیں عطا فرمائیں۔ دوبارہ روئے اور نابینا ہو گئے۔ خدا نے دوبارہ آپؑ کو پینائی عطا فرمائی۔^[۵]

حضرت قائم علیہ السلام کے بارے میں زیارت ناحیہ میں حضرت اپنے جد حسین علیہ السلام کے بارے میں اس طرح

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۹۴

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۸۱

[۳] بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۳۸۵

[۴] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۱۹

[۵] بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۳۸۰

فرماتے ہیں:

وَلَا تُكَلِّمَنَّ عَلَىٰ نِكَ بَدَلِ الدُّمُوعِ دَمًا. [1]

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. [2]

اللہ کا بقیہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو؟

کمال الدین میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے: جب حضرت قائم علیہ السلام ظہور کریں گے کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائیں گے اور تین سو تیرہ مرد آپ کے پاس حاضر ہوں گے۔ پس آپ کی زبان سے سب سے پہلے یہ آیت جاری ہوگی۔

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.

پس ان پر کوئی سلام نہیں کرے گا مگر یہ کہ یہ فرمائیں گے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ. [3]

خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہوگا۔ بت اور اصنام نابود ہو جائیں گے۔ آپ کی غیبت طولانی ہوگی اور اس

عرصے میں معلوم ہوگا کون صاحب ایمان ہے۔ [4]

حضرت شعیب علیہ السلام کو تکذیب کرنے والے آگ میں جلے۔ خدا فرماتا ہے:

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ. [5]

پس ان لوگوں نے ان (شعیب) کو جھٹلایا تو سائبان والے دن کے عذاب نے انہیں اپنی گرفت میں لے

[1] المزار الكبير (لابن المشهدی) 9/501 - زیارة اُخری فی یوم عاشوراء لأبی عبد الله الحسین بن علی

صلوات الله علیه..... ص: 496

[2] سورة هود: ۸۶

[3] إثبات الهداة بالنصوص والمعجزات / ج 5 / 346 / الفصل الرابع..... ص: 345

[4] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۱

[5] سورة شعراء: ۱۸۹

لیا۔ بے شک وہ ایک بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔

حضرت قائم علیہ السلام کے ظہور میں تمام بت اور غیر خدا معبود جل جائیں گے۔

(۱۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شبابہت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ گرامی حاملہ تھیں لیکن مخفی تھا۔ حضرت قائم علیہ السلام کی والدہ بھی ولادت سے پہلے حاملہ ہونے کے باوجود مخفی تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت مخفیانہ طور پر واقع ہوئی اسی طرح حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت بھی پنہانی طور پر واقع ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم میں دو غیبت تھیں ایک دوسری سے طولانی تھی۔ ایک غیبت مصر میں تھی اور دوسری اس وقت کہ جب پروردگار کی طرف میقات پر گئے۔ پہلی غیبت کی مدت اٹھائیس سال تھی۔

چنانچہ کمال الدین میں شیخ صدوق اپنی سند سے عبد اللہ بن سنان سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: حضرت قائم علیہ السلام میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔

میں نے عرض کیا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی سنت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ولادت کا مخفی ہونا اور قوم سے غائب ہونا۔

میں نے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران کتنا عرصہ اپنی قوم سے غائب رہے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اٹھائیس سال۔ [۱]

دوسری غیبت کی مدت چالیس دن تھی۔ خداوند عالم فرماتا ہے:

فَتَنَّمْ مِيقَاتُ رَبِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً [۲]

اس طرح ان کے پروردگار کی مدت چالیس راتوں میں پوری ہوگئی۔

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے بھی دو غیبت ہیں ایک کم مدت اور دوسری طولانی۔

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۰

[۲] سورۃ اعراف: ۱۳۲

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے یوں خطاب فرمایا:

إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرُسُلِي وَبِكَلَامِي ۖ فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝^[۱]
میں نے تمہیں اپنی پیغمبری اور ہم کلامی کے لیے تمام لوگوں سے منتخب کیا ہے پس جو چیز (توراة) میں نے
تمہیں عطا کی ہے اسے لو اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔

حضرت قائم علیہ السلام نے بھی اسی طرح خدا سے خطاب کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو خدا کے حکم سے دو فرشتے اوپر
لے گئے اور خدا کا جواب آیا: مرحبا۔ تو میرا بندہ ہے میری دین کی مدد کرے گا۔^[۲]
حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ڈر سے غائب ہوئے۔

خدا فرماتا ہے:

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۝^[۳]

چنانچہ موسیٰ وہاں سے خوفزدہ ہو کر نتیجہ کا انتظار کرتا ہوا نکلا۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی اپنے دشمنوں کے ڈر سے غائب ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت غائب ہوئے جب آپ کی قوم سختی و مشکلات اور ذلت میں مبتلا تھی۔

حضرت قائم علیہ السلام بھی جب سے غائب ہیں آپ کے پیروکار سختی و مشکلات اور ذلت میں سرگرداں ہیں۔

تاکہ خدا ایمان والوں کو پاک کرے اور کافروں کو ہلاک کرے۔^[۴]

حضرت موسیٰ کے لئے بنی اسرائیل منتظر تھی کیونکہ انہیں خبر دی گئی تھی کہ آپ کا ظہور ہوگا۔ حضرت قائم علیہ السلام

کے لئے ان کے شیعہ منتظر ہیں۔ خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۝^[۵]

[۱] سورۃ اعراف: ۱۴۴

[۲] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۲۷

[۳] سورۃ قصص: ۸۱

[۴] سورۃ آل عمران: ۱۴۱

[۵] سورۃ ہود: ۱۱۰

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔

یعنی ان کی قوم نے کتاب الہی کے بارے میں اختلاف کیا۔^[۱]

حضرت امیر ؓ سے روایت ہے جب حضرت حجت قرآن لائیں گے لوگ اس میں اختلاف کریں گے۔
روضہ کافی میں حضرت امام صادق ؓ سے روایت ہے کہ امام باقر ؓ نے اس آیت: **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ**۔ حضرت قائم ؓ کے پاس جو کتاب ہے اس میں بھی اختلاف ہوگا بہت سے لوگ انکار کر دیں گے۔ آپ ان کو قتل کر دیں گے۔^[۲]

حضرت موسیٰ ؑ خوف سے مصر کی طرف فرار کر گئے۔ خدا ان سے یوں نقل فرماتا ہے:

فَقَرَزْتُ مِنْكُمْ لَنِآ خِفْتُكُمْ۔^[۳]

جب میں تم سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا۔

حضرت قائم ؓ بھی شریرا افراد کے ڈر سے شہروں سے دور غائب ہیں۔

خدا نے حضرت موسیٰ ؑ کے دشمن قارون کو زمین میں دھنس دیا۔ خدا فرماتا ہے:

فَنَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ۔^[۴]

پھر ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔

حضرت قائم ؓ کے دشمن سفیانی لشکر بھی بیداء نامی زمین میں دھنس جائے گا۔

حضرت موسیٰ ؑ کا معجزہ یہ بیضا ہے اور حضرت قائم ؓ کا بھی نور درخشاں ہوگا۔

حضرت ہارون علیہ السلام سے شبابہت

حضرت ہارون ؑ کو خدا اوپر لے گیا پھر زمین میں واپس لے آیا۔ اسی طرح بحار میں روایت ہے کہ

[۱] مجمع البیان: ج ۵، ص ۱۹۸

[۲] روضہ کافی: ۲۸۷

[۳] سورہ شعراء: ۲۱

[۴] سورہ قصص: ۸۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون سے کہا آؤ دونوں کوہ سینا پر چلتے ہیں دونوں اکٹھے گئے اچانک انہوں نے ایک مکان دیکھا کہ جس پر درخت تھا اور اس درخت پر دو قبضے تھیں۔

پس موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے کہا: اپنے لباس کو اتار دو اور اس گھر میں داخل ہو جاؤ اور یہی جنتی لباس پہنو اور بستر پر سو جا۔

ہارون نے یہی کام کیا۔ خدا نے اس کی روح کو قبض کیا وہ گھر اور درخت اٹھایا لیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں واپس آئے اور انہیں آگاہ کیا کہ خدا نے ہارون کی روح قبض کر لی ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار کی طرف چلے گئے ہیں۔

لوگوں نے کہا: پس جھوٹ بول رہے ہو تم نے اسے قتل کر دیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدا کی بارگاہ میں شکوہ کیا۔ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسے زمین و آسمان کے درمیان لے آئیں۔ تاکہ بنی اسرائیل اسے دیکھے اور جان لیں کہ وہ مر چکے ہیں۔

اسی روایت کی مانند صاحب الکامل نے نقل کی ہے حضرت قائم کو بھی ان کی ولادت کے بعد اوپر لے جایا گیا اور پھر زمین کی طرف پلٹے۔

ہارون دور سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام سنتا تھا اور اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام ہارون کے کلام کو دور سے سنتے تھے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: خدا حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہمارے شیعان کے کان اور آنکھوں کے درمیان پردہ حائل نہیں ہوگا یعنی سب حضرت قائم علیہ السلام کی آواز کو سنیں گے۔

حضرت یوشع علیہ السلام سے شبابہت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام نے اپنی امت کے منافقین سے جنگ کی۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی اس امت کے منافقین سے جنگ کریں گے۔

حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے سورج پلٹا تھا۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی صبر و محبت سے ان کو آواز دیں گے اور وہ ان

کا جواب دیں گے۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت تین سو نو سال حکومت کریں گے۔ جتنا اصحاب کہف نماز میں تھے۔ آپ زمین میں عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے پُر ہوگی۔

پس خدا ان کے لئے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔ تمام منافقین کو قتل کریں گے اور دین محمدی کے ماننے والوں کے سوائے کوئی باقی نہیں رہ جائے گا۔ حضرت قائم علیہ السلام پر وحی ہوگی کہ اس کے مطابق عمل کرے۔ [۱]

(۱۸) حضرت حزقیل علیہ السلام سے شباهت

خدا نے حضرت حزقیل کے لئے مردوں کو زندہ کیا۔ روضہ الکافی میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے اس آیت ”اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلُوْفٌ حٰذِرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۖ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ“ [۲] (کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ خدا نے ان سے کہا: مرجاؤ (پس وہ سب کے سب مر گئے) پھر انہیں زندہ کیا) کے بارے میں فرمایا:

یہ افراد شام کے شہروں میں ستر ہزار اہل خانہ تھے کبھی کبھی طاعون میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ پس جب طاعون کے آنے کی خبر سنتے تو امیر لوگ شہروں سے نکل جاتے تھے لیکن غریب لوگ باہر جانے کی قدرت نہیں رکھتے تھے لہذا وہ وہاں ہی سکونت اختیار کرتے تھے پس جو شہر میں باقی رہ جاتے ان میں سے اکثر اس بیماری سے مر جاتے اور جو شہر سے دور نکل جاتے تھے ان میں سے کم مرتے تھے پس جو شہر سے دور چلے گئے تھے وہ کہنے لگے: اگر ہم بھی شہر میں رہتے تو ہمیں بھی موت آ جاتی۔

جب طاعون کی شدت ہوئی تو تمام لوگ شہروں سے نکل گئے۔ جب یہ افراد جا رہے تھے تو اچانک انہوں نے ایک ویران شہر کو دیکھا۔ جب خاک بن چکے تھے۔ جب اس شہر کے قریب آئے تو خدا نے حکم دیا مرجاؤ اور سب مر گئے۔

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۹۰

[۲] سورہ بقرہ: ۲۴۳

حضرت حزقیل علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا جب ان کی ہڈیوں کو دیکھا تو حضرت حزقیل علیہ السلام رونے لگے اور درخواست کی: خدایا! جیسے تو نے ایک ہی وقت میں تو موت دی انہیں زندہ کرتا کہ ان سے نسل بڑھے۔

خدا نے ان کو وحی فرمائی: کیا تم اسے دوست رکھتے ہو؟

آپ نے کہا: ہاں! اے پروردگار! انہیں زندہ کریں۔

حضرت نے فرمایا: خدا نے وحی فرمائی کہ اس طرح پڑھو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے پاس اسم اعظم تھا کہ جب اسے زبان پر لاتے تو لوگ

مردہ زندہ ہو جاتے تھے۔ اس وقت حضرت حزقیل علیہ السلام نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ [۱]

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے بھی خدا منافقین و کافروں کو زندہ کرے گا۔ اس مطلب پر بہت سی روایات و دلالت کرتی ہیں۔

روضہ کافی میں ابوبصیر نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ یہ کہ خدا فرماتا ہے:

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَعْيُنِهِمْ ۖ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِي نَبِيًّا وَغَدَا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنْ

أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ [۲]

اس سے کیا مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! اس کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: مشرکین یہ سمجھتے ہیں اور قسم بھی کھاتے ہیں کہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مردوں کو زندہ نہیں کرتا۔

حضرت نے فرمایا: ایسے شخص کو موت آئے جو یہ کہتا ہے۔ کہ ان سے پوچھو کہ یہ خدا کی قسم کھاتے کہ لات و

عزیٰ کی!

ابوبصیر نے کہا: پس ہمارے لئے بیان فرمائیں۔

[۱] روضہ کافی: ۱۹۸

[۲] سورہ بقرہ: ۳۸

آپؐ نے فرمایا: اے ابوبصیر! جب حضرت قائمؑ کا ظہور ہوگا خدا ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو اٹھائے گا اور زندہ کرے گا۔ جب خبر عام ہوگی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے فلائی فلائی قبروں سے زندہ اٹھے ہیں اور وہ حضرت قائمؑ کا ساتھ دیں گے جب یہ خبر ہمارے دشمن سنیں گے تو کہیں گے: اے گروہ شیعہ! تم کتنے جھوٹے ہو۔ یہ حکومت تمہاری ہے اور تم جھوٹ بولتے ہو۔ نہیں خدا کی قسم! یہ روز قیامت زندہ ہوں گے۔ خدا نے ان کے کلام کو حکایت میں بیان فرمایا:

وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۖ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْهُمْ مِّنْثَوًى.

بھار میں عبدالکریم شمعنی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام صادقؑ سے عرض کیا: حضرت قائمؑ کتنی مدت حکومت کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: سات سال۔ دن و رات اتنے طولانی ہوں گے کہ وہ ایک سال تمہارے دس سالوں کے برابر ہوگا۔ پس آپؑ کی حکومت کی مدت ستر سال ہوگی۔

جب قیام قریب ہوگا تو ماہ جمادی الاخرہ اور دس دن ماہ رجب میں اتنی بارش ہوگی جو کسی نے پہلے نہیں دیکھی ہو۔ پس خدا قبروں میں مردوں پر گوشت پیدا کرے گا اور وہ اپنے بالوں کو صاف کر رہے ہوں گے۔ [۱]

اسی کتاب میں خصائص سے نقل ہوا کہ حضرت امیرؑ نے ایک طولانی حدیث میں فرمایا: میں کیسے تعجب نہ کروں کہ خدا قبروں سے مردوں کو زندہ کرے گا اور بعض گروہ کو فدیہ کی گلیوں میں داخل ہوں گے۔ [۲]

حضرتؑ نے اس آیت ”وَبِمَا يَوْزُدُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ كَانُوا مُسْلِمِينَ“ (جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ بہت تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے) مسلمین کے بارے میں جب ہم اور ہمارے شیعہ قبروں سے باہر آئیں گے۔ عثمان بن عفان اور اس کے پیروکار بھی باہر آئیں گے ہم قریش اور بنی امیہ کو قتل کریں گے۔ اس وقت کافر لوگ افسوس کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ [۳]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۷

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۴۷

[۳] سورہ حجر: ۲

[۴] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۶۲

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت **فَتَقَبَّلَ الْكُفْرَيْنِ اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا**۔^[۱] ((اے رسول!) ان (کافروں) کو مہلت دے دیجئے ان کو تھوڑی سی مہلت دے دیجئے۔) کی تفسیر کے بارے میں ملتا ہے کہ مہلت دوں تاکہ حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور ہو۔ پس وہ قریش و بنو امیہ کے ظالموں اور طاغوت افراد سے میرے لئے انتقام لے گا۔^[۲]

(۱۹) حضرت داؤد علیہ السلام سے شباهت

خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ قرار دیا اور فرمایا:

يٰۤاٰدُودُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ۔^[۳]

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ مقرر کیا ہے۔

خدا حضرت قائم علیہ السلام کو بھی اپنی زمین پر خلیفہ قرار دیا اور فرمایا:

اَمِّنْ يُّحْيٰىبُ الْمَضْطَرٰٓ اِذَا دَعَاكَ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ وَيَجْعَلْكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔^[۴]

کون ہے جو مضطرب بے قرار کی دعا و پکار کو قبول کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے؟ اور اس کی تکلیف و

مصیبت کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین میں (انگلوں کا) جانشین بناتا ہے؟

حضرت امام رضا علیہ السلام کی دعا میں اس طرح آیا ہے:

ادْفَعْ عَنَّا وَلِيَّتِكَ وَخَلِيْفَتِكَ۔^[۵]

خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو زم کیا جس کا قرآن میں ذکر موجود ہے۔

[۱] سورہ طارق: ۲

[۲] تفسیر فی: ج ۲، ص ۳۱۶

[۳] سورہ ص: ۱۷

[۴] سورہ نمل: ۲۳

[۵] البلد الامین: ۸۱

وَالْغَالَةُ الْحَدِيدُ ۝

اور ہم نے ان کیلئے لوہا نرم کر دیا۔

خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کے لئے بھی لوہے کو نرم کیا ہے۔

محمد بن زید کوئی حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: عثمان کا ایک مرد آپؑ کی خدمت میں آئے گا اور عرض کرے گا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم ہوا اگر تم بھی اس جیسا معجزہ لے آؤ تو ہم تصدیق کریں گے۔ پس آپؑ حضرت داؤد علیہ السلام والا معجزہ دکھائیں گے۔ لیکن وہ شخص انکار کرے گا پس حضرت قائم علیہ السلام لوہے کی ایک عمود اس کی گردن پر ماریں گے جس سے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

پتھر نے حضرت داؤد علیہ السلام سے بات کی اور آواز دی: اے داؤد! مجھے لے لو اور جالوت کو قتل کرو۔ حضرت قائم علیہ السلام کا علم و شمشیر آواز دیں گے اور کہے گا اے ولی خدا! خروج کرو اور دشمن خدا کو قتل کرو۔

حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے۔ حضرت قائم علیہ السلام و جالوت کو قتل کریں گے جو جالوت سے بھی بدتر ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر آسمان سے صحیفہ نازل ہوا جس پر سونے کی مہر لگی ہوئی تھی۔ اس پر تیرہ مسائل لکھے ہوتے تھے کہ خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔ ان کے بارے میں اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے پوچھو۔ اگر انہوں نے جواب دے دیا تو وہ تیرے بعد خلیفہ ہے پس حضرت داؤد علیہ السلام نے ستر روحانی اور ستر قلم دوات منگوائیں۔ ان کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نگرانی میں بٹھایا گیا اور کہا:

اے بیٹے! مانوس ترین چیز کیا ہے؟ اور کم ترین چیز کیا ہے؟ بیشتر ترین چیز کیا ہے؟ قائم کون ہیں؟ دو مختلف کیا ہیں؟ دو کینہ کرنے والے کون ہیں؟ وہ کیا ہے کہ جب بھی اس پر کوئی انسان بیٹھتا ہے تو آخر مذموم ہے؟ زیبا ترین چیز کیا ہے؟ بدترین چیز کیا ہے؟ وحشت ترین چیز کیا ہے؟

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: نزدیک چیز آخرت ہے دور ترین وہ چیز ہے جو دنیا میں ہاتھ سے نکل جائے۔ مانوس ترین چیز انسانی بدن ہے جس میں نطق روح ہے۔ وحشت ترین چیز وہ جسم ہے جس میں روح نہ ہو۔ بہترین چیز کفر کے بعد ایمان ہے۔ بدترین چیز کفر بعد از ایمان ہے۔ کم ترین چیز یقین اور بہشت ترین چیز شک ہے۔

دو مختلف دن رات ہیں۔ جب کوئی کسی چیز پر سوار ہوتا ہے۔ اس کا انجام نیک ہے۔ اور اس کے غضب پر علم و بردباری ہے۔ وہ چیز جس پر اگر انسان سوار ہو تو مذموم ہے۔ وہ غصہ و غضب ہے۔

پس روحانیوں نے پوچھا: وہ کون سی چیز ہے کہ اگر صالح ہو جائے تو تمام چیزیں صالح ہو جاتی ہیں اور اگر فاسد ہو جائے تو تمام چیزیں فاسد ہو جائیں گی۔

آپؐ نے فرمایا: وہ دل ہے۔

حضرت قائمؑ کے پاس بھی سونے کی مہر والا صحیفہ ہے۔^[۱]

(۲۰) حضرت سلیمان علیہ السلام سے شباهت

حضرت سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا خلیفہ و جانشین قرار دیا حالانکہ آپؑ ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ حضرت امام جوادؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام سے وحی فرمائی کہ سلیمان کو اپنا جانشین قرار دے حالانکہ گلہ بانی کا کام کرتے تھے۔ حضرت قائمؑ کو بھی خدا نے اپنا خلیفہ قرار دیا ہے جبکہ آپؑ کی عمر صرف پانچ سال کی تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:

وَهَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي. ^[۲]

اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے بعد کسی کیلئے زیانہ ہو۔

بادشاہوں کی حکومت صرف انسانوں پر تھی جبکہ سلیمان علیہ السلام کی حکومت جن وانس اور پرندوں پر تھی۔

خدا فرماتا ہے:

وَحُيِّرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ. ^[۳]

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۷۲

[۲] سورہ ص: ۳۵

[۳] سورہ نمل: ۱۷

اور سلیمان کے لئے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے لکھرج جمع کئے گئے۔ پس ان کی ترتیب وار صف بندی کی جاتی تھی۔

خداوند عالم حضرت قائم علیہ السلام کو سلطنت عطا فرمائے گا۔ ایسی حکومت کو جو نہ کسی پہلے اور نہ بعد میں کسی کو ملے گی۔

خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کیا خدا فرماتا ہے:

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيَثُ شَاءَ.^[۱]

اور ہم نے ان کیلئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے تھے آرام سے چلتی تھی۔

کمال الدین میں ایک روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پس خدا کے حکم سے ہوا چلے گی اور ہر بیابان میں صدوے گا۔ یہ مہدی علیہ السلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام والی قضاوت کریں گے اور گواہی کی ضرورت نہیں ہوگی۔^[۲]

حضرت سلیمان علیہ السلام کافی عرصہ تک اپنی قوم سے غائب رہے۔

شیخ صدوق کمال الدین میں لکھتے ہیں کہ حضرت قائم علیہ السلام کی غیبت حضرت سلیمان علیہ السلام کی غیبت سے طولانی ہوگی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے آفتاب واپس آیا۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی ماہ و آفتاب کو آواز دیں گے اور وہ آپ کو جواب دیں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حشمۃ اللہ تھے۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی حشمۃ اللہ ہیں۔

(۲۱) حضرت آصف علیہ السلام سے شباهت

حضرت آصف علیہ السلام کے پاس علمی کتاب تھی۔ حضرت قائم علیہ السلام کے پاس بھی علوم کی کتاب ہے۔

خدا نے ان کو اپنی قوم سے ایک طولانی مدت کے لئے غائب کر دیا۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی کافی مدت کے

[۱] سورۃ ص: ۳۶

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۷۱

لئے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔

(۲۲) حضرت دانیال علیہ السلام سے شباهت

حضرت دانیال کافی مدت تک بنی اسرائیل سے غائب رہے۔ انہیں ایک بڑے کنویں میں ایک درندے شیر کے ساتھ زندان میں رکھا گیا تھا۔ تاکہ شیر انہیں چیر پھاڑ دے۔ پس خدا نے اس کی حفاظت فرمائی اور بنی اسرائیل کے ایک نبی کو خدا نے حکم دیا کہ ان کے لئے پانی اور غذا لے جائے۔

ان کے ماننے والے سخت پریشانی میں تھے۔ حضرت قائم علیہ السلام ہماری نظروں سے غائب ہیں اور شیعہ جہان سختی میں مبتلا ہیں۔ دشمن آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خدا نے آپ کی حفاظت فرمائی۔

(۲۳) حضرت عزیر علیہ السلام سے مشابہت

جب حضرت عزیر علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس گئے اور ان کے درمیان ظاہر ہوئے تو تورات کو جس طرح نازل ہوئی تھی ایسے ہی پڑھا۔ حضرت قائم علیہ السلام جب ظاہر ہوں گے قرآن کو اسی طرح پڑھیں گے جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

(۲۴) حضرت جرجیس علیہ السلام سے شباهت

خدا آپ کی دعا سے مردوں کو زندہ کرتا تھا۔

ہمارا الانوار میں ملتا ہے: ایک عورت آپ کی خدمت حاضر ہوئی اور کہا: اے بندہ صالح! ہمارے پاس ایک گائے تھی جو ہمارا ذریعہ معاش تھا۔ اب وہ مر گئی ہے۔

حضرت جرجیس علیہ السلام نے اس سے کہا: یہ عصا لو اور اسے گائے کے ساتھ مس کرو اور کہو کہ جرجیس کہتا ہے: خدا کے حکم سے زندہ ہو جاؤ۔

جب اس عورت نے یہ کام انجام دیا وہ گائے زندہ ہو گئی اور وہ عورت خدا پر ایمان لے آئی۔^[۱]
خدا تعالیٰ حضرت قائم علیہ السلام کی دعا سے مردوں کو زندہ کرے گا۔

(۲۵) حضرت ایوب علیہ السلام سے شباهت

آپؐ نے سات سال تک مصائب پر صبر کیا۔ چنانچہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت^[۲] ہے کہ خدا فرماتا ہے:

إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ۔^[۳]

بے شک ہم نے انہیں صبر کرنے والا پایا بڑا اچھا بندہ (اور ہماری طرف) بڑا رجوع کرنے والا۔
حضرت قائم علیہ السلام نے بھی باپ کی جدائی سے لے کر آج تک صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے لئے خدا نے دو چشمے جاری کئے۔

خدا فرماتا ہے:

أَزْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ۔^[۴]

اپنا پاؤں (زمین پر) مارو۔ یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کیلئے اور پینے کیلئے۔

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے بھی ایک چشمہ جاری ہوا۔

حضرت ایوبؑ مردوں کو زندہ کرتا تھا۔ خدا فرماتا ہے:

وَأَتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرًا لِّلْعَالَمِينَ۔^[۵]

اور اپنی خاص رحمت سے ہم نے ان کو ان کے اہل و عیال عطا کئے اور ان کے برابر اور بھی اور اس لئے کہ یہ

[۱] بحار الانوار: ج ۱۴، ص ۲۳۷

[۲] بحار الانوار: ج ۱۲، ص ۳۳۷

[۳] سورہ ص: ۴۴

[۴] سورہ ص: ۴۴

[۵] سورہ انبیاء: ۸۳

عبادت گزاروں کیلئے یادگار ہے۔

حضرت قائمؑ بھی مردوں کو زندہ کرے گا۔

(۲۶) حضرت یونسؑ سے شباهت

شیخ صدوق اپنی سند سے محمد بن مسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چاہتا تھا آپؑ سے قائم آل محمدؑ کے بارے میں سوال کروں کہ خود آپؑ نے کلام کو آغاز کیا اور فرمایا: اے محمد بن مسلم! بے شک قائم آل محمدؑ میں پانچ انبیاء کی شباهت پائی جاتی ہیں۔ حضرت یونس بن متیؑ، حضرت یوسف بن یعقوبؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰؑ۔ [۱]

(۲۷) حضرت زکریاؑ سے شباهت

جب آپؑ نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو فرشتے آپؑ کو صدا کرتے تھے۔ حضرت قائمؑ کو بھی خدا نے مورد خطاب فرمایا اور ہر شب قدر کو فرشتے ندا دیتے ہیں۔ جبرائیلؑ جب آپؑ سے بیعت کرے گا۔ مہدیؑ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے گا اور کہے گا۔ خدا کے لئے بیعت۔

حضرت امام باقرؑ سے مفصل روایت ملتی ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا: حضرت جبرائیلؑ آپؑ سے عرض کرے گا۔ اے میرے سرور! میرے حکم کی تعمیل کرو اور دستورات کو جاری کریں۔

حضرت زکریاؑ نے امام حسینؑ کی مصیبت میں تین دن تک گریہ کیا۔ حضرت قائمؑ پوری عمر میں روئے اور ہر زمانے میں آپؑ پر گریہ کیا۔ زیارت ناحیہ میں آیا ہے:

فَلَا تُدْبِرْكَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَلَا تُكَيِّنْ عَلَيْكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَمًا. [۲]

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۲۷

[۲] بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج ۹۸ / ۲۳۸ / باب ۱۸ زیاراتہ صلوات اللہ علیہ المطلقہ وہی عقد زیارات مہدی

مسندۃ ومہما مأخوذة من كتب الأصحاب بغیر اسناد..... ص: ۱۴۸

میں شب و روز تم پرندہ کرتا ہوں اور اشک کی بجائے خون کے آنسو روتا ہوں۔

(۲۸) حضرت یحییٰ علیہ السلام سے شبابہت

آپ کی ولادت سے پہلے آپ کو خوشخبری دی گئی۔ حضرت یحییٰ نے ماں کے شکم میں کلام کیا۔ حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ یحییٰ علیہ السلام کی ماں کی خدمت میں آئی۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھیں۔ یحییٰ علیہ السلام نے ماں کے شکم میں ندا دی۔ دنیا کی بہترین و افضل ترین عورتوں میں سے تیرے پاس آئی اور تو نے اس کا کھڑے ہو کر احترام نہ کیا؟ پس ماں جان گئی اور اٹھیں۔ [۱]

روایت حکیمہ سلامتیہ میں ملتا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام نے بھی ماں کے شکم میں کلام کیا اور سورت قدر کی تلاوت فرمائی۔ [۲]

حضرت یحییٰ اپنے زمانے میں زاہد ترین اور عابد ترین لوگوں میں سے تھے۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی عابد ترین اور زاہد ترین لوگوں میں سے ہیں۔

(۲۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شبابہت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانے کی بہترین اور افضل ترین عورت کا بیٹا تھا۔ حضرت قائم علیہ السلام بھی اپنے زمانے کی افضل ترین عورت کے فرزند ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کے شکم میں کلام کیا اور تسبیح کا ذکر کیا۔ چنانچہ جیسا کہ گزر چکا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام نے بھی ماں کے شکم میں کلام کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں گہوارے میں گفتگو کی اس طرح حضرت قائم علیہ السلام بھی گہوارے میں گفتگو کی۔ کمال الدین میں ملتا ہے کہ آپ نے ولادت کے بعد بھی کلام کیا۔ اور فرمایا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

[۱] بحار الانوار: ج ۱۳، ص ۱۸۷

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۲۸

پھر حضرت امیر علیہ السلام اور باقی ائمہ پر درود بھیجا۔ پھر یہ آیت:

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ [۱]

اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور انہیں پیشوا بنائیں اور

انہیں (زمین کا) وراثت قرار دیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو حضرت قائم علیہ السلام سجدے کی حالت میں تھے دو

انگیوں کو بلند کیا اور فرمایا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ جَدِّي وَ أَنَّ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَّ أَبِي أَمِيرُ

الْمُؤْمِنِينَ [۲]

پھر سب ائمہ کو شمار کیا اور اپنے آپ کو بھی شمار کیا اور فرمایا: خدایا! میرے وعدہ کو پورا فرما۔ میرے امر کو انجام

دے۔ میرے قدموں کو ثابت رکھ اور زمین کو میرے ذریعے عدل و انصاف سے پر کر دے۔ [۳]

اسی کتاب میں دو کنیزوں نسیم اور ماریہ سے نقل ہوا کہ جب حضرت قائم علیہ السلام پیدا ہوئے زمین زانو تھے دو

انگیوں کو بلند کئے ہوئے تھے۔

پھر آپ نے چھینک لی اور فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

ظالمین یہ سمجھتے تھے کہ حجت خدا نابود ہو گئی۔ اگر ہمیں بات کرنے کا حق حاصل ہوتا تو ان کا تردید و شک دور

ہو جاتا۔ [۴]

اسی کتاب میں نسیم خادم سے مروی ہے: حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت کے ایک دن بعد میں آپ کی خدمت

[۱] سورہ رقص: ۵

[۲] روضة الواعظین و بصيرة المتعظین (ط - القدیمة) / ج ۲ / ۲۵۹ / مجلس فی ذکر ولادة القائم صاحب

الزمان ص: ۲۵۶

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۲۲۸

[۴] کمال الدین: ج ۲، ص ۲۳۰

میں گیا میں نے چھینک لی اور مجھے فرمایا: - وَجَعَكَ اللَّهُ - خدا نے تجھ پر رحمت فرمائی۔

نسیم خادم کہتا ہے: میں اس سے خوشحال تھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تجھے چھینک کے بارے میں خوشخبری دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں!

آپؐ نے فرمایا: چھینک آنے سے آدمی تین تک موت سے امان میں ہوتا ہے۔^[۱]

خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو بچپن میں حکمت و نبوت کی صفات عطا فرمائیں۔ اللہ نے حضرت قائمؑ کو بھی

امامت کی صفات بچپن میں عطا فرمائیں۔

حضرت عیسیٰؑ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ان کی زبانی قرآن میں یہ آیا ہے:

وَأُخِي الْمَوْتَى بِأَذْنِ اللَّهِ. ^[۲]

اور خدا کے اذن سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

اور ان کو خطاب ہوا:

وَأَذْخُرُجُ الْمَوْتَى بِأَذْنِ اللَّهِ. ^[۳]

اور تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکالا کرتے تھے۔

(۳۰) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے شبابہت

فرمان رسول خدا ﷺ کے بارے میں جامع کلام یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مہدی میری نسل سے ہے،

اس کا نام میرا نام، اس کی کنیت، میری کنیت اور خلق و خلق کے لحاظ سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے شبیہ

ہوگا۔

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۳۳۰

[۲] سورہ مہمران: ۱۹

[۳] سورہ ماکہ: ۱۱۰

۸۲۔ ائمہ علیہ السلام سے قائم علیہ السلام کی شباہت

اس فصل میں حضرت قائم علیہ السلام کے آباء و اجداد کی صفات معجزات اور حالات بیان ہوں گے۔ اس کے لئے ایک مفصل کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم صرف مشہور ترین اوصاف کو بیان کریں گے۔

(۱) حضرت امیر علیہ السلام سے شباہت

آپ کی اظہر صفات ان کا علم، زہد، تقویٰ اور شجاعت ہے۔ یہ تمام صفات حضرت قائم علیہ السلام میں بھی موجود ہیں۔ باقی حرف ض، ح، ز اور ع میں بیان ہو چکی ہیں۔

(۲) امام حسن علیہ السلام سے شباہت

آپ کی مشہور ترین صفت حلم و بردباری ہے۔ یہ ایسی صفت ہے جس سے انسان کو آرام و سکون ملتا ہے۔

(۳) امام حسین علیہ السلام سے شباہت

آپ دونوں کے درمیان بہت سے امور مشترک ہیں جن میں سے چند کو ہم ذکر کرتے ہیں۔
۱۔ گذشتہ انبیاء کا امام حسین علیہ السلام کے لئے گریہ کرنے کا اہتمام کرنا و مجالس کا برپا کرنا۔ اسی طرح ائمہ نے بھی ایسا ہی اہتمام کیا۔ امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کرنا اور ان کے ظہور کے لئے دعا کرنا۔

۲۔ قرآن و حدیث اور آسمانی کتب تعلیمات کو رائج کرنا۔

۳۔ ہر دو ائمہ کا امر بہ معروف و نہی عن المنکر کا اہتمام کرنا۔

۴۔ آپ دونوں کے زمانے میں طاغوت و ظالم کی بیعت کا نہ ہونا۔

اوصاف امام حسین علیہ السلام میں ملتا ہے کہ عاشورا کے دن امام حسین علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ حکومت میں اپنے

پچازاد بھائیوں کو لے آؤ۔ آپ نے فرمایا:

لَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمْ بَيْدِي إِعْطَاءَ اللَّيْلِ وَلَا أَيْزُ فِرَازِ الْعَبِيدِ^[۱]

خدا کی قسم! میں ہرگز اپنے ہاتھوں تم سے ذلت و خواری نہیں ہوں گا اور غلاموں کی مانند فرا نہیں کروں گا۔
اس وقت بلند آواز سے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں۔

۵۔ امام حسین علیہ السلام و حضرت قائم علیہ السلام دونوں کو خدا کے حکم سے فرشتے اوپر آسمان پر لے گئے۔

۶۔ عاشورا کے دن امام کی نصرت کرنے کی آرزو کرنا۔ یعنی اے کاش کہ ہم امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا میں ہوتے ایسے شخص کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور میں موجود ہونے کی آرزو کرنا تاکہ امام زمانہ علیہ السلام کے سیاہی ہو کر جہاد کریں۔

۷۔ امام حسین علیہ السلام کوف سے مدینہ چھوڑا اور مکہ میں آئے اور پھر کوفہ کی طرف حرکت کی۔ حضرت قائم علیہ السلام کے لئے بھی یہی اتفاق ہوگا۔ امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے پس سفیانی ایک گروہ کو مدینہ بھیجے گا اور حضرت قائم علیہ السلام وہاں سے مکہ کی طرف جائیں گے۔ سفیانی لشکر کو خبر ملے گی کہ امام زمانہ علیہ السلام مکہ میں ہیں۔ ان کا لشکر آپ کا تعاقب کرے گا لیکن جب یہ لشکر بیداء نامی زمین پر پہنچے گا تو زمین میں دھنس جائے گا۔ پس منادی آسمان سے ندا دے گا۔

يَا بَيْدَا بَيْدِي الْقَوْمَ

اے بیدا! اس گروہ کو نابود کر۔

پس زمین ان کو نگل لے گی اور صرف تین آدمی باقی رہ جائیں گے اور وہ کلب قبیلہ سے ہوں گے جن کے چہرے برعکس ہو جائیں گے۔^[۲]

۸۔ آپ دونوں بزرگواروں کی مصیبت سخت ہے۔

[۱] الإرشاد فی معرفة حجج الله على العباد / ج ۲ / ۹۸ / واقعة كربلاء وبطولة الإمام الحسين وأصحابه و

استشهادهم وما جرى عليهم بعدة..... ص: ۹۵

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۳۸

(۴) زین العابدین علیہ السلام سے شباهت

آپ کی مشہور ترین صفت عبادت ہے۔ زین العابدین سید العابدین اور ذوالثقات کے نام معروف تھے۔ ذوالثقات اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کثرت عبادت سے آپ کے زانو، اور پیشانی پر سجدے کرنے کے آثار موجود تھے۔ آپ ساری رات عبادت کرتے تھے۔ آپ کے لئے رات کا بستر پھیلا نہیں ہوتا تھا۔

(۵) حضرت امام باقر علیہ السلام سے شباهت

آپ زیادہ تر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں۔ پس جب شیخ انصاری نے آپ کو دیکھا تو کہا: کعبہ کی قسم! شامل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر شیعہ و سنی سے نقل ہوا اور روایات متعدد موجود ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہیں۔

(۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مشابہ

آپ کی مشہور ترین صفات کشف اور بیان احکام اسلامی ہیں۔ آپ نے علوم معارف اسلامی پر پرچار کیا۔ جتنا موقع آپ کو علوم رائج کرنے والا اتنا کسی اور امام کو نہیں ملا ہے۔ ایک حدیث میں موجود ہے کہ آپ کے شاگردوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ جو آپ کے قابل اعتماد اور آپ سے روایت کرنے والے تھے۔^[۱]

ابھی تک تمام علوم کشف نہیں ہوئے۔ لہذا جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو تمام علوم کشف ہو جائیں گے۔ حضرت امیر علیہ السلام کبھی اپنے سینہ پر ہاتھ مارتے اور فرماتے:

إِنَّ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ لَعَلَّمَا بَحَاثًا وَأَصْبَحَتْ لَهُ حَمَلَةٌ.

یہاں پر (اپنے دست مبارک سے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) علم زیادہ ہے لیکن اس علم کو حاصل کرنے والے کی تلاش ہے۔

(۷) حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے شباهت

آپ کی معروف وصف تقیہ اور دشمنوں کا خوف تھا اس سے پہلے آپ کے آباؤ اجداد بھی اسی حالت میں ہے۔
حضرت قائم علیہ السلام کی بھی یہی حالت ہے۔

(۸) حضرت علی علیہ السلام رضا سے شباهت

خدا نے آپ کے لئے مقام ظاہری قرار دیا۔ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوا۔ اس زمانے میں تقیہ اور خوف اتنا کچھ کم ہوا۔ حضرت قائم علیہ السلام کے خوف کو بھی خدا امن میں بدل دے گا اور اسے زمین پر اقتدار ملے گا۔ جو پہلے کسی کو نہیں ملا۔ تمام عالم پر آپ کا غلبہ ہوگا۔

علی بن ابراہیم صحیح سند سے حضرت امام باقر علیہ السلام سے اس آیت "وَالْظَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى" [۱] کے بارے میں فرمایا: روز یعنی ہمارے قائم آل محمد علیہ السلام مراد ہیں کہ جب وہ ظہور کریں گے باطل پر غالب آئیں گے۔ [۲]

(۹) امام محمد تقی علیہ السلام سے شباهت

آپ کو بہت ہی کم سنی میں امامت ملی۔ جب آپ کو یہ عہد ملا تو آپ کی عمر صرف آٹھ برس تھی۔ حضرت قائم علیہ السلام کو بھی بچپن میں امامت ملی۔

(۱۰) حضرت علی نقی علیہ السلام سے شباهت

آپ کی سب سے زیادہ مشہور صفت یہ تھی کہ آپ کی ایسی ہیبت تھی کہ دشمن بھی آپ کا احترام کرتے تھے۔ لوگ آپ کا اتنا احترام و تعظیم کرتے کہ کسی اور کا اتنا احترام نہیں ہوتا تھا۔ یہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے تھا۔

[۱] سورہ لیل: ۴

[۲] تفسیر فی: ج ۲، ص ۲۲۵

حضرت قائم علیہ السلام بھی اسی طرح ہوں گے کہ دشمنوں کے دلوں میں آپ کا رعب ہوگا۔

(۱۱) امام حسن عسکری علیہ السلام سے شبابہت

مرحوم مجلسی اپنی سند سے لکھتے ہیں: بنو عباسی، صالح بن علی اور اہل بیت علیہم السلام سے ایک مخرف گروہ صالح بن وصیف کے پاس گئے اور کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام پر سختی کی جائے اس پر آپ زندان میں تھے۔ انہوں نے مزید کہا: کہ آپ کو کسی قسم کی سہولت نہ دی جائے۔ اس نے ان افراد کے جواب میں کہا: میں کیا کروں؟ بدترین شخص کو آپ پر مامور کیا گیا ہے لیکن وہ عبادت و نماز میں بلند مقام رکھتے ہیں۔

پھر ان دو افراد کو بلوایا جو آپ پر مامور تھے اور ان سے کہا: وائے ہوتم پر! اس شخص کے بارے میں کیا فکر کرتے ہو؟

انہوں نے کہا: اس آدمی کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ جو دن روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔ عبادت کے علاوہ کوئی کام انجام نہیں دیتا۔ ہمارے دلوں میں ان کی ہیبت ہے۔ جب بنی عباس کے لوگوں نے یہ سنا تو ذلیل و خوار ہو گئے۔ [۱]

۸۴۔ حضرت قائم علیہ السلام کا کرم

کریم افراد سے دوستی فطرت کا تقاضا ہے۔ اہل عقل افراد کا اتفاق ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ سخی اور کریم کے درمیان فرق یہ ہے کہ سخی درخواست کے بعد اس آدمی کو کچھ عطا کرتا ہے لیکن کریم وہ ہے جو درخواست کرنے سے پہلے عطا کرتا ہے۔

۸۵۔ مومنین کے لئے کشف علوم

تمام علوم امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں کشف ہوں۔ صاحب بصائر اپنی سند سے سعد بن طریف اصبح بن نباتہ سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا: حضرت امیر ایسی شخصیت تھی کہ جب بھی ان کی خدمت میں کوئی آدمی حاضر ہوتا تو اسے فرماتے۔ اے فلائی آخرت کے لئے سفر کے لئے تیار رہو اور اپنے آپ کے لئے جو چاہو آمادہ کرو کہ فلاں دن فلاں بیماری تجھے اپنی لپیٹ میں لے گی اور فلاں ماہ، فلاں روز میں تیری موت آجائے گی۔

سعید کہتا ہے: اس کلام کو امام باقر علیہ السلام کے لئے میں نے تعریف کی تو آپ نے فرمایا: اسی طرح ہے تاکہ ہم آخرت کے سفر کے لئے تیار رہیں۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! پس ہمارے لئے ایسی خیر کیوں نہیں دیتے؟

آپ نے فرمایا: علی بن حسین علیہ السلام نے یہ دروازہ بند کر دیا اس زمانے تک کہ امام قائم ظہور فرمائیں گے۔ [۱] بحار میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علم کے ستائیس حرف ہیں۔ تمام انبیاء کے پاس صرف دو حرف رکھے ابھی تک لوگ دو حرف جانتے ہیں۔ جب حضرت قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف بھی امام لے آئے گا ان دو حروف کے ساتھ بشر علم میں ترقی کرے گا۔ [۲]

اسی کتاب میں حضرت امام باقر علیہ السلام امام قائم علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے آپ کے ظہور کے بارے میں ایک طولانی حدیث کے ضمن میں نقل کرتے ہیں..... پھر امام واپس کو آئیں گے اور ان تین سوتیرہ افراد کو تمام دنیا کے نقاط پر بھیجیں گے۔ پس ہر زمین پر لا الہ الا اللہ محمد رسول کی صدا بلند ہوگی۔ اسی لئے خدا نے فرمایا:

وَلَا أَسْلَمَ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ. [۳]

[۱] بصائر الدرجات: ج ۶، ص ۲۶۲

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۶

[۳] سورہ آل عمران: ۸۳

جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ہیں سب خوشی سے یا ناخوشی سے (چاروناچار) اسی کی بارگاہ میں سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں اور بالآخر سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اسی ایک اور مقام پر فرمایا:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلَّهُ لِلَّهِ ۚ [۱]

(اے مسلمانو!) ان (کفار) سے جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور دین پورے کا پورا صرف اللہ کے لئے ہو جائے۔

بحار میں حضرت امیر علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں آیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومنین کے دلوں میں علوم ہوں گے۔ پس ہر شخص دوسرے سے علم کا محتاج نہیں ہوگا۔ اس آیت یعنی "يُغْنِي اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ" [۲] (خدا ہر ایک کو اپنی رحمت و اسعہ سے بے نیاز فرمائے گا) زمین اپنے اپنے خزانے کو باہر نکالے گی اور حضرت قائم علیہ السلام فرمائیں گے۔

كُلُّوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ [۳]

(ان سے کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے اور خوشگوااری کے ساتھ ان اعمال کے صلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کئے ہیں۔

۸۶۔ مومنین کی پریشانیوں کا برطرف ہونا

حضرت قائم علیہ السلام تمام مومنین کے لئے دعا کریں گے جس سے ان کی تمام سختی و مشکلات دور ہو جائیں گے۔ خاص کر وہ افراد جو آپؑ سے توسل کرتے ہیں وہ ہر بدی اور تلخی سے محفوظ رہے گا۔

[۱] سورۃ انفال: ۳۹

[۲] سورۃ نساء: ۱۳۰

[۳] سورۃ حاقہ: ۲۳

مرزا نوری اپنی کتاب جنۃ المادی میں کتاب کنوز الخراج طبری سے نقل کرتے ہیں: ایک دعا ہے جس کی حضرت قائم علیہ السلام نے اپنی صحابی کو تعلیم دی وہ شخص جسے یہ دعا تعلیم دی گئی تھی وہ قتل سے فرار کر گیا اور آخر اسے نجات ملی اور دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

إِلَهِي عَظَمَ الْبَلَاءُ، وَبَرَحَ الْخَفَاءُ، وَأَنْكَشَفَ الْغُطَاءُ، وَأَنْقَطَعَ الرَّجَاءُ،
وَضَاقَتِ الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَإِلَيْكَ الْمُسْتَكِي،
وَعَلَيْكَ الْمَعْوَلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ، اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أُولَى
الْأَمْرِ الَّذِينَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ، وَعَرَفْتَنَا بِذَلِكَ مَازِلَتَهُمْ، فَفَرِّجْ
عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيبًا كَلَمَحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا
عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِي فَإِنَّكُمَا كَافِيَانِ، وَأَنْصُرَانِي فَإِنَّكُمَا نَاصِرَانِ، يَا مُوَلَايَا
يَا صَاحِبِ الزَّمَانِ الْغَوْثُ الْغَوْثُ الْغَوْثُ، أَخْدِرْ كُنِّي أَخْدِرْ كُنِّي أَخْدِرْ كُنِّي،
السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ، اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ الْعَجَلُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ. [1]

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

میرے معبود! مصیبت بڑھ گئی ہے، چھپی بات کھل گئی ہے، پردہ فاش ہو گیا ہے، امید ٹوٹ گئی
ہے، زمین تنگ ہو گئی ہے اور آسمان نے رکاوٹ ڈال دی ہے، تو ہی مدد کرنے والا ہے اور تجھی
سے شکایت ہو سکتی ہے، تنگی و آسانی میں صرف تو ہی سہارا بن سکتا ہے، اے معبود! رحمت نازل
فرما محمد و آل محمد پر جو صاحبان امر ہیں، جن کی اطاعت تو نے ہم پر فرض کی ہے اور اس طرح ہمیں
ان کے مرتبہ کی پہچان کرائی ہے، پس ان کے صدقے میں ہمیں آسودگی عطا فرما، جلد تر، نزدیک
تر، گویا آنکھ جھپکنے کی مقدار یا اس سے بھی پہلے، یا محمد! یا علی! یا علی! یا محمد! میری سرپرستی فرمائیے

کہ آپ دونوں ہی کافی ہیں، میری مدد فرمائیے کہ آپ دونوں ہی میرے مددگار ہیں، اے ہمارے آقا! اے صاحب زمان! فریاد کو پہنچیں، فریاد ہے، فریاد ہے، فریاد ہے، میری خبر لیجئے، میری خبر لیجئے، میری خبر لیجئے، اسی وقت، اسی لمحے، اسی گھڑی، جلد تر، جلد تر، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! واسطہ ہے محمد ﷺ کا اور ان کی پاک آل کا۔

۸۷۔ حضرت قائم علیہ السلام کا پرچم

اہم امور میں سے ایک ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کے پرچم لہرنے کی دعا کریں تاکہ لوگوں کے دل خوش ہو جائیں اور تمام غصہ دور ہو جائے۔ چنانچہ کمال الدین میں حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: میری اولاد سے آخری زمانے میں ایک شخص ظہور فرمائے گا..... ایک دوسرے کو خوش خبری دیں گے۔ [۱]

نیز کمال الدین میں آیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا پرچم میں ہے کہ رفعت و برتری خدا کی طرف سے ہے۔ اس کتاب میں حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہمارا ایک پرچم ہے کہ جو اس سے آگے بڑھے گا وہ سرکش شمار ہوگا۔ اور پیچھے رہ جانے والا ہلاک ہوگا اور جو اس کی پیروی کرے گا وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے گا۔ [۲]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں امام زمانہ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ بہشت نجف پہنچے ہیں اور ایک گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی دو آنکھوں کے درمیان سفیدی ہوگی۔ آپ سوار ہو کر ہر شہر کو دیکھیں گے لوگوں کو گمان تک نہیں کہ امام زمانہ علیہ السلام ان کے پاس ہے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرایا جائے گا۔ تیرہ ہزار تیرہ فرشتے آسمان سے نازل ہوں گے جو کہ تمام حضرت قائم علیہ السلام کی انتظار میں ہوں گے۔ [۳]

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۲۵۳

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۲۵۳

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۲۷۱

حضرت ابو حزمہ ثمالی سے نقل ہوا کہ حضرت امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: گویا حضرت قائم علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ کوفہ میں پشت نجف ظاہر ہو گئے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرائیں گے۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: کیا یہ پرچم ان کے پاس ہے یا ان کے لئے لایا جائے گا؟
آپ نے فرمایا: آپ کے لئے جبرائیل لے آئے گا۔ [۱]

اس کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طولانی حدیث میں نقل ہوا ان کے پاس ایک علم ہے کہ جب وہ خروج کریں گے اسے لہرائیں گے وہ علم خود بخود لہرائے گا۔ [۲]

بحار میں ابوبصیر سے نقل ہوا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امیر علیہ السلام اہل بصرہ کے ساتھ جنگ کے لئے آمادہ ہوئے تو پرچم کو لہرایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو لہرایا۔ لہذا متزلزل ہو گئے اور ابھی خورشید کی شعاعیں زرد نہیں ہوئی تھیں کہ فریاد کرنے لگے: اے ابی طالب کے بیٹے! ہمیں تم نے ہلاک کر دیا۔ اس وقت حضرت نے دستور دیا کہ اسیر افراد کو قتل نہ کرنا اور زخمی افراد پر حملہ نہ کرنا، فرار کرنے والوں کو قتل نہ کرنا اور زخمی افراد پر حملہ نہ کرنا، فرار کرنے والوں کا تعاقب نہ کرنا اور زخمی افراد پر حملہ نہ کرنا جو شخص اسلحہ زمین پر رکھ دے اس کے لئے امان ہے اور گھر کا دروازہ بند کر دے وہ بھی امان میں ہے۔

جنگ صفین میں حضرت کے اصحاب نے خواہش ظاہر کی کہ پرچم کو دوبارہ لہرایا جائے۔ لیکن حضرت امیر علیہ السلام نے قبول نہ کیا۔ حسن، حسین، عمار یا سر کا واسطہ دیا حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت حسین سے فرمایا: اب اس پرچم کو امام قائم آل محمد علیہ السلام لہرائیں گے۔ [۳]

ایک اور حدیث میں حضرت قائم علیہ السلام کے پرچم کے وصف کے بارے میں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم اودہ پرچم روئی، کتان اور ابریشم کا نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: پس کس چیز کا پرچم ہوگا؟
آپ نے فرمایا: جنتی درخت کے پتوں کا بنا ہوا ہوگا۔

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۷۲

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۲۶۸

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۶۷

رسول خدا ﷺ نے اسے جنگ بدر کے دن لہرایا تھا۔ اس کے بعد اسے باندھ دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ وہ پرچم ہمیشہ آپ کے پاس ہوتا تھا حتیٰ کہ جنگ جمل کا وقت آگیا اور حضرت امیر مہدیؓ نے اس پرچم کو لہرایا۔ خدا نے آپ کو فتح نصیب فرمائی۔ اس کے بعد پرچم کو باندھ دیا گیا اور ایک روم کے بعد دوسرے کے پاس رہا اور آخری امام حضرت قائم مہدیؓ اس پرچم کو لہرائیں گے۔ مشرق و مغرب میں رہنے والا ہر شخص اسے دیکھے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: وہ اپنے آباء و اجداد کے خون کا انتقام لے گا۔ خدا کے لئے غضب ناک ہوں گے۔ حضرت قائم مہدیؓ رسول خدا ﷺ کی قمیص پہنیں گے، اسی طرح آپ کی زرہ شمشیر ذوالفقار لے کر آٹھ ماہ تک مسلسل جہاد کریں گے۔ [۱]

۸۸۔ راہ خدا میں رابطہ

حضرت قائم مہدیؓ راہ خدا میں رابطہ ہیں۔ چند روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ شیخ مفید حضرت قائم مہدیؓ کے دستخط والی روایت کو یوں نقل کرتے ہیں۔

مَنْ عَنِ اللَّهِ الْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِهِ إِلَى مُلْكِهِ الْحَقِّ وَكَلِيلِهِ. [۲]

۲۔ کتاب غیبت شیخ نعمانی اپنی سند سے محمد باقر مہدیؓ سے مروی ہے۔ ابن عباس نے ایک شخص کو امام زین

العابدین رضی اللہ عنہ بھیجا تا کہ وہ اس آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا** [۳] (اے ایمان والو! صبر و تحمل سے کام لو۔ اور (کفار کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ اور خدمت دین کے لیے کمر بستہ رہو) کے متعلق معلوم کرے۔

فرمایا: یہ آیت میرے والد گرامی اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ رابطہ ابھی تک نہیں پہنچی اور وہ ہماری

[۱] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۳۶۰

[۲] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۱۷۶

[۳] عمران ۲۰۰

نسل میں آئے گا۔ [۱]

۳۔ عیاشی سے برہان میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپؑ نے اس آیت مذکورہ کے بارے میں فرمایا: یہ ہمارے لئے نازل ہوئی ہے۔ ربط ابھی تک نہیں آئی اور وہ ہماری نسل میں مرابط آئے گا۔ [۲]

۸۹۔ حضرت قائم علیہ السلام کے معجزات

خدا کے دین کی ترجیح اور لوگوں کی ہدایت الہی کے لئے بہترین ابزار معجزات ہیں۔ جو شخص تبلیغ دین اور معجزہ کے ذریعے لوگوں کی ہدایت کرے۔ ایسے فرد کے لئے عقلاً و نقلاً دعا کرنا خرابی ہے یہی وجہ ہے کہ طالب علم کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔

حضرت قائم علیہ السلام کے معجزات پر شیخ حر عاملی کی کتاب اثبات الہدایۃ میں فضل بن ساذان اپنی سند سے عبد اللہ بن یعفور سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا: حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو معجزات پہلے انبیاء لے آئے ہیں وہ سب قائم آل محمد علیہ السلام سے ظاہر ہوں گے۔ تاکہ دشمنوں پر اتمام حجت ہو جائے۔ [۳]

زیادہ معجزات کے مطالعہ کے لئے بحار الانوار کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

۹۰۔ حضرت قائم علیہ السلام کی محنت

کتاب غیبت نعمانی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حضرت مہدی علیہ السلام ظہور ہوگا تو آپ کو اس سے زیادہ جاہل افراد کی جہالت کا سامنا ہوگا۔ جتنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ پہنچا

[۱] الغیمة النعمانی: ۱۲۲

[۲] تفسیر البرہان: ج ۱، ص ۳۳۵

[۳] اثبات الہدایۃ: ج ۷، ص ۲۵۷

تھا۔

فضل کہتا ہے میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جب رسولؐ خانے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دی تو اس وقت لوگ پتھر اور لکڑی کے بنے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ جب حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ بہت سے افراد آپ کی تاویل کے بارے میں جھگڑا کریں گے۔ □

۹۱۔ حضرت قائم علیہ السلام کے مصائب

آپؐ اپنے آباؤ اجداد کی مانند مصائب بھی زیادہ ہیں آپؐ ان کے خون کے ولی ہیں تفسیر میں ملتا ہے کہ مصیبت زدہ افراد کے لئے دعا کرنا مستحب ہے جیسا کہ ائمہ سے بہت سی روایات منقول ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

۹۲۔ حضرت قائم علیہ السلام سے متقابل محبت

حضرت کی مومنین سے محبت اور مومنین کی آپؐ سے محبت اہم ترین امور میں سے ہے اور یہ آپؐ کے ظہور کے لئے دعا کرنے کا انگیزہ ہے۔ آپؐ کی مومنین کی نسبت محبت کے مختلف درجات ہیں۔
۱۔ بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں کہ امام مومنین کی نسبت ایک شفیق مہربان والد کی مانند ہے بلکہ والد سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔

۲۔ بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں کہ شیعان امامت کے درخت کے پتوں کی مانند ہیں۔

۳۔ اخبار میں ملتا ہے کہ جب کوئی شیعہ حزن کی حالت میں ہوتا ہے تو آپؐ بھی محزون ہوتے ہیں اور شیعان

کے مصائب میں آپ برابر کے شریک ہیں۔

۴۔ روایات میں ملتا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام شیعان کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

۵۔ انفال وغیرہ کو امام نے اپنے شیعہ کے لئے مباح قرار دیا۔

۶۔ روایات میں ملتا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام مومن کے جنازے میں حاضر ہوتے ہیں۔

۸۔ آپ کی شیعان کے ساتھ خوشی و غمی میں برابر کے شریک ہیں۔

البتہ آپ کی محبت مومن کی نسبت واجب ہے اور ایسا واجب کہ باقی اعمال کے قبول کا دار و مدار آپ کی مودت پر منحصر ہے۔

۹۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کا نفع

آپ وجود مبارک کے منافع چند اقسام پر مشتمل ہیں۔

قسم اول:

آپ خواہ غائب ہوں یا حاضر منافع کی دو اقسام ہیں۔

نوع اول: تمام مخلوق اس میں شریک ہیں زندگی اور بشری بقاء۔ سب کچھ آپ کے وجود مبارک سے ہے۔

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ امامؑ نے فرمایا: میں اہل زمین کے لئے امان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کے

لئے امان ہیں۔ [۱]

نوع دوم: فیض علم اور مومنین کے لئے ربانی عنایات ہیں جو مومنین کے لئے مخصوص ہیں۔

قسم دوم:

حضرت قائم علیہ السلام کی غیبت کے زمانے میں منافع کی دو قسمیں ہیں۔

نوع اول: مومنین کے ساتھ مخصوص ہیں اور وہ لامحدود ہیں اور ثواب بھی زیادہ ملتا ہے جیسے امام زمانہ علیہ السلام

کے ظہور کی انتظار کرنا۔ غیبت میں ان کی جدائی پر صبر کرنا۔

نوع دوم: جو منافقین اور کافروں کے ساتھ مخصوص ہیں، اور وہ ان کو مہلت دینا اور عذاب میں تاخیر ہے، تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت: **فَمَهْلِكُ الْكَافِرِينَ أَهْلَهُمْ زَوْجًا** [۱] (تو (اے رسول) ان (کافروں) کو مہلت دے دیجئے ان کو تھوڑی سی مہلت دے دیجئے) کے بارے میں فرمایا: جب قائم ظہور فرمائیں گے وہ ظالموں اور شنگروں سے انتقام لیں گے۔ [۲]

قسم سوم:

ظہور کے زمانے کے منافع بھی دونوع پر مشتمل ہیں:

نوع اول: یہ منافع تمام موجودات کو شامل ہیں۔ جیسے انتشار نور ظہور، عدالت، امن، شہروں کے لئے راستے، زمین کی برکات، درندوں اور حیوانات میں دوستی و صلح۔

بحار میں ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: آسمان سے بارش، درختوں کے پھل اور زمین سبزہ اُگائے گی اور زینت کا باعث ہے، درندے رام ہوں گے کسی کو نقصان نہیں دیں گے۔ [۳]

نوع دوم: یہ منافع مومنین سے مخصوص ہیں اور ان کی دو اقسام ہیں:

۱۔ مومنین کی زندگی اور حضرت قائم علیہ السلام کے شرف سے فیض پانا، آپ کے نور سے فائدہ اٹھانا، علوم کو یاد کرنا، بیماریوں کا خاتمہ۔

۲۔ مردوں کے لئے منافع

آپ مرحوم مومنین کے لئے خوشحالی کا باعث ہیں کیونکہ آپ ان کی قبر میں جاتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے اس آیت: **وَيَوْمَ مَيِّدٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ** [۴] (اور اس دن اہل ایمان خوش ہوں گے اللہ کی نصرت سے) کے ذیل میں فرمایا: یعنی ان کی قبروں میں حضرت قائم علیہ السلام کا آنا۔ اس کے علاوہ

[۱] سورہ طارق: ۱۷

[۲] تفسیر قمی: ج ۲، ص ۳۱۶

[۳] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۸۵

[۴] سورہ روم: ۵۴

اور بھی منافع ہیں جیسے موت کے بعد ان کا زندہ ہونا۔

بحار میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت آئے گی، ماہ جمادی الثانی اور دس دن رجب کے لوگوں کے لئے بارش آئے گی کہ اس سے پہلے کسی نے اتنی بارش نہیں دیکھی ہوگی۔ پس خدا اس کے ذریعے قبروں میں مردوں پر گوشت بنے گا۔ میں گویا ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ آرہے ہیں اور اپنے بالوں سے خاک صاف کر رہے ہیں۔^[۱]

۹۴۔ حضرت قائم علیہ السلام کا نور

آپؑ کے لئے دعا کرنے کا ہم ترین انگیزہ آپؑ کا نور ہے۔ اور اس دلیل عقلی موجود ہے کہ اگر رات کی تاریکی میں غم و بیچ راستے پر چلنا کہ جن پر لغزش، ہولناک اور آزار دینے والے درندوں کا خوف بھی ہو۔ ان سب مشکلات سے بچنے کا خوف ایک راہ ہے کہ انسان روشن چراغ لے۔ اگر کوئی تمہارے لئے چراغ لے آئے۔ جس کے ذریعے تمہیں نجات مل جائے تو انسانی عقل بلکہ فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے لئے دعا کریں۔

فصل اول: نور کا معنی

نور ایسی چیز کا نام ہے جو خود روشن ہو اور دوسری اشیاء کو بھی ظاہر کرے۔ بعض نے نور کی اس طرح تعریف کی: نور ایسی چیز کا نام ہے کہ جس کے وسیلے سے اشیاء ظاہر ہوں نور کی تعریف یہ ہے:

الظاہر بنفسه المظهر لغيره.

نور یعنی خود بخود ظاہر ہے اور دوسروں کو ظاہر کرتا ہے نور منطق میں کلی مشکک کے نام سے مشہور ہے اس کے افراد مختلف ہیں۔ جد اعلیٰ خدا کی ذات خدا فرماتا ہے:

لَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. [۱]

خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔

اسی طرح رسول خدا ﷺ سے دعا منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ نُورِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُورٌ عَلَى نُورٍ. [۲]

نور کی دوسری قسم کو جوہر کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کا مصداق اعلیٰ رسول خدا ﷺ حضرت محمد

مصطفیٰ ﷺ ہیں کہ جسے خدا نے اپنے نور کی مانند قرار دیا ہے۔

نور امامؑ بھی اسی قسم میں سے ہے۔ ایک اور نور کی قسم ہے جو عرض کے نام سے مشہور ہے۔ جیسے بجلی کا نور و

چراغ کا نور وغیرہ۔

فصل دوم: نورانیت شرافت کی نشانی ہے

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ نور کی مختلف اقسام ہیں اور درجات مختلف ہیں اس میں شک نہیں کہ نورانیت

صاحب نور کے لئے شرافت کی نشانی ہے اور اس کا کمال دلیل کمال شرافت ہے۔ اس مطلب پر بہت سی روایات و آیات

دالالت کرتی ہیں۔

۱۔ آیت نور

۲۔ خدا فرماتا ہے:

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِمْ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا. [۳]

اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا۔

۳۔ ماہ و خورشید کا نور: خدا فرماتا ہے:

[۱] سورہ نور: ۲۵

[۲] الدعوات (الراوندي). فصل في ذكر ادعية مفردة (لأوجاع معينة) ص: 194

[۳] سورہ نوح: ۱۶

وَالشَّمْسُ وَنُجُومُهَا ۝ وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا ۝^[۱]

قسم ہے سورج اور اس کی ضیاء و شعاع کی۔ اور چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔

روایات زیادہ ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں جیسے رسول خدا ﷺ کے نور کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: محمد علی علیہ السلام کو خدا نے دو ہزار سال مخلوق کو خلق کرنے سے پہلے خلق فرمایا۔ اس نور کو فرشتوں نے مشاہدہ کیا اور خدا سے پوچھا: اے پروردگار! یہ نور کیا ہے؟ خدا نے ان کو وحی فرمائی۔ یہ نور میرے نور سے ہیں اس کی اصل نبوت اور فرع امامت ہے۔ نبوت محمد کے لئے اور امامت علی کے لئے ہے۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو میں مخلوق کو خلق ہی نہ کرتا۔^[۲]

ہمارے رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: خدا نے مجھے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو آدم کی خلقت سے پہلے خلق فرمایا جب نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین، نہ تاریخ تھی اور نہ نور، نہ آفتاب تھا اور نہ چاند، نہ جنت تھی نہ دوزخ۔

عباس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی خلقت کی ابتداء کیسے تھی؟

آپ نے فرمایا: اے چچا! جب خدا نے ارادہ کیا کہ ہمیں خلق فرمائے تو ایک کلمہ فرمایا اور اس سے نور خلق فرمایا۔ پھر دوسرا کلمہ فرمایا اور اس سے روح کو خلق کیا پھر نور کو روح سے ملا دیا۔ ہم نے اس وقت تسبیح کی جس وقت کوئی تسبیح کرنے والا نہ تھا۔

جب خدا نے خلق کا ارادہ کیا تو پہلے میرے نور کو خلق فرمایا۔

پھر اس سے عرض کو خلق کیا اور عرش میرے نور سے ہے اور میرا نور عرش سے افضل ہے۔

پھر میرے بھائی علی علیہ السلام کا نور خلق فرمایا اور اس سے ملائکہ کو خلق کیا۔ پس فرشتے علی علیہ السلام کے نور سے ہیں اور نور علی علیہ السلام نور خدا ہے۔ علی علیہ السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔

پھر میری بیٹی کا نور خلق کیا اور اس سے زمین و آسمان کو خلق کیا۔ پس زمین و آسمان نور فاطمہ علیہا السلام سے ہیں اور میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام کا نور خدا کا نور ہے۔ میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام زمین و آسمان سے افضل ہیں۔

پھر نور حسن علیہ السلام کو خلق کیا اور اس سے خورشید و ماہ کو خلق کیا۔ پس خورشید و ماہ حسن علیہ السلام کے نور سے ہیں۔ اور حسن علیہ السلام کا نور خدا کا نور ہے۔

پھر حسین علیہ السلام کے نور کو خلق کیا اور اس سے جنت و حور العین کو پیدا کیا۔ پس جنت اور حور العین حسین علیہ السلام کے نور سے ہیں اور حسین علیہ السلام ان سے افضل ہیں۔^[۱]

فصل سوم: آپ کا وجود مبارک نور ہے

یہاں پر دو موضوع زیر بحث ہوں گے۔

۱۔ نور امام

۲۔ نور وجود مبارک حضرت قائم علیہ السلام

۱۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ نور ایک ایسی چیز ہے جو خود ظاہر ہے اور غیر کو ظاہر کرے۔

بتا برائیں امام کا ظہور آپ کے کمالات کا موجب ہے۔ البتہ ممکن ہے مفصل امام بھی غائب ہو اور کبھی ظاہر۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے مفصل بن عمر سے فرمایا: جب امام سے اس نے یہ سنا کہ شبہات زیادہ ہو جائیں

اور زمانہ غیبت میں پرچم مختلف ہوں جو لوگوں کے لئے مشتبہ ہوں گے، بہت رویا۔

حضرت نے اس سے فرمایا: کیا تو یہ آفتاب دیکھ رہا ہے؟

اس نے عرض کیا: ہاں!

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میرا قائم اس سے زیادہ روشن ہے۔

کمال الدین میں حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ مسجد کے منبر پر تشریف لے گئے اور اس طرح

فرمایا: اے پروردگار! تیری زمین تیری طرف مخلوق پر حجت ہے جو لوگوں کو حق کی دعوت دیتا ہے اور انہیں علم سکھاتا ہے

تا کہ دلائل باطل نہ ہو جائیں۔ اس کے ذریعے تو نے لوگوں کی ہدایت فرمائی۔ تیری حجت یا آشکار لیکن اس کی اطاعت

نہیں ہوتی یا مخفی ہے اور لوگ اس کی انتظار میں ہیں۔

ائمہ کے علاوہ کشف علوم ممکن نہ تھا۔ اس موضوع پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں۔ ہم بعض ذکر کرتے

ہیں۔

۱۔ شیخ کلینی اصول کافی میں ابو خالد کالی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت "فَامِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا" [۱] (تو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اے ابو خالد! خدا کا نور یعنی ائمہ کا نور مراد ہے۔ تاقیامت وہ نور ہیں۔ خدا کی قسم ان کا نور خدا زمین و آسمان میں۔

۲۔ اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مَعَهُ" اولیکہمہم المفلحون [۲] (اور اس نور (روشنی) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے یہی لوگ فوز و فلاح پانے والے ہیں) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہاں حضرت امیر علیہ السلام اور دوسرے ائمہ مراد ہیں۔ [۳]

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آیت "وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ" [۴] (اور تمہیں وہ نور عطا کرے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے) کے بارے میں فرمایا: یعنی وہ ائمہ جن کی تم اقتداء کرتے ہو۔ [۵]

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا" [۶] (تو اسے دیکھ نہ پائے اور جسے اللہ نور (ہدایت) نہ دے) کے بارے میں فرمایا: یعنی حضرت فاطمہ کی اولاد سے ائمہ مراد ہیں۔ اب یہ بیان کرتے ہیں کہ وجود مبارک حضرت قائم علیہ السلام بھی خاص کر نور ہیں۔

۱۔ بعض زیارت جامعہ میں آپ کے وصف کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ حضرت قائم علیہ السلام ایک ایسا نور ہیں

[۱] سورۃ تعاون: ۸

[۲] سورۃ اعراف: ۱۵۷

[۳] کافی: ج ۱، ص ۱۹۵

[۴] سورۃ حدید: ۲۸

[۵] کافی: ج ۱، ص ۱۹۵

[۶] سورۃ نور: ۳۵

جو جلد ہی رفیق کو روشن کر دے گا۔

۲۔ دوسری زیارت میں ہم پڑھتے ہیں: سلام ہو تم پر اے اللہ کے نور! اس کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

۳۔ زیارت میں ملتا ہے: نور خدا زمین و آسمان پر ہے۔ [۱]

۴۔ دعائے نیمہ شعبان میں حضرت کے وصف بیان ہوئے ہیں۔

نُورِكَ الْمُنَالِقُ وَضِيَاؤُكَ الْمُسْرِقُ.....

مناقل یعنی درخشاں آپ کے ظہور کے بعد آپ کا نور شرق کو روشن کر دے گا۔

۵۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں مسجد کوفہ میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ

حضرت امیرؓ انگلی سے کچھ لکھ رہے ہیں اور ان کے چہرے پر تبسم ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ تبسم رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ اس آیت کو پڑھتے ہیں لیکن مفہوم نہیں جانتے۔

میں نے عرض کیا: کوئی آیت؟

حضرت نے فرمایا:

اَللّٰهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِثْلِ شَوْكَةٍ ۚ سَـمَرَاتُهَا عَلَى نَضِيبٍ ۚ فِیْهَا مِصْبَاحٌ

سے مراد علیؓ ہیں، "فِیْهَا" جاجہ سے مراد حسنؓ و حسینؓ ہیں۔ "كَامِثًا" کو کب خدیشی یعنی امام سجادؓ،

یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ یعنی محمد بن علیؓ زیتونہ یعنی جعفر بن محمدؓ۔ "لَا تَهْتَزُّ" یعنی موسیٰ کاظمؓ

"وَلَا غَرْبَیَہ" یعنی علی رضاؓ۔ "یَکَادُ زَيْتُهَا یُحِی" یعنی محمد تقیؓ۔ "وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہ تَار" یعنی علی نقیؓ۔ "نُورٌ

عَلٰی نُورٍ" یعنی حسن عسکریؓ۔ "یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِہ" من یشاء یعنی حضرت قائمؓ مراد ہے۔ "وَيَظْهَرُ بِلِلّٰہِ

الْاَفْعَالِ لِلنَّاسِ ۚ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" [۲]

[۱] کافی: ج ۱، ص ۱۹۵

[۲] تفسیر نور: ج ۳، ص ۱۳۶ ذیل سورہ نور آیت ۳۵

فصل چہارم: غیبت، ظہور اور حضور کے وقت اشراق نور

عالم ملکوت میں حضرت ابراہیم کے اشراق نو آشکار ہوا تھا جب ملکوت آسمانی آپ کے کشف ہوا نیز حضرت قائم علیہ السلام کا نور اس وقت بھی آشکار ہوا تھا جب انام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تھی۔

اسی طرح شب معراج میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آشکار ہوا۔

غایۃ الہرام میں اہل سنت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طولانی حدیث میں وصف معراج میں ملتا ہے۔

اے محمد! کیا تم اپنے اوصیا کو دیکھنا پسند کرتے ہو؟

میں نے کہا: ہاں اے پروردگار!

اللہ نے کہا: عرش کے دائیں طرف دیکھو۔

جب میں نے دیکھا تو اچانک علی علیہ السلام، فاطمہ سلامتیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، زین العابدین علیہ السلام، محمد باقر علیہ السلام، جعفر صادق علیہ السلام، موسیٰ کاظم علیہ السلام، علی رضا علیہ السلام، محمد تقی علیہ السلام، علی نقی علیہ السلام، حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت حجت قائم

آل محمد علیہ السلام دیکھے ان میں سے حضرت قائم علیہ السلام ایک ستارے کی مانند درخشاں تھے۔ [۱]

تفسیر مجمع البیان کتاب العین میں حکایت ہے: ہر چیز کے درمیان میں بہترین اور عادلانہ ترین اس کی جگہ

ہے۔ [۲]

ریاض السالکین میں روایت ہے: جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجات کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان جتنا

ہے۔ اس کا سب سے اوپر کے درجے کا نام فردوس ہے کہ جس پر عرض کو قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ جنت کی وسیع ترین جگہ

ہے۔ جنت کی نہرین وہاں جاری ہیں پس اگر دعا کرو کہ خدا سے فردوس کے لئے دعا کرو۔ [۳]

بحار میں حضرت امیر علیہ السلام سے ملتا ہے: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل جنت میں ہے جسے عدن کہتے

[۱] غایۃ الہرام: ۱۸۹

[۲] مجمع البیان: ج ۱، ص ۲۲۳

[۳] ریاض السالکین: ج ۶، ص ۷۰

ہیں۔ جو جنت کے درمیان میں ہے۔ اور یہ عرش الہی کے نزدیک ترین جگہ ہے۔ [۱]

اور آپ کے ساتھ بارہ ائمہ بھی ہیں۔ [۲]

مولف کہتا ہے: شاید عدن و فردوس دونوں ایک ہی جنت کے دو نام ہوں۔

خدا نے نماز و سلی کی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا. [۳]

اسی طرح ہم نے تم کو ایک درمیانی (میانہ رو) امت بنایا ہے۔

ایک رسول خدا ﷺ سے مشہور حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا: خیر امور او سطلھا۔ بہترین امور درمیانی

ہیں۔

۹۵۔ دنیا میں حضرت قائم علیہ السلام کے نور کی درخشندگی

اس کی چند اقسام ہیں:

۱۔ ولادت کے وقت نور۔

۲۔ ظہور و غیبت کے وقت نور۔

۳۔ خاص کر غیبت کے وقت نور۔

۴۔ خاص حضور کے وقت کا نور۔

۱۔ جب حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اتنا نور تھا کہ آسمان تک پہنچا۔ چنانچہ کمال الدین میں محمد بن

عثمان عمری سے روایت ہے: جب حضرت مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کے سر سے آسمان کی طرف نور ظاہر ہوا۔ پھر

[۱] ممکن ہے کہ اس بہشت کے دو نام ہوں ایک "فردوس" اور دوسرا "بہشت عدن"

[۲] بحار الانوار: ج ۱۰ ص ۲۲

[۳] سورہ بقرہ: ۱۴۳

سجدے میں گئے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت یہ پڑھا: **شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**۔ آپ کی ولادت جمعہ کے دن تھی۔

روایت میں ہے کہ حضرت حکیمہ خاتون نے نقل کیا کہ جب حضرت قائم علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اچانک نور کا اثر دیکھا نور اتنا زیادہ تھا کہ آپ کی آنکھیں چندھیاں گئیں۔

۲۔ حضور و غیبت ہر دو زمانے میں آپ کے نور کی درخشندگی، یہ درخشندگی دو قسم کی ہے:

الف۔ اشراق بغیر واسطہ کے جس سے مومنین آپ کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔ کمال الدین میں محمد بن حسن کوفی سے روایت ہے: ابو ہارون نے کہا: میں نے حضرت قائم علیہ السلام کو اس حال میں دیکھا آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی مانند تھا۔ [۱]

ب۔ اشراق نور با واسطہ۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ دن رات چاند سورج وغیرہ کے تمام نور حضرت قائم علیہ السلام اشراق نور کی وجہ سے ہیں۔ خواہ آپ غائب ہوں یا حاضر۔

شیخ جعفر شومتری اپنی کتاب خصائص الحسین میں لکھتے ہیں: امام حسین علیہ السلام کا نور سب سے پہلے خلق ہوا۔ کیونکہ آپ کا نور، نور محمد ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول خلق اللہ نوری۔ خدا نے سب سے پہلے میرے نور کو خلق فرمایا۔

ج۔ حضرت قائم علیہ السلام کا نور اشراق غیبت کے زمانے میں بھی دو قسم کا (۱) باطنی (۲) ظاہری

۹۶۔ اشراق باطنی

یہ مومنین کے دلوں میں ہے۔ لوگ امام کو حقائق ایمان سے مشاہدہ کرتے ہیں گویا آنکھوں کے سامنے ہیں ہر زمان و مکان میں۔

کلینی اصول کافی میں ابو خالد کاہلی سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے

فرمایا: خدا کی قسم! اے ابو خالد! نور امام مومنین کے دلوں میں خورشید سے زیادہ روشن اور دن سے زیادہ نورانی ہے۔
 ائمہ علیہ السلام مومنین کے دلوں کو نورانی کرتے ہیں۔ خدا ان کے نور سے بعض دلوں سے مانع کر دیتا ہے اور وہ دل تاریک
 رہتے ہیں۔ خدا کی قسم، اے ابو خالد! جن کے دل میں ائمہ کی محبت ہو ان کے دل پاکیزہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح شیخ صدوق کمال الدین میں جابر انصاری ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے
 بارہ ائمہ کا تصریح کے ساتھ نام لیا اور فرمایا: پھر میرا ہمنام اور ہم کنیت زمین پر رحمت الہی، حسن بن علی علیہ السلام کا فرزند اور
 لوگوں کے لئے بقیۃ اللہ۔ خدا اس کے دست مبارک سے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔

جابر نے کہا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کی غیبت میں ان کے ماننے والوں کو نفع پہنچے گا؟
 آپ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم جس نے مجھے پیغمبر مبعوث کیا۔ آپ کے پیروکار آپ کے نور سے نفع اٹھائیں
 گے۔

اے جابر! یہ اسرار الہی اور خدا کے معزوں علم میں سے ہے۔ جو اہل نہ ہو اس سے پنہاں کر۔^[۱]

۹۷۔ اشراق ظاہری

اس موضوع کی وضاحت کے لئے ہم تین حکایات بیان کرتے ہیں۔

حکایت اول:

ہمارے سید علی بن عبد الحمید لکھتے ہیں: جن افراد نے امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت کی ہے ان کا ایک مشہور واقعہ
 اور تمام لوگوں میں خبر عام ہونے والا قضیہ یہ ہے۔ اس واقعہ کو ایک بزرگ و فضلاء گروہ نے بھی نقل کیا۔ واقعہ اس طرح
 ہے۔ حاکم کا حاکم مرجان الصغیر تھا۔ اسے لوگوں نے خبر دی کہ ابوراج خلفاء کو گالیاں دیتا ہے۔ اسے مارا گیا اور اس کے
 سامنے والے دانت ٹوٹ گئے۔ اس کی زبان باہر نکال کر لوہے کا ٹکڑا لٹکایا۔ اس کے ناک کو سوراخ کیا گیا۔ اور ایک
 رسی کے ساتھ بالوں سے باندھ دیا گیا۔ ایسی حالت میں حاکم نے حکم دیا کہ اسے شہر میں پھیرا جائے۔ اس کے ساتھ

ایسا ہی سلوک کیا گیا۔ لوگ تماشا دیکھنے آ گئے۔ یہ بے چارہ زمین پر گر گیا اور موت کو دیکھ رہا تھا۔

جب حاکم کو خبر ملی تو اس نے قتل کرنے کا دستور دیا لیکن حاضر افراد نے کہا کہ وہ بوڑھا آدمی ہے پس اس کے لئے یہی سزا کافی ہے لہذا اب اسے چھوڑ دیا جائے جب لوگوں نے بہت اصرار کیا تو حاکم نے قتل کرنے کا دستور واپس لے لیا۔

اس کے چہرے اور زبان سوج گئے، رشتہ دار دیکھنے آئے تو انہوں نے یقین کر لیا کہ یہ اب مر جائے گا۔ جب لوگ دوسرے دن اس کی خبر لینے گئے تو وہ دیکھتے ہیں کہ وہ پہلے سے بہتر حال میں مشغول نماز ہیں۔ لوگوں نے تعجب کیا اور پوچھا کہ وہ کیسے جلدی ٹھیک ہو گیا ہے۔

اس نے کہا: میں مرنے کے قریب تھا خدا سے حاجت طلب کرنے کے لئے زبان کو کھول نہیں سکتا تھا لیکن امام زمانہ علیہ السلام کا استغاثہ کیا۔ اسی رات اچانک میرا گھر نورانی ہو گیا۔ اچانک دیکھا کہ حضرت قائم علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ آپ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور مجھ سے فرمایا: باہر جاؤ اور اپنے اہل و عیال کے لئے کام کرو خدا نے تجھے عافیت دی ہے۔ [۱]

ہکایت دوم:

اس طرح بحار الانوار میں ایک واقعہ ہے جو نجف اشرف کے لوگوں کے درمیان مشہور ہے۔ ایک حسین نامی مرد اپنے اہل و عیال کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ جو فالج میں مبتلا بھی تھا۔ کافی مدت تک اسی حال میں رہا۔ اس کے گھر والے اسے بڑی مشکل سے اٹھاتے تھے۔ بعض اوقات اس کے گھر والے دوسرے لوگوں کو بلاتے تاکہ وہ اس کے اٹھنے بیٹھنے میں مدد کریں۔ ایک رات اس نے اپنے اہل و عیال کو بیدار کیا۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ گھر پر چھت تک نورانی نور ہے۔

کہتے ہیں یہ ماجرا کیا ہے؟ اس نے کہا: امام زمانہ علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور مجھ سے فرمایا: اٹھو! اے حسین! میں نے عرض کیا: میں اس حالت میں کیسے اٹھ سکتا ہوں۔

پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے بلند کیا۔ جو مجھے تکلیف تھی وہ دور ہو گئی۔ اب میری حالت بہتر ہو گئی۔

آپؐ نے مجھے فرمایا: یہ راستہ میرے جد کی زیارت کرنے کے لئے ہے۔ پس وہ مرد اٹھا اور حضرت امیرؓ کے حرم گیا اور امام کی زیارت کی۔ وہ خدا کی حمد بجالایا۔ [۱]

حکایت سوم:

اس حکایت کو مرزا نوری نے کتاب حجتہ المادی میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن احمد بن حیدر حسنی حسینی کہتے ہیں جب میں نجف اشرف کا طالب علم تھا۔ وہاں لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ ایک متدین فرد جو غر و گدھا بیچتا تھا نے امام زمانہؑ کی زیارت کی۔ میں نے اس شخص کو ملنے کی بڑی کوشش کی۔ میں اسے تنہائی میں ملنا چاہتا تھا تا کہ سارا واقعہ سنوں۔ آخر میں اس کو دیکھا اور دوست بنالیا۔ کبھی اس سے چیز خریدتا تا کہ ہمارے درمیان محبت و دوستی قائم ہو۔ ایک دفعہ نماز و دعا کے لئے میں نے بدھ کو مسجد سہلہ کی طرف گیا۔ وہاں میں حضرت قائمؑ سے ملاقات کا واقعہ پوچھنا چاہتا تھا آخر اس نے ماجرا اس طرح بیان کیا۔

میں نے دیدار اور نیک افراد سے سنا ہوا تھا کہ اگر چالیس شب بدھ کو پے درپے مسجد سہلہ میں امام زمانہؑ کی زیارت کی نیت سے جائیں تو آپؑ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ موسم خراب تھا، بارش اور بادل سے فضا تاریک تھی مسجد کا خادم بھی نہیں تھا۔ مجھے بہت ڈر لگا لیکن میں مغربین نماز پڑھنا شروع کر دی۔ نماز کے دوران میں نے دیکھا کہ صاحب الزماںؑ نماز میں مشغول ہیں وہاں چاروں طرف نور ہی نور تھا میں بہت خوش ہوا۔ مجھ پر آپؑ کی ہیبت طاری ہو گئی۔ میں حضرت حجت کی زیارت میں مشغول ہو گیا۔ نماز زیارت پڑھی اور مسجد کوفہ میں جانے کا میں نے ارادہ کیا تھا۔ آپؑ کے چہرے پر تبسم تھا

حضرت قائمؑ نے فرمایا: اٹھو! اکٹھے مسجد کوفہ جاتے ہیں راستے میں تاریکی کی بجائے روشنی تھی جو آپؑ کے وجود مبارک کا نور تھا ہم مسجد کوفہ میں پہنچے اچانک تاریکی ہو گئی اور آپؑ غائب ہو گئے۔ مسجد میں داخل ہوا۔ دوبارہ بجلی چمک رہی تھی، بارش برس رہی تھی اور فضا تاریک تھی لیکن دوبارہ آپؑ کی زیارت کے لئے خواہش کی۔ [۲]

قسم چہارم:

اشراق نور حضرت قائمؑ ظہور کے زمانے میں، اس کی بھی دو اقسام ہیں: (۱) باطن (۲) ظاہری

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۷۳

[۲] حجة الباقی: ۳۰۹

پہلی قسم پہلے بیان ہو چکی ہے اور دوسری قسم پر ایک روایت دلالت کرتی ہے جو علی بن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں مفصل بن عمر سے روایت کی کہ اس نے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت: "وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا" [۱] (اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی) یعنی امام الارض یعنی زمین کا امام کے بارے میں فرمایا: جب حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو دنیا خورشید و ماہ کی روشنی سے بے نیاز ہو جائے گی۔ دن رات ایک ہو جائے گی لوگوں آپ کے نور پر اکٹھا کریں گے۔ [۲]

علامہ مجلسی بحار میں مفصل سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے سنا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ زمین خدا کے نور سے درخشاں ہوگی اور لوگ خورشید کے نور سے بے نیاز ہو جائے گی، تاریکی ختم ہو جائے گی۔ [۳]

اب رہا کہ آخرت میں آپ کا نور اشراق تو اس پر ایک روایت دلالت کرتی ہے جو کلینی نے اصول کافی میں حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت: "يَوْمَ تَكُونُ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ" [۴] (جس دن تم دیکھو گے کہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا) کے بارے میں فرمایا: ائمہ معصومین علیہم السلام روز قیامت آگے آگے اور دائیں طرف مومنین چلیں گے اور جنت میں اپنی منزل پائیں گے۔ [۵]

نیز سید بحرینی البرہان میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: "يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ" ائمہ کا نور آگے آگے اور دائیں طرف مومنین کا نور حرکت کرے گا اور جنت میں منزل و مقصود پر پہنچے گے۔ [۶]

[۱] سورہ زمر: ۶۹

[۲] تفسیر قمی: ج ۲، ص ۲۵۳

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۰

[۴] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۷۱

[۵] سورہ حدید: ۱۲

[۶] کافی: ج ۱، ص ۱۹۵

۹۸۔ وجود قائم علیہ السلام ایک نعمتیں

البرہان میں ایک روایت ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت - **ثُمَّ لَنَسْأَلَنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** - (پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پرس کی جائے گی) کے بارے میں فرمایا: اس امت سے نعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی کہ جو خدا نے پیغمبر و اہل بیت علیہم السلام کی وجہ سے لوگوں کو عطا فرمائی تھیں۔ [۱]
 نیز آپ نے اس آیت - **ثُمَّ لَنَسْأَلَنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** - کے بارے میں فرمایا: وہ نعمت ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ [۲]

ابو خالد کا بلی سے نقل ہوا ہے کہ وہ حضرت محمد بن علی کے پاس گئے۔ میرے لئے غذا لائی گئی جو کہ بہت ہی خوش مزہ تھی لیکن میں نے اسے نہ کھایا۔

آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو خالد! ہماری غذا کیسی تھی؟

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! غذا خوش مزہ ہے لیکن مجھے خدا کی طرف سے نازل شدہ یہ آیت - **ثُمَّ لَنَسْأَلَنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** - یاد آگئی۔ مجھے ناراضگی ہوئی۔

آپ نے پوچھا: کون سی آیت؟

میں نے عرض کیا: **ثُمَّ لَنَسْأَلَنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ**۔

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس نعمت سے مراد غذا نہیں۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ نعیم سے کیا مراد ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں،

[۱] تفسیر البرہان: ج ۴، ص ۲۸۹

[۲] تفسیر البرہان: ج ۴، ص ۲۸۹

آپؐ نے فرمایا: نعیم ہم اہل بیتؑ ہیں۔^[۱]

البتہ امام زمانہؑ کا وجود مبارک بھی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔ کیونکہ اصل میں دوسری ظاہری و باطنی نعمتیں ہیں۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ روز قیامت تمام لوگوں سے نعیم کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔^[۲] روز قیامت پر یقین رکھنا حق ہے۔ قرآن مجید میں بہت سی آیات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں لیکن حساب و کتاب کے لحاظ سے لوگوں کے چند گروہ ہیں۔

۱۔ ایک گروہ سے حساب معاف ہے اور بے حساب جنت میں جائے گا۔ بعض آیات میں حساب و کتاب کا ذکر ہوا ہے لیکن عام اور خاص یعنی تخصیص ہے۔

تفسیر قمی میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہر امت کو امام زمانہؑ محاسبہ کرتا ہے۔ انہما اپنے دوستوں اور دشمنوں کو ان کے چہرے سے شناخت کریں گے۔

اسی لئے خدا فرماتا ہے:

وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ^[۳]

اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے۔

یہاں سے مراد ائمہ ہیں۔

يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ^[۴]

ہر ایک کو اس کے چہرے سے پہچانیں گے۔

ان کے دوستوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا پس وہ بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ ان کے

دشمنوں کا اعمال نامہ ان کے بائیں ہاتھ میں ہوگا اور بغیر حساب کے دوزخ میں جائیں گے۔^[۵]

[۱] تفسیر البرہان: ج ۲، ص ۵۰۳

[۲] غایۃ المرام: ۲۵۸

[۳] سورۃ اعراف: ۴۶

[۴] سورۃ اعراف: ۴۶

[۵] تفسیر قمی: ج ۲، ص ۶۹

اسی کتاب میں حضرت امام باقر علیہ السلام اس آیت "لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِيَادَةٌ" کے بارے میں فرمایا: حسنی سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد دنیا ہے۔ اگرچہ خدا انہیں دنیا میں دے گا اور آخرت میں ان کی وجہ سے حساب نہیں ہوگا۔ [۱]

۲۔ دوسرا گروہ ان افراد کا ہے جن کا حساب ہوگا لیکن خدا انہیں معاف کر دے گا، ان کے گناہوں کو بخش دے گا۔ یہ مومنین کا گروہ ہے جو ولایت اہل بیت علیہم السلام رکھتے ہیں لیکن بعض نعمتوں کو درست استعمال نہ کرنے کا حساب ضرور ہوگا۔ لیکن خدا معاف کر دے گا۔

بحار الانوار میں ایک روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپؑ نے فرمایا: جب روز قیامت ہو گی تو دو مومن بندوں کو حساب کے لئے روکیں گے جن میں سے ایک دنیا میں فقیر اور دوسرا غنی ہوگا۔ فقیر کہے گا: اے پروردگار! مجھے کیوں روکا گیا ہے؟ دنیا میں میرے پاس کوئی عہدہ نہیں تھا جس کی وجہ سے میں نے کسی پر ظلم و ستم کیا ہو۔ میرے پاس دولت بھی نہیں تھی کہ جس سے میں نے کسی کا حق ادا نہ کیا ہو۔ میری روزی میرے لئے کافی تھی۔

پس خدا فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا اسے چھوڑ دو اور جنت جانے دو۔ دوسرا رہ جائے گا اور وہ پسینہ پسینہ ہوگا پھر وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

وہ فقیر اس امیر آدمی سے پوچھے گا کہ تو کیوں رکا رہا ہے۔ وہ جواب دے گا۔ میرا حساب طویل تھا لیکن آخرت میں بخشا گیا ہوں۔ پھر دوسری چیز کا سوال کیا گیا اور آخر میں مجھے صغیر دیا گیا۔ امیر آدمی کہے گا تو کون ہے وہ جواب دے گا میں وہ فقیر ہوں کہ جس کا حساب تھا۔ [۲]

اس کتاب میں شیخ طوسیؒ امام باقر علیہ السلام سے اس آیت "وَمَا وَلِيكَ بِئِذٍ اللّٰهُ سَيَجْعَلُ لَّكُمْ حَسَنَاتٍ" وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا [۳] (اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم

[۱] سورہ بقرہ: ۲۶۱

[۲] تفسیر فی: ج ۱، ص ۳۱۱

[۳] بحار الانوار: ج ۷، ص ۲۵۹

[۴] سورہ فرقان: ۷۰

کرنے والا ہے) کے بارے میں فرمایا: روز قیامت گناہ کار مومن حساب و کتاب والی جگہ پر لے آئیں گے۔ خود خدا اس سے حساب لے گا اور کوئی انسان اس کے گناہوں سے مطلع نہیں ہوگا۔

خدا حکم دے گا اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ پس خدا دستور دے گا کہ اسے جنگ میں لے جایا جائے گا۔ یہ خاص کر ہمارے گناہ کار شیعوں کے بارے میں ہے۔ اس کتاب میں عیون اخبار الرضا سے ابراہیم بن عبا صولی سے روایت ہے: ایک دن میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ آپؑ نے فرمایا: دنیا میں حقیقی نعمت نہیں ہے۔

ایک فقہی نے کہا کہ خدا فرماتا ہے: لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ کیا یہ نعم دنیا میں نہیں کہ سرد پانی

مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تم نے اس آیت کی اس طرح تفسیر کی ہے۔

بعض کہتے ہیں: اچھی غذا۔

بعض نے کہا: ٹھنڈا پانی بعض کے نزدیک اچھا خواب۔

بے شک یہ اقوال ہیں۔

میرے باپ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ یہ تمہارے اقوال اس آیت: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ کے بارے میں فرمایا: جو کچھ اس نے فضل کیا اور عنایت فرمایا ہے اس کا وہ حساب نہیں لے گا۔ لیکن نعم سے مراد ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت ہے۔ خداوند عالم توحید اور نبوت کے بعد اس کا سوال کرے گا کہ جس نے صحیح حق ادا کیا وہ جنتی ہے۔

۳۔ لوگوں کا تیسرا گروہ وہ ہے جس سے ہر قسم کی نعمت کا سوال ہوگا۔ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہے ان

افراد کو بخشش نصیب نہیں ہوگی کیونکہ انہوں نے عظیم نعمت یعنی ولایت کا شکر ادا نہیں کیا۔

خدا نے سورہ رعد میں فرمایا:

لِّلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الْخُسْلٰى ۖ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيعًا ۙ وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوءُ

الْحِسَابِ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَيُنْفَسُ الْبَهَائِدُ ۝

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی دعوت پر لیک کہا (اسے قبول کیا) ان کے لئے بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ تو اگر ان کو روئے زمین کی سب دولت مل جائے اور اس کے ساتھ اتنی ہی اور ان کے اختیار میں آجائے تو یہ لوگ اسے اپنے بدلے (عذاب سے بچنے کے لیے) بطور فدیہ دے دیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا سخت حساب ہوگا۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور (وہ) کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

بحار میں عیاشی اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے اس آیت وَيَخْتَفُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ (اور سخت حساب سے خائف و ترساں رہتے ہیں) کے بارے میں فرمایا: ان لوگوں کے گناہ شمار کئے جائیں گے لیکن عیاشیاں شمار نہیں ہوگی۔ ۱

یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے نعمت عظیم کا کفر کیا اور یہی نعمت اعمال کی قبولی کا سبب ہے۔

۲۔ چوتھا گروہ وہ لوگ ہیں کہ حضرت زین العابدین نے جمعہ کے خطبہ میں ان کے بارے میں فرمایا: آگاہ رہو! اہل شرک کے لئے اعمال کا ترازو نصب نہیں ہوگا۔ ان کا اعمال نامہ کھولا نہیں جائے گا بلکہ گروہ کی صورت میں دوزخ میں جائیں گے۔ ۲

۹۹۔ قائم علیہ السلام اور اسلام کی نصرت اور امر و نہی

جب ایسے امور کی حکم، محل و شرع میں امر و نہی انجام دینے والے کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ کیونکہ امر و نہی کرنے والے افراد دین کے محافظ اور مسلمین کے قلعہ ہوتے ہیں۔ امر و نہی کے انگیزہ کے لئے بہت ہی آیات و

۱ سورہ زمر: ۱۸

۲ سورہ زمر: ۲۱

۳ بحار الانوار: ج ۷، ص ۲۶۶

۴ روزہ کالی: ۷۵

روایات ہیں۔ کافی میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے ایک طولانی روایت میں فرمایا: امرونبی راہ انبیاء ہے اور صالحین کی سیرت ہے۔ ایک مہم فریضہ ہے جس کے ذریعے باقی فرائض برپا ہوتے ہیں۔

اس سے مظالم دفع ہوتے ہیں، زمین آباد ہوتی ہے، دشمنوں سے انتقام لیا جائے گا۔ دین کو استقامت ملتی ہے۔ پس اپنے دلوں سے ان کا انکار کرو، ان کی ملامت و سرزنش کرنے سے مت ڈرو۔ [۱]

معانی الاخبار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب لوگ امرونبی کرتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں اور اگر امرونبی کرنا چھوڑ دیں تو ان کے درمیان سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے پر مسلط ہو جاتے ہیں اور ان کے لئے زمین آسمان میں کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ [۲]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر لوگ امرونبی کو ترک کر دیں اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی پیروی نہ کریں تو خدا ایسے افراد پر شریروں کا عالم لوگوں کو مسلط فرماتا ہے۔ اس وقت اگر نیک لوگ دعا کریں تو ان کی قبول نہیں ہوتی۔ [۳]

کتاب الحجۃ میں اس آیت: **الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ** [۴] (یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ (اختیار) میں ہے) کی تفسیر میں حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ آل محمد علیہم السلام کے لئے ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔ خدا ان کے ذریعے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔ دین آشکار ہوگا۔ خدا حضرت قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے ذریعے بدعت اور باطل کو نابود کرے گا۔ پس امرونبی کرنے والے کے لئے دعا کرنے کی دو علت ہیں:

۱۔ عقل و شرح کے لحاظ سے مارونبی کرنے والے کے لئے دعا کرنا حسن شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ دین میں مدد

[۱] فردوس کافی: ج ۵، ص ۵۶

[۲] لعالی الاخبار: ج ۵، ص ۲۶۱

[۳] لعالی الاخبار: ج ۵، ص ۲۶۱

[۴] سورہ حج: ۲۱

کرنے والے اور حدود کے محافظ ہیں۔

۲۔ نبی کا پہلا درجہ انکار قلبی ہے اور یہ عمل مخفی و باطنی ہے لیکن اس کے آثار بہت مفید ہیں۔

اسی کتاب میں [۱] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ایک شہر کی نابودی کے لئے خدا نے دو فرشتوں کو مامور فرمایا: جب وہ شہر میں گئے اور دیکھا کہ ایک مرد خدا کا پکار رہا ہے اور تصرع و عاجزی سے دعا کر رہا

ہے۔

ایک فرشتے نے کہا: کیا اس دعا کرنے والے کو نہیں دیکھ رہو؟

دوسرے نے کہا: کیوں نہیں۔ لیکن جو خدا نے حکم دیا اسے انجام دیں۔

اس نے کہا: نہیں۔ جب تک دوبارہ خدا سے معلوم نہ کر لوں۔

پھر وہ خدا کی طرف گیا اور اس نے عرض کیا میں فلاں شہر میں گیا ہوں اور دیکھا کہ تیرا ایک بندہ تجھے پکار رہا

ہے۔

خدا نے کہا: جاؤ جو کچھ میں نے حکم دیا اسے انجام دو۔ یہ وہ شخص ہے کہ جس کا چہرہ میرے لئے بھی متغیر نہیں

ہوا (یعنی میری نافرمانی ہوتی رہی لیکن اس نے کبھی پرواہ نہیں کی)۔ [۲]

۱۰۰۔ قائم علیہ السلام کی ندا

عقل و شرع کے لحاظ سے ہم پر لازم ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا ہم سے مدد مانگنے کا موجب یہ ہے کہ ہم ان

کے لئے دعا کریں۔ احتجاج میں حضرت قائم علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا:

وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ. [۳]

[۱] کافی: ج ۵، ص ۷۵

[۲] کافی: ج ۵، ص ۵۸

[۳] کمال الدین و تمام النعمه / ج ۲/ 45/485 باب ذکر التوقيعات الواردة عن القائم علیہ السلام ص: 482

تعمیل فرج (ظہور) امام زمانہ علیہ السلام کی دعا کرو کہ یہ تمہارا اپنا فرج ہے۔

عقل کے لحاظ سے وضاحت کرنا ضروری نہیں کیونکہ جس انسان کا حق غضب ہو جائے اور وہ مظلوم ہو جائے اور اس کے ہم پر واجب حقوق ہوں۔ اگر ایسا شخص صدا کو بلند کرے اور نصرت و مدد کے لئے بلائے تو عقل کہتی ہے اس کی مدد کے لئے جائیں۔

شرع میں ہے کہ آپ کی مدد کرنا ضروری ہے۔ اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کرتا ہے اور مسلمان کے امور کی اصلاح کی فکر نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ جو مسلمان بھی صدا بلند کرے اور مدد کے لئے بلائے اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ [۱]

بحار الانوار میں نعمانی اپنی سند سے ابو بصیر کے ذریعے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتا ہے: جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو آسمان سے آپ کے نام کی آواز آئے گی جو جمعہ کے دن اور تیس رمضان آئے گی۔

میں نے عرض کیا: کس چیز کی ندا آئے گی؟

آپ نے فرمایا: حضرت قائم علیہ السلام اور ان کے والد گرامی کے نام کی ندا ہوگی کہ فلاں بن فلاں حضرت قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کے حکم کی تعمیل کرو۔ اس وقت دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہوگی۔ جہاں پر یہ ندانہ سنائی دے میں سونے والا بیدار ہو جائے گا اور گھر کے صحن میں آئے گا اور دو شیرہ کو پس پردہ سے بیرون لایا جائے گا اور امام قائم علیہ السلام قیام کریں گے یہ ندا حضرت جبرائیل علیہ السلام دے گا۔ [۲]

کمال الدین میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے: منادی آسمان سے ندا دے گا کہ فلاں بن فلاں امام ہے اس کے نام کی صدا آئے گی اس کے بعد دن کے آخری حصہ میں شیطان کی آواز سنائی دے گی جیسا کہ شب عقبہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس نے آواز دی تھی۔ [۳]

۲۔ اسی کتاب میں ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے: میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: امام

[۱] کافی: ج ۳، ص ۱۶۲

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۱۹

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۵۰

باقریہ نے فرمایا تھا: سفیانی کا خروج حتمی امور میں سے ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ہاں درست ہے۔ بنی العباس، قتل نفس زکیہ اور خروج قائم آل محمدؐ کا حتمی امور میں سے

ہے؟

میں نے عرض کیا وہ ناکسی ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: اول منادی آسمان سے ندا دے گا کہ بے شک حق علیٰ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے۔

پھر دن کے آخری حصے میں ابلیس ندا دے گا: حق عثمان اور اس کے پیروکاروں کے ساتھ ہے۔ اس وقت

اہل باطل شک و تردید میں پڑ جائیں گے۔ [۱]

۳۔ بحار میں عیاشی عجلان ابو صالح سے روایت نقل کرتا ہے: میں نے سنا کہ امام صادقؑ نے فرمایا: دن

رات ختم نہیں ہوں گے جب تک آسمان سے منادی کی ندا نہ سنی جائے کواے اہل حق جدا ہو جاؤ!

پس یہ ایک دوسرے جدا ہو جائیں گے۔

راوی کہتا ہے: کہ میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد بھی ندا مشتبہ ہوگی۔

آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ خدا فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِلّٰهِ لِيَلْزَمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۚ [۲]

اللہ مومنوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم اب ہو۔ جب تک وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر

دے۔

۴۔ نیز اسی کتاب میں حضرت امام باقرؑ سے ایک طولانی حدیث میں ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: پس

حضرت قائمؑ رکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ پھر فرمائیں گے:

اے لوگو! ہم خدا کے لئے مدد چاہتے ہیں ان ظالموں کے خلاف کہ جنہوں نے ہم پر ظلم کیا اور ہمارا حق

غصب کیا اور میں لوگوں میں سے شائستہ ترین مرد ہوں۔ خدا کی قسم تین سواور کچھ مرد کہ ان کے درمیان پچاس عورتیں

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۵۴۲

[۲] سورہ عمران: ۱۷۹

بھی ہوں گی اور فکر میں جمع ہوں گے۔

خدا فرماتا ہے:

اِنَّ مَا تَكُوْنُوْا اٰیٰتٍ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِیْعًاۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌۙ [۱]

تم جہاں بھی ہو گے اللہ تم سب کو (جزا و سزا کے لئے ایک جگہ) لے آئے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر

ہے۔

اس وقت اہل بیت میں سے ایک مرد کہے گا: یہ ہے وہ سرزمین جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

پھر آپ مکہ سے خارج ہوں گے اور آپ کے ساتھ وہی تین سو تیرہ افراد ہوں گے جنہوں نے فرمان رسولؐ، پرچم اور حضرت کا اسلحہ دیکھ کر ان کی بیعت کی تھی۔ پس مکہ میں آپ کے نام کی ندا اور آسمان سے آپ کی ولایت کی آواز آئے گی اور اہل زمین کے لوگ ان کی آواز کو سنیں گے۔ [۲]

۵۔ غیبت نعمانی میں حضرت امام باقرؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم مشرق سے زرد رنگ کی آگ کو دیکھو گے جو تین یا سات دن روشن رہے گی۔

۱۰۔ ظہور امام قائم علیہ السلام کے لئے انتظار کرنا

پھر فرمایا: ماہ رمضان میں ندا آئے گی اور وہ آواز جبرائیلؑ کی ہوگی۔

اس وقت فرمایا: آسمان سے بنام حضرت قائم علیہ السلام کی ندا سنائی دے گی اور ہر مشرق و مغرب میں رہنا والا سنے گا۔ سویا ہوا بیدار اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ لوگ اس صدا سے وحشت زدہ ہوں گے۔ پس خدا رحمت کرے اس پر جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے۔

یہ صدا واہ رمضان کی تھیس تاریخ کو ہوگی۔ اس میں شک نہ کرنا اور ان کی اطاعت کرنا اور دن کے آخری

[۱] سورہ بقرہ: ۱۳۸

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۲۲۳

حصے میں ابلیس کی آواز آئے گی کہ فلائی مظلومانہ قتل ہوا تا کہ لوگ تریذ و شک میں پڑ جائیں گے۔ [۱]

۶۔ اسی کتاب میں عبد اللہ بن سنان سے ملتا ہے کہ وہ حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ہمدان کے ایک شخص کو کہہ رہا تھا: یہ اہل سنت ہماری سرزنش کرتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ آسمان سے حضرت قائم علیہ السلام کے نام کی آواز آئے گی۔

آپ ناراض ہو گئے اور فرمایا: یہ کلام مجھ سے نقل نہ کرنا بلکہ میرے باپ سے نقل کرنا، لہذا تم پر کوئی اشکال نہیں کرے گا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے باپ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ مطلب کتاب الہی میں کامل طور پر روشن ہے۔ خدا فرماتا ہے:

إِنْ نَشَأْ نُذِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ لَهَا خَضِيعِينَ. [۲]

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتاریں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

حضرت نے فرمایا: اس وقت خدا مومنین کو ثابت قدم رکھے گا لیکن بعض کے دل مریض ہیں اور وہ ہمارے دشمن ہیں شک کریں گے، ہماری توہین کریں گے اور کہیں گے پہلی ندا جادو ہے پھر حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت "وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ" [۳] (اور اگر وہ کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو مستقل جادو ہے) کی تلاوت کی۔

۷۔ اس کتاب میں زرارہ سے مروی ہے کہ اس نے کہا: میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: آسمان سے منادی ندا دے گا کہ فلائی امیر ہے۔ آواز آئے گی: بے شک حق علیٰ اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے۔ [۴]

۸۔ ابو بصیر سے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت قائم علیہ السلام کے نام سے

[۱] الغيبة نعمانی: ۲۵۲

[۲] سورۃ شعراء: ۵

[۳] سورۃ قمر: ۲

[۴] الغيبة نعمانی: ۲۵۳

ندا آئے گی کہ اے فلائی بن فلائی اٹھو۔^[۱]

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سفیانی لشکر کا امیر پیدا زمین میں دھنس جائے گا۔ پس آسمان سے منادی ندا دے گا۔ اے بیدا! انہیں نابود کر، اس وقت زمین ان کو نگل لے گی اور صرف تین افراد باقی رہ جائیں گے خدا ان کے چہروں کو پشت کی طرف پھیر دے گا۔^[۲]

۱۰۔ بحار میں حضرت امیر علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں ملتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ماہ رمضان میں مشرق کی طرف سے صبح سویرے منادی دے گا، اے اہل باطل جمع ہو جاؤ۔^[۳]

۱۱۔ کمال الدین میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: سب سے پہلے حضرت قائم علیہ السلام کی بیعت کرنے والا جبرائیل ہوگا۔ جبرائیل سفید پرندے کی صورت میں نازل ہوگا اور بیعت کرے گا۔ پھر اس کا ایک پاؤں بیت اللہ حرام اور دوسرا بیت المقدس پر ہوگا اور تیزی سے فریاد کرے گا۔

اَللّٰہُ اَمْرُہٗ فَلَآ تَسْتَعْجِلُوْا۔^[۴]
اللہ کا حکم (غذاب) آگیا ہے پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو۔

۱۰۲۔ قائم علیہ السلام کی مومنین کو وصیت

ایک روایت میں ہے: تقویٰ اختیار کرو اور ہمارے لئے تسلیم رہو۔ ہمارے اسرار کو کسی سے نہ کہنا، انحراف

نہ ہونا۔

[۱] الغیبة نعمانی: ۲۷۹

[۲] الغیبة نعمانی: ۲۸۰

[۳] بحار الانوار: ج ۲، ص ۶۷۱

[۴] سورہ نحل: ۱

۱۰۳۔ حضرت قائم علیہ السلام کی ولایت

- ۱۔ خدا کے لئے حضرت کی ولایت۔
 - ۲۔ ہماری ولایت نسبت حضرت۔
 - ۳۔ آپ کی ولایت ہم پر اہم ترین امور میں سے ہے۔
- دلیل عقل و شرعی دعا کرنے کا انگیزہ ہے۔ یہاں پر تین موضوع بیان ہوں گے۔

(۱) قائم علیہ السلام کی ولایت خدا کی نسبت

یہاں ولایت سے مراد محبت ہے۔ پس جو خدا کو دوست رکھتا ہے وہ ولی خدا ہے لہذا تمام مومنین صالح اولیائے خدا ہیں اس مطلب پر یہ آیت دلیل ہے۔

خدا فرماتا ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۚ لَا يَأْخُذُ بِهِمْ لُغْتُهُمْ وَلَا هُمْ يَخْذُوا لَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۚ (سورہ بقرہ: ۱۷۷)

آگاہ ہو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ (اللہ کے دوست) وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا۔

لہذا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ سے مراد اولیاء ہیں۔

کلینی اپنی سند سے مفضل بن عمر سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب روز قیامت ہوگی تو منادی ندا دے گا کہاں ہیں وہ میرے اولیاء جو قانع تھے؟ پس ایک گروہ کہ جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا۔ اٹھے گا اس وقت اعلان ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مومنین کو تکلیف دیتے تھے اور ان سے دشمنی و مخالفت کرتے تھے اور دین میں تکبر کرتے تھے۔ پس حکم دیا جائے گا کہ

انہیں دوزخ میں لے جایا جائے۔^[۱]

اسی کتاب میں ابان بن تغلب حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پر لے جایا گیا تو آپؑ نے کہا: اے پروردگار! مومن کا حال تیرے نزدیک کیسا ہے؟ خدا نے فرمایا: اے محمد! جو شخص میرے اولیاء میں سے کسی کی اہانت کرتا ہے اس نے مجھ سے جنگ کی اور میں اپنے اولیاء کی مدد کے لئے جلدی کرنے والا ہوں۔^[۲]

متواتر احادیث بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ کافی میں امام جو اڑنے اپنے آبا و اجداد سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے اسلام کو بنایا اور اس کے لئے میدان، نور، دروازے اور مددگار قرار دیئے۔ اس کا میدان قرآن اور اس کا نور حکمت ہے اور اس کا دروازہ نیکی ہے۔ مددگار سے مراد میرے اور ہمارے خاندان کے شیعہ ہیں۔ پس ہمارے خاندان اور ہمارے شیعہ کو دوست رکھو۔ کیونکہ جب جسے آسمان پر معراج کے لئے لے جایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اہل آسمان کا تعارف کرایا۔ خدا نے میری اور میرے خاندان کی محبت اور اسی طرح شیعہ کی محبت کو فرشتوں کے دلوں میں ڈالا۔ اور یہ محبت روز قیامت تک امانت ہے۔ پھر مجھے اہل زمین کے لئے لایا گیا اور اہل زمین کو میرا تعارف کرایا۔ پس خدا نے میری، میرے خاندان اور ہمارے شیعوں کی محبت کو امت میں قرار دیا۔ پس امت کے مومنین میری امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے۔^[۳]

۳۔ اسی کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایمان کا کونسا دستہ زیادہ محکم ہے؟

اصحاب نے کہا: خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں نماز بعض کے نزدیک زکات اور بعض کہتے ہیں حج و عمرہ۔ بعض کہتے ہیں جہاد۔

اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سب نے کہا ہے وہ ایک فضیلت ہے اور ایمان کا محکم ترین دستہ

[۱] کافی: ج ۲، ص ۳۵۱

[۲] کافی: ج ۲، ص ۳۵۲

[۳] کافی: ج ۲، ص ۶۲

راہ خدا میں محبت، راہ خدا میں بغض، خدا کے دوستوں سے دوستی اور خدا کے دشمنوں سے بیزاری۔

۴۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے جو شخص خدا کے لئے دوستی نہ کرتا ہو اس کا کوئی دین نہیں۔^[۱]

اس بیان کے بعد معلوم ہوا کہ امام زمانہ علیہ السلام سے محبت واجب ہے اور ایمان کا دستہ ولایت ہے۔ حضرت

قائم علیہ السلام کو اپنے سے زیادہ دوستی ہونی چاہیے۔

خدا فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ
إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۚ

ترجمہ:

(اے رسول) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری
بیویاں اور تمہارا کنبہ قبیلہ اور تمہارا وہ مال جو تم نے کمایا ہے۔ اور تمہاری وہ تجارت جس کے مندا پڑ
جانے سے ڈرتے ہو اور تمہارے وہ رہائشی مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تم کو اللہ، اس کے
رسول اور راہ خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں۔ تو پھر انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا
فیصلہ (تمہارے سامنے) لے آئے۔

یہ آیت اس مطلب پر دلیل ہے اس کے علاوہ بھی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر ایمان لانے والا شخص مجھے اپنے سے زیادہ دوست رکھتا ہے۔ اہل و عیال سے زیادہ مجھے محبوب رکھتا ہے۔
میرے خاندان کو اپنے خاندان سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

اس کے نزدیک اس کی ذات سے میری ذات زیادہ محبوب ہوتی ہے۔^[۲]

[۱] کافی: ج ۲، ص ۱۲۷

[۲] سورہ توبہ: ۲۴

[۳] علل الشرائع: ۱۳۰

(۲) حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا

محبوب کے لئے دعا کرنا انسانی و فطری امر ہے۔ لہذا امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کرنا ہمارا فریضہ ہے اور دعا میں وہ سب پر مقدم ہیں۔ اسباب محبت تین چیزیں ہیں:

(۱) نفع (۲) لذت (۳) نیکی۔

اہم ترین و کامل ترین تیسری چیز ہے۔

نیکی اور خیر سے مراد یہ ہے کہ نیکی نیک شخص کے لئے نشانی ہو جیسے انسان کی شناخت چہرے سے ہوتی ہے اسی طرح نیکی بھی چہرہ کی مانند ہے۔ جو چیز نیکی کا باعث ہو انسان کا مزاج اسے دوست رکھتا ہے۔ جتنی نیکی اور خیر زیادہ وہ اتنی محبت زیادہ ہوتی ہے معرفت و محبت اور شناخت کے درجات ہوتے ہیں۔

محبت کے تمام انگیزے حضرت قائم علیہ السلام کی ذات مقدس میں موجود ہیں مومن کے لئے کون سی لذت زیادہ شیریں اور حضرت کی زیارت سے بڑھ کر کیا ہے؟ لذت ظاہر و باطنی اتنی زیادہ ہیں کہ انسان شمار نہیں کر سکتا۔^[۱]
نفع: تمام منافع حضرت قائم علیہ السلام کے وجود مبارک سے لوگوں تک پہنچتے ہیں کس نے کتنا اچھا کیا۔

وقد جمعت فیہا المعاسن کلہا^[۲]

بے شک تمام خوبیاں اس میں جمع ہیں۔

(۳) حضرت قائم علیہ السلام کی ہم پر ولایت:

یہاں ولایت کا معنی سرپرستی ہے اور ولایت سے مراد یہی معنی مراد ہے۔ خدا فرماتا ہے:

الَّتِیْ أُولٰٓئِکَ مَوَدِّعٌ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ۔^[۳]

[۱] الغیۃ دعائی: ۲۱۳

[۲] منهاج البراعۃ فی شرح بیج البلاغۃ (خوئی) / ج ۱ / ۲۴۵ / فصل فی ذکر نسب الرضی (رد) ص: ۲۳۲

[۳] سورۃ احزاب: ۶۰

نئی موشن پران کی جانوں سے بھی زیادہ حق (تصرف) رکھتے ہیں۔
پس حضرت قائم علیہ السلام سب سے زیادہ شائستہ ہیں کہ ان سے محبت کی جائے۔ زیارت جامعہ میں یہی مراد

ہے۔

وَمُقَدِّمُكُمْ أَمَامَ ظَلَمَتِي وَخَوَائِجِي وَإِزَاقِي فِي كُلِّ أَحْوَالِي وَأُمُورِي.
اپنی حاجتوں اور ارادوں میں آپ کو مقدم کرتا ہوں، اپنے تمام حالات و امور میں بھی آپ کو مقدم کرتا

ہوں۔

(۴) حضرت قائم علیہ السلام کی جدائی

دوستوں کی اہم حاجات، مشاق افراد کی آخری آرزو اور عارفین کی آخری خواہش یہ ہے کہ وہ زیادہ دعا میں

کریں۔

۱۰۴۔ قائم علیہ السلام کا غم و اندوہ

اس لئے اسلام ضعیف ہو چکا اور ناتوانائی اہل و سلام اور لوگوں کے دلوں میں تردید شک ہونا، وہ گناہ جن ہم مرتکب ہوتے ہیں۔ پس آپ کے ظہور کے لئے دعا کرنا لازمی ہے تاکہ ہر آدمی کی پریشانی دور ہو جائے۔

۱۰۵۔ کفر و نفاق و شقاق کا منہدم ہونا

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کا ایک موجب یہ ہے کہ غیر اسلام نابود ہو جائیں گے۔ حضرت قائم علیہ السلام جب آئیں گے تو اہل کفر و نفاق کی عمارات تو خربہ کر کے کا دستور دیں گے۔ چند دعا و آیات میں ذکر ہوئی ہیں۔

۱۔ دعائے ندبہ جو امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

اَيْنَ هَادِمِ اَبْنِيَةِ الْبَيْزِ لَيْتَ وَالْقَفَايِ

کہاں ہے شرک و کفر بنیادوں کو ویران کرنے والا۔

۲۔ روایت مفصل جس میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب حضرت قائم علیہ السلام زمین کے شرق و غرب کو فتح

کریں گے تو اس کے بعد کوفہ جائیں گے اور ایک مسجد جو حسین بن علیؑ کے شہادت کے بعد تعمیر کی گئی ہے اسے ویران کریں گے۔ و نیز جو مسجد خدا کے لئے نہ بنائی جائے اس کے بنانے والے ملعون ملعون۔ [۱]

۳۔ علی بن ابراہیم بن مہزیار، سید ہاشم بحرینی اور وہ حضرت قائم علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اے فرزند مہزیار! اگر تمہارے لئے استغفار نہ ہوتی تو سوائے خاص شیعہ کے سب لوگ روئے زمین پر رہنے والے ہلاک ہوتے۔

پھر فرمایا: اے فرزند مہزیار! اپنے ہاتھ کو بڑھاؤ، جب ظلم و ستم عام ہوگا سفیانی خروج کرے گا تو میں بھی قیام کروں گا۔

ہم نے پوچھا: آقا اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: رجعت، رجعت پھر اس آیت کی تلاوت کی:

لَهُمْ رَكْعَتَا الْكَرَّةِ عَلَيْهِمْ وَأَمْدُ ذُنُوبِهِمْ بِأَمْوَالِهِمْ يُؤَلِّفُونَ بَيْنَهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ أَكْثَرَ تَفْهِيمًا [۲]

اور پھر ہم نے گردش زمانہ کو تمہارے حق میں دشمن کے خلاف کر دیا (تمہیں ان پر غلبہ دے دیا) اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثیر التعداد بنا دیا۔

۴۔ بحار میں ابو بصیر امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپؑ ظہور کریں گے تو بیت الحرام کو خراب

کر دیں گے اور اسے اپنی پہلی حالت میں واپس لے آئیں گے۔ [۳]

[۱] بحار الانوار: ج ۵۳، ص ۳۴

[۲] سورۃ اسراء: ۶

[۳] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۸

۱۰۶۔ بندوں کی ہدایت

عظیم ترین لوگوں کی خدا کی طرف سے رہنمائی و ہدایت ہے لیکن درست روش کے ذریعے، اور یہ حضرت کی دعا کا موجب بھی ہے کیونکہ یہ کام اہم ترین کاموں میں سے ہے کہ بندوں کو زندہ کیا جائے۔ اس مطلب پر دلالت کرنے والی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔^[۱]

۱۰۷۔ حضرت قائم علیہ السلام کی ہجرت

آپ کے قلم دوستوں کے لئے شدید ترین پریشانیاں ہوں گی۔ زمانہ غیبت میں مبر و تحمل کریں گے جس کا بہت ثواب ملے گا۔ بعض روایات میں ہے: مومن کا دل جو کچھ غیبت میں دیکھتا ہے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

قَدْ ذَابَ مِنَ الْفِرَاقِ لَعِينٍ وَ دَمْعِي
وَ اسْتَدَّ مِنَ الشَّوْقِ إِلَيْكُمْ أَلْعِينِ
كَمْ أَشْرَبُ غُصَّيِي بِدَمْعِي وَ دَمْعِي
كَمْ أَصْبِرُ يَا لَيْتَ وَجُودِي عِنْدِي

میرا گوشت و خون تیرے فراق میں پانی ہو گیا ہے۔ تیرے شوق میں میرے دل کا درد شدید ہو گیا ہے۔
اندوہ غم کو اٹک خون کے ساتھ کتنا کھاؤ کب تک مبر کرواے کاش نہ ہوتا۔

۱۰۸۔ ہم پر حضرت قائم کا یدِ نعمت

عربی زبان میں کلمہ یدِ نعمت کے لئے بہت استعمال ہوا ہے۔
ایک شاعر نے کہا:

وَلَنْ أَذْكُرَ النِّعَمَانَ إِلَّا بِصَالِحٍ
فَإِنَّ لَهُ عِنْدِي يَدِيًّا وَ أَنْعَمًا

اور نعمان کو نیکی کے علاوہ یاد نہیں کرتا ہوں کہ اس کے مجھ پر احسان اور نعمتیں ہیں۔

پس ہم پر لازم ہے کہ تمام نعمتیں جو آپ کے وجود مبارک سے ہیں شکر بجالائیں اور حضرت کے لئے دعا کریں کیونکہ شکر نعمت کا واسطہ ایسا ہے جیسا صاحبِ نعمت کا شکر واجب ہوتا ہے۔

بحار میں ایک روایت ہے:

إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُءُوسِ الْعِبَادِ لِيَجْمَعَ بِهِ عُقُولَهُمْ وَأَكْمَلَ بِهِ أَخْلَاقَهُمْ. [۱]

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو اپنا دست مبارک لوگوں کے سروں پر پھیریں گے جس سے لوگوں کی عقل جمع اور ان کا اخلاق کامل ہو جائے گا۔ ید سے مراد قدرت و حکومت بھی ہو سکتی ہے کہ جب آپ ظہور کریں گے تمام لوگوں پر حاکم ہوں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے جو شخص خدا کے لئے
دوستی نہ کرتا ہو اس کا کوئی دین نہیں۔^[۱]

حصہ پنجم

قائم علیہ السلام کے لئے دعا کے نتائج

بحار اور وسائل میں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص ہماری مدح میں شعر کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ گھر دنیا سے سات گنا وسیع ہے مقرب فرشتہ اور نبی دیکھتے ہیں۔ □

مولف کا اصلی مقصد یہ موضوع تھا پس اس موضوع کو بیان کرنے سے پہلے چند نکات کی طرف اشارہ کرتے

ہیں۔

۱۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو چیز امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لئے فائدہ مند ہو، اسے بیان کریں گے۔ مراد یہ نہیں کہ تمام آثار و فوائد کو ذکر کریں گے۔ اس کے لئے الگ ایک کتاب کی ضرورت ہے۔ جو ہم نہیں جانتے وہ جہاں سے بیشتر ہے جو کچھ ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے فیض و برکات کی وجہ سے ہے۔

۲۔ ممکن ہے بعض لوگ یہ توہم کریں کہ چونکہ امام زمانہ علیہ السلام مخلوق کو برکات حاصل کرنے کا وسیلہ ہے لہذا لوگ سے بے نیاز ہیں۔ پس لوگوں کی دعا کی کیا ضرورت ہے؟

اس توہم کا جواب چند نکات میں دیں گے:

الف۔ حضرت قائم علیہ السلام کے لئے ہماری دعا بطور ہدیہ شخص حقیر ہے جو بزرگ شخصیت کی خدمت میں ہم کرتے ہیں۔

ب۔ آپ کے ظہور کی علامات روایات میں ذکر ہوئی ہیں۔

ج۔ اگر بھی دو چار غم و اندوہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ مقتضائے انسانی کا تقاضا ہے۔

د۔ ہم پر واجب ہے کہ آپ کے ظہور کے موانع کو دفع و رفع کریں۔

۳۔ ایک دعا جناب عثمان بن سعید عمری سے روایت ہے کہ اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ فَتَبِّئْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَ لَتِيْنَ قَلْبِيْ لَوَلِيٍّ
اَمْرِكَ وَ عَافِيٍّ مِّمَّا اَمْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ وَ تَبِّئْنِيْ عَلٰى طَاعَةِ وَلِيٍّ اَمْرِكَ الَّذِي
سَتَرْتَهُ عَنْ خَلْقِكَ فَبِاَذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِّيَّتِكَ وَ اَمْرِكَ يَنْتَظِرُ وَ اَنْتَ الْعَالِمُ
غَيْرُ مُعْلَمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِيْ فِيْهِ صَلَاحُ اَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْاَزْلِ لَهٗ بِاَظْهَارِ اَمْرِهِ وَ
كَشَفِ سِتْرِهِ فَصَبِّرْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَحْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا

عَجَّلْتَ وَلَا اكْشِفْ عَمَّا سَتَرْتَهُ وَلَا اُبْحَفْ عَمَّا كَتَبْتَهُ وَلَا اُتَارِكَ فِي تَنْبِيهِكَ
وَلَا اَقُولُ لِمَ وَ كَيْفَ وَمَا بَالُ وَلِي الْأَمْرِ لَا يَظْهَرُ وَقَدْ اَمْتَلَا ابِ الْأَرْضِ مِنَ
الْجُورِ وَأَقْوَضُ أُمُورِي كُلَّهَا إِلَيْكَ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا تَأْثِثُ الْأَمْرَ مَعَ عَلِيٍّ
بِأَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ وَالْبُزْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِيعَةَ وَالْإِرَادَةَ وَالْحَوْلَ وَ
الْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذَلِكَ بِي وَبِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَلِيِّكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ
عَلَيْهِ ظَاهِرِ الْمَقَالَةِ وَاضِحِ الدَّلَالَةِ هَادِيًا مِنَ الضَّلَالَةِ شَافِيًا مِنَ الْجَهَالَةِ
أَبْرَزِيَارِبٍ مَشَاهِدَةٍ وَثَبِتْ قَوَاعِدَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْ تَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤُوسِهِ وَآمِنَّا
بِعَدَمَتِهِ وَتَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ.

اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَفَرَأْتَ وَانْشَأْتَ وَ
صَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَلْبَلٍ يَدِيهِ وَمِنْ خَلْفٍ وَمِنْ عَن يَمِينِهِ وَمِنْ شِمَالِهِ وَمِنْ
فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ
وَوَحْيَ رَسُولِكَ.

اللَّهُمَّ وَمُدِّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ وَأَعِزَّهُ عَلَى مَا أَوْلَيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ
وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي وَالْمُهْتَدِي وَالْعَائِمُ الْمُهْتَدِي الظَّاهِرُ النَّقِيُّ
النَّقِيُّ الرَّيُّ الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَمِدُ الشَّكُورُ.

اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ
عَنَّا وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْإِيمَانَ وَقُوَّةَ الْيَقِينِ فِي ظُهُورِهِ وَالدُّعَاءَ
لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَقْتِظَنَا طَوْلُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِيَامِهِ وَيَكُونَ
يَقِينُنَا فِي ذَلِكَ كَيَقِينُنَا فِي قِيَامِ رَسُولِكَ ﷺ وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَ
تَنْزِيلِكَ وَقَوِّ قُلُوبَنَا عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتَّى تَسْلُبَ بِنَا عَلَى يَدِهِ مِنْهَا جِ الْهُدَى وَ

الْحُجَّةَ الْعُظْمَى وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطَى وَقَوَانَا عَلَى طَاعَتِهِ وَتَبَتُّنَا عَلَى مُتَابَعَتِهِ وَ
اجْعَلْنَا فِي حُزْبِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَلَا تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِي
حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتَّى تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ غَيْرَ شَاكِّينَ وَلَا
تَاكِيدِينَ وَلَا مُرْتَابِينَ وَلَا مُكْذِبِينَ.

اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَالنُّصْرَ تَاجِرِيهِ وَاخْلُصْ خَافِيهِ وَ
دَمِّرْ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ وَأَظْهَرَ بِهِ الْحَقَّ وَآمَنَ بِهِ الْبَاطِلَ وَ
اسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ وَانْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَاقْتُلْ بِهِ
جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَأَقْصِمْ بِهِ رُءُوسَ الظُّلَمَةِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ وَ
أَيِّرْ بِهِ الْمُتَافِقِينَ وَالتَّائِيدِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ وَالْمُلْحِدِينَ فِي مَشَارِقِ
الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتَّى لَا تَدَّعِيَهُمْ دَيَّاراً
وَلَا تُبْقِي لَهُمْ أَثَاراً وَتُظْهِرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ وَ
جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِينِكَ وَأَصْلِحْ بِهِ مَا بَدَّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغَيِّرْ مِنْ سُنَّتِكَ
حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضاً جَدِيداً صَحِيحاً لَا يَوُجِّعُ فِيهِ وَلَا يَدْعُو
مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِعَذَابِهِ نِيرَانَ الْكَافِرِينَ فَإِنَّهُ عَذَابُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ
لِنَفْسِكَ وَارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ نَبِيِّكَ وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنْ
الذُّنُوبِ وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَأَظْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوبِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَظَهَرْتَهُ
مِنَ الرَّجَسِ وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ.

اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْأَئِمَّةِ الظَّاهِرِينَ وَعَلَى شِيعَتِهِمْ
الْمُنْتَجِبِينَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ أَمَالِهِمْ أَفْضَلَ مَا يَأْمُلُونَ وَاجْعَلْ ذَلِكَ مِنَّا
خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَشُمُوعَةٍ حَتَّى لَا نُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ
بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا وَ غَيْبَةَ وَلِيِّنَا وَ شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَ وُقُوْعَ الْفِتَنِ بَيْنَا وَ تَظَاهُرَ الْاَعْدَاءِ عَلَيْنَا وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدِدِنَا.
اَللّٰهُمَّ فَافْرُجْ ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ وَ نَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَ اِمَامٍ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ اِلٰهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ اَنْ تَاْذَنَ لَوْلِيِّكَ فِيْ اِظْهَارِ عَدْلِكَ فِيْ عِبَادِكَ وَ قَتْلِ اَعْدَائِكَ فِيْ بِلَادِكَ حَتّٰى لَا تَدْعَ لِلْجَوْرِ يَا رَبِّ دِعَامَةً اِلَّا قَصَصْتَهَا وَ لَا بِنِيَّةً اِلَّا اَفْتَيْتَهَا وَ لَا قُوَّةً اِلَّا اَوْهَنْتَهَا وَ لَا رُكْبًا اِلَّا هَدَيْتَهُ وَ لَا خَدًا اِلَّا قَلَلْتَهُ وَ لَا سِلَاحًا اِلَّا اَكَلَلْتَهُ وَ لَا رَايَةً اِلَّا نَكَّسْتَهَا وَ لَا شُهَاعًا اِلَّا قَتَلْتَهُ وَ لَا جَيْشًا اِلَّا خَذَلْتَهُ وَ اَزْمِهِمْ يَا رَبِّ بِحَبْرِكَ الدَّامِغِ وَ اَضْرِبْ بِهِمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَ بِبَاسِكَ الَّذِى لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ وَ عَذِّبْ اَعْدَاءَكَ وَ اَعْدَاءَ دِيْنِكَ وَ اَعْدَاءَ رُسُوْلِكَ بِبِدَاوَلِيْكَ وَ اَيِّدِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَ حُجَّتَكَ فِيْ اَرْضِكَ هَؤُلَاءِ عَدُوِّيَّ وَ كَيْدَ مَنْ كَادَهُ وَ اَمْكُرْ بَيْنَ مَكْرِيْهِ وَ اجْعَلْ دَائِرَةَ الشُّوْرِ عَلَى مَنْ اَرَادَ بِهِ سُوءًا وَ اقْطَعْ عَنْهُ مَا دَنَّهُمْ وَ اَرْعِبْ لَهُ قُلُوْبَهُمْ وَ زَلْزِلْ لَهُ اَقْدَامَهُمْ وَ خُذْهُمْ جَهْرَةً وَ بَغْتَةً وَ شَدِّدْ عَلَيْهِمْ عِقَابَكَ وَ اَخْرِجْهُمْ فِيْ عِبَادِكَ وَ الْعَنَّهُمْ فِيْ بِلَادِكَ وَ اَشْكِلْهُمْ اَسْفَلَ تَارِكَ وَ اَحْطِ بِهِمْ اَشَدَّ عَذَابِكَ وَ اَضْلِلْهُمْ تَارًا وَ اَحْشِ قُبُوْرَ مَوْتَاهُمْ تَارًا وَ اَضْلِلْهُمْ حَرَّ تَارِكَ فَاِنَّهُمْ اَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَ اَذَلُّوا عِبَادَكَ.

اَللّٰهُمَّ وَ اَخِيْ يٰوَلِيَّكَ الْقُرْآنَ وَ اَرْتَانُوْرُهُ سِرْمَدًا لَا ظُلْمَةَ فِيْهِ وَ اَخِيْ بِهِ الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ وَ اَشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوُغَيْرَةَ وَ اجْمَعْ بِهِ الْاَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَ اَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ الْمَعْظَلَّةَ وَ الْاَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقَى حَقٌّ اِلَّا ظَهَرَ وَ

لَا عُدْلَ إِلَّا زَهَرَ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمُقَوِّ سُلْطَانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِينَ
لِأَمْرِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَالْمُسْلِمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمَنْ لَا حَاجَةَ لَهُ إِلَيَّ إِلَى
التَّحْقِيقَةِ مِنْ خَلْقِكَ أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الشُّوْءَ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا
دَعَاكَ وَتُنَجِّي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ فَاكْشِفِ الظُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ
خَلِيفَةً فِي أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ.

اللَّهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ خُصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَعْدَاءِ آلِ
مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْغَيْطِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ
فَاعِلْنِي وَأَسْتَجِيبُكَ فَأَجْزِنِي.
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

وَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ فَائِزًا بِعِنْدِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ. [1]

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اپنے ولی کے امر کی اطاعت پر جن کو تو
نے خلق کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے، جو تیرے اذن سے مخلوق سے غائب ہیں اور تیرے حکم
کے منتظر ہیں۔ تو عالم غیر معلم ہے اس کا وقت جس میں تیرے ولی کی امور کی اصلاح ہوگی
(اسباب ظہور درست ہوں گے) اور ظہور ہر نور تیرے اذن سے ہوگا اور غیبت کا پردہ چاک ہو
گا۔

پس مجھے ان امور میں صبر عطا فرما، کے میں ان چیزوں میں غلبت نہ کروں جن کو تو نے
مخوف کیا ہے۔ ان میں تاخیر نہ کروں جن میں تو نے تعجیل پسند کی ہے اور نہ ان چیزوں کے پیچھے
پڑوں جن کو تو نے پوشیدہ رکھا ہے، اور نہ ان امور میں جن کو تو نے مخفی رکھا بحث میں پڑوں۔ نہ
تیری تدبیر میں تنازعہ کروں اور نہ (تیری قضاء قدر میں) کیوں اور ایسے کہوں اور نہ یہ کہ کیا وجہ

ہے، کہ صاحب امر ظہور نہیں کرتے؟ حالانکہ زمین ظلم و جور سے بھر گئی ہے اور میں نے اپنے تمام امور تیری طرف تفویض کر دیئے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، کہ مجھے اپنے ولی امر کے جمال بے مثال کی زیارت کرا، جب کہ ان کے احکامات نافذ ہوں گے (ان کی حکومت قائم ہوگی)۔ میں جانتا ہوں کہ تیرے لئے وہی دلیل و قند و برہان و حجت مشیت و ارادہ اور طاقت و قوت ہے۔ پس یہ لطف مجھ پر اور تمام مومنین پر فرما کے ہم سب تیرے ولی کی زیارت کریں۔ تیرا درود ان پر اور اس کی آل پر ہو۔ اس طرح ان کا فرمان ظاہر ہو۔ رہنمائی واضح ہو وہ گمراہی سے ہدایت کرنے والے اور جہالت کی بیماری سے شفاء دینے والے ہیں۔ اے رب ان کے مشاہدہ کو آشکار کر ان کے ارکان (حکومت) کو مستحکم کر اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے جمال بے مثال کی زیارت کریں گے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی خدمت بجالائیں اور ان کے دین پر مریں اور ان کے زمرے میں مشہور ہوں۔

اے اللہ! امام غائب علیہ السلام کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھ جنہیں تو نے خلق کیا، عدم سے وجود میں لایا، پیدا کیا، پرورش کیا اور صورت دی، امام کو بچایا (اس شر) سے جو ان کے سامنے سے آئے، پیچھے سے آئے، دائیں سے آئے، بائیں سے آئے، اوپر سے آئے، نیچے سے آئے۔ اپنی حفاظت میں رکھ کے اس حفاظت میں آنے کے بعد کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کے وجود کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے احکامات) میں حفاظت فرما۔

اے اللہ! امام عصر علیہ السلام کی عمر طویل فرما۔ ان کی حیات میں اضافہ فرما، اپنی اس ولایت اور حکومت میں جو تو عطا کرے گا ان کی مدد فرما۔ پھر لطف کرم میں اضافہ فرما۔ وہ ہادی مہدی اور امر حق کو قائم کرنے والے، ہدایت یافتہ، پاک، صاحب تقویٰ، خالص، پاکیزہ، خوشنور، پسندیدہ، صابر، راہ خدا میں کوشاں اور شاکر ہیں۔

اے اللہ! ہمارے یقین کو اور ان کی مدت غیبت کی طوالت، ان کے خبر کے منقطع ہو

جانے کے باعث سلب نہ کر، ان کی یاد اور ان کے انتظار، ان پر ایمان اور ان پر ظہور کے بارے میں یقین کامل، ان پر دعا اور درود و سلام کے فریضہ کو ہمارے دل میں محو نہ کرنا، یہاں تک کہ ہم ان کی طوالت غیبت کے باعث ان کے ظہور سے مایوس نہ ہو جائیں، ہمیں امام عصر علیہ السلام کے قیام کا اسی طرح یقین کامل ہو جیسے ہمیں تیرے رسول کے قیام کا یقین ہے، جیسے ان چیزوں کا جو وحی اور تنزیل کے ذریعہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تک آئیں، ہمارے قلوب میں (ان کے ظہور) کے ایمان کو اور قومی فرما۔ یہاں تک کہ تو ہمیں اس راہ پر چلا جو شاہراہ ہدایت، حجت عظمیٰ اور درمیانی راستہ ہے۔ ہمیں ان کی اطاعت کی طاقت دے، ان کی اتباع پر ثابت قدم رکھ، ہمیں ان کے لشکر، ان کے دوستوں اور ان کے مددگاروں میں سے قرار دے۔ ان لوگوں میں قرار دے جن کے عمل سے راضی ہوں اور اس سعادت سے ہمیں نہ ہماری زندگی میں محروم رکھ نہ مرتے وقت۔ یہاں تک کہ جب ہمیں موت آئے تو ہم اسی ایمان کے یقین پر ہوں، نہ ہم شک کرنے والوں میں سے ہوں اور نہ عہد شکنی کرنے والوں میں سے، نہ ست عمل کرنے والوں میں سے اور نہ تکذیب کرنے والوں میں سے ہوں۔

اے اللہ! ان کے ظہور میں تعجیل فرما، ان کی نصرت فرما اور ان لوگوں کی نصرت فرما جو ان کی مدد کریں۔ انہیں چھوڑ دے اور ان کو تباہ بردار کر دے جو آجنگاہ سے دشمنی رکھیں، ان کی تکذیب کریں، ان کے وجود اقدس سے دین حق کو ظاہر فرما اور ان کے ذریعہ باطل کا خاتمہ فرما، ان کا ذریعہ مومنین کو ذلت اور خواری سے نجات دلا، شہروں کو ان کی برکت سے آباد فرما۔ ان کے ہاتھوں کفر کے جباروں کو قتل کر، مگر اہوں کے رؤسا کی طاقت کو توڑ، ان کا ذریعہ جابرین اور کافرین کو ذلیل فرما۔ ان کے ذریعہ منافقین عہد شکنی کرنے والوں اور تمام مخالفوں، بے دینوں کو جو زمین پر مشرق و مغرب خشکی اور سمندر، بیابانوں اور پہاڑوں میں جہاں بھی رہتے ہوں تباہ و برباد کر دے۔ یہاں تک کہ نہ ان کے شہر بچیں، نہ ان کے آثار۔ ان سے تیرے شہر پاک ہو جائیں گے۔ ان (کے ناپاک وجود) سے اپنے بندوں کے سینے کو شفا بخش (کیونکہ ان کا وجود

مرض کی علامت ہے) اور جو چیزیں تیرے دین سے منادی گئی ہیں امام عصر رحمہ اللہ کے ذریعہ ان کی تجدید کر، تیرے وہ احکام جو بدل دیئے گئے ہیں اور تیری وہ سنت جس میں تبدیلی کی گئی ہے امام عصر رحمہ اللہ کے وسیلے سے ان کی اصلاح فرما۔ یہاں تک کہ امام کے وجود کی برکت سے تیرا دین پھر سے تروتازہ اور صحیح و کامل ہو جائے، بغیر کجی اور بدعت کے قابل عمل ہو جائے۔ ان کی حکومت عدل کے باعث کفر کی آگ بجھ جائے، کیونکہ (امام عصر رحمہ اللہ تیرے وہ بندے ہیں) جن کو تو نے اپنے لئے مخصوص کر لیا، اپنے نبی کی نصرت کے لئے پسند کیا، اپنے علم کے لئے چن لیا۔ انہیں گناہوں سے محفوظ رکھا اور ہر قسم کے عیوب سے مبرا رکھا، اسرار غیب سے ان کو مطلع کیا اور ان پر اپنی نعمتیں نازل کیں، ان کو ہر جس و نجاست سے پاک رکھا اور ہر طرح کے جہل و عیان سے ظاہر رکھا۔

اے اللہ! درود ان پر اور ان کے آباء ائمہ طاہرین رحمہم اللہ پر اور ان کے برگزیدہ شیعوں پر ان کی اُمید و دعا کو کامل فرما اور ہماری اس دعا کو شہ، یا کاری اور خود نمائی سے پاک رکھ۔ یہاں تک ہم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں، تیری رضا و خوشنودی طلب کریں۔

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں اس بات کی کہ ہمارے درمیان ہمارے نبی بھی نہیں ہیں، ہمارے سرپرست بھی غیبت میں ہیں، ہم زمانہ کی سختیوں اور آزمائشوں میں گھیرے ہوئے ہیں، دشمن ہم پر غالب آگئے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کی کثرت ہے اور ہماری تعداد کم ہے۔

پس اے اللہ، جلد ہمیں اپنی طرف سے مصائب سے نجات دلا اور امام عدل کے ذریعہ ہمیں غلبہ عطا فرما، اے معبود برحق ہماری دعا قبول کر۔

اے اللہ، ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اپنے ولی کو اجازت دے کہ وہ تیرے بندوں میں تیرے عدل کا اظہار کریں، تیرے دشمنوں کو قتل کریں یہاں تک کہ ظلم کا کوئی داعی باقی نہ رہے۔ اے پروردگار ظلم کے ستون اکھاڑ دے، ظلم کی بنیادوں کو فنا کر دے، ان کے ارکان کو

منہدم کر دے، ان کی تلواروں کو کند کر دے، ان کے اسلحہ کو ناکارہ کر دے، ان کے جھنڈے کو نچا کر دے، ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دے، ان کے لشکر میں پھوٹ ڈال دے، اے رب سخت پتھروں کی ان پر بارش کر دے، اپنی کاٹ دار تلوار سے ان پر ضرب لگا۔ اور اپنے عذاب کی شدت کو قوم مجرمین سے نہ پھیر۔

اے اللہ! تو اپنے ولی اور اپنے رسول کے دشمنوں پر اپنے ولی اور مومن بندوں کے ہاتھ سے عذاب نازل فرما۔

اے پروردگار تو اپنے ولی اور اپنے حجت کی زمین پر کفایت فرما، ان کو دشمنوں کے خوف و ہراس سے، ان کے حیلوں سے اور جوان کے ساتھ مکرو فریب کرے، تو اس مکرو فریب کو توڑ دے، جو امام قائم علیہ السلام کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے۔ تو اس کی بدی کے دائری میں قید کے دے، ان کے وجود مبارک سے امان دے، فتنہ کو دور رکھ، اور دشمنوں کے دلوں پر ان کا رعب و دبدبہ ڈال، ان کے دشمنوں کے اقدام متزلزل کر دے، ان دشمنوں کو سرگرداں چھوڑ دے اور ان پر اپنا شدید عتاب نازل فرما۔ اپنے بندوں میں ان کو رسوا اور ذلیل کر، اپنے شہروں میں ان کے لئے ممانعت قرار دے اور جہنم کے انتہائی پست مقام میں ان کو ڈال دے، ان پر اپنا بدترین عذاب نازل فرما، ان کو آنکھ سے باندھ دے، ان کی موت کے بعد ان کی قبور کو آگ سے بھر دے، انہیں آتش دوزخ سے باندھ دے یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے نماز کو حقیر جانا، شہوات کا ابتداء کی، اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔

اے اللہ! قرآن کو اپنے ولی کے وسیلے سے زندہ کر دے اور اس کے نور مبارک کو جو نور دائمی ہے، جس میں تاریکی نہیں ہوتی ہمیں دکھانا، اس کے ذریعے مردہ دلوں کو زندہ کر، کینہ پرور سینوں کو شفا عطا فرما، اور ان کا ذریعہ مختلف خواہشات نفسانی کو حق پر جمع فرما، ان کے ذریعے سے معطل شدہ حدود اور متروک احکام کو قائم فرما، یہاں تک کہ حق ظاہر اور عدل قائم ہو جائے۔ اے پروردگار ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو ان کی مدد کریں، ان کی حکومت کے لئے

باعث تقویت ہوں، ان کے احکامات کے فرمانبردار اور ان کے ہر فعل سے راضی، ان کے احکام کو تسلیم کرنے والے ہوں، ان لوگوں میں سے ہوں جن کو تیری مخلوق میں تقیے کی ضرورت نہ ہو گی۔

اے اللہ! تو ہی ہر نقصان سے بچانے والا ہے اور مضطر کی دعا قبول کرتا ہے۔ عظیم کرب و تکلیف سے نجات دلانے والا ہے۔ پس اے رب، اپنے ولی سے ہر ضرر کو برطرف کر دے اور ان کو زمین پر خلیفہ قرار دے جیسا کہ تو نے ان کے لئے فیصلہ فرمایا ہے۔

اے پروردگار! مجھے آل محمد ﷺ پر جھگڑا کرنے والوں میں قرار نہ دے، ان کے دشمنوں میں قرار نہ دے۔ مجھے آل محمد ﷺ پر غضبناک ہونے والوں اور غصہ کرنے والوں میں نہ قرار دے، اے مالک ان باتوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پس مجھے پناہ دے۔ تجھ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد سن لے۔

اے اللہ! درود بھیج محمد و آل محمد ﷺ پر، مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں کامیاب فرما اور اپنی بارگاہ میں مقرب قرار دے۔

وجود قائم علیہ السلام کے آثار و برکات

اب ہم حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کے آثار و فوائد کو ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت قائم علیہ السلام نے دستور دیا ہے کہ ان کے ظہور کے لئے زیادہ دعا کریں۔

۲۔ دعا کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ دعا کرنا اظہار محبت قلبی ہے۔

۴۔ دعا کرنا انتظار کی علامت ہے۔

۵۔ اس سے ائمہ کی تعلیمات زندہ ہوتی ہے۔

۶۔ ناراضگی کا باعث اور وحشت شیطان ہوتی ہے۔

۷۔ آخر الزمان میں فتنہ سے نجات ملتی ہے۔

۸۔ دعا کرنا حضرت قائم علیہ السلام کے بعض حقوق ادا ہوتے ہیں۔

۹۔ تعظیم دین و خدا ہے۔

۱۰۔ حضرت قائم علیہ السلام اس شخص کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

۱۱۔ حضرت قائم علیہ السلام کی شفاعت شامل حال ہوتی ہے۔

۱۲۔ دعا کرنے سے شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

۱۳۔ یہ دعا امر الہی کی اطاعت اور طلب فضل الہی ہے۔

۱۴۔ دعا کرنے سے اپنی دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔

۱۵۔ اجر رسالت کا حق ادا ہوتا ہے۔

۱۶۔ بلا دفع ہوتی ہے۔

۱۷۔ روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۸۔ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

۱۹۔ بیداری یا خواب میں حضرت قائم علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

۲۰۔ ظہور کے وقت رجعت میں انسان زندہ ہوتا ہے۔

۲۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائیوں میں سے شمار ہوتا ہے۔

۲۲۔ آپ کا ظہور جلدی ہوتا ہے۔

۲۳۔ انبیاء و ائمہ کو فتح حاصل ہوتی ہے۔

۲۴۔ دعا و عہد خداوندی ہے۔

۲۵۔ والدین سے نیکی کے آثار حاصل ہوتے ہیں۔

۲۶۔ آپ کے لئے اوائے امانت حاصل ہوتی ہے۔

- ۲۷۔ اشراق نور حضرت قائم علیہ السلام زیادہ ہوتا ہے۔
- ۲۸۔ عمر طولانی ہوتی ہے۔
- ۲۹۔ نیک اور تقویٰ کے امور میں تعاون حاصل ہوتا ہے۔
- ۳۰۔ خدا کی نصرت اور دشمن پر فتح ہوتی ہے۔
- ۳۱۔ قرآن کریم کے نور سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔
- ۳۲۔ اصحاب اعراف کے نزدیک مشہور ہوں گے۔
- ۳۳۔ طلب علم کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔
- ۳۴۔ آخرت کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۳۵۔ موت کے وقت خوشخبری ملتی ہے۔
- ۳۶۔ یہ دعا خدا کی دعوت کو قبول کرنا ہے۔
- ۳۷۔ حضرت امیر علیہ السلام کے درجہ میں فائز ہوتا۔
- ۳۸۔ خدا کے نزدیک محبوب ترین افراد شمار ہوتے ہیں۔
- ۳۹۔ عزیز ترین و گرامی ترین نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔
- ۴۰۔ جنت میں داخل ہوتا ہے۔
- ۴۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا شامل حال ہوتی ہے۔
- ۴۲۔ بدکردار نیک کردار میں بدل جاتا ہے۔
- ۴۳۔ خدا انسان کی عبادت میں تائید کرتا ہے۔
- ۴۴۔ اس دعا سے اہل زمین سے حقوبت دور ہوتی ہے۔
- ۴۵۔ مظلوم کی مدد شمار ہوتی ہے۔
- ۴۶۔ بزرگ تر کے احترام کا ثواب ملتا ہے۔
- ۴۷۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی خون خواہی کا ثواب ملتا ہے۔

- ۳۸۔ ائمہ اطہار کی احادیث یاد کرتا ہے۔
- ۴۹۔ اس کا نور دوسروں کے لئے بھی درخشاں ہوگا۔
- ۵۰۔ ستر ہزار گناہ گار افراد کی شفاعت کرے گا۔
- ۵۱۔ حضرت امیرؑ کی دعا شامل حال ہوگی۔
- ۵۲۔ بے حساب جنت میں داخل ہوگا۔
- ۵۳۔ روز قیامت پیاس سے محفوظ رہے گا۔
- ۵۴۔ ہمیشہ کے لئے جنت نصیب ہوتی ہے۔
- ۵۵۔ شیطان کا دل زخمی ہوتا ہے۔
- ۵۶۔ روز قیامت خاص ہدیہ ملتا ہے۔
- ۵۷۔ خدا اسے جنت کے خدمت گزاروں میں شمار کرتا ہے۔
- ۵۸۔ خدا کے وسیع سائے میں ہوگا۔ اس پر رحمت نازل ہوگی۔
- ۵۹۔ مومن کو نصیحت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
- ۶۰۔ جن مجالس میں دعا ہوتی ہے حضرت قائمؑ حاضر ہوتے ہیں۔
- ۶۱۔ دعا کرنے والا مورد مباح خدا ہوتا ہے۔
- ۶۲۔ فرشتے اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔
- ۶۳۔ نیک افراد میں شمار ہوتا ہے۔
- ۶۴۔ یہ دعا حضرت قائمؑ کی اطاعت ہے جو خدا نے واجب کی ہے۔
- ۶۵۔ خدا خوشحال ہوتا ہے۔
- ۶۶۔ رسول خدا ﷺ خوش ہوتے ہیں۔
- ۶۷۔ یہ دعا خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے شمار ہوتی ہے۔
- ۶۸۔ خدا جنت میں حکومت عطا کرتا ہے۔

- ۶۹۔ اس کا حساب آسان ہوتا ہے۔
- ۷۰۔ یہ دعا عالم برزخ میں انسان کے لئے مونس ہے۔
- ۷۱۔ یہ عمل بہترین اعمال میں سے ہے۔
- ۷۲۔ اس سے غصہ دور ہوتا ہے۔
- ۷۳۔ غیبت میں دعا کرنا ظہور میں دعا کرنے سے بہتر ہے۔
- ۷۴۔ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔
- ۷۵۔ حضرت امام مجاہد کی دعا حامل حال ہوتی ہے۔
- ۷۶۔ یہ دعا ثقلین سے تمسک ہے۔
- ۷۷۔ خدا کی رسی سے تمسک کرنا ہے۔
- ۷۸۔ اس سے ایمان کامل ہوتا ہے۔
- ۷۹۔ سب بندوں کی طرح اسے بھی ثواب ملتا ہے۔
- ۸۰۔ شعار خدا کی تعظیم ہے۔
- ۸۱۔ اس دعا سے رسول خدا ﷺ کے ساتھ شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔
- ۸۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کے پرچم تلے شہید کا ثواب ملتا ہے۔
- ۸۳۔ حضرت قائم علیہ السلام پر احسان کا ثواب ملتا ہے۔
- ۸۴۔ اس دعا میں عالم کو دوست رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔
- ۸۵۔ اس سے کریم شخص کو دوست رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔
- ۸۶۔ ائمہ کے گروہ میں محشور ہوگا۔
- ۸۷۔ جنت میں اوپر کا درجہ ملتا ہے۔
- ۸۸۔ بد حساب سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۸۹۔ روز قیامت شہداء کے درجات میں ہوگا۔

۹۰۔ حضرت فاطمہؓ زہرا کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔

۱۔ دستخط والی روایت میں فرمان امامؑ

وہ روایت جس پر آپؑ کے دستخط موجود ہیں۔ اس طرح: تم امام قائمؑ کے ظہور کے لئے بہت دعا کرو۔ غیبت ہونے کی علت کے بارے میں خدا فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَ لَكُمْ تَسْأَلُهُ ۖ [۱]

اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو۔ کہ جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ جب میں ظہور کروں گا تو کسی طاغوت کی بیعت میری گردن پر نہیں ہوگی۔

۲۔ نعمتوں کا زیادہ ہونا

اس مطلب کو چند فصلوں میں بیان کریں گے۔

الف۔ وجود مبارک حضرت قائمؑ نعمت ہے۔

ب۔ شکر نعمت واجب ہے۔

ج۔ شکر نعمت سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

د۔ معنی شکر

ہ۔ دعا کرنا شکر کی اقسام میں سے ہے۔

الف۔ امام قائم علیہ السلام کا وجود مبارک نعمت ہے

عقل و نقل ہر دو معانی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

دلیل عقلی:

اس میں شک نہیں کہ ہم ترین نعمت وہ ہے جو علوم الہی کی شناخت میں اور معرفت الہی میں مفید ہوں جس کے ذریعے اعلیٰ درجات حاصل ہوں۔ آخرت کی نعمتوں سے مالا مال ہو یہ نعمت وہی امام ہے جس کے ذریعے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

دلیل نقلی:

اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں ہم بعض کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ اصول کافی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے کہ آپؑ نے اس آیت - اَللّٰهُ تَوَكَّلْ اِلَى الدِّينِ بِذَلِكُمْ اِنْعَمَتْ اِلَهُ كُفِّرُوا - (کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی عطا کردہ نعمت کو کفرانِ نعمت سے بدل دیا) کے بارے میں فرمایا کہ ہم وہ نعمت ہیں کہ جن کے ذریعے خدا نے بندوں پر عنایت کی اور ہماری وجہ سے فلاح پاتے ہیں۔ [۱]

۲۔ غایۃ المرام میں دو تفسیر عیاشی و قتی میں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے کہ آپؑ نے اس آیت - ثُمَّ لَتَسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ - (پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پرس کی جائے گی) کے بارے میں فرمایا: ہم ہیں نعیم۔

۳۔ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ہم مومن کے لئے نعمت اور کافر کے لئے تلخ ہیں۔

۴۔ مجمع البحرین میں عیاشی اپنی سند سے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ہم خاندان پیغمبرِ نبییم ہیں کہ خدا نے بندوں پر عنایت فرمایا۔ ہم سے لوگوں نے الفت کی، خدا نے ہمارے ذریعے ان

[۱] سورۃ ابراہیم: ۲۸

[۲] کافی، ج ۱، ص ۲۱۷

[۳] سورۃ ناز: ۸

کے دلوں میں انس پیدا کیا، انہیں آپس میں بھائی بھائی بنایا جبکہ پہلے وہ دشمن تھے۔

۵۔ کفایۃ الاثر اور کمال الدین میں محمد بن زیاد ازدی سے روایت ہے کہ موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت "وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَتَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً" [۱] (اور اپنی سب ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں) کے بارے میں سوال کیا: آپ نے فرمایا: ظاہری نعمت ظاہری امام اور باطنی نعمت امام غائب مراد ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے سوال کیا: آیا کوئی امام غائب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگا لیکن اس کی یاد میں مومنین کے دلوں میں زندہ رہے گی۔ ہم بارہ ائمہ ہیں۔

ب۔ شکر نعمت واجب ہے

عقل سلیم شکر نعمت کے چوب کا حکم دیتا ہے۔ قرآنی آیات بھی اس معنی پر دلالت کرتی ہیں:

فَإِذْ كُذِّبَتْ آذَانُكُمْ وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُوا [۲]

پس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرو۔ اور میری ناشکری نہ کرو۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ [۳]

اور یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے تمہیں مطلع کر دیا تھا کہ اگر (میرا) شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر کفر ان نعمت (ناشکری) کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ [۴]

اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اس کی عبادت و پرستش کرتے ہو۔

[۱] سورۃ لقمان: ۲۰

[۲] سورۃ بقرہ: ۱۵۲

[۳] سورۃ ابراہیم: ۷

[۴] سورۃ ابراہیم: ۷

ج: شکر نعمت سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے

بہت سی روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں:

۱۔ کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم کسی بندے پر شکر کا دروازہ نہیں کھولتا سوائے اضافہ کرنے والا دروازہ بند ہوتا ہے۔^[۱]

۲۔ اسی کتاب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے: جو تمہیں نعمت دے اس کا شکر کرو اور جو تیرا شکر کرے اسے انعام دو۔ اگر نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے تو وہ ضائع نہیں ہوتی ہیں اور اگر شکر ادا نہیں کیا تو وہ ضائع ہوتی ہیں۔ شکر نعمت میں اضافہ کا باعث ہے اور برائی سے انسان محفوظ ہوتا ہے۔^[۲]

۳۔ خدا فرماتا ہے:

لَیْسَ شَکْرُکُمْ لَّا زَیْدًا لَّکُمْ

اگر (میرا) شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا

و: معنی شکر

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ شکر یعنی احسان، احسان کے مقابلے میں، کفر یعنی بدی در مقابل احسان۔ شکر کے کئی معانی لکھے گئے ہیں لیکن مختصر ترین یہی معنی ہے۔ بعض تعریفات ایسی ہیں جو خالق و مخلوق دونوں کو شامل ہیں۔

۱۰۔ اقسام شکر

دعا کرنا شکر کی ایک قسم ہے پس معلوم ہوا کہ شکر کرنا یعنی احسان، احسان کے مقابلے میں شکر کی اقسام ہیں

[۱] کافی: ج ۲، ص ۹۲

[۲] کافی: ج ۲، ص ۹۳

جیسے شکر قلبی، شکر زبانی، شکر اعضاء کے ساتھ شکر قلبی۔ نعمت کی شناخت کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے جس کو نعمت دی ہے اسے اپنے دل سے شناخت اور پھر شکر بجالانا چاہیے۔^۱

علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ دل سے شناخت یعنی نعمت کی قدر کو جاننا چاہیے اور عقیدہ ہونا چاہیے کہ نعمت کا عطا کرنے والا خدا ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: نعمت کا شکر محرمات سے دوری اختیار کرنا اور تمام شکر یہ ہے یہ پڑھو: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** پس وجود مبارک حضرت قائم علیہ السلام ہم پر ایک نعمت الہی ہے۔ ان کی شناخت و معرفت ہم پر واجب ہے۔ ایسی نعمت ہے جس کی کوئی مثل نہیں ہے کیونکہ اس سے ایمان کامل ہوتا ہے۔ ہمیں چند امور کو انجام دینا چاہیے۔

۱۔ نعمت الہی کی شناخت و معرفت۔

۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کے فضائل کا پرچار و ترویج۔

۳۔ حضرت کی سلامتی کے لئے صدقہ دینا۔

۴۔ نیک اعمال انجام دینا تاکہ وہ خوش ہوں۔

۵۔ خدا سے معرفت امام کی درخواست کرنا۔

۶۔ دعا برپا کرنے کا انتظام کرنا۔

یہ شکر نعمت کی ایک قسم ہے اس پر چند شاہد ہے۔

اول۔ حضرت کی تعظیم کرنا۔ جب ان کا نام لیا جائے تو احترام کے لئے اٹھ کھڑے ہو جائیں۔

دوم۔ دعا کرنا حضرت قائم علیہ السلام کے لئے خالص توجہ کے ساتھ ہونی چاہیے۔

اس مطلب پر قرآنی آیات دلالت کرتی ہیں۔ خدا فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتٍ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ؕ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ ۚ وَرَبُّ غَفُورٌ ۝ فَاعْرَضُوا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

سَيَلَّ الْعَرِمَ وَبَدَّلْنَهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِ أَكْلٍ نَحْمُطُ وَأَنْلِ وَشَيْءٌ مِّنْ
سِنْدٍ قَلِيلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِمَا كَفَرُوا ۝ وَهَلْ نُجِزِي إِلَّا الْكَفُورَ ۝ [۱]

ترجمہ

قبیلہ سباء والوں کیلئے ان کی آبادی میں (قدرتِ خدا کی) ایک نشانی موجود تھی (یعنی) دوباغ تھے دائیں اور بائیں (اور ان سے کہہ دیا گیا) کہ اپنے پروردگار کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو شہر ہے پاک و پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشنے والا۔ پس انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب چھوڑ دیا اور ان کے ان دوباغوں کو ایسے دوباغوں سے بدل دیا جن کے پھل بد مزہ تھے اور جھاؤ کے کچھ درخت اور کچھ تھوڑی سی بیریاں۔ یہ ہم نے انہیں ان کے ناشکراپن کی پاداش میں سزا دی اور کیا ہم ایسی سزا ناشرے انسان کے سوا کسی اور کو دیتے ہیں؟ بعض روایات میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص تم سے نیکی کرتا ہے، اسے اجر دیں اگر اجر نہیں دے سکتے ہو تو اس کے حق میں دعا کرو۔ [۲]

۳۔ محبت قلبی کا اظہار

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگرچہ محبت ایک مخفی اور پوشیدہ امر ہے فعلی قلبی و باطنی۔ اس کے کئی آثار ہیں۔ بعض آثار زبان سے اور بعض اعضاء سے آشکار ہوتے ہیں۔

محبوب کو یاد کرنا دل میں محبت ہونے کی ایک نشانی ہے۔ خدا فرماتا ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْخِلَافِ الْيَلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِ
الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَمًا وَّقُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ۝ [۳]

[۱] سورہ سباء: ۱۵، ۱۶، ۱۷

[۲] وسائل المعیہ: ج ۱۱، ص ۵۳

[۳] سورہ آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کی ادل بدل میں صاحبان عقل کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ جو اٹھتے، بیٹھتے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے (برابر) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ بخار اور وسائل میں امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص ہماری مدح میں شعر کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ گھر دنیا سے سات گنا وسیع ہے مقرب فرشتہ اور نبی دیکھتے ہیں۔ [۱]
 زبان سے محبت کی نشانی محبوب کے لئے دعا کرنا ہے۔ زبان سے اظہار محبت ایمان کی نشانی ہے۔
 خدا فرماتا ہے:

إِلَّا مَن أَكْبَرَهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ. [۲]

سوائے اس صورت کے کہ اسے مجبور کیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔
 نیز فرمایا:

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَّمَّ تَوَدُّعُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ. [۳]

اعراب (صحرائی عرب) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں ہے۔

لہذا ایمان درحقیقت محبت خدا اور رسول اور اس کے ولی سے دوستی کا نام ہے۔
 بہت سی روایات میں ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام سے زبانی دوستی کا اظہار کیا جائے۔

[۱] وسائل الشیعہ: ج ۱۰، ص ۳۶۷

[۲] سورہ نحل: ۱۰۶

[۳] سورہ حجرات: ۱۳

۴۔ ائمہ کی تعلیم کو زندہ کرنا

یہ دعا کرنا ائمہ کی تعلیم کو زندہ کرنا ہے اور یہ اہل یقین کے لئے ہے کہ وہ اس دعا کو پڑھنے کا انتظام کریں۔ اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں ہم چند کو ذکر کرتے ہیں:

۱۔ اصول کافی میں صحیح سند سے خشیہ سے نقل ہوا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کو خدا حافظی کرنے کے لئے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے خشیہ! ہمارے جن دوستوں سے تیری ملاقات ہو انہیں ہمارا سلام پہنچانا۔ انہیں تقویٰ الہی اور خوف خدا کی نصیحت کرنا، زندہ افراد جنازوں میں شرکت کریں، ایک دوسرے کا دیدار کریں۔ تمہارا ایک دوسرے کا دیدار کرنا ہماری تعلیم زندہ رہتی ہے۔

۲۔ بحار میں امالی شیخ صدوق امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس مجلس میں ہماری احادیث زندہ ہوں جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوں گے ان کے دل زندہ ہوں گے۔

۳۔ کنالی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ایک دوسرے کی ملاقات کرو، ایک دوسرے کو علم سکھائیں۔ زنگ آلودہ دلوں کو ہماری احادیث سے جلوہ دو۔ حدیث بیان کرنے سے ہماری تعلیم زندہ ہوتی ہے اور جو ہماری احادیث کو زندہ کرتا ہے خدا اسے بخش دیتا ہے۔

۵۔ وحشت شیطان

امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کرنے سے شیطان ناراض ہوتا ہے اور وہ انسان سے دور ہوتا ہے اس مطلب پر

[۱] کافی: ج ۲، ص ۱۷۵

[۲] بحار الانوار: ج ۳۳، ص ۲۸۷

[۳] کنالی الاخبار: ج ۲، ص ۲۵۱

دو دلائل ہیں۔

اول: دلیل عقلی:

بے شک یہ ایک بہترین عبادت ہے موجب تقرب الہی ہے اور یہ واضح ہے کہ انسان جتنا خدا کے قریب ہوتا ہے اتنا شیطان سے دور ہوتا ہے۔ ہر چیز اپنی جنس سے متاثر رہتی ہے۔

انسان جتنا زیادہ عبادت کرتا ہے اور کسب اخلاق کرتا ہے اتنا ہی عالم ملکوت کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ اس کے لئے کئی حقائق کشف ہوتے ہیں۔^[۱]

اسی طرح انسان شیطانی وسوسہ اور حیوانی شہوت سے دور ہوتا ہے اور ہلاکت سے نجات پاتا ہے جب بندہ اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا ہے تو اس کمینہ دیک ہدف صرف خدائی ہوتا ہے۔ غیر خدا کو بھول جاتا ہے جب انسان اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے انسان خدا کے کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہے اگر انسان خدا کی اطاعت کرے تو تمام چیزیں اس کے لئے اطاعت کرتی ہیں۔ خدا فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ^[۲]

بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے اگر انسان اسے اس طرح پڑھے جس طرح خدا نے حکم دیا یہ نماز شیطان سے دوری کا سبب بنتا ہے۔

۶۔ آخری زمانہ میں فتنہ سے نجات

یہ دعا سب کمال دین ہے اور شیطان سے دوری کا باعث ہے۔ احمد بن اسحاق کہتا ہے: میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول! تیرے بعد خلیفہ وامام کون ہے؟ آپ جلدی سے اٹھے اور گھر میں داخل ہوئے پھر واپس آئے اور

ہاتھ میں چودھویں کے چاند کی مانند چمکتا ہوا تین سالہ مولود لے آئے اور فرمایا: اے احمد! اگر حجت الہی خدا کے نزدیک محبوب نہ ہوتی تو میں تجھے یہ بچہ نہ دکھاتا۔ یہ ہم نام وہم کنیت رسول خدا ﷺ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے پر تھی۔ اے احمد بن اسحاق! وہ اس امت میں خضر کی مانند ہے اور ذوالقرنین کی مانند ہے۔

خدا کی قسم! وہ غائب ہوگا اور اس کی غیبت میں صرف وہی ہلاکت سے بچ سکتا ہے جو خدا اور امامت کے عقیدے پر ثابت قدم رہے اور جسے امام زمانہ ﷺ کے لئے دعا کرنے کی توفیق حاصل ہو۔

۷۔ قائم علیہ السلام کے بعض حقوق ادا کرنا

اس مطلب پر چند نوع بحث ہے۔

اول: عقلاً جن لوگوں کے حقوق انسان کی گردن پر ہیں ان کو ادا کرنا ہم ترین امور میں سے ہے۔
دوم: حکم شرع کے مطابق بھی حقوق کی ادائیگی اہم ترین امور میں سے ہے چند روایات اس معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

بحار میں حضرت امیر مہدیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دینی بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی بہترین اعمال میں سے ہے۔

سوم: حضرت قائم مہدیؑ ہماری گردن پر بہت سی حقوق رکھتے ہیں آپؑ کے حقوق کے بارے میں کتاب کے حصہ سوم میں بیان ہو چکا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ حضرت قائم مہدیؑ کے ہم پر کتنے حقوق ہیں۔

اس مطلب پر ایک روایت ہے جو بحار میں حضرت امام صادق مہدیؑ سے مروی ہے۔ خدا کی کوئی تعریف نہیں کر سکتا۔ خدا کی قدر و عظمت درک کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ ابھی تک رسول خدا ﷺ کے اوصاف اور فضیلت کو پوری طرح نہیں سمجھ سکے۔ یہ کوئی نہیں جانتا کہ خدا کے ہم پر کتنے حقوق ہیں۔ اسی طرح حق مومن کی تعریف

کرنا اور اسے انجام دینا آسان نہیں ہے۔^[۱]

چہارم: حقوق کی ادائیگی کا انتظام کرنا درگاہ الہی میں رفعت و بلندی اور بزرگواری حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اس راہ میں جتنی کوشش کرتا ہے وہ اتنا ہی خدا کے نزدیک عزیز ہوتا ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی دینی بھائی کے زیادہ حقوق ادا کرتا ہے اور ان کی شناخت رکھتا ہے درگاہ الہی میں اس کا مقام بلند ہوتا ہے۔^[۲]

پنجم: مومن کا مومن پر ایک حق یہ ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے بحار الانوار میں منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جان لو! خدا تجھ پر رحمت کرے، دینی بھائی کا حق واجب ہے۔^[۳]

ثقت الاسلام کلینی علی بن خنيس سے اور وہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: میں نے امام کی خدمت میں عرض کیا: مسلمان کا مسلمان پر کیا حق حاصل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سات حقوق واجب ہیں جو آدمی ان حقوق کو پورا نہ کرے۔ وہ ولایت خدا سے خارج ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: قربان جاؤں وہ حقوق کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلى! میں تجھ پر مہربان ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں تو ضائع نہ کر دے اور ان کی رعایت نہ کریں۔

میں عرض کیا: لا قوۃ الا باللہ انشاء اللہ عمل کروں گا۔

حضرت نے فرمایا:

حق اول: آسان ترین حق یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو اور جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے ناپسند کرو۔

حق دوم: مومن کو غصہ دلانے سے اجتناب کرو اسے خوشحال رکھو اور اس کی بات پر عمل کرو۔

حق سوم: ان کی جان، مال، زبان، ہاتھ اور پاؤں سے مدد کرو۔

حق چہارم: اس کے لئے اچھا مشاور بنو۔

[۱] بحار الانوار: ج ۶، ص ۶۵

[۲] احتجاج: ج ۲، ص ۲۶۷

[۳] بحار الانوار: ج ۴، ص ۲۲۶

حق پنجم: اگر وہ بھوکا ہے تو تو سیر ہو کر نہ کھاؤ۔

حق ششم: اگر اس کا کوئی کام کرنے والا نہیں تو اس کے لئے نوکر کو بھیج کر اس کے کام میں مدد کرو۔

حق ہفتم: اس کی قسم پر یقین کرو اور اس کی دعوت کو قبول کرو۔ اس کی بیماری میں اس کی عیادت کرو اس کے

جنازے میں شرکت کرو، اس کی حاجت کو پورا کرو۔

۸۔ خدا، دین اور رسولؐ کی تعظیم

حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنا اور حقیقت تعظیم ہے۔ یہ عمل تعظیم خدا ہے، دین خدا کی تعظیم ایک اچھا عمل ہے۔ جیسے مسجد کی تعظیم کے لئے دو رکعت نماز تحیت پڑھنا، مسجد میں داخل ہونے کے لئے طہارت کا مستحب ہونا اور قرآن کی تلاوت با طہارت وغیرہ۔ قرآن محکم ری ہے۔ حضرت قائمؑ بھی محکم خدا کی ری ہیں قرآن کے بارے میں خدا فرماتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ [۱]

بے شک ہم نے ہی ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

قرآن میں تمام موجود کا بیان ہے حضرت قائمؑ تمام موجودات کے بیان کرنے والے ہیں۔ خدا نے قرآن کو نازل کیا لوگ ظلم و تاریکی سے نکل کر نور کی طرف ہدایت یافتہ ہوں۔ خدا حضرت قائمؑ کا ظہور کرے گا تاکہ وہ لوگوں کی ہدایت کریں۔ قرآن کے ذریعے اسرارِ پنهانی آشکار ہوتے ہیں۔ حضرت قائمؑ کے ظہور کے بعد بھی اسرارِ مخفی آشکار ہوں گے۔

قرآن کافروں کے کفر، طغیان اور زیاں کاری میں اضافہ کرتا ہے۔ حضرت قائمؑ بھی اسی طرح ہیں۔

قرآن بعض لوگوں کے رحمت و ہدایت اور بعض کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔ حضرت قائمؑ بھی اسی

طرح ہیں۔ قرآن حجت الہی باقی ہے۔ حضرت قائمؑ بھی بقیۃ اللہ ہیں۔ جو شخص قرآن کو مانتا ہے وہ سب آسمانی

کتب پر یقین رکھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص حضرت قائم علیہ السلام کو مانتا ہے وہ سب اہل بیت علیہم السلام پر یقین رکھتا ہے قرآن پڑھنے والوں کی قرآن شفاعت کرے گا اسی طرح حضرت قائم علیہ السلام بھی شفاعت کریں گے۔

۹۔ قائم علیہ السلام کے حق میں دعا

شکر کا تقاضا یہی ہے شک آپ کے حق میں دعا کرنا اور آپ کی نصرت و مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے ذیل میں فرمایا:

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۚ^[۱]

اور جب تمہیں سلام کیا جائے (یا کوئی تحفہ پیش کیا جائے) تو اس سے بہتر طریقہ پر جواب دو۔

یہاں مراد سلام اور دوسرے نیک کام ہیں۔^[۲]

یہ واضح ہے کہ دعا ایک بہترین نیکی ہے پس اگر مومن مومن کے لئے خلوص نیت سے دعا کرے۔ مو قائم علیہ السلام بھی اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ حضرت کی دعا ہر نیکی کی کنجی ہے۔

۱۰۔ روز قیامت قائم علیہ السلام کی شفاعت

اس مطلب کو بیان کرنے کے لئے چند نکات کی ضرورت ہے۔

اول: معنی شفاعت

دوم: اثبات شفاعت

سوم: روز قیامت شفاعت کرنے والا

[۱] سورہ نساء: ۸۶

[۲] تفسیر فی: ج ۱، ص ۱۳۵

چہارم: کون سے افراد شفاعت کے قابل ہیں۔
پہم: حضرت قائم علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا کرنا شفاعت کا باعث ہے۔

اول: معنی شفاعت

شفاعت یعنی جو شخص خیر و نیکی میں بلند مقام رکھتا ہو کم مرتبہ والے انسان کے لئے درخواست کرنے کا نام شفاعت ہے۔

اہل اطاعت کے لئے ثواب میں اضافے کا تقاضا اور بلند درجات کی درخواست کرنا ہے اگر اہل گناہ ہو تو شفاعت سے مراد طلب مغفرت ہے اور عذاب سے نجات کی درخواست کرنا یہ مذہبی حق کا نظریہ ہے۔
اس موضوع میں دو فرقوں نے اختلاف کیا ہے۔ تفضیلیہ و وعیدیہ۔

فرقہ تفضیلیہ: یہ قائل ہیں کہ شفاعت یعنی دفع ضرر اور گناہ گاروں سے عذاب نجات پانا۔ بعض ہمارے علماء کا بھی یہی نظریہ ہے۔

فرقہ وعیدیہ: ان کا عقیدہ یہ ہے کہ شفاعت یعنی اطاعت کرنے والے اور توبہ کرنے والوں کے لئے زیادہ ثواب کی درخواست کرنا۔

دوم: اثبات شفاعت

عقلی طور پر یہ ممکن ہے اور اس میں تردید نہیں ہے یہ ضرورت مذہب ہے بلکہ ضرورت دین ہے۔ علامہ مجلسی نے کتاب حق الیقین میں تصریح کی ہے:

خدا فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ. [۱]

کون ہے جو اس کی (یعنی) اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں (کسی کی) سفارش کرے؟

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا. [۱]

انہیں شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا ہوگا۔

يَوْمَ مَبْدِ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا. [۲]

اس دن کوئی شفاعت فائدہ نہیں دے گی سوائے اس کے جس کو خدا اجازت دے گا اور اس کے بولنے کو پسند

کرے گا۔

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ. [۳]

اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے سوائے اس کے جس سے خدا راضی ہو۔ اور وہ اس کے خوف و خشیت سے

لرزتے رہتے ہیں۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ. [۴]

اور نہ اس (اللہ) کے ہاں کوئی سفارش (کسی کو کوئی) فائدہ دے گی مگر اس کے حق میں جس کیلئے وہ اجازت

دے گا۔

روایات بھی تو اتر کی حد تک ہیں۔ ہم بعض کو ذکر کرتے ہیں:

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے دعا کی ہے اور خدا سے درخواست کی ہے میں نے اپنی دعا کو

اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھا ہوا ہے۔ [۵]

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تین گروہ شفاعت کریں گے۔

(۱) انبیاء (۲) علماء (۳) شہداء [۶]

[۱] سورہ مریم: ۸۷

[۲] سورہ طہ: ۱۰۹

[۳] سورہ انبیاء: ۲۸

[۴] سورہ سباء: ۲۳

[۵] بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۳

[۶] بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۳

۳۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو آدمی میرے حوض پر ایمان نہیں لاتا خدا اسے میرے حوض پر داخل نہیں کرے

گ۔ ۱۱

۴۔ آپؐ سے مروی ہے میں روز قیامت اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا۔ ۱۲

۵۔ نیز رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب میں مقام محمود پر پہنچوں گا گناہان کبیرہ کی شفاعت کروں گا۔ خدا

کی قسم! جس نے میری ذریت کو تکلیف دی ہو اس کی شفاعت نہیں کروں گا۔ ۱۳

۶۔ ایک غلام امام باقرؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا اے ابو جعفر! تم لوگوں کو فریب دیتے ہو اور

کہتے ہو کہ شفاعت محمد! حضرت ابو جعفر غضب ناک ہوئے اور فرمایا: خدا مغفرت کرے اے ابوا یمن، کیا تو مغرور

ہے؟ خدا کی قسم! جب تو روز قیامت کا ہولناک ماحول دیکھے گا تو شفاعت محمد کی ضرورت ہوگی۔ ۱۴

سوم: روز قیامت شفاعت کرنے والے

آپؐ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مقام شفاعت ایک صفت رسول خدا ﷺ ہے۔ خصال میں ملتا ہے کہ

آپؐ نے فرمایا: خدا نے مجھے پانچ چیزیں عطا کیں جو پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئی تھیں۔

(۱) زمین میرے لئے سجدہ گاہ ہے

(۲) پاکیزہ ہے

(۳) رب کے ذریعے میری مدد ہوتی ہے۔

(۴) غنیمت میرے لئے حلال ہے۔

(۵) مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔ ۱۵

۱۱۔ بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۴

۱۲۔ بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۴

۱۳۔ بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۷

۱۴۔ محاسن: ۱۸۳

۱۵۔ خصال: ج ۱، ص ۱۸۳

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت **فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ** وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ^[۱] (نواب ہمارا کوئی سفارشی ہے۔ اور نہ کوئی مخلص دوست) کے بارے میں فرمایا: ائمہ اور مومنین میں سے بعض کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔ ^[۲]

اور اس آیت **مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ** ^[۳] (کون ہے جو اس کی (بڑی) اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں (کسی کی) سفارش کرے؟) کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم ہیں شفاعت کرنے والے۔

ایک روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں شفاعت کریں گے: قرآن، صلہ رحمی کرنے والا، امانت، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام۔ ^[۴]

میں نے سوال کیا آپ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم وہ کہ جنہیں پروردگار نے اجازت دی ہے اور ہم سچ کہتے ہیں

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! آپ کیا کہیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہم خدا کی حمد و ثناء کرتے ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ شیعہ حیدر کرار کے لئے شفاعت کرتے ہیں خدا ہماری شفاعت رد نہیں فرماتا۔ ^[۵]

اس کے علاوہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت بھی شفاعت کرے گی۔ اس کے علاوہ خاص مومنین کو بھی شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔ اس کے بعد روایات میں ملتا ہے کہ علماء بھی شفاعت کریں گے۔

روز قیامت عابد سے کہا جائے گا آپ جنت میں جائیں

[۱] سورہ شعراء: ۱۰۰

[۲] بحار الانوار: ج ۸، ص ۴۲

[۳] سورہ بقرہ: ۲۵۵

[۴] بحار الانوار: ج ۸، ص ۴۳

[۵] بحار الانوار: ج ۸، ص ۴۱

اور علماء کو روک لیں گے اور کہا جائے گا، لوگوں کی شفاعت کرو کہ جن کی تم نے اچھی تربیت کی تھی۔ [۱]
قبر حسینؑ کے زائر بھی شفاعت کریں گے۔

چہارم: کن لوگوں کی شفاعت کی جائے گی

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شفاعت کرنے والے کی ایک شرف یہ ہے کہ وہ با ایمان ہو۔ خدا فرماتا ہے:
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ
مُشْفِقُونَ۔ [۲]

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے سوائے
اس کے جس سے خدا راضی ہو۔ اور وہ اس کے خوف و خشیت سے لرزتے رہتے ہیں۔

بحار میں حضرت امام صادقؑ کا فرمان ہے: مومن اپنے دوست کی شفاعت کرے گا، لیکن ناصبی کی
شفاعت نہیں کی جائے گی اگرچہ اس کی شفاعت کرنے والے انبیاء و مرسل ہی کیوں نہ ہوں؟

علی بن ابراہیم کی تفسیر میں حضرت امام صادقؑ سے اس آیت: لَا يَحْمِلُ كُنُوزَ الشَّفَاعَةِ إِلَّا مَنِ
اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا۔ [۳] (انہیں شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا
ہوگا) کے بارے میں فرمایا: یہ افراد نہ شفاعت کریں گے اور نہ ہی ان کی شفاعت کی جائے گی۔ سوائے ان افراد کے
جنہوں کے ولایت حضرت امیرؑ کا عہد و پیمان لیا ہو۔

یہ واضح ہے کہ مومنین کے دو گروہ ہیں:

(۱) صالحین (۲) گناہ گار۔

ان دونوں گروہوں کی شفاعت کی جائے گی۔

[۱] بحار الانوار: ج ۸، ص ۵۹

[۲] سورہ انبیاء: ۲۸

[۳] سورہ مریم: ۸۷

۱۔ کلینیؒ اصول کافی میں ایک طولانی حدیث میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: روز قیامت قرآن اپنے پڑھنے والے کو خدا کی بارگاہ لے جائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! یہ تیرا بندہ ہے اور تو اسے سب سے بہتر جانتا ہے۔ اس نے ہمیشہ میری حفاظت کی۔ اس نے میری خاطر دشمنی کی اور راہ خدا میں دوستی کی۔

پس خدا بندے کو جنت میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ وہ جنتی لباس پہنے گا اس کے سر پر تاج ہوگا۔ جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو قرآن سے پوچھا جائے کیا تو راضی ہے؟ قرآن کہے گا یہ بہت کم ہے تمام خیر اس کے شامل حال فرما۔

۲۔ ابویاسین سے روایت ہے: ہر اولین و آخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا محتاج ہوگا۔

۳۔ لکھنوی میں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: دو ایسے مومن جو راہ خدا میں ایک جیسے تھے لیکن جنت میں ایک کا دوسرے سے درجہ فرج ہوگا۔

مومن عرض کرے گا: میرا بھائی اور میں ہم مرتبہ تھے اور مجھے یہ امر دہی کرتا تھا اس کے بعد خدا دونوں کو ایک درجہ نصیب فرمائے گا۔

بحار الانوار میں حضرت فاطمہؑ اور ان کے محب کی شفاعت کے بارے میں روایت ہے کہ خدا فرماتا ہے: اے میرے دوستو! واپس آؤ اور دیکھو جس شخص کے دل میں فاطمہؑ کی محبت تھی اور جس نے آپؑ کی محبت میں کھانا کھلایا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرو۔ [۱]

ایک اور حدیث میں حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: مومن اپنے ہمسائے کے لئے شفاعت کرے گا اگرچہ اس کی کوئی نیکی نہ ہو۔ عرض کرے گا: اے پروردگار! میرا ہمسایہ مجھ سے تکالیف کو دفع کرتا تھا پس اس کے حق شفاعت قبول فرما۔

خدا فرمائے گا: میں تیرا پروردگار ہوں اور اسے ثواب دینے کے لئے زیادہ شائستہ ہوں۔ پس اسے جنت میں بھیج دو۔ حالانکہ اس کی کوئی نیکی نہ ہوگی اور شفاعت کے لحاظ سے مومنین کم ترین تیس افراد کی شفاعت کریں گے۔

اس وقت دوزخ والے افراد کہیں گے:

فَتَالْقَاوِنُ شَافِعِيْنٌ وَلَا صَدِيْقِيْ حَمِيْمٌ ۝ [۱]

نذاب ہمارا کوئی سفارشی ہے۔ اور نہ کوئی قلمس دوست۔

پس ہمارے لئے شفاعت کرنے والے یا مہمکی دوست نہیں۔ [۲]

بحار اور البرہان میں رسول خدا ﷺ سے منقول ہے۔ جب لوگ روز قیامت مشغور ہوں گے۔ آواز دینے

والا مجھے ندا دے گا: اے اللہ کے رسول! میری شفاعت فرمائیے۔ اس وقت میں کہوں گا: اے پروردگار! جنت میں

اس کو جگہ عطا فرما۔ پھر جہاں چاہوں گا اسے جگہ دوں گا۔ [۳]

شفاعت کے چند فوائد

فائدہ اول:

شفاعت کفار کو شامل نہیں ہوگی البتہ بعض روایات میں ملتا ہے کہ ان کا عذاب کم ہوگا۔ امام باقر علیہ السلام نے

فرمایا: کافروں سے کوئی چیز نہ لینا کہ ہم پر مسئولیت ہوگی کہ روز قیامت ان کی حاجات پوری کریں۔ [۴]

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ان سے اپنی حاجات پوری نہ کرو کہ روز قیامت ان کا وسیلہ

رسول ہوں۔ [۵]

فائدہ دوم:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: خدا نے مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی ہیں کہ کسی نبی کو عطا نہیں کی ہیں۔ ظاہری

[۱] سورہ شعراء: ۱۰۰، ۱۰۱

[۲] بحار الانوار: ج ۸، ص ۵۶

[۳] بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۹

[۴] بحار الانوار: ج ۸، ص ۵۵

[۵] بحار الانوار: ج ۸، ص ۵۵

طور پر اس کی دلالت اس مطلب پر ہے کہ یہ مفت آنحضرتؐ سے مخصوص ہے اور یہ منافی ہے ان روایات کے کہ جن میں اور بھی شفاعت کرنے والے ذکر ہوئے ہیں۔ اس منافی کو چند مطلب بیان کرنے سے دور کیا جاسکتا ہے۔
 اول: شفاعت سے مراد آنحضرتؐ کو شفاعت کرنا دنیا میں ہوں کہ پہلے کسی نبی کو یہ شفاعت نہیں دی گئی ہے۔

تفسیر قمی میں اس مطلب پر آیت: **وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ** [۱] (اور نہ اس (اللہ) کے ہاں کوئی سفارش (کسی کو کوئی) فائدہ دے گی مگر اس کے حق میں جس کیلئے وہ اجازت دے گا) دلالت کرتی ہیں اور آنحضرتؐ نے فرمایا: روز قیامت کے پہلے بھی شفاعت کا اذن دیا گیا ہے۔

دوم: اس سے مراد عام شفاعت ہو جو کسی کو حق نہیں دیا گیا۔

سوم: شفاعت اذان سے جائز ہوگی خداوند عالم فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ [۲]

کون ہے جو اس کی (خشگی) اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں (کسی کی) سفارش کرے؟
 نیز فرمایا:

مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ [۳]

اس کی بارگاہ میں کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا مگر اس کی اجازت کے بعد۔

نیز فرمایا:

يَوْمَ مِمِّذًا لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا [۴]

اس دن کوئی شفاعت فائدہ نہیں دے گی سوائے اس کے جس کو خدا اجازت دے گا اور اس کے بولنے کو پسند

کرے گا۔

[۱] سورہ ساء: ۲۳

[۲] سورہ بقرہ: ۲۵۵

[۳] سورہ یونس: ۳

[۴] سورہ بناء: ۳۸

پھر فرمایا:

وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُؤْطَى. [۱]

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے۔

نیز فرمایا:

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ. [۲]

جوابات کرنے میں بھی اس سے سبقت نہیں کرتے اور اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

پنجم: حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا شفاعت کا باعث ہے

شفاعت میں ضروری ہے کہ شفاعت کرنے والا اور شفاعت پانے والے کے درمیان دنیا میں رابطہ رہا ہو۔ آپ کے لئے دعا کرنا اظہار محبت ہے اور آپ سے اذیت دور ہوتی ہیں۔

نیز حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک روز قیامت تم میں سے ایک مومن کو جو آدمی سے آشنا ہوگا اور اسے اس کے کنارے گزاریں گے اور دوزخ کی آگ میں ڈالنا ہوگا۔

وہ اس مومن سے کہے گا: میری فریاد سنو میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی اور میں تمہاری حاجت کو پورا کرتی تھا آیا آج کوئی اجر دے گا؟

پس مامور فرشتہ سے وہ کہے گا اسے چھوڑ دو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پس خدا مومن کی بات سنے گا اور مومن کی بات کو قبول کرے گا اور اس آدمی کو

[۱] سورہ نجم: ۲۶

[۲] سورہ انبیاء: ۲۷

آزاد کر دیا جائے گا۔ [۱]

میں کہتا ہوں جب عام مومن کا یہ حال ہے جو جزی رابطہ رکھتا ہے تو بے شک مولا حضرت قائم علیہ السلام کی شفاعت کریں گے۔ خاص کر جو آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ اسے روز قیامت عذاب سے نجات ملے گی کیونکہ دعا ایک اہم رابطہ ہے اور محکم ہے اور محبت کی علامت اور آپ کی مدد کی ایک قسم ہے۔ [۲]

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو حضرت قائم علیہ السلام کی شفاعت نصیب ہو۔

۱۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

حضرت قائم علیہ السلام سے توسل در حقیقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل ہے۔ اس مطلب پر ایک روایت دلالت کرتی ہے۔ جو خصال میں امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روز قیامت چار گروہ کی شفاعت کروں گا اگرچہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۔ جس نے میرے خاندان کی نصرت و مدد کی ہو۔

۲۔ ناچاری کی حالت میں ان کی حاجات کو پورا کرنا۔

۳۔ دل و جان سے انہیں دوست رکھنا۔

۴۔ ان کا دفاع کرنے والا۔ [۳]

علامہ علی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں چار گروہ کی شفاعت کروں گا اگرچہ وہ

گناہ گار ہی کیوں نہ ہوں۔

[۱] بحار الانوار: ج ۸، ص ۳۱

[۲] بحار الانوار: ج ۸، ص ۴۳

[۳] الخصال: ج ۱، ص ۱۹۶

- ۱۔ جس نے میری ذریت کی مدد کی ہو۔
- ۲۔ سختی کی حالت میں ان پر رقم خرچ کرتا ہو۔
- ۳۔ جو شخص دل و زبان سے انہیں دوست رکھتا ہو۔
- ۴۔ جب میری ذریت کو ملک بدر کر دیا جائے تو اس کی مدد کرنا۔^[۱]

۱۲۔ خدا کی طرف وسیلہ

خدا نے حکم دیا کہ اس کی طرف وسیلہ تلاش کیا جائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي
سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۲﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو! اور اس تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔ اور اس کی راہ

میں جہاد کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت میں تین چیز کو نجات کا ذریعہ کہا گیا ہے جو ہر تین حضرات قائم بیچہ کی دعا میں جمع ہیں کیونکہ اولین تقویٰ کا مرتبہ ایمان ہے اور بے شک حضرت مہدی بیچہ کے لئے دعا کرنا ایمان کی علامت اور کمال کا سبب ہے۔ نیز زبان سے جہاد کی ایک قسم ہے اسی طرح پروردگار کی طرف وسیلہ ہے۔ پہلا معنی: وسیلہ یعنی ارتباط اور نزدیک ہونا۔^[۲]

اس میں شک نہیں کہ یہ دعا خدا سے ایک قسم کا ارتباط ہے اس طرح باقی عبادات بھی وسیلہ شمار ہوتی ہیں۔ البتہ یہ دعا اہم ترین وسائل میں سے ہے جو تقرب الہی کا سبب ہے۔

[۱] المنتہی: ج ۱، ص ۵۳۴

[۲] سورہ مائدہ: ۳۵

[۳] مجمع البیان: ج ۳، ص ۱۸۹

دوسرا معنی: وسیلہ یعنی آیت میں بطور خاص امام مراد ہے۔ تفسیر علی بن ابراہیم قمی اس آیت مذکورہ کے بارے میں فرمایا: امام کے وسیلے سے تقرب الہی حاصل کریں۔^[۱]

البرہان میں حضرت امیر علیہ السلام اس منقول ہے: "وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ" کے بارے میں فرمایا: میں اس کا وسیلہ ہوں۔^[۲]

ایک حدیث میں حضرت امیر علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپؑ نے فرمایا: آل محمد علیہم السلام میں سے ائمہ خدا کی طرف وسیلہ ہیں۔^[۳]

کتاب ریاض الجنان میں جابر سے نقل ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فضیلت ائمہ علیہم السلام بیان کیا اور فرمایا: ہم خدا کی طرف وسیلہ ہیں۔^[۴]

دعائے سید العابدین علیہ السلام میں روز عرفہ میں ہم پڑھتے ہیں: انہیں اپنے لئے وسیلہ اور اپنی جنت کی طرف راہ قرار دیا ہے۔^[۵]

پس معلوم ہوا کہ وسیلہ سے مراد امام ہے۔ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لئے ہادی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ^[۶]

ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا ہے۔

امام کو ان کو اپنی طرف سے ان کے لئے وسیلہ قرار دیا۔ پس قوم کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے امام کی معرفت رکھتا ہو۔

[۱] تفسیر قمی: ج ۱، ص ۱۶۸

[۲] سورۃ مائدہ: ۳۵

[۳] مرآۃ الانوار: ۳۳۱

[۴] مرآۃ الانوار: ۳۳۱

[۵] صحیفہ سجادہ: دعا ۴

[۶] سورۃ مدثر: ۷

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. [1]

جو شخص مرتا ہے اور اپنے امام زمانہ ﷺ کی معرفت نہیں رکھتا وہ جاہلیت کی صورت مرتا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جس نے حضرت قائم ﷺ کی شناخت حاصل نہیں کی اسے باقی ائمہ کی شناخت بھی نہیں ہے۔

حضرت امام صادق ﷺ نے فرمایا: امام حسین ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے لوگو! خدا نے بندوں کو اپنی معرفت کے لئے خلق کیا۔ پس جس نے شناخت کی اس نے عبادت کی۔

ایک شخص نے عرض کیا: فرزند رسول! معرفت سے مراد کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہر زمانے میں اللہ کی معرفت امام کی شناخت سے ہوتی ہے۔ اور لوگوں پر امام کی اطاعت واجب ہے۔ خدا نے ائمہ کی طاعت کو واجب فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ. [2]

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبان امر ہیں (فرمانِ روایتی کے حقدار ہیں)۔

امام جعفر صادق ﷺ اس آیت "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَبِهُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ تَغْلِبُوهُنَّ" [3] (پھر جب نماز تمام ہو چکے تو زمین میں بھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کو نہایت یاد کرو تا کہ تم قلاح پاؤ۔) کے بارے میں فرمایا: نماز سے مراد حضرت امیر ﷺ کی بیعت ہے۔ اور زمین سے مراد اوصیاء ہیں جن کی خدا نے اطاعت واجب فرمائی۔ اسی طرح اطاعت رسول خدا ﷺ و امیر المومنین کا حکم دیا گیا۔ ائمہ کا نام کنایہ سے لیا گیا اور اس کے لئے فضل الہی طلب کرو۔ [4] امام کو زمین سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی چند وجوہات ہیں:

[1] کتاب سلیم بن قیس الہلالی / ج 2/ 932 / الحدیث الحادی والسبعون [1] ص: 932

[2] سورۃ نساء: ۵۹

[3] سورۃ جمعہ: ۱۰

[4] البرہان: ج ۲، ص ۳۳۵

۱۔ خدا نے زمین کو مخلوق کے لئے محل سکونت قرار دیا ہے کہ اس پر زندگی گزارتے ہیں اور لوگوں کو آرام و سکون ملتا ہے۔

۲۔ زمین ایک واسطہ ہے جس سے اہل عالم کو آسانی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے:

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَیِّنٍ ۝

اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہے تو جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی خوشنابانات اگاتی ہے۔

۳۔ خدا نے مختلف نعمتیں زمین سے پیدا کی ہیں۔ پھل، گھاس۔ سبزہ وغیرہ حیوان، انسان وحشرات اپنی اپنی نیاز کو پورا کرتے ہیں۔

خدا فرماتا ہے:

ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا مَنَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۚ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامُثَةُ ۝

ترجمہ:

پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح شکافتہ کیا۔ پھر ہم نے اس میں غلے۔ اور انگور اور ترکاریاں اگائیں۔ اور زیتون اور کھجوریں۔ اور گھنے باغ۔ اور میوے اور چارے جو تمہارے اور تمہارے مویشیوں کیلئے سامان زندگی کے طور پر ہے۔ پس جب کانوں کو پھاڑ دینے والی آواز آ جائے گی۔ وجود امام سے بھی مختلف علوم و احکام اور حسب ضرورت مخلوقات کی نیاز مندی پوری ہوتی ہے۔

۱۳۔ دعا کا مستجاب ہونا

جب کوئی حضرت قائم رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دعا کرتا ہے تو اس کے سبب اس دعا بھی مستجاب ہوتی ہے۔ یہاں پر چند علت بیان کریں گے:

علت اول: بے شک بندے کی دعا حضرت قائم رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں مستجاب ہوتی ہے۔ کیونکہ مقتضی موجود اور مانع مفقود ہے۔

دعا میں تاخیر ہونا عدم استجاب کی دلیل نہیں ہے۔

علت دوم: بعض گناہ دعا کے مستجاب ہونے میں مانع ہیں۔ یعنی اگر انسان اپنی دعا کو حضرت قائم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے ساتھ مل کر پڑھے تو وہ مانع بھی دور ہو جاتا ہے اور مغفرت کا باعث ہے۔

علت سوم: حضرت قائم رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں دعا کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ اس شخص کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ بے شک حضرت قائم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔

علت چہارم: اصول کافی میں فضیلت صلوات محمد آل محمد رحمۃ اللہ علیہ کے باب میں امام صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس شخص کی خدا کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو اسے درود شریف سے آغاز کرنا چاہیے پھر اپنی حاجت طلب کرے۔ اگر اول و آخر میں صلوات پڑھیں تو دعا میں کوئی مانع نہیں ہوگا۔ [۱]

علت پنجم: جب کوئی مومن کسی دوسری غائب مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔ آپؑ کو معلوم ہے کہ فرشتوں کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

علت ششم: اصول کافی میں امام صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْمَلْ فَإِنَّهُ أَوْجِبَ لِلدُّعَاءِ. [۲]

[۱] کافی: ج ۲، ص ۳۹۷

[۲] الکافی (ط - الإسلامية) / ج ۲ / ۴۸۷ / باب العموم فی الدعاء ص: ۴۸۷

بعض کتابوں میں ہے:

فَلْيَعْمَلْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ أَوْجِبُ لِلدُّعَاءِ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عمومی ہونی چاہئے دعا کو لازم اور ثابت

کرے۔ یعنی مومن اپنی دعا میں تمام مومنین و مومنات کے لئے بھی کرے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْمَلْ.

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عام دعا پڑھے۔

علت ہفتم: کلینی اصول کافی میں لکھتے ہیں: محمد بن یحییٰ عطار اور وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ، وہ علی ابن الحکم سے، وہ

سیف بن عمیرہ سے وہ عمرو بن شمر سے، وہ جابر بن یزید جعفی سے اور وہ حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ

آیت نے اس آیت وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ (اور وہ

ان لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے اور انہیں اپنے فضل و کرم سے اور زیادہ عطا کرتا

ہے) کے بارے میں فرمایا: وہ مومن ہے جو اپنی اپنی بھائی کے غائب میں دعا کرتا ہے۔ پس فرشتہ اس کی دعا پر آمین

کہتا ہے۔ خدا فرماتا ہے: جو تو چاہتا تھا اپنے غائب بھائی کے لئے اس کے دو برابر تجھے بھی عطا کر دیا گیا ہے۔ [۴]

علت ہشتم: حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا سے ایمان کامل ہوتا ہے اور انسان کو کمال حاصل ہوتا ہے۔

یقین محکم ہوتا ہے، دوسرے سے نجات ملتی ہے۔

علت نهم: روایت میں ملتا ہے کہ جو دعا صلوات کے علاوہ ہو وہ قبول نہیں ہوتی۔ شفاعت اہل بیت علیہم السلام کے

لئے ہے۔ ان کے ذریعے تمام مخلوق کو فیض پہنچتا ہے۔

۱۴۔ حق اجر رسالت

حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنا اجر رسالت ہے اور اس پر یہ آیت دلیل ہے:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ. [۱]

آپؐ کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ و رسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قریبداروں کی محبت

کے۔

۱۵: دفع بلا اور وسعت رزق

اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں:

۱۔ کافی میں صحیح سند کے ساتھ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: جو شخص کسی بھائی کے لئے اس کے غائب

میں دعا کرے، اس کی روزی میں اضافہ ہوتا ہے اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ [۲]

۲۔ وسائل میں حمران بن اعین سے روایت ہے کہ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا: تمہیں اپنے دینی بھائی

کے لئے دعا کرنی چاہیے تمہاری روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپؑ نے تین بار فرمایا۔ [۳]

۳۔ روایت سعد بن صدقہ میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بے شک مومن کی دعا اس

کے بھائی کے غائب ہونے کی صورت میں دعا کرنے سے دعا مستجاب ہوتی ہے۔ روزی میں اضافہ ہوتا ہے اور بلائیں

[۱] سورہ شوریٰ: ۲۳

[۲] کافی: ج ۲، ص ۵۰۷

[۳] وسائل المعیجہ: ج ۴، ص ۱۱۴، ح ۷

دور ہوتی ہیں۔ [۱]

۱۶۔ گناہوں کی بخشش

رسول خدا ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں شفاعت کریں گے۔ تفسیر امام میں رسول مکرّم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اس خدا کی قسم! جس نے مجھے برحق نبی مبعوث کیا۔ جس شخص کے پہاڑوں، زمین اور آسمان کے برابر گناہ ہوں لیکن جب وہ توبہ کرتا ہے۔ اور ہماری ولایت کی تجدید کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [۲]

۱۷۔ خواب یا بیداری میں آپؐ کی زیارت سے مشرف ہونا

علامہ مجلسیؒ بحار میں امام صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص میرے بعد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے تو امام قائم (محمد بن حسن رضی اللہ عنہ) کی خواب یا بیداری میں زیارت ہوتی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مُوَلّٰی صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ فِی مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرَزِهَا وَبَحْرِهَا، وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا،
حَدَّثَهُمْ وَمَتَّعَهُمْ، وَعَنْ وَالِدَتِیْ وَوَلَدَتِیْ وَعَنْیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحَنُّنَاتِ زِنَّةً

[۱] وسائل الشیعہ: ج ۴، ص ۱۳۷، ح ۱۱

[۲] تفسیر امام حسن عسکری: ۵۱۸

عَزَّ وَجَلَّ وَمَدَّ أَكْلَامَاتِهِ، وَمُنَّ عَلَى رِضَاكَ، وَعَدَّ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ
 عِلْمُهُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجِدُّكَ فِیْ هَٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ كُلِّ یَوْمٍ، عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَةً فِیْ
 رَقَبَتِیْ، اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَفْتَنِیْ بِهَٰذَا التَّشْرِیْفِ، وَفَضَّلْتَنِیْ بِهَٰذِهِ الْقَضِیْلَةِ،
 وَخَصَصْتَنِیْ بِهَٰذِهِ النِّعَةِ، فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایْ وَسَیِّدِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَ
 اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهِ وَاشِیَاعِهِ وَالذَّالِّیْنَ عَنْهُ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْهِدِیْنَ
 بَیْنَ یَدَیْهِ طَائِعًا غَیْرَ مُكْرَهٍ فِی الصَّغْرِ الَّذِیْ نَعَتْ اَهْلَهُ فِی كِتَابِكَ، فَقُلْتُ
 صَفًّا كَانَتْهُمْ بُنْمَانٌ مَّرْصُوصٌ، عَلٰی طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَآلِهِ عَلَیْهِمُ
 السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ هَذِهِ بَیْعَةٌ لَّهٗ فِی عُنُقِیْ اِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ:

ابتدا اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

پروردگار! ہمارے آقا حضرت صاحب الزمان صلوٰۃ اللہ علیہ تک پہنچا دے، تمام مومن مردوں
 اور مومنہ عورتوں کی طرف سے، جو زمین کے مشرق اور مغرب میں ہیں، خشکی اور دریا میں، میدان
 اور پہاڑ میں ہیں، زندہ اور مردہ، اور میرے والدین، میری اولاد، اور میری طرف سے، ایسے
 درود و سلام جو عرش الہی کے وزن کے برابر اور کلمات خدا کی مقدار کے برابر، اور اسکی رضامندی
 کی انتہا ہو اور اس عدد کے مطابق جو اسکی کتاب میں ہے اور جو اسکے علم میں ہے، خدایا میں تجدید
 کرتا ہوں آج کے دن اور روزانہ، اس عہد اور عقد و بیعت کی جو میری گردن میں ہے، پروردگار!
 جس طرح تو نے مجھ کو شرف زیارت سے نوازا ہے اور اس فضیلت زیارت سے شرفیاب کیا
 ہے، اور اس نعمت سے مخصوص کیا ہے، پس تو میرے مولا، میرے سردار، صاحب الزمان پر
 درود بھیج اور مجھ کو انکے مددگاروں، ان کے ساتھیوں اور انکا دفاع کرنے والوں میں قرار دے،
 اور مجھ کو قرار دے ان میں جو ان کی ہمراہی میں شہید ہوں، اطاعت کرتے ہوئے بغیر کسی جبر
 کے، اس صف میں جس صف والوں کی تو نے اپنی کتاب میں مدح کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ

میں سیدہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہیں، میرا یہ عمل تیری اطاعت، تیرے رسول اور ان کی آل کی اطاعت میں ہوا ان سب پر سلام ہو، خدایا! ان کی یہ بیعت روز قیامت تک کے لئے میری گردن میں ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو آدمی اس دعا کو نماز صبح اور نماز ظہر کے پڑھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

تو وہ آدمی اس وقت تک نہیں مرتا جب قائم آل محمد علیہم السلام کی زیارت نہ کرے۔^[۱]

طبری کتاب مکارم الاخلاق میں نقل کرتا ہے: جو کوئی آدمی اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے اور اسے

ہمیشہ پڑھے وہ حضرت قائم علیہ السلام کی زیارت سے شرف ہو گا دعا کے اول میں پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصّٰدِقُ الْمُبْتَدِیُّ.....^[۲]

۱۸۔ ظہور کے زمانے میں بازگشت

مومنین کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ وہ امام زمانہ علیہ السلام کا زمانہ پائیں۔ مومنین آپ کے دیدار کے بہت مشتاق ہیں وہ ہمیشہ یہ خواہش کرتے ہیں کہ ظہور کے وقت ہمیں دوبارہ زمین پر زندہ کیا جائے تاکہ امام قائم کی زیارت و نصرت کریں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص یہ آرزو کرتا ہے کہ وہ امام قائم کی خدمت میں اور ان کے ظہور کے لئے دعا کرتا ہو۔ کوئی اس کی قبر پر آ کر اسے صدادے گا کہ فلائی حضرت قائم علیہ السلام ظہور کر چکے ہیں اگر تو چاہتا ہے اٹھ کھڑا ہو پس بہت سے لوگ انھیں گے اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔

ایک اور روایت میں امام صادق علیہ السلام سے اس طرح منقول ہے: جو کوئی اس دعا کو چالیس دن صبح کو پڑھے تو

[۱] بحار الانوار: ج ۸، ص ۷۷

[۲] مکارم الاخلاق: ۲۸۴

وہ امام قائم کے اصحاب میں سے ہوگا اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے والوں میں شمار ہوا اور اس دعا کے ہر کلمہ کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہزار برائیاں مٹ جاتی ہیں۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
 اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ الْعَلٰیَّیْمِ وَ رَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ
 یہ دعا بنام دعائے عہد آئندہ اپنے مقام پر آئے گی۔

۱۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری

بصائر الدرجات میں حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اصحاب بھی جمع تھے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: اے پروردگار! خدا مجھے اپنے بھائیوں کا تعارف فرما۔
 اصحاب نے عرض کیا: کیا ہم تمہارے بھائی نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا: نہیں تم میرے اصحاب ہو، بھائی آخری زمانے میں ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ مجھے انہوں نے دیکھا تک نہیں۔ خدا نے ان کے اور ان کے اباؤ اجداد کے نام کی پہچان کروائی۔ ان سے پیدا ہونے والی نسل بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ وہ تاریکی میں چراغ ہیں۔ خدا ان کو ہر ظلم و ستم سے نجات دے گا۔^[۱]
 بحار الانوار میں عوف بن مالک سے نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کاش میں اپنے بھائیوں کی ملاقات کرتا۔

ابوبکر و عمر نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟

تجھ پر ایمان لائے، تمہارے ساتھ ہجرت کی۔

آپ نے دوبارہ فرمایا: اے کاش کہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کرتا۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو، اور میرے بھائی وہ ہیں جو تمہارے بعد آئیں گے

مجھ پر ایمان لائیں گے مجھے دوست رکھتے ہوں گے۔ میری مدد کریں گے۔^[۱]

یہاں پر اخوت و برادری مراد ہے جو اہل ایمان کے درمیان ہے۔ دو بھائی آپس میں کوئی نسبت یا اشتراک رکھتے ہو۔ خدا فرماتا ہے:

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

رسول ان تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہیں اور مؤمنین بھی (سب) خدا پر اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

اسی لئے عبدالعزیز کی روایت میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: امام مہربانی بھائی ہے۔

۲۰۔ صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل

بے شک حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کا انتظار کرنا، ان کے شرائط کے ساتھ جو ممکن ہو تو آپ کا ظہور جلدی ہوگا۔

اس معنی پر دلیل ایک روایت ہے۔ بحار میں عیاشی نے فضل بن ابی قرہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خدا نے ابراہیم پر وحی فرمائی کہ اس کے لئے فرزند پیدا ہوگا۔ پس آپ نے حضرت سارہ کو بتایا: لیکن سارہ نے کہا: کیا مجھ سے بچہ پیدا ہوگا جب میں بوڑھی ہو چکی ہوں؟ پس خدا نے وحی فرمائی: سارہ کی اولاد ہوگی اور وہ چار سو سال زحمت و مشقت میں رہے گی۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بنی اسرائیل نے مشکلات پیدا کیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے

[۱] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۳۲

لئے دائرہ تنگ ہو گیا یعنی بنی اسرائیل پریشانیوں و غم میں مبتلا ہو گئی تو انہوں نے چالیس دن خدا کی بارگاہ میں گریہ کیا۔ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ وہ فرعون سے نجات پائیں گے۔ پس ایک سو ستر سال ان سے پہلے مصائب ختم ہوئے یعنی ابھی ایک سو ستر سال اور مصائب کے لئے تھے لیکن خدا نے انہیں نجات دے دی۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

هَكَذَا أَنْتُمْ لَوْ فَعَلْتُمْ لَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْكُمْ إِذَا لَمْ تَكُونُوا فَإِنَّ الْأَمْرَ يَنْتَهِي إِلَى مُنْتَهَاهَا.

اسی طرح اگر تم بھی انجام دو تو خدا امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور فرمائے گا۔ لیکن تم نے ایسا نہیں کیا تو آپ کی غیبت کی مدت پوری ہوگی جسے صرف خدا جانتا ہے۔^[۱]

اس حدیث کی وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔

جو شخص جیسا عمل انجام دیتا ہے وہ اس کی اولاد تک پہنچتا ہے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت "وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَغْفِرَ لهما كَنْزُهُمَا" (باقی رہا دیوار کا معاملہ تو وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان بچوں کا خزانہ (دُن) تھا۔ اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ بچے اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں) کے بارے میں فرمایا: وہ دو یتیم اپنے صالح باپ سے سات پشت کا فاصلہ رکھتے تھے۔ یہ اس لئے کہ حکمت و مصلحت ہم پر مخفی ہے اور بعض آیات و روایات میں روشن ہیں۔

۲۱۔ انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی پیروی

امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا کرنا سنت رسول خدا ﷺ اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہے اس مطلب کو

[۱] بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج ۴ / ۱۱۸ / باب ۳ البداء والنسب ص: ۹۲

[۲] سورۃ کہف: ۸۲

بعد میں بیان کریں گے فعلاً ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

شیخ نعمانی کتاب الغیۃ میں اپنی سند سے یونس بن ظلیان سے اور وہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جب رات ہوتی ہے تو خدا ان کو آسمان سے دنیا میں بھیجتا ہے۔ جب طلوع فجر ہوتا ہے تو وہ فرشتہ عرش پر بیت المعمور پر بیٹھ جاتا ہے اور محمد، علی، حسن، حسین کے لئے منبر لگائے جاتے ہیں اور وہ ان منبروں پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ فرشتے، انبیاء اور مومنین ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُنَظَّرَنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَى
لَهُمْ وَلَيَبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا. [۱]

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح جانشین بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنایا تھا۔ اور جس دین کو اللہ نے پسند کیا ہے وہ انہیں ضرور اس پر قدرت دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

فرشتے اور انبیاء بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر محمد، علی، حسن، حسین سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پروردگار! غضب نازل کر کہ تیری حرمت کو خراب کیا گیا ہے نیز برگزیدہ افراد قتل کئے گئے ہیں اور صالح افراد ذلت کی زندگی گزار رہے ہیں۔

پس جو خدا چاہے گا انجام دے گا اور وہ دن معلوم ہے۔ [۲]

[۱] سورہ نور: ۵۵

[۲] غیبت نعمانی: ۱۳۷

۲۲۔ عہد الہی سے وفا

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا درحقیقت عہد و پیمان الہی سے وفا ہے۔ اس مطلب کو چند قسمت میں

بیان کرتے ہیں:

اول:

بے شک عہد الہی کی وفا واجب ہے۔ خدا فرماتا ہے:

وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۖ

میرے عہد کی وفا کرو تا کہ میں تمہارے عہد کی وفا کروں۔

نیز فرمایا:

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۖ

اور (اپنے عہد) کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی۔

نیز فرمایا:

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى ۚ إِنَّمَا

يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۖ

اے (رسول (ص)) کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی

طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو بالکل اندھا ہے؟ نصیحت

تو بس وہی قبول کرتے ہیں جو دانشمند ہوتے ہیں (اور وہی اس بات کو سمجھ سکتے ہیں)۔ وہ جو اللہ

سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔

نیز فرمایا:

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ. [۱]
اور جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو توڑتے ہیں اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر (جہنم) ہے۔

دوم:

بہت سی روایات میں ائمہ سے منقول ہے کہ ائمہ کی ولایت کا عہد ہے تعبیر کیا گیا ہے۔ کافی میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم حرمت خدا ہیں۔ ہم عہد الہی ہیں پس اس نے ہمارے پیمان سے وفا کی اس نے عہد الہی وفا کی۔ [۲]

امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا۔ [۳] (انہیں شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا ہوگا) کے بارے میں فرمایا: یعنی ولایت علی اور باقی ائمہ کی ولایت۔

نیز امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا۔ [۴] (اور (اپنے عہد) کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی) کے بارے میں فرمایا: یہ وہ عہد ہے جس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مودت اور اطاعت امیر المومنین کے لئے لیا ہے۔

سوم:

عہد سے وفا چھ امور سے حاصل ہوتی ہے۔

[۱]

[۲] کافی: ج ۱، ص ۲۲۱

[۳] سورہ مریم: ۸۷

[۴] سورہ اسراء: ۳۴

اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

۲۵۔ وجوب حفظ امانت

عقل و شرع میں امانت کی حفاظت واجب ہے اور واپس کرنا بھی واجب ہے۔ عقل کہتی ہے کہ امانت میں خیانت ظالم ہے اور ظلم کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ قرآن میں خدا فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا. [۱]

(اے مسلمانو!) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کو ادا کرو۔

نیز فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْنِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رُحُونَ. [۲]

اور جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا لحاظ رکھتے ہیں۔

نیز فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنَكُمْ. [۳]

اے ایمان والو! سمجھتے بوجھتے ہوئے اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو۔

اس امانت الہی میں رعایت کرنا ضروری ہے اس کے لئے چند نکات ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ دل میں انہ کی محبت اور ولایت، ان کی اطاعت واجب ہے۔

۲۔ تمام امور میں امر و نہی میں پیروی کرنا ضروری ہے۔

۳۔ انہیں اذیت نہ دینا بلکہ ان کے اسرار کی حفاظت کرنا۔

[۱] سورۃ نساء: ۵۸

[۲] سورۃ معارج: ۳۲، سورۃ مومنون: ۸

[۳] سورۃ انفال: ۲۷

نیز فرمایا:

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ. [۱]
اور جو لوگ اللہ کے عہد و پیمان کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو توڑتے ہیں اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر (جہنم) ہے۔

دوم:

بہت سی روایات میں ائمہ سے منقول ہے کہ ائمہ کی ولایت کا عہد ہے تعبیر کیا گیا ہے۔ کافی میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم حرمت خدا ہیں۔ ہم عہد الہی ہیں پس اس نے ہمارے پیمان سے وفا کی اس نے عہد الہی وفا کی۔ [۲]

امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت لَا يَحْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا [۳] (انہیں شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا ہوگا) کے بارے میں فرمایا: یعنی ولایت علی اور باقی ائمہ کی ولایت۔

نیز امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا [۴] (اور (اپنے عہد) کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی) کے بارے میں فرمایا: یہ وہ عہد ہے جس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مودت اور اطاعت امیر المومنین کے لئے لیا ہے۔

سوم:

عہد سے وفا چھ امور سے حاصل ہوتی ہے۔

[۱]

[۲] کافی: ج ۱، ص ۲۲۱

[۳] سورہ مریم: ۸۷

[۴] سورہ اسراء: ۳۴

- ۱۔ امامت و ولایت پر یقین قلبی
- ۲۔ ان سے مودت قلبی
- ۳۔ ان کے دشمنوں سے بغض
- ۴۔ تمام امور میں ان کی پیروی و اطاعت
- ۵۔ زبان و دوسرے اعضاء سے اعتقاد قلبی کا اظہار کرنا۔
- ۶۔ ہر حال میں ان کی مدد کرنا۔

۲۳۔ والدین کیلئے دعا کرنے والوں کیلئے آثار

وہ تمام آثار و فوائد جو دنیا و آخرت میں والدین سے نیکی سے مربوط ہیں، حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے والے کے لئے بھی ہیں تمام لوگوں میں سے حقیقی باپ امام زمانہ علیہ السلام ہے۔ پس ان پر ظلم کرے وہ عاق ہے اور ان سے نیکی کرتا ہے اس نے اپنے والدین سے نیکی ہے۔

۲۴۔ امانت کی ادائیگی

امام امانت الہی ہے جیسا کہ زیارت جامعہ میں ملتا ہے: تم ہی روشن ترین میسر ہو اور استوار ترین راہ۔ دنیا میں شہید اور آخرت میں شفاعت کرنے والے ہو۔ [۱]

شیخ ابوالحسن نے مرآۃ الانوار اور مشکاة الاسرار میں لکھا ہے: امانت خود ائمہ اور ان کی ولایت مراد ہے۔ ان کی اطاعت واجب ہے۔ حدیث ثقلین جو سنی و شیعہ نے نقل کیا اس مطلب پر شاہد ہے۔ ایک زیارت میں ہے: میں شہادت دیتا ہوں۔ تم امانت محفوظ ہو۔ ایک اور زیارت میں ہم پڑھتے ہیں۔ تم امانت نبوت ہو یعنی امانت رسول

خدا سلی علیہ السلام۔

تفسیر فرات میں امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم ہیں وہ امانتیں کہ جو آسمان و زمین پر اور پہاڑوں پر دی گئی ہیں۔^[۱]

خلاصہ یہ ہے کہ ائمہ امانت الہی ہیں جسے حفظ کیا اور حمایت میں قرار دیا گیا۔ آدم سے لے کر آخر تک ائمہ کے آباء و اجداد میں کوئی کافر نہیں تھا۔ ہم زیارت میں پڑھتے ہیں:

لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلَبِّسْكَ الْمُنْذَلِيَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا.^[۲]
حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے آدم کی نسل سے پاک و پاکیزہ اور طاہر پیدا کیا۔ ان سے انبیاء و رسل آئے۔^[۳]

شیخ صدوق کتاب اعتقاد میں لکھتے ہیں: ائمہ و انبیاء کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ آدم سے لیکر باب عبد اللہ تک مسلمان تھے۔ ابوطالب مسلمان تھے۔ رسول خدا سلی علیہ السلام کی ماں آمنہ بنت وہب مسلمان تھی۔ آپ گناہوں سے محفوظ رہے۔ خدا نے انہیں معصوم بنایا اور ضرورت مذہب میں سے ہے۔ زیارت جامعہ میں آیا ہے:

لَا أَحْيَى ثَنَاءً كُمْ وَلَا أَبْلَغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْ كُمْ.^[۴]
حدیث نبوی ہے: اے علی! خدا کو تو اور میں نے پہچانا اور مجھے خدا اور تو نے پہچانا اور تجھے میں اور خدا نے پہچانا۔^[۵]

خدا نے رسول خدا سلی علیہ السلام کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور فرمایا:

وَمَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.^[۶]

[۱] تفسیر فرات: ۱۳۷

[۲] الإقبال بالأعمال الحسنة (ط - الحديثة) / ج 3 / 103 / فصل: ص: 100

[۳] احتجاج: ج ۸، ۲

[۴] من لا یحضرہ الفقیہ / ج 2 / 615 / زیارة جامعة لجميع الأئمة ص: 609

[۵] مشارق الأنوار: ۱۱۳

[۶] سورة حشر: ۷

اور جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

۲۵۔ وجوب حفظ امانت

عقل و شرع میں امانت کی حفاظت واجب ہے اور واپس کرنا بھی واجب ہے۔ عقل کہتی ہے کہ امانت میں خیانت ظالم ہے اور ظلم کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ قرآن میں خدا فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا. [۱]

(اے مسلمانو!) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کو ادا کرو۔

نیز فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُعَاهِدَ لَكُمْ وَعَهْدُهُمْ رُغْوَنٌ. [۲]

اور جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا لحاظ رکھتے ہیں۔

نیز فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ. [۳]

اے ایمان والو! سمجھتے بوجھتے ہوئے اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو۔

اس امانت الہی میں رعایت کرنا ضروری ہے اس کے لئے چند نکات ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ دل میں ائمہ کی محبت اور ولایت، ان کی اطاعت واجب ہے۔

۲۔ تمام امور میں امر و نہی میں پیروی کرنا ضروری ہے۔

۳۔ انہیں اذیت نہ دینا بلکہ ان کے اسرار کی حفاظت کرنا۔

[۱] سورہ نساء: ۵۸

[۲] سورہ معارج: ۳۲، سورہ مومنون: ۸

[۳] سورہ انفال: ۲۷

- اسی طرح اس خاندان اور شیعہ کے مال و جان کی حفاظت کرنا۔
 ۴۔ کوشش یہ کرنی چاہیے کہ ان کو منافع دیں جن کو خدا نے واجب اور مستحب کیا ہے۔
 ۵۔ امامت کی حقانیت بیان کرنا، ان کے فضائل بیان کرنا۔
 ۶۔ زبان اور ہاتھ سے اظہار محبت قلبی۔

۲۶۔ دعا کرنے والے کے دل میں امام کا اشراق نور

اس مطلب کے لئے چند نکات تحریر کرتے ہیں:

اول:

بے شک انسان کی حالت مختلف اعمال کے سبب جو انسان سے صادر ہوتے ہیں، اس کے دل میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ اس مطلب پر آیات و روایات دلالت کرتی ہیں۔
 خدا اہل ایمان کے اوصاف کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ [۱]

(کامل) ایمان والے تو بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دھل جاتے ہیں۔

اہل کفر اور طغیان کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً [۲]

(اے بنی اسرائیل) پھر اس کے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہو گئے کہ گویا وہ پتھر ہیں بلکہ اس سے بھی

زیادہ سخت۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے کا دیدار اور ایک دوسرے سے مذاکرہ و گفتگو کرو کیونکہ بیان

[۱] سورہ انفال: ۲

[۲] سورہ بقرہ: ۷۴

حدیث سے دل کو جلوہ ملتا ہے۔

دوم:

جس قدر اعمال صالح خدا کے نزدیک بافضیلت ہوں اس کی تاثیر بھی زیادہ ہوتی ہے اور دل کی روشنائی ملتی ہے۔

لہذا خدا و رسول کی معرفت کے بعد محبت و ولایت امیر المومنین اور اہل بیت علیہم السلام بہت اہم اجر ہے۔ اسی لئے امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو خالد کاہلی! خدا کی قسم! امام کا نور مومنین کے دلوں میں آفتاب کی مانند درخشاں ہیں اور دن سے زیادہ روشن ہے۔

اے ابو خالد! ہمیں صرف وہی دوست رکھے گا جس کے دل میں ہماری ولایت ہو۔ خدا اس کے دل کو پاک کرتا ہے جس دل میں ہماری ولایت ہو روز قیامت ہمارے ماننے والے خوف سے محفوظ ہوں گے۔ [۱]
اس مطلب پر ایک روایت شاہد ہے جو خزانج میں ابو بصیر سے نقل ہوئی ہے کہ وہ حضرت امام باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور اس وقت آپ جارہے تھے۔

پس حضرت نے مجھ سے پوچھا: لوگوں سے پوچھو! کیا مجھے وہ دیکھتے ہیں؟
میں ہر ایک سے پوچھا کہ کیا ابو جعفر کو تو نے دیکھا؟ تو لوگ کہتے: نہیں
حالانکہ آپ کنارے کھڑے تھے حتیٰ کہ ایک ٹاپینا ابو ہارون داخل ہوا۔
حضرت نے فرمایا: اس سے پوچھ۔

میں نے اس سے کہا کیا تو نے ابو جعفر کو دیکھا۔

اس نے کہا یہی تو ہیں جو کنارے کھڑے ہیں۔

میں نے کہا: تو نے کیسے سمجھ لیا۔

اس نے جواب دیا میں انہیں نہ دیکھتا وہ ایک درخشندہ نور ہیں۔ [۲]

(۱)۔ طول عمر کا باعث

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کا ہمیشہ اہتمام کرنا عمر طولانی کا سبب ہے۔ نیز دوسرے آثار و فوائد صلہ رحمی بھی ہیں۔

اس معنی پر ایک روایت دلیل ہے جو مکارم الاخلاق میں نقل ہوئی ہے کہ ہر کوئی اس دعا کو ہر واجب نماز کے لئے پڑھتا ہے۔ اس کی عمر اتنی طولانی ہوگی کہ حضرت قائم علیہ السلام کے زمانے کو پائے گا۔

دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ إِنَّ رَسُولَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ صَلَّوْا تُكَ عَلَيهِ
وَإِلَيْهِ قَالِ إِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِيهِ مَنِي وَأَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدِي فِي قَبْضِ رُوحِ عَمِيْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرُهُ
الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْرُهُ مَسَاءَتُهُ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَحْلِلْ لِأَوْلِيَائِكَ الْفَرَجَ وَالتَّخْرُجَ
وَالْعَافِيَةَ وَلَا تَسُوْؤُنِي فِي نَفْسِي وَلَا فِي فُلَانٍ.

(۲)۔ نیکی اور تقویٰ میں تاوان

حضرت قائم علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا کرنا نیکی اور تقویٰ میں تعاون ہے۔ خدا نے اس کا حکم دیا اور فرمایا:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى. [۱]

نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

(۳)۔ خدا کی نصرت

یہ دعا خدا کی نصرت کا سبب ہے خدا دعا کرنے والے کی نصرت فرماتا ہے اور اس شخص کو خدا اس کے دشمن پر غلبہ عطا کرتا ہے۔ اس پر یہ آیت دلیل ہے:

وَلْيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۖ [۱]

جو کوئی اللہ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ [۲]

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

پس مدد سے مراد یہ ہے کہ خدا کے اولیاء کی مدد کرنا ہے۔

پس جس مدد کا ذکر ہوا اس سے مراد اولیاء و اوصیاء کی مدد کرنا مراد ہے۔ لہذا حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا

ایک قسم کی خدا سے نصرت ہے۔

۱۔ حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپ نے شب عاشورا فرمایا: میرے نانا نے مجھے خبر دی ہے: اے

فرزند حسین تو کربلا میں بھوکا پیاس شہید کیا جائے گا پس جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی جس نے زبان سے ہماری مدد کی وہ روز قیامت ہماری حزب میں سے ہوگا۔

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے دلیل سے فرمایا:

مَنْ حَبَّ أَنْصَارَ نَابِئِدِيهِ وَلِسَانِهِ [۳]

اے ہماری دست و زبان سے مدد کرنے والے۔

۳۔ حضرت امام صادق علیہ السلام کی وصیت نامہ میں ملتا ہے کہ آپ نے عبد اللہ بن جندب سے فرمایا: اے فرزند

جندب! خدا کا نور کا ایک قلعہ ہے جس حریف اور زبرج سے بنا ہوا ہے۔ اولیائے خدا کو اس قلعہ میں داخل کریں گے جو پناہ الہی میں ہوں گے۔

خدا کے خوف سے دشمن پسینے میں ہوں گے وہ مومنین کو دیکھ کر کہے گا:

[۱] سورہ حج: ۴۰

[۲] سورہ محمد: ۷

[۳] بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج ۴۵ / ۲۵۷ / باب ۴۴ ما قبل من المرآئی فیہ صلوات اللہ علیہ ص: ۲۴۲

مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ۚ [۱]

کیا بات ہے ہم یہاں ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جن کو ہم (دنیا میں) برے لوگوں میں شمار کرتے تھے؟
اسی طرح خدا فرماتا ہے:

أَتُخَذُ مِنْهُمْ يَحْيَىٰ أُمَّ زَاغَتْ عَنْهُمْ الْبَصَارُ ۚ [۲]

کیا ہم نے بلا وجہ ان کا مذاق اڑایا تھا یا نکاہیں ان کی طرف سے چوک رہی ہیں؟
نیز فرمایا:

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضَعُكَونَ عَلَى الْأَرْبَابِ ۖ يَنْظُرُونَ ۚ [۳]

پس آج اہل ایمان کافروں (اور منکروں) پر ہنستے ہوں گے۔ اونچی مسندوں پر بیٹھے ہوئے (ان کی حالت) دیکھ رہے ہوں گے۔

(۴)۔ نور قرآن سے ہدایت

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا مومن کے دل اشراق انوار الہی میں اضافے کا سبب ہے۔ دل میں نور پروردگار روشن و درخشاں ہوتا ہے۔ انسان نور کلام مجید الہی سے ہدایت حاصل کرتا ہے۔ جو چیزیں قرآن میں ہیں وہ کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ قرآن مومنین کے دلوں میں شفا و رحمت ہوگی۔ نیز اس میں شک نہیں کہ ایمان جس قدر زیادہ ہوتا ہے۔ انسان قرآن سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ جس طرح اگر کسی شخص کا مزاج اچھا نہ ہو تو اسے غذا کی لذت آتی ہے اور جس کا مزاج فاسد ہو وہ نہ صرف غذا سے لذت نہیں اٹھاتا بلکہ اس کے بدن کے لئے نقصان دہ ہوگی۔

دل اسی طرح ہے اگر شک، مہر اور زنگ اس سے نور ایمان کے ذریعے پاک ہو تو قرآن کی ہدایت کے آثار

[۱] سورہ ص: ۶۲

[۲] سورہ ص: ۶۳

[۳] سورہ مطفقین: ۳۵، ۳۳

آشکار ہوتے ہیں۔ جس قدر ایمان کامل ہوتا ہے اتنا ہی ہدایت زیادہ ہوتی ہے اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے:

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ ۚ [۱]

کہہ دیجئے کہ یہ ایمان لانے والوں کیلئے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی (بہرہ پن) ہے اور وہ ان کے حق میں ناپیدائی ہے۔

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کمال کا سبب ہے۔ اس پر یہ آیت شاہد ہے:

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ [۲]

یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس (کے کلام اللہ ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ (یہ) ہدایت ہے ان پرہیزگاروں کے لیے۔

کمال الدین میں اس آیت -الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ- [۳] (جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں) کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو قیام امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لے آیا حق ہے۔

ایک روایت میں آپؑ نے فرمایا: غیب یعنی حجت غائب ہے اور اس پر یہ آیت شاہد ہے:

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ بِلَدِي فَأَنْتَظِرُونَ ۚ إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ [۴]

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان (پیغمبر) پر ان کے پروردگار کی طرف سے (ان کی مطلوبہ) کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی؟ کہہ دیجئے کہ غیب کا علم اللہ سے مخصوص ہے سو تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

[۱] سورۃ فصلت: ۴۴

[۲] سورۃ بقرہ: ۲

[۳] سورۃ بقرہ: ۳

[۴] سورۃ یونس: ۲۰

(۵)۔ تحصیل علم کا ثواب

جب بھی امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور کے لئے دعا کی جائے اس کا مقصد یہ ہو کہ آپ کے زمانے میں کشف علوم ہوں گے۔ طالب علم کی بڑی فضیلت ہے جو حرف ”ک“ میں بیان ہوگا۔

(۶)۔ آخرت کے عذاب سے امن

امام زمانہ علیہ السلام کے لئے ظہور کی دعا کے آثار میں سے ایک یہ ہے کہ انسان آخرت کے عذاب اور روز قیامت کے ہولناک حالت سے نجات پائے گا اس پر چند آیات شاہد ہیں:

۱۔ خداوند عالم فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَالَّذِينَ ظَنُّوا وَالطَّيِّبِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. [۱]

بے شک جو لوگ مؤمن یہودی نصرانی اور صابی (ستارہ پرست) کہلاتے ہیں
(غرض) جو کوئی بھی (واقعی) اللہ اور آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ تو ان (سب)
کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر و ثواب (محفوظ) ہے اور ان کے لئے نہ کوئی خوف
ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

لہذا روز آخر سے مراد حضرت قائم علیہ السلام کی حکومت ہے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا نُؤَتْ بِهِ مِنْهَا وَمَالُهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ تَصْنِيفٍ. [۲]

[۱] سورہ بقرہ: ۲۲

[۲] سورہ شوریٰ: ۲۰۰

جو شخص آخرت کی کھتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو (صرف) دنیا کی کھتی چاہتا ہے تو ہم اس میں سے اسے کچھ دے دیتے ہیں مگر اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ کی معرفت مراد ہے۔

تفسیر عیاشی میں امام صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ يَزْجُو الْقَاءَ رَبِّهِ فَلْيُغْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا.

پس جو کوئی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ

نیک عمل کرتا رہے۔

پس لازم ہے عمل صالح بجالائے۔ آپ نے فرمایا: عمل صالح سے مراد ائمہ کی معرفت ہے۔^[۱]

حضرت امام باقر علیہ السلام نے اس آیت: الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کے بارے میں فرمایا: یعنی جو

اللہ، رسول اور ائمہ پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کی کہ وہ ایمان و عمل صالح ہے۔^[۲]

۲۔ خدا نے سورہ بقرہ میں فرمایا:

بَلَىٰ ۖ مَن أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَلَا خَوْفٌ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

ہاں۔ (کسی کی کوئی خصوصیت نہیں ہے) جو شخص (حق سن کر) اپنا سر تسلیم خدا کے

سامنے خم کر دے اور (مقام عمل میں) نیکو کار بھی ہو تو اس کے پروردگار کے پاس اس کا اجر و

ثواب ہے اور (قیامت کے دن) ایسے لوگوں کو کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

محسن اور نیک کام سے مراد علی کی پیروی ہے۔

[۱] سورہ کہف: ۱۱۰

[۲] سورہ شوریٰ: ۲۰

[۳] تفسیر عیاشی: ج ۲، ص ۳۵۳

[۴] سورہ بقرہ: ۱۱۲

امام باقر علیہ السلام نے اس آیت: **إِنَّ لِلَّهِ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ: يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔** (بے شک اللہ عدل، احسان اور قریبداروں کو) (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور ظلم و زیادتی کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو) کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد عدل محمدیؐ ہے جس نے اطاعت کی اس نے عدالت کی اور احسان علوی ہیں جس نے ان کی پیروی کی اس نے احسان کیا اور محسن جنت میں ہے خدا ہماری موت کی وجہ سے اسے جنت نصیب فرمائے گا۔

۳۔ خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۚ فَرِحْنَنَا بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ ۚ أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے یہاں رزق پارہے ہیں۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں جو کچھ دیا ہے وہ اس پر خوش و خرم ہیں۔ اور اپنے ان پسماندہ گان کے بارے میں بھی جو بنوزان کے پاس نہیں پہنچے خوش اور مطمئن ہیں کہ انہیں کوئی خوف نہیں ہے۔ اور نہ کوئی حزن و ملال ہے۔ پس حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے والا شہدا میں سے ہے۔

۴۔ قرآن کریم میں فرمان خدا ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

آگاہ ہو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۵۔ سورہ احقاف میں خدا فرماتا ہے:

[۱] سورہ نحل: ۹۰

[۲] سورہ آل عمران: ۱۶۹، ۱۷۰

[۳] سورہ یونس: ۶۲

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس (اقرار) پر ثابت و برقرار رہے تو انہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

امام صادق علیہ السلام نے اس آیت "وَيَسِّرُهُمُ" وَاذْهَبُوا أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِمَ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ" (اور ان دونوں (بہشت و دوزخ) کے درمیان پردہ ہے (حد فاصل ہے) اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچان لیں گے۔ اور وہ بہشت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلام ہو اور یہ لوگ (ابھی) اس میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے۔ حالانکہ وہ اس کی خواہش رکھتے ہوں گے) کے بارے میں فرمایا: اعراف جنت و دوزخ کے درمیان ریت کا ٹیلہ ہے مراد انہی سے ہیں جو مقام اعراف پر کھڑے ہیں۔ لہذا فرمان الہی ہے:

سَلِمَ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ.

پھر فرمایا: تمہارے دشمنی دوزخ میں ہے اس لئے فرمایا:

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَتَأَذَى الْأَعْرَافُ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْلَىٰ عَنْكُمْ جُحُوعَكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُسْتَكْبِرُونَ ۝

اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر۔ اور پھر اعراف والے لوگ (دوزخ والے چند آدمیوں کو) آواز دیں گے جنہیں وہ علامتوں سے پہچانتے ہوں گے۔ کیا آج تمہاری جمعیت اور تمہارا غرور و پندار کچھ کام نہ آیا اور تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔

[۱] سورہ احقاف: ۱۳

[۲] سورہ اعراف: ۴۶

[۳] سورہ اعراف: ۴۷، ۴۸

(۷)۔ خدا و رسول کی دعوت کو قبول کرنا

خداوند عالم فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۚ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَهُ الْغُيُوبِ. [۱]

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہو۔ جب کہ وہ (رسول) تمہیں بلائیں۔ اس چیز کی طرف جو تمہیں (روحانی) زندگی بخشنے والی ہے۔ اور جان لو۔ کہ اللہ (اپنے مقررہ اسباب کے تحت) انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور (یہ بھی جان لو کہ) تم سب اسی کے حضور جمع کئے جاؤ گے۔

اس آیت میں زندگی سے مراد ابدی زندگی ہے اور جو رسول خدا ﷺ کی پیروی کرتا ہے وہ خوش و خرم رہتا

ہے۔

خدا فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا. [۲]

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبان امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

[۱] سورہ انفال: ۲۴

[۲] سورہ نساء: ۵۹

(۸)۔ حضرت امیر المومنینؑ کا درجہ پانا

حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنے والا روز قیامت حضرت امیر المومنینؑ کے ساتھ درجہ ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہمارا مہدیؑ غائب ہے اور اس کی غیبت طولانی ہوگی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعوں ایسے بھیڑ بکریوں کی مانند جو چراگاہ میں جاتے ہیں لیکن اسے دیکھ نہیں سکتے۔ جو آدمی دین پر ثابت قدم رہے اور غیبت طولانی ہونے کی وجہ سے قساوت قلبی نہ ہو تو وہ روز قیامت میرے درجے میں ہوگا۔ امام مہدیؑ کی ولادت مخفیانہ ہوگی۔ ۱

پس معلوم ہوا کہ امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا کرنا اثبات ایمان اور دین ہے۔ دوسرا یہ کہ انسان کا دین کامل ہوتا ہے اور وہ فتنوں سے نجات پاتا ہے۔

صدوق مجالس میں حضرت امام کاظمؑ سے روایت نقل کرتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی وضو کامل کرے اور نماز کو اپنے وقت پر پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے، زبان کی حفاظت کرے، غصہ کو پی جائے، اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرے اور اہل بیت علیہم السلام کا خیر خواہ ہو ایسے شخص کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ ۲

(۹)۔ خدا کے نزدیک محبوب ترین مخلوق:

امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا کرنے والا خدا کی محبوب ترین مخلوق میں سے ہے کیونکہ وہ سب کو نفع دیتا ہے۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: مخلوق اللہ کے عیال ہیں پس خدا کے نزدیک محبوب ترین مخلوق وہ ہے جو خدا کے عیال کو نفع دیتا ہے اور خاندان کو مسرور کرتا ہے۔ ۳

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: محبوب ترین مخلوق خدا کون ہے؟

۱۔ کمال الدین: ج ۱، ص ۳۰۳

۲۔ امالی صدوق: ج ۱، ص ۲۷۳ مجلس ۵۳

۳۔ کافی: ج ۱، ص ۱۶۳

آپؐ نے فرمایا: جو شخص افراد کو زیادہ نفع دیتا ہے۔^[۱]

(۱۰)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گرامی ترین مخلوق

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائیوں میں سے ہے۔ لہذا آپؐ کے بھائی خدا کے نزدیک گرامی ترین افراد ہیں۔

اس مطلب پر ایک روایت مؤید ہے جو بخاری میں رفاعہ بن موسیٰ نے حضرت امام صادقؑ سے روایت کو نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خوش نصیب ہیں وہی لوگ جنہوں نے اہل بیتؑ کو دیکھا اور قیامت سے پہلے امام زمانہؑ کی اقتداء کرتے ہوں اس کے دوست کو دوست رکھتے ہوں اور اس کے دشمن سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوں اور ولایت اہل بیتؑ سے انسان کو ہدایت ملتی ہے۔ ایسے افراد میری امت کے بہترین افراد شمار ہوتے ہیں۔^[۲]

حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنا ایک قسم کی اقتداء ہے۔ آپؐ کی ولادت کی حدیث میں حکم ہوا کہ اپنے لئے یہ دعا کریں:

اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي وَعْدِي وَأَتِّمِّمْ لِي أَمْرِي وَثَبِّتْ وَظَامِنِي وَأَمْلَأْ الْأَرْضَ بِبَنِي عَدْلٍ وَ
قِسْطًا.

اے پروردگار! میرے وعدہ کو نافذ فرما، میرے قائم کا ظہور فرما۔ مجھے ثابت قدم فرما اور زمین کو
میرے ذریعے عدل و انصاف سے پُر فرما۔^[۳]

عبداللہ بن حمیری سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے محمد بن عثمان عمری سے پوچھا: کیا تو نے صاحب
امر کو دیکھا ہے؟

[۱] کافی: ج ۲، ص ۱۶۳

[۲] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۲۹

[۳] بحار الانوار (ط - بیروت) / ج ۱۳/ ۵۱/ باب ۱ ولادته وأحوال أمه صلوات الله عليه ص: ۲

اس نے کہا: ہاں۔ آن کے آخرت وقت میں بیت اللہ کے کنارے پردیکھا اور فرما رہے تھے: خدایا! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا اسے نافذ فرما۔^[۱]

عبداللہ بن جعفر حمیر نے نقل کیا:

میں نے محمد بن عثمان عمری سے سنا کہ اس نے کہا: حضرت حجت کو میں نے دیکھا کہ آپ کعبہ پڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: خدایا! میرے دشمنوں سے انتقام لے۔^[۲]

(۱۱)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی

حضرت قائم رحمہ اللہ کے لئے دعا کرتا شفاعت کا باعث ہے۔ اس کے علاوہ ایک روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھے پانچ چیزوں کی ضمانت دیتا ہے میں انہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ پوچھا گیا وہ کون سی پانچ چیزیں ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: خدا کے لئے نصیحت کرنا، اس کے رسولؐ کے لئے نصیحت کرنا، قرآن کے لئے نصیحت کرنا، دین خدا کے لئے نصیحت کرنا اور اسلامی معاشرے کے لئے نصیحت کرنا۔^[۳]

(۱۲)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا شامل حال

احتجاج میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ائمہ کو یاد کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کیا اور فرمایا: خدایا! اسے دوست رکھ جو میرے اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتا ہے اور میری امت کے ائمہ کی ولایت رکھتا ہو۔ ان کے دشمن کو دشمن رکھ جو ان کی مدد کرتا ہے اس کی نصرت فرما جو ان کو ذلیل کرتا ہے اسے ذلیل فرما۔^[۴]

[۱] کمال الدین: ج ۲، ص ۴۴۰

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۴۴۰

[۳] الجہاد: ج ۱، ص ۹۳

[۴] احتجاج: ج ۱، ص ۹۸

بے شک حضرت قائم علیہ السلام کے لئے اور باقی ائمہ کی مدد کرنا حق ہے۔

(۱۳)۔ گناہوں کی مغفرت اور بدی کا نیکی میں تبدیل ہونا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہوا کہ آپؐ نے فرمایا: جو قوم ذکر کرتی ہے آسمان سے ایک فرشتہ آواز دیتا ہے:

اٹھو! بے شک تمہاری تمام برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔ [۱]

حضرت قائم علیہ السلام کے حق میں دعا کرنا ایک قسم کا ذکر شمار ہوتا ہے پس مومن جس مجلس میں مولا کے لئے دعا کرتا ہے کرم ہوتا ہے۔

وسائل اور کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپؑ نے فرمایا: جو گروہ اکٹھا ہو اور ذکر خدا نہ کریں اور ہمیں یاد نہیں کرتے ایسی مجلس روز قیامت حسرت کا باعث بنے گی۔ پھر فرمایا: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارا ذکر، ذکر خدا ہے اور ہمارے دشمنوں کی یاد شیطان کی یاد ہے۔ [۲]

(۱۴)۔ عبادت میں خدا کی تائید

جو شخص ہمیشہ مولا قائم کے لئے دعا کرتا ہے یہ اس چیز کا سبب ہے کہ خدا انسان کی عبادت میں تائید کرتا

ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا فرماتا ہے: یہ اولیاء خدا ہیں۔ [۳]

آیات و روایات میں ملتا ہے کہ دعا اہم ترین عبادت میں سے ہے۔ بے شک اہل ایمان پر لازم ہے کہ ہر مکان و زمان میں دعا کا اہتمام کرے۔

[۱] عدد الدرای: ۲۳۸

[۲] وسائل الشیعہ: ج ۳، ص ۱۸۰، کافی: ج ۲، ص ۴۹۶

[۳] عدد الدرای: ۲۳۵

(۱۵)۔ اہل زمین سے دفع عذاب

حضرت قائمؑ کے لئے عا کرنے والوں کے لئے اہل زمین سے عذاب کو دور کرتا ہے حدیث قدسی میں ہے کہ وہ ایسے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو زمین کو عذاب سے ہلاک کر دوں اور ان کے ذریعے اہل زمین کو عذاب سے دفع بھی کر سکتا ہوں۔^[۱]

حضرت امام باقرؑ نے فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ان کا امام غائب ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ افراد جو دین میں ثابت قدم رہیں کم ترین ثواب جو انہیں ملے گا یہ ہے کہ خدا انہیں ندادے گا میرے بندو اور کنیزو! میرے اسرار پر ایمان لے آؤ میری غائب کو تصدیق کرو۔ حق تم سے قبول کرتا ہوں اور تمہیں معاف کرتا ہوں۔ تم سے اپنے بندوں کو بارش سے سیراب کروں گا۔ اگر تم نہ ہوتے تو ان میں اپنا عذاب نازل کرتا۔^[۲]

(۱۶)۔ مظلوم کی مدد

امام عصر مظلوم ہیں ان کے لئے دعا ان کی مدد کرنے کے مترادف ہے اور یہ کسی پر پوشیدہ و مخفی نہیں ہے عقل و نقل سے ثابت ہے کہ مظلوم کی مدد کرنا حسن ہے۔ بحار میں ملتا ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا: خدا مومن کا یار ہے اس وقت تک کہ جب تک مومن اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہو۔^[۳]

آپ سے مروی ہے کہ جو مومن کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے یہ کام ایک ماہ کے روزے اور مسجد الحرام میں اعکاف بیٹھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو شخص اپنے مظلوم بھائی کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور اس کی نصرت کرے خدا ایسے شخص کو دنیا و آخرت میں مدد کرتا ہے۔^[۴]

آپ ہی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی کی فریاد کو پہنچے اور اس کے غم کو دور کرے اور اس کی

[۱] عروة الداعی: ۲۳۵

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۰

[۳] بحار الانوار: ج ۷، ص ۲۰

[۴] بحار الانوار: ج ۷، ص ۲۰

حاجت پوری کرے خدا کے نزدیک ایسے فرد کے لئے بہتر (۷۲) نیکیاں ملتی ہیں۔^[۱]

۲۸۔ قائم علیہ السلام کے حق میں دعا کے آثار و برکات

آپ کے حق میں دعا کرنے کے آثار و برکات ہیں انہیں چند موضوعات میں بیان کریں گے۔

۱۔ آثار و فوائد تواضع

۲۔ معنی تواضع

۳۔ انواع تواضع

آثار و فوائد تواضع

جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے چھ فائدے نظر آتے ہیں۔ آثار مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ تجلیل خدا

کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجلیل خدا سفید بالوں والے مسلمان کا احترام ہے۔^[۱]

وسائل میں حضرت فرماتے ہیں: بے شک تجلیل کی اقسام میں سے ایک قسم یہ ہے کہ بوڑھے مرد کا اکرام کرنا ہے۔^[۲]

نیز آپ نے فرمایا: خدا کی تجلیل کی ایک قسم یہ ہے کہ سفید دارھی والے مومن کا احترام کرنا، جس نے کسی

[۱] بحار الانوار: ج ۵، ص ۲۱

[۲] کافی: ج ۲، ص ۱۷۲

[۳] صحیفہ سجادیہ: دعا نمبر ۲۷

مومن کا اکرام کیا اس نے خدا کی کرامت سے آغاز کیا اور جس نے سفید داڑھی والے کو حقیر سمجھا خدا اس کی موت سے پہلے اس کی طرف کسی کو بھیجے گا جو اسے حقیر سمجھے گا۔ [۱]

رسول خدا ﷺ سے نقل ہوا کہ آپؐ نے فرمایا: بوڑھے لوگوں کا احترام کرو کیونکہ یہ تجلیل خدا ہے۔ [۲]

(۲)۔ روز قیامت خوف سے امان

وسائل میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص بزرگ انسان کا احترام اس کے سن کی وجہ سے کرے خدا اسے روز قیامت خوف سے امان میں رکھے گا۔ [۳]

(۳)۔ تقرب الہی

اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جن چیزوں کو خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی نازل فرمائی۔ ان میں سے ایک ہے: اے داؤد! سب سے زیادہ خدا کے نزدیک بندے تواضع کرنے والے ہیں اور خدا سے دور ترین افراد وہ ہیں جو متکبر ہیں۔ [۴]

(۴)۔ حضرت قائم علیہ السلام کے بعض حقوق

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ایک مومن پر دوسرے مومن کے ساتھ حق خدا نے واجب کئے ہیں ان میں سے ایک اس کی غیبت میں اسے تجلیل کرنا ہے۔ [۵]

[۱] کافی: ج ۲، ص ۱۶۵

[۲] وسائل الشیعہ: ج ۸، ص ۲۶۶

[۳] وسائل الشیعہ: ج ۸، ص ۲۶۸

[۴] کافی: ج ۲، ص ۱۲۳

[۵] من لاصحروہ البقیہ: ج ۴، ص ۳۹۸

(۵)۔ حصول محبت

جو شخص مولا قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرتا ہے وہ مولا کے نزدیک محبوب ہوتا ہے کیونکہ یہ عمل احسان اور اظہار محبت ہے۔ کسی تعظیم یا تکریم کرنے سے اس کے دل میں محبت کا بیج بویا جاتا ہے۔ بلکہ لوگوں میں تواضع کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں محبت کا موجب ہیں۔ حسن خلق، اچھا برتاؤ، تواضع۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں محبت کا سبب ہیں۔ قرض دینا، تواضع اور بخشش۔

(۶)۔ خدا کے نزدیک رفعت و بلند مرتبہ

اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، صدقہ صاحب صدقہ کے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔ پس صدقہ دو، خدا تم پر رحمت کرے گا، بے شک تواضع کرنے والے کو خدا کی بارگاہ میں رفعت بلندی حاصل کرتی ہے۔ پس تواضع کرو کہ خدا تمہیں رفعت و بزرگی عطا کرے۔ پس غلو کرو تا کہ خدا تمہیں عزت دے۔^[۱]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک آسمان میں دو فرشتوں کو خدا نے مامور فرمایا کہ جو خدا کے لئے تواضع کرتا ہے۔ اس کا مرتبہ بلند کرتے ہیں اور تکبر کرتا ہے اسے پست کرتے ہیں۔^[۲]

اصول کافی میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: فرمان خدا ہے: خدا نے پہاڑوں پر وحی فرمائی۔ میں اپنے بندے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو پہاڑوں پر قرار دیا۔ پہاڑوں نے قبول نہ کیا۔ لیکن کوہ جودی نے تواضع کیا۔ پس حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اس پر ٹھہری۔^[۳]

[۱] کافی: ج ۲، ص ۱۲۱

[۲] کافی: ج ۲، ص ۱۲۲

[۳] کافی: ج ۲، ص ۱۲۲

معنی تواضع

ہمیں معلوم ہو چاہے کہ تواضع اور تکبر نفسیاتی کیفیت کا نام ہے ہر ایک سے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ تواضع یعنی ایک آدمی، اپنے آپ کو غیر کے سامنے حقیر سمجھتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ میں دوسروں کی نسبت بزرگ جلوہ کرے اور دوسرے کو اپنی نسبت حقیر سمجھتا ہو۔

اقسام تواضع

تواضع کی مختلف اقسام ہیں جیسے خدا کے لئے تواضع، انبیاء کے لئے تواضع، اولیاء خدا کے لئے تواضع، بوزھوں کے لئے تواضع، والدین، معلم، مومنین، علماء کے لئے تواضع، رہائش میں تواضع، غذا و لباس میں تواضع، چلنا، بات کرنا وغیرہ ان اقسام میں سے ہر قسم کے آثار ہیں۔

حضرت قائمؑ کے لئے دعا کرنا تواضع کی ایک قسم ہے۔

باپ کی بیٹے کے حق میں دعا، بھائی کی بھائی کے لئے دعا کرنا۔

فرشتوں کی زائر قبر امام حسینؑ کے لئے دعا۔

تمام صفات حضرت قائمؑ میں جمع ہیں کہ بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔ وہ مومنین کا حقیقی بھائی ہے۔

۲۔ وہ مومنین کا حقیقی باپ ہے۔

۳۔ وہ پردیسی ہیں۔

۴۔ غیبت اور دوستان سے دوری۔

۵۔ آپؑ کے حقوق غضب ہونے کی وجہ سے وہ مظلوم ہیں۔

۶۔ آپؑ کی مقتولین کے خون کا ابھی تک انتقام نہیں لیا گیا۔

۷۔ ایمان۔

پس مومن کی دعا کرنے کے بہت سے آثار ہیں۔

سورہ رحمن میں خدا فرماتا ہے:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿١٢٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١٢٦﴾

وہ (خوریں) ایسی ہوں گی جیسے یا قوت اور مرجان۔ پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

۲۹۔ امام حسین علیہ السلام کے خون کا انتقام لینے کا ثواب

وہ امور کہ حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ ایک یہ ہے کہ مولا مظلوم امام حسین علیہ السلام

کے خون کا بدلہ لینا ہے۔ اس کا اتنا ثواب ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ پس خدا کو حسین کی شناخت ہے۔

حسین وہی ہیں جن کے بارے میں زیارت میں آیا ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا قَارِئُ اللَّهِ وَابْنِ قَارِئِهِ.

آپ پر سلام ہوا اے خون حسین کا انتقام لینے والے۔

امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدلہ کا وظیفہ تمام مسلمانوں پر ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات حقیقی باپ جیسی ہے۔

اس مطلب کا موید یہ آیت ہے:

وَوَضَّيْنَا لِلْإِنْسَانِ يَوْمَ الدِّينِ ۖ

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں (حسن سلوک کرنے کا) تاکید کی حکم دیا۔

یہاں پر والدین سے مراد حسین علیہ السلام ہیں چنانچہ زیارت عاشور میں ہم پڑھتے ہیں:

وَأَنْ تَزُقْنِي ظَلَمَ تَارِجِي مَعَ إِمَامٍ هُدًى ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ ۖ

مجھے نصیب کرے آپ کے خون کا بدلہ لینا اس امام کے ساتھ جو ہدایت دینے والا مدگار ہر حق بات زبان

[۱] سورہ رحمن: ۶۰، ۶۱

[۲] احقاف: ۱۵

[۳] المزار (للشہید الاول) ۱۸۱/ و منها زیارة یوم عاشوراء قبل ان تزول الشمس من قرب او بعد..... ص: ۱۷۸

پر لانے والا ہے

کامل الزیارات میں امام جعفر صادق علیہ السلام خدا کے اس فرمان "وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ" [۱] (اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو (قصاص کا) اختیار دے دیا ہے) کے بارے میں فرمایا: وہ قائم آل محمد علیہ السلام ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لے گا۔

۳۰۔ روز قیامت آپ کے نور کی درخشندگی

اس موضوع کے لئے دو مطلب بیان کریں۔ ایک یہ کہ روز قیامت مومن کا نور درخشاں ہوگا۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مولا صاحب الزمان علیہ السلام کے لئے دعا کرنا ثبوت ایمان اور کمال حاصل ہوتا ہے۔ اس پر قرآنی آیات دلیل ہیں۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنِفِقُونَ وَالْمُنِفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّورِكُمْ [۲]

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ روز قیامت لوگوں کے لئے ان کے ایمان کے مطابق نور تقسیم ہوگا۔ منافق کا نور خاموش ہوگا۔ منافقین مومنین سے التماس کریں گے کہ وہ اپنی جگہ کھڑے رہیں کہ وہ نور سے فائدہ اٹھا سکیں۔ [۳]

[۱] سورۃ اسراء: ۳۳

[۲] سورۃ حدید: ۱۳

[۳] بحار الانوار: ج ۷، ص ۱۷۱

نیز امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تو اور تیرے شیعہ جب اپنی اپنی قبروں سے باہر آئیں گے تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند نورانی ہوں گے۔ اور سختی تم سے دور ہو جائے گی اور خدا کے عرش میں قرار دیا جائے گا۔ لوگ ڈریں گے اور خوف کی حالت میں ہوں گے۔ لیکن تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ لوگ غمگین ہوں گے لیکن تم پر کوئی غم نہیں ہوگا۔ لوگ حساب دیں گے اور تمہارے لئے وسیع نعمتوں کا باغ لگایا جائے گا۔ [۱]

۳۱۔ ستر ہزار گناہ گاروں کی شفاعت

حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے انبیاء و صدیقین داخل ہوں گے۔ دوسرے دروازے سے شہداء، صالحین داخل ہوں گے۔ باقی پانچ دروازوں میں شیعیان اور ان کے دوست داخل ہوں گے۔ میں ہمیشہ صراطِ مستقیم پر کھڑا ہوں گا اور دعا کروں گا۔ اے پروردگار! شیعیان اور دوستوں پر رحمت فرما۔ پس عرش کے باطن سے ندا آئے گی۔ تیری دعا مستجاب ہے۔ شیعوں کے لئے شفاعت کروں گا۔

پس ہمارا شیعہ ستر ہزار افراد مسائے اور دوسرے رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔ اور جن کے دلوں میں بغضِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو ان کو بھی جنت میں داخل کریں گے۔ [۲]

۳۲۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دعا

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام روز قیامت اس کے حق میں دعا فرمائیں گے اور فرمائیں

[۱] بحار الانوار: ج ۷، ص ۱۳۲

[۲] بحار الانوار: ج ۸، ص ۱۳۱

کے: پروردگار! شیعہ ایمان اور ان کے دوستوں کو سلامتی عطا فرما۔

۳۳۔ بے حساب جنت میں داخل ہونا

تحف العقول میں ایک روایت ہے میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے آخری وصیت جندب سے فرمائی۔ جو مومن ہمارے ماننے والوں کی مدد کرتا ہے وہ بے حساب جنت میں جاتا ہے۔^[۱]

۳۴۔ روز قیامت پیاس سے امان

مومن ان افراد میں سے ہوگا کہ جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیراب کریں گے۔ ایک حدیث میں ہے کہ روز قیامت بہت سے پرچم ہوں گے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس ایک پرچم میرے پاس آئے گا کہ ان کے افراد کے رخسار بجلی کی مانند چمکتے ہوئے ہوں گے۔ ان سے کہوں گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گا ہم امت محمدی میں سے اہل کلمہ توحید اور تقویٰ ہیں۔ ہم وہ ہیں کہ حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا۔ ہم آل رسول سے محبت کرتے تھے۔ ان کی ہر قسم کی مدد کرتے تھے۔ ان کے دشمنوں سے جنگ کی۔ پس ان کو بشارت دی جائے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ایسے ہی تھے۔ جیسا تم نے اقرار کیا ہے پھر ان کو پینے کا حوض سے پانی دوں گا اور وہ سیراب ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے سے محبت و مسرور کا اظہار کریں گے پس اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

۳۵۔ جاویداں جنت

جیسا کہ پہلے آپ حدیث میں جان چکے ہیں کہ یہ دعا کمال کا سبب اور ایمان کی پائیداری کا باعث ہے اور بے شک ایمان جاویداں جنت کا سبب ہے۔

۳۶۔ ابلیس کے چہرے پر خراش

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق! جتنا ہو سکے میرے دوستوں سے نیکی کر کیونکہ جب ایک مومن دوسرے مومن کی مدد کرتا ہے تو شیطان کے چہرے پر خراش آتی ہے اور اس کا دل زخمی ہوتا ہے۔

۳۷۔ روز قیامت میں خاص تحفہ و ہدیہ

اصول کافی میں مفصل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک مومن اپنے بھائی کو تحفہ دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ تحفہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: جگہ دینا تاکہ وہ بیٹھے، غذا دینا، لباس دینا، سلام کرنا، پس وہ جنت میں جائے گا۔ خدا جنت کو وحی فرمائے گا۔ میں نے تیری خوراک کو اہل دنیا پر حرام کیا۔ سوائے انبیاء و اوصیاء کے۔ جب روز قیامت ہوگی خدا جنت سے وحی فرمائے گا۔ کہ میرے دوستوں کو دو برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔ اس وقت جنت کا لباس اور حوریں باہر آئیں گے۔

پھر زیر عرش آواز آئے گی۔ بے شک وہی خدا ہے جس نے اس کو اس لئے حرام کیا کہ جس نے جنت کی غذا

کھائی ہو۔ اس وقت دست دراز کریں گے اور کھائیں گے۔^[۱]

۳۸۔ جنتی خدمت گزار

جنت میں خدا جنتی افراد کے لئے خدمت گزار مامور کرے گا۔ کیونکہ دعائیں اور احسان ہے۔ اصول کافی میں زید بن ارقم سے ملتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میری امت میں جو شخص کسی دینی بھائی کی خدا کے لئے مدد کرے یا اس پر مہربانی کرے تو روز قیامت جنت میں خدا اسے خدمت گزار نصیب فرمائے گا۔^[۲]

۳۹۔ خدا وسیع سنایہ

حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کرنے والا روز قیامت خدا کے وسیع سائے میں ہوگا۔ جب وہ آپ کے دعا میں مشغول ہوتا ہے۔ رحمت الہی اس پر نازل ہوتی ہے۔ اصول کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن بھائی کے ساتھ ایک کلمہ سے احترام کرتا ہے اس کلمہ کے ذریعے اس پر لطف ہوگی۔ اور ہمیشہ خدا کے سائے میں ہوگا۔^[۳]

۴۰۔ مومن سے خیر خواہی کا ثواب

اصول کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: مومن کے لئے واجب ہے کہ وہ

[۱] کافی: ج ۲، ص ۴۰۷

[۲] کافی: ج ۲، ص ۴۰۶

[۳] کافی: ج ۲، ص ۴۰۶

مومن کے حاضر و غائب میں خیر خواہ ہوں۔^[۱]

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ رضائے الہی کے لئے مخلوق سے خیر خواہی کا اظہار کرو۔^[۲]

آپ ہی سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت لوگوں میں خدا کے نزدیک عظیم ترین وہ شخص ہے جو خدا کی مخلوق سے نصیحت اور خیر خواہی کرتا ہو۔^[۳]

۴۱۔ فرشتوں کا حاضر ہونا

جس مجلس میں حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اس جگہ پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اسی طرح تمام مجالس میں دعا کرنے والے لوگوں کے لئے فرشتے بھی دعا کرتے ہیں۔ اس مطلب پر چند روایات ہیں:

بحار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر تمہارا جنت کے باغات سے گزرنا ہو تو اس میں گردش کریں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کی زنجیر کہ فرشتوں کا ایک کاروان ہے جو دائرہ میں ذکر خدا کرتے ہیں۔^[۴]

اس حدیث سے چند نکات ملتے ہیں:

۱۔ مجالس ذکر سے مراد جتنی باغات ہیں یعنی جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں وہاں فرشتے آتے

ہیں۔

۲۔ مومنین کے لئے مستحب ہے کہ وہ اجتماعی دعا کریں۔

اصول کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی تین افراد جمع ہوتے ہیں تو وہاں فرشتوں کا

[۱] کافی: ج ۲، ص ۲۰۸

[۲] کافی: ج ۲، ص ۲۰۸

[۳] کافی: ج ۲، ص ۲۰۸

[۴] بحار الانوار: ج ۱، ص ۲۰۵

نزول ہوتا ہے۔ پس اگر دعائے خیر کریں تو وہ آمین کہتے ہیں، اگر شرکی مجلس ہو تو وہ خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے چاہیے کہ خدا ان سے شر کو دور کرے اور اللہ کی درگاہ میں شفاعت کرتے ہیں۔^[۱]

۳۔ ذکر و دعا کی مجالس میں شرکت کرنا مستحب ہے۔

بحار میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس علم و ذکر ہو خدا فرشتوں سے فرماتا ہے: ان کیلئے ثواب لکھ لو۔^[۲]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس مجلس میں ہماری احادیث بیان ہوں جس دن دل مردہ ہوں اس دن کا دل نہیں مرے گا۔

۴۲۔ مباحات خداوند

خداوند عالم اس عمل یعنی حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا سے اس کے فرشتے مباحات کرتے ہیں۔

۴۳۔ فرشتوں کا استغفار کرنا

بحار الانوار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ انہوں نے داؤد بن سرحان سے فرمایا: اے داؤد! میرے سلام میرے دوستوں اور پیروکاروں کو پہنچانا۔ خدا ایسے انسان پر رحمت کرے جو ہمارے نام پر مذاکرہ منعقد کرتا ہے۔ ان میں تیسرا فرشتہ ہوتا ہے جو دو افراد کے لئے دعا کرتا ہے۔ جب دو افراد مل کر بیٹھتے ہیں اور ہمارا ذکر کرتے ہیں، اس پر خدا فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ پس جب بھی جمع ہو ہماری احادیث بیان کر اور ہماری ذکر کا مذاکرہ برپا

[۱] کافی: ج ۲، ص ۱۸۷

[۲] کافی: ج ۲، ص ۲۸۷

کرو اور لوگوں کو ہماری طرف دعوت دو۔^[۱]

۴۴۔ ائمہ کے بعد بہترین لوگ

جو لوگ ائمہ کی ذکر کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی طرف دیتے ہیں۔ اس سے ائمہ کے آثار و برکات باقی رہتے ہیں۔ درحقیقت دین کی بقا اسی میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ عمل باقی مستحب اعمال سے بہتر ہے۔ خاص کر زمانہ غیبت میں۔ اگر مومنین اکٹھے بیٹھ کر ذکر اہل بیت علیہم السلام برپا کریں۔ علوم آل محمد علیہم السلام کی نشر و اشاعت اور مومنین سے حقائق کو بیان کرنا، ایک قسم کی اہل بیت علیہم السلام کی مدد شمار ہوتی ہے۔

۴۵۔ اولی الامر کی اطاعت

یہ دعا اولی الامر کی اطاعت ہے اور یہ بہترین چیز ہے جس سے انسان کو تقرب الہی حاصل ہوتا ہے خداوند عالم فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ. [۲]

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبان امر ہیں (فرمانِ روائی کے حقدار ہیں)۔

اولی الامر سے مراد اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ شیعہ و سنی روایات میں ملتا ہے کہ اس آیت میں اولی الامر سے مراد محمد و آل محمد علیہم السلام ہے۔ کافی، غیبت نعمانی، کمال الدین، غایۃ المرام، تفسیر برہان، بحار، مناقب وغیرہ میں ذیل آیت

[۱] بحار الانوار: ج ۱، ص ۲۰۰

[۲] سورہ نساء: ۵۹

میں بحث کو پیدا کیا جاسکتا ہے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں: جب رسول خدا ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ :

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خدا اور رسول کو ہم جانتے ہیں لیکن اولی الامر سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ میرے ائمہ ہیں اے جابر! اور میرے بعد مسلمین کے ائمہ ہیں۔ ان میں سے پہلے علی پھر حسن، پھر حسین، پھر علی بن حسین، پھر محمد بن علی جو تورات میں باقر علیہ السلام کے نام معروف ہیں۔

اے جابر! تو ان کا زمانہ پائے گا۔ پس جب تو ان کی ملاقات کرے تو میرے سلام دینا۔ پھر محمد بن علی، پھر علی بن محمد، پھر حسن بن علی اور وہ کہ جس کے ہاتھوں خدا مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔^[۱]

نیز ابو بصیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے اس آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہم اہل بیت علیہم السلام ہیں۔^[۲]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام و حضرت فاطمہ کی اولاد سے ائمہ ہیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کرتا ان کی اطاعت کا مصداق ہے۔

۴۶۔ خدا کی خوشنوی

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا سرور کا موجب اور رضائے الہی حاصل ہوتی ہے۔ جب مومن امام کے حق میں دعا کرتا ہے تو امام خوش ہوتے ہیں اور امام کی خوشحالی خدا اور رسول کی خوشحالی ہے۔

اصول کافی میں ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے: میں نے سنا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول

[۱] تفسیر برہان: ج ۱، ص ۳۸۱

[۲] تفسیر برہان: ج ۱، ص ۳۸۴

خدا ﷻ نے فرمایا: جو آدمی کسی مومن کو خوشحال کرتا ہے اس نے مجھے خوشحال کیا اور جس نے مجھے خوشحال کیا اور حقیقت اس نے خدا کو خوشحال کیا۔ [۱]

۴۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا سبب

امام صادق ؑ نے مفصل بن عمر سے فرمایا: جس نے کسی مومن کو سرور کیا خدا کی قسم اس نے ہمیں سرور کیا بلکہ خدا کی قسم رسول خدا ﷺ کو خوشحال کیا۔ [۲]
اصول کافی میں ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام صادق ؑ نے فرمایا: کسی مومن کی حاجت کو پورا کرنا تو خود مومن زیادہ خوشحال ہوتا ہے۔ [۳]

۴۸۔ محبوب ترین اعمال

یہ اعمال خدا کی طرف سے محبوب ترین عمل ہے جس سے امام کی خوشحالی ہوتی ہے۔ اصول کافی میں حضرت امام صادق ؑ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بے شک خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل مومنین کو خوش کرنا ہے۔ [۴]

[۱] کافی: ج ۱، ص ۱۸۸

[۲] کافی: ج ۱، ص ۱۸۸

[۳] کافی: ج ۱، ص ۱۹۵

[۴] کافی: ج ۱، ص ۱۸۸

۴۹۔ عالم برزخ و قیامت میں مومن

اصول کافی میں سدید میرفی سے نقل ہوا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک طولانی حدیث میں فرمایا: جب خدا مومن کو قبر سے اٹھائے گا اس حالت میں نکلتا ہے کہ آگے آگے راہ چلتا ہے جب روز قیامت کا حوٹناک ماحول کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے۔ ڈرو مت خدا کی طرف سے تمہیں خوشخبری ہو۔ پس اس کا حساب آسان ہوتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے وہ شخص کہتا ہے خدا رحمت کرے کہ تو نے مجھے خوش کیا اور کرامت الہی کی خوشخبری دی ہے۔^[۱]

۵۰۔ بہترین اعمال

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا اہل ایمان کے لئے موجب سرور ہے۔ مومن کو خوشحال کرنا بہترین اعمال میں سے ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام بن علی سے روایت ہے: میرے جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے بعد بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے کہ اس میں معصیت نہ ہو۔ میں نے دیکھا ایک غلام کتے کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ اس کے بارے میں میں نے پوچھا تو اس نے کہا: اے فرزند رسول! میں غمگین ہوں اور اس کتے کے ساتھ کھانا کھا کر خوش ہوتا ہوں کیونکہ اس کا مالک یہودی ہے اور اس سے جدا ہونا چاہتا ہوں۔

پس امام حسین علیہ السلام اس کے مالک کے پاس گئے اور دوسو دینار دے کر اس غلام کو آزاد کر دیا۔ غلام نے کہا: آپ پر قربان جاؤں۔ یہ باغ اس مالک کو دوں گا اور تمہاری رقم واپس کر دوں گا۔ امام نے فرمایا: میں نے تجھے رقم بخش دی۔

اس نے عرض کیا: میں نے رقم کو قبول کیا اور اسے غلام کو بخشا ہوں۔
 امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے غلام کو آزاد کیا اور سب کچھ اسے بخش دیا۔
 اس وقت اس کی بیوی نے کہا: میں مسلمان ہو گئی ہوں۔ میں نے اپنا حق مہر اپنے شوہر کو بخشا۔
 یہودی نے کہا: میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں اور میں نے یہ گھراہنی بیوی کو بخش دیا ہے۔^[۱]

۵۱۔ زوال غم کا باعث

ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ مومن کو خوشحال کرنا غم و اندوہ زائل ہوتے ہیں اور شادمانی و نشاط حاصل ہوتی

ہے۔

۵۲۔ حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا

جو امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کرتا ہے اس کے لئے اس دعا کے کئی فوائد و آثار ہیں:

۱۔ دعا اور طلب صلوات ہر روز۔

۲۔ خدا کی طرف سے ان پر سلام۔

۳۔ ان کے گناہ کی مغفرت۔

۴۔ ان کے امور کی اصلاح۔

۵۔ جنت میں ان کے کامیاب ہونا۔

اس مطلب پر امام سجاد کی دعائے عرفہ دلیل ہے کہ دعا کرنے کے بعد مولا صاحب الزمان علیہ السلام کے لئے اس طرح دعا فرمائی۔

(1) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (2) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ،
 ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، رَبِّ الْاَرْشَابِ، وَ اِلَهَ كُلِّ مَالُوِهٍ، وَ خَالِقَ كُلِّ مَخْلُوْقٍ، وَ
 وَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ عِلْمُ شَيْءٍ، وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 مُّخِيطٌ، وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبٌ. (3) اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ
 الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ (4) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الْكَرِيْمُ الْمُتَكَبِّرُ، الْعَظِيْمُ
 الْمُتَعَزِّزُ، الْكَبِيْرُ الْمُتَكَبِّرُ (5) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الْعَلِيُّ الْمُتَعَالِ،
 الشَّدِيْدُ الْبَحَالِ (6) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الرَّحْمَنُ الرَّحِيْمُ، الْعَلِيْمُ
 الْحَكِيْمُ. (7) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ، الْقَدِيْمُ الْحَبِيْرُ (8) وَ
 اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الْكَرِيْمُ الْاَكْرَمُ، الدَّائِمُ الْاَكْوَمُ. (9) وَ اَنْتَ اللهُ لَا
 اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ، الْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ عَدٍ (10) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ
 اِلَّا اَنْتَ، الدَّانِي فِي عُلُوِّهِ، وَ الْعَالِي فِي دُنُوِّهِ (11) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، ذُو
 الْبَهَاءِ وَ الْمَجْدِ، وَ الْكِبَرِيَّاءِ وَ الْحَمْدِ (12) وَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، الَّذِي
 اَنْشَأْتَ الْاَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ سِنْعٍ، وَ صَوَّرْتَ مَا صَوَّرْتَ مِنْ غَيْرِ مِثَالٍ، وَ
 اِهْتَدَعْتَ الْمُتَبَدِّعَاتِ بِلَا احْتِدَاءٍ. (13) اَنْتَ الَّذِي قَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيْرًا،
 وَ يَسَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ يَسِيْرًا، وَ كَبَّرْتَ مَا كُوْنَكَ تَدْبِيْرًا (14) اَنْتَ الَّذِي لَمْ
 يُعْنِكَ عَلَى خَلْقِكَ شَرِيْكٌ، وَ لَمْ يُوَازِرْكَ فِي اَمْرِكَ وَزِيْرٌ، وَ لَمْ يَكُنْ لَكَ مُشَاهِدٌ
 وَ لَا نَظِيْرٌ. (15) اَنْتَ الَّذِي اَرَدْتَ فَكَانَ حَقًّا مَا اَرَدْتَ، وَ قَضَيْتَ فَكَانَ عَدْلًا
 مَا قَضَيْتَ، وَ حَكَمْتَ فَكَانَ بَصْفًا مَا حَكَمْتَ. (16) اَنْتَ الَّذِي لَا يَخْوِيْكُ
 مَكَانٌ، وَ لَمْ يَقُمْ لِسُلْطَانِكَ سُلْطَانٌ، وَ لَمْ يُعْيِكَ بُرْهَانٌ وَ لَا بَيَانٌ. (17) اَنْتَ
 الَّذِي اَحْصَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ عَدْدًا، وَ جَعَلْتَ لِكُلِّ شَيْءٍ اَمْدًا، وَ قَدَّرْتَ كُلَّ شَيْءٍ
 تَقْدِيْرًا. (18) اَنْتَ الَّذِي قَضَرْتَ الْاَوْهَامَ عَنْ ذَاتِيَّتِكَ، وَ عَجَزْتَ الْاَفْهَامَ

عَنْ كَيْفِيَّتِكَ، وَلَمْ تُدْرِكِ الْاَبْصَارُ مَوْضِعَ اَيِّمِيَّتِكَ. (19) اَنْتَ الَّذِي لَا تُحَدُّ
فَتَكُونُ مَحْدُوداً. وَلَمْ تُمَثَّلْ فَتَكُونِ مَوْجُوداً. وَلَمْ تَلِدْ فَتَكُونِ مَوْلُوداً. (20)
اَنْتَ الَّذِي لَا ضِدَّ مَعَكَ فَيَعَايِنُكَ. وَلَا عِدْلَ لَكَ فَيُكَافِّرُكَ. وَلَا نِدَّ لَكَ
فَيُعَارِضُكَ. (21) اَنْتَ الَّذِي ابْتَدَأَ وَاخْتَرَعَ وَاسْتَخْدَعَ وَابْتَدَعَ وَأَحْسَنَ
صُنْعَ مَا صَنَعَ. (22) سُبْحَانَكَ مَا أَجَلَ شَأْنِكَ. وَأَسْنَى فِي الْأَمَاجِينِ مَكَانِكَ. وَ
أَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ (23) سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيفِ مَا أَلْطَفَكَ. وَ رَعُوفِ مَا
أَرَأَفَكَ. وَ حَكِيمِ مَا أَعْرَفَكَ (24) سُبْحَانَكَ مِنْ مَلِيكِ مَا أَمْنَعَكَ. وَ جَوَادِ مَا
أَوْسَعَكَ. وَ رَفِيعِ مَا أَرْفَعَكَ ذُو الْبَهَاءِ وَ الْمَجْدِ وَ الْكِبَرِيَاءِ وَ الْحَمْدِ. (25)
سُبْحَانَكَ بَسَطْتَ بِالْخَيْرَاتِ يَدَكَ. وَ عُرِفَتِ الْهَدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ. فَمَنِ التَّمَسَّكَ
لِيُدْنِيَ أَوْ دُنِيََا وَجَدَكَ (26) سُبْحَانَكَ خَضَعَ لَكَ مَنْ جَرَى فِي عِلْمِكَ. وَ خَشَعَ
لِعَظَمَتِكَ مَا دُونَ عَرْشِكَ. وَ انْقَادَ لِلتَّسْلِيمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ (27) سُبْحَانَكَ لَا
تُحَسُّ وَلَا تُحَسُّ وَلَا تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُنَاطُ وَلَا تُنَازَعُ وَلَا تُجَارَى وَلَا
تُتَارَى وَلَا تُخَادَعُ وَلَا تُمَازَكُ (28) سُبْحَانَكَ سَبِيلُكَ جَدُّ. وَ أَمْرُكَ رَشْدٌ. وَ
اَنْتَ حَقٌّ صَمَدٌ. (29) سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ. وَ قَضَاؤُكَ حَقٌّ. وَ إِزَادَتُكَ عَزْمٌ.
(30) سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيئَتِكَ. وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ. (31) سُبْحَانَكَ بَاهِرَ
الْآيَاتِ. فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ بَارِءَ النَّسَبَاتِ (32) لَكَ الْحَمْدُ خُدّاً يَدُومُ
يَدَوَامِكَ (33) وَ لَكَ الْحَمْدُ خُدّاً خَالِداً بِبِنْعَمَتِكَ. (34) وَ لَكَ الْحَمْدُ خُدّاً
يُوَازِي صُنْعَكَ (35) وَ لَكَ الْحَمْدُ خُدّاً يُزِيدُ عَلَى رِضَاكَ. (36) وَ لَكَ الْحَمْدُ خُدّاً
مَعَ خَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ. وَ شُكْرُ أَيقْضَرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ (37) خُدّاً لَا يَنْبَغِي إِلَّا
لَكَ. وَ لَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ (38) خُدّاً يُسْتَدَامُ بِهِ الْأَوَّلُ. وَ يُسْتَدْعَى بِهِ
دَوَامُ الْآخِرِ. (39) خُدّاً يَتَضَاعَفُ عَلَى كُرُورِ الْأَزْمِنَةِ. وَ يَتَزَايِدُ أَضْعَافاً

مُكَرِّدَةً. (40) حَمْدًا يَعْجِزُ عَنْ إِحْصَائِهِ الْحَفَظَةُ، وَ يَزِيدُ عَلَى مَا أَحْصَيْتُهُ فِي كِتَابِكَ الْكَتَبَةُ (41) حَمْدًا يُوَازِنُ عَرْشَكَ الْمَجِيدَ وَيُعَادِلُ كُرْسِيِّكَ الرَّفِيعَ. (42) حَمْدًا يَكْمُلُ لَدَيْكَ ثَوَابُهُ، وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزَاءٍ جَزَاؤُهُ (43) حَمْدًا ظَاهِرُهُ وَفُقَى لِبَاطِنِهِ، وَبَاطِنُهُ وَفُقَى لِمَصْدِقِ النِّيَّةِ (44) حَمْدًا لَمْ يَخْلُقْ خَلْقٌ مِثْلَهُ، وَ لَا يَعْرِفُ أَحَدٌ سِوَاكَ فَضْلَهُ (45) حَمْدًا يُعَانُ مِنَ اجْتِهَادِي تَعْدِيدِهِ، وَيُؤَيِّدُ مَنْ أَغْرَقَ تَرْعَا فِي تَوْفِيَّتِهِ. (46) حَمْدًا يَجْمَعُ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ، وَيَنْتَظِمُ مَا أَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ بَعْدُ. (47) حَمْدًا لَا حَمْدَ أَقْرَبُ إِلَى قَوْلِكَ مِنْهُ، وَلَا أَحْمَدَ يَمُنُ بِحَمْدِكَ بِهِ. (48) حَمْدًا يُوجِبُ بِكَرَمِكَ الْبَرِيدَ بِوُفُورِهِ، وَ تَصِلُهُ بِمَزِيدٍ بَعْدَ مَزِيدٍ طَوَّلًا مِنْكَ (49) حَمْدًا يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ، وَيُقَابِلُ عِزَّ جَلَالِكَ. (50) رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، الْمُنتَجِبِ الْمُصْطَفَى الْمَكْرُمِ الْمُقَرَّبِ، أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ، وَبَارِكْ عَلَيْهِ أَتَمَّ بَرَكَاتِكَ، وَتَرْتَّمْ عَلَيْهِ أَمْتَعِ رَحْمَاتِكَ. (51) رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، صَلَاةً زَاكِیَّةً لَا تَكُونُ صَلَاةً أَرَاكَ مِنْهَا، وَ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً نَامِيَّةً لَا تَكُونُ صَلَاةً أَلَمِي مِنْهَا، وَ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً رَاضِيَّةً لَا تَكُونُ صَلَاةً فَوْقَهَا. (52) رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، صَلَاةً تُرْضِيهِ وَتَزِيدُ عَلَى رِضَاهُ، وَ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتَزِيدُ عَلَى رِضَاكَ لَهُ وَ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً لَا تَرْضَى لَهُ إِلَّا بِهَا، وَ لَا تَرَى غَيْرَهَا لَهَا أَهْلًا. (53) رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ، وَتَقْصِلُ إِتِّصَالَهَا بِبَقَائِكَ، وَ لَا يَنْقُذُ كَمَا لَا تَنْقُذُ كُلِّمَاتُكَ. (54) رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، صَلَاةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَ أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ، وَ تَشْتَمِلُ عَلَى صَلَوَاتِ عِبَادِكَ مِنْ جَنَّتِكَ وَ إِنْسِكَ وَ أَهْلِ إِبْجَابَتِكَ، وَ تَجْتَمِعُ عَلَى صَلَاةٍ كُلِّ مَنْ ذَرَأَتْ وَ بَرَأَتْ مِنْ أَصْنَافِ خَلْقِكَ. (55) رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ، صَلَاةً تُحِيطُ بِكُلِّ صَلَاةٍ سَالِفَةٍ وَ مُسْتَأْنَفَةٍ، وَ صَلِّ

عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ، صَلَاةٌ مُرَضِيَّةٌ لَكَ وَلِيَمَن دُونَكَ، وَتُنْشِئُ مَعَ ذَلِكَ صَلَوَاتٍ
تُضَاعِفُ مَعَهَا تِلْكَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَهَا، وَتَزِيدُهَا عَلَى كُرُورِ الْإِيَّامِ زِيَادَةً فِي
تَضَاعِيفٍ لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ. (56) رَبِّ صَلِّ عَلَى أَطَايِبِ أَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِينَ
اخْتَرْتَهُمْ لِأَمْرِكَ، وَجَعَلْتَهُمْ خَزَنَةً عَلَيْكَ، وَحَفَظَةً دِينِكَ، وَخُلَفَاءَكَ فِي
أَرْضِكَ، وَحُجَجَكَ عَلَى عِبَادِكَ، وَظَهَرَ عَنْهُمْ مِنَ الرَّجْسِ وَالذَّنْسِ تَظْهِيراً
بِلَاذَتِكَ، وَجَعَلْتَهُمُ الْوَسِيلَةَ إِلَيْكَ، وَالْمُسْلِكَ إِلَى جَنَّتِكَ (57) رَبِّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، صَلَاةً تُجْزِلُ لَهُمُ بِهَا مِنْ نَحْلِكَ وَكَرَامَتِكَ، وَتُكْمِلُ لَهُمُ الْأَشْيَاءَ
مِنْ عَطَايَاكَ وَتَوَافِيكَ وَتُوفِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَظَّ مِنْ عَوَائِدِكَ وَفَوَائِدِكَ. (58)
رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَاةً لَا أَمَدَ فِي أَوَّلِهَا، وَلَا غَايَةَ لِأَمَدِهَا، وَلَا نِهَايَةَ
لَاخِرِهَا. (59) رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِمْ زِينَةً عَرْشِكَ وَمَا دُونَهُ، وَمِلءَ سَمَآوَاتِكَ وَمَا
فَوْقَهُنَّ، وَعَدَدَ أَرْضِيكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ، صَلَاةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ زُلْفَى، وَ
تَكُونُ لَكَ وَلَهُمْ رِضَى، وَمُتَّصِلَةً بِنَظَائِرِهِنَّ أَبَدًا. (60) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَيَّدْتَ
دِينَكَ فِي كُلِّ أَوَانٍ بِإِمَامٍ أَقْنَتَهُ عِلْمُا لِعِبَادِكَ، وَمَتَارَأً فِي بِلَادِكَ بَعْدَ أَنْ
وَصَلْتَ حَبْلَهُ بِحَبْلِكَ، وَجَعَلْتَهُ الدَّرِيعَةَ إِلَى رِضْوَانِكَ، وَافْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ، وَ
خَدَرْتَ مَعْصِيَتَهُ، وَأَمَرْتَ بِإِمْتِثَالِ أَوَامِرِهِ، وَالْإِنْعِيَاءِ عِنْدَ نَهْيِهِ، وَالْأَلَّا
يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ، وَلَا يَتَأَخَّرَ عَنْهُ مُتَأَخِّرٌ فَهُوَ عِصْمَةُ اللَّائِيذِينَ، وَكَهْفُ
الْمُؤْمِنِينَ وَعُرْوَةُ الْبُتْمَتِ سَكِينٍ، وَبِهَاءُ الْعَالَمِينَ. (61) اَللّٰهُمَّ فَأَوْزِعْ لِرُؤُسِكَ
شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِ، وَأَوْزِعْنَا مِثْلَهُ فِيهِ، وَآتِهِ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا،
وَأَفْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا، وَأَعِنِّهِ بِرُكْنِكَ الْأَعَزِّ، وَاشْدُدْ أَرْزَهُ، وَقَوِّ عِصْمَتَهُ، وَ
رَاعِهِ بِعَيْنِكَ، وَاجْعَلْهُ بِحِفْظِكَ، وَانْصُرْهُ بِمَلَايِكَتِكَ، وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ الْأَغْلَبِ.
(62) وَلَقِّمْنِيهِ كِتَابَكَ وَحُدُودَكَ وَشَرَائِعَكَ وَسُنَنَ رَسُولِكَ، صَلَوَاتُكَ اَللّٰهُمَّ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآخِي بِهِ مَا أَمَاتَهُ الظَّالِمُونَ مِنْ مَعَالِمِ دِينِكَ. وَاجْلُ بِهِ صَدَاءَ
الْجَوْرِ عَنْ ظَرِيقَتِكَ. وَابْنُ بِهِ الصَّرَاءَ مِنْ سَبِيلِكَ. وَارْزُلْ بِهِ النَّاكِبِينَ عَنْ
صِرَاطِكَ. وَامْنَحْ بِهِ بُغَاةَ قَضِيكَ عَوْجاً (63) وَارِنِ جَانِبَهُ لِأَوْلِيَايَاكَ. وَابْسُطْ
يَدَهُ عَلَى أَعْدَائِكَ. وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ. وَرَحْمَتَهُ وَتَعَطُّفَهُ وَتَحَنُّنَهُ. وَاجْعَلْنَا لَهُ
سَامِعِينَ مُطِيعِينَ. وَفِي رِضَاهُ سَاعِدِينَ. وَإِلَى نُصْرَتِهِ وَالدَّفَاعَةِ عَنْهُ
مُكَيِّفِينَ. وَإِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذَلِكَ
مُتَقَرِّبِينَ. (64) اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى أَوْلِيَائِهِمُ الْمُعْتَزِّفِينَ بِمَقَامِهِمْ.
الْمُتَّبِعِينَ مِنْهُمْ. الْمُتَّقَتِّفِينَ أَثَارَهُمْ. الْمُسْتَمْسِكِينَ بِغُرُورِهِمْ.
الْمُتَمَسِّكِينَ بِوَلَايَتِهِمْ. الْمُؤْتَمِّنِينَ بِإِمَامَتِهِمْ. الْمُسْلِمِينَ لِأَمْرِهِمْ.
الْمُجْتَهِدِينَ فِي طَاعَتِهِمْ. الْمُنتَظِرِينَ آيَاتِهِمْ. الْمَادِّينَ إِلَيْهِمْ أَعْيُنَهُمْ.
الْصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ الرَّازِكِيَّاتِ الْقَامِيَّاتِ الْغَادِيَّاتِ الرَّائِحَاتِ. (65) وَ
سَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى أَرْوَاحِهِمْ. وَاجْمَعْ عَلَى الثَّقَوَى أَمْرَهُمْ. وَاصْلِحْ لَهُمْ
شُؤْنَهُمْ. وَتُبْ عَلَيْهِمْ. إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ. وَ
اجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ. يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. (66) اللَّهُمَّ هَذَا
يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمُ شَرَفَتُهُ وَكَرُمَتُهُ وَعَظَمَتُهُ. نُشِرَتْ فِيهِ رَحْمَتُكَ. وَمُنِنْتَ فِيهِ
بِعَفْوِكَ. وَاجْزَلْتَ فِيهِ عَطِيَّتَكَ. وَتَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَى عِبَادِكَ. (67) اللَّهُمَّ وَأَنَا
عَبْدُكَ الَّذِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَبَعْدَ خَلْقِكَ إِتَاةً. فَجَعَلْتَهُ مِنْ
هَدِيَّتِهِ لِدِينِكَ. وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ. وَعَصَمْتَهُ بِحَبْلِكَ. وَادْخَلْتَهُ فِي جُزْبِكَ. وَ
ارْشَدْتَهُ لِمَوَالَاةِ أَوْلِيَائِكَ. وَمُعَادَاةِ أَعْدَائِكَ. (68) ثُمَّ أَمَرْتَهُ فَلَمْ يَأْتُورْ. وَ
رَجَرْتَهُ فَلَمْ يَنْزَجِرْ. وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ. فَخَالَفَ أَمْرَكَ إِلَى نَهْيِكَ. لَا
مُعَانَدَةَ لَكَ. وَلَا اسْتِكْبَاراً عَلَيْكَ. بَلْ دَعَاةَ هَوَاهُ إِلَى مَا زِيلَتْهُ وَإِلَى مَا

حَذَّرْتَهُ، وَاعَانَهُ عَلَى ذَلِكَ عَدُوَّكَ وَعَدُوَّهُ، فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفاً بِوَعِيدِكَ
 رَاجِياً لِعَفْوِكَ، وَائْتِغَاباً بِتَجَاوُزِكَ. وَكَانَ أَحَقَّ عِبَادِكَ مَعَ مَا مَنَنْتَ عَلَيْهِ إِلَّا
 يَفْعَلُ. (69) وَهَآ أَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ صَاحِراً ذَلِيلاً خَاضِعاً خَاشِعاً خَائِفاً.
 مُعْتَرِفاً بِعَظِيمٍ مِنَ الذُّنُوبِ تَحْتَمِلُهُ، وَجَلِيلٍ مِنَ الْخَطَايَا اجْتَرَمْتُهُ.
 مُسْتَجِيراً بِصَفْحِكَ، لَا يُدَا بِرَحْمَتِكَ، مُوقِناً أَنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ مُجِيرٌ. وَلَا
 يَمْنَعُنِي مِنْكَ مَانِعٌ. (70) فَعُدَّ عَلَى مَا تَعَوَّدُ بِهِ عَلَى مَنْ اقْتَرَفَ مِنْ تَغْصِيكَ، وَ
 جُدَّ عَلَى مَا تَجُودُ بِهِ عَلَى مَنْ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَيْكَ مِنْ عَفْوِكَ، وَآمَنَ عَلَى مَا لَا
 يَتَعَاظَمُكَ أَنْ تَمُنَ بِهِ عَلَى مَنْ أَمْلَكَ مِنْ غُفْرَانِكَ. (71) وَاجْعَلْ لِي فِي هَذَا
 الْيَوْمِ نَصيباً أَكُلَ بِهِ حَقّاً مِنْ رِضْوَانِكَ، وَلَا تَرُدَّنِي صِفْراً مِمَّا يَنْقَلِبُ بِهِ
 الْمُتَعَبِّدُونَ لَكَ مِنْ عِبَادِكَ (72) وَإِنِّي وَإِنْ لَمْ أَقْدِمَ مَا قَدَّمُوهُ مِنْ
 الصَّالِحَاتِ فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ وَنَفَى الْأَضْدَادِ وَالْأَشْبَاهِ عَنْكَ.
 وَآتَيْتُكَ مِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي أَمَرْتَ أَنْ تُؤْتَى مِنْهَا، وَتَقَرَّبْتُ إِلَيْكَ بِمَا لَا يَقْرُبُ
 أَحَدٌ مِنْكَ إِلَّا بِالتَّقَرُّبِ بِهِ. (73) ثُمَّ أَتْبَعْتُ ذَلِكَ بِالْإِلَاقَةِ إِلَيْكَ، وَالتَّذَلُّلِ وَ
 الْإِسْتِغَاثَةِ لَكَ، وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ، وَالثِّقَةِ بِمَا عِنْدَكَ، وَشَفَعْتُهُ بِرَجَائِكَ
 الَّتِي قَلَّ مَا يَخِيبُ عَلَيْهِ رَاجِعُكَ. (74) وَسَأَلْتُكَ مَسْأَلَةَ الْخَقِيرِ الدَّلِيلِ
 الْبَائِسِ الْفَقِيرِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ. وَمَعَ ذَلِكَ خِيفَةً وَتَضَرُّعاً وَتَعَوُّداً وَ
 تَلَوُّداً. لَا مُسْتَطِيلًا بِتَكْثُرِ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَلَا مُتَعَالِياً بِدَالَةِ الْمُطِيعِينَ، وَلَا
 مُسْتَطِيلًا بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ (75) وَأَتَابَعْتُ أَقْلَ الْأَقْلَيْنِ، وَأَذَلُّ الْأَذَلِّينِ، وَ
 مِثْلَ الذَّرَّةِ أَوْ كَوْنِهَا، فَيَا مَنْ لَمْ يُعَاجِلِ الْمُسِيئِينَ، وَلَا يَنْدَهُ الْمُتَرْفِعِينَ، وَيَا
 مَنْ يَمُنُّ بِإِقَالَةِ الْعَاثِرِينَ، وَ يَتَفَضَّلُ بِإِنْظَارِ الْخَاطِئِينَ. (76) أَنَا الْمُسِيءُ
 الْمُعْتَرِفُ الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ. (77) أَنَا الَّذِي أَقْدَمَ عَلَيْكَ مُجْتَرِئاً. (78) أَنَا الَّذِي

عَصَاكَ مُتَعَبِدًا. (79) اَنَا الَّذِي اسْتَغْفَى مِنْ عِبَادِكَ وَبَارَكَ. (80) اَنَا الَّذِي
هَابَ عِبَادُكَ وَآمَنَكَ. (81) اَنَا الَّذِي لَمْ يَزْهَبْ سَطْوَتُكَ. وَلَمْ يَخَفْ بِأَسْكَ.
(82) اَنَا الْجَانِي عَلَى نَفْسِهِ (83) اَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبِلَيتِهِ. (84) اَنَا الْقَلِيلُ الْحَيَاءِ.
(85) اَنَا الطَّوِيلُ الْعَنَاءِ. (86) بِحَقِّي مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ. وَبِمَنْ اصْطَفَيْتَهُ
لِنَفْسِكَ. بِحَقِّي مَنِ اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّتِكَ. وَ مَنِ اجْتَبَيْتَ لِشَأْنِكَ. بِحَقِّي مَنِ
وَصَلَتْ طَاعَتُهُ بِطَاعَتِكَ. وَ مَنِ جَعَلَتْ مَعْصِيَتُهُ كَمَعْصِيَتِكَ. بِحَقِّي مَنِ
قَرَنْتَ مُوَالَاتَهُ بِمُوَالَاتِكَ. وَ مَنِ نَظَمْتَ مُعَادَاتَهُ بِمُعَادَاتِكَ. تَغْتَدِي فِي يَوْمِي
هَذَا بِمَا تَتَغَدَّى بِهِ مَنْ جَارَ إِلَيْكَ مُتَنَصِّلًا. وَ عَادَ بِاسْتِغْفَارِكَ تَائِبًا. (87) وَ
تَوَلَّى بِمَا تَتَوَلَّى بِهِ أَهْلَ طَاعَتِكَ وَ الزَّلْفَى لَدَيْكَ وَ الْمَكَانَةَ مِنْكَ. (88) وَ
تَوَحَّدَنِي بِمَا تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفَى بِعَهْدِكَ. وَ اتَّعَبَ نَفْسَهُ فِي ذَاتِكَ. وَ أَجْهَدَهَا فِي
مَرْضَاتِكَ. (89) وَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي فِي جَنْبِكَ. وَ تَعْدِي طَوْرِي فِي
حُدُودِكَ. وَ مُجَاوِزَةَ أَحْكَامِكَ. (90) وَ لَا تَسْتَنْدِجْنِي بِأَمْلَانِكَ لِإِسْتِدْرَاجِ
مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ مَا عِنْدَهُ وَلَمْ يَشْرُكَكَ فِي حُلُولِ نِعْمَتِي. (91) وَ نَهَيْتَنِي مِنْ
رَفْدَةِ الْغَافِلِينَ. وَ سِنَّةِ الْمُسْرِفِينَ. وَ نَعْسَةِ الْمُخْذُولِينَ (92) وَ خُذْ بِقَلْبِي إِلَى
مَا اسْتَغْنَيْتَ بِهِ الْقَائِلِينَ. وَ اسْتَعْبَدْتَ بِهِ الْمُتَعَبِّدِينَ. وَ اسْتَنْقَذْتَ بِهِ
الْمُتَهَوِّينَ. (93) وَ أَعَذَّنِي بِمَا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ. وَ يُحَوِّلُ بَيْنِي وَ بَيْنَ حَقِّي مِنْكَ.
وَ يَصُدُّنِي عَمَّا أُحَاوِلُ لَدَيْكَ (94) وَ سَهِّلْ لِي مَسْلَكَ الْخَيْرَاتِ إِلَيْكَ. وَ
الْمُسَابِقَةِ إِلَيْهَا مِنْ حَيْثُ أَمَرْتُ. وَ الْمَشَاحَّةَ فِيهَا عَلَى مَا أَرَدْتُ. (95) وَ لَا
تَمَحَقَّنِي فِيمَنْ تَمَحَقُّ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِمَا أَوْعَدْتَ (96) وَ لَا تُهْلِكْنِي مَعَ مَنْ
يُهْلِكُ مِنَ الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقَرَّتِكَ (97) وَ لَا تُتَيِّرْنِي فِيمَنْ تُتَيِّرُ مِنَ الْمُتَعَرِّضِينَ
عَنْ سُبُلِكَ (98) وَ نَجِّنِي مِنْ غَمَرَاتِ الْفِتْنَةِ. وَ خَلِّصْنِي مِنْ لَهَوَاتِ الْبَلَاوِ. وَ

أَجْرُنِي مِنْ أَخْذِ الْإِمْلَاءِ۔ (99) وَحُلِّ بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّ يُضِلُّنِي، وَهُوَ يُؤْبِقُنِي، وَ
 مَنَقَصَةٌ تَرْهَقُنِي (100) وَلَا تُعْرِضْ عَنِّي إِعْرَاضَ مَنْ لَا تَرْضَى عَنْهُ بَعْدَ
 غَضَبِكَ (101) وَلَا تُؤْيِسْنِي مِنَ الْأَمَلِ فِيكَ فَيَغْلِبَ عَلَى الْقُنُوطِ مِنْ رَحْمَتِكَ
 (102) وَلَا تَمْنَعْنِي بِمَا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ فَتَهْطِلَنِي بِمَا تُحِبُّ لِيهِ مِنْ فَضْلِ مَحَبَّتِكَ۔
 (103) وَلَا تُرْسِلْنِي مِنْ يَدِكَ إِسْرَافًا مِنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، وَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَيْهِ، وَلَا
 إِثَابَةَ لَهُ (104) وَلَا تَزِمْنِي رَمِيٍّ مِنْ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ رِعَايَتِكَ، وَمِنْ اشْتَمَلَ
 عَلَيْهِ الْجُزْئُ مِنْ عِنْدِكَ، بَلْ خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقَطَةِ الْمُتَرَدِّينَ، وَوَهْلَةِ
 الْمُتَعَسِّفِينَ، وَزَلَّةِ الْمُغْرُورِينَ، وَوَرَطَةِ الْهَالِكِينَ۔ (105) وَعَافِنِي بِمَا
 ابْتَلَيْتَ بِهِ طَبَقَاتِ عِبِيدِكَ وَإِمَائِكَ، وَبَلِّغْنِي مَبَالِغَ مَنْ عُنِيَتْ بِهِ، وَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ، وَرَضِيتَ عَنْهُ، فَأَعَشَّتْهُ حَمِيدًا، وَتَوَفَّيْتَهُ سَعِيدًا (106) وَ
 طَوَّقْنِي طَوْقَ الْإِقْلَاعِ عَمَّا يُخْبِطُ الْحَسَنَاتِ، وَيَذْهَبُ بِالْبِرِّ كَاتٍ (107) وَأَشْعِرْ
 قَلْبِي الْإِزْدِجَارَ عَنْ قَبَاحِ السَّيِّئَاتِ، وَفَوَاضِحِ الْخَوَبَاتِ۔ (108) وَلَا تَشْغَلْنِي
 بِمَا لَا أَدْرُكُهُ إِلَّا بِكَ عَمَّا لَا يُؤْضِيكَ عَلَى غَيْرِهِ (109) وَأَنْزِعْ مِنْ قَلْبِي حُبَّ دُنْيَا
 دِينِيَّةٍ تَنْهَى عَمَّا عِنْدَكَ، وَتَصُدُّ عَنِ ابْتِغَاءِ الْوَسِيلَةِ إِلَيْكَ، وَتُذْهِلُ عَنِ
 التَّقَرُّبِ مِنْكَ۔ (110) وَزَيِّنْ لِي التَّفَرُّدَ بِمَنَاجَاتِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ (111) وَ
 هَبْ لِي عِصْمَةً تُدِينُنِي مِنْ خَشْيَتِكَ، وَتَقْطَعُنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ، وَتَفْكُنَنِي
 مِنْ أَسْرِ الْعِظَائِمِ۔ (112) وَهَبْ لِي التَّطَهُّدَ مِنْ دَنَسِ الْبَعْضِيَّانِ، وَأَذْهِبْ عَنِّي
 دَرَنَ الْخَطَايَا، وَسَرِبْلِي بِسِرِّ بَالِ عَافِيَّتِكَ، وَرِدَائِي مُعَافَاةِكَ، وَجَلْلِي
 سَوَابِغَ نِعْمَاتِكَ، وَظَاهِرَ لَدَائِقِ فَضْلِكَ وَطَوْلِكَ (113) وَأَيِّدْنِي بِتَوْفِيقِكَ وَ
 تَسْدِيدِكَ، وَاعْيُنِي عَلَى صَالِحِ الْيَتِيَّةِ، وَمَرْضِي الْقَوْلِ، وَمُسْتَحْسَنِ الْعَمَلِ، وَلَا
 تَكْلِبْنِي إِلَى حَوْلِي وَقُوَّتِي حُونَ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ۔ (114) وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ تَبْعُنُنِي

لِلْقَائِكَ، وَلَا تَفْضُحْنِي بَيْنَ يَدَيِ أَوْلِيَايِكَ، وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ، وَلَا تُذْهِبْ عَنِّي شُكْرَكَ، بَلْ أَلْزِمْنِيهِ فِي أَحْوَالِ الشَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ الْجَاهِلِينَ لِأَلَايِكَ، وَ أَوْزِعْنِي أَنْ أُثْبِتَ بِمَا أَوْلَيْتَنِيهِ، وَ اعْتَرَفَ بِمَا أَسَدَيْتَهُ إِلَيَّ. (115) وَ اجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاحِمِينَ، وَ خُذِي إِلَاكَ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِينَ (116) وَ لَا تَحْذِلْنِي عِنْدَ فَاقَتِي إِلَيْكَ، وَ لَا تَهْلِكْنِي بِمَا أَسَدَيْتَهُ إِلَيْكَ، وَ لَا تَجْعَلْنِي بِمَا جَعَلْتَ بِهِ الْمُعَايِدِينَ لَكَ، فَإِنِّي لَكَ مُسْلِمٌ، أَعْلَمُ أَنَّ الْحُجَّةَ لَكَ، وَأَنَّكَ أَوَّلُ بِالْفَضْلِ، وَ أَعُوذُ بِالْإِحْسَانِ، وَ أَهْلُ التَّقْوَى، وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، وَأَنَّكَ بَأْنُ تَغْفُو أَوَّلِي مِنْكَ بِأَنْ تُعَاقِبَ، وَأَنَّكَ بِأَنْ تَسْتُرَ أَقْرَبَ مِنْكَ إِلَى أَنْ تَشْهَرَ. (117) فَاحْشِنِي حَيَاةً طَيِّبَةً تَنْتَظِمُ بِمَا أُرِيدُ، وَ تَبْلُغُ مَا أَحِبُّ مِنْ حَيْثُ لَا إِلَهَ إِلَّا مَا تَكْرَهُ، وَ لَا أَرْتَكِبُ مَا نَهَيْتَ عَنْهُ، وَ آمِنْنِي مِيتَةً مَنْ يَسْعَى لَوْرُكَةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ. (118) وَ ذَلِّلْنِي بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ اعِزَّنِي عِنْدَ خَلْقِكَ، وَ ضَعْنِي إِذَا خَلَوْتُ بِكَ، وَ ازْفَعْنِي بَيْنَ عِبَادِكَ، وَ اغْنِنِي عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ عَنِّي، وَ رِزْقِي إِلَيْكَ فَاقَةً وَ فَقْرًا. (119) وَ اعِزَّنِي مِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، وَ مِنْ حُلُولِ الْبَلَاءِ، وَ مِنْ الذُّلِّ وَ الْعَنَاءِ، تَعَبَّدْنِي فِيمَا أَظْلَعْتَ عَلَيْهِ مِثْلِي بِمَا يَتَعَبَّدُ بِهِ الْقَادِرُ عَلَى الْبَطْشِ لَوْ لَا حِلْمُهُ، وَ الْإِخْدَ عَلَى الْجَرِيرَةِ لَوْ لَا أَكَالَتُهُ (120) وَ إِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً أَوْ سُوءًا فَتَجَنَّبْنِي مِنْهَا لَوْ إِذَا بِكَ، وَ إِذَا لَمْ تُقِنْنِي مَقَامَ فَضِيحَةٍ فِي دُنْيَاكَ فَلَا تُقِنْنِي مِثْلَهُ فِي آخِرَتِكَ (121) وَ اشفَعْ لِي أَوَائِلَ مِنْكَ بِأَوَاخِرِهَا، وَ قَدِيمَ فَوَائِدِكَ بِحَوَادِثِهَا، وَ لَا تَمْدُدْ لِي مَدًّا يَقْسُو مَعَهُ قَلْبِي، وَ لَا تَقْرَعْنِي قَارِعَةً يَذْهَبُ لَهَا بَهَائِي، وَ لَا تَسْنِنِي خَسِيسَةً يَضْعُرُ لَهَا قَدْرِي وَ لَا نَقِيسَةً يُهْجَلُ مِنْ أَجْلِهَا مَكَانِي. (122) وَ لَا تَرْعِنِي رَوْعَةَ ابْلِيسَ بِهَا، وَ لَا خِيفَةَ أَوْجَسَ دُونَهَا، اجْعَلْ هَيْبَتِي فِي وَعِيدِكَ، وَ خَذِرِي مِنْ إِعْذَارِكَ وَ انْذَارِكَ، وَ رَهْبَتِي عِنْدَ تِلَاوَةِ

آيَاتِكَ. (123) وَاعْمُرْ لِيْلِي بِإِقْطَاطِي فِيهِ لِعِبَادَتِكَ. وَتَفَرِّدِي بِإِلْتِهَادِكَ لَكَ. وَ
تَهْجُرِي بِسُكُونِي إِلَيْكَ. وَانْزَالِ حَوَائِجِي بِكَ. وَمُنَازِلِي إِيَّاكَ فِي فَكَالِكَ رَقَبَتِي
مِنْ نَارِكَ. وَاجَارَتِي بِمَا فِيهِ أَهْلُهَا مِنْ عَذَابِكَ. (124) وَلَا تَنْذِرِي فِي طُعْمَانِي
عَامِيهَا. وَلَا فِي عَمَرَتِي سَاهِيًا حَتَّى جُنِّي. وَلَا تَجْعَلِي عِظَةً لِمَنْ اتَّعَظَ. وَلَا نَكَالًا
لِمَنْ اعْتَبَرَ. وَلَا فِتْنَةً لِمَنْ نَظَرَ. وَلَا تَمَكَّرِي فِي مَمَكَّرِيهِ. وَلَا تَسْتَبْدِلِي
غَيْرِي. وَلَا تُغَيِّرِي لِاسْمِي. وَلَا تُبَدِّلِي جِسْمِي. وَلَا تَتَّخِذِي هُزُوًا لِخَلْقِكَ. وَلَا
سُخْرِيًا لَكَ. وَلَا تَبْعًا إِلَّا لِمَرْضَاتِكَ. وَلَا مُتَبَهَّنًا إِلَّا بِإِلَانِيْقَامِكَ لَكَ. (125) وَ
أَوْجِدِي بَرْدَ عَفْوِكَ. وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَرَوْحَكَ وَرَيْحَانِكَ. وَجَنَّةَ نَعِيمِكَ. وَ
أَذْقِنِي طَعْمَ الْفَرَاحِ لِمَا تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعَتِكَ. وَالْإِجْهَادِ فِيمَا يُزِيلُ لَدَيْكَ
وَعِنْدَكَ. وَآخُفِّنِي بِخُفْيَةٍ مِنْ خُفَايَاكَ. (126) وَاجْعَلِي تِجَارَتِي رَابِحَةً. وَكَرَّتِي
غَيْرَ خَاسِرَةٍ. وَآخُفِّنِي مَقَامَكَ. وَشَوْقِي لِقَاءَكَ. وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً نَصُوحًا لَا
تُبْقِي مَعَهَا ذُنُوبًا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً. وَلَا تَنْذِرْ مَعَهَا عَلَانِيَةً وَلَا سِرِيرَةً. (127) وَ
انْزِعِ الْغِلَّ مِنْ صَدْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ. وَاعْطِفْ بِقُلُوبِي عَلَى الْخَاشِعِينَ. وَكُنْ لِي
كَمَا تَكُونُ لِلصَّالِحِينَ. وَخَلِّبِي جَلِيَّةَ الْمُتَّقِينَ. وَاجْعَلِي لِسَانَ صِدْقِي فِي
الْغَايِبِينَ. وَذِكْرًا تَامِيًا فِي الْآخِرِينَ. وَوَافِي عِزِّهِ الْأَوَّلِينَ. (128) وَتَهَمَّ
سُبُوحَ نِعْمَتِكَ. عَلَيَّ. وَظَاهِرَ كَرَامَتِهَا لَدَيْكَ. اْمْلَأْ مِنْ قَوَائِدِكَ يَدِي. وَسُقِ
كَرَامَتَ مَوَاهِبِكَ إِلَيَّ. وَجَاوِزِي الْأَطْيَبِينَ مِنْ أَوْلِيَائِكَ فِي الْجَنَانِ الَّتِي
زَيَّنْتَهَا لِأَصْغِيَانِكَ. وَجَلِّلِي شَرَائِفَ نَحْلِكَ فِي الْمَقَامَاتِ الْمُعَدَّةِ لِجَنَانِكَ.
(129) وَاجْعَلِي لِي عِنْدَكَ مَقِيلًا أَوْيَ إِلَيْهِ مُطْمَئِنًّا. وَمَغَابَةً أَتَبَوَّوْهَا. وَاقْرُ
عَيْنًا. وَلَا تُقَاسِسْنِي بِعَظِيمَاتِ الْجَرَائِرِ. وَلَا تُهْلِكْنِي يَوْمَ تُبْنَى السَّرَائِرُ. وَأَزِلْ
عَنِّي كُلَّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ. وَاجْعَلِي لِي فِي الْحَقِّ طَرِيقًا مِنْ كُلِّ رَحْمَةٍ. وَاجْزِلِي لِي

قَسَمَ الْمَوَاهِبِ مِنْ تَوَالِكَ، وَوَقَّرَ صَلَاحَ حُطُوطِ الْإِحْسَانِ مِنْ أَفْضَالِكَ. (130)
 وَاجْعَلْ قَلْبِي وَائْتِقَائِي عِنْدَكَ، وَهَيِّئْ مُسْتَفْرَعًا لِمَا هُوَ لَكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي بِمَا
 تَسْتَعْمِلُ بِهِ خَالِصَتَكَ، وَأَشْرِفْ قَلْبِي عِنْدَ ذُحُولِ الْعُقُولِ طَاعَتِكَ، وَاجْمَعْ لِي
 الْغِنَى وَالْعَفَافَ وَالنَّدَةَ وَالْمُعَافَاةَ وَالصِّحَّةَ وَالسَّعَةَ وَالظَّمَأَيْنَةَ وَالْغَافِيَةَ. (131)
 وَلَا تُخْطِطْ حَسَنَاتِي بِمَا يَشُوبُهَا مِنْ مَعْصِيَتِكَ، وَلَا خَلَوَاتِي بِمَا
 يَغْرُضُ لِي مِنْ تَرَفَاتٍ فَتَنَتِكَ، وَصُنْ وَجْهِي عَنِ الطَّلَبِ إِلَى أَحَدٍ مِنَ
 الْعَالَمِينَ، وَكُنِّي عَنِ الْيَمَاسِ مَا عِنْدَ الْفَاسِقِينَ. (132) وَلَا تَجْعَلْنِي
 لِلظَّالِمِينَ ظَهِيرًا، وَلَا لَهُمْ عَلَى مَحْوِ كِتَابِكَ يَدًا وَنَصِيرًا، وَخُطْبِي مِنْ حَيْثُ لَا
 أَعْلَمُ حَيَاةً تَقِينِي بِهَا، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرَأْفَتِكَ وَ
 رِزْقِكَ الْوَاسِعِ، إِلَى إِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِينَ، وَانْمُحْ لِي إِنْْعَامَكَ، إِنَّكَ خَيْرُ
 الْمُتَنَبِّهِينَ (133) وَاجْعَلْ بَاقِيَ عُمْرِي فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ، يَا رَبَّ
 الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ
 عَلَيْهِمْ أَبَدًا أَبَدِينَ.

ترجمہ:

سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ بارالہا! تیرے ہی لئے تمام
 تعریفیں ہیں۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! اے بزرگی و اعزاز والے! اے
 پالنے والوں کے پالنے والے! اے ہر پرستار کے معبود! اے ہر مخلوق کے خالق اور ہر چیز کے
 مالک و وارث۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ ہے۔ وہ ہر چیز
 پر حاوی ہے اور ہر شے پر نگران ہے تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جو ایک اکیلا
 یکتا و یگانہ ہے اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بخشنے والا اور انتہائی بخشنے والا،
 عظمت والا اور انتہائی عظمت والا، اور بڑا اور انتہائی بڑا ہے اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی

معبود نہیں جو بلند و برتر اور بڑی قوت و تدبیر والا ہے اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، جو فیض رساں، مہربان اور علم و حکمت والا ہے اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو سننے والا، دیکھنے والا، قدیم و ازلٰی اور ہر چیز سے آگاہ ہے اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو کریم اور سب سے بڑھ کر کریم اور دائم و جاوید ہے اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو ہر شے سے پہلے اور ہر شمار میں آنے والی شے کے بعد ہے اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو (کائنات کے دسترس سے) بالا ہونے کے باوجود نزدیک اور نزدیک ہونے کے باوجود (فہم و ادراک سے) بلند ہے اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو جمال و بزرگی اور عظمت و ستائش والا ہے اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، جس نے بغیر مواد کے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور بغیر کسی نمونہ و مثال کے صورتوں کی نقش آرائی کی اور بغیر کسی کی پیروی کے موجودات کو خلعت و جود بخشا۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کا اندازہ ٹھہرایا ہے اور ہر چیز کو اس کے وظائف کی انجام دہی پر آمادہ کیا ہے اور کائنات عالم میں سے ہر چیز کی تدبیر و کار سازی کی ہے تو وہ ہے کہ آفرینش عالم میں کسی شریک کار نے تیرا ہاتھ نہیں بٹایا اور نہ کسی معاون نے تیرے کام میں تجھے مدد دی ہے اور نہ کوئی تیرا دیکھنے والا اور نہ کوئی تیرا مثل و نظیر تھا اور تو نے جو ارادہ کیا وہ حقیقی و لازمی اور فیصلہ کیا وہ عدل کے تقاضوں کے عین مطابق اور جو حکم دیا وہ انصاف پر مبنی تھا تو وہ ہے جسے کوئی جگہ گھیرے ہوئے نہیں ہے اور نہ تیرے اقتدار کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ تو دلیل و برہان اور کسی چیز کو واضح طور پر پیش کرنے سے عاجز ہے تو وہ ہے جس نے ایک ایک چیز کو شمار کر رکھا ہے اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر کر دی ہے اور ہر شے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا ہے تو وہ ہے کہ تیری کنذات کو سمجھنے سے وا ہے قاصر اور تیری کیفیت کو جاننے سے عقلیں عاجز ہیں اور تیری کوئی جگہ نہیں ہے کہ آنکھیں اس کا کھوج لگا سکتیں۔ تو وہ ہے کہ تیری کوئی حد و نہایت نہیں ہے۔ کہ تو محدود قرار پائے اور نہ تیرا تصور کیا جاسکتا ہے کہ تو تصور کی ہوئی صورت کے ساتھ ذہن میں موجود ہو سکے اور نہ تیرے کوئی

اولاد ہے کہ تیرے متعلق کسی کی اولاد ہونے کا احتمال ہو، تو وہ ہے کہ تیرا کوئی مد مقابل نہیں ہے کہ تجھ سے ٹکرائے اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے کہ تجھ پر غالب آئے کہ تجھ پر غالب آئے اور نہ تیرا کوئی مثل نظیر ہے کہ تجھ سے برابری کرے تو وہ ہے جس نے خلق کائنات کی ابتداء کی عالم کو ایجاد کیا اور اس کی بنیاد قائم کی اور بغیر کسی مادہ و اصل کے اسے وجود میں لایا اور جو بنایا اسے اپنے حسن صنعت کا نمونہ بنایا۔ تو ہر عیب سے منزہ ہے تیری شان کس قدر بزرگ اور تمام جگہوں میں تیرا پایہ کتنا بلند اور تیری حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب کس قدر حق کو آشکارا کرنے والی ہے۔ تو منزہ ہے اے صاحب لطف و احسان تو کس قدر لطف فرمانے والا ہے۔ اے مہربان تو کس قدر مہربانی کرنے والا ہے۔ اے حکمت والے تو کتنا جاننے والا ہے پاک ہے تیری ذات اے صاحب اقتدار تو کس قدر قوی و توانا ہے اے کریم! تیرا امن کرم کتنا وسیع ہے۔ اے بلند مرتبہ، تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے تو حسن و خوبی شرف و بزرگی، عظمت و کبریائی اور حمد و ستائش کا مالک ہے۔ پاک ہے تیری ذات تو نے بھلائیوں کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے تجھ ہی سے ہدایت کا عرفان حاصل ہوا ہے لہذا جو تجھے دین یا دنیا کے لئے طلب کرے تجھے پالے گا۔ تو منزہ و پاک ہے جو بھی تیرے علم میں ہے وہ تیرے سامنے سرنگوں اور جو کچھ عرش کے نیچے ہے وہ تیری عظمت کے آگے سر بہ خم اور جملہ مخلوقات تیری اطاعت کا جو اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہے۔ پاک ہے تیری ذات کہ نہ جو اس سے تجھے جانا جاسکتا ہے، نہ تجھے ٹولا اور چھو جاسکتا ہے نہ تجھ پر کسی کا حیلہ چل سکتا ہے نہ تجھے دور کیا جاسکتا ہے نہ تجھ سے نزاع ہو سکتی ہے نہ مقابلہ نہ تجھ سے جھگڑا کیا جاسکتا ہے اور نہ تجھے دھوکا اور فریب دیا جاسکتا ہے۔ پاک ہے تیری ذات تیرا راستہ سیدھا اور ہموار، تیرا فرمان سراسر حق و صواب اور تو زندہ و بے نیاز ہے۔ پاک ہے تو تیری گفتار حکمت آمیز، تیرا فیصلہ قطعی اور تیرا ارادہ حتمی ہے پاک ہے تو نہ کوئی تیری مشیت کو رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی تیری باتوں کو بدل سکتا ہے۔ پاک ہے تو اے درخشندہ نشانوں والے۔ اے آسمانوں کے خلق فرمانے والے اور ذی روح چیزوں کے پیدا کرنے والے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں ایسی تعریفیں جن کی بیشکلی

تیری بیگلی سے وابستہ ہے اور تیرے ہی لئے ستائش ہے ایسی ستائش جو تیری نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے اور تیرے ہی لئے حمد و ثناء ہے ایسی جو تیرے کرم و احسان کے برابر ہو اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی جو تیری رضامندی سے بڑھ جائے اور تیرے ہی لئے حمد و سپاس ہے ایسی جو ہر حمد گزار کی حمد پر مشتمل ہو اور جس کے مقابلہ میں ہر شکر گزار کا شکر پیچھے رہ جائے۔ ایسی حمد جو تیرے علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہ ہو اور نہ تیرے سوا کسی کے تقرب کا وسیلہ بنے۔ ایسی حمد جو پہلی حمد کے دوام کا سبب قرار پائے اور اس کے ذریعہ آخری حمد کے دوام کی التجاء کی جائے۔ ایسی حمد جو زمانہ کی گردشوں کے ساتھ بڑھتی جائے اور پے در پے اضافوں سے زیادہ ہوتی رہے ایسی حمد کہ نگہبانی کرنے والے فرشتے اس کے شمار سے عاجز آجائیں۔ ایسی حمد کہ جو کا تباہ اعمال نے تیری کتاب میں لکھ دیا ہے اس سے بڑھ جائے ایسی حمد جو تیرے عرش بزرگ کے ہم وزن اور تیری بلند پائی کرسی کے برابر ہو۔ ایسی حمد جس کا اجر و ثواب تیری طرف سے کامل اور جس کی جزا تمام جزاؤں کو شامل ہو ایسی حمد کہ جس کا ظاہر، باطن سے ہمنوا اور باطن صدق نیت سے ہم آہنگ ہو۔ ایسی حمد کہ کسی مخلوق نے ویسی تیری حمد نہ کی ہو اور تیرے سوا کوئی اس کی فضیلت و برتری سے آشنا نہ ہو۔ ایسی حمد کہ جو اسے بکثرت بجالانے کے لئے کوشاں ہو۔ اسے (تیری طرف سے) مدد حاصل ہو اور جو اسے انجام تک پہنچانے کے لئے سعی و مبلغ کرے اسے توفیق و تائید نصیب ہو، ایسی حمد جو تمام اقسام حمد کی جامع ہو جنہیں تو موجود کر چکا ہے اور ان اقسام کو بھی شامل ہو جنہیں تو بعد میں موجود کرے گا۔ ایسی حمد کہ اس سے بڑھ کر کوئی حمد تیری مراد سے قریب تر نہ ہو اور جو شخص اس طرح کی حمد کرے اس سے بڑھ کر کوئی حمد گزار نہ ہو۔ ایسی حمد جو تیرے فضل و کرم سے اپنی فراوانی کے باعث افزائش نعمت کا سبب ہو اور تو اپنے لطف و احسان سے اس کے ساتھ پیہم اضافہ کا سلسلہ قائم رکھے۔ ایسی حمد جو تیری بزرگی ذات کے شایاں تیرے شرف جلال کے ہمدوش ہو پروردگار! محمد اور ان کی آل پر سب رحمتوں سے افضل و برتر رحمت نازل فرما! وہ محمد جو برگزیدہ معزز و گرامی مقرب ہیں اور ان پر اپنی کامل ترین برکتوں کا اضافہ فرما اور اپنی نفع رساں

رحمتوں کے ساتھ ان پر رحم و کرم فرما۔ پروردگارا! محمد اور ان کی آل پر رحمت فرماں نازل کر جس سے فراوانی میں کوئی رحمت نہ بڑھ سکے اور ان پر ایسی بڑھنے والی رحمت نازل فرما جس سے زیادہ کوئی رحمت بڑھنے والی نہ ہو اور ان پر ایسی پسندیدہ رحمت نازل فرما جس سے بالاتر کوئی رحمت نہ ہو۔ پروردگارا! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جو انہیں خوش و خوشنود کرے اور ان کی خوشنودی سے بڑھ جائے اور ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تو ان کے لئے اس کے سوا کسی رحمت کو پسند نہ کرے اور نہ ان کے علاوہ کسی کو اس رحمت کا سزاوار سمجھے۔ پروردگارا! محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تیری جانب سے جس رضا مندی کے وہ مستحق ہیں اس سے بڑھ جائے اور اس کا پیوند تیرے بقاء و دوام سے جڑا رہے اور اس کا سلسلہ کہیں ختم نہ ہو جس طرح تیرے کلمے ختم نہ ہوں گے۔ پروردگارا! محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما۔ جو تیرے فرشتوں، نبیوں، رسولوں اور اطاعت کرنے والوں کے درود و رحمت کو شامل ہو اور تیرے بندوں میں سے جنوں، انسانوں اور تیری دعوت کو قبول کرنے والوں کے درود و سلام پر مشتمل ہو اور تیری ہر قسم کی مخلوقات کہ جنہیں تو نے خلق کیا اور عالم وجود میں لایا سب کی رحمتوں پر حاوی ہو۔ پروردگارا! آنحضرت پر، ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو گذشتہ اور آئندہ سب رحمتوں کو محیط ہوں ان پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک اور تیرے علاوہ دوسروں کے نزدیک پسندیدہ ہو اور ان رحمتوں کے ساتھ ایسی رحمتیں بھیجتا رہے کہ ان کے بھیجنے کے وقت تو پہلی رحمتوں کو وگنا کر دے اور انہیں زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ دو چند کر کے اتنا بڑھاتا جائے کہ جنہیں تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے۔ پروردگارا! ان کے اہل بیت اطہار پر رحمت نازل فرما جنہیں تو نے امر دین و شریعت کے لئے منتخب فرمایا۔ اے علم کا خزینہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور زمین میں اپنا خلیفہ و جانشین اور بندوں پر اپنی حجت بنایا اور جنہیں اپنے ارادہ (ازلی) سے ہر قسم کی نجاست و آلودگی سے پاک و صاف رکھا اور جنہیں اپنے تک پہنچنے کا وسیلہ اور جنت تک آنے کا راستہ قرار دیا۔ پروردگارا! محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جس کے ذریعہ تو ان

کے لئے اپنی بخشش و کرامت کو فراواں اور ان کے لئے عطایا و انعامات کامل کرے اور اپنے تحائف و منافع میں سے انہیں وافر حصہ بخشے۔ پروردگار! ان پر اور ان کے اہل بیت پر ایسی رحمت نازل فرما کہ نہ اس کی ابتدا کی کوئی مدت، نہ اس مدت کی کوئی انتہا اور نہ اس کا کوئی آخری کنارہ ہو۔ پروردگار! ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تیرے عرش اور جو کچھ زیر عرش ہے سب کے ہموزن ہو اور اس مقدار میں ہو کہ آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں کے اوپر ہے سب کو بھر دے اور زمینوں اور جو کچھ زمینوں کے نیچے اور ان کے اندر ہے ان کے شمار کے برابر ہو ایسی رحمت جو انہیں تیرے تقرب کی منزل اعلیٰ پر پہنچا دے اور تیرے لئے اور ان کے لئے سرمایہ خوشنودی ہو اور اپنے جیسی دوسری رحمتوں سے ہمیشہ متصل رہے۔ بارالہا! تو نے ہر زمانہ میں ایک ایسے امام کے ذریعہ اپنے دین کی تائید فرمائی ہے جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے نشان راہ قرار دیا اور شہروں میں منار ہدایت بنا کر قائم کیا جبکہ تو نے اپنے پیان اطاعت کو اس کے پیان اطاعت سے وابستہ کر دیا جسے اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا جس کی اطاعت فرض کر دی جس کی نافرمانی سے ڈر یا جس کے احکام کی بجا آوری اور جس کے منع کرنے پر باز رہنے کا حکم دیا اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے والا اس سے آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا اس سے پیچھے نہ رہے۔ وہ پناہ طلب کرنے والوں کے لئے سر و سامان حفاظت، اہل ایمان کے لئے جائے پناہ و استکان دامن کے لئے مضبوط سہارا اور تمام جہان کی رونق و زیبائش ہے بارالہا! اپنے ولی و پیشوا کے دل میں اس انعام پر جو اسے بخشا ہے اذائے شکر کا الہام فرما اور اس کے وجود کے باعث و یساعی ادائے شکر کا جذبہ ہمارے دل میں پیدا کر اور اسے اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس سے ہر طرح کی مدد پہنچے اور اس کے لئے کامیابی و کامرانی کی راہ باسانی کھول دے اور اپنے مضبوط سہارے سے اس کی مدد فرما۔ اس کی پشت کو مضبوط اور بازو کو قوی کر اپنی نظر توجہ سے اس کی حفاظت اور اپنی نگہداشت سے اس کی حمایت فرما اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد اور اپنے غالب آنے والے سپاہ و لشکر سے اس کی کمک فرما اور اس کے ذریعہ اپنی کتاب اور حدود

واحکام اور اپنے رسول (ان پر اے اللہ تیری طرف سے درود و رحمت ہو) کی روشوں کو قائم کر اور ان کے ذریعہ ظالموں نے دین کے جن نشانات کو مٹا ڈالا ہے (از سر نو زندہ کر دے اور ظلم و جور کے زنگ کو اپنی شریعت سے دور اور اپنی راہ کی دشواریوں کو برطرف کر دے اور جو لوگ تیری راہ صواب سے روگردانی کرنے والے ہیں انہیں ختم اور جو تیرے راہ راست میں کچی پیدا کرتے ہیں انہیں نیست و نابود کر دے اور اسے اپنے دوستوں کے لئے نرم و بردبار قرار دے اور دشمنوں (پر غلبہ و تسلط) کے لئے اس کے ہاتھوں کو کھول دے اور ہمیں اس کی طرف سے رافت و رحمت اور شفقت و مہربانی عطا فرما اور اس کی بات پر کان دھرنے والا اور اطاعت کرنے والا اور اس کی خوشنودی کے لئے کوشاں رہنے والا اور اس کی نصرت و تائید اور دشمنوں سے دفاع کے سلسلہ میں مدد دینے والا اور اس وسیلہ سے تجھ سے اور تیرے رسول (اے خدا ان پر تیرا درود و سلام ہو) سے تقرب چاہنے والا قرار دے۔ اے اللہ ان کے دوستوں پر بھی رحمت نازل فرما جو ان کے مرتبہ و مقام کے معترف، ان کے طریق و مسلک کے تابع، ان کے نقش قدم پر گامزن۔ ان کے سررشتہ دین سے وابستہ، ان کی دوستی و ولایت سے متمسک، ان کی امامت کے پیرو، ان کے احکام کے فرمانبردار، ان کی اطاعت میں سرگرم عمل، ان کے زمانہ اقتدار کے شہر اور ان کے لئے چشم براہ ہیں۔ ایسی رحمت جو بابرکت، پاکیزہ اور بڑھنے والی اور ہر صبح و شام نازل ہونے والی ہو اور ان پر اور ان کے ارواح (طیبہ) پر سلامتی نازل فرما اور ان کے کاموں کو صلاح و تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کر اور ان کے حالات کی اصلاح فرما اور ان کی توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا، اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلہ سے ان کے ساتھ دارالسلام (جنت) میں جگہ دے۔ اے سب رحیموں سے زیادہ رحیم، پروردگار! یہ روز عرفہ وہ دن ہے جسے تو نے شرف، عزت اور عظمت بخشی ہے جس میں اپنی رحمتیں پھیلا دیں اور اپنے غنہ و درگزر سے احسان فرمایا۔ اپنے عطیوں کو فراوان کیا اور اس کے وسیلہ سے اپنے بندوں پر تفضل فرمایا ہے۔ اے اللہ میں تیرا وہ بندہ ہوں جس پر تو نے اس کی خلقت سے پہلے اور خلقت کے بعد

انعام و احسان فرمایا ہے اس طرح کہ اسے ان لوگوں میں سے قرار دیا جنہیں تو نے اپنے دین کی ہدایت کی، اپنے اداے حق کی توفیق بخش جن کی اپنی ریسماں کے ذریعہ حفاظت کی جنہیں اپنی جماعت میں داخل کیا اور اپنے دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کی ہدایت فرمائی ہے۔ بالیں ہمہ تو نے اسے حکم دیا تو اس نے حکم نہ مانا، اور منع کیا تو وہ باز نہ آیا اور اپنی معصیت سے روکا تو وہ تیرے حکم کے خلاف امر ممنوع کا مرتکب ہوا، یہ تجھ سے عناد اور تیرے مقابلہ میں تکبر کی رو سے نہ تھا بلکہ خواہش نفس نے اسے ایسے کاموں کی دعوت دی جب سے تو نے روکا اور ڈرایا تھا اور تیرے دشمن اور اس کے دشمن (شیطان ملعون) نے ان کاموں میں اس کی مدد کی۔ چنانچہ اس نے تیری دھمکی سے آگاہ ہونے کے باوجود تیرے عفو کی امید کرتے ہوئے اور تیرے درگزر پر بھروسہ رکھتے ہوئے گناہ کی طرف اقدام کیا۔ حالانکہ ان احسانات کی وجہ سے جو تو نے اس پر کئے تھے تمام بندوں میں وہ اس کا سزاوار تھا کہ ایسا نہ کرتا، اچھا پھر میں تیرے سامنے کھڑا ہوں بالکل خوار و ذلیل، سراپا عجز و نیاز اور لرزاں و ترساں۔ ان عظیم گناہوں کا جن کا بوجھ اپنے سر اٹھایا ہے اور ان بڑی خطاؤں کا جن کا ارتکاب کیا ہے اعتراف کرتا ہوں تیرے دامن عفو میں پناہ چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتا ہوں اور یہ یقین رکھتا ہوں کہ کوئی پناہ دینے والا (تیرے عذاب سے مجھے پناہ نہیں دے سکتا) اور کوئی بچانے والا (تیرے غضب سے) مجھے بچا نہیں سکتا۔ لہذا (اس اعتراف گناہ و اظہار ندامت کے بعد) تو میری پردہ پوشی فرما جس طرح گناہگاروں کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور مجھے معافی عطا کر جس طرح ان لوگوں کو معافی عطا کرتا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا ہو اور مجھ پر اس بخشش و آمرزش کے ساتھ احسان فرما کہ جس بخشش و آمرزش سے تو اپنے امیدوار پر احسان کرتا ہے تو تجھے بڑی نہیں معلوم ہوتی اور میرے لئے آج کے دن ایسا حظ و نصیب قرار دے کہ جس کے ذریعہ تیری رضامندی کا کچھ حصہ پاسکوں اور تیرے عبادت گزار بندے جو (اجر و ثواب کے) تحائف لے کر پلٹے ہیں مجھے ان سے خالی ہاتھ نہ پھیر۔ اگرچہ وہ نیک اعمال جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں میں نے آگے نہیں بھیجے لیکن میں

نے تیری وحدت و یکتائی کا عقیدہ اور یہ کہ تیرا کوئی حریف شریک کار اور مثل و نظیر نہیں ہے پیش کیا ہے اور انہی دروازوں سے جن دروازوں سے تو نے آنے کا حکم دیا ہے آیا ہوں اور ایسی چیز کے ذریعہ جس کے بغیر کوئی تجھ سے تقرب حاصل نہیں کر سکتا، تقرب چاہا ہے پھر تیری طرف رجوع و بازگشت، تیری بارگاہ میں تذلل و عاجزی اور تجھ سے نیک گمان اور تیری رحمت پر اعتماد کو طلب تقرب کے ہمراہ رکھا ہے اور اس کے ساتھ ایسی امید کا ضخیمہ بھی لگا دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے تجھ سے امید رکھنے والا محروم نہیں رہتا اور تجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے جس طرح کوئی بے قدر، ذلیل، شکستہ حال، تہی دست خوف زدہ اور طلبگار پناہ سوال کرتا ہوں اور اس حالت کے باوجود میرا یہ سوال خوف، عجز و نیاز مندی، پناہ طلبی اور امان خواہی کی رو سے ہے نہ متکبروں کے تکبر کے ساتھ برتری جتانے، نہ اطاعت گزاروں کے (اپنی عبادت پر) فخر و اعتماد کی بنا پر اترتے اور نہ سفارش کرنے والوں کی سفارش پر سر بلندی دکھاتے ہوئے اور میں اس اعتراف کے ساتھ تمام کمزوروں سے کمتر خوار و ذلیل لوگوں سے ذلیل تر اور ایک چیونٹی کے مانند بلکہ اس سے بھی پست تر ہوں۔ اے وہ جو گنہگاروں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور نہ سرکشوں کو (اپنی نعمتوں سے) روکتا ہے۔ اے وہ جو لغزش کرنے والوں سے درگزر فرما کر احسان کرتا ہے اور گنہگاروں کو مہلت دے کر تفصل فرماتا ہے میں وہ ہوں جو گنہگار گناہ کا معترف، خطا کار اور لغزش کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے تیرے مقابلہ میں جرات سے کام لیتے ہوئے پیش قدمی کی۔ میں وہ ہوں جس نے دیدہ دانستہ گناہ کیے۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے گناہوں کو تیرے بندوں سے چھپایا اور تیرے سامنے کھلم کھلا مخالفت کی۔ میں وہ ہوں جو تیرے بندوں سے ڈرتا رہا، اور تجھ سے بیخوف رہا، میں وہ ہوں جو تیری ہیبت سے ہراساں اور تیرے عذاب سے خوف زدہ نہ ہوا۔ میں خود ہی اپنے حق میں مجرم اور بلا و مصیبت کے ہاتھوں میں گروی ہوں میں ہی شرم و حیا سے عاری اور طویل رنج و تکلیف میں مبتلا ہوں میں تجھے اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے مخلوقات میں سے منتخب کیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے اپنے لئے پسند فرمایا۔ اس

کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے کائنات میں سے برگزیدہ کیا اور جسے اپنے احکام (کی تبلیغ) کے لئے چن لیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملا دیا اور جس کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی کے مانند قرار دیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی محبت کو اپنی محبت سے مقرون اور جس کی دشمنی کو اپنی دشمنی سے وابستہ کیا ہے۔ مجھے آج کے دن اس دامن رحمت میں ڈھانپ لے جس سے ایسے شخص کو ڈھانپتا ہے جو گناہوں سے دست بردار ہو کر تجھ سے نالہ و فریاد کرے اور تائب ہو کر تیرے دامن مغفرت میں پناہ چاہے اور جس طرح اپنے اطاعت گزاروں اور قرب و منزلت والوں کی سرپرستی فرماتا ہے اسی طرح میری سرپرستی فرما اور جس طرح ان لوگوں پر جنہوں نے تیرے عہد کو پورا کیا تیری خاطر اپنے کو تعجب و مشقت میں ڈالا اور تیری رضامندیوں کے لئے سختیوں کو جھیلا۔ خود تنہا احسان کرتا ہے اس طرح مجھ پر بھی تنہا احسان فرما اور تیرے حق میں کو تباہی کرنے، تیرے حدود سے تجاوز ہونے اور تیرے احکام کے پس پشت ڈالنے پر میرا مواخذہ نہ کر اور مجھے اس شخص کے مہلت دینے کی طرح مہلت دے کر رفتہ رفتہ اپنے عذاب کا مستحق نہ بنا، جس نے اپنی بھلائی کو مجھ سے روک لیا اور سمجھتا یہ ہے کہ بس وہی نعمت کا دینے والا ہے یہاں تک کہ تجھے بھی ان نعمتوں کے دینے میں شریک نہ سمجھا ہو۔ مجھے غفلت شعاروں کی نیند، بے راہروں کے خواب اور حرماں نصیبوں کی غفلت سے ہوشیار کر دے اور میرے دل کو اس راہ عمل پر لگا جس پر تو نے اطاعت گزاروں کو لگایا ہے اور اس عبادت کی طرف مائل فرما جو عبادت گزاروں سے تو نے چاہی ہے اور ان چیزوں کی ہدایت کر جن کے وسیلہ سے ہل انگاروں کو رہائی بخشی ہے اور جو باتیں تیری بارگاہ سے دور کر دیں اور میرے اور تیرے ہاں کے حظ و نصیب کے درمیان حائل اور تیرے ہاں کے مقصد و مراد سے مانع ہو جائیں ان سے محفوظ رکھ اور نیکیوں کی راہ پتائی اور ان کی طرف سبقت جس طرح تو نے حکم دیا ہے اور ان کی بڑھ چڑھ کر خواہش جیسا کہ تو نے چاہا ہے میرے لئے ہل و آسان کر اور اپنے عذاب و وعید کو سبک سمجھنے والوں کے ساتھ کہ جنہیں تو تباہ کرے گا مجھے تباہ نہ کرنا اور جنہیں دشمنی پر آمادہ ہونے

کی وجہ سے ہلاک کرے گا ان کے ساتھ مجھے ہلاک نہ کرنا اور اپنی سیدھی راہوں سے انحراف کرنے والوں کے زمرہ میں کہ جنہیں تو برباد کرے گا مجھے برباد نہ کرنا اور فتنہ و فساد کے بھنور سے مجھے نجات دے اور بلا کے منہ سے چھڑا لے اور زمانہ مہلت (کی بد اعمالیوں) پر گرفت سے پناہ دے اور اس دشمن کے درمیان جو مجھے بہکائے اور اس خواہش نفس کے درمیان جو مجھے تباہ و برباد کرے اور اس نقص و عیب کے درمیان جو مجھے گھیر لے حائل ہو جا اور جیسے اس شخص سے کہ جس پر غضب ناک ہونے کے بعد تو راضی نہ ہو رخ پھیر لیتا ہے اسی طرح مجھ سے رخ نہ پھیر اور جو امیدیں تیرے دامن سے وابستہ کئے ہوئے ہوں ان میں مجھے بے آس نہ کر کہ تیری رحمت سے یاس و ناامیدی مجھ پر غالب آ جائے اور مجھے اتنی نعمتیں بھی نہ بخش کہ جن کے اٹھانے کی میں طاقت نہیں رکھتا کہ تو فروانی محبت سے مجھ پر وہ بار لا دے جو مجھے گرا نبار کر دے اور مجھے اس طرح اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑ دے جس طرح اسے چھوڑ دیتا ہے جس میں کوئی بھلائی نہ ہو اور نہ مجھے اس سے کوئی مطلب ہو اور نہ اس کے لئے توبہ و بازگشت ہو، اور مجھے اس طرح نہ پھینک دے جس طرح اسے پھینک دیتا ہے جو تیری نظر توجہ سے گر چکا ہو، اور تیری طرف سے ذلت و رسوائی اس پر چھائی ہوئی ہو بلکہ گرنے والوں کے گرنے سے اور کج روؤں کے خوف و ہراس سے اور فریب خوردہ لوگوں کے لغزش کھانے سے اور ہلاک ہونے والوں کے ورطہ ہلاکت میں گرنے سے میرا ہاتھ تھام لے اور اپنے بندوں اور کینزوں کے مختلف طبقوں کو جن چیزوں میں مبتلا کیا ہے ان سے مجھے عافیت و سلامتی بخش اور جنہیں تو نے مورد عنایت قرار دیا، جنہیں نعمتیں عطا کیں، جن سے راضی و خوشنود ہوا، جنہیں قابل ستائش زندگی بخشی اور سعادت و کامرانی کے ساتھ موت دی ان کے مراتب و درجات پر مجھے فائز کر اور وہ چیزیں جو نیکیوں کو محو اور برکتوں کو زائل کر دیں ان سے کنارہ کشی اس طرح میرے لئے لازم کر دے جس طرح گردن میں پڑا ہوا طوق اور برے گناہوں اور رسوا کرنے والی معصیوں سے علیحدگی و نفرت کو میرے دل کے لئے اس طرح ضروری قرار دے جس طرح بدن سے چمنا ہوا لباس اور مجھے دنیا میں مصروف کر کے کہ

جسے تیری مدد کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا ان اعمال سے کہ جن کے علاوہ تجھے کوئی اور چیز مجھ سے خوش نہیں کر سکتی، روک نہ دے اور اس پست دنیا کی محبت کہ جو تیرے ہاں کی سعادت ابدی کی طرف متوجہ ہونے سے مانع اور تیری طرف وسیلہ طلب کرنے سے سد راہ اور تیرا تقرب حاصل کرنے سے غافل کرنے والی ہے میرے دل سے نکال دے اور مجھے ملکہ عصمت عطا فرما جو مجھے تیرے خوف سے قریب، ارتکاب محرمات سے الگ اور کبیرہ گناہوں کے بندھنوں سے رہا کر دے اور مجھے گناہوں کی آلودگی سے پاکیزگی عطا فرما اور معصیت کی کثافتوں کو مجھ سے دور کر دے اور عافیت کا جامہ مجھے پہنا دے اور اپنی سلامتی کی چادر اڑھا دے اور اپنی وسیع نعمتوں سے مجھے ڈھانپ لے اور میرے لئے اپنے عطایا و انعامات کا سلسلہ پیہم جاری رکھ اور اپنی توفیق و راہ حق کی رہنمائی سے مجھے تقویت دے اور پاکیزہ نیت، پسندیدہ گفتار اور شائستہ کردار کے سلسلہ میں میری مدد فرما اور اپنی قوت و طاقت کے بجائے مجھے میری قوت و طاقت کے حوالے نہ کر اور جس دن مجھے اپنی ملاقات کے لئے اٹھائے مجھے ذلیل و خوار اور اپنے دوستوں کے سامنے رسوا نہ کرنا، اور اپنی یاد میرے دل سے فراموش نہ ہونے دے اور اپنا شکر و سپاس مجھ سے زائل نہ کر۔ بلکہ جب تیری نعمتوں سے بے خبر، سہو و غفلت کے عالم میں ہوں، میرے لئے ادائے شکر لازم قرار دے، اور میرے دل میں یہ بات ڈال دے کہ جو نعمتیں تو نے بخشی ہیں ان پر حمد و توصیف اور جو احسانات مجھ پر کئے ہیں ان کا اعتراف کروں، اور اپنی طرف میری توجہ کو تمام توجہ کرنے والوں سے بالاتر اور میری حمد سرائی کو تمام حمد کرنے والوں سے بلند تر قرار دے اور جب مجھے تیری احتیاج ہو تو مجھے اپنی نصرت سے محروم نہ کرنا اور جن اعمال کو تیری بارگاہ میں پیش کیا ہے ان کو میرے لئے وجہ ہلاکت نہ قرار دینا، اور جس عمل و کردار کے پیش نظر تو نے اپنے نافرمانوں کو دھکرا رہے یوں مجھے اپنی بارگاہ سے دھککا نہ دینا، اس لئے کہ میں تیرا مطیع و فرمانبردار ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ حجت و برہان تیرے ہی لئے ہے اور تو فضل و بخشش کا زیادہ سزاوار اور لطف و احسان کے ساتھ فائدہ رساں اور اس لائق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور اس کا

اہل ہے کہ مغفرت سے کام لے اور اس کا زیادہ سزاوار ہے کہ سزا دینے کے بجائے پردہ پوشی تیری روش سے قریب تر ہے۔ تو پھر مجھے ایسی پاکیزہ زندگی دے جو میرے حسب دل خواہ امور پر مشتمل اور میری دلپسند چیزوں پر مبنی ہو اس طرح کہ جس کام کو تو ناپسند کرے اسے بجانہ لاؤں اور جس سے منع کرے اس کا ارتکاب نہ کروں اور مجھے اس شخص کی سی موت دے جس کا نور اس کے آگے اور اس کے داہنی طرف چلتا ہو اور مجھے اپنی بارگاہ میں عاجز و نگوں سار اور لوگوں کے نزدیک باوقار بنا دے اور جب تجھ سے تخلیہ میں راز و نیاز کروں تو مجھے پست و سرفاقدہ اور اپنے بندوں میں بلند مرتبہ قرار دے اور جو مجھ سے بے نیاز ہو اس سے مجھے بے نیاز کر دے اور میرے فقر و احتیاج کو اپنی طرف بڑھا دے اور دشمنوں کے خندہ زیر لب، بلاؤں کے ورود اور ذلت و سختی سے پناہ دے اور میرے ان گناہوں کے بارے میں کہ جن پر تو مطیع ہے اس شخص کے مانند میری پردہ پوشی فرما کہ اگر اس کا حلم مانع نہ ہوتا تو وہ سخت گرفت پر قادر ہوتا اور اگر اس کی روش میں نرمی نہ ہوتی وہ گناہوں پر مواخذہ کرتا اور جب کسی جماعت کو تو مصیبت میں گرفتار یا بلاؤں کیبت سے دوچار کرنا چاہے، تو در صورتیکہ میں تجھ سے پناہ طلب ہوں اس مصیبت سے نجات دے اور جب کہ تو نے مجھے دنیا میں رسوائی کے موقف میں کھڑا نہیں کیا تو اس طرح آخرت میں بھی رسوائی کے مقام پر کھڑا نہ کرنا اور میرے لئے دنیوی نعمتوں کو اخروی نعمتوں سے اور قدیم فائدوں کو جدید فائدوں سے ملادے اور مجھے اتنی مہلت نہ دے کہ اس کے نتیجہ میں میرا دل سخت ہو جائے اور ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جس سے میری عزت و آبرو جاتی رہے اور ایسی ذلت سے دوچار نہ کر جس سے میری قدر و منزلت کم ہو جائے اور ایسے عیب میں گرفتار نہ کر جس سے میرا مرتبہ و مقام جانا نہ جاسکے اور مجھے اتنا خوف زدہ نہ کر کہ میں مایوس ہو جاؤں اور ایسا خوف نہ دلا کہ ہراساں ہو جاؤں۔ میرے خوف کو اپنی وعید و سرزنش میں اور میرے اندیشہ کو تیرے عذر تمام کرنے اور ڈرانے میں منحصر کر دے اور میرے خوف و ہراس کو آیات (قرآنی) کی تلاوت کے وقت قرار دے اور مجھے اپنی عبادت کے لئے بیدار رکھنے، خلوت و تنہائی میں دعا و مناجات کے

لئے جاگئے، سب سے الگ رہ کر تجھ سے لو لگانے، تیرے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرنے، دوزخ سے گلو خلاصی کے لئے بار بار التجاء کرنے، اور تیرے اس عذاب سے جس میں اہل دوزخ گرفتار ہیں پناہ مانگنے کے وسیلہ سے میری راتوں کو آباد کر اور مجھے سرکشی میں سرگردان چھوڑ نہ دے اور نہ غفلت میں ایک خاص وقت تک غافل و بے خبر پڑا رہنے دے اور مجھے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت اور دیکھنے والوں کے لئے فتنہ و گمراہی کا سبب نہ قرار دے اور مجھے ان لوگوں میں جن سے تو (ان کے مکر کی پاداش میں) مکر کرے گا شمار نہ کر اور (انعام و بخشش کے لئے) میرے عوض دوسرے کو انتخاب نہ کر۔ میرے نام میں تغیر اور جسم میں تبدیلی نہ فرما اور مجھے مخلوقات کے لئے مضحکہ اور اپنی بارگاہ میں لائق استہزاء نہ قرار دے۔ مجھے صرف ان چیزوں کا پابند بنا جن سے تیری رضا مندی وابستہ ہے اور صرف اس زحمت سے دو چار کر جو (تیرے دشمنوں سے) انتقام لینے کے سلسلہ میں ہو اور اپنے غنودہ و درگزر کی لذت اور رحمت، راحت و آسائش گل وریحان اور جنت نعیم کی شیرینی سے آشنا کر اور اپنی وسعت و تونگری کی بدولت ایسی فراغت سے روشناس کر جس میں تیرے پسندیدہ کاموں کو بجالا سکوں اور ایسی سعی و کوشش کی توفیق دے جو تیری بارگاہ میں تقرب کا باعث ہو اور اپنے محفوں میں سے مجھے نیت نیا تحفہ دے اور میری اخروی تجارت کو نفع بخش اور میری بازگشت کو بے ضرر قرار دے اور مجھے اپنے مقام و موقف سے ڈرا اور اپنی ملاقات کا مشتاق بنا اور ایسی جگہ کی توفیق عطا فرما کہ جس کے ساتھ میرے چھوٹے اور بڑے گناہوں کو باقی نہ رکھے اور کھلی اور ڈھکی معصیوں کو بخور دے اور اہل ایمان کی طرف سے میرے دل سے کینہ و بغض کو نکال دے اور انکسار و فروتنی کرنے والوں پر میرے دل کو مہربان بنا دے اور میرے لئے تو ایسا ہو جا جیسا نیکوکاروں کے لئے ہے اور پرہیزگاروں کے زیور سے مجھے آراستہ کر دے اور آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر روز افزوں برقرار رکھ اور سابقوں الاولوں کے محل و مقام میں مجھے پہنچا دے اور فرانی نعمت کو مجھ پر تمام کر، اور اس کی منفعتوں کا سلسلہ پیہم جاری رکھ، اپنی نعمتوں سے میرے ہاتھوں کو بھر دے

اور اپنی گراں قدر بخششوں کو میری طرف بڑھا دے اور جنت میں جسے تو نے اپنے برگزیدہ بندوں کے لئے سجایا ہے مجھے اپنے پاکیزہ دوستوں کا ہمسایہ قرار دے اور ان جگہوں میں جنہیں اپنے دوستداروں کے لئے مہیا کیا ہے مجھے عمدہ نفیس عطیوں کے خلعت اور ہادے اور میرے لئے وہ آرامگاہ کہ جہاں میں اطمینان سے بے کھٹکے رہوں اور وہ منزل کہ جہاں میں ٹھہروں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں اپنے نزدیک قرار دے، اور مجھے میرے عظیم گناہوں کے لحاظ سے سزا نہ دینا اور جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے مجھے ہلاک نہ کرنا، ہر شک و شبہ کو مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے ہر سمت سے حق تک پہنچنے کی راہ پیدا کر دے اور اپنی عطاؤں بخشش کے حصے میرے لئے زیادہ کر دے اور اپنے فضل سے نیکی و احسان سے حظ فراواں عطا کر اور اپنے ہاں کی چیزوں پر میرا دل مطمئن اور اپنے کاموں کے لئے میری فکر کو یک سو کر دے اور مجھ سے وہی کام لے جو اپنے مخصوص بندوں سے لیتا ہے اور جب عقلیں غفلت میں پڑ جائیں اس وقت میرے دل میں اطاعت کا دلولہ سمودے اور میرے لئے تو نگری، پاکدامنی، آسائش سلامتی، تندرستی، فراخی اطمینان اور عافیت کو جمع کر دے اور میری نیکیوں کو گناہوں کی آمیزش کی وجہ سے اور میری تنہائیوں کو ان مفسدوں کے باعث جواز راہ امتحان پیش آتے ہیں تباہ نہ کر اور اہل عالم میں سے کسی ایک کے آگے ہاتھ پھیلانے سے میری عزت و آبرو کو بچائے رکھ اور ان چیزوں کی طلب و خواہش سے جو بد کرداروں کے پاس ہیں مجھے روک دے اور مجھے ظالموں کا پشت پناہ نہ بنا اور نہ (احکام) کتاب کے محو کرنے پر ان کا ناصرد و مددگار قرار دے اور میری اس طرح نگہداشت کر کہ مجھے خبر بھی نہ ہونے پائے۔ ایسی نگہداشت کہ جس کے ذریعہ تو مجھے (ہلاکت و تباہی) سے بچالے جائے اور میرے لئے توبہ و رحمت، لطف و رافت اور شغلہ روزی کے دروازے کھول دے۔ اس لئے کہ میں تیری جانب رغبت و خواہش کرنے والوں میں سے ہوں اور میرے لئے اپنی نعمتوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے اس لئے کہ تو انعام و بخشش کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور میری بقیہ عمر کو حج و عمرہ اور اپنی رضا جوئی کے لئے قرار دے۔

اے تمام جہانوں کے پالنے والے! رحمت کرے اللہ تعالیٰ محمد اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر اور
ان پر اور ان کی اولاد پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو۔

۷۰۔ ثقلین سے تمسک

امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا کرنا ثقلین سے تمسک ہے دو گوہر گراں بہا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی امت میں چھوڑے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقلین سے تمسک کرنے کا حکم دیا۔ یہ روایت غایۃ المرام میں بھی
ذکر ہے۔ [۱]

حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ
اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي [۲] کے بارے میں فرمایا: تم میں ثقلین یعنی دو قیمتی چیزیں چھوڑی ہیں یعنی کتاب خدا اور
عترت اہل بیت۔

سوال کیا گیا عترت کون ہیں؟

حضرت امیرؑ نے فرمایا: میں، حسنؑ، حسینؑ اور باقی نواۓ جوامام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے۔ ان میں
نہم امام مہدی علیہ السلام ہے۔ کتاب خدا اور عترت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔

۵۳۔ خدا کی رسی سے تمسک

یہ دعا شریف درحقیقت خدا کی رسی سے تمسک ہے کہ خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا:

[۱] غایۃ المرام: ۲۱۸

[۲] کفایۃ الأثر فی النص علی الأئمة الإثنی عشر / ۲۱۰ / باب ما جاء عن فاطمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النصوص

علی الأئمة الإثنی عشر

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا ۖ

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔

غایۃ الہرام میں تفسیر ثعلبی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: ہم ہیں خدا کی رسی کہ خدا نے فرمان ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرو۔

۵۴۔ کمال ایمان

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرتا زبانی محبت نسبت بہ حضرت علی علیہ السلام ہے۔ یہ کمال ایمان کا سبب ہے۔ متعدد روایات میں ملتا ہے کہ جو شخص حضرت قائم علیہ السلام کو زبانی دوست رکھتا ہے اس کا ایک سو ایمان کامل ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث تفسیر برہان میں بھی نقل ہوئی ہے۔ [۱]

۵۵۔ عبادت کرنے والوں کا ثواب

جو شخص امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا کرتا ہے اس نے تمام لوگوں کی عبادات کا ثواب حاصل کیا۔ تفسیر البرہان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہوا کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: بے شک مثل تو جیسے قتل ہو اللہ احد ہے جو اس سورہ کو ایک بار پڑھے۔ اسے ایک سو قرآن کا ثواب ملتا ہے اور جو دو بار پڑھتا ہے اسے دو سو کا ثواب ملتا ہے۔ جو تین بار پڑھتا ہے تو اس نے گویا پورا قرآن ختم کیا۔ تو بھی ایسے ہو جو تجھے دل سے دوست رکھتا ہے

[۱] سورۃ آل عمران: ۱۰۳

[۲] البرہان: ج ۳، ص ۵۲۱، ۵۲۲

اسے ایک سو کم کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو تجھے دل و زبان سے دوست رکھتا ہے۔ اسے دو سو کم کا ثواب ملتا ہے۔ جو آدمی دل، زبان اور ہاتھ سے دوست رکھتا ہے اسے تمام بندوں کا ثواب ملتا ہے۔ [۱]

۵۶۔ شعائر اللہ کی تعظیم

خداوند عالم فرماتا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ. [۲]

اور جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

طبری نے لکھا ہے جو شخص شعائر الہی کی تعظیم کرتا ہے یعنی اس نے معاملہ دین خدا اور علامات مراد ہیں جو اپنی

اطاعت کے لئے قرار دی ہیں۔ [۳]

۵۷۔ قائم علیہ السلام کے پرچم تلے شہادت کا ثواب

مجمع البیان میں حارث بن مغیرہ سے نقل ہوا: میں حضرت امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ آپ نے فرمایا:

جس نے امام زمانہ علیہ السلام کی شناخت کی اس کی انتظار کرے اور اس میں خوبی دیکھتا ہے تو وہ ایسا فرد ہے جس نے قائم

آل محمد علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہو۔

پھر فرمایا: واللہ اس کی مانند ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہو۔ تیسری بار فرمایا: بلکہ خدا کی

[۱] البیہان: ج ۲، ص ۵۲۱

[۲]

[۳] مجمع البیان: ۸۳۷

قسم اس شخص کی مانند ہے جیسا کہ رسول خدا ﷺ کے خیمہ میں شہید ہوا ہو۔^[۱]

۵۸۔ صاحب الزمان علیہ السلام کے ساتھ احسان کا ثواب

اس میں چند مطالب بیان ہوں گے:

- ۱۔ دعا لوگوں کی تعظیم اور نیکی و احسان ہے۔
- ۲۔ دعا ظہور امام زمانہ علیہ السلام میں موثر ہوتی ہے۔
- ۳۔ دعا حضرت قائم علیہ السلام کی اطاعت ہے۔

۵۹۔ ائمہ کے ساتھ محشور ہونا

قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا حضرت قائم علیہ السلام کی ایک قسم کی مدد کرنا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ حضرت سید الشہداء نے شب عاشورا اپنے اصحاب کے لئے اس طرح فرمایا: بے شک میرے جد نے مجھے خبر دی کہ میرا فرزند حسین کربلا میں بھوکا پیاسا شہید ہوا ہے جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی اور حضرت قائم علیہ السلام کی مدد کی۔ جس نے اپنی زبان سے ہماری مدد کی روز قیامت وہ ہماری حزب میں سے ہوگا۔^[۲]

۶۰۔ روز قیامت حساب میں آسانی

کیونکہ یہ دعا آل محمد علیہم السلام سے صلہ رحمی ہے۔ خدا فرماتا ہے:

[۱] مجمع البیان: ج ۹، ص ۲۳۸

[۲] معالی السطین نقل از ارشاد القلوب از کتاب نورالعین

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ. [۱]

اور جو ان رشتوں کو جوڑے رکھتے ہیں جن کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے (صلہ رحمی کرتے ہیں) اور اپنے

پروردگار سے ڈرتے ہیں اور سخت حساب سے خائف و ترساں رہتے ہیں۔

شیخ کلینی اصول کافی میں صفوان بن جہال سے نقل ہوا: حضرت امام صادق علیہ السلام اور عبد اللہ بن حسن کے درمیان گفتگو ہوئی حتیٰ کہ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ لوگ جمع ہو گئے۔ پس رات کو جدا ہو گئے۔ صبح میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کو عبد اللہ بن حسن کے گھر کے سامنے دیکھا کہ فرما رہے تھے: اے کنیز! عبد اللہ بن حسن سے کہو کہ وہ باہر آئے۔

راوی کہتا ہے: پس وہ بیرون آیا اور عرض کرنے لگا: اے ابو عبد اللہ! کیا ہوا کہ صبح سویرے آئے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: رات کو میں نے قرآن کی آیت کی تلاوت کی کہ جس نے مجھے پریشان کر دیا۔

عبد اللہ نے پوچھا: کون سی آیت؟

آپؑ نے فرمایا: فرمان خدا

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ. [۲]

اور جو ان رشتوں کو جوڑے رکھتے ہیں جن کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے (صلہ رحمی کرتے ہیں) اور اپنے

پروردگار سے ڈرتے ہیں اور سخت حساب سے خائف و ترساں رہتے ہیں۔

اسی کتاب میں عمر بن یزید سے نقل ہوا کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ.

آپؑ نے فرمایا: یہ آل محمد علیہم السلام سے صلہ رحمی کے بارے میں ہے: تیرے رشتہ دار بھی اس میں شامل ہیں۔

پھر فرمایا: ان میں سے نہ ہونا جو کچھ چوگولیاں کہتے ہیں۔ [۳]

تفسیر البرہان میں محمد بن فضیل نے حضرت امام کاظم علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: بے شک آل

[۱] سورہ نعل: ۲۱

[۲] سورہ نعل: ۲۱

[۳] کافی ج ۲ ص ۱۵۶

محمد ﷺ کی رشتہ داری عرش سے آویزاں ہے۔ کہتا ہے: خدا یا ایہ آیت آل محمد ﷺ کے بار میں نازل ہوئی ہے۔
 نیز عیاشیؒ عمر بن مریم سے نقل کرتا ہے کہ حضرت امام صادقؑ نے اس آیت - وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا
 أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ - کے بارے میں پوچھا گیا: آپؑ نے فرمایا: ان میں صلہ رچی ہے اور اس کی بنا پر تاویل یہ
 ہے کہ ہم اہل بیت ﷺ سے تعلق رکھیں۔ [۱]

۶۱۔ شہداء کا عالی ترین درجات

اس دعا کے آثار میں یہ بھی ہے کہ انسان روز قیامت شہداء کے تین درجات پر فائز ہوتا ہے۔ حضرت امام
 موسیٰ بن جعفرؑ ایک طولانی حدیث میں فرماتے ہیں کہ روز قیامت شہداء کا بہترین درجہ وہ پائیں گے جس نے خدا و
 رسولؐ کی ان کی غیبت میں مدد کی ہو۔ خدا و رسولؐ سے دفاع کریں۔

۶۲۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شفاعت

تفسیر فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک طولانی حدیث کے ضمن میں فرمایا۔ پھر جبرائیلؑ کہے
 گا: اے فاطمہؑ! اپنی حاجت طلب فرمائیں۔
 پس وہ کہیں گی: اے پروردگار! شیعیان میری اولاد ہیں۔
 خدا فرمائے گا: میں نے ان کو بخش دیا۔
 پھر وہ کہیں گی: اے پروردگار! یزید کا رشتہ بیان۔
 اس وقت خدا فرمائے گا: جاؤ جس نے تیری پناہ لی اسے جنت میں لے جاؤ۔

اس وقت لوگ آرزو کریں گے: اے کاش ہم فاطمی ہوتے۔^۱
 بے شک حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا بھی ایک قسم سے ان کی پناہ لینا ہے۔ فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

۶۳۔ بارہ آثار و فوائد

حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنے کا آثار و برکات ہیں کہ ہم صرف ان میں بارہ کو ذکر کرتے ہیں۔

- ۱۔ بیت اللہ کے حج کا ثواب ملتا ہے۔
- ۲۔ عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔
- ۳۔ اعتکاف کا ثواب ملتا ہے۔
- ۴۔ دو ماہ روزوں کا ثواب عطا ہوتا ہے۔
- ۵۔ روز قیامت شفاعت نصیب ہوتی ہے۔
- ۶۔ روز قیامت ایک لاکھ حاجات پوری ہوتی ہیں۔
- ۷۔ خانہ کعبہ کے طواف کا ثواب ملتا ہے۔
- ۸۔ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
- ۹۔ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے ہزار گھوڑے بھیجے کا ثواب ملتا ہے۔
- ۱۰۔ پچھتر ہزار فرشتوں کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ ایک ہزار سال عبادت خدا کا ثواب ملتا ہے۔
- ۱۲۔ نو ہزار سال نماز و روزوں کا ثواب عطا ہوتا ہے۔

تمت بالحمد والصلوة علی محمد وآلہ

jabir.abbas@yahoo.com

ارتباط منتظر
ترجمہ
(مع اضافہ)
مکیال المکارم
جلد دوم

مؤلف
آیت اللہ حاج سید تقی موسوی اصفہانی
مترجم

امام جماعت و جمعہ جامع مسجد نثر
حجۃ الاسلام والمسلمین غلام حسین اسدی

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

جملہ حقوق عکسی و طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب _____ ارتباط منتظر علیہ السلام (جلد دوم)
(ترجمہ کیال الکارم مع اضافہ)
مؤلف _____ آیت اللہ حاج سید تقی موسوی اصفہانی
مترجم _____ مدرس جامعہ علمیہ و پیش نماز جامع مسجد عرب جہ الاسلام والسلمین غلام حسین اسدی
اردو صحیح و بیج سینگ _____ مجاہد حسین قرہ۔۔۔ 0345-2401125
کمپوزنگ _____ قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس فیز ۴۔ کراچی
باہتمام اشاعت _____ محمود علی جیوانی، حامد حسن جیوانی
ناشر _____ اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی پاکستان

ملنے کا پتا

کافذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰



رحمت اللہ علیہ اچھنی

PH : (021) 32431577 Mob: 0341-7234330
Mob : 0314 - 2056416 - 0332 - 3670828

فہرست کتاب

21	حصہ ششم: دعا کے لئے اوقات اور حالات
23	۱۔ ہر واجب نماز کے بعد
28	مفید خاتمہ
30	۲۔ نماز ظہر کے بعد
33	۳۔ نماز عصر کے بعد
34	۴۔ نماز صبح کے بعد
35	۵۔ نماز شب کی دو رکعت کے بعد
36	۶۔ نمازوں کے قنوت
49	۷۔ سجدہ کی حالت میں
50	۸۔ سجدہ شکر
50	۹۔ ہر صبح و شام
53	۱۰۔ ہر روز کے آخری لمحات
54	۱۱۔ جمعرات کا دن
54	۱۲۔ شب جمعہ

- ۱۳۔ روز جمعہ 55
- الف: نماز صبح کے بعد 55
- ب: زوال ظہر کے وقت: 66
- ج: مسجد جاتے وقت 66
- د: نماز عصر کے بعد 66
- نماز ظہر و جمعہ کی قنوت 67
- د: نماز جمعہ کے خطبہ میں 67
- ز: روز جمعہ کی آخری ساعت 67
- تکمیل 68
- ۱۴۔ روز عرفہ 69
- ۱۵۔ عید الفطر کا دن 69
- ۱۶۔ روز قربان 72
- ۱۷۔ دھور الارض کا دن (زمین پھیلی) 73
- ۱۸۔ روز عاشورہ 74
- ۱۹۔ نیمہ شعبان کی بدات 78
- ۲۰۔ نیمہ شعبان کا دن 80
- ۲۱۔ تمام ماہ رمضان 80
- ۲۲۔ چھٹی رمضان کی رات 89
- ۲۳۔ آٹھویں رمضان کا دن 91
- ۲۴۔ بارہویں رمضان کی رات 92
- ۲۵۔ تیرہ رمضان کا دن 93

- ۲۶۔ اٹھارویں اور انیس رمضان کا دن 94
- ۲۷۔ اکیس رمضان کا دن 97
- ۲۸۔ سید الشہد ابیہ کے ذکر کے بعد 99
- ۲۹۔ قائم آل محمد علیہ السلام کی زیارت کے بعد 99
- ۳۰۔ خوف خدا سے گریہ کے بعد 100
- ۳۱۔ ہر نصیحت کے تجدید اور زوال نعت کے بعد 101
- ۳۲۔ غم و اندوہ کی حالت میں 101
- ۳۳۔ مشکلات میں 102
- ۳۴۔ نماز کے بعد تسبیح میں 102
- ۳۵۔ اپنے اہل و عیال کے لئے دعا سے پہلے 102
- ۳۶۔ روز غدیر 103
- ۳۷۔ مطلق اوقات میں مبارک شب و روز 106
- ۳۸۔ مخالفین و غاصبین کی مجلس میں ائمہ کے حقوق 106
- ۳۹۔ چالیس دن مسلسل ظہور کے لئے دعا 109
- ۴۰۔ ماہ محرم 110
- جن مقامات پر دعا کرنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے 110
- ۱۔ مسجد الحرام 111
- ۲۔ عرفات 111
- ۳۔ سرداب 111
- ۴۔ وہ مقام جو آپ سے منسوب ہے 112
- ۵۔ حضرت سید الشہد ابیہ کا حرم 112

- ۶۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا حرم: 113
- ۷۔ حرم عسکرین علیہ السلام: 113
- ۸۔ ہر ایک امام کا حرم: 114
- حصہ: ہفتم: امام زمانہ کے لئے کیسے دعا کریں؟ 115
- پہلا مطلب: چند ہم نکات 117
- دعاۓ عہد 127
- دوسرا مقصد: امام زمانہ علیہ السلام کے لئے کیسے دعا کریں؟ 131
- تیسرا مقصد: ائمہ علیہم السلام سے ماثر دعائیں 133
- ۱۔ دعاۓ صلوات: 133
- ۲۔ دعاۓ امام رضا علیہ السلام: 138
- ۳۔ دعاۓ عصر غیبت: 145
- ۴۔ دعاۓ قنوت: 154
- دوسری نماز: 156
- ۵۔ دعاۓ ندبہ: 164
- ۶۔ دوسری دعائیں 180
- حصہ: ہشتم: امام زمانہ اور ہماری ذمہ داریاں 183
- اول: آپ کی صفات و آداب کی شناخت 185
- دلیل عقلی: 185
- دلیل نقلی: 185
- دوم: حضرت قائم علیہ السلام کے ادب کی رعایت 191
- سوم: لوگوں کا وظیفہ: آپ سے بطور خاص محبت 211

- ۱۔ عقل: 211
- ۲۔ نقل: 212
- چہارم: لوگوں میں آپ کو محبوب بنانا 214
- پنجم: انتظار فرج و ظہور 215
- بحث اول: فضیلت و ثواب انتظار، انبیاء و ائمہ علیہ السلام کا انتظار 215
- بحث دوم: تمام افراد کے لئے آپ کے انتظار کا واجب ہونا 225
- بحث سوم: روایات میں انتظار کا معنی 226
- بحث چہارم: انتظار میں قصد قربت شرط ہے یا نہ 227
- بحث پنجم: انتظار سے ناامیدی 229
- ہشتم: آپ کی زیارت کا مشتاق ہونا 233
- ہفتم: آپ کے مناقب و فضائل 234
- ہشتم: قائم کے فراق و جدائی میں غم و اندوہ 235
- نہم: فضائل و مناقب کی مجالس میں شرکت کرنا 237
- دہم: مناقب و فضائل کی مجالس کی تشکیل 239
- گیارہ و بارہ: مناقب و فضائل میں شعر پڑھنا 240
- تیرہ: آپ کے نام یا القاب سنتے وقت کھڑے ہونا 241
- چودہ: آپ کی جدائی و فراق میں رونا اور رونا یا رونے یا جیسا منہ بتایا 242
- امام عصر کے فراق میں رونا 244
- پندرہ: خدا سے معرفت امام قائم کی درخواست 248
- سولہ: قائم کی معرفت دعا ہمیشہ کے لئے 249
- سترہ: دعائے غریق ہمیشہ پڑھنا 250

- 252 اٹھارہ: قائم کی غیبت میں دعا
- 252 انیس: قائم کے ظہور کی علامات کی شناخت
- 256 بیس: سر تسلیم ہونا اور جلدی نہ کرنا
- 256 فصل اول: ائمہ علیہ السلام سے روایات
- 264 فصل دوم: آپ کے ظہور میں جلدی کرنا کفر والحاد کا سبب ہے
- 267 اکیس: آپ کی سلامتی کے قصد سے صدقہ دینا
- 268 بائیس: آپ کی محبت میں مومنین علیہ السلام کے ساتھ صلہ رحمی و اظہار مودت اور آپ کی نیابت میں حج بجالانا
- 270 تیس: آپ کی نیابت میں بیت اللہ کا طواف
- 271 چوبیس: رسول و ائمہ علیہ السلام کی قائم علیہ السلام کی نیابت میں زیارت کرنا
- 271 پچیس: قائم علیہ السلام کی نیابت میں زیارت پر بھیجنا
- 272 چھیس: خدمت امام علیہ السلام کی کوشش کرنا
- 272 ستائیس: قائم علیہ السلام کی نصرت کرنا
- 273 اٹھائیس: قائم علیہ السلام کی نصرت قلب تقسیم سے
- 274 اتریس: قائم علیہ السلام سے تجدید بیعت
- 274 بحث اول: لغت اور شرع میں بیعت کا معنی
- 275 بحث دوم: حکم بیعت میں
- 277 ہر روز تجدید بیعت
- 279 ہر جمعہ کو تجدید بیعت
- 291 تیس: نال کے ذریعے آپ سے صلہ رحمی
- 294 اتریس: ائمہ علیہ السلام کے شیعوں کے ساتھ صلہ کرنا
- 294 بیس: مومنین کو خوشحال کرنا

- 295 تینتیس: قائم علیہ کے لئے خیر خواہی
- 297 چونتیس: قائم علیہ کی زیارت کرنا
- 297 پینتیس: صالح مومنین کا دیدار کرنا
- 297 چھتیس: قائم علیہ پر درود بھیجنا
- 298 سینتیس: قائم علیہ کے لئے نماز کے ثواب ہدیہ
- 299 اڑتیس: مخصوص نماز کا ہدیہ
- 300 حضرت امیرؓ کے لئے نماز کا ہدیہ
- 300 حضرت فاطمہ زہراؓ کو نماز کا ہدیہ
- 300 امام حسن علیہ کو نماز کا ہدیہ
- 301 امام حسین علیہ کو نماز کا ہدیہ
- 301 امام سجاد علیہ کو نماز کا ہدیہ
- 301 امام باقر علیہ کے لئے نماز کا ہدیہ
- 302 امام جعفر صادق علیہ کے لئے نماز کا ہدیہ
- 302 موسیٰ کاظم علیہ کے لئے نماز کا ہدیہ
- 302 امام علی رضا علیہ کے لئے نماز کا ہدیہ
- 303 امام محمد تقی علیہ علی نقی علیہ اور حسن عسکری علیہ کے لئے نماز کا ہدیہ
- 303 انتالیس: قائم کے لئے مخصوص وقت میں نماز کا ہدیہ
- 304 چالیس: قائم علیہ کے لئے قرآنی تلاوت کا ہدیہ
- 305 اکتالیس: قائم علیہ کے ذریعے توسل و طلب شفاعت
- 306 بیالیس: لوگوں کو قائم علیہ کی طرف دعوت دینا
- 307 تینتالیس: امام قائم کی طرف لوگوں کو دعوت دینا

- 314 چوالیس: آپ کے حقوق کی رعایت اور وظائف کی ذمہ داری
- 314 چھتالیس: آپ کو خشوع دل سے یاد کرنا
- 315 چھیالیس: عالم اپنے علم کو ظاہر کرے
- 316 سینتالیس: غیروں سے راز کو مخفی رکھنا اور تقیہ اختیار کرنا
- 317 اڑتالیس: تکلفات پر صبر و تحمل کرنا
- 325 انچاس: خدا سے صبر کی درخواست
- 326 پچاس: قائم علیہ کی غیبت کے دوران ایک دوسرے کو صبر کی سفارش
- 327 اکاون: ایسی مجالس سے پرہیز جن میں قائم علیہ کا مسخرہ ہو
- 331 باون: اہل باطل اور ظالموں سے تظاہر
- 332 تریس: ناشائس رہنا اور شہرت سے پرہیز
- 333 چون: تہذیب نفس
- 334 پچپن: قائم کی نصرت پر اتفاق و اجتماع
- 334 چھپن: قائم کو ہمیشہ یاد کرنا اور عمل کے آداب
- 337 ستاون: قائم علیہ کو نہ بھولنے کی درگاہ الہی میں دعا
- 337 اٹھاون: تمہارا بدن قائم کے لئے خاشع ہو
- 338 انسٹھ: اپنی حاجات پر قائم علیہ کو مقدم کرنا
- 339 ساٹھ: قائم علیہ کے قریبی اور آپ سے منسوب افراد کا احترام
- 339 اکٹھ: حضرت قائم علیہ سے منسوب مقام کا احترام
- 340 بحث اول: شعائر اللہ و اصحاب ہم ہیں
- 343 بحث دوم: مواقف و مشاہد کی تعظیم
- 343 باٹھ: وقت ظہور کو معین نہ کرنا

- 348 تریسٹھ: زمانہ غیبت کبریٰ میں نیابت کا دعویٰ کرنے والوں کی تکذیب
- 349 چونسٹھ: عافیت و ایمان سے قائم مہینہ کے دیدار کی درخواست
- 352 پینسٹھ: قائم کے اعمال و اخلاق کی پیروی
- 353 چھیاسٹھ: غیر خدا سے حفظ زبان
- 356 سرسٹھ: قائم مہینہ کی نماز
- 360 ارسٹھ: امام مظلوم حضرت امام حسین مہینہ کی مصیبت پر گریہ کرنا
- 361 انہتر: مولا امام حسین مہینہ کی قبر کی زیارت
- 362 ستر: دینی بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی
- 365 ان کا سینہ رازوں کا خزانہ ہے:
- 366 اکہتر: ظہور قائم مہینہ کے انتظار میں اسلحہ و سواری کا انتظام کرنا



jabir.abbas@yahoo.com

حصہ ششم

دعا کے لئے اوقات اور حالات

jabir.abbas@yahoo.com

وہ ہوا رد کہ جن میں امام زمانہؑ کے ظہور کی دعا خدا کی بارگاہ میں مانگی جائے، اس کی بڑی تاکید ہوئی ہے
دو آیات و روایات اور عقلی دلیل ایسے شواہد ہیں جن کو ہم ذکر کر رہے ہیں

۱۔ ہر واجب نماز کے بعد

کچھ روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ جن آئمہ معصومین سے دعائیں ذکر ہوئی ہیں ان سب میں
ایک اصول کافی میں ابو جعفر ثانی (امام جواز) سے مرسلہ حدیث نقل ہوئی کہ آپ نے فرمایا: جب بھی تم واجب نماز
سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

رَضِيكَ يَا اللَّهُ رَبَّائِ وَأَمُحَمَّدٍ نَبِيَّائِ وَبِالْإِسْلَامِ دِينِائِ وَبِالْقُرْآنِ كِتَابِائِ
وَبِفُلَانٍ وَفُلَانٍ أَرْثَمَةً اللَّهُمَّ وَلِيِّكَ فُلَانٌ فَأَحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهِ وَمِنْ يَمِينِهِ وَمِنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَ
اجْعَلْهُ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَرِهِ مَا يُحِبُّ وَمَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ
فِي نَفْسِهِ وَخُزَيْنَتِهِ وَفِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَفِي شَيْعَتِهِ وَفِي عُدُوِّهِ وَأَرِهِمْ مِنْهُ مَا
يُحْتَدُونَ وَأَرِهِ فِيهِمْ مَا يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ وَاشْفِ صُدُورَنَا وَصُدُورَ
قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ [۱]

ترجمہ

اس حدیث کو شیخ صدوق علیہ رحمہ نے من لاصحہ الفقہ میں آپ سے بطور مرسل اس طرح نقل کیا کہ آپ نے فرمایا:

جب واجب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَ- عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرَ
بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ
وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أُمِّمَةً.

اَللّٰهُمَّ وَلِيِّكَ الْحُجَّةَ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَنِي يَدِيهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنِ
يَمِينِهِ وَ عَنِ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ وَ اَمُدْ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَ اجْعَلْهُ
الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ الْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَ أَرِهِ مَا يُحِبُّ وَ تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ فِي نَفْسِهِ وَ
فِي ذُرِّيَّتِهِ وَ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ فِي شَيْعَتِهِ وَ فِي عَدُوَّتِهِ وَ أَرِهِمْ مِنْهُ مَا يَتَخَذُونَ وَ
أَرِهِ فِيهِمْ مَا يُحِبُّ وَ تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ وَ اشْفِ بِهِ صُدُورَنَا وَ صُدُورَ قَوْمِ
مُؤْمِنِينَ. [۱]

میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ میرا رب اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے کعبہ میرا قبلہ ہے اور ارضی ہوں اس پر کہ علی میرے مولا اور امام ہیں نیز حسن و حسین علی ابن حسین محمد ابن علی جعفر ابن احمد موسیٰ ابن جعفر علی ابن موسیٰ محمد ابن علی علی ابن محمد حسن ابن علی اور حجت بن حسن کہ ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں میرے امام ہیں۔

اے مجبور تیرا ولی حجتہ القائم ہے پس اس کی حفاظت اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے اس کے دائیں

سے اس کے بائیں سے اس کے اوپر سے اور اس کے نیچے سے اسکی زندگی میں طول دے اسے قرار دے جو تیرے علم سے قائم ہے تیرے دین کا مددگار ہو اسے وہ دکھا جو اسے پسند ہے جس سے اسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اس کی ذات میں اس کی اولاد میں اس کے خاندان میں مال میں اسکے دوستوں اور دشمنوں میں دشمنوں کو اس سے وہی دکھا جس سے ڈرتے ہیں اسے دن میں وہی دکھا جو اسے پسند ہے جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں ہمارا یاد و مومنوں کے دلوں میں شفا دے۔

میں کہتا ہوں: فلاں اور فلاں کہ کافی کی روایت میں آیا ہے یہ امر گذشتہ مراد ہیں اور اللھم ولیک فلاں سے مراد مولائے حضرت امام زمان علی اللہ فرجہ الشریف ہیں کہ شیخ صدوق علیہ رحمۃ نے صراحت کے ساتھ آپؑ نام ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ہر واجب نماز کے بعد امام زمان علی اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کیلئے یہ دعا پڑھنا مؤکد ہے۔

اس روایت پر دوسرا شاہد یہ ہے کہ کتاب الاختیار سیدین الباقی میں صاحب بخاری نے نقل کیا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو آدمی ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے امام (م ح م د) بن الحسن کی بیداری یا خواب میں انسان کو زیارت نصیب ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَيْنَمَا كَانَ وَ حَيْنَمَا كَانَ مِنْ
مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا سَهْلَهَا وَ جَبَلِهَا عَلٰی وَ عَنِ الْيَدَنِ وَ عَنِ
وُلْدِي وَ اِخْوَانِي التَّحِيَّةَ وَ السَّلَامَ عِنْدَ خَلْقِ اللّٰهِ وَ زِيَّةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَ مَا
اُحْصَاہُ كِتَابُہُ وَ اَحَاطَ عِلْمُہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجِدُّہُ لَہُ فِی صَبِیْعَةِ هَذَا الْیَوْمِ وَ
مَا عِشْتُ فِیْہِ مِنْ اَیَّامِ حَیَاتِیْ عَقْدًا وَ بَیْعَةً لَہُ فِی عُنُقِیْ لَا اُحْوَلُ
عَنْہَا وَ لَا اُزُولُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہِ وَ نُصَاْرِہِ النَّابِیْنِ عَنْہُ وَ
الْمُتَوَلِّیْنَ لِاَمْرِہِ وَ تَوَاصِیْہِ فِیْ اَیَّامِہُ وَ الْمُسْتَشْہِدِیْنَ بِبَیْنِہِ اَللّٰهُمَّ

فَإِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حِمَاً مَقْضِيّاً
فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَدْرِي مُؤْتِزراً كَفَيْتَنِي شَاهِراً سِنِي مُجَرِّداً قَتَاتِي مُلْتَبِياً
دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اللَّهُمَّ أَرِنِي الظَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْعُرَّةَ
الْحَمِيدَةَ وَالْحُلَّ بَصَرِي بِنَظَرَةٍ مَعِي إِلَيْهِ وَعِجْلَ فَرَجِهِ وَسَهْلَ مَخْرَجِهِ
اللَّهُمَّ اشْدُدْ أَرْزَهُ وَقَوِّ ظَهْرَهُ وَطَوِّلْ عُمُرَهُ اللَّهُمَّ اعْمُرْ بِهِ بِلَادَكَ وَأَخِي
بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا
كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَأُظْهِرِ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ ابْنَتِ نَبِيِّكَ
الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ
الْبَاطِلِ إِلَّا مَرْقَهُ وَيُحْيِيَ اللَّهُ الْحَقُّ بِكَلِمَاتِهِ وَيُحَقِّقُهُ اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ
الْعُبَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَظُهُورِهِ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَتَرَاهُ قَرِيباً وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

ترجمہ:

مؤلف کہتا ہے کہ اس قسم کی دعا آٹھویں حصہ بھی ذکر ہوگی۔ جملہ شاہد میں سے کہ ظہور قائم کے لئے دعا کرنی
چاہیے۔ ایک روایت مکارم الاخلاق میں ذکر ہوئی ہے کہ ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔
روایت یہ ہے کہ جو شخص بھی ہر واجب نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے گا اس کی مراقبت ہوتی
ہے۔ اس کی عمر طولانی ہوگی کہ زندگی سے سیر ہوتا ہے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے شرف ہوگا۔ دعا
یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ إِنَّ رَسُولَكَ الصَّادِقَ
الْمُصَدَّقَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ إِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا
فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدِي فِي قَبْضِ رُوحِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ
مَسَاءَتَهُ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعِجْلَ لَأَوْلِيَائِكَ الْفَرَجِ وَ

النَّصْرَ وَالْعَافِيَةَ وَلَا تَسْوؤُنِي فِي نَفْسِي وَلَا فِي فُلَانٍ قَالَ وَتَذَكَّرُ مَنْ

یُشْنِتُ. [۱]

میں کہتا ہوں: کتاب فلاح السائل کے مصنف عالم ربانی سید علی بن طاووس سے بحار الانوار کے صلاۃ کے حصہ میں علامہ مجلسی علیہ رحمہ نے نقل کیا: جس آدمی کی حاجات ہوں اور مستحی امور کو بجالاتا ہے اس کی عمر طولانی ہوگی، اسے یہ ہر نماز کے بعد تعظیبات میں یہ پڑھنا چاہیے۔

ابو ہارون بن موسیٰ، ابو الحسن بن علی بن یعقوب علی کسائی سے اور وہ علی بن الحسن بن فضال سے اور وہ جعفر بن محمد حکیم سے اور وہ جمیل بن دراج سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا ایک آدمی حضرت ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اے میرے آقا! میں بوزھا ہو چکا ہوں میرے رشتہ دار مر گئے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ مجھے بھی موت آجائے گی۔ میرا کوئی ایسا انسان بتائیں جس سے محبت کروں اور اس سے رفت و آمد کروں۔

امام نے فرمایا: تیرا دینی بھائی وہ ہے جو نسب اور سب کے لحاظ سے تجھے زیادہ قریب ہیں تیرا انس اس سے تیرے رشتہ داروں سے بھی زیادہ انس ہے تجھے یہ دعا پڑھنی چاہیے، ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ إِنَّ الصَّادِقَ الْأَمِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرْتَدُّتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَثَرْتُ دِي فِي قَبْضِ رُوحِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرُهُ الْمَوْتُ وَأَكْرُهُ مَسَاءَتَهُ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى وَلِيِّكَ الْفَرَجِ وَالْعَافِيَةِ وَالنَّصْرِ وَلَا تَسْوؤُنِي فِي نَفْسِي وَلَا فِي أَحَدٍ مِنْ أَجَنَّتِي إِنْ يَشْنِتُ أَنْ تُسَيِّدَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَإِنْ يَشْنِتُ مُتَفَرِّقِينَ وَإِنْ يَشْنِتُ مُجْتَمِعِينَ. [۲]

نیز اس دعا کو علامہ مجلسی رحمہ اللہ دعوت راوندی اور مکارم الاخلاق سے مصباح شیخ طوسی، جزۃ الامان اور بلد الامین میں ذکر ہوئی ہیں۔

[۱] مکارم الاخلاق، ج ۱، ص ۳۳۱۔

[۲] مصباح المعجد وصلاح المعبد، ج ۱/ ۵۸/ فصل فی سیاقہ المصلوات الی واحدی والنسبین رکعتہ فی الیوم والمیلہ ص: ۳۰

روایت میں ہے جو شخص ہر واجب نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے اور مراقبت کرے اس کی عمر طولانی ہوگی۔ میں کہتا ہوں پچھلے حصہ میں اٹھائیسویں حصہ میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے ہے اور دلائل بھی بیان ہو چکے ہیں۔

وضاحت:

جو آپ نے فرمایا:

مَا تَرَكْتُ فِي شَيْءٍ أَكْفَأَ عَلَيْهِ

اس قسم کی تعبیر اصول کافی وغیرہ کی چند روایات میں ملتی ہے۔ شیخ بہائی نے شرح الاربعین میں لکھی ہیں اس کی تاویل کریں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے جمال الصالحین کتاب میں ملتا ہے آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں پر یہ حقوق ہیں کہ مومن پر مستحب ہے واجب نماز کے بعد ہاتھ سے تھوڑی پکڑ کر تین مرتبہ پڑھے:

يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ عَجَلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ احْفَظْ غَيْبَةَ مُحَمَّدٍ يَا
رَبِّ مُحَمَّدٍ انْتَهَمَ لَا ابْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. [1]

مفید خاتمہ

اب روایات کی روشنی میں مطلب و مقصود بیان ہو چکا ہے درحقیقت عبادت کی قبولیت میں شرط یہ ہے کہ امام قائم کی معرفت اور اس سے دوستی ہو، اس لئے لازم ہے کہ مومن ہر واجب نماز کے بعد اپنے ایمان کی حقیقت اور امام کی ولایت کا اظہار کرے۔ آپ کے لئے دعا کرنا اصل اپنے ارادہ کو ظاہر کرنا ہے تاکہ نماز قبول ہو سکے۔ خدا فرماتا ہے: ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ [2] نیز فرمایا: ﴿أَنْ تَقُولَ نَفْسُ لِحَبَشْتِي عَلَى مَا فَرَّقْتَ بَيْنِي وَجَنَبِ اللَّهِ﴾ [3] دوسری آیات کی تفسیر میں ملتا ہے کہ اس طرح روزہ اور حج کی عبادات میں ہے لہذا محمد و آل محمد پر

[1] جمال الصالحین۔ تعہیات مشترکہ۔ خطی

[2] سورۃ مائدہ: 3

[3] سورۃ زمر: 56

صلوات اور امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ماہ رمضان کے دن رات میں دعا کرنے کا ذکر ہوا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر تفسیر برہان میں موجود روایت کو ذکر کروں، خدا کے اس کلام ﴿أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ لِّیَسِّرْ لِّیْ عَلٰی مَا قَوَّضْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر میں حضرت ابو جعفر باقر کی اپنی سند سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم حسب اللہ ہیں، ہم خدا کے برگزیدہ بندے ہیں، ہم اختیار شدہ الہی ہیں انبیاء کی میراث ہمارے سپرد کی گئی ہے، ہم خدا کے رفیق ہیں، ہم محبت الہی ہیں، ہم خدا کی رسی ہیں۔

ہم خدا کی مخلوق پر رحمت الہی ہیں، ہم وہ ہیں کہ جن سے خدا نے ہمارے خلق کرنے سے مخلوق کو خلق کرنے کا آغاز کیا اور ہم پر ختم ہوا، ہم ائمہ ہدایت ہیں تاریکی میں ہم چراغ ہیں، ہدایت کو روشن کرنے والے ہم ہیں جو اہل دنیا کے لئے نشانی ہے وہ ہم ہیں ہم اول و آخر اولیاء ہیں جو ہم سے تمسک کرے گا وہ اپنے مقصود کو پالیتا ہے اور جنہوں نے ہم سے کنارہ کشی کی وہ مصیبت میں غرق ہو گا ہم ہیں رہبر، ہم خدا کا راز ہیں، ہم خدا کی طرف صراط مستقیم ہیں، ہم ہیں جن کی وجہ سے خدا نے اپنی مخلوق پر نعمتیں بھیجی، حق پرست کی سیرت ہم ہیں، ہم نبوت کا مرکز ہیں، ہم ہیں عظمت رسالت، ہم ہیں اصول دین، ہمارے پاس فرشتے آتے ہیں ہم اس آدمی کے لئے چراغ ہدایت ہیں جو روشنی کا متنی ہو، ہم ہیں وہ کہ جو ہماری پیروی کرتا ہے، ہم جنت کی طرف چلے ہیں، ہم ایسی گزرگاہ ہیں کہ جس نے ہماری سیرت پر عمل کیا جیتنے والا ہے اور جو عقب فائدہ ہے وہ نابود ہو جائے گا، ہم ہیں رکن اعظم، ہم وہ ہیں جن کے وجود سے رحمت الہی نازل ہوتی ہے، تم پر ہماری وجہ سے بارش ہوتی ہے، ہم ہیں کہ جن کی وجہ سے خدا تمہیں عذاب نہیں دیگا، پس جسے ہمارے حق کی معرفت ہے وہ ہمارے معارف کا ملزم ہے وہ ہم میں سے ہے اور ہماری طرف پلٹ کر آئے گا۔

دعا کرنے کی تاکید مختلف روایات ہوتی ہیں کہ جو مومن ہر واجب نماز کے بعد دعا مانگے اس کی دعا مستجاب ہوتی ہیں۔

وسائل الشیعہ میں یہ روایات موجود ہیں اور اسی طرح دوسری کتب میں ان کا ذکر موجود ہے۔ پس کتنا اچھا ہے کہ ہر مومن کامل اپنے مولا کو دل و جان سے اور اولاد سے بھی زیادہ عزیز سمجھے۔ آپ کے انساب کو اپنے اوپر مقدم کرے۔

۲۔ نماز ظہر کے بعد

جن اوقات میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے ان میں سے ایک ظہر کا وقت ہے اس مطلب پر ایک روایت دلالت کرتی ہے جو بحار الانوار، مستدرک اور جمال الصالحین میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: کہ جو آدمی بھی نماز صبح اور ظہر میں پڑھے (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى فَزَجْهُمْ) وہ شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اسے امام زمان کی زیارت نہ ہو جائے۔

یہ حدیث اس مطلب پر بھی دلالت کرتی ہے جو کچھ سید اجل علی بن طاووس کی کتاب فلاح السائل کے باب الصلوۃ میں ذکر ہو چکا ہے کہ سید نے فرمایا: حاجات کے لئے نماز ظہر کی تعہیات میں امام صادق علیہ السلام کی پیروی کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات ذکر ہوئی ہیں کہ امام قائم آئے گا چنانچہ ابو محمد ہارون الرضی اللہ عنہ کی بیوی بن محمد بن جمہور سے، وہ اپنے باپ محمد بن جمہور سے وہ احمد بن الحسن سکری، اور وہ عباد بن محمد صدائی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوا جب آپ نماز ظہر کے بعد فارغ ہوئے تو ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور یہ فرمایا:

أَمِّي سَامِعُ كُلِّ صَوْتٍ أَمِّي جَامِعُ كُلِّ قَوْتٍ أَمِّي بَارِعُ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ
الْمَوْتِ أَمِّي بَاعِمُ أَمِّي وَارِثُ أَمِّي سَيِّدُ السَّادَةِ أَمِّي إِلَهَ الْإِلَهِاتِ أَمِّي جَبَّارُ
الْجَبَابِرَةِ أَمِّي مَلِكُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمِّي رَبُّ الْأَرْزَابِ أَمِّي مَلِكُ الْمُلُوكِ أَمِّي
بَطَّاشُ أَمِّي ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ أَمِّي فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ أَمِّي مُحْصِي عَدَدِ
الْأَنْفَاسِ وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ أَمِّي مِنَ النَّيْرِ عِنْدَهُ عِلَانِيَةٌ أَمِّي مُبْدِي أَمِّي مُعِيدُ
أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلَى خَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَى
نَفْسِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَمُنَّ عَلَى السَّاعَةِ

بِفِكَالِكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَ أَلْجُؤُ لِيُولِيكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ الدَّاعِيَ إِلَيْكَ يَا ذُنُكَ
وَ أَمِينِكَ فِي خَلْقِكَ وَ عَيْدِكَ فِي عِبَادِكَ وَ مُجْتَبِكَ عَلَى خَلْقِكَ عَلَيْهِ
صَلَوَاتُكَ وَ بَرَكَاتُكَ وَ عُدَّةُ اللَّهِ أَتَيْدُهُ بِنَصْرِكَ وَ انْصُرْ عَبْدَكَ وَ قَوِّ
أَصْحَابَهُ وَ صَيِّرْهُمْ وَ افْتَحْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا وَ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَ
أَمْكِنْهُ مِنْ أَعْدَائِكَ وَ أَعْدَاءِ رَسُولِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ [1]

راوی کہتا ہے: میں قربان جاؤں! ایسا نہیں کہ آپ نے اپنے لئے دعا کی؟

آپ نے فرمایا: میں اس نور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کی جو دشمنوں سے امر خدا سے انتقام لینے والا ہے،

میں نے عرض کیا: خدا مجھے آپ پر قربان کرے، آپ کا خروج کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جب خدا نے چاہا۔

میں نے عرض کیا، کیا کوئی نشانی ہے؟

آپ نے فرمایا: متعدد نشانیاں ہیں۔

میں نے عرض کی کیا کونسی نشانیاں ہیں؟

آپ نے فرمایا: مشرق و مغرب میں ایک پرچم ظاہر ہوگا بعد ازاں قتل ہوگا میرے چچا کے فرزند زید کا یمن

میں خروج کرنا، خانہ کعبہ کے پردے غارت ہونا،

علامہ مجلسی علیہ رحمہ بھارا الانوار مصباح شیخ طوسی بلد الامین، جزیۃ الامان اور الاختیار میں آیا ہے:

وہ امور جو نماز ظہر کی تعقیبات میں مخصوص ہیں۔ یا سَامِعٌ کُلِّ صَوْتٍ تا آخر ان تمام ضائع میں کلمہ ای کی

جگہ یا آیا ہے میں کہتا ہوں اگرچہ اصطلاح کے لحاظ سے یہ ضعیف حدیث ہے لیکن اصول کے قاعدہ تسامع کا تقاضا یہ

ہے اسے انجام دیا جائے اس لئے ہمارے علماء نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ بہر حال اس حدیث میں نقل ہونے والی دعا

کے بارے میں چند مطالب ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ نماز ظہر کے بعد امام زمانہ کے لئے دعا مستجاب ہوئی ہے۔

- ۲۔ آپ کے لئے دعا کے دوران ہاتھوں کو بلند کرنا مستحب ہے۔
 - ۳۔ آئمہ سے سفاعت کی درخواست کرنا مستحب ہے، دعا اور حاجت سے پہلے خدا کی قسم کھانا مستحب ہے۔
 - ۴۔ حاجت سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء کو مقدم کرنا مستحب ہے۔
 - ۵۔ طلب حاجت سے پہلے محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا مستحب ہے۔
 - ۶۔ استغفار کے ذریعے دلوں کو گناہوں سے پاک کرنا۔
 - ۷۔ جب دعا اور روایات میں بھی ولی کا کلمہ مطلق آئے تو اس مراد صاحب زمانہ ہیں۔
 - ۸۔ آپ اور آپ کے اصحاب کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔
 - ۹۔ امام بندوں کے افعال و اعمال پر ناظر و شاہد ہیں، اس کی دلیل یہ جملہ ہے: وعینک فی عبادک
 - ۱۰۔ آپ کو ان کے القاب سے پکارنا۔
 - ۱۱۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور باقی آئمہ سے افضل ہیں بعض روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔
 - ۱۲۔ خدا نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کو مؤخر فرمایا اور وہ اپنے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے انتقام لیں گے، اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات متواتر ہیں۔
 - ۱۳۔ امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور مخفی ہے اس میں خدا کی مصلحت ہے، اس مطلب پر بھی دلالت کرنے والی روایات متواتر ہیں۔
 - ۱۴۔ اس حدیث میں ذکر شدہ علامتیں حتمی نہیں ہیں کیونکہ امام صادق علیہ السلام اپنے ہر کلام کے آخر میں فرماتے ہیں:
- جو کچھ خدا نے چاہا انجام دے گا۔

۳۔ نماز عصر کے بعد

تیسرا وقت کہ جس میں قائم آل محمد ﷺ کے لئے دعا کرنے کی تاکید ہوتی ہے وہ نماز عصر کے بعد ہے۔

اس پر دلیل یہ ہے سید علی بن طاووس کی کتاب فلاح السائل میں آیا ہے کہ مرحوم سید نے فرمایا: چنانچہ محمد بن بشیر ازدی، احمد بن عمر بن موسیٰ کاتب سے اور وہ حسن بن محمد بن جمہورقی سے وہ اپنے باپ محمد بن جمہور سے، وہ یحییٰ بن افضل نوقلی سے روایات کرتے ہیں کہ میں بغداد میں حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوئے تو اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور میں نے سنا کہ آپ نے یہ پڑھا:

أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَأَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِلَيْكَ زِيَادَةُ الْأَشْيَاءِ وَنَقْصَانُهَا وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ خَلَقْتَ خَلْقَكَ بِغَيْرِ مَعُونَةٍ مِنْ غَيْرِكَ وَلَا حَاجَةَ إِلَيْهِمْ وَأَنْتَ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مِنْكَ الْمَشِيَّةُ وَإِلَيْكَ الْمَبْدَاءُ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَبْلَ
الْقَبْلِ وَخَالِقُ الْقَبْلِ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَعْدَ الْبَعْدِ وَخَالِقُ الْبَعْدِ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ أَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ غَايَةُ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثُهُ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا
يَعُزُّبُ عَنْكَ الدَّقِيقُ وَلَا الْجَلِيلُ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا تَخْفَى عَلَيْكَ
اللُّغَاتُ وَلَا تَتَشَابَهُ عَلَيْكَ الْأَصْوَاتُ كُلَّ يَوْمٍ أَنْتَ فِي شَأْنٍ لَا يَشْغَلُكَ
شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَأَخْفَى دَيَّانُ يَوْمِ الدِّينِ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ بَاعِثُ
مَنْ فِي الْقُبُورِ فُحِّي الْعِظَامِ وَهِيَ رَمِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكُونِ
الْمَخْزُونِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ الَّذِي لَا تُخَيِّبُ مَنْ سَأَلَكَ بِهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ تُعَجَّلَ فَرَجَ الْمُتَّقِينَ لَكَ مِنْ أَعْدَائِكَ وَأَنْجِزْ لَهُ مَا وَعَدْتَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. [i]

روای کہتا ہے کہ میں عرض کیا: یہ دعا کس کے لئے تھی؟

آپ نے فرمایا: وہ مہدی آل محمد ہے۔

میں نے پوچھا: وہ کب آئیں گے؟

آپ نے فرمایا: جب دیکھو کہ دریا فرات و دجلہ پر سپاہ ہوں، کوفہ کے پل منہدم ہو جائیں اور کوفہ کے بعض گھروں کو آگ لگا دی جائے، پس اس وقت جو خدا نے چاہا وہ وہی کرے گا اور امر الہی پر کوئی چیز غالب نہیں اور اس کا کوئی حکم موخر نہیں ہوتا۔

۴۔ نماز صبح کے بعد

وہ مواقع کہ جن میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے وہ نماز صبح کے بعد ہے، علامہ مجلسی علیہ رحمہ نے کتاب مقباس میں نماز کی تفہیمات میں لکھا ہے کہ نماز صبح کے بعد کوئی بات کہنے بغیر سو بار یہ پڑھو:

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَعْجَلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِثْ رَقِيبِي مِنَ النَّارِ. [ii]

[i] مصباح التجويد وصلاح العبد، ج 1/ 74/ فصل فی سیاق الصلوات ال احدى والنسین رکعت فی الیوم واللیلۃ من: 30

[ii] مصباح التجويد وصلاح العبد، ج 1/ 53/ فصل فی سیاق الصلوات ال احدى والنسین رکعت فی الیوم واللیلۃ من: 30

۵۔ نماز شب کی دو رکعت کے بعد

ہمارے بعض علماء نے اپنی کتابوں میں روایت کی ہے کہ بعض اصحاب نے یہ دعا دو رکعت نماز شب کے بعد

پڑھی ہے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ لَہٗ یُسْأَلُ مِنْکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْأَلَةِ
السَّائِلِیْنَ وَ مِنْتَہِی رَغْبَةُ الرَّاغِبِیْنَ اَدْعُوکَ وَ لَہٗ یُدْعٰ مِنْکَ وَ اَرْغَبُ
اِلَیْکَ وَ لَہٗ یُرْغَبُ اِلَیْ مِنْکَ اَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَةِ الْبُصْطَرِیْنَ وَ اَرْحَمُ
الرَّاجِحِیْنَ اَسْأَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَ اَتْجِیْہَا وَ اَعْظَمِہَا یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا
رَحِیْمُ بِاسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَ بِاَمْقَالِکَ الْعُلَیَّا وَ نِعْمِکَ الَّتِی لَا تُحْصٰی وَ
بِاَکْرَمِ اَسْمَائِکَ عَلَیْکَ وَ اَحَبِّہَا اِلَیْکَ وَ اَقْرَبِّہَا مِنْکَ وَ سَبِیْلَہٗ وَ اَشْرَفِہَا
عِنْدَکَ مَنَزِلَہٗ وَ اَجْزَلِہَا لَدَیْکَ قَوَابِلُہَا وَ اَسْرَعِہَا فِی الْاُمُوْر اِجَابَہٗ وَ بِاسْمِکَ
الْمُکْنُوْنِ الْاَکْبَرِ الْاَعْزِ الْاَجَلِ الْاَعْظَمِ الْاَکْرَمِ الَّذِی تُجِیْبُہُ وَ تَهْوٰہُ وَ
تَرْضٰی عَنْکَ دَعَاکَ بِہٖ فَاسْتَجِیْبْ لَہٗ دُعَاہُہٗ وَ حَقِّ عَلَیْکَ اَلَّا تَحْرِیْمَ
سَائِلَکَ وَ لَا تَرُدَّہُ وَ بِکُلِّ اسمِ هُوَ لَکَ فِی التَّوْرٰتِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ
الْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ وَ بِکُلِّ اسمِ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلَہٗ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتُکَ وَ
اَنْبِیَاؤُکَ وَ رُسُلُکَ وَ اَهْلَ طَاعَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ
مُحَمَّدٍ اَنْ تُعْجَلَ فَرَجَ وَلِیْکَ وَ ابْنِ وَلِیْکَ وَ تُعْجَلَ خِزْمَتِیْ اَعْدَائِہٖ۔^[۱]

میں کہتا ہوں، کتاب جمال الصالحین میں، میں نے کچھ اضافی جملے دیکھے ہیں:
وَجَعَلْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ وَأَنْصَارِهِ وَتُرُوقْنَا بِوَرَجَائِنَا وَتَسْتَجِيبُ بِوَدْعَائِنَا

۶۔ نمازوں کے قنوت

ائمہ بیہودہ کی ان دعاؤں پر یہ شاہد ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور کے لئے دعاؤں کی بجائے، ان میں بعض قنوت میں پڑھی جاتی ہیں۔

۱۔ سید علی بن طاووس کتاب معج الدعوات میں ایک حدیث کے ضمن میں ہے۔ امام زین العابدینؑ نے اس طرح فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ جِبِلَّةَ الْبَحْرِیَّةِ وَطِبَاعَ الْاِنْسَانِیَّةِ وَمَا جَرَتْ عَلَیْهِ
تَرْكِیْهَاتُ النَّفْسِیَّةِ وَ اَنْعَقَدَتْ بِوَعُقُودِ النَّسِیَّةِ تَعْجِزُ عَنْ حَمْلِ
وَارْدَاةِ الْاَقْصِیَّةِ اِلَّا مَا وَقَعَتْ لَهٗ اَهْلُ الْاِضْطِفَاءِ وَ اَعْنَتْ عَلَیْهِ دَوِی
الْاِجْتِنَاءِ اَللّٰهُمَّ وَاِنَّ الْقُلُوبَ فِی قَبْضَتِكَ وَ النَّسِیَّةَ لَكَ فِی مَلَکَتِكَ وَ قَدْ
تَعَلَّمَ اَنْیَ رَبِّ مَا الرُّغْبَةُ اِلَیْكَ فِی كَشْفِهِ وَاقِعَةً لَا وَقَائِهَا بِقُدْرَتِكَ
وَ اِقْفَةُ بِحَدِّكَ مِنْ اِرَادَتِكَ وَ اِلَیَّ لَا اَعْلَمُ اَنْ لَكَ دَارَ جَزَاءٍ مِنَ الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ
مَثُوبَةً وَ عُقُوبَةً وَ اَنْ لَكَ یَوْمًا تَأْخُذُ فِیْهِ بِالْحَقِّ وَ اَنْ اَتَاكَ اَشْبَهُ الْأَشْیَاءِ
بِكَرَمِكَ وَ اَلِیْقَهَا بِمَا وَصَفْتَ بِوَنَفْسِكَ فِی عَظْفِكَ وَ تَرَاوُفِكَ وَ اَنْتَ
بِالْبِرِّ صَادِقٌ لِكُلِّ ظَالِمٍ فِی وَحْیِمٍ عُقْبَاهُ وَ سُوءٍ مَفْوَاهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدْ
اَوْسَعْتَ خَلْقَكَ رَحْمَةً وَ جِلْبَاءً وَ قَدْ بَدَّلْتَ اَحْكَامَكَ وَ غَيَّرْتَ سُلْكَ نَبِیِّكَ

وَتَمَرِّدَ الظَّالِمُونَ عَلَى خُلَصَائِكَ وَاسْتَبْأَحُوا حَرِيمَكَ وَزَكَبُوا مَرَائِبَ
الِاسْتِعْزَارِ عَلَى الْجُزْأَةِ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ فَتَبَاذِرْهُمْ بِقَوَاصِفِ سَخَطِكَ وَ
عَوَاصِفِ تَنكِيلَاتِكَ وَاجْتِنَابِ غَضَبِكَ وَظَهْرِ الْبِلَادِ مِنْهُمْ وَعَيْفِ
عَنْهَا أَثَارِهِمْ وَاعْظَمِ مِنْ قَاعَاتِهَا وَمَقَاتِلِهَا مُتَارَهُمْ وَاضْطِلِّهِمْ
بِبَوَارِكَ حَتَّى لَا تُبْقِيَ مِنْهُمْ دِعَامَةً لِنَاجٍ وَلَا عَلَمًا لِأَمٍّ وَلَا مَنَاصًا
لِقَاصِدٍ وَلَا زَائِدًا لِمُرْتَادٍ اللَّهُمَّ افْخُ أَثَارَهُمْ وَاطْمَسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَ
دِيَارِهِمْ وَانْحِ أَغْقَابَهُمْ وَافْكُ أَضْلَابَهُمْ وَتَحْمِلْ إِلَى عَذَابِكَ الشَّرَّ مَدِ
الْغِلَابِ مِنْهُمْ وَانْقُلْ لِعَقَبِ مَنَاصِبِهِ وَأَقْدِخْ لِلرَّشَادِ زَكَاةً وَأَيِّرْ لِلنَّارِ مُبِيرَةً وَ
أَيِّدْ بِالْعَوْنِ مُرْتَادَهُ وَوَقِّرْ مِنَ النَّصْرِ زَادَهُ حَتَّى يَهْوَدَ الْحَقُّ بِحَبِيدِهِ وَتُنِيرَ
مَعَالِمَ مَقَاصِدِهِ وَيَسْلُكَ أَهْلُهُ بِالْأَمْنَةِ حَقَّ سُلُوكِهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ [۱]

میں کہتا ہوں کسی روشن فکر محقق پر امر ہے کہ یہ دعا امام زمانہ علیہ السلام کے کلمات مخفی نہیں کہ یہ دعا امام زمانہ علیہ السلام فرجہ الشریف کے
ظہور کے لئے ہے، اور اسے قوت میں پڑھنے کے بارے میں روایت ملتی ہے، وہ قوت جو مذکورہ حدیث میں امام محمد
باقر علیہ السلام سے روایت منقول ہے،

يَا مَنْ يَعْلَمُ هَوَاجِسَ الشَّرَائِرِ وَ مَكَاوِنَ الضَّيَائِرِ وَ حَقَائِقِ
الْخَوَاطِرِ يَا مَنْ هُوَ لِكُلِّ غَيْبٍ حَاضِرٌ وَلِكُلِّ مَنِيْعٍ ذَاكِرٌ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَادِرٌ وَإِلَى الْكُلِّ نَاطِقٌ بَعْدَ الْمَهْلِ وَقَرَبِ الْأَجْلِ وَضَعْفِ الْعَمَلِ وَأَزَابِ
الْأَمَلِ وَ أَنْ الْمُنْتَقِلِ وَأَنْتَ يَا اللَّهُ الْآخِرُ كَمَا أَنْتَ الْأَوَّلُ مُبْدِئُ مَا
أَنْشَأْتَ وَ مُصَيِّرُهُ إِلَى الْبَلَى وَ مُقَلِّدُهُ أَحْمَالَهُمْ وَ مُجَبِّلُهَا ظُهُورَهُمْ

إِلَى وَقْتِ نُشُورِهِمْ مِنْ بَعَثَةِ قُبُورِهِمْ عِنْدَ نَفْخَةِ الصُّورِ وَ انْشِقَاقِ
السَّمَاءِ بِالثُّورِ وَ الْخُرُوجِ بِالنُّشُورِ إِلَى سَاحَةِ النُّعْشِ لَا يَزِيدُ إِلَيْهِمْ
ظَرْفُهُمْ وَ أَفِيدَهُمْ هَوَاءٌ مُتَرَاطِمِينَ فِي غَمَّةٍ مِمَّا أَسْلَفُوا وَ مُطَالِبِينَ بِمَا
اِحْتَقَبُوا وَ مُحَاسِبِينَ هُنَاكَ عَلَى مَا ارْتَكَبُوا الصَّخَائِفِ فِي الْأَعْيَانِ
مَنْشُورَةً وَ الْأَوْزَارِ عَلَى الظُّهُورِ مَأْزُورَةً لَا انْفِكَاكَ وَ لَا مَنَاصَ وَ لَا
مَحِيصَ عَنِ الْقِصَاصِ قَدْ اَلْتَمَعْتَهُمُ الْحُجَّةَ وَ حَلُّوا فِي حَذِرَةِ الْمَحْجَةِ هَمَسُوا
الضُّجَّةَ مَعْدُولٍ بِهِمْ عَنِ الْمَحْجَةِ إِلَّا مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى فَتُبِي
مِنْ هَوْلِ الْمَشْهَدِ وَ عَظِيمِ التَّوَرِيدِ وَلَمْ يَكُنْ يَمُنُّ فِي الدُّنْيَا تَمَرُّدًا وَ لَا عَلَى
أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَلُّكًا وَ لَهُمْ اسْتُعِيدَ وَ عَنْهُمْ يُحْفَوِقُهُمْ تَفَرَّدَ اللَّهُ فَإِنَّ
الْقُلُوبَ قَدْ بَلَغَتْ الْحَنَاجِرَ وَ الثُّفُوسَ قَدْ عَلَبَ التَّرَاقِي وَ الْأَعْمَارُ قَدْ
نَهَدَتْ بِالْإِنْتِظَارِ لَا عَنْ نَقْصِ اسْتِبْصَارٍ وَ لَا عَنْ إِهْطَامٍ مِقْدَارٍ وَ لَكِنْ
لِيَمَّا تَعَالَى مِنْ رُكُوبِ مَعَاصِيكَ وَ الْخِلَافِ عَلَيْكَ فِي أَوَامِرِكَ وَ تَوَاهِيكَ وَ
الْكَلْبِ بِأَوْلِيَايِكَ وَ مَظَاهِرَةِ أَعْدَائِكَ اللَّهُمَّ فَقَرِّبْ مَا قَدْ قَرَّبَ وَ أَوْرِدْ
مَا قَدْ دَنَا وَ حَقِّقْ ظُنُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بَلِّغِ الْمُؤْمِنِينَ تَأْمِيلَهُمْ مِنْ إِقَامَةِ
حَقِّكَ وَ نَصْرِ دِينِكَ وَ إِظْهَارِ حُجَّتِكَ وَ الْإِنْتِقَامِ مِنْ أَعْدَائِكَ. [۱]

حضرت جوادی سے منقول ہے کہ یہ دعائوت میں پڑھی جائے:

مَنَائِحِكَ مُتَتَابِعَةً وَ أَيَّاهِيكَ مُتَوَالِيَةً وَ دَعْوَتِكَ سَابِقَةً وَ شُكْرُكَ
قَصِيرَةً وَ حَمْدُكَ يَسِيرَةً وَ أَنْتَ بِالتَّعَطُّفِ عَلَى مَنْ اعْتَرَفَ بِجَدِيدِ اللَّهِمْ وَ قَدْ
غُضَّ أَهْلُ الْحَقِّ بِالْبَرِيِّ وَ ارْتَبَكَ أَهْلُ الضُّلُوعِ فِي الْمَهِيبِ وَ أَنْتَ اللَّهُمَّ

بِعِبَادِكَ وَذَوِي الرَّغْبَةِ إِلَيْكَ شَفِيعِي وَيَا جَابِبَ دُعَائِهِمْ وَتَعَجِيلِ الْفَرَجِ
عَنْهُمْ حَقِيقُ اللَّهِمْ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَايِرْنَا مِنْكَ بِالْعَوْنِ
الَّذِي لَا جُنْدَانَ بَعْدَهُ وَالنَّصْرَ الَّذِي لَا بَاطِلَ يَتَكَاذَبُهُ وَأَخْلَجْنَا مِنْ لَدُنْكَ
مُتَحَاكِفَاتِي حَاطًا بِأَمْنٍ فِيهِ وَلِيَّتِكَ وَتَخِيبُ فِيهِ عُدُوكَ وَيُقَامُ فِيهِ مَعَالِمُكَ
وَيُظْهِرُ فِيهِ أَوْامِرُكَ وَتَنْكَفُ فِيهِ عَوَادِي عِدَاتِكَ اللَّهُمَّ بَايِرْنَا مِنْكَ
بِدَارِ الرَّحْمَةِ وَبَايِرْنَا أَعْدَاءَكَ مِنْ بَأْسِكَ بِدَارِ الثَّقَمَةِ اللَّهُمَّ أَعِنَّا وَأَغْنِنَا
وَارْفَعْ نَهْمَتَكَ عَنَّا وَأَحِلَّهَا بِالْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

میں کہتا ہوں، امام کے ظہور کی اس دعا پر یہ شاہد ہے کہ جو امور ذکر ہوئے ہیں صرف آپ کے ظہور کے آشکار
ہوں گے۔ روایات میں یہ معنی بھی آیا ہے۔ ہاں آپ کے دور حکومت میں تقیہ ختم ہو جائے گا اولیاء خدا کو امن ملے گا
اور دشمن ناامید ہوں گے۔

۴۔ ایک اور دعا جو ثبوت میں پڑھی جاتی ہے اور امام مہدی کے ظہور کی دعا ہے وہ یہ ہے،

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ بِلَا أَوْلِيَّةٍ مَعْدُودَةٍ وَالْآخِرُ بِلَا آخِرِيَّةٍ مَحْدُودَةٍ
أَنْشَأْتَنَا لَا يِلَاقِيهِ اقْتِسَارٌ وَاخْتَرَعْتَنَا لَا يَحْتَاجُهِ اقْتِدَارٌ وَابْتَدَعْتَنَا
بِحِكْمَتِكَ اخْتِياراً وَبَلَوْتَنَا بِأَمْرِكَ وَنَهَيْتَنَا بِأَمْرِكَ وَابْتَدَعْتَنَا بِالْأَكْوَابِ
وَكَفَلْتَنَا الطَّاقَةَ وَجَسَمْتَنَا الطَّاعَةَ فَأَمَرْتَ تَحْيِيئاً
وَنَهَيْتَ تَحْذِيرًا وَخَوَّلْتَ كَفِيرًا وَسَلَّيْتَ يَسِيرًا فَصَبَّحَ أَمْرُكَ لِحُلْمَتِ
جَهْلٍ قَدْرُكَ فَتَكَرَّمْتَ فَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ وَالنِّبَاهِ وَالْعِظَمَةِ وَالْكِبَرِيَّاءِ
وَالْإِحْسَانِ وَالنُّعْمَاءِ وَالْمَنِّ وَالْأَلَاءِ وَالْبَرَاحِ وَالْعَطَاءِ وَالْإِنْجَارِ وَالْوَفَاءِ
لَا تُحِيطُ الْقُلُوبُ لَكَ بِكُنْهِهِ وَلَا تُدْرِكُ الْأَوْهَامُ لَكَ حِصْفَةً وَلَا يُشْبِهُكَ

شَيْءٌ مِنْ خَلْقِكَ وَلَا يُمْثِلُ بِكَ شَيْءٌ مِنْ صَنَعَتِكَ تَبَارَكْتَ أَنْ تُحْسِنَ أَوْ
 تُمَسَّ أَوْ تُذَرِكَ الْخَوَاشِ الْخَمْسُ وَأَلَى يَدِكَ مَخْلُوقُ خَالِقُهُ وَتَعَالَيْتَ يَا
 إِلَهِي عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا اللَّهُمَّ أَجَلْ لِأَوْلِيَايَكَ مِنْ
 أَعْدَائِكَ الظَّالِمِينَ الْبَاغِينَ النَّكَارِثِينَ الْقَاسِطِينَ الْمَارِقِينَ الَّذِينَ
 أَهْلُوا عِبَادَكَ وَحَرَّفُوا كِتَابَكَ وَبَدَّلُوا أَحْكَامَكَ وَبَحَدُوا حَقَّكَ وَ
 جَلَسُوا عَمَّا لَيْسَ أَوْلِيَايَكَ جُرْأَةً مِنْهُمْ عَلَيْكَ وَظُلْمًا مِنْهُمْ لِأَهْلِ بَيْتِ
 نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ سَلَامُكَ وَصَلَوَاتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكَاتُكَ فَضَلُّوا وَأَهْلُوا
 خَلْقَكَ وَهَتَكُوا حِجَابَ بَرِّكَ عَنْ عِبَادِكَ وَاتَّخَذُوا اللَّهُمَّ مَالِكَ دَوْلَا وَ
 عِبَادَكَ حَوْلًا وَتَرَكُوا اللَّهُمَّ عَالِمَ أَرْضِكَ فِي بَكْمَاءَ عَمِيَاءَ ظُلُمَاءَ
 مُذَلِّهَةً فَأَعْيُنُهُمْ مَفْتُوحَةٌ وَقُلُوبُهُمْ غَرِيَّةٌ وَلَمْ تَبْقَ لَهُمُ اللَّهُمَّ
 عَلَيْكَ مِنْ حُجَّةٍ لَقَدْ حَذَرْتَ اللَّهُمَّ عَذَابَكَ وَبَيَّنْتَ نَكَالَكَ وَعَدْتَ
 الْمُطِيعِينَ إِحْسَانَكَ وَقَدَّمْتَ إِلَيْهِمُ بِالْتُّذِيرِ فَأَمَنْتَ طَائِفَةً وَأَيَّدْتَ
 اللَّهُمَّ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّ أَوْلِيَايَكَ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ وَإِلَى
 الْحَقِّ دَاعِينَ وَإِلَى مَامِ الْمُنْتَظَرِ الْقَائِمِ بِالْقِسْطِ تَابِعِينَ وَجَدِّدِ اللَّهُمَّ
 عَلَى أَعْدَائِكَ وَأَعْدَائِهِمْ تَارَكَ وَعَذَابَكَ الَّذِي لَا تَدْفَعُهُ عَنِ الْقَوْمِ
 الظَّالِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَقَوِّ ضَعْفَ الْمُخْلِصِينَ لَكَ
 بِالْمَحَبَّةِ الْمُشَايِعِينَ لَنَا بِالْمُؤَالَاةِ الْمُتَّبِعِينَ لَنَا بِالتَّصْدِيقِ وَالْعَمَلِ
 الْمُؤَارِبِينَ لَنَا بِالْمُؤَاسَاةِ فِيْنَا الْمُخِيِّينَ ذِكْرًا عِنْدَ اجْتِمَاعِهِمْ وَشَدِيدِ
 اللَّهُمَّ رُكْنَهُمْ وَسَيِّدُ لَهُمُ اللَّهُمَّ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُمْ وَأَتَمَّمْتَ
 عَلَيْهِمْ نِعْمَتَكَ وَخَلِّصْهُمْ وَاسْتَخْلِصْهُمْ وَسُدِّ اللَّهُمَّ فَرْجَهُمُ وَالْمِمْ

اَللّٰهُمَّ شَعَفْ قَاتِلِيْهِمْ وَ اَغْفِرْ اَللّٰهُمَّ ذُنُوْبَهُمْ وَ خَطَايَاهُمْ وَ لَا تُرِغْ قُلُوْبُهُمْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَهُمْ وَ لَا تُخْلِلْهُمْ اَتَى رَبِّ يَمُغْصِيْهِمْ وَ اَحْفَظْ لَهُمْ مَا مَنَعْتَهُمْ بِهِ مِنَ الظَّهَارِ قِيَوْلَا يَۤا اَوْلِيَّائِكَ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِكَ اِنَّكَ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَمَجِّعِيْنَ. [۱]

۵۔ امام ہادی سے منقول ہے کہ نماز کی قنوت میں یہ دعا پڑھی جائے،

يَا مَنْ تَفَرَّدَ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ تَوَحَّدَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ يَا مَنْ اَضَاءَ بِاسْمِهِ النُّجُومَ وَ اَشْرَقَتْ بِهِ الْاَنْوَارُ وَ اَظْلَمَ بِاَمْرِهٖ جَنَدِيسُ اللَّيْلِ وَ هَطَلَ بِغَيْثِهِ وَاِبِلُ السَّيْلِ يَا مَنْ دَعَاهُ الْمُضْطَرُّونَ فَاَجَابَهُمْ وَ لَحَّأَ اِلَيْهِ الْخَائِفُونَ فَاَمَنَهُمْ وَ عَبَدَهُ الطَّائِفُونَ فَشَكَرَهُمْ وَ حَمَدَهُ الشَّاكِرُونَ فَاَثَابَهُمْ مَا اَجَلَ شَأْنِكَ وَ اَعْلَى سُلْطَانِكَ وَ اَنْفَذَ اَحْكَامَكَ اَنْتَ الْخَالِقُ بِغَيْرِ تَكْلُفٍ وَ الْقَاضِي بِغَيْرِ تَحْيِيفٍ لِحُكْمِكَ الْبَالِغَةِ وَ كَلِمَتِكَ الدَّامِغَةِ بِكَ اعْتَصَمْتُ وَ تَعَوَّذْتُ مِنْ نَقَاتِ الْعَدَةِ وَ رَصَدَاتِ الْمُلْعَدَةِ الَّذِيْنَ اَلْحَدُوا فِي اَسْمَائِكَ وَ رَصَدُوا بِالْمَكَايِدِ لِاَوْلِيَّائِكَ وَ اَعَانُوا عَلَى قَتْلِ اَنْبِيَائِكَ وَ اَصْفِيَّائِكَ وَ قَصَدُوا الْاِظْفَاءَ لَوْرِكَ بِاِذَا عَوِيْرِكَ وَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ وَ صَدُّوا عَنْ آيَاتِكَ- وَ اَتَّخَذُوا مِنْ حُوكِكَ وَ حُوكِ رُسُوكَ وَ حُوكِ الْمُؤْمِدِيْنَ وَلِيَّةً رَغْبَةً عَنْكَ وَ عَبَدُوا طَوَاغِيَّتَهُمْ وَ جَوَابِيَّتَهُمْ بَدَلًا مِنْكَ فَمَتَنْتُ عَلَى اَوْلِيَّائِكَ بِعَظِيْمِ نَعْمَائِكَ وَ جُدْتَ عَلَيْهِمْ بِكَرِيْمِ اِلَائِكَ وَ اَتَمَمْتَ لَهُمْ مَا اَوْلَيْتَهُمْ بِحَسَنِ جَزَائِكَ حِفْظًا لَهُمْ مِنْ مُعَانَدَةِ الرُّسُلِ وَ ضَلَالِ السُّبُلِ وَ صَدَقْتَ لَهُمْ بِالْعُهُودِ اَلْسِنَةً اِلَاجَابَةً وَ خَشَعْتَ لَكَ بِالْعُقُودِ

قُلُوبِ الْإِنْسَانِ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِي خَشَعَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَ
 الْأَرْضُ وَأُحْيِيَتْ بِهِ مَوَاتِ الْأَشْيَاءِ وَأَمَّتْ بِهِ جَمِيعُ الْأَحْيَاءِ وَجَمَعَتْ
 بِهِ كُلُّ مُتَفَرِّقٍ وَفُرِّقَتْ بِهِ كُلُّ مُجْتَمِعٍ وَأَمْنَتْ بِهِ الْكَلِمَاتُ وَأُرِيَتْ بِهِ
 كُتُبُ الْأَكْيَابِ وَتُبْتُ بِهِ عَلَى التَّوَّابِينَ وَأَخْشَرْتُ بِهِ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ
 فَجَعَلْتَ عَمَلَهُمْ هَبَاءً مَنْثُورًا وَتَبَرَّزْتَهُمْ تَبَرُّدًا أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ شَيْعَتِي مِنَ الَّذِينَ يُحِبُّوا فَصَدَّقُوا وَاسْتَنْظَقُوا فَتَنَظَّقُوا
 آمِينَ يَا مُؤْمِدِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لَهُمْ تَوْفِيقَ أَهْلِ الْهُدَى وَأَحْصَالَ
 أَهْلِ الْيَقِينِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ وَتَفِيقَةَ أَهْلِ
 الْوَرَعِ وَكِفَاةَ الصَّدِيقِينَ حَتَّى يَخَافُوكَ اللَّهُمَّ عَقَابَةَ تَحْجِزُهُمْ عَنْ
 مَعَاصِيكَ وَحَتَّى يَعْمَلُوا بِطَاعَتِكَ لِيَنَالُوا كَرَامَتَكَ وَحَتَّى يُنَاصِحُوا لَكَ
 وَفِيكَ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتَّى يُخْلِصُوا لَكَ التَّصَيُّعَةَ فِي التَّوْبَةِ حُبًّا لَكَ
 فَتُوجِبَ لَهُمْ مَحَبَّتَكَ الَّتِي أَوْجَبْتَهَا لِلتَّوَّابِينَ وَحَتَّى يَتَوَكَّلُوا عَلَيْكَ فِي
 أُمُورِهِمْ كُلِّهَا حُسْنِ ظَنِّ بِكَ وَحَتَّى يُفَوِّضُوا إِلَيْكَ أُمُورَهُمْ ثِقَةً بِكَ
 اللَّهُمَّ لَا تُنَالْ طَاعَتَكَ إِلَّا بِتَوْفِيقِكَ وَلَا تُنَالْ دَرَجَتَهُ مِنْ دَرَجاتِ الْخَيْرِ
 إِلَّا بِكَ اللَّهُمَّ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ الْعَالِمِ بِخَفَايَا صُدُورِ الْعَالَمِينَ طَهِّرْ
 الْأَرْضَ مِنْ نَجَسِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَخْرِصِ الْخَرَاصِينَ عَنْ تَقْوِيلِهِمْ عَلَى
 رَسُولِكَ الْإِنْفِكَ اللَّهُمَّ اقْصِمِ الْجَبَّارِينَ وَأَبِرِ الْمُفْتَرِينَ وَأَبِدِ الْأَقْيَاسِينَ
 الَّذِينَ إِذَا تَشَلَّى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ وَأَنْجِزِي
 وَعْدَكَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَعَجِّلْ فَرَجَ كُلِّ طَالِبٍ مُرْتَادٍ إِنَّكَ
 لِبَالِيزٍ صَادٍ لِلْعِبَادِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ لَبِيسٍ مَلْبُوسٍ وَمِنْ كُلِّ قَلْبٍ عَنْ

مَعْرِفَتِكَ مَحْبُوسٌ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ تَكْفُرُ إِذَا أَصَابَهَا بُؤْسٌ وَمِنْ وَاصِفِ
عَدْلٍ عَمَلُهُ عَنِ الْعَدْلِ مَعْكُوسٌ وَمِنْ طَالِبِ الْحَقِّ وَهُوَ عَنْ صِفَاتِ
الْحَقِّ مَنكُوسٌ وَمِنْ مُكْتَسِبِ الْإِثْمِ بِالْإِثْمِ مَرْكُوسٌ وَمِنْ وَجَّهِ عِنْدَ تَتَابُعِ
النِّعَمِ عَلَيْهِ عُبُوسٌ أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَمِنْ نَظِيرَةِ وَ أَشْكَالِهِ وَ
أَشْبَاهِهِ وَأَمَّا إِيَّاكَ صَلِّ عَلَيَّ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۝

۶۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ قنوت میں یہ دعا پڑھیں، یہ قنوت انشاء اللہ کتاب کے آٹھویں حصہ میں ذکر ہوگی،

۷۔ اس حدیث میں مولا قائم علیہ السلام کے لئے ظہور کی دعا کو قنوت میں پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَكْرِمْ اَوْلِيَآءِكَ بِالْاِحْزَانِ وَ عَدِيكَ
وَبَلِّغْهُمْ ذِكْرَكَ مَا يَأْمُلُوْنَ مِنْ نَصْرِكَ وَ اكْفُفْ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ
الْخِلَافَ عَلَيْكَ وَ تَمَرَّدَ بِمَنْعِكَ عَلٰی رُكُوبِ مَخَالَفَتِكَ وَ اسْتَعَانَ بِرِفْدِكَ
عَلٰی قَلِّ حَتِّكَ وَ قَصَدَ لِكَيْدِكَ بِأَيْدِكَ وَ وَسَّعَتْهُ جِلْمًا لِيَتَأْخُذَهُ عَلٰی جَهْرَةٍ
أَوْ تَسْتَأْصِلُهُ عَلٰی غَيْرَةٍ فَإِنَّكَ اَللّٰهُمَّ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ حَتَّى إِذَا أَخَذَتْ
الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ اَزْيَنْتَ وَ ظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا
لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَ قُلْتَ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّ الْعَايَةَ
عِنْدَنَا قَدْ تَنَاضَتْ وَ إِنَّا لَغَضَبِكَ غَاضِبُونَ وَ إِنَّا عَلَى نَصْرِ الْحَقِّ مُتَعَاصِبُونَ
وَ إِلَى وُرُودِ أَمْرِكَ مُشْتَاقُونَ وَ لَا يَنْجَاكَ وَ عَدِيكَ مَرْتَقِبُونَ وَ يَحُولُ وَ عَيْدِكَ
بِأَعْدَائِكَ مُتَوَقِّعُونَ اَللّٰهُمَّ فَأَذِّنْ بِذَلِكَ وَ افْتَحْ طُرُقَ قَائِمِهِ وَ سَهِّلْ خُرُوجَهُ

وَوَظَّيْ مَسَالِكَهُ وَاشْرَحْ شَرَائِعَهُ وَابْدُ جُنُودَهُ وَأَعُوَانَهُ وَبَاذِرْ بِأَسَاكِ
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَابْسُطْ سَيْفَ نِقْمَتِكَ عَلَى أَعْدَائِكَ الْمُعَادِيَةِ وَخُذْ
بِالنَّارِ إِنَّكَ جَوَادٌ مَكْرٌ ۝

۸۔ ایک اور قوت بھی آپ سے نقل ہوئی ہے،

اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تُؤْتِي الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ عَنْ
تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِبِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ يَا مَاجِدُ يَا جَوَادُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا بَهَّاشُ يَا ذَا الْبَهْشِ
الشَّدِيدِ يَا فَعَالًا لِمَا يُرِيدُ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ يَا رَعُوفُ يَا رَحِيمُ يَا لَطِيفُ
يَا حَيُّ جِنَّ لَا حَيَّ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَعْرُوفِ الْمَكْنُونِ الْحَيُّ الْقَيُّومِ الَّذِي
اسْتَأْثَرَتْ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ وَ
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُصَوِّرُ بِهِ خَلْقَكَ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ تَشَاءُ وَبِهِ
تَسَوَّى إِلَيْهِمْ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَطْبَاقِ الظُّلُمَاتِ مِنْ بَيْنِ الْعُرُوقِ وَالْعِظَامِ وَ
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَلْفَتْ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِ أَوْلِيَائِكَ وَ أَلْفَتْ بَيْنَ الْفُلُجِ وَ
النَّارِ لَا هَذَا يُذِيبُ هَذَا وَلَا هَذَا يُطْفِئُ هَذَا وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي
كَوْنَتْ بِهِ طَعْمَ الْحَيَاةِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَجْرَيْتَ بِهِ الْمَاءَ فِي عُروِي
الثِّبَاتِ بَيْنَ أَطْبَاقِ النَّارِ وَ سَقَيْتَ الْمَاءَ إِلَى عُروِي الْأَشْجَارِ بَيْنَ
الصُّخْرَةِ الصَّمَاءِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كَوْنَتْ بِهِ طَعْمَ الْبَحْرِ وَالْوَانِهَا
وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ تُبْدِي وَ تُعِيدُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْفَرْدِ الْوَاحِدِ
الْمُتَفَرِّدِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ الْمُتَوَحِّدِ بِالصَّمَدَانِيَّةِ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي

فَجَرَّتْ بِهِ الْمَاءُ مِنَ الصَّخْرَةِ الصَّمَاءِ وَ سُقَّتُهُ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ خَلْقَكَ وَ رَزَقْتَهُمْ كَيْفَ شِئْتَ وَ كَيْفَ شَاءَ وَ أَيَا مَنْ لَا يُغَيِّرُهُ الْأَيَّامُ وَ اللَّيَالِي أَدْعُوكَ بِمَا دَعَاكَ بِهِ نُوحٌ حِينَ تَأَدَّاكَ فَأَنْجَيْتَهُ وَ مَنْ مَعَهُ وَ أَهْلَكَتَ قَوْمَهُ وَ أَدْعُوكَ بِمَا دَعَاكَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُكَ حِينَ تَأَدَّاكَ فَأَنْجَيْتَهُ وَ جَعَلْتَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَ سَلَامًا وَ أَدْعُوكَ بِمَا دَعَاكَ بِهِ مُوسَى كَلِيمُكَ حِينَ تَأَدَّاكَ فَقَلَقْتَ لَهُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْتَهُ وَ بَنَى إِسْرَآئِيلَ وَ أَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَ قَوْمَهُ فِي الْيَمِّ وَ أَدْعُوكَ بِمَا دَعَاكَ بِهِ عِيسَى رُوحُكَ حِينَ تَأَدَّاكَ فَتَنْجَيْتَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ وَ إِلَيْكَ رَفَعْتَهُ وَ أَدْعُوكَ بِمَا دَعَاكَ حَبِيبُكَ وَ صَفِيُّكَ وَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَ مِنَ الْأَحْزَابِ نَجَّيْتَهُ وَ عَلَى أَعْدَائِكَ نَصْرَتَهُ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَ الْأُمُورُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا يَا مَنْ لَا تُغَيِّرُهُ الْأَيَّامُ وَ اللَّيَالِي وَ لَا تَتَشَابَهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ وَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ اللَّغَاةُ وَ لَا يُبْرِمُهُ الْخَوَاحِشُ الْمَلِيعِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ خَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ صَلِّ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ الَّذِينَ بَلَغُوا عَنْكَ الْهُدَى وَ أَعْقَدُوا لَكَ الْمَوَاقِفَ بِالنَّطَاعَةِ وَ صَلِّ عَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْبَيْعَ أَدَّ الْجُزْئِي مَا وَعَدْتَنِي وَ اجْتَمَعُوا لِي أَصْحَابِي وَ صَبْرُهُمْ وَ انْصُرْنِي عَلَى أَعْدَائِكَ وَ أَعْدَاءِ رَسُولِكَ وَ لَا تُخَيِّبْ دَعْوَتِي فَإِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أُمَّتِكَ أَسِيرُ بَيْنَ يَدَيْكَ سَيِّدِي أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهَذَا الْمَقَامِ وَ تَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَيَّ دُونَ كَثِيرٍ

مِنْ خَلْقِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُنْجِزَ لِي مَا وَعَدْتَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الصَّادِقُ وَلَا تُخْلِفُ الْبِعَادَ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۹۔ کتاب مستدرک الوسائل، کتاب الذکری سے نقل ہے کہ ابن ابی عمیل نے حضرت امیر ؑ سے اس دعا

کو نقل کیا:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ شُحُصَتِ الْاَبْصَارُ وَ نُقِلَتِ الْاَقْدَامُ وَ رُفِعَتِ الْاَيْدِي وَ مُدَّتِ الْاَعْنَاقُ وَ اَنْتَ دُعِيتَ بِاللِّسَنِ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُهُمْ وَ تَجْزِاهُمْ فِي الْاَعْمَالِ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُو الْبُكَ غَيْبَةَ نَبِيِّنَا وَ قِلَّةَ عَدِجْنَا وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ تَظَاهَرَ الْاَعْدَاءِ عَلَيْنَا وَ وُقُوعَ الْفِتَنِ بَيْنَا فَفَرِّجْ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ بِعَدْلٍ تُظْهِرُهُ وَاِمَامٍ حَقٍّ تَعْرِفُهُ اِلَهَ الْحَقِّ اَمِيْن رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔^[۱]

اس نے کہا: مجھے خبر ملی کہ امام صادق ؑ نے اپنے شیعوں کو حکم دیا کہ اس دعا کو نماز کے قنوت میں پڑھیں

لیکن کلمات فرج کے بعد یہ دعا پڑھے، لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ.....

۱۰۔ اس کتاب سے شیخ طوسی علیہ رحمہ لکھتے ہیں: مستحب ہے صبح کی نماز کی قنوت میں یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ رَبِّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ - وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَا اللهُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تُعَجِّلَ فَرَجَهُمُ اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ

[۱] صحیح الدعوات و منج العبادات، ص ۲۹۰۔

[۲] بحار الانوار (ط - بیروت)، ج ۸۲، ص ۲۰۷۔

ثِقْنَهُ وَرَجَاؤُهُ غَيْرُكَ فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا يَا أَجُودَ مَنْ
سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتُزِحَّ مِنْ أَرْحَمِ ضَعْفِي وَقِلَّةِ حِيلَتِي وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ
طَوَّلًا مِنْكَ وَفَكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَعَافِي فِي نَفْسِي وَفِي جَمِيعِ أُمُورِي
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ [۱]

۱۔ شیخ صدوق نے کتاب من الاسحضرہ الفقہ میں وتر اور نماز جمعہ میں قنوت خدا کی تعظیم، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود اور کلمات فرج ہے دعا یہ ہے،

اَللّٰهُمَّ تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَ عَظَمَ جِلْمُكَ
فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَ بَسَطْتَ يَدَيْكَ فَأَعْظَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا
وَجَهَّكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ وَ جَاهُكَ أَكْرَمُ الْجَاهِ وَ جَهَّتْكَ خَيْرُ الْجِهَاتِ وَ
عَظِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَظِيَّاتِ وَ أَهْنُوْهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَ تُعْصَى رَبَّنَا
فَتَغْفِرُ لِمَنْ شِئْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَ تَكْشِفُ الْظُّرَّ وَ تُنْجِي مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيمِ وَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَ تَشْفِي السَّقِيمَ وَ تَعْفُو عَنِ الْمَذْنِبِ لَا
يُجْزَى أَحَدٌ بِأَلَايِكَ وَ لَا يَبْلُغُ نِعْمَاءَكَ اِنْعَمَّاكَ اَقْوَلُ قَائِلٍ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ
رُفِعَتِ الْأَصْوَاتُ وَ نُقِلَتِ الْأَقْدَامُ وَ مَدَّتِ الْأَعْنَاقُ وَ رُفِعَتِ الْأَيْدِي وَ
دُعِيتِ بِالْأَلْسِنِ وَ تُقَرِّبُ اِلَيْكَ بِالْأَعْمَالِ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ
افتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ نَشْكُو
فَقَدْ نَبِيتْنَا وَ غَيْبَةً وَ لَيْتْنَا وَ شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَ وَقُوعَ الْفِتَنِ وَ تَظَاهَرَ
الْأَعْدَاءُ وَ كَثُرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدِدِنَا فَافْرِجْ ذَلِكْ يَا رَبِّ عَنَّا بِفَتْحِ مِنْكَ

تُعَجِّلْهُ وَنَصِّرْ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَإِمَامٍ عَنَلٍ تُظْهِرُهُ إِلَهَ الْحَقِّ آمِينَ۔^[۱]

اس کے بعد ستر مرتبہ یہ پڑھیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَآتُوْبُ اِلَيْهِ۔

میں کہتا ہوں کہ اس دعا کو سید ابن طاووس نے نقل کیا لہذا کامل اور تمام ہے۔

۱۲۔ وہ قنوت جو سید کتاب جمال الاسبوع میں کمال العمل المشروع کے باب میں مقاتل بن مقاتل سے نقل

کیا کہ امام رضاؑ نے پوچھا: نماز کے قنوت میں کیا پڑھتے ہو؟

میں عرض کیا: جو کچھ لوگ پڑھتے ہیں،

امام نے مجھے فرمایا: تو وہ نہ پڑھ بلکہ یہ پڑھ:

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ عَبْدَكَ وَ خَلِيْفَتَكَ بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ اَنْبِيَاءَكَ وَ
رُسْلَكَ وَ حَقِّقْ بِمَلَانِيْكَتِكَ وَ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنْ عِنْدِكَ وَ اَسْلِكْهُ مِنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ رَصْدًا يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَ اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ
خَوْفِهِ اَمْنًا يَعْْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا وَ لَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَى
وَلِيَّتِكَ سُلْطٰنًا وَ اَنْتَ اَنْتَ لَهُ فِيْ جِهَادِ عَدُوْكَ وَ عَدُوِّهِ وَ اَجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهِ
اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔^[۲]

میں کہتا ہوں کہ مذکورہ روایات سے یہ مطلب واضح ہو گیا کہ امام زمانؑ کی جمل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے

لئے قنوت میں دعا مانگنی چاہیے اور اس کی تاکید ہوئی ہے۔ یہ وہ حالت ہے کہ جس میں دعائیں مستجاب ہوتی ہیں، خاص

کر نماز جمعہ، نماز وتر اور نماز صبح میں ظہور امام زمانؑ کی جمل اللہ فرجہ الشریف کی دعا کرے اس عمل سے بہت اجر ملتا ہے اور

روزی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

[۱] جمال الاسبوع بکمال العمل المشروع، ص ۱۵، ۱۶۔

[۲] مصباح المعجد وصلاح السعيد، ج ۱، ص ۳۶۔

۷۔ سجدہ کی حالت میں

ساتویں دعا جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے ہے اور بڑی تاکید بھی کی گئی ہے۔ وہ نماز میں سجدے کی حالت میں پڑھنے کا حکم ہوا ہے، سجدہ خدا کے نزدیک ترین حالت ہے اور سجدہ قاضی الحاجات ہے، اس بارے میں روایات موجود ہیں، پس بندہ پر لازم ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں اپنی حاجت طلب کرے اور خصوصاً سجدہ شکر کی حالت میں، اس لئے کہ انسان خدا کی طرف ملتفت ہوتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے ہمیں نعمتیں دی ہیں وہ سب ہمارے مولا قائم عجل اللہ فرجہ الشریف صاحب الزمان کی برکت سے ہیں۔

اس لئے بھی کہ دعا صاحب نعمت واسطہ فیض و رحمت ہے اور اہم ترین شکر ہے، کتاب تحفۃ الابرار نے مقصدہ شیخ مفید علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ سجدہ شکر میں یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ ثِقَتِي وَأَنْتَ رَجَائِي اللَّهُمَّ فَاقْبَلْ مَا أَهْتَنِي وَمَا لَا يُهْتَنِي وَمَا أَنْتَ
أَعْلَمُ بِهِ مِثِّي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَحَسِّلْ فَرْجَهُمْ. [۱]

روایات میں صراحت سے موجود ہے کہ جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پیدا ہوئے تو آپؑ نے سجدہ میں دعا فرمائی، محدثین کے رئیس شیخ کتاب کمال الدین میں اپنی سند سے جناب حکیمہ سے ایک طولانی حدیث نقل کرتے ہیں کہ میں اچانک زنجس بی بی کو دیکھا اس کے ارد گرد اس طرح نورعی نور ہو گیا کہ ہماری آنکھیں پوشیدہ رہ گئی، میں ناگہان دیکھا کہ نور زاد ہے جو سجدہ کی حالت میں ہے اور زانو پر ٹکیہ کیا اور دو انگلیوں کو بلند کیا اور فرمایا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے نانا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میرے باپ

امیر المومنین ہے، پھر ایک ایک کا نام لیا اور اپنے نام تک شمار کیا اور اس وقت فرمایا: اے خدا جو مجھے وعدہ دیا تھا وہ پورا فرمائیں، میرے امور کو مرحلہ تمام و کمال تک پہنچا دے، میرے قدم کو استوار فرما، زمین کو عدل و انصاف سے پر فرما۔

۸۔ سجدہ شکر

نماز شب کی چوتھی رکعت کے بعد: ہمارے ایک عالم دین نے آداب نماز شب میں لکھا ہے: آداب میں ایک یہ ہے چوتھی رکعت کے سجدہ کے بعد سوباریہ پڑھا جائے، ماشاء اللہ پھر یہ پڑھو

يَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰهُ مَا شِئْتَ مِنْ اَمْرٍ يَكُوْنُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْهَا تَشَاءُ اَنْ تُعْجَلَ فَرَجِ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَّ
عَلَيْهِمْ وَّ تُعْجَلَ فَرَجِيْ وَّ فَرَجِ اِخْوَانِيْ مَقْرُوْنًا بِفَرَجِهِمْ وَّ تَفْعَلَ لِيْ مَا اَنْتَ
اَهْلُهُ. [۱]

۹۔ ہر صبح و شام

عقل و نقل کے مطابق یہ پسندیدہ دعا ہے، ہر عارف آدمی بغیر شک کے اس عمل کو انجام دیتا ہے تاکہ امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے حقوق ادا کر سکے، ہر انسان کا اعمال نامہ ہر رات حافظان کے نزدیک زینت دیتا ہے جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ہر روز غلام اور عوام اپنے آقاؤں کے پاس آتے ہیں اور خدمت گزاری کا وظیفہ انجام دیتے

[۱] مصباح المعجود و صلاح المعجود / ج 1 / 145 / ما یضی أن یفعلہ من غفل عن صلاة اللیل من 138

ہیں، پس ہمیں ایسا کرنا ضروری ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں جو کچھ خدا نے ہم پر نعمتوں کا لطف کیا ہے وہ امام کی برکت کی وجہ سے ہے۔ پس ضروری ہے ہم ہر روز صبح و شام امام کی خدمت میں حاضر ہوں۔

امام نے شیخ مفید کو خط لکھا جو اس مطلب پر دلالت کرتا ہے وہ اپنی کلام کے ضمن میں فرماتے ہیں:

إِنَّا غَيْرُ مُهْتَمِّينَ لِمَرَاعَاتِكُمْ وَلَا تَأْسِينِ لِذِكْرِكُمْ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَنَزَلَ بِكُمْ اللَّأْوَاءُ وَاضْطَلَمَكُمْ الْأَعْدَاءُ.

پس دل اور کان کھول کر سنو کہ آپ کی خدمت کے لئے آمادہ رہو اس کے حکم اطاعت کرو، ان کے ظہور کی دعا کرو، امام قائم آل محمد نے اپنے دوستوں سے فرمایا:

وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ.

دلیل نقل: یہاں وہ دعا ذکر کرتے ہیں جو امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور صبح و شام یہ دعا کرنا چاہئے۔

کلینی نے اپنی سند سے اصول کافی میں لکھا کہ فرات بن لاحق نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ہر روز صبح و شام اس دعا کو پڑھا کرو اور ترک نہ کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ
لَأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ
إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الصَّبَاحِ مِنْ كُفْرٍ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ وَمِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سُوءٍ فَاسِقِينَ اللَّهُمَّ
اجْعَلْ مَا أُنْزِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ
بِرَّكَ عَلَى أَوْلِيَائِكَ وَعِقَاباً عَلَى أَعْدَائِكَ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادِ
مَنْ عَادَاكَ اللَّهُمَّ اخْتِمْ لِي بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسُ أَوْ
غَرَبَتْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ * وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ

وَالْأُمُورِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مُتَقَلِّبُهُمْ وَمَقْوَاهُمْ اللَّهُمَّ احْفَظْ إِمَامَ
 الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمَانِ وَالنَّصْرَةَ نَصْرًا عَزِيزًا * وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَ
 اجْعَلْ لَهُ وَلِيًّا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَانًا وَفُلَانًا وَ
 الْفِرْقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى رَسُولِكَ وَوَلَاةِ الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَالْأُمَّةَ مِنْ
 بَعْدِهِ وَشَيْعَتِهِمْ وَأَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ مِنْ
 عِنْدِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَالْمَحَافَظَةَ عَلَى مَا أَمَرْتَ بِهِ لَا أَبْتَغِي بِهِ بَدَلًا
 وَلَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا * اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا
 قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُفْضَى عَلَيْكَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَ
 تَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّ الْبَيْتِ - تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَمَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ
 مِنْ خَيْرٍ فَضَاعِفُهُ لِي أَطْعَافًا مُضَاعَفَةً كَثِيرَةً وَأَتَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ
 أَجْرًا عَظِيمًا رَبِّ مَا أَحْسَنَ مَا ابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا
 عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَتَرْتَ عَلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلَهِي كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا
 عَلَيْهِ مِلءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلءُ الْأَرْضِ وَمِلءُ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَ
 يَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لَوْجُورِي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. ❶

میں کہتا ہوں کہ اس مطلب پر شاہد دعا عہد ہے جو کہ اس کتاب کے آٹھویں حصہ میں ذکر ہوگا۔

اس پر مویہ یہ ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے صبح و شام دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی طرح یہ بھی مویہ ہے کہ ہمارے اعمال ہر صبح و شام آنحضرت کی خدمت میں جاتے ہیں اور وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم امام مہدی کے حق میں دعا کریں، اس کے بارے میں بہت سی روایات ہیں جو کافی، بصر، البرہان اور دوسری کتب میں موجود ہیں، نیز یہ بھی مویہ ہے کہ صبح و شام دعا کرنے کا شوق دلایا

گیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک بہترین دعاؤں میں سے ہے۔

۱۰۔ ہر روز کے آخری لمحات

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دن کو بارہ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ کو ساعت کا نام دیا گیا ہے ہر ساعت ایک امام کے ساتھ منسوب ہے، جو ساعت جس امام کے ساتھ مخصوص ہے اس میں اس امام سے حاجت طلب کرنی چاہیے، علماء نے اعمال کی کتب میں ان کو ذکر کیا ہے، آخری ساعت امام زمانہ سے منسوب ہے اور اس ساعت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

يَا مَنْ تَوَكَّلْ بِنَفْسِهِ عَنِ خَلْقِهِ يَا مَنْ غَنِيَ عَنِ خَلْقِهِ بِصُنْعِهِ يَا مَنْ
عَرَفَ نَفْسَهُ خَلْقَهُ بِطَافِهِ يَا مَنْ سَلَكَ بِأَهْلِ طَاعَتِهِ مَرَضَاتَهُ يَا مَنْ أَعَانَ
أَهْلَ مَحَبَّتِهِ عَلَى شُكْرِهِمْ يَا مَنْ مَنَّ عَلَيْهِمْ بِدِينِهِ وَنَظَّفَ لَهُمْ بِتَائِلِهِ
أَسْأَلُكَ بِمَتْنِ الْخَلْفِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاتَّخِذْ إِلَيْكَ بِرُؤُوسِ أَقْدِمَتِهِ
بَيْنَ يَدَيَّ حَوَائِجِي أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ أُولَى الْأَمْرِ الَّذِينَ أَمَرْتَ
بِطَاعَتِهِمْ وَأُولَى الْأَرْحَامِ الَّذِينَ أَمَرْتَ بِصِلَتِهِمْ وَذَوِي الْقُرْبَى الَّذِينَ
أَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ وَالْمَوَالِيَ الَّذِينَ أَمَرْتَ بِعِرْفَانِ حَقِّهِمْ وَآهْلِ الْبَيْتِ
الَّذِينَ أَكْهَنَتْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَ عَنْهُمْ تَطْهِيراً أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا. □

۱۱۔ جمعرات کا دن

اس پر ایک روایت شاہد ہے جو سید ابن طاووس نے کتاب جمال الاسبوع میں ذکر کی ہے، جمعرات کے وظائف میں ہے کہ مستحب ہے محمد وآل محمد پر ہزار صلوات بھیجی جائے اور یہ بھی پڑھنا مستحب ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ فَرَجَهُمْ۔

وہ مزید لکھتے ہیں ایک روایت میں ہے سو دفعہ پڑھنا زیادہ فضیلت ہے اور وہ یہ ذکر ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ فَرَجَهُمْ وَاهْلِكَ عَدُوَّهُمْ
مِنَ الْحَيِّ وَالْاَمْسِ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ۔

نیز اس مطلب پر یہ بھی شاہد ہے کہ ہر جمعرات کو لوگوں کے اعمال رسول خدا ﷺ اور آئمہ کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ امام زمانہ اپنے دوستوں کے لئے دعا کرتے ہیں، میں کہتا ہوں پس شائستہ یہ ہے کہ مومن اپنے موار کے احسان کے مقابلے میں ان کے لئے دعا کریں، ان کی اقتدا کریں۔

۱۲۔ شب جمعہ

اس شب کو امام مہدی کے لئے دعا کرنے کی تاکید ہوئی ہے یہاں پر چند مطالب کو ہم ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ روز جمعہ امام زمانہ سے مخصوص ہے لہذا اس رات کو آپ کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔

۲۔ شب جمعہ ہمارے اعمال امام کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں۔

۳۔ شیعہ کی بعض معتبر کتابوں میں آیا ہے کہ شب جمعہ کے اعمال میں یہ بھی ہے کہ سو دفعہ یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكَ عَذَابَهُمْ

وَمِنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. ^[1]

شیخ ابو جعفر طوسی کتاب مختصر الصباح میں شب جمعہ کے وظائف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، رسول خدا ﷺ پر اسی طرح درود بھیجو اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكَ عَذَابَهُمْ مِنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ۔

۴۔ حاجی نور نے کتاب النعم الثاقب میں نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن دعائے ندبہ پڑھنا مستحب ہے۔

۵۔ بہت سی روایات میں جمعہ کی شب میں دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور مستحب یہ ہے کہ اپنے وقت کے امام کو دعا میں مقدم کریں۔

۶۔ روایات کا مضمون یہ ہے کہ اس رات موتیوں کے لئے یہ بھی دعا کرنی چاہیے اور امام زمانہ سب پر مقدم ہیں کہ ان کے ظہور کی دعا کریں۔

۱۳۔ روز جمعہ

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ تمام ساعات بطور عموم و خصوص نماز صبح کے بعد، ظہر کے وقت، مسجد جاتے وقت، نماز عصر کے بعد، ظہر کی قنوت میں، نماز جمعہ کے قنوت میں، نماز جمعہ کے خطبہ میں اور دن کے آخری حصہ میں امام زمانہ علیہ السلام فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنی چاہیے

الف: نماز صبح کے بعد

بحار الانوار میں ایک طولانی دعا ذکر ہوئی اور یہ روایت کتاب ابواب الجنات فی آداب الجمعات میں بھی

ذکر ہوئی ہے اس پر یہ شاہ ہے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ أَمْسَتْ بِكَ وَ
 بِمَلَائِكَتِكَ وَكُتُبِكَ وَرُسُلِكَ وَبِالسَّاعَةِ وَبِالْبُعْثِ وَالنُّشُورِ وَبِلِقَائِكَ وَ
 الْحِسَابِ وَوَعْدِكَ وَوَعِيدِكَ وَبِالْمَغْفِرَةِ وَالْعَذَابِ وَقَدْرِكَ وَقَضَائِكَ وَ
 رَحْمَتِكَ بِكَ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَ
 حِكْمًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِحُجَّجِكَ عَلَى خَلْقِكَ حُجَّجًا وَأُمَّةً وَبِالْمُؤْمِنِينَ
 إِخْوَانًا وَكَفَرْتَ بِالْحَبِيبِ وَالظَّالِمِينَ وَالْأَلْبَابِ وَالْعَزَى وَبِجَمِيعِ مَا يَعْبُدُ
 دُونَكَ وَاسْتَمْسَكْتَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَ
 أَشْهَدُ أَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ لَدُنْ عَرْشِكَ إِلَى قَرَارِ الْأَرْضِينَ السَّابِعَةِ
 سِوَاكَ بَاطِلٌ - لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَخَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ كُنْتَ قَبْلَ الْأَيَّامِ وَ
 اللَّيَالِي وَقَبْلَ الْأَزْمَانِ وَالذُّهُورِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ إِذَا أَنْتَ حَيٌّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَ
 حَيٌّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فِي عِلِّيَّاتِكَ وَتَقَدَّسْتَ فِي أَسْمَائِكَ - لَا
 إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا رَبَّ سِوَاكَ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ مَلِكٌ قُدُّوسٌ مُتَعَالٍ أَبَدًا - لَا
 تَفَادَلَكَ وَلَا فَنَاءَ وَلَا زَوَالَ وَلَا غَايَةَ وَلَا مُنْتَهَى - لَا إِلَهَ فِي السَّمَاوَاتِ وَ
 الْأَرْضِينَ إِلَّا أَنْتَ تَعَظَّمْتَ تَعَظُّمًا وَتَجَمَّدْتَ تَجَمُّدًا وَتَوَخَّدْتَ
 كُنْتَ عَزِيزًا قَدِيمًا قَدِيرًا عَجِيمًا تَعَالَيْتَ قُدُّوسًا رَحِيمًا قَدِيرًا وَتَوَخَّدْتَ
 إِلَهًا جَبَّارًا قَوِيًّا عَلِيمًا عَظِيمًا كَبِيرًا وَتَفَرَّدْتَ بِخَلْقِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ فَمَا
 خَالِقُ بَارٍ مُصَوِّرٌ مُتَعِنٌ غَيْرُكَ وَتَعَالَيْتَ قَاهِرًا مَعْبُودًا مُهِدِيًا مُعِيدًا
 مُنْعِمًا مُفْضِلًا جَوَادًا مَا جَدَّ رَحِيمًا كَرِيمًا فَأَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لَمْ تَزَلْ وَلَا
 تَزَالْ وَتُطَرَّبُ بِكَ الْأُمَمُ وَلَا يُغَيِّرُكَ الذُّهُورُ وَلَا يُغَيِّبُكَ الزَّمَانُ وَلَا

تَدَاوِلُكَ الْأَكْيَامُ وَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ اللَّيَالِي وَلَا تُحَاوِلُكَ الْأَقْدَارُ وَلَا
تُبْلِغُكَ الْأَجَالُ - لَا زَوَالَ لِمُلْكِكَ وَلَا فِتْنَاءَ لِسُلْطَانِكَ وَلَا انْقِطَاعَ
لِذِكْرِكَ وَلَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا تَحْوِيلَ لِسُنَّتِكَ وَلَا خُلْفَ لَوَعْدِكَ وَ
لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا تَوَمُّ وَلَا يَمْسُكَ نَصَبٌ وَلَا لُغُوبٌ: فَأَنْتَ الْجَلِيلُ
الْقَدِيمُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْقُدُّوسُ عَزَّ أَشْأَوْكَ وَجَلَّ
فَتَاوُكَ وَلَا إِلَهَ سِوَاكَ وَصَفْتَ نَفْسَكَ أَحَدًا صَدَدًا فَرْدًا لَمْ تَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا أَحَدٌ - أَنْتَ
الدَّائِمُ فِي غَيْرِ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ لَمْ تَشْغَلْكَ رَحْمَتُكَ عَنْ عَذَابِكَ وَلَا
عَذَابُكَ عَنْ رَحْمَتِكَ خَلَقْتَ خَلْقَكَ مِنْ غَيْرِ وَخَشَعْتَ بِكَ الْبُيُوتَ وَلَا أَنْبَسَ
بِهِمْ وَابْتَدَعْتَهُمْ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا بِشَيْءٍ شَبَّهْتَهُمْ - لَا يُزَامُ عِزُّكَ وَلَا
يُسْتَغْفَرُ أَمْرُكَ - لَا عِزَّ لِمَنْ أَذْلَلْتَ وَلَا كُلَّ لِمَنْ أَعَزَّزْتَ أَسْمَعْتَ مَنْ
دَعَاكَ وَاجْتَبَيْتَ مَنْ دَعَاكَ اللَّهُمَّ اكْتُبْ شَهَادَتِي هَذِهِ وَاجْعَلْهَا عَهْدًا
عِنْدَكَ تُؤَقِّدِيهِ يَوْمَ تَسْأَلُ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَكَذَلِكَ قَوْلُكَ لَا
يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ
إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ ﷺ وَبِإِمَامِي بِهِ وَبِطَاعَتِي لَهُ وَتَصَدِّقِي بِمَا جَاءَ بِهِ
مِنْ عِنْدِكَ فَتَكُلْ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ وَحْيِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
الْقَائِدِ إِلَى الرَّحْمَةِ الَّتِي بِطَاعَتِهِ تُنَالُ الرَّحْمَةُ وَبِمَعْصِيَتِهِ يُهْتَكُ
الْبَعْضَةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمُوهُمْ وَكَرِّمُوا دَرَجَاتِهِمُ السُّبْحَانَ وَالْأَعْلَى
بِأَلِيِّ السُّبُوحَاتِ وَيَا مُزِيحِي الْمُرْسِيَاتِ وَيَا جَبَّارَ السَّمَاوَاتِ وَخَالِقَ
الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيظًا وَسَوِيدًا وَبَاسِطَ الرَّحْمَةِ لِلْمُتَّقِينَ اجْعَلْ

مَرَاتِف صَلَوَاتِكَ وَتَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةِ تَحَنُّنِكَ وَعَوَاطِفِ نَوَائِي
 رَحْمَتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْحَاتِمِ لِمَا سَبَقَ
 وَمُظْهِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَدَامِغِ الْبَاطِلِ كَمَا حَمَلْتَهُ فَاطْطَلَعَ بِأَمْرِكَ مُتَمِيلًا
 لِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِرًا فِي مَرْضَاتِكَ غَيْرَ تَائِلٍ فِي قَدَمٍ وَلَا وَاهِنٍ فِي عِزِّهِ
 حَافِظًا لِعَهْدِكَ مَا ضِيًّا عَلَى نَفَاذِ أَمْرِكَ حَتَّى أَوْرَى قَبَسَ الْقَابِسِ وَبِهِ
 هَدَيْتَ الْقُلُوبَ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَأَقَامَ مُوَضَّعَاتِ الْأَعْلَامِ وَ
 مُنِيرَاتِ الْإِسْلَامِ وَتَائِزَاتِ الْأَحْكَامِ فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ وَخَارِجُ
 عَلَيْكَ الْمُخْرُوجِينَ وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَرَسُولُكَ رَحْمَةً
 فَافْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي عَذْلِكَ وَاجْزِهِ مَضْغَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ مُهْتَابٍ
 غَيْرَ مُكَدَّدَاتٍ مِنْ قُوَّةِ قَوَائِدِكَ الْبُخُولِ وَجَزِيلِ عَطَائِكَ التَّوَصُّلِ
 اللَّهُمَّ أَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَائِسِينَ بِنَاءً وَأَكْرِمْ لَدَيْكَ نَزْلَهُ وَمَفْوَاهَهُ وَأَثْمُ
 لَهُ نُورَهُ وَأَرِنَاكَ بِإِبْتِعَايِكَ إِثَاءَهُ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ مَقْبُولِ الشَّهَادَةِ ذَا مَنْطِقٍ
 عَذْلٍ وَخُطَّةِ فَضْلٍ وَخُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ الْجُزَاءُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا شَافِعِينَ
 مُخْلِصِينَ وَأَوْلِيَاءَ مُطِيعِينَ وَرُقَقَاءَ مُصَاحِبِينَ أَيْلُغُهُ مِنَّا السَّلَامُ وَ
 أَوْرَدْنَا عَلَيْهِ وَأَوْرَدَ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ الشَّهَادَةَ حَقًّا وَ
 الْحَقُّ عَلَى أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَنَبِيُّكَ وَصَفِيُّكَ وَنَجِيُّكَ وَأَمِينُكَ
 وَنَجِيْبُكَ وَحَبِيْبُكَ وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخَلِيلُكَ وَخَاصُّكَ وَ
 خَالِصُّكَ وَخَيْرُكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ- النَّبِيُّ الَّذِي هَدَيْتَنَا بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ
 عَلَّمْتَنَا بِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ وَبَطَّرْتَنَا بِهِ مِنَ الْعَمَى وَأَثَمْتَنَا بِهِ عَلَى الْمَعْجَةِ
 الْعُظْمَى وَسَبِيلِ الثَّقْوَى وَأَخْرَجْتَنَا بِهِ مِنَ الْغَمَرَاتِ وَأَنْقَذْتَنَا بِهِ مِنَ

شَفَا جُرْفِ الْهَلَكَاتِ أَمِينُكَ عَلَى وَحْيِكَ وَمُسْتَوْدَعُ بَرِّكَ وَحِكْمَتِكَ وَ
رَسُولُكَ إِلَى خَلْقِكَ وَنَجَّتُكَ عَلَى عِبَادِكَ وَمُبَلِّغُ وَحْيِكَ وَمُؤَدِّي عَهْدِكَ
وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَنُورًا يَسْتَهْجِي بِهِ الْمُؤْمِنُونَ يُبَشِّرُ بِالْجَزِيلِ
مِنْ ثَوَابِكَ وَيُنْذِرُ بِالْأَلِيمِ مِنْ عِقَابِكَ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ
عِنْدِكَ وَعَبْدُكَ حَقِّي أَتَاكَ الْيَقِينُ مِنْ وَعْدِكَ وَأَنَّ لِسَانَكَ فِي خَلْقِكَ وَ
عَيْنُكَ وَالْعَامِدُ لَكَ وَالذَّلِيلُ عَلَيْكَ وَالِدَّاعِي إِلَيْكَ وَالْحُجَّةُ عَلَى
بَرِّيَّتِكَ وَالسَّبَبُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ وَأَنَّ قَدْ صَدَعَ بِأَمْرِكَ وَبَلَغَ
رِسَالَتَكَ وَتَلَا آيَاتِكَ وَخَلَّدَ أَلَامَكَ وَأَحْلَلَ خَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَ
بَيَّنَّ فَرَائِضَكَ وَأَقَامَ مُحْدُودَكَ وَأَحْكَمَكَ وَحَضَّنَ عَلَى عِبَادَتِكَ وَأَمَرَ
بِطَاعَتِكَ وَانْتَهَزَهَا وَنَهَى عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَانْتَهَى عَنْهَا وَكَلَّ عَلَى حُسْنِ
الْأَخْلَاقِ وَأَخَذَهَا وَنَهَى عَنْ مَسَاوِي الْأَخْلَاقِ وَاجْتَنَبَهَا وَوَالَى
أَوْلِيَاءَكَ قَوْلًا وَعَمَلًا وَعَادَى أَعْدَاءَكَ قَوْلًا وَعَمَلًا وَدَعَا إِلَى سَبِيلِكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ سَاجِرًا وَلَا مَشْغُورًا وَ
لَا شَاعِرًا وَلَا مُجَنُّونًا وَلَا كَاهِنًا وَلَا أَفَّاكًا وَلَا جَاحِدًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا شَاكًّا
وَلَا مُرْتَابًا وَأَنَّ رَسُولُكَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ جَاءَ بِالْوَحْيِ مِنْ عِنْدِكَ وَ
صَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا ذَاتِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ وَأَنَّ
الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُتْرِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَفْضَلَ وَأَشْرَفَ وَأَكْمَلَ وَأَكْبَرَ وَأَطْيَبَ وَ
أَظْهَرَ وَأَتَمَّ وَأَعَمَّ وَأَزْكَى وَأَمَمِي وَأَحْسَنَ وَأَعْجَلَ وَأَكْثَرِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى
أَحَدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَيًّا وَ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَتَبَعًا وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَبْعُوثًا وَصَلِّ عَلَى رُوحِهِ فِي الْأَزْوَاجِ
 الطَّيِّبَةِ وَصَلِّ عَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ الزَّائِكَةِ اللَّهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَ
 كَرِّمُ مَقَامَهُ وَأَضِيْ نُورَهُ وَأَبْلِغْهُ الدَّرَجَةَ (وَالْوَسِيلَةَ عِنْدَكَ فِي الرَّفْعَةِ
 وَالْفَضِيلَةِ وَأَعْطِهِ حَتَّى يَرْضَى وَزِدْهُ بَعْدَ الرِّضَا وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُّحْبُودًا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ بِكُلِّ مَنْقَبَةٍ مِنْ مَنَاقِبِهِ وَتَوْقِيفٍ مِنْ تَوْاقِفِهِ وَحَالٍ
 مِنْ أَحْوَالِهِ أَيْتَهُ لَكَ فِيهَا تَأْجِرًا وَ عَلَى مَكْرُوهٍ بَلَايَةٍ صَابِرًا صَلَاةً
 تُعْطِيهِ بِهَا خَصَائِصَ مِنْ عَطَائِكَ وَ فَضَائِلَ مِنْ جِبَائِكَ تُكْرِمُ بِهَا
 وَجْهَهُ وَتُعْظِمُ بِهَا خُطْرَهُ وَتُبِي بِهَا ذِكْرَهُ وَتُفْلِحُ بِهَا حَاجَتَهُ وَتُظْهِرُ بِهَا
 عُنْدَهُ حَقِّيْ تَبْلِيغِيْهِ أَفْضَلَ مَا وَعَدْتَهُ مِنْ جَزِيلِ جَزَائِكَ وَأَعْدَدْتَ لَهُ مِنْ
 كَرِيمِ جِبَائِكَ وَدَخَرْتَ لَهُ مِنْ وَاسِعِ عَطَائِكَ اللَّهُمَّ شَرِّفْ فِي الْقِيَامَةِ
 مَقَامَهُ وَقَرِّبْ مِنْكَ مَفْوَاةً وَأَعْطِهِ أَعْظَمَ الْوَسَائِلِ وَأَشْرَفَ السَّبَائِلِ وَ
 عَظَّمَ حَوْضَهُ وَأَكْرِمُ وَارِدِيَهُ وَكَثِّرْهُمْ وَتَقَبَّلْ فِي أُمْتِهِ شَفَاعَتَهُ وَفِيْمِنْ
 سِوَاهُمْ مِنَ الْأُمَمِ وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي خَاصَّتِيهِ وَعَامَّتِيهِ وَبَلِّغْهُ فِي الشَّرَفِ وَ
 التَّفْضِيلِ أَفْضَلَ مَا بَلَغْتَ أَحَدًا مِنَ الْمُرْسَلِينَ الَّذِينَ قَامُوا بِحَقِّكَ وَ
 ذُكُّوا عَنْ حَرَمِكَ وَأَفْشَوْا فِي الْخَلْقِ إِعْذَارَكَ وَإِنْذَارَكَ وَعَبْدُوكَ حَتَّى
 أَتَاهُمُ الْيَقِينُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا أَفْضَلَ خَلْقِكَ مِنْكَ زُلْفَى وَأَعْظَمَهُمْ
 عِنْدَكَ شَرَفًا وَأَرْفَعَهُمْ مَنْزِلًا وَأَقْرَبَهُمْ مَكَانًا وَأَوْجَهَهُمْ عِنْدَكَ جَاهًا وَ
 أَكْثَرَهُمْ تَبَعًا وَأُمَكَّتَهُمْ شَفَاعَةً وَأَجْزَلَهُمْ عَطِيَّةً اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَإِلَى صَلَاةٍ يُغَيِّرُ سَنَاهَا وَيَسْبُو أَعْلَاهَا وَتُشْرِقُ أَوَّلَاهَا وَتُبِيْ أَخْرَاهَا
 نَبِيَّ الرَّحْمَةِ وَالْقَائِدِ إِلَى الرَّحْمَةِ الَّذِي يَطَاعَتُهُ تُنَالُ الرَّحْمَةُ وَيَمْتَصِيَّتُهُ

فَهَيْتُكَ لِلْعَصَةِ [الْحَصْبَةِ] وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيزاً يُوجِبُ كَثِيرًا وَ
يُؤْمِنُ نُجُوراً أَبَداً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَعَلَى إِلَهٍ مَصَابِيحُ الظُّلَامِ وَمَرَابِيعِ
الْأَنْكَامِ وَدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّذِينَ إِذَا قَالُوا صَدَّقُوا وَإِذَا خَرَسَ
الْمُفْتَائِلُونَ نَطَقُوا أَثَرُوا بِرِضَاكَ وَأَخْلَصُوا حُبَّكَ وَاسْتَشْعَرُوا خَشْيَتَكَ
وَوَجَلُوا مِنْكَ وَخَافُوا مَقَامَكَ وَفَزِعُوا مِنْ وَعِيدِكَ وَرَجَّوْا أَلِيَامَكَ وَ
هَابُوا عَظَمَتَكَ وَفَجَّدُوا كَرَمَكَ وَكَثَرُوا شَأْنَكَ وَكَثَرُوا مِيقَاتَكَ وَ
أَحْكَمُوا عُرَى طَاعَتِكَ وَاسْتَبَشَرُوا بِدِعْمَتِكَ وَانْتَظَرُوا رَوْحَكَ وَ
عَظَّمُوا جَلَالَكَ وَسَدَّخُوا عُقُودَ حَقِّكَ بِمَوَالِيهِمْ مِنْ وَالِكَ وَ
مُعَاذَاتِهِمْ مِنْ عَادَاكَ وَصَلَّوْهُمْ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ فِي حَبِّتِكَ وَدَعَائِمِهِمْ
بِالْحِكْمَةِ وَالنُّوعِظَةِ الْحَسَنَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَمُجَاوَلَتِهِمْ بِالْبَيِّ هِيَ أَحْسَنُ مَنْ
عَانَتْكَ وَتَحْلِيلِهِمْ حَلَالَكَ وَتَحْرِيمِهِمْ حَرَامَكَ حَتَّى أَظْهَرُوا دَعْوَتَكَ وَ
أَعْلَنُوا دِينَكَ وَأَقَامُوا حُدُودَكَ وَاتَّبَعُوا فَرَائِضَكَ فَبَلَغُوا فِي ذَلِكَ مِنْكَ
الرِّضَا وَسَلَّمُوا لَكَ الْقَضَاءَ وَصَدَّقُوا مِنْ رُسُلِكَ مَنْ مَضَى وَدَعَّوْا إِلَى
سَبِيلِ كُلِّ مُرْتَضَى الَّذِينَ مِنْ اتَّخَذَهُمْ مَأَبَاً سَلِمَ وَمِنْ اسْتَتَرَهُمْ
جُنَّةً عَصِمَ وَمِنْ دَعَاهُمْ إِلَى الْمُعْضَلَاتِ لَمُتُّهُ وَمِنْ اسْتَعْظَاهُمْ الْحَزَرَ
أَتَوْهُ صَلَاةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً زَاكِيَةً نَامِيَةً مُبَارَكَةً صَلَاةً لَا تُحَدُّ وَلَا تُبْلَغُ
نَعْمَتًا وَلَا تُنْذَرُ حُدُودَهَا وَلَا يُوصَفُ كُنْهَهَا وَلَا يُحْصَى عَدَدُهَا وَسَلَامٌ
عَلَيْهِمْ بِإِنْتِجَارِ وَعْدِهِمْ وَسَعَادَةِ جَدِّهِمْ وَإِسْنَاءِ رَفِيقِهِمْ كَمَا قُلْتَ
سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِيهِمْ
مُحَمَّدًا أَحْسَنَ مَا خَلَفْتَ أَحَدًا مِنَ الْمُرْسَلِينَ فِي خُلَفَائِهِمْ وَالْأُمَّةِ مِنَ

بَعْدَهُمْ حَتَّى تَبْلُغَ بِرَسُولِكَ وَبِهِمْ كَمَالُ مَا تَقْرُبُهُ أَعْيُنُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
 الْآخِرَةِ بِمَا لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
 يَعْمَلُونَ وَاجْعَلْهُمْ فِي مَزِيدِ كَرَامَتِكَ وَجَزِيلِ جَزَائِكَ بِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ
 لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ أَعْطِهِمْ مَا يَشْتَمُونَ وَ رِزْقَهُمْ بَعْدَ مَا يَرِضُونَ وَ عَزِّفْ
 بِجَمِيعِ خَلْقِكَ فَضْلَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مَنَزِلَتَهُمْ مِنْكَ حَتَّى يَقْرَأُوا بِفَضْلِكَ
 فَضْلَهُمْ وَ شَرَفَهُمْ وَ يَعْرِفُوا لَهُمْ حَقَّهُمُ الَّذِي أُوجِبْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ
 فَرِيضِ طَاعَتِهِمْ وَ مَحَبَّتِهِمْ وَ اتِّبَاعِ أَمْرِهِمْ وَ اجْعَلْنَا سَامِعِينَ لَهُمْ
 مُطِيعِينَ وَ لِسْتَنَّهُمْ تَالِعِينَ وَ عَلَى عَدُوِّهِمْ مِنَ النَّاصِرِينَ وَ فِيمَا دَعَا
 إِلَيْهِ وَ كَلَّمَا عَلَيْهِ مِنَ الْمُصْطَفِينَ اللَّهُمَّ فَإِنَّا قَدْ أَقْرَرْنَا لَكَ بِذَلِكَ وَ بِمَا
 أَمَرْتَنَا بِهِ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ وَ نَشْهَدُ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ عِنْدِكَ فَبِرِضَاهُمْ نَرْجُو
 رِضَاكَ وَ بِسَخَطِهِمْ نَخْشَى سَخَطَكَ اللَّهُمَّ فَتَوَقَّنَا عَلَى مِلَّتِهِمْ وَ احْشُرْنَا فِي
 زُمْرِهِمْ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقْرَأُ عَلَيْهِ غَدَاً بِرُؤُوسِهِمْ وَ أَوْرَدْنَا حَوْضَهُمْ وَ
 اسْقَيْنَا بِكَاسِهِمْ وَ أَدْخَلْنَا فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَهُمْ فِيهِ وَ أَخْرَجْنَا مِنْ كُلِّ
 سُوءٍ أَخْرَجْتَهُمْ مِنْهُ حَتَّى نَسْتَوْجِبَ ثَوَابَكَ وَ نَنْجُو مِنْ عِقَابِكَ وَ نَلْقَاكَ
 وَ أَنْتَ عَنَّا رَاضٍ وَ نَحْنُ لَكَ مَرْضِيُونَ صَلَوَاتُ اللَّهِ رَبَّنَا الرَّؤُوفِ
 الرَّحِيمِ عَلَى نَبِيِّنَا وَ إِلِهِ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ
 الْمُتَوَصِّفِينَ بِمَعْرِفَتِكَ تَقَرُّباً إِلَيْكَ بِالنِّسْأَةِ وَ هَرَباً مِنْكَ غَيْرَ بَالِغٍ فِي
 مَسْأَلَتِي لَهُمْ مِعْشَارَ مَا بِرَحْمَتِكَ أَعْتَقِدُ لَهُمْ إِلَّا الْيَمَاسَ الْمُنَاصَحَةَ لَهُمْ
 وَ ثَوَابَ مَوْعُودِكَ وَ التَّوَجُّهَ إِلَيْهِمْ بِهِمْ وَ الشَّفَاعَةَ لَنَا مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ لِأَلِ مُحَمَّدٍ الْمَاضِينَ مِنْ أُمَّةِ الْهُدَى أَفْضَلَ الْمَنَازِلِ عِنْدَكَ وَ

أَحَبُّهَا إِلَيْكَ مِنَ الشَّرَفِ الْأَعْلَى وَالْمَكَانِ الرَّفِيعِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَا
شَدِيدَ الْقُوَى نَفْعَةً مِنْ عَطَائِكَ الَّتِي لَا مَنْ فِيهَا وَلَا أَدَى خَصْمُهُمْ مِنْكَ
بِالْفُوزِ الْعَظِيمِ فِي النَّظَرَةِ وَالنَّعِيمِ وَالْغَوَابِ الدَّائِمِ الْمُقِيمِ الَّذِي لَا
نَصَبَ فِيهِ وَلَا يَرِيحُ اللَّهُمَّ أَسْكِنُهُمُ الْغُرَفَ الْمُبْنِيَّةَ عَلَى الْفُرُشِ
الْمَرْفُوعَةِ وَالشُّرُرِ الْمُصْفُوفَةِ مُتَكِيَيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأَلِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ازْفَعْ
مُحَمَّدًا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ فَوْقَ مَنَازِلِ الْمُرْسَلِينَ وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ
جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اللَّهُمَّ اجْزِهِمْ بِشُكْرِ نِعْمَتِكَ وَتَعْظِيمِ حُرْمَتِكَ جَزَاءً لَا جَزَاءَ فَوْقَهُ وَ
عَطَاءً لَا عَطَاءَ مِثْلَهُ وَخُلُودًا لَا خُلُودَ يُشَاكِلُهُ وَلَا يَطْمَعُ أَحَدٌ فِي مِثْلِهِ وَلَا
يَقْدِرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَلَا تَهْتَدِي الْأَلْبَابُ إِلَى طَلَبِهِ نِعْمَةً لِمَا شَكَرُوا مِنْ
أَيَادِيكَ وَإِزَادًا لِمَا صَبَرُوا عَلَى الْأَذَى فِيكَ: اللَّهُمَّ وَعَلَى الْبَاقِي مِنْهُمْ
فَتَرَحَّمْ وَمَا وَعَدْتَهُمْ مِنْ نَصْرِكَ فَتَيْمِّمْ وَأَشْيَأْهُمْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ سَلِمَ وَ
يِهِمْ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ جَنَاحَ الْكُفْرِ فَحْطِمْ وَأَمْوَالَ الظَّالِمَةِ وَلِيَّتِكَ فَغْنِمْ
وَكُنْ لَهُمْ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَنَاصِرًا وَاجْعَلْهُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرَ نَفِيرًا وَ
أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةً أَنْصَارًا وَابْعَثْ لَهُمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
لِيَمْنَاءِ أَسْلَافِهِمْ ثَارًا وَلَا تَدْغِ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا وَلَا تَزِدِ
الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا اللَّهُمَّ مُدَّ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَأَشْيَأْهُمْ فِي الْأَجَالِ وَ
خَصَّمْهُمْ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ تَسْتَبِيلِ بِهِمُ الرِّجْدَالِ يَا ذَا
الْجُودِ وَالْفَعَالِ اللَّهُمَّ خُصَّ آلَ مُحَمَّدٍ بِالْوَسِيلَةِ وَاعْظِمْهُمْ أَفْضَلَ

الْقَضِيَّةَ وَاقْضِ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا بِأَحْسَنِ الْقَضِيَّةِ وَاحْكَمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
عَدُوِّهِمْ بِالْعَدْلِ وَالْوَفَاءِ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ لَهُمْ أَعْوَانًا وَوَزَرَءَ وَلَا تُشْهِبْ
بَيْنَا وَبِهِمُ الْأَعْدَاءَ اللَّهُمَّ احْفَظْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَاتَّبَاعَهُمْ وَ
أَوْلِيَاءَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنْ أَهْلِ الْبَغْيِ وَالْإِنْكَارِ وَاعْلَمِ لَهُمْ حَسَدَ كُلِّ
خَائِدٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ وَسَلْطَتَهُمْ عَلَى كُلِّ نَاكِثٍ خَتَّارٍ حَتَّى يَقْضُوا مِنْ
عَذَابِكَ وَعَدُوِّهِمْ الْأَوْطَارَ وَاجْعَلْ عَدُوَّهُمْ مَعَ الْأَذْلَلِينَ وَالْأَشْرَارِ وَ
كُتِبَ لَهُمْ رَبِّ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ إِنَّكَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اللَّهُمَّ كُنْ
لِيُؤَلِّتِكَ فِي خَلْقِكَ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ
طَوْعًا وَمُتَمَتِّعَةً مِنْهَا طَوَّلًا وَتَجْعَلَهُ وَخَرِيَّتَهُ فِيهَا الْأَيُّمَةَ الْوَارِثِينَ وَاجْمَعْ لَهُ
شَمْلَهُ وَأَكْبِلْ لَهُ أَمْرَهُ وَأَصْلِحْ لَهُ رَعِيَّتَهُ وَثَبِّتْ رُكْنَهُ وَأَفْرِغِ الصَّبْرَ
مِنْكَ عَلَيْهِ حَتَّى يَنْتَقِمَ فَيَسْتَفِي وَكَشْفِي حَزَازَاتِ قُلُوبٍ نَغَلَةٍ وَ
حَزَازَاتِ صُدُورٍ وَغَيْرَةٍ وَحَسَرَاتِ أَنْفُسٍ تَرَحُّوْنَ مِنْ دِمَائِهِمْ مَسْفُوكَةٍ وَ
أَرْحَامٍ مَقْطُوعَةٍ وَطَاعَةٍ مُجْهُولَةٍ قَدْ أَحْسَنْتَ إِلَيْهِ الْبَلَاءَ وَوَسَّعْتَ
عَلَيْهِ الْأَلَاءَ وَأَتَمَّمْتَ عَلَيْهِ النِّعَمَاءَ فِي حُسْنِ الْخِفَافِ مِنْكَ لَهُ اللَّهُمَّ اكْفِهِ
هَوْلَ عَدُوِّهِ وَأَنْسِهِمْ ذِكْرَهُ وَأَرْدَمِنْ أَرَادَهُ وَكِدَمِنْ كَادَهُ وَامْكُرْ بَيْنَ
مَكْرِهِ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السُّوءِ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ فَضْ بَجْعَتِهِمْ وَقُلْ حَدَّهُمْ وَ
أَرْعِبْ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَاصْدَعْ شَعْبَهُمْ وَشَتِّتْ أَمْرَهُمْ
فَيَاتَهُمْ أَصَاغُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَعَمِلُوا السَّيِّئَاتِ وَ
اجْتَنَبُوا الْحَسَنَاتِ فَخَذَهُمُ بِالْمُلَاتِ وَأَرَاهُمْ الْحَسَرَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَالنَّبِيِّينَ الَّذِينَ بَلَّغُوا

عَنْكَ الْهُدَى وَ اعْتَقِدُوا لَكَ الْمَوَاقِفَ بِالطَّاعَةِ وَ دَعُوا الْعِبَادَ
 بِالنَّصِيحَةِ وَ صَبَرُوا عَلَى مَا لَقُوا فِي جَنِّبِكَ مِنَ الْأَذَى وَ الشَّكْذِيبِ وَ صَلَّ
 عَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَ ذَرَارِيَّتِهِمْ وَ جَمِيعِ أَتْبَاعِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ
 وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ صَلَاةً
 زَاكِيَةً نَامِيَةً طَيِّبَةً وَ خُصَّ آلَ نَبِيِّنَا الطَّيِّبِينَ السَّامِعِينَ لَكَ
 الْمُطِيعِينَ الْقَوَّامِينَ بِأَمْرِكَ الَّذِينَ أَذْهَبَتْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَتْهُمْ
 تَطْهِيراً وَ ارْتَضَيْتَهُمْ لِدِينِكَ أَنْصَاراً وَ جَعَلْتَهُمْ حَفَظَةً لِسِرِّكَ وَ
 مُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِكَ وَ تَرَاجِمَةً لِيُوحِيكَ وَ شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِكَ وَ أَعْلَاماً
 لِعِبَادِكَ وَ مَنَاراً فِي بِلَادِكَ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ الْمُكْرَمُونَ الَّذِينَ لَا
 يَسْبِقُونَكَ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِكَ يَعْمَلُونَ يَخَافُونَ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ مِنَ
 السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ بِصَلَوَاتٍ كَثِيرَةٍ طَيِّبَةٍ زَاكِيَةٍ مُبَارَكَةٍ نَامِيَةٍ بِمُجُودِكَ
 وَ سَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ الْخَلْفِ
 عَلَيْهِمْ فِي الْغَائِبِينَ اللَّهُمَّ اقْضُ بِنَا آثَارَهُمْ وَ اسْلُكْ بِنَا سُبُلَهُمْ وَ
 أَحْيِنَا عَلَى دِينِهِمْ وَ تَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِمْ وَ أَعِنَّا عَلَى قَضَاءِ حَقِّهِمُ الَّذِي
 أَوْجَبْتَهُ عَلَيْنَا لَهُمْ وَ تَمِّمْ لَنَا مَا عَزَفْتَنَا مِنْ حَقِّهِمْ وَ الْوَلَايَةَ
 لِأَوْلِيَائِهِمْ وَ الْبَرَاءَةَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ وَ الْحُبَّ لِمَنْ أَحَبُّوا وَ الْبُغْضَ لِمَنْ
 أَبْغَضُوا وَ الْعَمَلَ بِمَا رَضُوا وَ التَّرَكُّ لِمَا كَرِهُوا وَ كَمَا جَعَلْتَهُمُ السَّبَبَ
 إِلَيْكَ وَ السَّبِيلَ إِلَى طَاعَتِكَ وَ الْوَسِيلَةَ إِلَى جَنَّتِكَ وَ الْأَدِلَّةَ عَلَى طُرُقِكَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ - تَقُولُهُ أَلْفَ مَرَّةٍ إِنْ

قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فَرَجِي
مَعَهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
پھر سو مرتبہ کہیں:

صَلَوَاتُ اللَّهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ
آلِ مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.. [۱]

میں کہتا ہوں ہم نے جو روایات کو شہادت کے طور پر پیش کیا کہ امام زمانہ کے لئے دعا کرنا بلکہ تمام اولیاء
کے لئے دعا کرنا اور خاص کر صبح کی نماز کے بعد اور نماز ظہر میں امام زمانہ کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَحِلْ فَرَجَهُمْ

ب: زوال ظہر کے وقت:

اس مطلب پر ایک روایت شاید ہے کہ جس میں ملتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ اور آئمہ معصومین جیسے زوال
جمعہ کے وقت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کرتے ہیں۔

ج: مسجد جاتے وقت

جو کچھ نماز عید پر جانے کے لئے مستحب ہے روز جمعہ مسجد میں جاتے وقت بھی پڑھنی چاہیے۔

د: نماز عصر کے بعد

کتاب جمال الاسبوع میں عبد اللہ بن سنان انصاری سے نقل کرتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب قیامت آئے گی خداؤں کو اٹھائے گا اور پہلے پہل روز جمعہ دہن کی مانند با کمال و جمال صاحب دین کے لئے مبعوث فرمائے گا، اس وقت جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوگا اور دوسرے دن اس کے پیچھے ہوں گے۔ پس جو شخص اس دن محمد و آل محمد علیہ السلام پر زیادہ صلوات بھیجتا ہے اسکی شفاعت ہوگی۔

ابن سنان کہتا ہے میں نے پوچھا: اس مورد میں کتنی مقدار زیادہ ہے؟ اور روز جمعہ میں کونسا وقت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: عصر کے بعد سو دفعہ درود پڑھنا۔

میں نے پوچھا: کس طرح درود بھیجیں؟

آپ نے فرمایا کہ سو دفعہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ۔

نماز ظہر و جمعہ کی قنوت

اس مطلب کو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

د۔ نماز جمعہ کے خطبہ میں

محمد بن مسلم کی روایت اس مطلب پر شاہد ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا: کافی اور دانی نامی کتاب کی طرف رجوع کریں۔

ز: روز جمعہ کی آخری ساعت

دعائے سات کے بعد بعض دعائیں پڑھنے کے لئے ذکر ہوئی ہیں چنانچہ کتاب جمال الصالحین میں یہ دعا ذکر ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحُزْمَةِ هٰذَا الدُّعَاءِ وَ بِمَا فَاتَ مِنْهُ مِنَ
الْاَسْمَاءِ وَ بِمَا یُسْتَعْمَلُ عَلَیْهِ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَ التَّنْذِیْرِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِوَالَا

اَنْتَ. [۱]

اَنْ تُصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ فَرَجَهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَّ يُهْلِكَ
اَعْدَائِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَّ الْاٰخِرَةِ وَّ اَنْ تَرْزُقَنَا بِهِمْ خَيْرَ مَا لَا تَرْجُو وَّ تَضْرِفَ
بِهِمْ عَنَّا اَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَّ الْاٰخِرَةِ وَّ اِنْ تَرْزُقَنَا بِهِمْ خَيْرَ مَا لَا تَرْجُو وَّ
تَضْرِفَ بِهِمْ عَنَّا شَرَّ مَا تَخْذُ وَ شَرَّ مَا لَا تَخْذُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَّ
اَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ. [۲]

بعض کتابوں میں دوسری مستبر دعائیں ذکر ہوئی ہیں جو دعائے سات کے بعد پڑھی جاتی ہیں ایک دعایہ

ہے:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الدُّعَاءِ وَ بِحَقِّ هَذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِي لَا يَعْلَمُ
تَفْسِيْرَهَا وَّ لَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَفْعَلْ بِیْ مَا
اَنْتَ اَهْلُهُ وَّ لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهُ وَّ اغْفِرْ لِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَّ مَا
تَاَخَّرَ وَّ وَسِّعْ عَلٰی مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَّ اكْفِنِيْ مَثُوْنَةَ اِنْسَانٍ سَوْءٍ وَّ جَارٍ
سَوْءٍ وَّ قَرِيْنٍ سَوْءٍ وَّ سُلْطَانٍ سَوْءٍ اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ وَّ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ اٰمِيْن رَبُّ الْعَالَمِيْنَ. [۳]

تکمیل

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ روز جمعہ چہد جہات سے امام زمانہ سے مخصوص دن ہے۔ اس دن آپ کے لئے
زیادہ سے زیادہ دعا کرنا۔ ہم چار جہات کو کتاب ابوالجہات فی آداب الجمععات میں لکھا ہے، اہل عقل کے لیے یہاں

[۱] عدۃ الداعی و نجات الساعی / 64 / القسم الرابع ما یرکب من الدعاء والزمان ص: 63

[۲] پوری کوشش کے باوجود اس دعا کا حوالہ نہیں مل سکا۔ (مجاہد حسین حر)

[۳] مصباح المعجد و صلاح المعبد / ج 1 / 420 / دعاء اسات مروی عن المعری ص: 416

بھی ذکر کرتے ہیں۔

- ۱..... اس دن آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔
- ۲..... اس دن آپ امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔
- ۳..... آپ کے ظہور کا دن بھی یہی ہوگا۔
- ۴..... اس جمعہ کے دن وہ اپنے دشمن پر غالب آئیں گے۔
- ۵..... اس دن خدا نے آپ اور آپ کے آبا و اجداد سے پیمانہ لیا۔
- ۶..... یہ وہ دن ہے کہ آپ کو قائم کا لقب ملا۔
- ۷..... یہ کلمہ آپ کے القاب میں سے ہے۔

۱۴۔ روز عرفہ

اس مطلب پر چوتھی امام سجاد کی دعا شاہد ہے جو صحیفہ سجاد یہ میں مذکور ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امام جعفر صادق سے اقبال اور ذوالعقاد میں روایت موجود ہے۔

۱۵۔ عید الفطر کا دن

اس مطلب پر بھی اقبال نامی کتاب میں دعا موجود ہے جو شاہد ہے کہ نماز عید فطر یا قربان پر جانے کے لئے دعا پڑھی جائے۔ اس کے علاوہ نماز عید الفطر پر جانے کے دوران دعا پڑھی جاتی ہے جو اس مطلب پر گواہ ہے۔ سید ابن طاووس کہتے ہیں: ایک فصل دعاؤں کی ہے جو راستے پر چلتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ جب باہر نکلے تو اس دعا سے

آغاز کرو، امام کے ساتھ نماز پڑھنے تک، اگر نہیں پہنچے تو نماز کے بعد اس کی قضا کرو۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَمَا هَدَانَا
 اللَّهُ أَكْبَرُ إِلَهُنَا وَمَوْلَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا وَحُسْنِ مَا أَهْلَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ
 وَلَيْتَنَا الَّذِي اجْتَبَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ رَبُّنَا الَّذِي بَرَّأَنَا اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي أَنْشَأَنَا اللَّهُ
 أَكْبَرُ الَّذِي يَهْدِيهِ هَدَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي خَلَقَنَا فَسَوَّانَا اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي
 بِرَبِّهِ حَبَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي مِنْ فِعْليته عَاقَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي بِالإِسْلَامِ
 اصْطَفَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي فَضَّلَنَا بِالإِسْلَامِ عَلَى مَنْ سِوَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ وَ
 أَكْبَرُ سُلْطَانًا اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعْلَا بُرْهَانًا اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُ سُبْحَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ وَ
 أَقْدَمُ إِحْسَانًا اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعَزُّ غَفْرَانًا اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَسْمَى الْأَتْنَى شَأْنًا اللَّهُ
 أَكْبَرُ نَاصِرٌ مَنْ اسْتَنْصَرَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُو الْمُغْفِرَةِ لِمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ أَكْبَرُ
 الَّذِي خَلَقَ وَصَوَّرَ اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي أَمَاتَ وَأَقْبَرَ اللَّهُ أَكْبَرُ الَّذِي إِذَا شَاءَ
 أَنْشَرَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعْلَا وَأَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَقْدَسُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْهَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ رَبُّ الْخَلْقِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا سَبَّحَ اللَّهُ شَيْءٌ وَكَبَّرَ اللَّهُ
 أَكْبَرُ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا أَنْ يُكَبِّرَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ
 نَبِيِّكَ وَصَفِيكَ وَنَجِيِّكَ (نَجِيَّتِكَ) وَآمِينِكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ
 خَلْقِكَ وَخَلِيلِكَ وَخَاصَّتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 عَبْدِكَ الَّذِي هَدَيْتَنَا بِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ وَبَهَرْتَنَا بِهِ مِنَ الْعَمَى وَأَثَمْتَنَا بِهِ
 عَلَى الْمَحَبَّةِ الْعُظْمَى وَسَبِيلِ التَّقْوَى وَكَمَا أَرَشَدْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا بِهِ
 مِنَ الْغَمَرَاتِ إِلَى بَحْرِ الْخَيْرَاتِ وَأَنْقَذْتَنَا بِهِ مِنْ شَفَا جُرْفِ الْهَلَكَاتِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلْ وَأَكْمَلْ وَأَشْرَفْ وَأَكْبَرْ وَأَظْهَرْ وَ

أَطِيبْ وَأَتَمِّمْ وَأَعِزِّمْ وَأَزْكِي وَأُثْمِي وَأُحْسِنْ وَأُجْمِلْ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ
 مِنَ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَأَعْلِ مَكَانَهُ وَكَرِّمْ
 فِي الْقِيَامَةِ مَقَامَهُ وَعَظِّمْ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَالَهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا
 وَآلَ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنْكَ مَنْزِلَةً وَأَعْلَاهُمْ مِنْكَ مَكَانًا
 وَأَفْسَحَهُمْ لَدَيْكَ مَنْزِلَةً وَمَجْلِسًا وَأَعْظَمَهُمْ عِنْدَكَ شَرَفًا وَارْفَعْهُمْ
 مَنْزِلًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْهُدَى الْمُهْدِيَيْنِ وَالْحُجَّةِ
 الْمُهْتَدِينَ وَالْحُجَجِ عَلَى خَلْقِكَ وَالْأَدِلَاءِ عَلَى سَبِيلِكَ وَالبَابِ الَّذِي
 مِنْهُ يُؤْتَى وَالْزَّاجِعَةِ لَوْحِيكَ كَمَا سَأَلُوا سُنَّتَكَ النَّاطِقِينَ بِحُكْمَتِكَ وَ
 الشُّهَدَاءِ عَلَى خَلْقِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ الْمُنتَظِرِ أَمْرَكَ الْمُنتَظِرِ
 لِفَرَجِ أَوْلِيَايَكَ اللَّهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصُّدُغَ وَارْتُقِ بِهِ الْفَتْقَ وَأَمِثْ بِهِ
 الْجُودَ وَأُظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَزَيِّنْ بِطَوْلِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ وَأَيِّدْهُ بِتَصْرِيكَ وَ
 انصُرْهُ بِالرُّعْبِ وَقَوِّ نَاصِرَهُمْ وَاحْذُلْ خَاذِلَهُمْ وَدَمِّمْ عَلَى مَنْ نَصَبَ
 لَهُمْ وَخَيَّرْ عَلَى مَنْ غَشَّاهُمْ وَاقْصِمْ بِهِمْ رُءُوسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ
 الْمِدْحِ وَمُيَمِّتَةَ الشُّنَنِ (السُّنَّةُ) وَالْمُتَعَزِّزِينَ بِالْبَاطِلِ وَأَعِزِّ بِهِمْ
 الْمُؤْمِنِينَ وَأَذِلَّ بِهِمْ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَبِجَمِيعِ الْمُلْجِدِينَ وَ
 الْمُخَالِفِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ وَصِّلْ
 عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَالتَّيِّبِينَ الَّذِينَ بَلَغُوا عَنْكَ الْهُدَى وَاعْتَقَدُوا
 لَكَ الْمَوَاضِقَ بِالطَّاعَةِ وَدَعَوْا الْعِبَادَ إِلَيْكَ بِالنَّصِيحَةِ وَصَبَرُوا عَلَى مَا
 لَقُوا مِنَ الْأَذَى فِي جَنَبِكَ اللَّهُمَّ وَصِّلْ عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَالتَّيِّبِينَ
 الَّذِينَ بَلَغُوا عَنْكَ الْهُدَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ

مَوَدَّائِهِمْ وَ أَرْوَاجِهِمْ الظَّاهِرَاتِ وَ جَمِيعِ أَسْيَافِهِمْ وَ أَتْبَاعِهِمْ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ
 الْأَمْوَاتِ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ
 رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ اخْصُصْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِينَ
 السَّامِعِينَ الْمُطِيعِينَ الَّذِينَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهَّرْتَهُمْ
 تَطْهِيراً بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ تَوَاضَعْتَ بِرِكَاتِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ. [۱]

نیز اس دن دعائے ندبہ پڑھنا مستحب ہے۔

۱۶۔ روز قربان

جو کچھ روز عید الفطر میں کہا گیا ہے یہاں پر بھی وہی پڑھنا ہے لیکن نماز کی طرف نکلنے وقت پڑھی جانے والی
 دعا ذکر ہوئی ہے جو کتاب اقبال میں ابو حمزہ ثمالی سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے
 فرمایا:

روز جمعہ اور دو عیدوں کے دن نماز پر نکلنے وقت دعا پڑھیں اور پھر یہ پڑھیں:

اللَّهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ فِي هَذَا الْيَوْمِ أَوْ تَعَبَّأَ أَوْ أَعَدَّ وَ اسْتَعَدَّ لِي فَادِّعْ لِي
 مَخْلُوقِي رَجَاءَ رِفْدِهِ وَ جَائِزَتِهِ وَ تَوَافِيهِ قَالِيكَ يَا سَيِّدِي كَانَتْ وَ قَاتِلِي وَ
 تَهْلِيئَتِي وَ إِعْدَادِي وَ اسْتِعْدَادِي رَجَاءَ رِفْدِكَ وَ جَوَائِزِكَ وَ تَوَافِيكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَعَلَى اُمِّهِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَى اُمَّتِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْحَسَنِ وَ
 الْحُسَيْنِ وَعَلَى وَ مُحَمَّدٍ وَتُسَبِّحُهُمْ اِلَى اٰخِرِهِمْ حَتَّى تَنْتَهِيْ اِلَى صَاحِبِكَ
 اِصَاحِبِ الزَّمَانِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا فُتْحًا يَسِيْرًا وَانْصُرْهُ نَصْرًا
 عَزِيْزًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ يَدِيْكَ وَسُنَّةَ رَسُوْلِكَ حَتَّى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنْ
 الْحَقِّ مَخَافَةً اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغِبُ اِلَيْكَ فِيْ دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعْزِزُهَا
 الْاِسْلَامَ وَ اَهْلَهُ وَ تُنْزِلُ بِهَا التَّفَاقُ وَ اَهْلُهُ وَ تَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلَى
 طَاعَتِكَ وَ الْقَادَةِ اِلَى سَبِيْلِكَ وَ تَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
 اَللّٰهُمَّ مَا اَنْكَرْنَا مِنْ حَقٍّ فَعَرَفْنَاهُ وَ مَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلَّغْنَاهُ وَ تَدْعُوْا اِلَيْهِ
 وَ عَلَى عَدُوِّهِ وَ تَسْأَلُ حَاجَتَكَ وَ يَكُوْنُ اٰخِرُ كَلَامِكَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَذْكُرُ فِيْهِ فَيَذْكُرُ. [1]

۱۷۔ دحور الارض کا دن (زمین پھیلی)

یہ ۵ ذی قعدہ کا دن ہے اس دن مولانا قائم آل محمد کے لئے دعا کرنی چاہیے، دعا اقبال اور زاد المعاد نامی کتابوں میں ذکر ہوئی ہیں۔

۱۔ یہ وہ دن ہے کہ خداوند عالم نے وعدہ فرمایا کہ قائم آل محمد کو ظاہر کرے گا جب مومن دیکھے کہ یہاں دنیا آسمان ہے اور امام ظہور نہ فرمائیں، غم و اندوہ شدید ہوگا۔

۲۔ ایسے دن میں رحمت خدا کثائش ہوتی ہے۔ دعا مستجاب ہوتی ہے، پس مومن امامت کو جان سے زیادہ عزیز سمجھے اپنی بیوی بچوں پر مقدم کرے اور زیادہ دوستی کرے زیادہ خالصانہ دعا کرے تاکہ غم و اندوہ مولا برطرف ہو جائے۔

۳۔ یہ وہ دن ہے کہ جس دن خدا نے ان پر نعمت عطا فرمائی، زمین کو پھیلایا تاکہ انسان زندگی کرے اور لذت حاصل کرے اور ہر چیز سے فائدہ اٹھائے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سب کچھ ہمارے مولا قائم آل محمد ﷺ کی برکت سے ہے۔

۴۔ اس دن یاد خدا اور ذکر کو زبان پر جاری رہنا چاہیے بے شک مولا کے لئے دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۱۸۔ روز عاشورہ

ان پر شاہد اقبال، مزار بحار اور زاد المعاد نامی کتب میں عبداللہ بن سنان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی اور دعا کے یہ الفاظ ہیں:

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجْرَةَ الَّذِيْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَكَ وَحَارَبُوْا اَوْلِيَاءَكَ
وَعَبَدُوْا غَيْرَكَ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ
مِنْهُمْ فَحَبِّ وَاَوْضَعَ مَعَهُمْ اَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ وَجِّعْ
فَرْجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَيْدِي
الْمُتَافِقِيْنَ الْمُضِلِّيْنَ وَالْكُفْرَةَ الْحَاجِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا يَسِيْرًا وَاُخْرِجْ
لَهُمْ رَوْحًا وَفَرَجًا قَرِيْبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلٰى عَدُوْكَ وَعَدُوِّهِمْ

سُلطاناً نصيراً۔

پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کرے اور یوں دعا کرے:

وَأَنْتَ تُوْمِي إِلَى أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ ~~صَلَّى~~ اللَّهُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأُمَّةِ
نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفَظِينَ مِنَ الْأُمَّةِ وَ كَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ وَ عَكَفَتْ عَلَى
الْقَادَةِ الظَّالِمَةِ وَ هَجَرَتِ الْكِتَابَ وَ الشُّنَّةَ وَ عَدَلَتْ عَنِ الْحَمَلَيْنِ اللَّذَيْنِ
أَمَرَتْ بِطَاعَتِهِمَا وَ التَّمَسُّكِ بِهِمَا فَأَمَاتَتِ الْحَقَّ وَ جَارَتْ عَنِ الْقَضِيهِ وَ
مَالَأَتِ الْأَحْزَابَ وَ حَرَفَتِ الْكِتَابَ وَ كَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهَا وَ
تَمَسَّكَتِ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اغْتَرَضَهَا وَ ضَلَّعَتْ حَقَّكَ وَ أَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَ
قَتَلَتْ أَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَ خَيْرَةَ عِبَادِكَ وَ حَمَلَةَ عَلَيْكَ وَ وَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَ
وَحْيِكَ اللَّهُمَّ فَزَلْزِلْ أَقْدَامَ أَعْدَائِكَ وَ أَعْدَاءَ رَسُولِكَ وَ أَهْلَ بَيْتِ
رَسُولِكَ اللَّهُمَّ وَ أَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَ أَقْلِلْ سِلَاحَهُمْ وَ خَالِفْ بَيْنَ
كَلِمَتِهِمْ وَ قُتِّ فِي أَعْضَادِهِمْ وَ أَوْهِنِ كَيْدَهُمْ وَ اضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ
الْقَاطِعِ وَ ارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَ ظَهْمُهُمُ بِالْبَلَاءِ ظَمًا وَ قَتْلُهُمُ بِالْعَذَابِ
قَتْلًا وَ عَذَابُهُمْ عَذَابًا نَكْرًا وَ خُذْهُمْ بِالْيَسِينِ وَ الْمَثَلَاتِ الَّتِي أَهْلَكْتَ بِهَا
أَعْدَاءَكَ إِنَّكَ ذُو نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَ
أَحْكَامَكَ مُعَقَّلَةٌ وَ عِثْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْأَرْضِ هَائِمَةٌ اللَّهُمَّ فَأَعِنِ الْحَقَّ وَ
أَهْلَهُ وَ ائْتِجِ الْبَاطِلَ وَ أَهْلَهُ وَ مَنْ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَ اهْدِنَا إِلَى الْإِيمَانِ وَ
عَجِّلْ فَرَجَنَا وَ انْظُرْهُ بِفَرْجِ أَوْلِيَائِكَ وَ اجْعَلْهُمْ لَنَا وَدَاً وَ اجْعَلْنَا لَهُمْ
وَفْدًا اللَّهُمَّ وَ أَهْلِكَ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَ خَيْرَتِكَ عِيْدًا وَ
اسْتَهْلَ بِهِ فَرْحًا وَ مَرَحًا وَ خُذْ آخِرَهُمْ كَمَا أَخَذْتَ أَوَّلَهُمْ وَ أَضْعِفْ

اللَّهُمَّ الْعَذَابَ وَ التَّنْكِيلَ عَلَى ظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَ أَهْلِكَ
 أَشْيَاءَهُمْ وَ قَادَتَهُمْ وَ أَيْرُ حُمَاتِهِمْ وَ جَمَاعَتَهُمُ اللَّهُمَّ وَ ضَاعِفَ
 صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَى عِثْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِثْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ
 الْمُسْتَذَلَّةِ بِقِيَّةِ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّائِكِيَّةِ الْمُبَارَكَةِ وَ أَعْلِ اللَّهُمَّ
 كَلِمَتَهُمْ وَ أَفْلَحِ جُحُومَهُمْ وَ اكْشِفِ الْبَلَاءَ وَ اللَّوَاءَ وَ عَنَادِيسِ الْأَبَاطِيلِ
 وَ الْعَمَى عَنْهُمْ وَ ثَبِّتْ قُلُوبَ شَيْعَتِهِمْ وَ جُزَيْكَ عَلَى طَاعَتِهِمْ وَ
 وَلَا تَلَيْتِهِمْ وَ نُصْرَتِهِمْ وَ مَوَالِيهِمْ وَ أَعْنَهُمْ وَ امْنَعَهُمُ الضَّرَرَ عَلَى الْأَذَى
 فِيكَ وَ اجْعَلْ لَهُمْ أَيَّاماً مَشْهُودَةً وَ أَوْقَاتاً مَحْمُودَةً مَسْعُودَةً تُؤَشِّكُ فِيهَا
 فَرْجَهُمْ وَ تُوجِبُ فِيهَا تَحْكِيمَهُمْ وَ نُصْرَهُمْ كَمَا ظَهَرْتَ لِأَوْلِيَائِكَ فِي
 كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ - وَ عَدَاةُ اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ
 وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ
 قَبْلِهِمْ وَ لِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَ لِيَبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ
 خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا اللَّهُمَّ فَاكْشِفْ غَمَّتَهُمْ يَا
 مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضَّرِّ إِلَّا هُوَ يَا أَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَ أَنَا يَا إِلَهِي عَبْدُكَ
 الْخَائِفُ مِنْكَ وَ الرَّاجِعُ إِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمَقْبِلُ عَلَيْكَ الْلَاجِئُ إِلَى
 فِتْنَاكَ الْعَالِمُ بِأَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعَائِي وَ اسْمَعْ
 يَا إِلَهِي عَلَانِيَتِي وَ تَجَوَّاهِي وَ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ وَ قَبِلْتَ نُسْكَهُ وَ
 نَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ اللَّهُمَّ وَ صَلِّ أَوَّلًا وَ آخِرًا عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ
 بِأَكْمَلِ وَ أَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ وَ

مَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ يَا إِلَهَ إِلَا أَنْتَ اللَّهُمَّ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاجْعَلْنِي يَا مُؤَلَّيْ مِنْ شِيعَةِ
 مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحُسَيْنِ وَالحُسَيْنِ وَخُرَيْجِهِمُ الظَّاهِرَةَ الْمُنْتَجِبَةَ وَ
 هَبْ لِي التَّمَسُّكَ بِمَحَبَّتِهِمْ وَالرِّضَا بِسَبِيلِهِمْ وَالْأَخْذَ بِطَرِيقِهِمْ إِنَّكَ
 جَوَادٌ كَرِيمٌ ثُمَّ عَفِّرْ وَجْهَكَ فِي الْأَرْضِ وَقُلْ يَا مَنْ يَحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَ
 يَفْعَلُ مَا يَرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مُحَمَّدٌ مَشْكُورٌ أَفْعَجَلْ يَا مُؤَلَّيْ
 فَرَجَهُمْ وَفَرَجْنَا بِهِمْ فَإِنَّكَ ضَمَنْتَ إِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الدِّلَّةِ وَتَكْثِيرَهُمْ
 بَعْدَ الْفَقْلَةِ وَإِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُولِ يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ فَأَسْأَلُكَ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي مُتَضَرِّعاً إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ
 بَسْطِ أَمْلِي وَالتَّجَاوُزْ عَنِّي وَقَبُولِ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرَةٍ مِنَ الرِّيَازَةِ فِي آيَاتِي وَ
 تَبْلِيغِي ذَلِكَ الْمَشْهَدَ وَأَنْ تَجْعَلَنِي مَعَنٍ يُدْعَى فَيُجِيبُ إِلَى طَاعَتِهِمْ وَ
 مُؤَالَاةِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيئِي ذَلِكَ قَرِيباً سَرِيعاً فِي عَافِيَةٍ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ إِلَى السَّمَاءِ وَقُلْ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَكُونَ مِنَ
 الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَكَ فَأَعِزَّنِي يَا إِلَهِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّ هَذَا
 أَفْضَلُ يَا ابْنَ سِنَانٍ مِنْ كَذَا وَكَذَا حِجَّةً وَكَذَا وَكَذَا عُمْرَةً تَتَطَوَّعُهَا وَ
 تُنْفِقُ فِيهَا مَالَكَ وَتُنْصِبُ فِيهَا بَدَنَكَ وَتُفَارِقُ فِيهَا أَهْلَكَ وَوَلَدَكَ وَ
 اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي مَنْ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَدَعَا بِهَذَا
 الدُّعَاءِ مُقْلِصاً وَعَمِلَ هَذَا الْعَمَلُ مَوْقِناً مُصْديقاً عَشْرَ خِصَالٍ مِنْهَا أَنْ
 يَقْبِضَهُ اللَّهُ مِيتَةً السُّوءِ وَيُؤْمِنَهُ مِنَ الْمَكَارِهِ وَالْفَقْرِ وَلَا يَظْهَرَ عَلَيْهِ عَدُوٌّ
 إِلَى أَنْ يَمُوتَ وَيُوقِيَهُ اللَّهُ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ

إِلَى أَرْبَعَةِ أَعْقَابٍ لَهُ وَلَا يَجْعَلُ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَلِيَّائِهِ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى نَسْلِهِ
إِلَى أَرْبَعَةِ أَعْقَابٍ سَبِيلًا قَالَ ابْنُ سِنَانٍ فَأَنْصَرَفْتُ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي مَنْ عَلَى بِمَعْرِفَتِكُمْ وَحُبِّكُمْ وَأَسْأَلُهُ الْمَعُونَةَ عَلَى الْمُفْتَرِضِ عَلَى
مِنْ طَاعَتِكُمْ بِمَنْعِهِ وَرَحْمَتِهِ.

یہ مطلب صراحت کے ساتھ آیا ہے لہذا ہر مومن پر ضروری ہے کہ عاشورہ کے دن امام مظلوم حسین کی یاد تازہ کرے۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدا نے امام زمان کو انتقام لینے والا سے تعارف کرایا، لہذا امام سے دوستی و محبت کی دعا اور ان کے حضور کے لئے دعا کرنی چاہیے، دعا میں درخواست کرنا دعا کی طرف اشارہ ہے، اس لئے بعض مطالب گذر چکے ہیں کہ آپ کیلئے دعا کرنا ثواب عظیم ملتا ہے کہ خدا کے علاوہ اسے کوئی نہیں جانتا۔

۱۹۔ نیمہ شعبان کی رات

یہ رات امام عالی مقام حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولادت باسعادت کی رات ہے لہذا مومنین کو اس رات میں امام کے لئے دعا کرنا لازم ہے، بہت سی روایات میں ملتا ہے کہ اس رات دعا مستجاب ہوتی ہیں۔ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ یہ دعائیں اہل علم و عقل کے لئے بہترین دعائیں ہیں۔ تمام دعاؤں میں امام کو مقدم کرنا ضروری ہے، اس پر دلیل یہ کہ جمال الصالحین کے مولف نے اس رات کی دعاؤں کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول کیا کہ جن کا آغاز یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ. آگے یہ دعا پوری ذکر ہوگی۔

نیز اس پر ایک اور بھی شاہد ہے کہ وہ دعا جو اقبال اور زاد المعاد سے ذکر ہوئی ہیں جس کے اول میں پڑھیں:

اللَّهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هَذِهِ وَمَوْلُودِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُودِهَا الَّتِي قَرَنْتَ إِلَى فَضْلِهَا فَضْلًا فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ

لِكَلِمَاتِكَ وَ لَا مُعَقِّبَ لِآيَاتِكَ نُورِكَ الْمَتَالِقُ وَ حَيَاؤُكَ الْمُسْرِقُ وَ
 الْعِلْمُ النُّورُ فِي ظَهْيَاءِ الدَّيْجُورِ الْغَائِبِ الْمُسْتَوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهُ وَ كَرَّمَ
 فَحْدُهُ وَ الْمَلَائِكَةُ شَهَدَةُ أَشْهَادِهِ وَ اللَّهُ تَاجِرُهُ وَ مُؤَيَّدُهُ إِذَا أَنْ مِيعَادُهُ
 وَ الْمَلَائِكَةُ أَمْدَادُهُ سَيُفِ اللَّهُ الَّذِي لَا يَنْبُو وَ نُورُهُ الَّذِي لَا يَجْبُو وَ ذُو
 الْحِلْمِ الَّذِي لَا يَضْبُو مَدَارُ النَّهْرِ وَ تَوَامِسُ الْعَصْرِ وَ وِلَاةُ الْأَمْرِ وَ
 الْمَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ وَ مَا يَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ أَصْحَابُ الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ
 تَرَاجِعُهُ وَ حَيِّهِ وَ وِلَاةُ أَمْرِهِ وَ تَقْبِيهِ اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَى خَاتَمِهِمْ وَ قَائِمِهِمْ
 الْمُسْتَوْرِ عَنْ عَوَامِلِهِمْ اِعْوَالِهِمْ وَ أَذْكِرْ بِنَا أَيَّامَهُ وَ ظُهُورَهُ وَ قِيَامَهُ وَ
 اجْعَلْنَا مِنْ أَنْصَارِهِ وَ اقْرِنْ تَارَتَا بَغَارِهِ وَ اكْتُبْنَا فِي أَغْوَانِهِ وَ خُلَصَائِهِ وَ
 أَحْيِنَا فِي كَوَلِيَّتِهِ نَاعِمِينَ وَ بِضَعْبَتِهِ غَانِمِينَ وَ بِحَقِّهِ قَائِمِينَ وَ مِنْ الشُّوءِ
 سَالِبِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِينَ وَ عِزَّتِهِ
 النَّاطِقِينَ وَ الْعَنَ جَمِيعَ الظَّالِمِينَ وَ احْكُمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ يَا أَحْكَمَ
 الْحَاكِمِينَ. [۱]

اس عبارت سے اس رات کی عظمت و اہمیت ظاہر ہوتی ہے، پس ایسا نہ ہو کہ انسان اس رات میں غافل
 رہے، مولا قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کرنا چاہیے،

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کو اس طرح یاد کرتے ہیں:

وَلَوْ أَذْرَكْتُكَ لَخَدَعْتُهُ أَيَّامَ حَيَاتِي. [۲]

[۱] إقبال لا أعمال (ط - القدیمہ) / ج 2 / 705 / فصل فیما تذکرہ من الدعاء و القسم علی اللہ جل جلالہ بهذا المولود العظیم المکان لیلۃ

النصف من شعبان من: 705

[۲] بحار الانوار (ط - بیروت) / ج 51 / 148 / باب 6 ماروی فی ذلک عن الصادق صلوات اللہ علیہ من: 142

اگر میں ان کو پالیتا تو ساری زندگی ان کی خدمت کرتا۔
اس رات امام قائم کی ولادت باسعادت ہے اس رات کے اعمال مفاعیل الجہان میں مذکور ہیں۔

۲۰۔ نیمہ شعبان کا دن

جو کچھ نیمہ شعبان کی رات کے بارے میں بیان ہو چکا ہے وہی یہاں پر بھی صادق آتا ہے۔ رات کے علاوہ دن کو دعا کرنے کی بھی فضیلت ہے جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کا سر سجدہ میں تھا اور یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، وَ اَنْجِزْ لِيْ اَمْرِيْ، وَ ثَبِّتْ وَظَائِنِيْ، وَ اَمْلَأْ
الْاَرْضَ بِرَضِيْ عَدْلًا وَ قِسْطًا۔^[۱]

اے میرے پروردگار! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اس کو میرے لئے وفا فرما، میرے امر کو پورا کر، مجھے ثابت قدم رکھ اور میرے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے۔

۲۱۔ تمام ماہ رمضان

یہ مہینہ دعاؤں کی بہار ہے اور بہترین دعائیں ذکر ہوئی ہیں، اس ماہ میں جو امام عالی مقام قائم آل محمد سے دعا افتتاح نقل ہوئی ہے، لہذا اس کو پڑھنے سے غافل نہ رہو یہ ایسی جامع دعا ہے کہ دنیا و آخرت کے تمام مطالب مذکور ہیں۔

[۱] کمال الدین و تمام النعمۃ / ج ۲ / ۴۲۸ / ۴۲ باب ماروی فی میلاد القائم صاحب الزمان جۃ اللہ بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ص ص: ۴۲۴

اَللّٰهُمَّ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ وَهَذَا شَهْرُ الصِّيَامِ وَهَذَا شَهْرُ الْقِيَامِ
وَهَذَا شَهْرُ الْاِثَابَةِ وَهَذَا شَهْرُ التَّوْبَةِ وَهَذَا شَهْرُ الْبَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَهَذَا
شَهْرُ الْعِثْقِ مِنَ النَّارِ وَ الْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ وَهَذَا شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ
خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ لِيَّ وَتَسَلِّمْهُ
مِثْلِيَّ وَسَلِّمْ لِيَّ فِيْهِ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِ بِأَفْضَلِ عَوْنِكَ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِطَاعَتِكَ وَ

طَاعَةِ رَسُولِكَ وَ أَوْلِيَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ فَرَّغْنِي فِيهِ
لِعِبَادَتِكَ وَ دُعَايِكَ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَ أَعْظِمْ لِي فِيهِ الْبَرَكَاتِ وَ أَخْرِزْ لِي
فِيهِ التَّوْبَةَ وَ أَحْسِنْ لِي فِيهِ الْعَافِيَةَ الْعَاقِبَةَ وَ أَصِحِّحْ فِيهِ بَدَنِي وَ أَوْسِعْ لِي
فِيهِ رِزْقِي وَ اكْفِنِي فِيهِ مَا أَهْتَمُّ وَ اسْتَجِبْ فِيهِ دُعَائِي وَ بَلِّغْنِي فِيهِ رَجَائِي
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ إِلَهَا وَ أَذْهِبْ عَنِّي فِيهِ الْتُعَاسَ وَ
الْكَسَلَ وَ السَّأَمَةَ وَ الْفُتْرَةَ وَ الْقَسْوَةَ وَ الْغَفْلَةَ وَ الْعِزَّةَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ حَبِّبْنِي فِيهِ الْعِلَلَ وَ الْأَسْقَامَ وَ الْهُنُومَ وَ الْأَعْرَاضَ وَ
الْأَمْرَاضَ وَ الْأَحْزَانَ وَ الْخَطَايَا وَ الذُّنُوبَ وَ اصْرِفْ عَنِّي فِيهِ الشُّوْءَ وَ
الْفَحْشَاءَ وَ الْجَهْدَ وَ الْبَلَاءَ وَ الثَّعَبَ وَ الْعَنَاءَ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَعِزَّنِي فِيهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ هَمِّزِهِ وَ
لَمِزِهِ وَ نَفْسِهِ وَ نَفْخِهِ وَ وَسْوَاسِهِ وَ تَفْطِيطِهِ وَ بَطْشِهِ وَ كَيْدِهِ وَ مَكْرِهِ وَ
حِيلِهِ وَ حَبَائِلِهِ وَ خُدَعِهِ وَ أَمَانِيَّتِهِ وَ غُرُورِهِ وَ فِتْنَتِهِ وَ خَيْلِهِ وَ رَجُلِهِ وَ
أَعْوَانِهِ وَ شُرَكَاهُ وَ أَتْبَاعِهِ وَ إِخْوَانِهِ وَ أَحْزَابِهِ وَ أَشْيَاعِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ وَ جَمِيعِ
شُرَكَائِهِ وَ كَيْدِيهِ وَ شُرَكَائِهِ وَ جَمِيعِ مَكَايِدِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ
ارْزُقْنِي تِمَامَ صِيَامِهِ وَ بُلُوغَ الْأَمَلِ فِيهِ وَ فِي قِيَامِهِ وَ اسْتِكْمَالَ مَا
يُرْضِيكَ عَنِّي فِيهِ وَ أَعْطِنِي صَبْرًا وَ إِيمَانًا وَ يَقِينًا وَ احْتِسَابًا لَمْ تَقْبَلْ
مَعِيَ ذَلِكَ بِالْأَضْعَافِ الْكَثِيرَةِ وَ الْأَجْرِ الْعَظِيمِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ ارْزُقْنَا فِيهِ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ الْإِحْتِبَادَ وَ
الْقُوَّةَ وَ النَّفَاطَ وَ الْإِكْلَابَةَ وَ التَّوْفِيقَ وَ التَّوْبَةَ وَ الْغُرْبَةَ وَ الْخَيْرَ الْمَقْبُولَ
وَ الرَّغْبَةَ وَ الرَّهْبَةَ وَ التَّضَرُّعَ وَ الْخُشُوعَ وَ الرِّقَّةَ وَ الْيَتِيَّةَ الصَّادِقَةَ وَ

صِدْقِ اللِّسَانِ وَالْوَجَلَ مِنْكَ وَالرَّجَاءَ لَكَ وَالتَّوَكَّلَ عَلَيْكَ وَالثِّقَةَ بِكَ
وَالْوَرَعَ عَنْ مَحَارِمِكَ مَعَ صَالِحِ الْقَوْلِ وَمَقْبُولِ الشَّغْيِ وَمَرْفُوعِ الْعَمَلِ
وَمُسْتَجَابِ الدُّعَاةِ وَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ بِعَرَضٍ
وَلَا مَرَضٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا غَمٍّ وَلَا سَقَمٍ وَلَا غَفْلَةٍ وَلَا نِسْيَانٍ بَلْ
بِالتَّعَاهُدِ وَالتَّحْفِظِ فِيكَ وَلَكَ وَالرِّعَايَةِ بِحَقِّكَ وَالْوَفَاءِ بِعَهْدِكَ وَ
وَعْدِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
اقْسِمْ لِي فِيهِ أَفْضَلَ مَا تَقْسِمُهُ لِعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَعْطِنِي فِيهِ أَفْضَلَ
مَا تُعْطِي أَوْلِيَاءَكَ الْمُقَرَّبِينَ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالتَّعَالَى وَالْإِحَابَةِ
وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ الدَّائِمَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالْمُعَافَاةِ وَالْعِشَى مِنَ النَّارِ وَ
الْفُوزِ بِالْجَنَّةِ وَخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
اجْعَلْ دُعَائِي فِيهِ إِلَيْكَ وَاصِلًا وَرَحْمَتَكَ وَخَيْرَكَ إِلَيَّ فِيهِ تَارِلًا وَحَمْلِي
فِيهِ مَقْبُولًا وَسَعْيِي فِيهِ مَشْكُورًا وَذَنْبِي فِيهِ مَغْفُورًا حَتَّى يَكُونَ نَصِيبِي
فِيهِ الْأَكْبَرُ الْأَكْثَرُ وَحَظِّي فِيهِ الْأَوْفَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
وَقِيقْنِي فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلَى أَفْضَلِ حَالٍ تُحِبُّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا أَحَدٌ مِنْ
أَوْلِيَائِكَ وَأَرْضَاهَا لَكَ ثُمَّ اجْعَلْهَا لِي خَيْرًا مِنْ أَلْبِ شَهْرٍ وَارْزُقْنِي فِيهَا
أَفْضَلَ مَا رَزَقْتَ أَحَدًا مِمَّنْ بَلَغَتْهُ إِيَّاهَا وَأَكْرَمَتْهُ بِهَا وَاجْعَلْنِي فِيهَا مِنْ
عُتَقَائِكَ مِنْ جَهَنَّمَ وَطَلْقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَسُعْدَائِهِ خَلْقِكَ بِمَغْفِرَتِكَ وَ
رِضْوَانِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْزُقْنَا فِي شَهْرِنَا
هَذَا الْجِدَّ وَالْإِجْتِهَادَ وَالْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ وَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى اللَّهُمَّ رَبِّ
الْفَجْرِ وَلَيَالِ عَشِيرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَثْرِ وَرَبِّ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا أَكْرَمْتَ فِيهِ

مِنَ الْقُرْآنِ وَرَبِّ جَبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَبِجَمِيعِ مَلَائِكَتِكَ
 الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَ
 رَبِّ مُوسَى وَعِيسَى وَرَبِّ جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ
 عَلَيْهِمْ وَبِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ الْعَظِيمِ لَنَا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
 أَجْمَعِينَ وَنَظَرْتَ إِلَى نَظَرَةٍ رَحِيمَةٍ تَرْضَى بِهَا عَنِّي رِضًى لَا تَسْخَطُ عَلَيَّ
 بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَعْطَيْتَنِي بِجَمِيعِ سُؤْلِي وَرَغْبَتِي وَأُمِّيَّتِي وَإِرَادَتِي وَصَرَفْتَ
 عَلَيَّ مَا أَكْرَهُ وَأَحْذَرُ وَأَخَافُ عَلَى نَفْسِي وَمَالِي أَخَافُ وَعَنْ أَهْلِي وَمَالِي
 وَإِخْوَانِي وَذُرِّيَّتِي اللَّهُمَّ إِلَيْكَ قَرَرْنَا مِنْ ذُنُوبِنَا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَآلِ تَائِبِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتُبْ عَلَيْنَا مُسْتَغْفِرِينَ وَ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفُ لَنَا مَتَعَوِّذِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَاعِزَّنَا مُسْتَجِيرِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَجِزْنَا مُسْتَسْلِمِينَ
 مُسْلِمِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَخْذُلْنَا رَاغِبِينَ وَصَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآمِنَّا رَاغِبِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَشَفِّعْنَا
 سَائِلِينَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْظِنَا إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ قَرِيبُ
 مُجِيبُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَحَقُّ مَنْ سَأَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ وَلَمْ
 يَسْأَلِ الْعِبَادَ مِثْلَكَ كَرَمًا وَجُودًا يَا مُؤَمِّعُ شَكْوَى السَّائِلِينَ وَيَا مُنْتَهَى
 حَاجَةِ الرَّاغِبِينَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُظْطَرِّينَ وَ
 يَا مُلْجَأَ الْهَارِبِينَ وَيَا صَرِيحَ الْمُسْتَظْرِعِينَ وَيَا رَبَّ الْمُسْتَظْعِمِينَ وَيَا
 كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا فَارِجَ هَمِّ الْمُهْمُومِينَ وَيَا كَاشِفَ الْكَرْبِ

الْعَظِيمِ يَا اللَّهُ يَا مُحَمَّدَانِ يَا رَحِيمُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا اللَّهُ الْمَكُونُ مِنْ
 كُلِّ عَيْنٍ الْمُرْتَدِي بِالْكَرِيمِ يَا صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفُ عَنِّي وَ
 عِيُونِي وَإِسَاعِي وَظُلُمِي وَجُرْمِي وَإِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ
 وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا غَيْرُكَ وَاعْفُ عَنِّي وَاعْفُ عَنِّي كُلَّمَا سَلَفَ مِنْ
 دُنُوِي وَاعْصِنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي عُمْرِي وَاسْتُرْ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَتِي وَ
 وَلَدِي وَأَوْلَدِي وَأَوْقَرَاتِي وَأَوْقَرَاتِي وَأَهْلِي حُرَاتِي وَكُلِّ مَنْ كَانَ مِنِّي
 بِسَبِيلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ
 بِيَدِكَ وَأَنْتَ وَاسِعُ الْغُفْرَةِ فَلَا تُخَيِّبْنِي يَا سَيِّدِي وَلَا تُرَدِّدْ دُعَائِي وَلَا
 تُرَدِّدِي إِلَى تَحْرِي حَتَّى تَفْعَلَ ذَلِكَ بِي وَتَسْتَجِيبَ لِي بِجَمِيعِ مَا سَأَلْتُكَ وَ
 تُزِيدَنِي مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَنَحْنُ إِلَيْكَ رَاغِبُونَ
 اللَّهُمَّ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى كُلُّهَا وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكَرِيمَاتُ وَالْأَلَاءُ
 أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنْ كُنْتُ قَضَيْتَ فِي هَذِهِ
 اللَّيْلَةِ تَزَالَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
 تَجْعَلَ اسْمِي فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَ
 إِسَاعِي مَغْفُورَةً وَأَنْ عَهَبَ لِي يَقْبِضَ تَبَاشِيرُ بَوَقْلِي وَإِيمَانًا لَا يَشُوبُهُ شَكٌّ
 وَرَضَى بِمَا قَسَمْتَ لِي وَتَوْتِنِي أَوْ آتِنِي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَفِي عَذَابِ النَّارِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ قَضَيْتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ تَزَالَ
 الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَخْزِي لِي إِلَى
 ذَلِكَ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَطَاعَتَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَحَدَا صَدَقَاتِ

رَبِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اغْضَبِ الْيَوْمَ لِمُحَمَّدٍ وَلَا بُرَارِ عِزَّتِهِ وَ اقْتُلْ
 أَعْدَاءَهُمْ بَدَدًا وَ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَ لَا تَدْعُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ أَحَدًا
 وَ لَا تَغْفِرْ لَهُمْ أَبَدًا يَا حَسَنَ الصُّحْبَةِ يَا خَلِيفَةَ النَّبِيِّينَ أَنْتَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ الْبَدِيءُ الْبَدِيعُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِكَ شَيْءٌ وَ الدَّائِمُ غَيْرُ
 الْغَائِلِ وَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَنْتَ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنِ أَنْتَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ وَ
 تَابِعُ مُحَمَّدٍ وَ مُفَضَّلُ مُحَمَّدٍ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ
 تَنْصُرَ خَلِيفَةَ مُحَمَّدٍ وَ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَ الْقَائِمَ بِالْقِسْطِ مِنْ أَوْصِيَاءِ مُحَمَّدٍ
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اصْلُوا أُنْكَ عَلَيْهِمْ وَ عَلَيْهِمْ اعْطِفْ عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ يَا لَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِي مَعَهُمْ
 فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اجْعَلْ عَاقِبَةَ أَمْرِي إِلَى غُفْرَانِكَ وَ رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ وَ كَذَلِكَ نَسَبْتَ نَفْسَكَ يَا سَيِّدِي بِاللَّطِيفِ الْبَالِغِ الْكَافِي الْبَلِي
 إِنَّكَ لَطِيفٌ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ الطُّفُّ بِإِنَّكَ لَطِيفٌ لِمَا تَشَاءُ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ ارْزُقْنِي الْحُجَّ وَ الْعُمْرَةَ فِي عَامِي هَذَا وَ تَطَوَّلْ عَلَيَّ
 بِقَضَائِهِمْ بِجَمِيعِ أَحْوَالِي لِلْآخِرَةِ وَ الدُّنْيَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ
 إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَ كُودٌ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا رَبِّ (اللَّهُمَّ) اغْفِرْ لِي وَ
 ارْحَمْنِي وَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ رَبِّ إِنِّي عَمِلْتُ سُوءًا وَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ تَقُولُهَا فَلَا نَأْسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَافِرُ لِلذَّنْبِ الْعَظِيمِ وَ أَتُوبُ

إِلَيْهِ تَقُولُهَا ثَلَاثًا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ فِيهَا تَقْصِي وَتَقْدِيرَ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ الْمَحْشُومِ
 فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حُجَّهُهُ الْمَشْكُورِ
 سَعْيُهُمُ الْمُتَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمَكْفَرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَنْ تَجْعَلَ فِيهَا
 تَقْصِي وَتَقْدِيرَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُطِيلَ عُمْرِي وَتُوسِّعَ
 رِزْقِي وَتُوَدِّدَ عَلَيَّ أَمَانَتِي وَدِينِي آمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
 لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَفَرَجًا وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا
 أَحْتَسِبُ وَاحْرُسْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَاسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَاسُ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۞

اس پر ایک اور بھی شاہد ہے اور وہ یہ ہے کہ محمد بن یعقوب کلینی کتاب الصوم فروغ کافی میں محمد بن یحییٰ سے
 ائمہ علیہ السلام سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: اس دعا کو 23 ماہ رمضان کو مجھے ہے، اٹھتے وقت، بیٹھتے وقت ہر حال میں اس
 دعا کا کھرا کر کریں:

أَسْأَلُكَ أَنْ تَنْصُرَ خَلِيفَةَ مُحَمَّدٍ وَوَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْقَائِمَ بِالْقِسْطِ
 مِنْ أَوْصِيَاءِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَلِّوْا تَكَ عَلَيْهِ وَاعْظِفْ
 عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ.

محمد و آل محمد علیہ السلام پر صلوات بھیجیں اور یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ كُنْ لَوْلِيكَ الْحُجَّةُ بْنُ الْحَسَنِ صَلِّوْا تَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ

۞ اِقْبَالَ لَا عَمَالَ (ط - القدیر) / 16 / 93 / فصل فیما نذکره من الأدعیۃ والصلوات علی النبی من المکررة کل یوم من شهر

رمضان ص: 88

فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَكَاصِرًا وَكَفِيلًا وَ
عَيْنًا حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا. [۱]

اے معبود! محافظ بن جا اپنے ولی حجت القائم بن حسن علیہ السلام کا، تیری رحمت نازل ہو
ان پر اور ان کے آبا و اجداد پر، اس لمحہ میں اور ہر آنے والے لمحے میں، اور ان کا مددگار اور
نگہبان، اور پیشوا اور حامی، اور راہنما اور نگہدار بن جا، یہاں تک کہ تو لوگوں کی چاہت سے انہیں
زمین کی حکومت دے، اور مدتوں اس پر تو انہیں برقرار رکھے۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث امام زمانہ علیہ السلام کے لئے ماہ رمضان کی تیس 23 تاریخ کو باقی دنوں میں دعا کرنے
سے زیادہ موکد ہے۔ اسی طرح اس دعا کی ماہ رمضان میں تاکید ہوتی ہے۔ اس میں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اس رات
اور ہر ماہ میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جنت کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ یہ رات شب قدر ہے اور یہ رات ہزار
مہینوں سے افضل ہے۔

کلینی اصول کافی، باب النوادر، کتاب فضل القرآن میں اپنی سند سے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن 23 رمضان کو نازل ہوا۔
اس کے علاوہ خود قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا۔ لہذا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر وہی 23 ماہ رمضان ہے۔

محقق نوری کتاب الختم الثاقب دعا مذکور کو اعظمار سے سید بن طاووس سے نقل کرتے ہیں اور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيَّوْلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَكَاصِرًا وَكَفِيلًا وَمُؤْتِيًا حَتَّى تُسْكِنَهُ
اَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا وَعَرْضًا وَتَجْعَلَهُ وَخَيْرَتَهُ مِنَ الْاُمَّةِ
الْوَارِثِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَاجْعَلِ النَّصْرَ [مِنْكَ] اِلَيْهِ وَعَلَى يَدَيْهِ وَ

الْفَتْحَ عَلَى وَجْهِهِ وَلَا تُوجِهُ الْأَمْرَ إِلَى غَيْرِهِ اللَّهُمَّ أَظْهِرْ بِوَدِّكَ وَسُنَّةِ
 نَبِيِّكَ حَقِّي لَا يَسْتَعْنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ خِشْيَةٌ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي كَوَلِّهِ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَتُنِذِلُ بِهَا التِّفَاقَ
 وَأَهْلَهُ وَتَجْعَلُنَا فِيهِمَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ وَالْعَاقِدَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَآتِنَا
 فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْمَعْ لَنَا خَيْرَ
 الدَّارَيْنِ وَأَقِصْ عَنَّا بِجَمِيعِ مَا تُحِبُّ فِيهِمَا وَاجْعَلْ لَنَا فِي ذَلِكَ الْخَيْرَةِ
 بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ فِي عَافِيَةِ أَمِينِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَيَدِكَ
 الْمَلَأَى فَإِنَّ كُلَّ مُعْطٍ يَنْقُصُ مِنْ مِلْكِهِ وَعَطَاؤُكَ يَزِيدُ فِي مِلْكِكَ. [1]

۲۲۔ چھٹی رمضان کی رات

کتاب اقبال میں محمد بن ابی قرہ نے اسے نقل کیا اور دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُسْتَكِلُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ
 وَالْآخِرُ الدَّائِمُ وَالرُّبُّ الْخَالِقُ وَالذَّيَّانُ يَوْمَ الدِّينِ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ بِلَا
 مُغَالَبَةٍ وَتُعْطِي مَنْ تَشَاءُ بِلَا مَنٍّ وَتَمْنَعُ (تَصْنَعُ) مَا تَشَاءُ بِلَا ظُلْمٍ وَ
 تُدَاوِلُ الْأَكْلَامَ بَيْنَ النَّاسِ يَرِ كَبُونُ ظَبْهَا عَنْ طَبْعِي أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
 وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الْبَرِّي لَا تُرَاْمُ وَأَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ وَأَسْأَلُكَ يَا رَحْمَنَ

[1] اہل اقبال بلا مال الحسہ (ط۔ المصنف) / ج 1 / 191 / فصل (26) فیما یرکھ ما یختتم بہ کل لیلۃ من شہر رمضان م:

أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَفَرَجَنَا
بِفَرَجِهِمْ وَتَقْبَلَ صَوْمِي وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا أَرْجُو مِنْكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا أَخْذُرُ إِنَّكَ خَدَلْتَ فَبَعْدَ الْحُجَّةِ وَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَ فَبِعَاقِبَةِ التَّعْمَةِ يَا
صَاحِبَ مُحَمَّدٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَصَاحِبَهُ وَمُؤَيَّدَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَخَيْرَ وَالتَّوَّاطِنِ
الَّتِي نَصَرْتَ فِيهَا نَبِيَّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ يَا مُبِيرَ الْجَبَّارِينَ وَيَا عَاصِمَ
الْعَبِيدِينَ أَسْأَلُكَ وَأُقْسِمُ عَلَيْكَ بِحَقِّ يَسِّ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَبِحَقِّ طَهٍ وَ
سَائِرِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَخْضُرَ لِي عَنِ
الدُّنُوبِ وَالْخَطَايَا وَأَنْ تَزِيدَنِي فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ تَأْيِيدًا تَرْهُطُ بِهِ عَلَى
جَائِسِي وَتُسَدِّ بِهِ عَلَى خَلَّتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَذْتُ بِكَ فِي نُحُورِ أَعْدَائِي لَا أَجِدُ لِي
غَيْرَكَ هَا أَنَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَاصْنَعْ لِي مَا شِئْتَ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي
أَنْتَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْمَوْكِيلُ ۝

یعنی خداوند اتو سننے والا اور جاننے والا ہے تو ہی ایک اکیلا بزرگ ہے اور تو ہی بے نیاز خدا ہے بلند کیا تو نے
اپنی قدرت سے آسمانوں کو اور تو نے اپنی عزت سے زمین کو بچھا دیا اور تو نے اپنی وحدانیت سے بادلوں کو پیدا کیا اور
تو نے اپنی طاقت و قوت سے دریاؤں کو جاری کیا اے وہ کہ مچھلیاں سمندر میں درندے جنگلوں میں جس کی تسبیح
کرتے ہیں اے وہ کہ جس سے کوئی بھی ساتوں آسمانوں اور پست زمینوں کی چھپی ہوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اے وہ
کہ جس کی تمام آسمان اور جو کچھ کہ اس میں ہے اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ بھی ان میں ہے اس کی تسبیح کرتے ہیں
اے وہ کہ جس کے لئے موت نہیں ہے اور سوائے اس کی بزرگ و زبردست ذات کے اور کوئی بھی باقی نہیں رہے
گا۔ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر اور رحم کر مجھ پر اور معاف کر میرے گناہ کو یقیناً تو
بخشنے والا اور رحیم ہے۔

۝ اِقْبَالَ اَعْمَال (ط۔ القدیرۃ) / ج 1 / 128 / الباب العاشر فیما ذکر من زیادات دعوات فی الملیۃ السادۃ من دیوہاد فیہا

نثارہ من عدۃ روایات بالدعوات ص 127

۲۳۔ آٹھویں رمضان کا دن

کتاب اقبال میں یہ دعا مذکور ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اُجِدُ مِنْ اَعْمَالِیْ عَمَلًا اَعْتَمِدُ عَلَیْهِ وَ اَتَقَرَّبُ بِهٖ
 اِلَیْكَ اَفْضَلَ مِنْ وَلَا یَتِیْكَ وَ وَلَا یَتِیْ رَسُوْلِكَ وَ اِلِ رَسُوْلِكَ الطَّیِّبِیْنَ
 صَلَّوْاْ تَکْ عَلَیْهِمْ وَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِمُعْتَبِدٍ وَ اِلِ
 مُحَمَّدٍ وَ اَتُوْجَّهٖ بِهٖمْ اِلَیْكَ فَاجْعَلْنِیْ عِنْدَكَ یَا اِلٰهَیْ بِكَ وَ بِهٖمْ وَ جِہْمًا فِی
 الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَاِیُّیْ قَدْ رَضِیْتَ بِذٰلِكَ مِنْكَ تُحْفَةً وَ
 کَرَامَةً فَاِنَّہٗ لَا تُحْفَةً وَ لَا کَرَامَةً اَفْضَلَ مِنْ رِضْوَانِکَ وَ التَّنْعِیْمِ فِی دَارِکَ
 مَعَ اَوْلِیَائِکَ وَ اَهْلِ طَاعَتِکَ اَللّٰهُمَّ اُکْرِ مَنِّیْ بِوَلَا یَتِکَ وَ احْشُرْنِیْ فِی زُمْرَةِ
 اَهْلِ وَلَا یَتِکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِی وَدَائِعِکَ الَّتِیْ لَا تَطْیِیْعُ وَ لَا تُرْکِنِیْ خَائِبًا
 بِحَقِّکَ وَ حَقِّ مَنْ اَوْجَبَتْ حَقَّہٗ عَلَیْکَ وَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّحَ عَلَیَّ ۱۴ مُحَمَّدٍ وَ
 اِلِ مُحَمَّدٍ وَ تُعَجِّلَ فَرَجَ اِلِ مُحَمَّدٍ وَ فَرَجَیْ مَعَهُمْ وَ فَرَجَ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ
 بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

۲۴۔ بارہویں رمضان کی رات

اس رات کو یہ دعا پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمُعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهٰی الرَّحْمَةِ مِنْ
کِتَابِكَ وَبِاَنْعَمِ الْاَعْظَمِ وَکَلِمَاتِکَ الثَّامَةِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا
فَاجِرٌ فَاِنَّکَ لَا تَبِیْدُوْا لَا تُنْفِذُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقْبَلُ مِنِّیْ
وَمِنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ صَیَّامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِیَّامَهُ وَتَفْلَحَ
رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًا وَ
عَمَلِیْ سَادًّا وَرِزْقِیْ قَارًا وَحَوْضِیْ نَبِیِّکَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِيْ قَرَارًا وَ
مُسْتَقَرًّا وَتُعْجَلْ فَرَجِیْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔^[۱]

یعنی خدا یا تو ہی بلند و برتر ہے تیرے ہی لیے اسکی حمد و ستائش سزاوار ہے جو کبھی بھی کئی
نہیں ہوگی بلکہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور تو ہی زندہ اور بردبار ہے میں تجھ سے تیری بزرگ
مرتبہ ذات کی نورانیت و جلالت کے سہارے سے وہ جلالت جس کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور
تیرے اس غلبہ و اقتدار کے ذریعے سے کہ جو مغلوب نہیں ہو سکتا سوال کرتا ہوں کہ حضرت
محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً
تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم ہے۔

[۱] اقبال اور اعمال (ط۔ القدیریہ) / ۱۴۱ / ۱۴۱ / دعاء آخری ہذہ الملیۃ و ہوماروینا وہب اسنادنا الی محمد بن ابی قریبہ کتابہ عمل شہر

۲۵۔ تیرہ رمضان کا دن

دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُذِیْنُکَ بِطَاعَتِکَ وَوَلَایَتِکَ وَوَلَایَةِ مُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَ
وَلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَبِیْبِ نَبِیِّکَ وَوَلَایَةِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سِبْطِی
نَبِیِّکَ وَ سَیِّدِیْ شَبَابِ اَهْلِ جَنَّتِکَ وَ اُذِیْنُکَ یَا رَبِّ یُوْلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ
الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِیِّ بْنِ
مُوسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایِ
صَاحِبِ الزَّمَانِ اُذِیْنُکَ یَا رَبِّ بِطَاعَتِهِمْ وَوَلَایَتِهِمْ وَ بِالتَّسْلِیْمِ بِمَا
فَضَّلْتَهُمْ رَاضِیاً غَیْرَ مُنْکِرٍ وَ لَا مُسْتَكْبِرٍ مُتَّکِبٍ اَعْلٰی مَا اَمَعٰی اَنْزَلْتَ
فِی کِتَابِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَذْفَعْ عَنْ وَلِیِّکَ وَ خَلِیْفَتِکَ
وَ لِسَانِکَ وَ الْقَائِمِ بِقِسْطِکَ وَ الْمُعْظِمِ لِحُرْمَتِکَ وَ الْمُعِیِّرِ عَنْکَ وَ
النَّاطِقِ بِحُکْمِکَ وَ عَیْنِکَ الثَّاطِرَةِ وَ اُذْنِکَ السَّامِعَةِ وَ شَهِیدِ عِبَادِکَ وَ
حُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ وَ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِیْلِکَ وَ الْمُجْتَمِعِ فِی طَاعَتِکَ وَ اجْعَلْهُ
فِی وَدِیْعَتِکَ الَّتِی لَا تَضِیْعُ وَ اَیْدُهُ یُجْنِدُکَ الْغَالِبِ وَ اَعِیْنُهُ وَ اَعِیْنْ عَنْهُ وَ
اجْعَلْهُ فِی الدُّنْیَا وَ مَا وَلَدَا وَ وَلَدِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَنْصُرُوْنَهُ وَ یَنْتَصِرُوْنَ بِهٖ
فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اشْعَبْ بِهٖ صَدْعَنَا وَ ارْتُقِ بِهٖ فَقَعْنَا اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ بِهٖ
الْجَوْرَ وَ دَمِیْهِ مِمَّنْ نَصَبَ لَهُ وَ اقْصِمْ رُءُوسَ الضَّلَالَةِ حَتّٰی لَا تَدْعَ عَلٰی

الْأَرْضِ مِنْهُمْ كَثِيرًا ۝

۲۶۔ اٹھارویں اور انیس رمضان کا دن

کتاب اقبال میں یہ دعا مذکور ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ خداوند عالم ہر حال میں مدد کرنے والا ہے۔
شب اٹھارہ کی دودعا میں ذکر ہوئی ہیں:

پہلی دعا:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا حَمَدَتْ نَفْسُكَ وَ أَفْضَلَ مَا حَمَدَكَ
الْحَامِدُونَ مِنْ خَلْقِكَ حَمْدًا يَكُونُ أَرْضَى الْحَمْدِ لَكَ وَ أَحَقُّ الْحَمْدِ عِنْدَكَ
وَ أَحَبُّ الْحَمْدِ إِلَيْكَ وَ أَفْضَلُ الْحَمْدِ لَدُنْكَ وَ أَقْرَبُ الْحَمْدِ مِنْكَ وَ أَوْجَبُ
الْحَمْدِ جَزَاءً عَلَيْكَ حَمْدًا لَا يَبْلُغُهُ وَ صَفٌ وَاصِفٌ وَلَا يَنْدِرُ كُهُ نَعْتُ تَائِعٍ
وَلَا وَهْمٌ مُنَوِّهِمْ وَلَا فِكْرٌ مُتَفَكِّرٍ حَمْدًا يَضَعُفُ عَنْهُ كُلُّ أَحَدٍ أَيْدِيهِمْ
فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِينَ وَ يَقْضُرُ عَنْهُ وَ عَنْ حُدُودِهِ وَ مُنْعَاهُ تَجْمِيعُ
الْمَعْصُومِينَ الْمُؤَيَّدِينَ الَّذِينَ أَخَذَتْ مِيثَاقَهُمْ فِي كِتَابِكَ الَّذِي لَا
يُغَيَّرُ وَلَا يَبْدُلُ حَمْدًا يَنْبَغِي لَكَ وَ يَدُومُ مَعَكَ وَ لَا يَضِلُّ إِلَّا لَكَ حَمْدًا
يَعْلُو حَمْدُ كُلِّ حَامِدٍ وَ شُكْرٌ يُحِيطُ بِشُكْرِ كُلِّ شَاكِرٍ حَمْدًا يَبْقَى مَعَ
بَقَائِكَ وَ يَزِيدُ إِذَا رَهَيْتَ وَ يَنْبِي كُلَّمَا شِئْتَ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَ
دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ كَمَا فَضَّلْتَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ وَ لِمَا وَهَبْتَ مِنْ

مَعْرِفَتِكَ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ وَبِمَقَامِ
 أَنْبِيَائِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقْبَلَ
 صُومِي وَتَصْرِفَ إِلَيَّ وَإِلَى أَهْلِ وَأَوْلَدِي وَأَهْلِ بَيْتِي وَمَنْ يَعْنِينِي أُمْرَةً
 إِلَى تَجْمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَعَافِيَّتِكَ وَ
 نِعَمِكَ وَرِزْقِكَ الْهَيِّءِ لِي الْمَرْبِيءَ مَا تَجْعَلُهُ صَلَاحاً لِيَدِينَنَا وَقَوَاماً
 لِأَخِرَتِنَا.

دوسری دعا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِشَهْرِ تَاهَدَا وَأَنْزَلَ عَلَيْنَا فِيهِ الْقُرْآنَ وَ
 عَرَّفَنَا حَقَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْبَصِيرَةِ فَمُنُورَ وَجْهِكَ يَا إِلَهَنَا وَإِلَهَ آبَائِنَا
 الْأَوَّلِينَ أَرْزُقْنَا فِيهِ الثَّوْبَةَ وَلَا تَخْذُلْنَا وَلَا تُخْلِفْ ظَنَّنَا بِكَ وَصَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْجَبِيلُ الْجَبَّارُ.

انیسویں شب کی دعائیں یہ ہیں:

پہلی دعا:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِي مِنَ الْإِطْوَاءِ مَا طَوَّيْتُ مِنْ
 شَهْرِي وَأَنَّكَ لَمْ تُجِنِّ فِيهِ أَجَلِي وَلَمْ تَقْطَعْ عُمْرِي وَلَمْ تُبْلِي بِمَرَضٍ
 يَهْطِرُنِي إِلَى تَرْكِ الصِّيَامِ وَلَا بِسَفَرٍ يَجْلِبُ لِي فِيهِ الْإِفْطَارُ فَأَنَا أَصُومُهُ فِي
 كِفَايَتِكَ وَوَقَايَتِكَ أَطِيعُ أَمْرَكَ وَأَقْتَنُكَ رِزْقَكَ وَأَرْجُو وَأُؤْمِلُ
 تَجَاوُزَكَ فَأَتُجِمُّ اللَّهُمَّ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ نِعْمَتَكَ وَأَجْزِلُ بِهِ مِثْلَكَ وَاسْلُغْهُ
 عَلَى بِكَمَالِ الصِّيَامِ وَتَمْجِيسِ الْأَثَامِ وَبَلَّغْنِي آخِرَةَ بِخَاتَمَةِ خَيْرٍ وَخَيْرُهُ
 يَا أَجُودَ الْمَسْئُولِينَ يَا أَسْمَحَ الْوَاهِبِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 الطَّاهِرِينَ.

دوسری دعا:

يَا ذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ يَبْقَى وَيَفْتَى كُلُّ شَيْءٍ اَوْ اَيَا ذَا الَّذِي لَيْسَ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَى وَلَا فِي الْأَرْضِ مِنَ السُّفْلِ وَلَا فَوْقَهُنَّ وَلَا بَيْنَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ إِلَهَ يُعْبَدُ غَيْرُهُ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يَقْدِرُ عَلَى إِحْصَائِهِ إِلَّا أَنْتَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَا يَقْدِرُ عَلَى إِحْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ.

تیسری دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْشُومِ وَفِيمَا تَفَرِّقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَفِي الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يَرُدُّ وَلَا يُبَدِّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حُجَّتُهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمُرِي وَتُوسِّعَ عَلَيَّ إِلَى ابْنِي رِزْقِي أَوْ تُقَدِّرَ لِي فِي جَمِيعِ أُمُورِي مَا هُوَ خَيْرٌ لِي فِي دُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَوْ تَفْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا.

چوتھی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَمْسَيْتُ لَكَ عَبْدًا ذَاخِرًا لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا هَرَجًا وَلَا اُظْهِرُ عَنْهَا سُوءًا اَشْهَدُ بِذَلِكَ عَلَى نَفْسِيْ وَاعْتَرِفُ لَكَ بِضَعْفِ قُوَّتِيْ وَقِلَّةِ جِيلِيْ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مَا وَعَدْتَنِيْ وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَتُحَمِّدُكَ عَلَى مَا آتَيْتَنِيْ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ الْيَسِيْرُ الْمُسْتَكَيْنُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ الْمِهِيْنُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلَنِيْ نَاسِيًا لِّذِكْرِكَ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيْ وَلَا غَافِلًا لِإِحْسَانِكَ فِيمَا أَعْظَيْتَنِيْ وَلَا آيسًا مِنْ إِجَابَتِكَ وَإِنْ أَبْطَأْتُ عَلَيْكَ فِي سَرَّاءَ كُنْتُ أَوْ هَرَجًا

أَوْ شِدَّةِ أَوْ رَخَاءٍ أَوْ عَافِيَةٍ أَوْ بَلَاءٍ أَوْ يُؤَيِّسَ أَوْ نَعْمَاءٍ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

۲۷۔ اکیس رمضان کا دن

خاص کر صبح نماز کے بعد سید ابن طاووس اپنی کتاب اقبال میں اپنی سند سے حماد بن عثمان سے نقل کرتے ہیں:
اکیس رمضان کو امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے حماد! کیا تو نے غسل کیا ہے؟
میں نے عرض کیا: ہاں جی! قربان جاؤں۔

پس آپ نے حمیر منگوائی اور فرمایا: میرے نزدیک آؤ اور نماز پڑھ۔ آپ مسلسل نماز پڑھتے رہے اور میں بھی ان کے کنارے نماز پڑھتا رہا ہوں۔ جب ہم نمازوں سے فارغ ہو گئے تو اس وقت آپ نے دعا کی اور میں نے آمین کہا یہاں تک کہ صبح کی سپیدی ہو گئی۔ پھر آپ نے اذان و اقامت پڑھی اور اپنے بعض غلاموں کو بلایا۔ آپ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور ہم ان کے پیچھے۔ نماز صبح پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ توحید پڑھی جب ہم تسبیح و تہجد و تقدیس خدا سے فارغ ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات بھیجی۔ اور تمام مسلمین و مسلمات، مومنین و مومنات اولین و آخرین کے لئے دعا کی۔ آپ نے سجدہ کیا۔ سجدہ بہت طولانی تھا ہم نے ان سے یہ سنا:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ
الْخَلْقِ بِلَا حَاجَةٍ فِيكَ إِلَيْهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْدِئُ الْخَلْقِ لَا يَنْقُصُ مِنْ
مُلْكِكَ شَيْءٌ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَابِعُ مَنْ فِي الْقُبُورِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُدَبِّرُ
الْأُمُورِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ دَيَّانُ الدِّينِ وَجَبَّارُ الْحَبَائِرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُجَرِّئُ
النَّارِ فِي الصُّخْرَةِ الصَّبَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُجَرِّئُ الْمَاءِ فِي الثَّنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ مُكَوَّنَ طَعْمِ الْبَحَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُخْصَى عِنْدَ الْقَطْرِ وَمَا تَحْمِلُهُ
السَّحَابُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُخْصَى عِنْدَ مَا تَجْرِي بِهِ الرِّيحُ فِي الْهَوَاءِ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ مُخْصَى مَا فِي الْبَحَارِ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُخْصَى مَا
يَدِبُ فِي ظُلُمَاتِ الْبَحَارِ وَفِي أَطْبَاقِ الْكُرْسِيِّ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي سَمَّيْتَ
بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ
سَمَّاهُ مِنْ خَلْقِكَ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ صِدِّيقٍ أَوْ شَهِيدٍ أَوْ أَحَدٍ مِنْ
مَلَائِكَتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ
أَعْطَيْتَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ وَ
بَرَكَاتُكَ وَ بِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَهُ عَلَى نَفْسِكَ وَأَنْتَ لَهُمْ بِهِ فَضْلُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ الدَّاعِي إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ وَ سِرِّهِ
السَّاطِعِ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي أَرْضِكَ وَ سَمَائِكَ وَ جَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَ نُورًا
اسْتَضَاءَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فَهَشَرْنَا بِحَزِيلِ ثَوَابِكَ وَ أَنْذَرْنَا الْأَلِيمَ مِنْ
عَذَابِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ الْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ الَّذِينَ كَذَبُوا ذَاتِ قُوَّةٍ أَلْقُوا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ يَا
مَوْلَايَ أَسْأَلُكَ فِي هَذِهِ الْغَدَاةِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
تَجْعَلَنِي مِنْ أَوْفَرِ عِبَادِكَ وَ سَائِلِيكَ نَصِيبًا وَأَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِفِكَالِكَ رَقَبَتِي
مِنَ النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَأَسْأَلُكَ بِجَمِيعِ مَا سَأَلْتُكَ وَ مَا لَمْ أَسْأَلُكَ
مِنْ عَظِيمِ جَلَالِكَ مَا لَوْ عَلِمْتُهُ لَسَأَلْتُكَ بِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ
بَيْتِهِ وَأَنْ تَأْتِنَ لِفَرْجٍ مَنْ يَفْرَجُ فَوْرَجُ أَوْلِيَائِكَ وَأَصْفِيَائِكَ مِنْ خَلْقِكَ

وَبِهِ تُبِيدُ الظَّالِمِينَ وَتُهْلِكُهُمْ عَجَلْ ذَلِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَاعْطِنِي
سُؤْلِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فِي تَجْمِيعِ مَا سَأَلْتُكَ لِعَاجِلِ الدُّنْيَا وَآجِلِ
الْآخِرَةِ يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ أَقْلِبْنِي عَثْرَتِي وَأَقْلِبْنِي بِقَضَاءِ
حَوَائِجِي يَا خَالِقِي وَيَا رَازِقِي وَيَا تَبَاعِي وَيَا مُجِيبِي عِظَامِي وَهِيَ رَمِيمٌ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاسْتَجِبْ لِي دُعَائِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

۲۸۔ سید الشہید اعلیہ السلام کے ذکر کے بعد

یہ بھی ایک قسم کی مددگار ہوتی ہے۔ اس کا سوید یہ ہے کہ میرے صالح دوستوں میں سے ایک دوست نے
مجھے یاد کیا۔ یہ کہ اس نے امام زمانہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا۔ پس آپ نے مجھے اس طرح فرمایا:
میں اس مومن کے لئے دعا کرتا ہوں جو میرے جد مظلوم کی مصیبت کو یاد کرتا ہے اور اس کے بعد میرے
ظہور کی دعا کرتا ہے۔

۲۹۔ قائم آل محمد علیہم السلام کی زیارت کے بعد

یعنی آپ کی زیارت کے بعد جسے شہید نے کتاب دروس میں مراحت کے ساتھ بیان فرمایا۔
میں کہتا ہوں اس پر شاہد ہے کہ آپ کی زیارت کے بعد آپ کے لئے دعا کرنا چاہیے۔ دعا بعد میں ذکر

ہوگی۔ نیز عرف و عقل بھی اس پر شاہد ہے کیونکہ لوگوں میں یہ معروف ہے کہ جب لوگوں کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پس مومن کو چاہیے کہ مولا کے حضور کے لئے دعا کرتے تاکہ اسے آپ کی زیارت نصیب ہو اور اس امر سے ہمیں غافل نہیں ہونا چاہیے۔

ناجیہ مقدس میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

أَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ. [۱]

امام زمانہ کے ظہور کے لئے زیادہ دعا کرو۔

۳۰۔ خوف خدا سے گریہ کے بعد

یہ حالت خدا کے نزدیک ترین حالات میں سے ہے۔ دعا مستجاب ہوتی۔ پس اچھا ہے مومن بھی اپنے مولا قائم آل محمد کے ظہور کے لئے دعا کرے تاکہ آپ کی طرف سے انسان پر عائد حقوق ادا کر سکے۔ اس پر شاہد یہ ہے کہ وسائل الشیعہ ابواب قوۃ الصلاة میں محمد بن علی بن الحسین یعنی شیخ صدوق اپنی سند سے منصور ابن یونس بزرگ سے نقل کرتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو واجب نماز میں گریہ کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! آنکھ کی روشنی ہے اور فرمایا: میں کہتا ہوں: یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ امام زمانہ کا حکم تھا اور ہمیں دل و جان سے حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہماری طرف سے وظیفہ ادا ہو جائے۔

۳۱۔ ہر نصیحت کے تجدید اور زوالِ نعمت کے بعد

کیونکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تمام نعمتوں کا واسطہ ہے اور اس کی برکت سے غم و دکھ و مصیبت دور ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ نعمت میں اضافہ کے لئے دعا ایک قسم کا نعمت کا شکر ہے لہذا تجدیدِ نعمت کے وقت محمد و آل محمد صلوٰۃ پر صلوات بھیجنا افضل ہے کیونکہ وہ نعمتوں کے اولیاء ہیں۔ چنانچہ زیارت جامعہ اور روایات مستفیضہ میں متواتر روایات موجود ہیں۔

۳۲۔ غم و اندوہ کی حالت میں

امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بہت سے آثار ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ وہ دعا کرنے کی سعادت کے حصول کیلئے دعا کرتے ہیں۔ پس امام کی دعا سے غم و دکھ دور ہوتے ہیں۔
پس ہمیں اس سنت پر عمل کرنا چاہیے اور غم و اندوہ میں امام کو پکارنا چاہیے تاکہ وہ ہمارے لئے دعا کریں۔
آپ نے فرمایا:

وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ^[۱]

اس کا حکم کی طرف اشارہ ہے۔ لہذا یہ دعا کشائش کا سبب ہے۔ اور انسان ہر مصیبت سے نجات پاتا ہے۔

۳۳۔ مشکلات میں

جب انسان سختی اور مشکل حالات میں ہو تو امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کرے۔ اس کی چند وجہ ہیں۔

- ۱۔ امام زمانہ کی دعا کا سبب ہے۔
- ۲۔ فرشتے انسان کے لئے دعا کرتے ہیں۔
- ۳۔ خود امام قائم علیہ السلام نے دعا کرنے کی وصیت فرمائی۔
- ۴۔ امام کے لئے دعا ایک توسل ہے آپ سختی و غم سے نجات کا وسیلہ ہیں۔

۳۴۔ نماز کے بعد تسبیح میں

نماز جعفر طیار کے بعد ایک دعا حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے منقول آئی ہے جس میں امام زمانہ علیہ السلام کے لئے دعا کی گئی ہے یہ دعا کتاب جمالی الاسبوع میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مومنین کو اس دعا کو پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے

۳۵۔ اپنے اہل و عیال کے لئے دعا سے پہلے

حقیقت کا تقاضا یہ ہے چنانچہ حدیث نبویؐ میں ملتا ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس سے زیادہ عزیز رکھتا ہو۔ اس طرح اہل بیت علیہم السلام کو اپنے نفس سے زیادہ عزیز رکھتا ہو۔

بے شک حضرت قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنا ایک اہم امر ہے۔ ان سے دلوں کو شفا ملتی ہے۔ پس مومن پر لازم ہے کہ اپنے سے پہلے اہل بیت کے لئے دعا کرے تاکہ ان کا حق ادا ہو جائے۔

۳۶۔ روز غدیر

یہ وہ دن ہے کہ جس میں خدا نے حضرت امیر علیہ السلام اور باقی ائمہ معصومین علیہم السلام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین بنایا۔ حضرت قائم علیہ السلام کی ولایت اپنے آباء و اجداد کی میراث ہے۔

اس دن مومن اپنے غاصب پر غالب آیا۔

دشمن کی کوشش رعی ہے کہ اہل بیت کو ختم کریں لیکن ان کی یہ غلط فہمی ہے۔ لہذا امام قائم علیہ السلام کے لئے دعا کرنی چاہیے آپ کا قیام آسان ہو۔ یہ روز تجدید و یگانہ گاہ دن ہے۔

کتاب اقبال اور زوال العباد میں دعا نقل ہوئی ہے جو کہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَ عَلِيٍّ وَلِيِّكَ وَ الشَّأْنِ وَ الْقَدْرِ
الَّذِیْ خَصَّصْتَهُمَا بِهٖ كُوْنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی وَ اَنْ تَبْدَأَ
بِهِمَا فِی كُلِّ حَرْفٍ عَاجِلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الْاَئِمَّةِ الْعَادَةِ وَ
الدُّعَاةِ السَّادَةِ وَ النُّجُوْمِ الزَّاهِرَةِ وَ الْاَعْلَامِ الْبَاهِرَةِ وَ سَاسَةِ الْعِبَادِ وَ
اَرْكَانِ الْبِلَادِ وَ الثَّاقَةِ الْمُرْسَلَةِ وَ السَّفِيْنَةِ النَّاجِيَةِ الْجَارِيَةِ فِی الْمَجْجِ
الْعَامِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ حُرَّانِ عَلَیْكَ وَ اَرْكَانِ تَوْحِيدِكَ
وَ دَعَائِمِ دِيْنِكَ وَ مَعَادِنِ كَرَامَتِكَ وَ صِفْوَتِكَ مِنْ بَرِّيَّتِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ
خَلْقِكَ الْاَتْقِيَاءِ النُّجَبَاءِ الْاَبْرَارِ وَ النَّبَاةِ الْمُبْتَلٰی بِهٖ النَّاسُ مِنْ اَتَاكُمَا
وَ مَنْ اَبَاكُمَا هَوٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اَهْلِ الدِّكْرِ الَّذِيْنَ اَمَرْتَ

بِمَسْأَلِهِمْ وَذَوِي الْقُرْبَى الَّذِينَ أَمَرْتُ بِمَوَدَّتِهِمْ وَفَرَضْتُ خَلْفَهُمْ وَ
 جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَعَادًا مَنِ اقْتَضَى اقْتَضَى أَثَارَهُمُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرُوا بِطَاعَتِكَ وَنَهَوْا عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَكَلُّوا عِبَادَكَ عَلَى
 وَحْدَانِيَّتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَنَجِيِّكَ [نَجِيِّكَ] وَ
 صَفْوَتِكَ وَآمِينِكَ وَرَسُولِكَ إِلَى خَلْقِكَ وَبِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
 يَعْصِيَةِ الدِّينِ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ الْوَحِيِّ الْوَفِيِّ وَالصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ وَ
 الْقَارِوِيِّ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالشَّاهِدِ لَكَ وَالذَّالِّ عَلَيْكَ وَالصَّادِقِ
 بِأَمْرِكَ وَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِكَ لَمْ تَأْخُذْهُ فِيكَ لَوْمَةٌ لَا يَمُحُّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ لِي فِي هَذَا الْيَوْمِ الَّذِي عَقَدْتَ فِيهِ لَوْلِيَّتِكَ
 الْعَهْدَ فِي أَعْنَائِي خَلْقِكَ وَأَكْمَلْتَ لَهُمُ الدِّينَ مِنَ الْعَارِفِينَ بِحُزْمَتِهِ وَ
 الْمُقَرَّبِينَ بِفَضْلِهِ مِنْ عُنُقَائِكَ وَطَلْقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَلَا تُشْمِتْ بِي
 حَاسِدِي النِّعَمِ اللَّهُمَّ فَكَمَا جَعَلْتَهُ عِيدَكَ الْأَكْبَرَ وَتَقْدِيرَهُ فِي السَّمَاءِ
 يَوْمَ الْعَهْدِ الْمُعْهُودِ وَفِي الْأَرْضِ يَوْمَ الْبَيْقَاتِ الْبَاخُودِ وَالْجَنِّجِ
 الْمُسْتُولِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَقْرِزْ بِهِ عُيُونَنَا وَاجْمَعْ بِهِ شَمْلَنَا وَ
 لَا تُضِلَّنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَ
 اجْعَلْنَا لِأَنْعَمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَزَّفْنَا
 فَضْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَبَطَّرَ تَأْخِرَتَهُ وَكَرَّمَنَا بِهِ وَشَرَّفَنَا بِمَعْرِفَتِهِ وَهَدَانَا
 بِنُورِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّكَمَا وَ عَلَى عِثْرَتِكَمَا وَ عَلَى
 حُبِّكَمَا مَبِى أَفْضَلِ السَّلَامِ مَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَبِكَمَا أَتَوَّجَّهُ إِلَى اللَّهِ
 رَبِّي وَرَبِّكُمَا فِي نَحَاجِ ظِلَّتِي وَقَضَائِ حَوَائِجِي وَتَيْسِيرِ أُمُورِي اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُلْعَنَ
مَنْ يَحْدَثُ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَأَنْ تَكْرِ حُزْمَتَهُ قَصْداً عَنْ سَبِيلِكَ لِإِظْفَاءِ نُورِكَ
فَأَيُّ لِلَّهِ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورُهُ اللَّهُمَّ فَزَجِّعْ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نَبِيَّتِكَ وَ
اَكْشِفْ عَنْهُمْ وَبِهِمْ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الْكُفْرَاتِ اللَّهُمَّ اْمْلِكِ الْأَرْضَ بِهِمْ
عَدْلًا كَمَا مِلَكْتَ ظُلُمًا وَجَوْرًا وَأَنْجِزْ لَهُمْ مَا وَعَدْتَهُمْ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْبِعْعَادَ. [1]

نیز مستحب ہے کہ اس دن یہ دعا کرنی چاہیے۔ خدا تجھے اپنے ساتھیوں میں قرار فرمائے۔ اقبال نامی کتاب
میں طولانی دعا ہے جس کے آخر میں یہ دعا ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ
بِهِ عَلَى الْعَالَمِينَ جَمِيعاً أَنْ تُبَارِكَ لَنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا الَّذِي أَكْرَمْتَنَا فِيهِ
بِالْمُؤَافَاةِ بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُ إِلَيْنَا وَبِالْبَيْثِاقِ الَّذِي وَاثَقْتَنَا بِهِ مِنْ
مُؤَالَاةِ أَوْلِيَائِكَ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكَ أَنْ تُتِمَّ عَلَيْنَا بِعَهْدِكَ وَلَا
تَجْعَلْهُ مُسْتَوْدَعاً وَاجْعَلْهُ مُسْتَقَرّاً وَلَا تَسْلُبْنَاهُ أَبَداً وَلَا تَجْعَلْهُ
مُسْتَعَاراً وَارْزُقْنَا مُرَافَقَةَ وَلِيِّكَ الْهَادِي الْمَهْدِي إِلَى الْهُدَى وَتَحْتَ
لَوَائِهِ وَفِي زُمْرَتِهِ شُهَدَاءَ صَادِقِينَ عَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ دِينِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ. [2]

[1] اقبال اور عمال (ط۔ اقدیریہ) / 16 / 492۔ ص: 472

[2] مصباح المعبد وصلاح المعبد / 26 / 751 / صلاة يوم الغدير والدعاء فيه..... ص: 747

۷۳۔ مطلق اوقات میں مبارک شب و روز

اس پر یہ دلیل ہے کہ صاحب مزار بحار نے اپنی سند سے فیض بن الحارث سے اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں اس طرح سوال کیا گیا۔ کیا بہتر وقت میں زیارت کرنی چاہیے۔

آپ نے فرمایا: جس وقت بھی زیارت کرو انسان کی زیارت کا بہترین وقت ہے۔ جو زیادہ زیارت کرتا ہے وہ اپنے لئے زیادہ نیکیاں جمع کرتا ہے۔ جو شخص کم زیارت کرتا ہے اسے کم ثواب ملتا ہے۔ اپنی زیارت کو بہترین اوقات میں کریں کہ اس میں نیک کاموں کا چند برابر ثواب ملتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ آپ کے فرمان کا مکمل شاہد ہے کہ آپ نے فرمایا: نیک کاموں کا ثواب چند برابر ملتا ہے۔ بے شک دعا بہترین عبادت ہے اور خاص دعائے ظہور امام زمانہ علیہ السلام کے لئے۔

۸۳۔ مخالفین و غاصبین کی مجلس میں ائمہ کے حقوق

جب بھی ایسی مجلس میں جاؤ جو غاصبین اور مخالفین ائمہ علیہم السلام کی مجالس میں سے ہو تو امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کیلئے دعا کرو۔ کامل زیارت میں امام حسین علیہ السلام کی باب زیارت میں ملتا ہے کہ یونس بن ظبیان نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: قربان جاؤں! میں بنو امیہ کی مجلس میں شرکت کرتا ہوں مجھے اپنے تحفظ کے لئے کیا پڑھنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: جب بھی ان کی مجالس میں جاؤ۔ ہمیں یاد کرو اور یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الرَّحَاءَ وَالسُّرُوْرَ۔ فَاِنَّكَ تَالِيٌ عَلٰی كُلِّ مَا تُرِيْدُ فَعَلَيْكَ
جُعِلَتْ فِدَاكَ اِنِّيْ كَوْبِرًا مَا اَذْكُرُ الْحَسَنِ ۝ فَاَتَى شَيْءٌ اَقُوْلُ قَالَ قُلْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تُعِيدُ ذَلِكَ فَلَا تَأْتِيَنَّ السَّلَامَ بِصَلِّ إِلَيْهِ
 مِنْ قَرِيبٍ وَمَنْ يَعِيدُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَنَا مَطَى بَكَتْ عَلَيْهِ
 السَّمَاوَاتُ السَّنْعُ وَالْأَرْضُونَ السَّنْعُ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَنْ
 يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا وَمَا لَا يَرَى - بَكَتْ عَلَى أَبِي
 عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَمْ تَبْكْ عَلَيْهِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا هَذِهِ
 الثَّلَاثَةُ أَشْيَاءَ قَالَ لَمْ تَبْكْ عَلَيْهِ الْمَضْرُوءُ وَلَا جَمَشِيُّ وَلَا آلُ عُمَافَانَ قَالَ
 قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أُرِيدُ أَنْ أَزُورَهُ فَكَيْفَ أَقُولُ وَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ
 إِذَا أَتَيْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَاغْتَسِلْ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ ثُمَّ الْبَسْ ثِيَابَكَ
 الظَّاهِرَةَ ثُمَّ امْشِ حَافِيًا فَإِنَّكَ فِي حَرَمٍ مِنْ حَرَمِ اللَّهِ وَحَرَمِ رَسُولِهِ وَ
 عَلَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّعْظِيمِ اللَّهُ كَبِيرٌ وَالصَّلَاةُ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ حَتَّى تَصِيرَ إِلَى بَابِ الْحَائِرِ الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ قُلِ
 السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللَّهِ وَ
 زُورَ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ثُمَّ اخْطُ عَشْرَ خُطَا فَكَبِّرْ ثُمَّ قِفْ فَكَبِّرْ ثَلَاثِينَ
 تَكْبِيرَةً ثُمَّ امْشِ حَتَّى تَأْتِيَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ - وَاسْتَقْبِلْ بِوَجْهِكَ وَجْهَهُ
 وَاجْعَلِ الْقَبْلَةَ بَيْنَ كَتِفَيْكَ ثُمَّ تَقُولُ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَابْنَ
 حُجَّتِهِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا قَتِيلَ اللَّهِ وَابْنَ قَتِيلِهِ - السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا تَارَ اللَّهِ
 وَابْنَ تَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا وَثَرَ اللَّهِ الْمُؤْتَوِّرَ - فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
 أَشْهَدُ أَنَّ حَمَكَ سَكَنَ فِي الْخُلْدِ وَأَقْفَعَتْ لَهُ أَطْلُةُ الْعَرْشِ وَبَكَتْ لَهُ جَمِيعُ
 الْخَلَائِقِ وَبَكَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّنْعُ وَالْأَرْضُونَ السَّنْعُ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا
 بَيْنَهُنَّ وَمَنْ يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا وَمَا لَا يَرَى

أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ وَابْنُ حُجَّةٍ - وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَبِيلُ اللَّهِ وَابْنُ قَبِيلِهِ وَ
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَارِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَابْنُ قَارِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَثَرُ اللَّهِ الْمُؤْتَوِرُ فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَنَصَحْتَ وَوَفَيْتَ وَ
وَأَفَيْتَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَمَضَيْتَ عَلَى بَصِيرَةٍ لِلَّذِي كُنْتَ
عَلَيْهِ شَهِيداً - وَمُسْتَشْهِداً وَشَهِيداً وَمَشْهُوداً أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَمَوْلَاكَ وَفِي
طَاعَتِكَ - وَالْوَافِدُ إِلَيْكَ أَلْتِمَسُ كَمَالَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللَّهِ وَثَبَاتَ الْقَدَمِ
فِي الْهَجْرَةِ إِلَيْكَ وَالسَّبِيلِ الَّذِي لَا يُخْتَلَجُ دُونَكَ مِنَ الدُّخُولِ فِي
كَفَالَتِكَ إِلَيَّ أُمِرْتُ بِهَا مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بَدْءاً بِكُمْ أَمِنْ أَرَادَ اللَّهُ بَدْءاً بِكُمْ مَنْ
أَرَادَ اللَّهُ بَدْءاً بِكُمْ - بِكُمْ يُبَيِّنُ اللَّهُ الْكَيْبَ وَبِكُمْ يُبَايِعُ اللَّهُ الزَّمَانَ
الْكَلْبَ وَبِكُمْ فَتَحَ اللَّهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ اللَّهُ وَبِكُمْ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَبِكُمْ
يُغَيِّبُ وَبِكُمْ يَفْكُ الذَّلَّ مِنْ رِقَابِنَا وَبِكُمْ يُدْرِكُ اللَّهُ تِرَةً كُلِّ مُؤْمِنٍ
يَطْلُبُ - ائْتَلِبْ أَوْ بِكُمْ تُغَيِّبُ الْأَرْضُ أَشْجَارَهَا وَبِكُمْ تُخْرِجُ الْأَرْضُ
الْأَشْجَارَ ائْتَمَارَهَا وَبِكُمْ تُنْزِلُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا وَرِزْقَهَا - وَبِكُمْ يَكْشِفُ
اللَّهُ الْكَرْبَ وَبِكُمْ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ وَبِكُمْ تُسَبِّحُ اللَّهُ الْأَرْضُ الَّتِي تَحْمِلُ
أَهْدَانَكُمْ وَتُسْتَقِيلُ جِبَالَهَا عَلَى مَرَاسِيهَا إِرَادَةُ الرَّبِّ فِي مَقَادِيرِ أُمُورِهِ
تَهَيِّطُ إِلَيْكُمْ وَتَصُدُّ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَالضَّادِقُ عَمَّا فَضَّلَ مِنْ أَحْكَامِ
الْعِبَادِ لِعِنتِ أُمَّةٍ قَتَلَتْكُمْ وَأُمَّةٍ خَالَفَتْكُمْ وَأُمَّةٌ بَخَدَتْ وَلَا يَتَكُمُ وَ
أُمَّةٌ ظَاهَرَتْ عَلَيْكُمْ وَأُمَّةٌ شَهِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْهِدِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
النَّارَ مَا وَاهُمْ وَبِئْسَ وَرْدُ الْوَارِدِينَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمُورِدُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۱

یہ بات قطعی نہیں کہ یہ دعا امام قائم علیہ السلام کے ظہور کیلئے دعا ہے اور یہ ایک جامع دعا ہے۔ اس عبارت پر توجہ دیں:

فَإِنَّكَ تَأْتِي عَلَى كُلِّ مَا تُرِيدُ.

یہ دعا اور اس کی عبارت تقیہ کی حالت کو بتا رہی ہے۔ پس امام علیہ السلام کے لئے دعا کرنا لازم ہے کیونکہ وہ خدا کے زیادہ قریب ہیں۔

۳۹۔ چالیس دن مسلسل ظہور کے لئے دعا:

ہر عبادت کو مسلسل انجام دینے کے لئے خاص آثار و برکات اور فوائد ہوتے ہیں۔ اگرچہ بیہوش سے بطور عام خاص آیا ہے۔

عام: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث چند معتبر کتابوں میں ذکر ہوئی ہے۔ جو آدمی چالیس دن تک مسلسل خالص دل سے عمل انجام دیتا ہے تو خدا اس کے دل و زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادیتا ہے۔

خاص: جس طرح تفسیر عیاشی میں صاحب بحار اور وہ فضل بن ابی قرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تیرا فرزند پیدا ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے فرمایا: حضرت سارہ نے تعجب سے پوچھا: کیا مجھ سے جو بوزغی ہو چکی ہوں اور مجھ سے بچہ پیدا ہوگا؟ پس خدا نے حضرت پر وحی نازل فرمائی کہ سارہ سے پیدا ضرور پیدا ہوگا۔ اور تیری اولاد کو چار سو سال تک قتل کریں گے۔

پس امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جیسے بنی اسرائیل کی تکلیف و اذیت طولانی تھی۔ انہوں نے چالیس دن خدا کی بارگاہ میں گریہ و زاری کی۔ پس خدا نے موسیٰ و ہارون علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ وہ فرعون سے نجات دلائے، جس

پر خدا نے ایک سو ستر سال ان کی اذیت کو کم کر دیا۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح اگر تم بھی یہی وعیفہ انجام دو تو خدا ہم پر کشائش فرمائے گا۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو آخری حد تک مصائب میں رہو گے۔

میں کہتا ہوں: اس کے شرح کے بارے میں یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ نیز یہ مطلب بھی دلالت کرتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دعا عہد پڑھی جائے۔ اور چالیس دن تک مسلسل پڑھی جائے اور اس سے غافل نہ ہو۔

۴۰۔ ماہِ محرم

ہر وہ دن جس میں ائمہ بیہوش ہوئے پر ظلم ہوا ہے کیونکہ مومن کا ایمان و محبت، ائمہ بیہوش کی نسبت، حزن و مصیبت کی وجہ سے خدا سے امام قائم علیہ السلام کے اصحاب میں سے اٹھائے گا۔

جن مقامات پر دعا کرنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے

جس طرح امام قائم آل محمد کے ظہور کے لئے خاص وقت مخصوص ہے اسی طرح مقامات بھی معین ہیں۔ ان مقامات میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مسجد الحرام

یہ وہ مکان ہے جہاں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ لہذا امام کے ظہور کی دعا کرنی چاہیے۔ شیخ صدوق نے کمال الدین میں روایت نقل کی ہے اور کہتے ہیں: محمد بن موسیٰ بن التوکل نے کہا اور اس نے ہمارے لئے عبداللہ بن جعفر حمیری سے اور انہوں نے محمد بن عثمان عمری سے پوچھا: کیا تو نے اس صاحب امر کو دیکھا؟ اس نے کہا: ہاں میں نے آخری بار انہیں دیکھا کہ کنار کعبہ تھے اور یہ پڑھ رہے تھے۔

اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي۔

خدا یا! جو مجھے آپ نے وعدہ دیا اسے پورا فرمایا۔

نیز شیخ صدوق نے کہا: محمد بن موسیٰ بن التوکل سے روایت ہے جو انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے اور انہوں نے محمد بن عثمان عمری سے نقل کیا کہ انہوں نے آپ کو دیکھا آپ کنار دکن مستجار کھڑے کعبہ کے دامن کو پکڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ انْتَقِمْ لِي مِنْ أَغْدَائِي۔

خدا یا! میرے دشمنوں سے میرے لئے انتقام لو۔

۲۔ عرفات

یہ وہی جگہ ہے جہاں پر حاجی ٹھہرتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام سے ایک دعا منقول ہے کہ جو وہاں پر پڑھی جاتی ہے یہ دعا ازاد المعاد میں مذکور ہے۔

۳۔ سرداب

یہ شہر سامرہ میں غیبت کی جگہ ہے۔

اس مقام پر دعا و زیارت پڑھنی چاہیے جو کہ ادعیہ و زیارات کی کتاب میں موجود ہیں۔

۴۔ وہ مقام جو آپ سے منسوب ہے

کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں پر آپ نے توقف فرمایا اور وہاں پر قدم مبارک رکھا جیسے مسجد کوفہ، مسجد سہلہ، مسجد معصومہ، مسجد حکمران وغیرہ مومنین اور اہل مودت افراد جب بھی ایسے مقام سے گزرتے ہیں وہاں ٹھہرتے ہیں اور آپ کے فراق کو محسوس کرتے ہیں اور آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔

پس مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب بھی سرداب میں داخل ہوں یا ایسے مقام پر جائیں جہاں پر آپ نے توقف فرمایا ہو وہاں کی زیارت کریں۔ مولا کو یاد کریں آپ کی صفات، جمال و جلال و کمال کو یاد کریں۔ یہ تصور کرو کہ وہ کیسے ظالموں کا مقابلہ کر کے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ مولا کے ظہور کی دعا کریں۔ آپ کے ماننے والوں کی مدد کریں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ مقامات ہیں جہاں پر آپ نے عبادت و دعا فرمائی۔ لہذا مومن کو ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ کے ظہور کی دعا انسان کے غم و اندوہ کو کم کرتی ہے۔

۵۔ حضرت سید الشہید علیہ السلام کا حرم

وہ مقام جہاں مولا کے لئے دعا کرنی چاہیے ان میں سے ایک حضرت امام حسین علیہ السلام کا حرم ہے۔ امام حسین علیہ السلام پر ہونے والے مظالم کو انسان یاد کرے اور دہین میں یہ رکھے کہ امام مظلوم کا انتقام حضرت قائم علیہ السلام لیں گے۔ عقل و موذت سے انسان میں امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی دعا کے لئے انگیزہ ہوتا ہے۔ اس مطلب پر شاہد یہ ہے کہ ابو حمزہ ثمالی کامل زیارت میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: حسین (علیہ السلام) پر درود بھیجنے کے بعد تمام ائمہ علیہم السلام پر درود بھیجنا چاہیے اسی طرح امام حسن و حسین علیہم السلام پر درود بھیجیں۔

اسی زیارت میں دوسری جگہ فرماتے ہیں: پھر رخسار رکھو اور پڑھو:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ الْحُسَيْنِ اَشْفِ صَدْرَ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ رَبِّ الْحُسَيْنِ اَظْلُبْ بِدَمِ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ رَبِّ الْحُسَيْنِ اَنْتَ قَتَلْتَ بِقَتْلِ

اَلْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ رَبِّ الْحُسَيْنِ اَنْتَقِمْ مِنْ خَالِفِ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ رَبِّ
 الْحُسَيْنِ اَنْتَقِمْ مِنْ فَرِحَ يَقْتُلِ الْحُسَيْنِ وَ تَبْتَهِلُ اِلَى اللّٰهِ فِي اللّعْنَةِ عَلَى
 قَاتِلِ الْحُسَيْنِ وَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَ تُسَبِّحُ عِنْدَ رَجُلَيْهِ اَلْفَ تَسْبِيحَةٍ
 مِنْ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَاِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَيَاثَةً
 تَسْبِيحَةٍ وَ تَقُولُ سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُبْدِي سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَ
 الْاَكْرَامِ الْفَاخِرِ الْعَظِيمِ الْعَلِيمِ - سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ
 سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْعَظِيمِ. [۱]

۶۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا حرم:

کامل الزیارات میں بتا ہے کہ اس زیارت میں ہر ایک امام پر درود پڑھنے کے بعد یہ پڑھیں:
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى حُجَّتِكَ وَ وَلِيِّكَ وَ الْقَائِمِ فِي خَلْقِكَ صَلَاةً نَامِيَةً
 بَاقِيَةً تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهُ وَ تَنْصُرُهُ بِهَا وَ تَجْعَلُهُ مَعَهَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِزِيَارَتِهِمْ وَ مُحَبَّتِهِمْ - وَ اُوَالِي وَلِيَّهُمْ وَ اُعَادِي
 عَدُوَّهُمْ فَارْزُقْنِي بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ - وَ اضْرِفْ عَنِّي هَمَّ نَفْسِي فِي
 الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [۲]

۷۔ حرم عسکریں علیہ السلام:

یہ شہر سامرہ میں ہے اس پر شاہد یہ ہے کہ اس کتاب میں امام کے لئے آیا ہے کہ:

[۱] کامل الزیارات/النص/238/ زیارة أخرى..... من: 222

[۲] کامل الزیارات/النص/311/ الباب الثانی والمائة زیارة قبر ابي الحسن الرضا ۝

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيَّتِكَ وَائِنِّ وَلِيَّتِكَ وَاجْعَلْ فَرَجَنَا مَعَ فَرَجِهِمْ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝۱

۸۔ ہر ایک امام کا حرم:

کیونکہ یہ دعا آپ سے توسل کرنے کے لئے بہترین وسیلہ ہے اور خوشنودی و مسرت کا سبب ہے۔ اس پر شاید یہ ہے کہ کامل الزیارات میں تمام ائمہ علیہ السلام زیارات کے باب میں روایت ہے کہ بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں: یہ دعا لوگوں کے بہترین وظائف میں سے ہے:
خدا فرماتا ہے:

فِي بُيُوتٍ اَخْنِ اللَّهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا
بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝۲

(یہ ہدایت پانے والے) ایسے گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں خدا کا نام لیا جائے ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

۱۱۴ کامل الزیارات / النص / 314 / الباب الثالث و المائة زیارة ابي الحسن علی بن محمد الہادی و ابي محمد الحسن بن علی العسکری علیہ السلام من رأی
۱۱۵ سورة النور: ۳۶

حصہ: ہفتم

jabir.abbas@yahoo.com

امام زمانہؑ کے لئے کیسے دعا کریں؟



jabir.abbas@yahoo.com

پہلا مطلب: چند مهم نکات

یہاں پر چند نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ وہ تمام فوائد اور ثواب جو حصہ بنجم میں گزر چکے ہیں اس بات پر موقوف ہے کہ ہمیشہ اور زیادہ امام زمانہ کے ظہور کی دعا کی جائے۔ جیسے:

وَأَكْمِلُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ [۱]

۲۔ ضروری ہے کہ دعا کرنے والے ان مانع سے پاک ہو، جو عبادت کی قبول مانع ہے۔ اپنے نفس کی اصلاح کرے اور حرام کی رعایت کرے۔ پست دنیا، تکبر، حسد، غیبت، سخن، ہستی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ کیونکہ دعا بہترین شرعی عبادت ہے۔ خاص دعا فرج امام زمانہ علیہ السلام انسان کی نیت ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہو۔ کیونکہ خلوص نیت ایک اہم ترین امر ہے کہ جس کی رعایت کرنا واجب ہے۔ قرآن کی آیات اور احکام کے اقوال متواترہ اس مطلب پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۔ ثواب کا کمال تقویٰ پر منحصر ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ [۲]

خدا صرف متقین افراد سے قبول کرتا ہے۔

جس طرح تقویٰ کے درجات و مراتب ہیں اسی طرح قبولی کے بھی درجات و مراتب ہیں۔ پس جس آدمی کا تقویٰ جتنا زیادہ ہوگا اس کا اتنا ہی درجہ بلند ہوگا۔ دعا قبول ہوگی۔

[۱] کمال الدین و تمام العمدة / ج ۲ / ۴۸۵ / ۴۵ باب ذکر التوقيعات الواردة من القائم ص: ۴۸۲

[۲] سورة المائدة: ۲۷

ثواب تقویٰ پر منحصر ہے کا مطلب یہ ہے کہ بعض آیات میں ملتا ہے کہ ثواب نیک کاموں کے لئے ہے۔ اگرچہ عمل کرنے والا گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔

إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا. [۱]

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ. [۲]

أَيُّ لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ [۳]

أُولَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ

سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَّ الصِّدْقِ الَّذِينَ كَانُوا يُوعَدُونَ. [۴]

۳۔ جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثواب اور اس کے آثار اور اچھے نتائج امام زمانہ علیہ السلام کے

ظہور کی دعا پر مترتب ہے۔ جس زبان میں بھی ہو خواہ فارسی، اردو، ترکی، پنجابی، عربی وغیرہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ [۵]

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

وَوَفَّقَهُ فِيهَا لِلدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ فَرَجِهِ. [۶]

۵۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ دعا شعر ہوں یا نثر ہو اور اس میں بھی تفاوت نہیں کہ خود کرے یا دوسرا دعا

کرنے والا ہو۔

۶۔ اس شخص کے لئے جائز ہے جو عربی زبان جانتا وہ عربی میں دعا کرے۔ حضرت امیر علیہ السلام نے رسول

[۱] سورۃ الکہف: ۳۰

[۲] سورۃ التوبہ: ۱۲۰

[۳] سورۃ آل عمران: ۱۹۵

[۴] سورۃ احزاب: ۱۶

[۵] کمال الدین وتمام النعمۃ / ج ۲/ 45/485 باب ذکر العوایع والواردۃ عن القائم ص: 482

[۶] کمال الدین وتمام النعمۃ / ج ۲/ 38/384 باب ما روى عن أبي عبد الحسن بن علي العسكري ص: 384

وقوع الغيبة بأبندہ القائم وانه الثاني عشر من الأئمة ص: 384

خدا اس ﷺ سے منقول فرمایا: بے شک دعا بلا کورد کرتی ہے اگر چہ اس کا نازل ہونا حتمی ہو چکا ہو۔

وشا کہتا ہے میں نے عبداللہ بن سنا سے پوچھا: کیا یہ مخصوص و معین دعا ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: شیخہ مستغنیٰ کے لئے ہر مشکل میں دعا معین ہے۔

کافی، تہذیب اور وسائل المعیہ میں اسماعیل بن الفضل سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے قنوت کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: جو کچھ خدا نے تیری زبان پر جاری کیا ہے اس میں کوئی چیز معین نہیں ہے کیونکہ قنوت وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ایک اور روایت میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تجھے کوئی حادثہ پیش آئے تو رسولؐ سے توسل کر اور دو رکعت نماز پڑھو اور رسول خدا اس ﷺ کو ہدیہ کر دیں۔

۷۔ کیا دعا صرف دل میں کرنا کافی ہے یا اس کا زبان پر جاری کرنا ضروری ہے۔ ظاہراً کافی نہیں کیونکہ اہل عرف اس پر دعا کا عنوان صدق نہیں کرتے۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

وَإِذْ كُنَّا فِي نَفْسِكَ نَتَخَرَّعًا وَخِيفَةً ۝ [۱]

صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرو۔ اپنے دل میں عجز و انکساری اور خوف و ہراس کے ساتھ۔ یہ دل میں ذکر شمار ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں دعا ذکر سے اخص ہے کیونکہ ذکر غفلت کے مقابلے میں ہے اور یاد کرنے والے کے دل میں صدق آتا ہے لیکن دعا سکوت کے مقابلے میں ہے۔ لہذا جب تک زبان پر جاری نہ ہوگی اس پر دعا کا عنوان صدق نہیں آتا۔

۸۔ کتاب کشف الغطاء میں شیخ جعفر کبیر کہتا ہے: دعا کھڑے ہو کر ناچنے کر دعا کرنے سے افضل ہے اور

بیٹھنے کی حالت میں لیٹنے کی حالت سے افضل ہے۔

۹۔ علم کو حاصل کرنا اور اللہ کی عبادت کیسے کرنا صحت کی کی ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔^[۱]

(اے رسول! میری محبت کے دعویداروں سے) کہہ دیں کہ اگر تم خدا سے (مجھے) محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔^[۲]

خدا فرماتا ہے:

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۖ رُسُلًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ۔^[۳]

لہذا اہل ذکر سے مراد معصومین ہیں۔ بہت سی روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر یہیہ سے منقول ہے ان دعاؤں کا بہت ثواب ملتا ہے۔ لہذا انسان کو عمل کرنا چاہیے۔ سخن کی شرافت کہنے والے سے وابہ ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ بزرگوں کا کلام کلام بزرگ ہے۔

۱۰۔ دعاؤں میں ترتیب کو رعایت کرنا چاہیے۔ لہذا معصومین سے منقول احادیث میں ترتیب واجب ہے۔

کیونکہ تمام عبادات توفیقی ہیں۔

۱۱۔ جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ دعا میں اپنے پاس سے اضافہ کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن ذکر کرنے کا قصد ہو تو پھر جائز ہے اس کی دو وجہ ہیں۔

۱۔ جائز ہے۔

۲۔ ممنوع ہے کیونکہ اصول کافی میں معتبر سند سے علاء بن کامل سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام

[۱] سورۃ عمران: ۳۱

[۲] سورۃ نحل: ۴۲

[۳] سورۃ طلاق: ۱۱

صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

وَأَذْكُرُ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَكُنُوفَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ
بِالْغُفْوِ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ. [۱]

اور (اے پیغمبر) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرو۔ اپنے دل میں عجز و انکساری اور خوف و ہراس کے ساتھ۔ اور زبان سے بھی چلائے بغیر (یعنی دھیمی آواز کے ساتھ) اور (یا خدا سے) غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

شام کے وقت یہ پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ
يُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. [۲]

راوی کہتا ہے کہ دعا میں سہیدۃ الخیر آیا ہے یعنی خیر و نیکی اس کے ہاتھ میں ہے۔ امام نے فرمایا: نیکی و خیر اس کے ہاتھ میں ہے دس مرتبہ یہ پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ.

جب سورج طلوع کرے یا غروب کے وقت دس دفعہ کہو اس "بیدہ الخیر" کے کلام میں چند نکات ہیں:

دعاؤں میں اہل بیت کی اطاعت کرنا اور دعا کو کم از کم دس دفعہ پڑھنا۔ قصد مطلق ہو یا قصد درود۔

نیز اس مطلب پر بھی دلالت کرتا ہے کہ کتاب کمال الدین میں عبد اللہ بن سنان سے روایت منقول ہے کہ

انہوں نے کہا کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں عنقریب شدید مشکلات کا سامنا ہوگا اور امام کے علاوہ کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں ہوگا اور تم نجات نہیں پاسکو گے سوائے اس شخص سے جو دعا کرتا ہے۔

راوی نے پوچھا: دعائے غریق کیسی ہے؟

آپ نے فرمایا:

[۱] سورۃ اعراف۔ ۲۰۵

[۲] الحسن/ ۱۲/ ۳۱/ ۱۵ ثواب قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ..... ص: ۳۰

يَا اَللهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيْمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ.

میں نے کہا:

يَا اَللهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيْمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ ثَبِّثْ قَلْبِي

عَلٰى دِيْنِكَ.

و عادلوں کو دیگر گروں کرنے والی ہے لیکن جس طرح میں کہتا ہوں۔ اس طرح پڑھ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّثْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ. [۱]

نصاں سے وسائل میں اسماعیل بن الفضل سے ملتا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام کو یہ

پڑھتے ہوئے سنا ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا. [۲]

میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہر مسلمان پر فرض ہے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے دس مرتبہ اور غروب

ہونے کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْكُ وَ لَهٗ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ

يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَمِيْنِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [۳]

راوی کہتا ہے: میں نے کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْكُ وَ لَهٗ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ

يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَمِيْنِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

فرمایا: اگرچہ ایسا ہی ہے لیکن جس طرح میں نے کہا ہے اسی طرح کہو۔

[۱] کمال الدین و تمام النعمه / ج 2/ 33/352 باب ما روى عن الصادق جعفر بن محمد عن النعمان عن

القائم ووذکر غیبیہ و أنه الثانی عشر من الأئمة ص: 333

[۲] سورۃ طہ: ۳۰

[۳] المحاسن / ج 1/ 15/31 ثواب قول لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ص: 30

میں کہتا ہوں: ان دو وجہ کو جمع کر سکتے ہیں۔ ہر دعاؤ ذکر کا خاص اثر ہوتا ہے۔ جیسے دوا میں ہوتا ہے لیکن دوا ڈاکٹر کی ترتیب سے استعمال ہوتی ہے۔ جب تک ڈاکٹر ترتیب سے نہ لکھے تو اس دوا کا اثر نہیں ہوتا۔ لہذا اگر ایک ماہر ڈاکٹر دوا لکھتا ہے تو اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

دعا میں اور اذکار کا بھی یہ حال ہے کہ جب ائمہ بیہوش سے منقول ترتیب سے دعاؤ ذکر نہ ہو اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ و اگر ائمہ معصومین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ان کے اصولوں کے مطابق دعاؤ ذکر کیا جائے تو بڑا اثر ہوتا ہے۔

۱۲۔ دعا کے دوران بات کر سکتے ہیں اور جائز ہے اصل جواز کی بنا پر۔ اہل بیت بیہوش سے یہ منقول نہیں ہوا کہ انسان مناجات کے دوران بات نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کوئی آدمی نذر کر لیتا ہے کہ وہ دعا کے دوران بات نہیں کرے گا تو ایسی صورت میں واجب ہے کہ بات نہ کی جائے۔

۱۳۔ دعا کو قطع کرنا بھی جائز ہے بحکم اصل۔

اگر کوئی اشکال کرتا ہے کہ خدا نے فرمایا:

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ [۱]

یعنی اپنے اعمال کو باطل نہ کرو اور اس کی دلالت دعا کو قطع نہ کرنے پر ہے۔

اس کے جواب میں کہیں گے: احتمال یہ ہے کہ نبی سے مراد باطن سخن کا عمل تمام ہو یعنی بعض آدمی کسی کام کو انجام دینے کے بعد متوجہ ہوتے ہیں۔ اور عمل بھی فساد کا باعث ہو جیسے تکبر، خود پسندی، تکلیف دینا، شرک اور دوسرے امور جو عبادت کو نابود کر دیتے ہیں۔

اسی لئے خدا نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَى ۝ [۲]

اے ایمان والو! (سائل کو) احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر اپنے صدقہ و خیرات کو کارت و برباد نہ کرو۔

[۱] سورۃ محمد: ۳۳

[۲] سورۃ بقرہ: ۲۶۴

وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ، لَئِنْ أَهْرَأْتُ لَلْيَحْضَرُونَ

عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ [۱]

بیشک آپ کی طرف بھی وحی کی جا چکی ہے اور ان (انبیاء کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر (بفرض محال) آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ انسان دعا کو قطع کر سکتا ہے۔

۱۴۔ مستحب ہے کہ امام زمانہ اور دوسرے ائمہ علیہ السلام کے لئے بلند آواز سے پکارا جائے۔ خاص کر وہ مجالس جو

دعا کی ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایک قسم کی شعار الہی کی تعظیم ہے:

ذَلِكَ وَمَنْ يُعِظْهُمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ. [۲]

یہ ہے حقیقت حال! اور جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

مجمع البحرین میں ملتا ہے کہ خدا نے فرمایا:

فَالْيَوْمَ تَجْزُونَ. [۳]

اپنی صدا کو بلند کرو۔

ایک حدیث یہ بھی ہے:

كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى مُوسَىٰ لَهُ جُؤَارٌ إِلَىٰ رَبِّهِ بِالتَّسْلِيمَةِ. [۴]

یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ بلند صدا سے دعا کریں۔

۱۵۔ مستحب ہے کہ دعا اجتماعی حالت میں ہو۔

کافی میں ایک روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر چالیس افراد کا ایک گروہ اجتماعی حالت میں دعا

[۱] سورۃ زمر: ۶۵

[۲] سورۃ حج: ۳۲

[۳] سورۃ نمل: ۵۳

[۴] مجمع البحرین/ ج ۳/ ۲۳۹/ (حار)..... ص: ۲۳۹

کرے تو ان کی مستجاب ہوتی ہے۔ پس مل کر اجتماعی صورت میں دعا کرنا چاہیے۔ پس اگر چالیس آدمی مل کر دعا کریں تو خدا ان کی دعا مستجاب فرماتا ہے۔ اگر چالیس افراد نہیں تو چار افراد ہوں اور وہ دعا کریں تو خدا دعا قبول فرماتا ہے۔ اور اگر چار افراد بھی نہ ہوں تو ایک آدمی چالیس مرتبہ دعا مانگتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جب بھی وہ کسی واقعہ کو سن کر غمگین ہوتے تو مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کرتے۔ پھر آپ دعا کرتے تھے اور لوگ آمین کہتے تھے۔

۱۶۔ جائز ہے بلکہ مستحب ہے کہ قائم آل محمد کے دعا کا ثواب مرحومین کے روح کو بخشا جائے۔ بعض روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ مرحومین کے لئے بھی دعا کرنی چاہیے مستحب ہے کہ یہ دعا امام کی نیابت میں پڑھی جائیں۔

وسائل میں حماد بن عثمان سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی کسی مرحوم کے عمل کو انجام دیتا ہے۔ خدا اسے دو برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ اور مرحوم کو بھی ثواب مل جاتا ہے۔

حماد بن عثمان امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: بے شک نماز، روزہ، حج، عمرہ اور ہر نیک کام کا ثواب مردے کو ملتا ہے۔ جس پر قبر میں سختی ہو آسانی ہو جاتی ہے۔

عمر بن یزید سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی مرحوم مومن کے لئے نیک کام انجام دیتا ہے تو خدا اسے دو برابر نیکیاں عطا کرتا ہے۔

امام کاظم علیہ السلام و امام صادق علیہ السلام کے شاگرد ہشام بن سالم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا دعا، صدقہ، روزہ اور اس جیسے نیک کاموں کا ثواب مردے کو ملتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

علاء بن زرین امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: مردے کے کیلئے ضروری ہے کہ حج، روزہ، غلام کو آزاد کرنا اور دوسرے نیک کام اس کے لئے جائیں۔

بزنطی امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مردے کی طرف سے روزہ، حج، غلام کو آزاد کرنا اور دوسرے نیک کاموں کی قضا کی جائے۔

ایک یہ روایت میں ملتی ہے:

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مُوَلَّائِي صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيعِ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَقَارِئِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَ
سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ الْيَدَنِ وَوُلْدِي وَعَلَى مِنَ
الْصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زَنَةَ عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمُنْتَهَى رِضَاةٍ وَ
عَدَدِ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُجِدُّدُكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ
وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَكَ فِي رَقَبَتِي اللَّهُمَّ كَمَا شَرَفْتَنِي بِهَذَا
التَّشْرِيفِ وَفَضَّلْتَنِي بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهَذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ
عَلَى مُوَلَّائِي وَسَيِّدِي صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَ
الذَّائِبِينَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرِهٍ فِي
الصَّفِّ الَّذِي نَعَتْ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتُ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوفٌ
عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُمَّ هَذِهِ بَيْعَةٌ لَكَ
فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [1]

۱۔ جائز ہے بلکہ مستحب ہے اس نیک عمل میں زندہ افراد کی طرف سے بھی نیابت ہو۔ جیسے والدین اور رشتہ دار کے لئے ان کی نیابت میں زیارت کرنا، حج و روزہ رکھنا اگرچہ وہ زندہ ہیں لیکن کسی نیابت میں نیک اعمال انجام دیئے جاسکتے ہیں۔ البتہ واجب کام جیسے روزہ، نماز وغیرہ کی نیابت مرنے کے بعد ہو سکتی ہے۔ صرف حج کی نیابت ان کی زندگی میں انجام دی جاسکتی ہے۔

علی بن ابی حمزہ نے کہا: میں موسیٰ بن جعفر سے عرض کیا۔ حج، نماز، صدقہ، زندہ اور مردہ دونوں کے لئے انجام دے سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

لَنَا زَادُ الْمَعَادِ - ملاح الجہان / 301 / الباب الحادی عشر فی بیان زیارة الرسول لأ کرم (ص) واکتمہ الہدی صلوات اللہ علیہم سوسی ماؤکر

اسی طرح محمد بن مردان کی روایت دلالت کرتی ہے کہ زندہ والدین سے نیکی کرو اور اگر وہ مرحوم ہو چکے ہیں تب بھی نیکی کرو۔

دعائے عہد

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چالیس صبح اس دعا کو پڑھے تو امام قائم علیہ السلام کے دوستوں میں شمار ہوگا اور اگر آنحضرت کے ظہور سے قبل مر جائے تو دوبارہ قبر سے باہر لایا جائیگا تاکہ حضرت کی خدمت میں رہے۔ دعایہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْكَرْسِيِّ الرَّفِيْعِ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ، وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحُرُوْرِ، وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْكَرِيْمِ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُبِيْدِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُوْنَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ يَصْلُحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، يَا حَيُّ اَقْبَلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ اَبْعَدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ اَحْيَا حَيِّنَ لَا حَيَّ يَمْحِيهِ الْمَوْتُ وَمُيْتِ الْاَحْيَاءِ، يَا حَيُّ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمُهْدِيَّ الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤِمِّنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَعَلَيَّ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِيْنَةُ عَرْشِ اللهِ

وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ، وَمَا أَحْصَاهُ عَلَيْهِ وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَجِدُّدُكَ فِى
صَبِيحَةِ يَوْمِىْ هَذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِىْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَكَ فِى عُنُقِىْ، لَا
اُحُولُ عَنْهَا وَلَا اَزُولُ اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنْ اَنْصَارِهِ وَاعْوَايِهِ
وَالذَّابِقِينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ اِلَيْهِ فِى قَضَائِ حَوَائِجِهِ، وَالْمُسْتَشْفِعِينَ بِكَ
لَا وَاَمِيرِهِ وَالْمُعَايِدِينَ عَنْهُ، وَالسَّابِقِينَ اِلَى اِرَادَتِهِ، وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بِكَ
يَدِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ الْبُؤْسُ، الَّذِىْ جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حُكْمًا
مُقْضِيًّا فَاخْرِجْنِىْ مِنْ قَبْرِىْ مُؤْتِرًا كَفَيْنىْ، شَاهِرًا سَيِّفِىْ، مُجَرِّدًا قَتَايِىْ،
مُلْتَبِيًّا دَعْوَةَ الدَّاعِىِّ فِى الْحَاضِرِ وَالْبَادِئِ، اَللّٰهُمَّ اَرِنِىْ الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ
وَالْعُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ، وَاجْعَلْ نَاطِرِىْ بِنَظَرَةٍ مِّنْىْ اِلَيْهِ، وَاجْعَلْ فَرَجَهُ وَسَهْلَ
مَخْرَجَهُ، وَاَوْسَعَ مَنَهْجَهُ وَاسْلُكْ بِىْ مَحَبَّتَهُ، وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ
وَاعْمِرْ اَللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ، وَآخِ بِهٖ عِبَادَكَ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ
الْحَقُّ: {ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مِمَّا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ}، فَاطْهِرْ
اَللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيْكَ وَابْنِ بَيْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتَّى لَا يَظْفَرُ
بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَرْقَةً، وَيُحَقِّقِ الْحَقُّ وَيُحَقِّقَهُ، وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مَفْرَعًا
لِمُظْلُوْمِ عِبَادِكَ، وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ، وَمُجِدِّدًا لِمَا عَقِلَ
مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ، وَمُسَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ،
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَضَنْتَهُ مِنْ بَاسِ الْمُعْتَدِيْنَ،
اَللّٰهُمَّ وَسِّرْ نَبِيْكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤُوْتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى
دَعْوَتِهِ، وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُقَّةَ عَنْ هَذِهِ
الْاُمَّةِ بِمُضَوْرِهِ، وَاجْعَلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ، اِنَّهُمْ يَرُوْنَهُ بَعِيْدًا وَتَرَاهُ قَرِيْبًا،

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

پھر ہاتھ سے تین مرتبہ دائیں ران پر مارے اور ہر مرتبہ یہ کہے:

اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ.

ترجمہ:

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے۔ اے معبود! اے عظیم نور کے پروردگار! اے بلند کرسی کے پروردگار! اے موجیں مارتے سمندر کے پروردگار! اور اے توریت وانجیل وزبور کے نازل کرنے والے! اور اے سایہ اور دھوپ کے پروردگار! اے قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! اے مقرب فرشتوں اور فرستادہ نبیوں اور رسولوں کے پروردگار! اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کریم کے واسطے سے، تیری روشن ذات کے نور کے واسطے سے اور تیری قدیم بادشاہی کے واسطے سے اے زندہ! اے پائندہ! تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام کے واسطے سے جس سے چمک رہے ہیں سارے آسمان اور ساری زمینیں، تیرے نام کے واسطے سے جس سے اولین و آخرین نے بھلائی پائی، اے زندہ ہر زندہ سے پہلے! اور اے زندہ ہر زندہ کے بعد! اور اے زندہ جب کوئی زندہ نہ تھا، اے مردوں کو زندہ کرنے والے! اے زندوں کو موت دینے والے! اے وہ زندہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے معبود! ہمارے مولا امام ہادی مہدی کو جو تیرے حکم سے قائم ہیں ان پر اور ان کے پاک بزرگوں پر خدا کی رحمتیں ہوں تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کی طرف سے جو زمین کے مشرق و مغرب میں ہیں، میدانوں اور پہاڑوں، خشکیوں اور سمندروں میں ہیں، میری طرف سے میرے والدین کی طرف سے بہت درود پہنچادے جو ہم وزن ہو عرش اور اسکے کلمات کی روشنائی کے اور جو چیزیں اس کے علم میں ہیں اور اس کی کتاب میں درج ہیں، اے معبود! میں تجہید کرتا ہوں ان کے لیے آج کے دن کی صبح کو اور جب تک زندہ ہوں باقی ہے یہ چٹان یہ بندھن اور ان کی بیعت جو میری گردن پر ہے، نہ اس سے مکروں گا نہ کبھی ترک کروں گا، اے معبود! مجھے قرار دے ان کے مددگاروں ان کے ساتھیوں ان کا دفاع کرنے والوں حاجت برآری کیلئے ان کی طرف بڑھنے والوں انکے احکام پر عمل کرنے والوں انکی طرف سے دعوت دینے والوں انکے ارادوں کو جلد پورے کرنے والوں اور انکے سامنے شہید ہونے والوں میں، اے معبود! اگر میرے اور میرے امام کے درمیان موت حائل ہو جائے جسے تو نے اپنے بندوں

کے لیے حتیٰ قرار دیا ہے تو پھر مجھے قبر سے اس طرح نکالنا کہ کفن میرا لباس ہو، میری تنوار بے نیام ہو، میرا نیزہ بلند ہو، داعی حق کی دعوت پر لبیک کہوں، شہر اور گاؤں میں، اے معبود! مجھے حضرت کا رخ زیبا اور آپ کی درخشاں پیشانی کی زیارت نصیب فرمادے، ان کے دیدار کو میری آنکھوں کا سرمہ بنادے، ان کی کشاکش میں جلدی فرما، ان کے ظہور کو آسان بنا، ان کا راستہ وسیع کر دے اور مجھ کو ان کی راہ پر قائم رکھ، ان کا حکم جاری فرما، ان کی قوت کو بڑھا اور اے معبود! ان کے ذریعے اپنے شہر آباد کر اور اپنے بندوں کو عزت کی زندگی دے کیونکہ تو نے فرمایا اور تیرا قول حق ہے: ظاہر ہو گیا فساد خشکی اور سمندر میں، یہ نتیجہ ہے لوگوں کے غلط اعمال و افعال کا، پس اے معبود! ظہور کر ہمارے لیے اپنے ولی اور اپنے نبی کی دختر کے فرزند کا جن کا نام تیرے رسول کے نام پر ہے یہاں تک کہ وہ باطل کا نام و نشان مٹا ڈالیں، حق کو حق کہیں اور اسے قائم کریں، اے معبود! قرار دے انکو اپنے مظلوم بندوں کیلئے جائے پناہ اور ان کا مددگار جن کا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں، بنا ان کو اپنی کتاب کے ان احکام کا زندہ کرنے والا جو بھلا دیے گئے ہیں، ان کو اپنے دین کے خاص احکام اور اپنے نبی کے طریقوں کو راسخ کرنے والے بنا، ان پر اور انکی آل پر خدا کی رحمت ہو اور اے معبود! انہیں ان لوگوں میں قرار دے جن کو تو نے ظالموں کے حملے سے بچایا، اے معبود! خوشنود کر اپنے نبی محمد ﷺ کو ان کے دیدار سے اور جنہوں نے ان کی دعوت میں انکا ساتھ دیا اور ان کے بعد ہماری حالت زار پر رحم فرما، اے معبود! ان کے ظہور سے امت کی اس مشکل اور مصیبت کو دور کر دے اور ہمارے لیے جلد ان کا ظہور فرما کہ لوگ ان کو دور اور ہم انہیں نزدیک سمجھتے ہیں تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

جلد آئیے جلد آئیے اے میرے آقا اے زمانہ حاضر کے امام!

۱۔ جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مولا قائم آل محمدؑ کے لئے ان کی نیابت مومنین اعمال انجام دے سکتے ہیں۔ اس کے کئی فوائد ہیں جن میں سے بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں۔

۱..... چند برابر ثواب کا ملنا۔

۲..... ایسا احسان ہے جس سے سختی و مشکلات دور ہوتی ہیں۔

۳..... امام کے ظہور میں تعجیل کے لئے مؤثر ہے۔

۱۹۔ مستحب ہے کہ امام اور ان کے اصحاب کے لئے بھی دعا کریں اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت

کرتی ہیں۔

۲۰۔ امام کے دشمنوں کی نابودی کے لئے دعا کرنا روایت میں ملتا ہے کہ ان پر لعنت مستحب ہے۔ آپ اور دوسرے ائمہ علیہم السلام کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرنا بحار الانوار میں علی بن عاصم کوئی امام حسن عسکری علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے میرے نانا سے حدیث منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص جتنی ہم اہل بیت کی نصرت کر سکتا ہے کر لے۔ لیکن ہمارے دشمنوں پر خلوت میں لعنت کریں۔ فرشتے ایسے افراد کی مدد کریں گے۔ جب آدمی بار بار لعنت بھیجتا ہے تو فرشتے فرماتے ہیں: اس آدمی پر درود بھیج اگر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہو تو انجام دے۔

دوسرا مقصد: امام زمانہ علیہ السلام کے لئے کیسے دعا کریں؟

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بہترین اور عالی ترین مقصد ہے جس کے مختلف طریقے ہیں۔
۱۔ کسی بھی زبان میں دعا مانگنا، فارسی، عربی، پنجابی، اردو وغیرہ۔ اپنی حاجت کو ہر زبان کے ذریعے طلب کر سکتا ہے۔ جیسا کہ اس طرح دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ جَلِّ قَرَجَ مَوْلَاكَ صَاحِبِ الزَّمَانِ.

خدا یا! مولا مہدی کے ظہور میں تعجیل فرما۔

جَلِّ لِلّٰهِ تَعَالٰی قَرَجَهُ وَظَهْوَرَهُ.

خدا آپ کے ظہور کی تعجیل فرمائے۔

۲۔ خدا سے انسان درخواست کرے امام زمانہ کا ظہور آسان اور جلدی ہو۔

۳۔ فرج امام زمانہ تمام مومنین و مومنات کے لئے مساعلت ہے۔

۴۔ اگر کوئی ایسی دعا کرے تو امین کہو کیونکہ امین کا کلمہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے اور جس کے لئے دعا کی جائے دونوں ثواب میں شریک ہیں۔

۵۔ خدا سے آرزو کرے کہ جو آدمی آپ کے ظہور کے لئے دعا کرتا ہے خدا اس کی دعا مستجاب فرمائے۔

۶۔ خدا سے درخواست کرے کہ آپ کے ظہور کے لئے زمینہ ہموار فرمائے۔

۷۔ خدا سے دعا کرے کہ ظہور سے موانع ختم ہوں۔

۸۔ یہ دعا کرنا کہ خدا وہ گناہ معاف فرمائے جس سے آپ کے ظہور میں تاخیر ہوئی ہے۔ جو دعا کرنے والا

اور دوسرے مومنین گناہوں میں مبتلا ہیں۔

۹۔ خدا سے درخواست ہے کہ آئندہ ایسے گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

۱۰۔ قائم آل محمد کے دشمن کی نابودی کی دعا کرنا۔

۱۱۔ خدا سے دعا کرے مومنین کو ظالموں سے محفوظ فرمائے۔

۱۲۔ یہ کہ مشرق و مغرب میں عدل و انصاف ہو کیونکہ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے آپ کا ظہور ہو۔

۱۳۔ خدا سے دعا کرنا کہ وہ ہمیں خوشیاں نصیب فرمائے۔

۱۴۔ خدا سے درخواست کرے کہ عبادات و نیک کاموں کا اجر کو ظہور امام زمانہ کے لئے قرار فرما۔

۱۵۔ خدا سے دعا کرنے کی توفیق طلب کرے۔

۱۶۔ یہ دعا کرے کہ دین حق سب ادیان پر غالب آجائے۔

۱۷۔ خدا سے دعا کرے کہ حضرت قائم علیہ السلام آل محمد اپنے دشمنوں سے انتقال لیں۔

۱۸۔ یہ کہ قائم مہدی پر درود بھیجا جائے۔ یعنی خدا سے یہ دعا کرنا کہ خدا اپنی خاص عنایات آپ پر عطا

فرمائے۔ آپ کا ظہور آسان ہو۔ درود پڑھنے کے بعد ہر ایک امام کے لئے اس طرح پڑھیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالْقَائِمِ فِي خَلْقِكَ صَلَوةً تَامِيَةً
بَاقِيَةً تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهُ وَتَنْصُرُهُ بِهَا وَتَجْعَلُهُ مَعَهَا فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ.....

۱۹۔ آپ کے ظہور کی دعا کرنا تاکہ غم و اندھ ختم ہوں۔

۲۰۔ خدا سے دعا کرنا کہ امام مظلوم حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون کا انتقام لیں۔

تیسرا مقصد: ائمہ علیہ السلام سے ماثور دعائیں

۱۔ دعائے صلوات:

شیخ طوسی کی کتاب الغنیۃ میں صاحب زمان علی اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہے اور دعایہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَحُجَّةِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الْمُنْتَجِبِ فِی الْبَیْطِاقِ الْمُصْطَفٰی فِی الضَّلٰلَةِ الْمُبْطَهِرِ مِنْ
كُلِّ آفَةٍ الْبَرِیِّ مِنْ كُلِّ عَنِیْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰی لِلشَّفَاعَةِ
الْمُقَوَّضِ اِلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنِیَانَهُ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَافْلَحْ حُجَّتَهُ
وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَاُضِیْ نُورَهُ وَبَیِّضْ وَجْهَهُ وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَ
الْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مُّحْمُوداً یَغْفِیْطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَ
الْاٰخِرُونَ وَصَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ
الْمُحَجَّلِیْنَ وَسَيِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی الْحَسَنِ بْنِ
عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ وَهَكَذَا تَقُوْلُ فِی كُلِّ اِمَامٍ كَمَا قُلْتَ فِی الْحُسَيْنِ ۝ اِلَی
الْعَسْكَرِیِّ ثُمَّ قُلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی الْخَلْفِ الْهَادِیِّ السَّهْدِیِّ اِمَامِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِیْنَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِیْنَ الصَّافِیْنَ الْاَبْرَارِ

الْمُتَّقِينَ دَعَائِمِ دِينِكَ وَأَرْكَانِ تَوْحِيدِكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَ
 خُلَفَائِكَ فِي أَرْضِكَ الَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَأَصْطَفَيْتَهُمْ عَلَى عِبَادِكَ
 وَأَرْضَيْتَهُمْ لِدِينِكَ وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَ
 غَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ وَرَبَّيْتَهُمْ بِبِعْثَتِكَ وَغَذَّيْتَهُمْ بِحُكْمَتِكَ وَالْبَسْتَهُمْ
 نُورَكَ وَرَفَعْتَهُمْ فِي مَلَكُوتِكَ وَحَقَّقْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ
 صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَاةً كَثِيرَةً دَائِمَةً
 طَيِّبَةً لَا يَحِيطُ بِهَا إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَسْعَاهَا إِلَّا عِلْمُكَ وَلَا يُحْصِيهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ النَّبِيِّ سُنَّتِكَ الْقَائِمِ بِأَمْرِكَ الدَّاعِي إِلَيْكَ
 الدَّلِيلِ عَلَيْكَ حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي أَرْضِكَ وَشَهِيدِكَ عَلَى
 عِبَادِكَ اللَّهُمَّ أَعِزْ نَصْرَهُ وَمُدِّ فِي عُثْرِهِ وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطَوْلِ بَقَائِهِ
 اللَّهُمَّ اكْفِهِ بَلَى الْخَاسِدِينَ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِبِينَ وَازْجُرْ عَنْهُ إِزَادَةَ
 الظَّالِمِينَ وَخُلُصَهُ مِنْ أَيْدِي الْجَبَّارِينَ اللَّهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَخَلْقِهِ وَ
 شِيعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ وَخَاصَّتِهِ وَعَامَّتِهِ وَعُدُوَّهُ وَبَجَمِيعِ أَهْلِ الدُّنْيَا مَا تُقِرُّ
 بِهِ عَيْنَهُ (مَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنُكَ) وَتُسَرُّ بِهِ نَفْسُهُ (وَتُسَرُّ بِهِ نَفْسُهُ) وَبُلَّغَهُ
 أَفْضَلَ مَا أُمِّلُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ جَدِّدْ بِهِ
 مَا أَمْتَحَنِي مِنْ دِينِكَ وَأُخِي بِهِ مَا بَدَّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَأُظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ
 حُكْمِكَ حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيدًا خَالِصًا مُخْلِصًا لَا
 شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ مَعَهُ وَلَا بَاطِلَ عِنْدَهُ وَلَا بِدْعَةَ لَدَيْهِ اللَّهُمَّ تَوَزَّرْ
 بِنُورِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَهَدِّ بِرُكْبِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ وَاهْدِمِ بِعِزَّتِهِ كُلَّ ضَلَالَةٍ وَ
 اقْصِمِ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ وَأُحْمَدِ بِسَيِّفِهِ كُلَّ تَارٍ وَأَهْلِكَ بِعَدْلِهِ كُلَّ جَوْرٍ وَأَجِرْ

حُكْمَهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ وَأَذِلَّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ اَللّٰهُمَّ اَذِلَّ كُلَّ مَنْ
 نَاوَاهُ وَاهْلَكَ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ وَامْكُرْ بَيْنَ كَادِهِ وَاسْتَأْصِلْ اَكْلَ اَمْنٍ يَحْدُ
 حَقَّهُ وَاسْتَهْأَنْ بِأَمْرِهِ وَسَعَى فِي اِظْفَاءِ نُورِهِ وَأَرَادَ اِنْخَادَ ذِكْرِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَعَلَى الْمُرْتَضَى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَ
 الْحُسَيْنِ الْمُصْطَفَى وَتَجَمِّعْ الْأَوْصِيَاءَ مَصَابِيحِ الدُّجَى وَأَعْلَامِ الْهُدَى وَ
 مَنَارِ الثَّقَى وَالْعُرْوَةَ الْوُثْقَى وَالْحَبْلَ الْمَتِينِ وَالْخِطَّاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَ
 صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَوَلَاةِ عَهْدِهِ وَالْأَيُّمَةِ مِنْ وَلِيِّهِ وَمُدْنِي أَعْمَارِهِمْ وَزِدْنِي
 أَجَالِهِمْ وَبَلِّغْهُمْ أَقْصَى آمَالِهِمْ دِيناً وَدُنْيَا وَآخِرَةً إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ

میں کہتا ہوں: یہ ایک بہترین دعا ہے اسے ہر حال میں پڑھنا چاہیے۔ خاص اس وقت کہ جب مولا قائم عج نے دستور فرمایا ہے: جیسے ہمہ شعبان دن و ہمہ شعبان رات اور روز جمعہ اس لئے مولف اس دعا کو کتاب جمال الصالحین میں اس شب کے اعمال میں ذکر کیا ہے۔ البتہ ہر وقت بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ سید ابن طاووس نے جمال الاسبوع میں اسے روز جمعہ کو پڑھنے کے لئے کہا ہے۔ اس کی کمال سند موجود ہے اس کو پڑھنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ لہذا اس سے غافل نہ ہو اور ہمیشہ اسے پڑھنے کی کوشش کرو۔

دوسری دعائے صلوات

منقول ہے کہ امام زین العابدین عج ماہ شعبان میں ہر روز وقت زوال اور ۱۵ شعبان کی شب کو اس صلوات کی تلاوت فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الثُّبُوَّةِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ
 وَمُخْتَلَفِ الْمَلِكَةِ وَمُعِينِ الْعِلْمِ وَ أَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْفُلْكِ الْجَارِيَةِ فِي اللَّجَجِ الْغَامِرَةِ يَا مَنْ مَنْ رَزَقَهَا
 وَ يَغْرِقُ مَنْ تَرَكَهَا. اَلْمُتَقَدِّمُ لَهُمْ مَارِقٌ وَ الْمُنْتَأَخِرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْكَفِّهِ الْمُحْصِينَ وَ
 غِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكَيْنِ وَمَلْجَا الْهَارِبِينَ وَعِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةَ كَرِيمَةٍ تَكُونُ لَهُمْ رِضًا وَبِحَقِّ
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آدَاءً وَقَضَاءً بِحَوْلٍ مِنْكَ وَقُوَّةٍ تَارِبِ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الْأَكْبَارِ الْأَخْيَارِ الَّذِينَ أَوْجَبَتْ
 حُقُوقُهُمْ وَفَرَضَتْ طَاعَتَهُمْ وَلَا يَتَّعُهُمُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَاعْمُرْ قَلْبِي بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِي مُوَاسَاةَ مَنْ
 قَلَّزَتْ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ
 عَذْلِكَ وَأَحْيَيْتَنِي تَحْتَ ظِلِّكَ وَهَذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ رُسُلِكَ شَعْبَانَ
 الَّذِي حَفَفْتَهُ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَذْأَبُ فِي صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ فِي لَيْلَائِهِ وَأَيَّامِهِ بِمُؤْكَالِكَ
 فِي أَكْرَامِهِ وَاعْظَامِهِ إِلَى مَحَلِّ حَامِهِ اللَّهُمَّ فَأَعِنَّا عَلَى الْإِسْتِعَانِ بِسُنَّتِهِ
 فِيهِ وَتَبِيلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اللَّهُمَّ وَاجْعَلْهُ لِي شَفِيعًا مُشَفَّعًا وَظَرِيقًا
 إِلَيْكَ مَهِيْعًا وَاجْعَلْنِي لَهُ مُتَّبِعًا حَتَّى أَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَاضِيًا
 وَ عَنْ ذُنُوبِي غَاضِيًا قَدْ أَوْجَبْتَ لِي مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانِ وَ
 أَرْزَلْتَنِي دَارَ الْقَرَارِ وَمَحَلَّ الْأَخْيَارِ ۞

ترجمہ:

اے معبود! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جو نبوت کا شجر رسالت کا مقام،
 فرشتوں کی آمد و رفت کی جگہ، علم کے خزانے اور خانہ وحی میں رہنے والے ہیں اے معبود! محمد

وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو بے پناہ بیمنوروں میں چلتی ہوئی کشتی ہیں کہ بچ جائے گا جو اس میں سوار ہوگا اور غرق ہوگا جو اسے چھوڑ دے گا ان سے آگے نکلنے والا دین سے خارج اور ان سے پیچھے رہ جانے والا نابود ہو جائے گا اور ان کے ساتھ رہنے والا حق تک پہنچ جائے گا اے معبود! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو پائیدار جائے پناہ اور پریشان و بے چارے کی فریاد کو پہنچنے والے، بھاگنے اور ڈرنے والے کیلئے جائے امان اور ساتھ رہنے والوں کے نگہدار ہیں اے معبود محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما بہت بہت رحمت کہ جو ان کے لیے وجہ خوشنودی اور محمدؐ وآل محمدؐ میں سے اے واجب حق کی ادائیگی اور اس کے پورا ہونے کا موجب بنے تیری قوت و طاقت سے اے جہانوں کے پروردگار اے معبود محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو پاکیزہ تر، خوش کردار اور نیکو کار ہیں جن کے حقوق تو نے واجب کیے اور تو نے ان کی اطاعت اور محبت کو فرض قرار دیا ہے اے معبود محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے دل کو اپنی اطاعت سے آباد فرما اپنی نافرمانی سے مجھے رسوا و خوار نہ کر اور جس کے رزق میں تو نے تنگی کی ہے مجھے اس سے ہمدردی کرنے کی توفیق دے کیونکہ تو نے اپنے فضل سے میرے رزق میں فراخی کی مجھ پر اپنے عدل کو پھیلایا اور مجھے اپنے سائے تلے زندہ رکھا ہے اور یہ تیرے نبی کا مہینہ ہے جو تیرے رسولوں کے سردار ہیں یہ ماہ شعبان جسے تو نے اپنی رحمت اور رضامندی کے ساتھ گھیرا ہوا ہے یہ وہی مہینہ ہے جس میں حضرت رسول ﷺ اپنی فردوسی سے دنوں میں روزے رکھتے اور راتوں میں صلوٰۃ و قیام کیا کرتے تھے تیری فرمانبرداری اور اس مہینے کے مراتب و درجات کے باعث وہ زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے اے معبود! پس اس مہینے میں ہمیں ان کی سنت کی پیروی اور ان کی شفاعت کے حصول میں مدد فرما اے معبود! آنحضرت کو میرا شفیع بنا جن کی شفاعت مقبول ہے اور میرے لیے اپنی طرف کھلا راستہ قرار دے مجھے ان کا سچا پیروکار بنادے یہاں تک کہ میں روز قیامت تیرے حضور پیش ہوں جبکہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرے گناہوں سے چشم پوشی کرے ایسے میں تو نے میرے لیے اپنی رحمت اور خوشنودی لازم کر رکھی ہو اور مجھے دارالقرار اور صالح لوگوں کے

ساتھ رہنے کی مہلت دے۔

۲۔ دعائے امام رضا علیہ السلام:

از جملہ روایات جو اس باب میں ذکر ہوئی ہیں اور اسے علماء کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے جیسے سید ابن طاووس نے اپنی کتاب جمال الاسبوع میں روایت کی۔ آپ نے فرمایا: امام رضا علیہ السلام کی طرف سے امام زمانہ کے لئے ذکر ہونے والی دعا ہے۔ ابو جعفر طوسی نے ابن ابی جید اور انہوں نے محمد بن الحسن بن سعید بن عبد اللہ حمیری و علی بن ابراہیم و محمد بن الحسن صفار ان سب نے ابراہیم بن ہاشم اور انہوں نے اسماعیل بن مدار و صالح بن السندی اور انہوں نے یونس بن عبد الرحمن سے کہ سید نے کہا: حضرت امام رضا علیہ السلام نے دستور فرمایا کہ قائم آل محمد علیہ السلام کے لئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَدْفَعْ عَنِّيْ وَلِيَّتِكَ وَخَلِيْفَتِكَ وَخُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَلِساَنِكَ
الْمُعْتَرِ عَنْكَ بِاَذْنِكَ النَّاطِقِ بِحُكْمَتِكَ وَغَيْبِكَ النَّاطِقَةِ عَلٰى بَرِيَّتِكَ وَ
شَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ الْجَحَّاجِ الْمُجَاهِدِ الْعَائِدِ بِكَ عِنْدَكَ وَاعِثُّهُ مِنْ
شَرِّ جَمِيْعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَاَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ
مِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي
لَا يَضِيْعُ مِنْ حِفْظَتِهِ يَوْمَ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَ اَهْلَ اُتَمَّتْكَ وَ دَعَائِمُ
دِيْنِكَ وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدِيْعَتِكَ الَّتِي لَا تَضِيْعُ وَفِيْ جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُخْفَرُ وَفِيْ
مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لَا يَقْهَرُ وَ اَمْنُهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِي الَّذِي لَا يُخْذَلُ مِنْ
اَمْنَتِهِ يَوْمَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنْفِكَ الَّذِي لَا يَزَامُ مِنْ كَانَ فِيْهِ وَ اَيُّدُهُ وَ اَنْصُرْهُ
بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ وَ اَيُّدُهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَ قُوَّةِ بِقُوَّتِكَ وَ اُرْدِفْهُ بِمَلَاِيْكَتِكَ
وَ وَاَلٍ مِنْ وَاَلَاةٍ وَ عَادٍ مِنْ عَادَاةٍ وَ اَلْبَسْهُ جِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ وَ حَقَّهُ

بِالسَّلَامَةِ حَقّاً أَللّهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا بَلَغْتَ الْعَالَمِينَ بِقِسْطِكَ مِنْ
 أَتْبَاعِ النَّبِيِّينَ أَللّهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصُّدُوعَ وَارْتُقِ بِهِ الْفَتْقَ وَأَمِثْ بِهِ
 الْجُورَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَزَيِّنْ بِطَوْلِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ
 انْصُرْهُ بِالرُّعْبِ وَقَوِّ تَأْوِيلَهُ وَاخْذُلْ خَائِلِيَهُ وَقَدِّمِهِ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَ
 كَفِّرْ عَلَى مَنْ غَشَّاهُ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَائِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمَدَهُ وَدَعَائِمَهُ وَأَقْصِمْ بِهِ
 رُعُوسَ الظُّلُمَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدْعِ وَمُحِيطَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَ
 ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَأَبْزِ بِهِ الْكَافِرِينَ وَجَمِّعِ الْمُحْسِنِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ
 وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتَّى لَا تَدْعَ مِنْهُمْ دِيَاراً وَلَا
 تُنْبِئِي لَهُمْ آثَاراً أَللّهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَأَعِزِّ
 بِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَأُخِي بِهِ سُلَاسِمَ الْمُرْسَلِينَ وَدَارِسَ حِكْمَةِ النَّبِيِّينَ وَجَدِّدْ
 بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِينِكَ وَبَدِّلْ مِنْ حُكْمِكَ حَتَّى تُعِيدَ دِينَكَ بِهِ وَاعْلَمْ
 بِدِينِهِ جَدِيداً غَضّاً مُخَضّاً صَحِيحاً لَا عِوَجَ فِيهِ وَلَا بَدْعَةَ مَعَهُ وَحَتَّى تُبَدِّلَ
 بِعَدْلِهِ ظُلْمَ الْجُورِ وَتُطْفِئَ بِهِ يَبْرَانَ الْكُفْرِ وَتُوضِّحَ بِهِ مَعَاوِدَ الْحَقِّ وَ
 تَجْهُولَ الْعَدْلِ فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَعْلَصَتْهُ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ
 خَلْقِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ وَاتَّمَنَيْتَهُ عَلَى غَيْبِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنْ
 الذُّنُوبِ وَبَرَأْتَهُ مِنَ الْغُيُوبِ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرَّجْسِ وَسَلَّمْتَهُ مِنَ
 اللَّذَنِسِ أَللّهُمَّ فَإِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ حُلُولِ الطَّامَةِ أَنَّهُ لَمْ
 يُذْنِبْ ذَنْباً وَلَا أَتَى حُوباً وَلَمْ يَزْكَبْ مَعْصِيَةً وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طَاعَةً وَ
 لَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيضَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيعَةً وَأَنَّهُ
 الْهَادِي الْمَهْدِيُّ الظَّاهِرُ النَّقِيُّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ أَللّهُمَّ أَعْطُوهُ فِي نَفْسِهِ

وَأَهْلِيهِ وَوَلِيِّهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَمْرِهِ وَجَمِيعِ رَعِيَّتِهِ مَا تُعْزِيهِ عَيْنُهُ وَتَسْرِ بِهِ
نَفْسُهُ وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكُ الْمَمْلَكَاتِ كُلِّهَا قَرِيبَهَا وَبَعِيدَهَا وَعَزِيزَهَا وَ
ذَلِيلَهَا حَتَّى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلُّ بَاطِلٍ اَللَّهُمَّ
اسْلُكْ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا جَ الْهُدَى وَ الْمَحْجَّةَ الْعُظْمَى وَ الطَّرِيقَةَ
الْوَسْطَى الَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهَا الْغَالِي وَيُلْحَقُ بِهَا الثَّالِي وَقَوِّا عَلَى طَاعَتِهِ وَ
ثَبِّتْنَا عَلَى مُشَايَعَتِهِ وَ اٰمُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ وَ اجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ
الْقَوَّامِينَ بِأَمْرِهِ الصَّابِرِينَ مَعَهُ الطَّالِبِينَ رِضَاكَ بِمُتَابَعَتِهِ حَتَّى
تُخْشَرْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَنْصَارِهِ وَأَعْوَادِهِ وَمُقَوِّتِهِ سُلْطَانِهِ اَللَّهُمَّ وَ
اجْعَلْ ذَلِكَ لَنَا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَ سُمْعَةٍ حَتَّى لَا نَعْتَبِدَ
بِهِ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ وَ حَتَّى نُحِلَّنَا مَحَلَّهُ وَ نَجْعَلَنَّا فِي الْجَنَّةِ
مَعَهُ وَ اَعِدْنَا مِنَ السَّامَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَقْرَةِ وَ اجْعَلْنَا بِمَنْ تَنْتَوِيهِ بِهِ
لِيَدِينَكَ وَ تُعْزِي بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَلَا تَسْتَبْدِلَ بِنَا غَيْرَنَا فَإِنْ اسْتَبَدَّ لَكَ بِنَا
غَيْرُنَا عَلَيْنَاكَ يَسِيرٌ وَهُوَ عَلَيْنَا عَسِيرٌ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وِلَاةِ عَهْدِهِ وَالْأَئِمَّةِ
مِنْ بَعْدِهِ وَبَلِّغْهُمْ أَمَالَهُمْ وَرِذْىَ أَجَالِهِمْ وَأَعِزَّنْهُمْ وَوَسِّمْ لَهُمْ مَا
أَسْنَدْتَ إِلَيْهِمْ فِي أَمْرِكَ لَهُمْ وَ ثَبِّتْ دَعَائِمَهُمْ وَ اجْعَلْنَا لَهُمْ أَعْوَادًا وَ
عَلَى دِينِكَ أَنْصَارًا فَإِنَّهُمْ مَعَادِنُ كَلِمَاتِكَ وَ أَرْكَانُ تَوْحِيدِكَ وَ دَعَائِمُ
دِينِكَ وَ وِلَاةُ أَمْرِكَ وَ خَالِصَتُكَ مِنْ عِبَادِكَ وَ صَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ
أَوْلِيَاؤُكَ وَ سَلَائِلُ أَوْلِيَائِكَ وَ صَفْوَةُ أَوْلَادِ رُسُلِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

پھر سید بن طاووس کہتے ہیں: یہ دعا امام کے فرمان کے ضمن میں ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلَا عَهْدِيهِ وَالْأَيُّمَةِ مِنْ بَعْدِهِ.

شاید اس سے مراد امام قائم پر درود بھیجنا ہو۔

یعنی آپ پر درود کے بعد آپ کے والیوں پر درود ہو۔ عبارت اس طرح تھی:

وَالْأَيُّمَةِ مِنْ وَلَدِهِ.

یعنی ائمہ علیہ السلام اور ان کی اولاد شاید جملہ اس طرح ہو۔

صَلِّ عَلَى وَلَا عَهْدِيهِ وَالْأَيُّمَةِ مِنْ وَلَدِهِ.

پس جس دعا کا امام رضا علیہ السلام نے حکم دیا کہ حجۃ القائم کے لئے کی جائے وہ یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ وَ
حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرَ عَنْكَ بِأَذْنِكَ النَّاطِقِ بِحُكْمَتِكَ وَ
عَيْنِكَ النَّاطِقَةِ فِي بَرِّيَّتِكَ وَشَاهِدِ الشَّاهِدِ عَلَى عِبَادِكَ الْمُجْتَاجِ
الْمُجَاهِدِ الْمُجْتَبِ عَيْنِكَ الْعَائِدِ بِكَ اللَّهُمَّ وَأَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَ
كَرَأْتَ وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ وَحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مِنْ
حِفْظَتِهِ بِهِ وَاحْفَظْ فِيهِ رُسُوكَ وَوَحْيَ رُسُوكَ وَأَهْلَ أَرْحَمِكَ وَدَعَائِمَ
دِينِكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ الَّتِي لَا تَضِيعُ وَفِي
جَوَارِكِ الَّذِي لَا يُحْتَقَرُ وَفِي مَنَوعِكَ وَعِزَّتِكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ اللَّهُمَّ وَآمِنَهُ
بِأَمَانِكَ الْوَثِيقِ الَّذِي لَا يُغْدَلُ مِنْ أَمْنَتِهِ بِهِ وَاجْعَلْهُ فِي كَفِّكَ الَّذِي لَا
يُضَامُ مَنْ كَانَ فِيهِ وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ وَأَيِّدْهُ بِمُجْنَدِكَ الْغَالِبِ وَقُوَّةِ
بِقُوَّتِكَ وَارْزُقْهُ بِمَلَايِكَتِكَ اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُ وَعَلَدِ مَنْ عَادَاهُ وَ
الْبَيْسَةِ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَخُفَّهُ بِمَلَايِكَتِكَ حَقًّا اللَّهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا

بَلَّغْتَ الْقَائِلِينَ بِقُسْطِكَ مِنْ أَتْبَاعِ النَّبِيِّينَ اللَّهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ
 وَارْتُقِ بِهِ الْفَتْقَ وَأَمِثْ بِهِ الْجَوْرَ وَأُظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَزَيِّنْ بِطَوِيلِ بَقَائِهِ
 الْأَرْضَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْهُ بِالرَّغْبِ وَافْتَحْ لَهُ قُمْحاً يَسِيرَ وَاجْعَلْ
 لَهُ مِنْ لَدُنْكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِ سُلْطَاناً نَصِيراً اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ الْقَائِمَ
 الْمُنْتَظَرَ وَالْإِمَامَ الَّذِي بِهِ تَنْتَصِرُ وَأَيِّدْهُ بِنَصْرِ عَزِيزٍ وَفَتْحِ قَرِيبٍ وَ
 وَرَثَةِ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا اللَّاتِي بَارَكْتَ فِيهَا وَأُخِي بِهِ سُنَّةَ
 نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى لَا يَسْتَغْنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ عَقَابَةً أَحَدٍ
 مِنَ الْخَلْقِ وَقُوَّةَ نَاصِرَةٍ وَاخْذُلْ خَاذِلَهُ وَكَمِمْ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَمِّرْ
 عَلَى مَنْ غَشَّاهُ اللَّهُمَّ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمَدَهُ وَدَعَائِمَهُ وَالْقَوَامَ
 بِهِ وَاقْصِمْ بِهِ رُءُوسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدْعَةِ وَفَيْتَةَ الشُّتَةِ وَ
 مَقْوِيَةَ الْبَاطِلِ وَادْلُلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَأَبِرْ بِهِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَ
 جَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا وَأَيْنَ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
 وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتَّى لَا تَدَّعِ مِنْهُمْ دَيَّاراً وَلَا تُبْقِي لَهُمْ
 آثَاراً اللَّهُمَّ وَظَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَأَعِزِّ بِهِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَأُخِي بِهِ سُلْطَنَ الْمُرْسَلِينَ وَدَارِسَ حُكْمِ النَّبِيِّينَ وَجَدِّدْ بِهِ
 مَا مَحَى مِنْ دِينِكَ وَبَدِّلْ مِنْ حُكْمِكَ حَتَّى تُعِيدَ دِينَكَ بِهِ وَاعْلَمْ
 غَضاً جَدِيداً صَوِيحاً مُخَضَّاً لَا عِوَجَ فِيهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتَّى تُنِيرَ بِعَدْلِهِ
 ظُلَمَ الْجَوْرِ وَتُظْفِقَ بِهِ بَيْرَانَ الْكُفْرِ وَتُظْهِرَ بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَتَهْوَلَ
 الْعَدْلُ وَتُوضَحَ بِهِ مُشْكِلَاتِ الْحُكْمِ اللَّهُمَّ وَإِنَّهُ عِنْدَكَ الَّذِي
 اسْتَغْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ وَ

اَتَمَّنْتُهُ عَلَى غَيْبِكَ وَ عَصَيْتُهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَ بَرَّأْتُهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَ
 ظَهَرْتَهُ وَ صَرَفْتَهُ عَنِ الدَّنَسِ وَ سَلَّمْتَهُ مِنَ الرَّيْبِ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَشْهَدُ لَكَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَوْمَ حُلُولِ الظَّامَةِ اَنْهُ لَمْ يُذِيبْ وَ لَمْ يَأْتِ حُوباً وَ لَمْ
 يَزِثْكَ لَكَ مَعْصِيَةٌ وَ لَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طَاعَةً وَ لَمْ يَهْثِكْ لَكَ حُرْمَةً وَ لَمْ
 يَبْدِلْ لَكَ فَرِيضَةً وَ لَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيْعَةً وَ اَنْهُ الْاِمَامُ النَّقِيُّ الْهَادِي
 الْمَهْدِيُّ الظَّاهِرُ النَّقِيُّ الْوَفِيُّ الرَّضِيُّ الرَّكِيُّ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلَى اَبَائِهِ
 وَ اَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَ وَلَدِهِ وَ اَهْلِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ اَمَّتِيهِ وَ جَمِيعَ رَعِيَّتِهِ مَا تُقَرُّ بِهِ
 عَيْنُهُ وَ تُسَرُّ بِهِ نَفْسُهُ وَ تَجْمَعُ لَهُ مُلْكُ الْمَمْلَكَاتِ كُلِّهَا قَرِيْبَهَا وَ بَعِيْدَهَا وَ
 عَزِيْزَهَا وَ ذَلِيْلَهَا حَتَّى يَخْرِقَ حُكْمُهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ وَ يَغْلِبَ بِحَقِّهِ عَلَى كُلِّ
 بَاطِلٍ اَللّٰهُمَّ وَ اسْلُكْ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا جَ الْهُدَى وَ الْمَحْجَّةَ الْعُظْمَى وَ
 الطَّرِيْقَةَ الْوُسْطَى الَّتِي يَزْجِعُ اِلَيْهَا الْغَالِي وَ يُلْحَقُ بِهَا الثَّالِي اَللّٰهُمَّ وَ قَوِّتَا
 عَلَى طَاعَتِهِ وَ ثَبِّتْنَا عَلَى مُشَايَعَتِهِ وَ اٰمُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ وَ اجْعَلْنَا فِي
 حِزْبِهِ الْقَوَّامِينَ بِاَمْرِهِ الصَّابِرِينَ مَعَهُ الظَّالِمِينَ بِرِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ حَتَّى
 تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي اَنْصَارِهِ وَ اَعْوَانِهِ وَ مُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَّا لَكَ خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَ
 شُبْهَةٍ وَ رِيَاءٍ وَ سُمْعَةٍ حَتَّى لَا نَعْتِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَ لَا نَطْلُبَ بِهِ اِلَّا وَجْهَكَ وَ
 حَتَّى تُجَلِّتَنَا فِجْلَةً وَ تُجْعَلَنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ وَ لَا تَبْتَلِنَا فِي اَمْرِهِ بِالسَّامَةِ وَ
 الْكَسَلِ وَ الْفُتُورَةِ وَ الْفَشْلِ وَ اجْعَلْنَا مِنْ تَنْتَعِيْرِ بَوْلَدِيْنِكَ وَ تُعْزِيْهِ نَصْرٍ
 وَلِيْنِكَ وَ لَا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا فَاِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَ
 هُوَ عَلَيْنَا كَبِيْرٌ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلَى وُلَاةِ عَهْدِهِ وَ

بَلِّغُهُمْ أَمَالَهُمْ وَزِدْ فِي آجَالِهِمْ وَانْصُرْهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا أَسْنَدْتَ
 إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ دِينِكَ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ أَعْوَانًا وَعَلَى دِينِكَ أَنْصَارًا وَصَلِّ
 عَلَى آبَائِهِ الظَّاهِرِينَ الْأَيُّمَّةِ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ فَإِنَّهُمْ مَعَايِدُنْ كَلِمَاتِكَ وَ
 خُرَّانُ عِلْمِكَ وَوَلَاةُ أَمْرِكَ وَخَالِصَتُكَ مِنْ عِبَادِكَ وَخَيْرُكَ مِنْ خَلْقِكَ
 وَأَوْلِيَاؤُكَ وَسَلَائِلُ أَوْلِيَايَاكَ وَصَفْوَتُكَ وَأَوْلَادُ أَصْفِيَايَاكَ صَلَوَاتُكَ وَ
 رَحْمَتُكَ وَبَرَكَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ وَشُرَكَاءُكَ فِي أَمْرِهِ وَمَعَاوِيُوهُ
 عَلَى طَاعَتِكَ الَّذِينَ جَعَلْتَهُمْ حِصْنَهُ وَسِلَاحَهُ وَمَفْرَعَهُ وَأَنْسَهُ الَّذِينَ
 سَلَّوْا عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْلَادِ وَتَجَافَوْا الْوَطْنَ وَعَظَلُوا الْوَثِيرَ مِنَ الْبِهَادِ
 قَدْ رَفَضُوا تِجَارَاتِهِمْ وَأَضْرَبُوا بِمَعَايِشِهِمْ وَفَقِدُوا فِي أُنْدِيَّتِهِمْ بَغِيرَ
 غَيْبَةٍ عَنْ مِصْرِهِمْ وَخَالَفُوا الْبُعِيدَ مِمَّنْ عَاصَدَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ وَ
 خَالَفُوا الْقَرِيبَ مِمَّنْ صَدَّ عَنْ وَجْهِهِمْ وَاتَّكَلُوا بَعْدَ التَّدَايِيرِ وَ
 التَّقَاطُعِ فِي دَهْرِهِمْ وَقَطَعُوا الْأَسْبَابَ الْمُتَّصِلَةَ بِعَاجِلِ حُطَامٍ مِنَ
 الدُّنْيَا فَاجْعَلْهُمْ اللَّهُمَّ فِي حِرْزِكَ وَفِي ظِلِّ كَنْفِكَ وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ
 قَصَدَ إِلَيْهِمْ بِالْعَدَاوَةِ مِنْ خَلْقِكَ وَأَجْزِلْ لَهُمْ مِنْ دَعْوَتِكَ مِنْ كِفَايَتِكَ
 وَمَعُونَتِكَ لَهُمْ وَتَأْيِيدِكَ وَنَصْرِكَ إِيَّاهُمْ مَا تُعِينُهُمْ بِهِ عَلَى طَاعَتِكَ وَ
 أَزْهِقْ بِحَقِّهِمْ بَاطِلَ مَنْ أَرَادَ إِظْفَاءَ نُورِكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْلَأْ
 بِهِمْ كُلَّ أَفْقٍ مِنَ الْآفَاقِ وَقُطْرٍ مِنَ الْأَقْطَارِ قِسْطًا وَعَدْلًا وَرَحْمَةً وَ
 فَضْلًا وَاشْكُرْ لَهُمْ عَلَى حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُودِكَ وَمَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَى
 الْقَائِمِينَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبَادِكَ وَادْخُرْ لَهُمْ مِنْ ثَوَابِكَ مَا تَرَفَّعَ لَهُمْ بِهِ

اللَّذَّجَاتِ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيدُ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

۳۔ دعائے عصر غیبت:

شیخ صدوق کمال الدین میں ابو محمد حسین بن احمد کتب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابو علی بن حمام نے شیخ عمری سے نقل کی اور کہا غیبت میں قائم کے لئے دعا ہے؟

سید ابن طاووس جمال الاسبوع میں اپنی سند سے شیخ طوسی سے اور وہ ابو محمد ہارون بن موسیٰ طلعکبری سے اور انہوں نے ابو علی محمد بن حمام سے اس دعا کو نقل کیا کہ شیخ عمر نے فرمایا: غیبت امام مہدی علیہ السلام میں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْكَ وَ
لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ
لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ
صَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ لِوَلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهُ عَلَيَّ مِنْ وَّلَاةٍ
اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتّٰى وَالْبَيْتِ وَوَلَاةٍ اَمْرِكَ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوسٰى وَ عَلِيًّا وَ
مُحَمَّدًا وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلَى دِيْنِكَ وَ اسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَ لِيِّنْ قَلْبِيْ لِوَلِيِّ
اَمْرِكَ وَ عَافِنِيْ بِمَا اَمْتَحَنْتَ بِهِ خَلْقَكَ وَ ثَبِّتْنِيْ عَلَى طَاعَةٍ وَلِيِّ اَمْرِكَ
الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنْ خَلْقِكَ فَيَا اَذِيكَ غَابَ عَنْ بَرِّيَّتِكَ وَ اَمْرِكَ يَنْتَظِرُ وَ
اَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ مُعَلِّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيْهِ صَلَاحُ اَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْاٰخِرِ لَهُ

بِإِظْهَارِ أَمْرِهِ وَ كَشْفِ سِرِّهِ وَ صَبْرِي عَلَى ذَلِكَ حَتَّى لَا أَحِبَّ تَعْجِيلَ مَا
أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا أَكْشِفَ عَنَّا سَعَتَكَ وَلَا أُنْجِفَ عَنَّا
كَتَمَكَ وَلَا أَتَارِكَ فِي تَذْيِيرِكَ وَلَا أَقُولَ لِمَ وَ كَيْفَ وَمَا بَالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ
لَا يَظْهَرُ وَقَدْ اُمْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَأَفْوَضُ أُمُورِي كُلَّهَا إِلَيْكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا كَافِدًا الْأَمْرَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ
لَكَ السُّلْطَانَ وَ الْقُدْرَةَ وَ الْبُزْهَانَ وَ الْحُجَّةَ وَ الْمَشِيئَةَ وَ الْحَوْلَ وَ الْقُوَّةَ
فَأَفْعَلْ ذَلِكَ بِي وَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَلِيِّكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَ
إِلَى ظَاهِرِ الْمَقَالَةِ وَاضِحِ الدَّلَالَةِ هَادِيًا مِنَ الضَّلَالَةِ شَافِيًا مِنَ الْجَهَالَةِ وَ
أَبْرَزِيَا رَبِّ مُشَاهِدَتَهُ وَ ثَبِّتْ قَوَاعِدَهُ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تُعِزُّ عَيْنُهُ بِرُؤُوسِهِ وَ
أَقْمِنَا بِخِدْمَتِهِ وَ تَوْفِّقْنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَ احْشُرْنَا فِي رُؤُوسِهِ اللَّهُمَّ أَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ
جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَ بَرَأْتَ وَ ذَرَأْتَ وَ أَنْشَأْتَ وَ صَوَّرْتَ وَ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ فَوْقِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ
الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ وَ احْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَ وَحْيَ رَسُولِكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّهُمَّ وَ مَدِّ فِي عُمْرِهِ وَ زِدْ فِي أَجَلِهِ وَ أَعِزَّهُ عَلَى مَا وَلَّيْتَهُ وَ
اسْتَرْعَيْتَهُ وَ زِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمُهْدِي وَ الْقَائِمُ
الْمُهْتَدِي الظَّاهِرُ الثَّقِيُّ الرَّكِيُّ الرَّحِيضُ الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الشَّكُورُ
الْمُجْتَبَدُ اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ وَ انْقِطَاعِ
خَبَرِهِ عَنَّا وَ لَا تُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَ انْغِظَارَهُ وَ الْإِيمَانَ بِهِ وَ قُوَّةَ الْيَقِينِ فِي
ظُهُورِهِ وَ الدُّعَاءَ لَهُ وَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يُقْنِظَنَا طَوْلُ غَيْبَتِهِ مِنْ
قِيَامِهِ وَ يَكُونَ يَقِينُنَا فِي ذَلِكَ كَيَقِينُنَا فِي قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَا جَاءَهُ مِنْ وَحْيِكَ وَتَأْيِيدِكَ وَقَوْ قُلُوبَنَا عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ
 حَتَّى تَسْلُكَ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا جَ الْهُدَى وَ الْمَحَجَّةَ الْعُظْمَى وَ الطَّرِيقَةَ
 الْوُسْطَى وَ قَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ وَ ثَبِّتْنَا عَلَى مُتَابَعَتِهِ وَ اجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ وَ
 أَغْوَابِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ الرَّاغِبِينَ بِفَعْلِهِ وَ لَا تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَ لَا عِنْدَ
 وَفَاتِنَا حَتَّى تَتَوَقَّأْنَا وَ نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ لَا شَاكِّينَ وَ لَا تَاكِيهِينَ وَ لَا مُرْتَابِينَ
 وَ لَا مُكْتَبِينَ اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَ أَتِنْدُهُ بِالنَّصْرِ وَ انْصُرْ تَاجِرِيهِ وَ اخْلُ
 خَاذِلِيهِ وَ دَقِّمِهِ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَ كَذَّبَ بِهِ وَ أَظْهَرَ بِهِ الْحَقَّ وَ أَمْسِكْ بِهِ
 الْجُورَ وَ اسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ وَ انْعِشْ بِهِ الْبِلَادَ وَ
 اقْتُلْ بِهِ جَبَايِرَةَ الْكُفْرَةِ الْكُفْرَاءِ وَ اقْصِمْ بِهِ رُءُوسَ الضَّلَالَةِ وَ ذَلِيلِ
 الْجَبَّارِينَ وَ الْكَافِرِينَ وَ أَبْرِزْ بِهِ الْمُتَافِقِينَ وَ التَّائِكِينَ وَ جَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ
 وَ الْمُلْحِدِينَ فِي مَسَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ سَهْلِهَا وَ
 جَبَلِهَا حَتَّى لَا تَدَّعَ مِنْهُمْ دَيَّاراً وَ لَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَاراً وَ ظَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ
 وَ اشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ وَ جَنِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِيْنِكَ وَ أَصْلَحْ بِهِ
 مَا بَدَّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَ غَيَّرَ مِنْ سُنَّتِكَ حَتَّى يَعُودَ دِيْنُكَ بِهِ وَ عَلَى يَدَيْهِ
 غَضّاً جَدِيداً صَوِيحاً لَا عِوَجَ فِيهِ وَ لَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ بَرْدَانَ
 الْكَافِرِينَ فَإِنَّهُ عِنْدَكَ الَّذِي اسْتَغْلَصَتْهُ لِنَفْسِكَ وَ ارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ
 دِيْنِكَ وَ اصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَ عَصَمْتَهُ مِنَ الذُّلُوبِ وَ بَرَأْتَهُ مِنَ الْغُيُوبِ وَ
 أَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوبِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَ ظَهَرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَ نَقَيْتَهُ مِنَ
 النَّعَسِ اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَ عَلَى آبَائِهِ الْأَيُّمَةِ الظَّاهِرِينَ وَ عَلَى شِيعَتِهِ
 الْمُتَتَجِبِينَ وَ بَلِّغْهُمْ مِنْ أَمَالِهِمْ أَفْضَلَ مَا يَأْمُلُونَ وَ اجْعَلْ ذَلِكَ مِنَّا

خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتَّى لَا تُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلَا
تَطْلُبَ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ غَيْبَةَ نَبِيِّنَا وَفَقْدَ وَلِيِّنَا وَ
شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَوُقُوعَ الْفِتَنِ بَيْنَنَا وَتَظَاهُرَ الْأَعْدَاءِ وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ
قِلَّةَ عَدَدِنَا اللَّهُمَّ فَفَرِّجْ ذَلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ وَنَضْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَ
إِمَامٍ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ إِلَهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْتِنَ
يُولِيَّتِكَ فِي إِظْهَارِ عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَقَتْلِ أَعْدَائِكَ فِي بِلَادِكَ حَتَّى لَا
تَدَّعِيَ لِلْجَوْرِ يَا رَبِّ دِعَامَةً إِلَّا قَضَمْتَهَا وَلَا بَقِيَّةً إِلَّا أَفْنَيْتَهَا وَلَا قُوَّةً إِلَّا
أَوْهَنْتَهَا وَلَا رُكْبَةً إِلَّا هَدَمْتَهُ اهْدُدْتَهُ وَلَا حَدّاً إِلَّا قَلَلْتَهُ وَلَا سِلَاحاً إِلَّا
أَكَلْتَهُ وَلَا رَايَةً إِلَّا نَكَّسْتَهَا وَلَا شُجَاعاً إِلَّا قَتَلْتَهُ وَلَا جَيْشاً إِلَّا خَذَلْتَهُ
وَازْمِهِمْ يَا رَبِّ بِمَحْجَرِكَ الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَبَأْسِكَ
الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ وَعَذِيبِ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ دِينِكَ وَ
أَعْدَاءِ رَسُولِكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِبَيْدِ وَلِيَّتِكَ وَأَيْدِي عِبَادِكَ
الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اكْفِ وَلِيَّتِكَ وَحُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَكَيْدَ مَنْ
كَادَهُ وَأَمْكَرَ بَيْنَ مَكْرِهِ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ الشُّؤْمِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءاً وَ
اقْطَعْ عَنْهُمْ مَا دَعَتْهُمْ وَارْعَبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ
جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ وَأَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَالْعَنَّهُمْ فِي
بِلَادِكَ وَأَسْكِنُهُمْ أَسْفَلَ تَارِكٍ وَأَحْطِ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَأَضْلِهِمْ تَاراً
وَاحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ تَاراً وَأَضْلِهِمْ حَرّاً تَارِكٍ فَإِنَّهُمْ أَضَلُّوا وَأَضَاعُوا
الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَضَلُّوا عِبَادَكَ اللَّهُمَّ وَأَخِي يُولِيَّتِكَ الْقُرْآنَ
وَأَرَنَا نُورَهُ سَرْمَداً لَا ظُلْمَةَ فِيهِ وَأَخِي الْقُلُوبَ النُّبَيَّةَ وَاشْفِ بِهِ

الضُّدُورَ الْوُغْرَةَ وَاجْتَمَعَ بِهِ الْأَهْوَاءُ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَاتَّقَمَ بِهِ الْخُدُودُ
 الْمُعْظَلَّةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتَّى لَا يَبْقَى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ
 وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمُقَوِّتِهِ سُلْطَانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِينَ لِأَمْرِهِ وَ
 الرَّاغِبِينَ بِفِعْلِهِ وَالْمُسْلِمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَتَمَنَّ لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ
 خَلْقِكَ أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الظُّرَّ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاكَ وَ
 تُنَجِّي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ فَاكْشِفِ الظُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ
 اخْلِيفَةً فِي أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ اللَّهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ خُصَمَاءِ آلِ
 مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ
 لَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْغَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنِّي
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ فَأَعِزَّنِي وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَأَجْزِنِي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ فَائِزاً عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ
 آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ. [1]

ترجمہ:

اے اللہ! تو مجھے اپنی معرفت عطا فرمائے۔ اگر تو نے اپنی معرفت عطا نہیں کی تو میں
 تیرے نبی کی معارف حاصل نہ کر سکوں گا۔ اے اللہ! اپنے نبی کی معرفت عطا کر، اگر تو نے
 اپنے نبی کی معرفت عطا نہ کی تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔ اے اللہ! اپنی
 حجت معرفت عطا کر، اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت عطا نہیں کی، تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو
 جاؤں گا۔ اے اللہ! مجھے جاہلیت کی موت نہ دے اور میرے قلب کو ہدایت کے بعد نہ پھیر۔
 اے اللہ! جب کہ تو نے میری ہدایت کی اس کی ولایت کی طرف جن کی اطاعت مجھ پر لازم

[1] جمال الأسبوع بکمال العمل الم شروع 522/ ذکر دعاء آخر یدعی له ص ۵۱۱ ص: 521. کمال

الدین و تمام النعمة / ج 2/ 512/ 45 باب ذکر التوقيعات الواردة عن القائم ص: 482

ہے، جو تیرے رسول کے بعد تیرے امر کی ولی ہیں، ان پر اور ان کی اولاد پر درود یہاں تک کہ میں متمسک ہو گیا ہوں۔ تیرے امر کے ولی امیر المومنین، حسن، حسین، علی، محمد، جعفر، موسیٰ و علی و محمد و علی و حسن و حمزہ القائم مہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اے اللہ! مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اپنے ولی کے امر کی اطاعت پر جن کو تو نے خلق کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے، جو تیرے اذن سے مخلوق سے غائب ہیں اور تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ تو عالم غیر معلوم ہے اس کا وقت جس میں تیرے ولی کی امور کی اصلاح ہوگی (اسباب ظہور درست ہوں گے) اور ظہور پُر نور تیرے اذن سے ہوگا اور غیبت کا پردہ چاک ہوگا۔ پس مجھے ان امور میں صبر عطا فرما، کے میں ان چیزوں میں غفلت نہ کروں جن کو تو نے موخر کیا ہے۔ ان میں تاخیر نہ کروں جن میں تو نے تعجیل پسند کی ہے اور نہ ان چیزوں کے پیچھے پڑوں جن کو تو نے پوشیدہ رکھا ہے، اور نہ ان امور میں جن کو تو نے مخفی رکھا بحث میں پڑوں۔ نہ تیری تدبیر میں تنازعہ کروں اور نہ (تیری قضاء قدر میں) کیوں اور ایسے کہوں اور نہ یہ کہ کیا وجہ ہے، کہ صاحب امر ظہور نہیں کرتے؟ حالانکہ زمین ظلم و جور سے بھر گئی ہے اور میں نے اپنے تمام امور تیری طرف تفویض کر دیے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، کہ مجھے اپنے ولی امر کے جمال بے مثال کی زیارت کرا، جب کہ ان کے احکامات نافذ ہوں گے (ان کی حکومت قائم ہوگی)۔ میں جانتا ہوں کہ تیرے لئے وہی دلیل و قند و برہان و حجت مشیت و ارادہ اور طاقت و قوت ہے۔ پس یہ لطف مجھ پر اور تمام مومنین پر فرما کے ہم سب تیرے ولی کی زیارت کریں۔ تیرا درود ان پر اور اس کی آل پر ہو۔ اس طرح ان کا فرمان ظاہر ہو۔ رہنمائی واضح ہو وہ گمراہی سے ہدایت کرنے والے اور جہالت کی بیماری سے شفاء دینے والے ہیں۔ اے رب ان کے مشاہدہ کو آشکار کر ان کے ارکان (حکومت) کو مستحکم کر اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے جمال بے مثال کی زیارت کریں گے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی خدمت بجالائیں اور ان کے دین پر مریں و ان کے زمرے میں مشور ہوں۔ اے اللہ! امام غائب علیہ السلام کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھ جنہیں تو نے خلق کیا، عدم سے وجود

میں لایا، پیدا کیا، پرورش کیا اور صورت دی، امام کو بچایا (اس شر) سے جو ان کے سامنے سے آئے، بچے سے آئے، دائیں سے آئے، بائیں سے آئے، اوپر سے آئے، نیچے سے آئے۔ اپنی حفاظت میں رکھ کے اس حفاظت میں آنے کے بعد کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کے وجود کے ذریعے رسول اللہ ﷺ (کے احکامات) میں حفاظت فرما۔ اے اللہ! امام عصرؑ کی عمر طویل فرما۔ ان کی حیات میں اضافہ فرما، اپنی اس ولایت اور حکومت میں جو تو عطا کرے گا ان کی مدد فرما۔ پھر لطف کرم میں اضافہ فرما۔ وہ ہادی مہدی اور امر حق کو قائم کرنے والے، ہدایت یافتہ، پاک، صاحب تقویٰ، خالص، پاکیزہ، خوشنود، پسندیدہ، صابر، راہ خدا میں کوشاں اور شا کر ہیں۔ اے اللہ! ہمارے یقین کو اور ان کی مدت غیبت کی طوالت، ان کے خبر کے منقطع ہو جانے کے باعث سلب نہ کر، ان کی یاد اور ان کے انتظار، ان پر ایمان اور ان پر ظہور کے بارے میں یقین کامل، ان پر دعا اور درود و سلام کے فریضہ کو ہمارے دل میں محو نہ کرنا، یہاں تک کہ ہم ان کی طوالت غیبت کے باعث ان کے ظہور سے مایوس نہ ہو جائیں، ہمیں امام عصرؑ کے قیام کا اسی طرح یقین کامل ہو جیسے ہمیں تیرے رسول کے قیام کا یقین ہے، جیسے ان چیزوں کا جو وحی اور تنزیل کے ذریعہ (حضور اکرم ﷺ) تک آئیں، ہمارے قلوب میں (ان کے ظہور) کے ایمان کو اور قوی فرما۔ یہاں تک کہ تو ہمیں اس راہ پر چلا جو شاہراہ ہدایت، حجت عظمیٰ اور درمیانی راستہ ہے۔ ہمیں ان کی اطاعت کی طاقت دے، ان کی اتباع پر ثابت قدم رکھ، ہمیں ان کے لشکر، ان کے دوستوں اور ان کے مددگاروں میں سے قرار دے۔ ان لوگوں میں قرار دے جن کے عمل سے راضی ہوں اور اس سعادت سے ہمیں نہ ہماری زندگی میں محروم رکھ نہ مرتے وقت۔ یہاں تک کہ جب ہمیں موت آئے تو ہم اسی ایمان کے یقین پر ہوں، نہ ہم شک کرنے والوں میں سے ہوں اور نہ عہد شکنی کرنے والوں میں سے، نہ سست عمل کرنے والوں میں سے اور نہ تکذیب کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! ان ظہور میں تعمیل فرما، ان کی نصرت فرما اور ان لوگوں کی نصرت فرما جو ان کی مدد کریں۔ انہیں چھوڑ دے اور ان کو تباہ بردار کر دے جو

آنجنابؑ سے دشمنی رکھیں، ان کی تکذیب کریں، ان کے وجود اقدس سے دین حق کو ظاہر فرما اور ان کے ذریعہ باطل کا خاتمہ فرما، ان کا ذریعہ مومنین کو ذلت اور خواری سے نجات دلا، شہروں کو ان کی برکت سے آباد فرما۔ ان کے ہاتھوں کفر کے جباروں کو قتل کر، گمراہوں کے رؤسا کی طاقت کو توڑ، ان کا ذریعہ جابرین اور کافرین کو ذلیل فرما۔ ان کے ذریعہ منافقین عہد شکنی کرنے والوں اور تمام مخالفوں، بے دینوں کو جو زمین پر مشرق و مغرب خشکی اور سمندر، بیابانوں اور پہاڑوں میں جہاں بھی رہتے ہوں تباہ و برباد کر دے۔ یہاں تک کہ نہ ان کے شہر بچیں، نہ ان کے آثار۔ ان سے تیرے شہر پاک ہو جائیں گے۔ ان (کے ناپاک وجود) سے اپنے بندوں کے سینے کو شفا بخش (کیونکہ ان کا وجود مرض کی علامت ہے) اور جو چیزیں تیرے دین سے منادی گئی ہیں امام عصرؑ کے ذریعہ ان کی تجدید کر، تیرے وہ احکام جو بدل دیئے گئے ہیں اور تیری وہ سنت جس میں تبدیلی کی گئی ہے امام عصرؑ کے وسیلے سے ان کی اصلاح فرما۔ یہاں تک کہ امامؑ کے وجود کی برکت سے تیرا دین پھر سے تروتازہ اور صحیح و کامل ہو جائے، بغیر کجی اور بدعت کے قابل عمل ہو جائے۔ ان کی حکومت عدل کے باعث کفر کی آگ بجھ جائے، کیونکہ (امام عصرؑ تیرے وہ بندے ہیں) جن کو تو نے اپنے لئے مخصوص کر لیا، اپنے نبیؐ کی نصرت کے لئے پسند کیا، اپنے علم کے لئے چن لیا۔ انہیں گناہوں سے محفوظ رکھا اور ہر قسم کے عیوب سے مبرا رکھا، اسرار غیب سے ان کو مطلع کیا اور ان پر اپنی نعمتیں نازل کیں، ان کو ہر جس و نجاست سے پاک رکھا اور ہر طرح کے جہل و عیان سے ظاہر رکھا۔ اے اللہ! درود ان پر اور ان کے آباء ائمہ طاہرین علیہم السلام پر اور ان کے برگزیرہ شیعوں پر ان کی اُمید و دعا کو کامل فرما اور ہماری اس دعا کو شہ، یا کاری اور خود نمائی سے پاک رکھ۔ یہاں تک ہم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں، تیری رضا و خوشنودی طلب کریں۔ اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں اس بات کی کہ ہمارے درمیان ہمارے نبیؐ بھی نہیں ہیں، ہمارے سرپرست بھی غیبت میں ہیں، ہم زمانہ کی سختیوں اور آزمائشوں میں گھیرے ہوئے ہیں، دشمن ہم پر غالب آ گئے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کی کثرت ہے اور ہماری

تعداد کم ہے۔ پس اے اللہ، جلد ہمیں اپنی طرف سے مصائب سے نجات دلا اور امامِ عدل کے ذریعہ ہمیں غلبہ عطا فرما، اے معبودِ برحق ہماری دعا قبول کر۔ اے اللہ، ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اپنے ولی کو اجازت دے کہ وہ تیرے بندوں میں تیرے عدل کا اظہار کریں، تیرے دشمنوں کو قتل کریں یہاں تک کہ ظلم کا کوئی داعی باقی نہ رہے۔ اے پروردگار ظلم کے ستون اکھاڑ دے، ظلم کی بنیادوں کو فنا کر دے، ان کے ارکان کو منہدم کر دے، ان کی تلواروں کو کند کر دے، ان کے اسلحہ کو ناکارہ کر دے، ان کے جھنڈے کو نیچا کر دے، ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دے، ان کے لشکر میں پھوٹ ڈال دے، اے رب سخت ہتھوروں کی ان پر بارش کر دے، اپنی کاٹ دار تلوار سے ان پر ضرب لگا۔ اور اپنے عذاب کی شدت کو قومِ مجرمین سے نہ پھیر۔ اے اللہ! تو اپنے اور اپنے ولی اور اپنے رسول کے دشمنوں پر اپنے ولی اور مومن بندوں کے ہاتھ سے عذاب نازل فرما۔ اے پروردگار تو اپنے ولی اور اپنے حجت کی زمین پر کفایت فرما، ان کو دشمنوں کے خوف و ہراس سے، ان کے حیلوں سے اور جوان کے ساتھ مکر و فریب کرے، تو اس مکر و فریب کو توڑ دے، جو امامِ قائمؑ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے۔ تو اس کی بدی کے دائری میں قید کر دے، ان کے وجود مبارک سے امان دے، فتنہ کو دور کر، اور دشمنوں کے دلوں پر ان کا رعب و دبدبہ ڈال، ان کے دشمنوں کے اقدام حترزل کر دے، ان دشمنوں کو سرگرداں چھوڑ دے اور ان پر اپنا شدید عتاب نازل فرما۔ اپنے بندوں میں ان کو رسوا اور ذلیل کر، اپنے شہروں میں ان کے لئے ممانعت قرار دے اور جہنم کے انتہائی پست مقام میں ان کو ڈال دے، ان پر اپنا بدترین عذاب نازل فرما، ان کو آنکھ سے باندھ دے، ان کی موت کے بعد ان کی قبور کو آگ سے بھر دے، انہوں آتشِ دوزخ سے باندھ دے یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے نماز کو حقیر جانا، شہوات کا ابتداء کی، اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔ اے اللہ! قرآن کو اپنے ولی کے وسیلے سے زندہ کر دے اور اس کے نور مبارک کو جو نور دائمی ہے، جس میں تاریکی نہیں ہوتی ہمیں دکھانا، اس کے ذریعے مرزہ دلوں کو زندہ کر، کینہ پرور سینوں کو شفا عطا فرما، اور ان کا ذریعہ مختلف خواہشات

نفسانی کو حق پر جمع فرما، ان کے ذریعے سے معطل شدہ حدود اور متروک احکام کو قائم فرما، یہاں تک کہ حق ظاہر اور عدل قائم ہو جائے۔ اے پروردگار ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو ان کی مدد کریں، ان کی حکومت کے لئے باعث تقویت ہوں، ان کے احکامات کے فرمانبردار اور ان کے ہر فعل سے راضی، ان کے احکام کو تسلیم کرنے والے ہوں، ان لوگوں میں سے ہوں جن کو تیری مخلوق میں تقیے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اے اللہ! تو ہی ہر نقصان سے بچانے والا ہے اور مضطر کی دعا قبول کرتا ہے۔ عظیم کرب و تکلیف سے نجات دلانے والا ہے۔ پس اے رب، اپنے ولی سے ہر ضرر کو برطرف کر دے اور ان کو زمین پر خلیفہ قرار دے جیسا کہ تو نے ان کے لئے فیصلہ فرمایا ہے۔ اے پروردگار! مجھے آل محمد ﷺ پر جھگڑا کرنے والوں میں قرار نہ دے، ان کے دشمنوں میں قرار نہ دے۔ مجھے آل محمد ﷺ پر غصہ بنا کر ہونے والوں اور غصہ کرنے والوں میں نہ قرار دے، اے مالک ان باتوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پس مجھے پناہ دے۔ تجھ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد سن لے۔ اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر، مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں کامیاب فرما اور اپنی بارگاہ میں مقرب قرار دے۔

سید ابن طاووس نے اس دعا کو روز جمعہ اور نماز عصر کے بعد پڑھنے کے لئے فرمایا؛ روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ یہ دعا آپ کی طرف سے صادر ہوئی ہے۔

۴۔ دعائے قنوت:

امام زمانہ کے لئے کی جانے والی دعاؤں میں ایک دعا قنوت ہے۔ جو حضرت امام حسن بن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے۔ شیخ طوسی مصباح اور مختصر المصباح کے دعاؤں کے باب میں نماز وتر کی دعا قنوت میں ذکر کیا ہے۔

نیز سید ابن طاووس نے کتاب الحج الدعوات کے باب قنوت جو ائمہ علیہ السلام پڑھتے تھے میں سے شمار کیا ہے۔

البتہ بعض روایات کے مطابق کوئی خاص وقت معین نہیں ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہترین اوقات میں پڑھی جائے۔

سید اور دوسرے مؤلفین سے ملتا ہے کہ اس دعا سے ظلم و بلا دور ہوئے ہیں اور امام کی نصرت کے لئے موثر

۴۔

مولف کتاب نوح البرکات جو کج الدعوات کی شروع ہے میں اعلام الوری نامی سے جیسے ابو سعید اسماعیل بن علی لمعانی حنفی نے حکایت کی کہ موسیٰ بن بغا فرزند کلیب فرزند شمر فرزند مروان فرزند عمرو بن غطفہ متوکل کا دربان تھا۔ قم میں متوکل کی طرف سے قم کا حاکم تھا۔

یہ وہی خبیث انسان ہے کہ جس نے متوکل کو ابھارا کہ مولا امام حسن علیہ السلام کی قبر مبارک خراب کرے۔ متوکل ایک ظالم و خونخوار انسان تھا۔ وہ تقریباً دس سال شہر قم اور لوگوں کا حاکم رہا۔ قم کے لوگ اس سے بہت ڈرتے تھے۔ کیونکہ اہل بیت کا ایک بڑا دشمن تھا لوگوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیتا تھا۔ لوگوں نے امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ مولا مظلوم کے لئے جب نماز پڑھو تو متوکل پر اس دعا میں نفرین کرو۔ جب لوگوں نے آپ کے حکم پر عمل کیا تو وہ نابود ہو گیا اور خدا نے اسے آگ میں جھپکنے کی مہلت نہ دی۔

میں کہتا ہوں: صاحب مخ البرکات کی یہ گفتگو سنی چونکہ فارسی میں تھا اور میں نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت ہے کہ جب بھی تم پر ظلم ہو پس غسل کرو، دو رکعت نماز پڑھو اور پھر

یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنْ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ ظَلَمَنِي وَلَيْسَ لِي أَحَدٌ أَضُولُ بِهِ غَيْرَكَ
فَاسْتَوْفِ لِي ظُلَامَتِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ بِالْأَسْمِ الَّذِي سَأَلْتُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ
فَكَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ظُلْمٍ وَ مَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَ جَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى
خَلْقِكَ فَاسْأَلْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَسْتَوْفِيَ لِي ظُلَامَتِي
السَّاعَةَ السَّاعَةَ فَإِنَّكَ لَا تَلْبِثُ حَتَّى تَرَى مَا تُجِيبُ. [۱]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پس بے شک کچھ دیر نہیں ہوگی کہ جو تم چاہتے ہو وہی ہوگا۔

مکارم الاخلاق میں ایک اور جگہ کہا گیا ہے: دو رکعت نماز برائے مولا مظلوم بجالائیں۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر

صلوات زیادہ بھیجواور پھر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ يَوْمًا تَنْتَقِمُ فِيهِ لِمَظْلُوْمٍ مِنَ الظّٰلِمِ لَكِنْ هَلٰى
وَجَزَعِ لَا يُبَلِّغَانِ فِي الصَّبْرِ عَلَى اَثَانِكَ وَجَلِيكَ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنْ فُلَانًا
ظَلَمْنِي وَاعْتَدَى عَلَيَّ بِقُوَّتِهِ عَلَى ضَعْفِي فَاَسْأَلُكَ يَا رَبَّ الْعِزَّةِ وَفَاصِحِ
الْجَبَّارِيْنَ وَتَاوِيهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ اَنْ تُرِيَهُ قُدْرَتَكَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبَّ
الْعِزَّةِ السَّاعَةَ السَّاعَةَ. [1]

دوسری نماز:

محمد بن الحسن صفار نے بطور قرفع روایت کی کہ راوی کہتا ہے: میں نے امام سے پوچھا کہ فلاں آدمی مجھ پر
ظلم کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ محمد آل محمد پر صلوات بھیجواور پھر یہ پڑھو:
اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا ظَلَمْنِي وَبَغَى عَلَيَّ فَاَبْلُوْهُ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُزُهُ وَبِسُوءٍ لَا
تَسْتُوْزُهُ.

راوی کہتا ہے کہ میں بھی وظیفہ انجام دیا وہ ظالم برس کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔
ایک اور روایت میں آیا ہے کہ امام نے فرمایا: جب کسی مومن پر ظلم ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور
پھر یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ [2]

پروردگار! میں مظلوم ہوں میری نصرت فرما اور خدا جلد ہی اس کی نصرت فرمائے گا۔
اسی کتاب میں یونس بن عمار سے نقل ہوا اور انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک آدمی کو دوسرا تکلیف
دیتا تھا۔ اس نے آپ سے شکایت کی آپ نے فرمایا: اس پر نفرین کر۔

[1] مکارم لأخلاق/ 337/ صلاة المظلوم ص: 337

[2] مکارم لأخلاق/ 338/ صلاة أخرى ص: 338

میں نے عرض کیا میں نے نفرین کی لیکن آپ نے فرمایا: اس طرح نہیں بلکہ پہلے گناہوں سے پاک ہو، روزہ رکھ، نماز پڑھ اور صدقہ دے۔ پھر آخر شب وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور سجدے میں یہ پڑھنا:

اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَدْ أَذَانِي اللَّهُمَّ أَسْقِمْ بَدَنَهُ وَاقْطَعْ
أَثَرَهُ وَانْقُضْ أَجَلَهُ وَعَجِّلْ لَهُ ذَلِكَ فِي عَامِهِ هَذَا. [۱]

اسی کتاب میں دوسری جگہ ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا: غسل کر، دو رکعت نماز پڑھ اور سومرتہ یہ پڑھ:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ فَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَغْنِنِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ. [۲]

جب اس سے فارغ ہو جاوے یہ پڑھو:

اللَّهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُلْطَفَ لِي وَأَنْ تُغْلِبَ
لِي وَأَنْ تُمَكِّرَ لِي وَأَنْ تُخَدِّعَ لِي وَأَنْ تُكَيِّدَ لِي وَأَنْ تُكْفِيَنِي مَثْوًى فُلَانِ بْنِ
فُلَانٍ. [۳]

آپ نے فرمایا: یہ دعا رسول خدا ﷺ نے جنگ احد پر پڑھی تھی۔
دعا قنوت: دعائے قنوت جو ہمارا مورد ہے اس طرح بیان کی گئی ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ شَاكِرِ الْبَنِيَّاتِ وَاسْتِدْعَاءِ لِمَزِيدِهِ وَاسْتِغْلَاصًا بِهِ
حُوتٍ غَيْرِهِ وَعِيَاذًا بِهِ مِنْ كُفْرَانِهِ وَالْإِحْمَادِ فِي عَظَمَتِهِ وَكِبَرِيَّاتِهِ حَمْدًا مَنْ
يَعْلَمُ أَنَّ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَاءٍ فَمِنْ عِنْدِ رَبِّهِ وَمَا مَشَهُ مِنْ عَقُوبَةٍ فَبِسُوءِ
جَنَائِدِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ وَخَيْرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ وَ
خَرِيعةَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى رَحْمَتِهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّكَ

[۱] مکارم الاُخلاق/ 332/ صلاة اخرى..... من: 332

[۲] مکارم الاُخلاق/ 339/ صلاة الخوف من العالم..... من: 339

[۳] مکارم الاُخلاق/ 339/ صلاة الخوف من العالم..... من: 339

تَذَبْتُ إِلَى فَضْلِكَ وَأَمَرْتُ بِدُعَائِكَ وَطَوَّعْتُ الْإِجَابَةَ لِعِبَادِكَ وَلَمْ
 تُخَيِّبْ مَنْ فَرَعَ إِلَيْكَ بِرَغْبَةٍ وَقَصَدَ إِلَيْكَ بِحَاجَةٍ وَلَمْ تُرْجِعْ يَدَ طَالِبَةٍ
 صِفْراً مِنْ عَطَائِكَ وَلَا خَائِبَةً مِنْ بَحْلِ هَبَائِكَ وَأَتَى رَاحِلٌ رَحَلَ إِلَيْكَ
 فَلَمْ يَجِدْكَ قَرِيباً أَوْ أَتَى وَافِدٌ وَقَدَّ عَلَيْكَ فَأَقْتَطَعْتَهُ عَوَائِدَ الرِّدِّ دُونَكَ
 بَلْ أَتَى مُخْتَفِرٌ مِنْ فَضْلِكَ لَمْ يُجِمْهِ فَيُضْ جُودِكَ وَأَتَى مُسْتَنْبِطٌ لِمَزِيدِكَ
 أَكْدَى دُونَ اسْتِمَاحَةٍ سِجَالِ عَطِيَّتِكَ اللَّهُمَّ وَقَدْ قَصَدْتُ إِلَيْكَ
 بِرَغْبَتِي وَقَرَعْتُ بَابَ فَضْلِكَ يَدُ مَسْأَلِي وَتَاجَاكَ بِمُشْوَعِ الْإِسْتِكَانَةِ
 قَلْبِي وَوَجَدْتُكَ خَيْرَ شَفِيعٍ لِي إِلَيْكَ وَقَدْ عَلِمْتُ مَا يُخَدُّ مِنْ ظِلْمَتِي
 قَبْلَ أَنْ يَخْطُرَ بِفِكْرِي أَوْ يَقَعَ فِي خَلْدِي فَصَلِّ اللَّهُمَّ دُعَائِي إِلَيْكَ بِإِجَابَتِي
 وَاشْفَعْ مَسْأَلَتِي بِنُجْحِ ظِلْمَتِي اللَّهُمَّ وَقَدْ شَمَلْنَا زَيْغَ الْفِتَنِ وَاسْتَوْلَتْ
 عَلَيْنَا غَشْوَةُ الْحَيَرَةِ وَقَارَعَنَا الدُّلُّ وَالصَّغَارُ وَحَكَمَ عَلَيْنَا غَيْرُ
 الْمَأْمُونِينَ فِي دِينِكَ وَابْتَزَّ أُمُورَنَا مَعَادِنُ الْأُتُنِ عَنْ عَظَلِ حُكْمِكَ وَ
 سَعَى فِي إِتْلَافِ عِبَادِكَ وَإِفْسَادِ بِلَادِكَ اللَّهُمَّ وَقَدْ عَادَفَيْنَا دَوْلَةَ بَعْدَ
 الْقِسْمَةِ وَإِمَارَتَنَا غَلَبَتِ بَعْدَ الْمَشُورَةِ وَغَدَا مِيرَاثًا بَعْدَ الْإِخْتِيَارِ
 لِلْأُمَّةِ فَاشْفُرِيَّتِ الْمَلَاهِي وَالْمَعَارِفِ بِسَهْمِ الْيَتِيمِ وَالْأَرْمَلَةِ وَحَكَمَ
 فِي أَبْشَارِ الْمُؤْمِنِينَ أَهْلَ الذِّمَّةِ وَوَلَّى الْقِيَامَ بِأُمُورِهِمْ فَاسْقِ كُلَّ
 قَبِيلَةٍ فَلَا ذَائِدٍ يَذُودُهُمْ عَنْ هَلَكَةٍ وَلَا رَاغٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ وَ
 لَا ذُو شَفَقَةٍ يُشْفِعُ الْكَبِدَ الْحَرَّى مِنْ مَسْغَبَةٍ فَهُمْ أُولُو طَرَجٍ بِدَارِ
 مَضِيعَةٍ وَأَسْرَاءِ مَسْكَنَةٍ وَخُلَفَاءِ كَابَةِ وَذِلَّةِ اللَّهُمَّ وَقَدْ اسْتَخْصَدَ زَرْعُ
 الْبَاطِلِ وَبَلَغَ نَهَائَتَهُ وَاسْتَخَكَمَ عُمُودُهُ وَاسْتَجَمَعَ طَرِيدُهُ وَخَذَفَ

وَلِيَدُهُ وَبَسَقَ فَرْعُهُ وَضَرَبَ بِحِزَابِهِ اللَّهُمَّ فَأَنْجِ لَهُ مِنَ الْحَقِّ يَدًا حَاصِدَةً
تَضْرَعُ قَائِمَتَهُ وَتَهْلِسُ سُوقَهُ وَتَجْبُ سَنَامَهُ وَتَجْدَعُ مَرَامَتَهُ لِيَسْتَخْفِيَ
الْبَاطِلُ بِقُبْحِ صُورَتِهِ وَيُظْهَرَ الْحَقُّ بِحُسْنِ جَلِيلَتِهِ اللَّهُمَّ وَلَا تَدْعُ لِلْجُورِ
دِعَامَةً إِلَّا قَصَصَتَهَا وَلَا جُنَّةً إِلَّا هَتَكَتَهَا وَلَا كَلِمَةً مُجْتَبِعَةً إِلَّا فَزَعَتَهَا وَلَا
سَرِيَّةً ثَقِيلًا إِلَّا خَفَفَتَهَا وَلَا قَائِمَةً عَلُوًّا إِلَّا حَطَّطَتَهَا وَلَا رَافِعَةً عَلِيمًا إِلَّا
نَكَّسَتَهَا وَلَا خَضِرَاءَ إِلَّا أَبْرَقَتَهَا اللَّهُمَّ فَكَوِّرْ شَمْسَهُ وَحُطِّ نُورَهُ وَاطْمَسْ
ذِكْرَهُ وَازِمِ بِالْحَقِّ رَأْسَهُ وَفُضْ جُيُوشَهُ وَأَرْعِبْ قُلُوبَ أَهْلِهِ اللَّهُمَّ وَلَا
تَدْعُ مِنْهُ بَقِيَّةً إِلَّا أَفْنَيْتَ وَلَا بَنِيَّةً إِلَّا سَوَيْتَ وَلَا حَلْقَةً إِلَّا أَفْصَنْتَ وَ
لَا سِلَاحًا إِلَّا أَفْلَلْتَ وَلَا كُرَاعًا إِلَّا اجْتَحَكَتَ وَلَا حَامِلَةً عَلِيمًا إِلَّا نَكَّسْتَ
اللَّهُمَّ وَارِنَا أَنْصَارَهُ عِبَادِيْدَ بَعْدَ الْآلِفَةِ وَشَتَّى بَعْدَ اجْتِمَاعِ الْكَلِمَةِ وَ
مُقْبِعِي الرُّءُوسِ بَعْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْأُمَمَةِ وَاسْفِرْ لَنَا عَنْ نَهَارِ الْعَدْلِ وَ
أَرِنَاكَ سِرْمَدًا لَا ظُلْمَةَ فِيهِ وَنُورًا لَا شَوْبَ مَعَهُ وَأَهْطِلْ عَلَيْنَا تَأْشِئَتَهُ وَ
أَنْزِلْ عَلَيْنَا بَرَكَتَهُ وَأَدِلْ لَهُ مَعْنَى نَاوَاهُ وَأَنْصُرْهُ عَلَى مَنْ عَادَاهُ اللَّهُمَّ وَ
أُظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَأَصْبِحْ بِهِ فِي غَسَقِ الظُّلَمِ وَبِهِمُ الْخَيْرَةُ اللَّهُمَّ وَأُخِي بِهِ
الْقُلُوبَ الْمُنِيَّةَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُتَفَرِّقَةَ وَالْأَرَءَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ وَأَقِمْ بِهِ
الْحُدُودَ الْمُعْظَلَّةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَّةَ وَأَشْبِعْ بِهِ الْخِيَاصَ السَّاعِبَةَ وَ
أَرْخِ بِهِ الْأَبْدَانَ الْمُتَعَبَّةَ كَمَا أَلْهَمْتَنَا بِذِكْرِهِ وَأَحْطَرْتَ بِهَا لِنَادُعَاءِكَ
لَهُ وَوَقَّعْتَنَا لِلدُّعَاءِ إِلَيْهِ وَحَيَّاشَةَ أَهْلِ الْغَفْلَةِ عَلَيْهِ وَأَسْكَنْتَ فِي
قُلُوبِنَا مَحَبَّتَهُ وَالطَّمَعِ فِيهِ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ لِإِقَامَةِ مَرَامِهِمُ اللَّهُمَّ
فَاقْبَلْ لَنَا مِنْهُ عَلَى أَحْسَنِ يَقِينٍ يَا مُحَقِّقَ الظُّنُونِ الْحَسَنَةِ وَيَا مُصَدِّقَ

الْأَمَالِ الْمُبِطَّةِ اللَّهُمَّ وَأَكْذِبْ بِهِ الْمُتَأَلِّينَ عَلَيْكَ فِيهِ وَأَخْلِفْ بِهِ
 ظُنُونِ الْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِكَ وَالْأَيْسِينَ مِنْهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا سَبَباً مِنْ
 أَسْبَابِهِ وَعِلْماً مِنْ أَعْلَامِهِ وَمَعْقِلاً مِنْ مَعَاقِلِهِ وَنَظَرٍ وَجْهَنَا
 بِتَحْلِيلِيَّتِهِ وَأَكْرِمْنَا بِنُصْرَتِهِ وَاجْعَلْ فِيْنَا خَيْراً تُظْهِرُ تَالَهُ وَبِهِ وَلَا
 تُخْشِي بِنَا حَاسِدِي النِّعَمِ وَالْمُتَرَبِّصِينَ بِنَا حُلُولِ النَّدَمِ وَتُرُوءِ
 الْمُثَلِّ فَقَدْ تَرَى يَا رَبِّ بَرَاءَةَ سَاحَتِنَا وَخُلُوءَ دُرْعَتِنَا مِنَ الْإِطْمَارِ لَهُمْ
 عَلَى إِحْنَةٍ وَالتَّئِبِي لَهُمْ وَقُوعَ جَائِحَةٍ وَمَا تَنَازَلَ مِنْ تَحْصِينِهِمْ
 بِالْعَافِيَةِ وَمَا أَصْبُوا لَنَا مِنْ انْتِهَازِ الْفُرْصَةِ وَطَلَبِ الْوُثُوبِ بِنَا عِنْدَ
 الْغَفْلَةِ اللَّهُمَّ وَقَدْ عَرَفْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا وَبَصُرْتَنَا مِنْ عُيُوبِنَا جَلَالاً
 تُخْشَى أَنْ تَقْعُدَ بِنَا عَنِ اسْتِجَابِ إِجَابَتِكَ وَأَنْتَ الْمُتَقَضِّلُ عَلَى غَيْرِ
 الْمُسْتَحْقِقِينَ وَالْمُبْتَدِءُ بِالْإِحْسَانِ غَيْرِ السَّائِلِينَ فَأَيُّ لَنَا فِي أَمْرِنَا عَلَى
 حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُودِكَ وَفَضْلِكَ وَامْتِنَانِكَ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَ
 تَحْكُمُ مَا تُرِيدُ إِنَّا إِلَيْكَ رَاغِبُونَ وَمِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِنَا تَائِبُونَ اللَّهُمَّ وَ
 الدَّاعِي إِلَيْكَ وَالْقَائِمُ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبَادِكَ الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَتِكَ
 الْمُحْتَاجُ إِلَى مَعُونَتِكَ عَلَى طَاعَتِكَ إِذِ ابْتَدَأْتَهُ بِبِعْمَتِكَ وَالْبَسْتَهُ
 أَلْوَابِ كَرَامَتِكَ وَالْقَبِيَّتِ عَلَيْهِ مَحَبَّةَ طَاعَتِكَ وَثَبَّتْ وَطْأَتَهُ فِي الْقُلُوبِ
 مِنْ مَحَبَّتِكَ وَوَفَّقْتَهُ لِلْقِيَامِ بِمَا أَعْظَصَ فِيهِ أَهْلُ زَمَانِهِ مِنْ أَمْرِكَ وَ
 جَعَلْتَهُ مَفْرَعاً لِمَظْلُومِي عِبَادِكَ وَنَاصِراً لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَيْرَكَ وَ
 مُجِدِّداً لِمَا عَظِلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشِيداً لِمَا رُدَّ مِنْ أَعْلَامِ سُنَنِ
 نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَامُكَ وَصَلَوَاتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكَاتُكَ فَاجْعَلْهُ

اللَّهُمَّ فِي حَصَانَةٍ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ وَأَشْرِقِي بِهِ الْقُلُوبَ الْمُغْتَلِفَةَ مِنْ
 بُغَاةِ الدِّينِ وَبَلِّغِي بِهِ أَفْضَلَ مَا بَلَغْتَ بِهِ الْقَائِمِينَ بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْبَاعِ
 النَّبِيِّينَ اللَّهُمَّ وَأَذِلِّي بِهِ مَنْ لَمْ تُسْهِمْ لَهُ فِي الرُّجُوعِ إِلَى مَحَبَّتِكَ وَمَنْ
 نَصَبَ لَهُ الْعَدَاوَةَ وَارْمِ بِمَحَبَّتِكَ الدَّامِغَ مَنْ أَرَادَ الثَّالِيَةَ عَلَى دِينِكَ
 بِإِذْلَالِهِ وَتَشْتِيتِ جَمْعِهِ وَاغْضَبِ لِمَنْ لَا يَرَّةَ لَهُ وَلَا طَائِلَةَ وَعَادِي
 الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِيكَ مَتَا مِنْكَ عَلَيْهِ لَا مَتَا مِنْهُ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ
 فَكَمَا نَصَبَ نَفْسَهُ غَرَضاً فِيكَ لِلْأَبْعَدِينَ وَجَادَ بِبَذْلِ مُهَجَّتِهِ لَكَ فِي
 الذَّنْبِ عَنْ حَرِيمِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَدَّ شَرَّ بُغَاةِ الْمُزْتَدِينَ الْمُرِيدِينَ حَتَّى
 أُخْفِيَ مَا كَانَ جُهَرَ بِهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَأُبْدِيَ مَا كَانَ نَبْذَهُ الْعُلَمَاءُ وَرَاءَ
 ظُهُورِهِمْ مِمَّا أَخَذَتْ مِيقَاتُهُمْ عَلَى أَنْ يُبَيِّنُوهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوهُ
 دَعَا إِلَى إِفْرَادِكَ بِالطَّاعَةِ وَالْأَلَا يُجْعَلَ لَكَ شَرِيكاً مَنْ خَلَقَكَ يَعْزُومُ عَلَى
 أَمْرِكَ مَعَ مَا يَتَجَرَّعُهُ فِيكَ مِنْ مَرَارَاتِ الْغَيْظِ الْجَارِحَةِ بِمَوَاسِ
 إِحْوَاسِ الْقُلُوبِ وَمَا يَعْتَوِرُهُ مِنَ الْغُيُومِ وَيَفْرُغُ عَلَيْهِ مِنْ أَحْدَاثِ
 الْخُطُوبِ وَيَشْرِقُ بِهِ مِنَ الْغُصَصِ الَّتِي لَا تَبْتَلِعُهَا الْخُلُوقُ وَلَا تَحْنُو
 عَلَيْهَا الضُّلُوعُ مِنْ نَظَرَةٍ إِلَى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِكَ وَلَا تَنَالُهُ يَدُهُ بِتَغْيِيرِهِ وَرَدِّهِ
 إِلَى مَحَبَّتِكَ فَاشْدُدِ اللَّهُمَّ أَرْزَهُ بِنَصْرِكَ وَأَطْلِ بَاعَهُ فِيمَا قَصَرَ عَنْهُ مِنْ
 إِظْرَادِ الرَّائِعِينَ جَمَاكَ وَزِدْهُ فِي قُوَّتِهِ بِسَطَّةٍ مِنْ تَأْيِيدِكَ وَلَا تُوجِشْنَا
 مِنْ أَنْسِهِ وَلَا تَخْتَرِمُهُ دُونَ أَمْلِهِ مِنَ الصَّلَاحِ الْفَاسِقِ فِي أَهْلِ مِلَّتِهِ وَ
 الْعَدْلِ الظَّاهِرِ فِي أُمَّتِهِ اللَّهُمَّ وَشَرِّفْ بِمَا اسْتَقْبَلَ بِهِ مِنَ الْقِيَامِ
 بِأَمْرِكَ لَدَى مَوْقِفِ الْحِسَابِ مُقَامَهُ وَسَرِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ

إِلَهِي بِرُؤُوسِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَأَجْزِلَ لَهُ عَلَى مَا رَأَيْتَهُ قَلَمًا بِوَمِنْ
 أَمْرِكَ ثَوَابَهُ وَابْنِ قُرْبٍ دُنُوهُ مِنْكَ فِي حَيَاتِهِ وَارْحَمِ اسْتِغَاثَتَنَا مِنْ بَعْدِهِ
 وَاسْتِغْذَاءَنَا لِمَنْ كُنَّا نَقْبَعُهُ بِوَإِذَا أَفْقَدْتَنَا وَجْهَهُ وَبَسَطْتَ أَيْدِي مَنْ
 كُنَّا نَبْسُطُ أَيْدِيَنَا عَلَيْهِ لِنُرْدَهُ عَنْ مَعْصِيَتِهِ وَافْتِرَاقِنَا | افْتَرَقْنَا | بَعْدَ
 الْأَلْفَةِ وَالْإِجْتِمَاعِ تَحْتَ ظِلِّ كَتِفِهِ وَتَلَهَّفْنَا عِنْدَ الْقَوْبِ عَلَى مَا أَفْعَدْتَنَا
 عَنْهُ مِنْ نُصْرَتِهِ وَطَلَبْنَا مِنَ الْيَوْمِ بِحَقِّ مَا لَا سَبِيلَ لَنَا إِلَى رَجْعَتِهِ وَ
 اجْعَلْهُ اللَّهُمَّ فِي أَمْنٍ يَتَأَيَّسُ عَلَيْهِ مِنْهُ وَرُدَّ عَنْهُ مِنْ سِهَامِ التَّكَايِدِ
 مَا يُوجِّهُهُ أَهْلُ الشَّنَانِ إِلَيْهِ وَإِلَى شُرَكَائِهِ فِي أَمْرِهِ وَمُعَاوِيَةِ عَلَى طَاعَةِ
 رَبِّهِ الَّذِينَ جَعَلْتَهُمْ سِلَاحَهُ وَحِصْنَهُ وَمَفْزَعَهُ وَأُنْسَهُ الَّذِينَ سَلَّوْا عَنِ
 الْأَهْلِ وَالْأَوْلَادِ وَجَفَّوْا الْوَطْنَ وَعَظَلُوا الْوَيْدَ مِنَ الْبِهَادِ وَرَفَضُوا
 تِجَارَاتِهِمْ وَأَضْرَوْا بِمَعَايِشِهِمْ وَفَقِنُوا فِي أُنْدِيَتِهِمْ بِغَيْرِ غَيْبَةٍ عَنْ
 مِصْرِهِمْ وَخَالَفُوا الْبَعِيدَ بِمَنْ عَاضَدَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ وَقَلَّوْا الْقَرِيبَ
 بِمَنْ صَدَّ عَنْهُمْ وَعَنِ جِهَتِهِمْ فَاتْتَلَفُوا بَعْدَ التَّدَابُرِ وَالتَّقَاطُعِ فِي
 دَهْرِهِمْ وَقَلَّوْا الْأَسْبَابَ الْمُتَّصِلَةَ بِعَاجِلِ حُطَامِ الدُّنْيَا فَاجْعَلْهُمْ
 اللَّهُمَّ فِي أَمْنٍ حِرْزِكَ وَظِلِّ كَتِفِكَ وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِمْ
 بِالْعَدَاوَةِ مِنْ عِبَادِكَ وَأَجْزِلَ لَهُمْ عَلَى دَعْوَتِهِمْ مِنْ كِفَايَتِكَ وَ
 مَعُونَتِكَ وَأَيِّدْهُمْ بِتَأْيِيدِكَ وَنَصْرِكَ وَارْهَقْ بِحَقِّهِمْ بَاطِلَ مَنْ أَرَادَ
 إِظْفَاءَ نُورِكَ اللَّهُمَّ وَامْلَأْ كُلَّ أُفْقٍ مِنَ الْأَفَاقِ وَقُطْرٍ مِنَ الْأَقْطَارِ قِسْطًا
 وَعَدْلًا وَمَرْحَمَةً وَفَضْلًا وَاشْكُرْهُمْ عَلَى حَسْبِ كَرَمِكَ وَجُودِكَ مَا
 مَنَنْتَ بِهِ عَلَى الْقَائِمِينَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبَادِكَ وَادْخَرْتَ لَهُمْ مِنْ ثَوَابِكَ

مَا تَرْفَعُ لَهُمْ بِهِ الدَّرَجَاتِ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيدُ. [۱] وَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِدُّ هَذِهِ
الثُّنْبَةَ حَيْثُ امْتَحَنَتْ دَلَالَتُهَا وَكَرَسَتْ أَعْلَامُهَا وَعَفَتْ إِلَّا ذِكْرَهَا وَ
يَلَاوَةَ الْحُجَّةِ بِهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِدُّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مُسْتَبِيهَاتٍ تَقْطَعُنِي دُونَكَ
وَمُبِطَاتٍ أَقْعَدُنِي عَنْ إِبْجَابِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عِنْدَكَ لَا يَزُولُ حُلُّ إِلَيْكَ
إِلَّا بِزَادٍ وَأَنَّكَ لَا تَحْجُبُ عَنْ خَلْقِكَ إِلَّا أَنْ تَحْجُبَهُمُ الْأَعْمَالُ دُونَكَ وَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ زَادَ الرَّاحِلِ إِلَيْكَ عَزْمُ إِرَادَةٍ يُخْتَارُكَ بِهَا وَيَصِيرُ بِهَا إِلَى مَا
يُؤَدِّي إِلَيْكَ اللَّهُمَّ وَقَدْ تَأَدَّاكَ بِعَزْمِ الْإِرَادَةِ قَلْبِي وَاسْتَبَقَنِي نِعْمَتُكَ
بِفَهْمِ حُجَّتِكَ لِسَانِي وَمَا تَيْسَّرَ لِي مِنْ إِرَادَتِكَ.

اللَّهُمَّ فَلَا أُخْتَلِجُ عَنْكَ وَأَنَا أَوْثَمُكَ وَلَا أُخْتَلَبُجُ عَنْكَ وَأَنَا
أَتَحَرَّاكَ اللَّهُمَّ وَأَيَّدْنَا بِمَا تَسْتَغْرِجُ بِهِ فَاقَةَ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوبِنَا وَ
تَنَعُّشَنَا مِنْ مَصَارِعِ هَوَائِهَا وَتَهْدِيَهُ بِهَ عَنَّا مَا شِئِدَ مِنْ بُنْيَانِهَا وَ
تَسْقِيَنَا بِكَائِيسِ السَّلَوةِ عَنْهَا حَتَّى نُخْلَصَنَا لِعِبَادَتِكَ وَتُورَثَنَا مِيرَاثَ
أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ صَرَفْتَ لَهُمُ الْمَنَازِلَ إِلَى قُضِيكَ وَأَنْسَتْ وَخَشَعَتْهُمْ
حَتَّى وَصَلُوا إِلَيْكَ.

اللَّهُمَّ وَإِنْ كَانَ هَوَى مِنْ هَوَى الدُّنْيَا أَوْ فِتْنَةٌ مِنْ فِتْنَتِهَا عَلِقْ
بِقُلُوبِنَا حَتَّى قَطَعْنَا عَنْكَ أَوْ حَجَبْنَا عَنْ رِضْوَانِكَ أَوْ قَعَدَ بِنَا عَنْ
إِبْجَابِكَ اللَّهُمَّ فَاقْطَعْ كُلَّ حَبْلٍ مِنْ حَبَالِهَا جَذَبْنَا عَنْ طَاعَتِكَ وَ

أَعْرِضْ بِقُلُوبِنَا عَنْ أَذَاءِ فَرَاثِيكَ وَاسْقِنَا عَنْ ذَلِكَ سَلَوَةً وَصَبْرًا
يُورِكُنَا عَلَى عَفْوِكَ وَيَقْوِمُنَا عَلَى مَرْضَاتِكَ إِنَّكَ وَلِيُّ ذَلِكَ.
اللَّهُمَّ وَاجْعَلْنَا قَائِمِينَ عَلَى أَنْفُسِنَا بِأَحْكَامِكَ حَتَّى تَسْقُطَ عَنَّا
مُؤَنَ النَّعَاصِي وَافْتِجِ الْأَهْوَاءَ أَنْ تَكُونَ مُسَاوِرَةً وَهَبْ لَنَا وَطْئَ أَثَارِ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاللَّهُوَقَ بِهِمْ حَتَّى تَرْفَعَ لِلدِّينِ أَعْلَامَهُ
ابْتِغَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي عِنْدَكَ اللَّهُمَّ فَمَنْ عَلَيْنَا يَوْطِي أَثَارِ سَلَفِنَا وَ
اجْعَلْنَا خَيْرَ فَرَطٍ لِمَنْ اتَّخَذَ بِنَافٍ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَذَلِكَ عَلَمُكَ
سَهْلٌ يَسِيرٌ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ
الْأَبْرَارِ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا. [1]

۵۔ دعائے ندبہ:

جملہ دعاؤں میں سے ایک دعا ندبہ ہے جو کتاب زاد العاد میں ذکر ہوئی ہے۔ اسے جمعہ کے دن، روز عید فطر اور غدیر کے دن پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ فرار بحار میں سید ابن طاووس نے بعض علماء سے روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن علی بن ابی قوہ کہتا ہے کہ میں نے اس دعا کو محمد بن الحسین بن سفیان بزوفردی کی کتاب سے نقل کیا ہے یا رہے یہ دعا امام زمانہ کے لئے ہے۔ اور چار دیووں پر پڑھنا مستحب ہے۔ نیز عالم بزرگ نوری نے اپنی کتاب تحفہ الزائر میں مصباح الزائر سے نقل کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ، وَآلِهِ وَ

سَلَّمَ تَسْلِيمًا، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا جَرَى بِهِ قَضَاؤُكَ فِيْ اَوَّلِيَّائِكَ
 الَّذِيْنَ اسْتَغْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَ دِيْنِكَ، اِذْ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ
 مَا عِنْدَكَ مِنَ التَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، الَّذِي لَا زَوَالَ لَهُ، وَلَا اَضْمَحْلَالَ، بَعْدَ
 اَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الرُّهْدَ فِيْ كَرَجَاتِ هَذِهِ الدُّنْيَا الدَّيْتَةِ، وَ زُخْرُفِهَا وَ
 زِبْرَجِهَا، فَشَرَطُوا لَكَ ذَلِكَ، وَعَلِمْتَ مِنْهُمْ الْوَفَاءَ بِهِ، فَقَبِلْتَهُمْ وَ
 قَرَّبْتَهُمْ، وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ، وَ الثَّنَاءَ الْجَمِيْلَ، وَ اَهْبَطْتَ عَلَيْهِمُ
 مَلَائِكَتَكَ، وَ كَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ، وَ رَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ، وَ جَعَلْتَهُمُ الذَّرِيْعَةَ
 اِلَيْكَ، وَ الْوَسِيْلَةَ اِلَى رِضْوَانِكَ، فَبَعْضُ اَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ، اِلَى اَنْ اُخْرِجْتَهُ
 مِنْهَا، وَ بَعْضُ حَمَلْتَهُ فِيْ فُلِكَ وَ نَجَّيْتَهُ، وَ مَنْ اَمِنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ
 بِرَحْمَتِكَ، وَ بَعْضُ اَتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْلًا، وَ سَأَلْتَ لِسَانَ صِدْقِيْ فِي
 الْاٰخِرِيْنَ، فَاجَبْتَهُ وَ جَعَلْتَ ذَلِكَ عَلِيًّا، وَ بَعْضُ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةِ تَكْوِيْنٍ، وَ
 جَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ رِذَاءً وَ وَزِيْرًا، وَ بَعْضُ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ، وَ اَتَيْتَهُ
 الْبَيِّنَاتِ، وَ اَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ، وَ كُلُّ شَرَعْتَ لَهُ شَرِيْعَةً، وَ نَهَجْتَ لَهُ
 مِنْهَا جَا، وَ تَخَيَّرْتَ لَهُ اَوْصِيَاءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ، مِنْ مُدَّةٍ اِلَى
 مُدَّةٍ اِقَامَةً لِدِيْنِكَ، وَ حُجَّةً عَلَى عِبَادِكَ، وَ لِقَاءً يَزُوْلُ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ
 وَ يَغْلِبُ الْبَاطِلُ عَلَى اَهْلِهِ، وَ لَا يَقُوْلُ اَحَدٌ لَوْ لَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا
 مُنْذِرًا، وَ اَقْنَتَ لَنَا عُلَمَاءَ هَادِيًّا، فَتَتَّبِعْ اَيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَذِلَّ وَ تَخْزَى
 اِلَى اَنْ اَنْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلَى حَبِيْبِكَ وَ نَجِيْبِكَ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ
 فَكَانَ كَمَا اَنْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ وَ صَفُوَّةَ مَنْ اصْطَفَيْتَهُ، وَ اَفْضَلَ
 مِنْ اجْتَنَبْتَهُ، وَ اَكْرَمَ مِنْ اعْتَمَدْتَهُ، قَدَّمْتَهُ عَلَى اَنْبِيَائِكَ، وَ بَعَثْتَهُ اِلَى

الْفُقَلَانِ مِنْ عِبَادِكَ، وَأَوْطَانَهُ مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ، وَسَعَرْتَ لَهُ
الْبُرَاقَ، وَعَرَجْتَ بِرُوحِهِ إِلَى سَمَائِكَ، وَأَوْدَعْتَهُ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ
إِلَى انْقِضَاءِ خَلْقِكَ، ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ وَخَفَفْتَهُ بِجَهَنَّمَ آتِيْلَ وَمِيكَائِيلَ
وَالْمُسَوِّمِينَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ، وَوَعَدْتَهُ أَنْ تُظْهِرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ، وَلَوْ
كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ بَرَأْتَهُ مُبَوَّأَ صِدْقِي مِنْ أَهْلِهِ، وَجَعَلْتَ لَهُ وَ
لَهُمْ أَوَّلَ بَيْتٍ وَضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا، وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، فِيهِ
آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ، مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ، وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا، وَقُلْتُ إِنَّمَا يَرِيدُ
اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا، ثُمَّ
جَعَلْتَ أَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، مَوْدَعَهُمْ فِي كِتَابِكَ، فَقُلْتَ، قُلْ
لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، وَقُلْتُ: مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ
أَجْرِ قَهْوٍ لَكُمْ، وَقُلْتُ: مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ، إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ
إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا، فَكَاتَبُواهُمْ السَّبِيلَ إِلَيْكَ، وَالْمَسْلُوكَ إِلَىٰ رِطْوَانِكَ، فَلَمَّا
انْقَضَتْ أَيَّامُهُ أَقَامَ وَلِيُّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا
هَاجِرًا، إِذْ كَانَ هُوَ الْمُتَنَبِّهَ وَلكلِّ قَوْمٍ هَادٍ، فَقَالَ: وَالْمَلَأَ أَمَامَهُ مَنْ
كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانصُرْ
مَنْ نَصَرَهُ، وَاحْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، وَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَكَا تَبِيَّةَ فَعَلِيَ أَمِيرُهُ
وَقَالَ: أَكَاوَعِي مِنْ شَهْرَةٍ وَاحِدَةٍ، وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْ شَهْرٍ شَتَّى، وَآخِلُهُ
مَحَلُّ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا
أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَرُوحَهُ ابْنَتُهُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، وَآخِلٌ لَهُ مِنْ
مَسْجِدِهِ مَا حَلَّ لَهُ، وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ، ثُمَّ أَوْدَعَهُ عِلْمَهُ وَحِكْمَتَهُ

فَقَالَ: أَمَا مَدِينَةُ الْعُلَمِ وَعَلَى بَابِهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا
 مِنْ بَابِهَا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ أَخِي، وَوَصِيي، وَوَارِثِي، لِحُكْمِكَ مِنْ لَحْيِي، وَحُكْمِكَ مِنْ
 دَرَمِي، وَسِلْمِكَ سِلْمِي، وَحَرْبِكَ حَرْبِي، وَالْإِيمَانُ مُخَالِطُ لِحْنِكَ وَحُكْمِكَ، كَمَا
 خَالَطَ لَحْيِي وَدَرَمِي، وَأَنْتَ غَدَا عَلَى الْخَوْضِ خَلِيفَتِي، وَأَنْتَ تَقْبِضُ دِينِي، وَ
 تُنْجِزُ عِدَاتِي، وَشَيْعَتُكَ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ مُنْبِطَّةٌ، وَجُوهُهُمْ حَوْلِي فِي
 الْجَنَّةِ، وَهُمْ جِزَائِي، وَلَوْلَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ يُعْرِفِ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدِي، وَكَانَ
 بَعْدَهُ هُدًى مِنَ الضَّلَالِ، وَنُورًا مِنَ الْعَمَى، وَحَبْلَ اللَّهِ الْمَتِينِ، وَصِرَاطَهُ
 الْمُسْتَقِيمَ، لَا يُسْبِقُ بِقَرَابَةٍ فِي رَحِمِهِ، وَلَا بِسَابِقَةٍ فِي دِينِهِ، وَلَا يُلْحَقُ فِي
 مَنْقَبَةٍ مِنْ مَنَاقِبِهِ، يُخَذُّوْا حُلُوَ الرُّسُولِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا، وَ
 يُقَاتِلُ عَلَى الثَّأْوِيلِ، وَلَا تَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَئِيمٌ، قَدْ وَثَّرَ فِيهِ صَنَادِيدَ
 الْعَرَبِ، وَ قَتَلَ أَبْطَالَهُمْ، وَكَأَوْشَ كُؤُوبَانَهُمْ، فَأَوْدَعَ قُلُوبَهُمْ أَحْقَادًا،
 بُدْرِيَّةً وَخَيْرِيَّةً، وَحَنِينِيَّةً وَغَيْرَهُنَّ، فَأَهْبَكَ عَلَى عَدَاوَتِهِ، وَ أَكْبَفَ
 عَلَى مُنَابَذَتِهِ، حَتَّى قَتَلَ الثَّاكِيظِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالنَّارِقِينَ، وَلَمَّا قَطَعَ
 نَحْبَهُ وَ قَتَلَهُ أَشَقَى الْأَخِيرِينَ، يَتَّبِعُ أَشَقَى الْأَوَّلِينَ، لَمْ يُتِمَّ قَوْلَ أَمْرِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فِي الْهَادِيَيْنِ بَعْدَ الْهَادِيَيْنِ، وَ الْأُمَّةُ مُعَوَّرَةٌ عَلَى
 مَقَرِّهِ، مُجْتَمِعَةٌ، عَلَى قَطِيعَةٍ رَحِمَهُ، وَ إِقْصَاءَ وَلِيِّهِ، إِلَّا الْقَلِيلُ يَكُنْ وَفِي
 لِرِ عَايَةِ الْحَقِّ فِيهِمْ، فَقَتِلَ مَنْ قُبِلَ، وَسُيِّئَ مَنْ سُيِّئَ، وَأَقْصَى مَنْ أَقْصَى، وَ
 حَزَى الْقَضَاءُ لَهُمْ، بِمَا يُزِيحِي، لَهُ حُسْنُ الْمَقْبُولَةِ، إِذْ كَانَتْ الْأَرْضُ يَلُو
 يُورِغُهَا مَنْ يَفْشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ
 وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا، وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، فَعَلَى

الْأَطَائِبِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا، فَلَيْتَبَكِ
 الْمَاكُونُ، وَإِيَّاهُمْ فَلَيْتَنْدُبِ الْقَادِبُونَ، وَلَيْفْلِهِمْ فَلَيْتَنْدِرِفِ الدُّمُوعُ،
 وَلَيْفَضْرِخِ الصَّارِخُونَ، وَيَضْجُ الصَّاجُونَ، وَيَعِجُّ الْعَاجُونَ، آئِنِ الْحَسَنِ
 آئِنِ الْحُسَيْنِ، آئِنِ أَبْنَاءِ الْحُسَيْنِ، صَاحِبِ بَعْدِ صَاحِجٍ، وَصَادِقِ بَعْدِ صَادِقٍ،
 آئِنِ السَّبِيلِ بَعْدَ السَّبِيلِ، آئِنِ الْخَيْرَةِ بَعْدَ الْخَيْرَةِ، آئِنِ الشُّمُوسِ
 الظَّالِمَةِ، آئِنِ الْأَنْجَمِ الْمُنِيرَةِ، آئِنِ الْأَنْجَمِ الزَّاهِرَةِ، آئِنِ أَعْلَامِ الدِّينِ، وَ
 قَوَاعِدِ الْعِلْمِ، آئِنِ بَقِيَّةِ اللَّهِ الَّتِي لَا تَقْلُوْ مِنْ الْعِزَّةِ الْهَادِيَةِ، آئِنِ الْمَعْدُ
 لِقَطْعِ دَابِرِ الظُّلْمَةِ، آئِنِ الْمُنْتَظَرِ لِإِقَامَةِ الْأَمِّ وَالْعَوَجِ، آئِنِ الْمُرْتَجَى
 لِإِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ، آئِنِ الْمُنْذَرِ لِتَجْدِيدِ الْفَرَائِضِ وَالشُّنَنِ، آئِنِ
 الْمُتَعَيَّرِ لِإِعَادَةِ الْبِلَّةِ وَالشَّرِيعَةِ، آئِنِ الْمُؤَمَّلِ لِأَحْيَاءِ الْكِتَابِ وَ
 جُدُودِهِ، آئِنِ مُخَيِّ مَعَالِمِ الدِّينِ وَأَهْلِهِ، آئِنِ قَاصِمِ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ، آئِنِ
 هَادِمِ أَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالتَّفَاقِ، آئِنِ مُبِيدِ أَهْلِ الْفُسُوقِ وَالْعِصْيَانِ وَ
 الظُّغْيَانِ، آئِنِ حَاصِدِ فُرُوعِ الْفَقْرِ وَالشَّقَاقِ، آئِنِ طَامِسِ أَثَارِ الزَّيْغِ وَ
 الْأَهْوَاءِ، آئِنِ قَاطِعِ حَبَائِلِ الْكُذْبِ وَالْإِفْتِرَاءِ، آئِنِ مُبِيدِ الْعَتَاةِ وَ
 الْمَرَدَّةِ، آئِنِ مُسْتَأْصِلِ أَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْإِحْدَادِ، آئِنِ مُعِزِّ
 الْأَوْلِيَاءِ وَمُزِيلِ الْأَعْدَاءِ، آئِنِ جَامِعِ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوَى، آئِنِ بَابِ اللَّهِ
 الَّذِي مِنْهُ يُؤْتَى، آئِنِ وَجْهِ اللَّهِ الَّذِي إِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْأَوْلِيَاءُ، آئِنِ السَّبَبِ
 الْمُتَّصِلِ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، آئِنِ صَاحِبِ يَوْمِ الْفَتْحِ وَظَاهِرِ رَايَةِ
 الْهُدَى، آئِنِ مُؤَلِّفِ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا، آئِنِ الطَّالِبِ بِدُخُولِ
 الْأَنْبِيَاءِ وَأَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، آئِنِ الطَّالِبِ بِدَمِ الْمُفْتُولِ بِكَرْبَلَاءِ، آئِنِ

الْمَنْصُورُ عَلَى مَنْ اعْتَدَى عَلَيْهِ وَافْتَرَى آيِنَ الْمُظْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا
 دَعَى آيِنَ صَدْرُ الْخَلَائِقِ دُورُ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى آيِنُ الْبَيْنِ النَّبِيُّ الْمُصْطَلَى وَابْنُ
 عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَزَّاءُ وَابْنُ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى يَا بَنِي آدَمَ وَأُمَّيْ وَ
 نَفْسِي لَكَ الْوَقَاءُ وَالْحَمَى يَا بَنِي السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَا بَنِي الثُّجَبَاءِ
 الْأَكْرَمِينَ يَا بَنِي الْهَدَاةِ الْمُهْدِيَيْنِ يَا بَنِي الْخَيْرَةِ الْمُهَذَّبِينَ يَا بَنِي
 الْغَطَارِفَةِ الْأَنْجَمِينَ يَا بَنِي الْأَطَائِبِ الْمُطَهَّرِينَ يَا بَنِي الْخَضَارِمَةِ
 الْمُنتَجِمِينَ يَا بَنِي الْقِمَاقِمَةِ الْأَكْرَمِينَ يَا بَنِي الْمُدُورِ الْمُبْدِيَةِ يَا بَنِي
 الشُّرُجِ الْمُضِيئَةِ يَا بَنِي الشُّهْبِ الْقَاقِمَةِ يَا بَنِي الْأَنْجَمِ الزَّاهِرَةِ يَا بَنِي
 السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ يَا بَنِي الْأَعْلَامِ اللَّاحِظَةِ يَا بَنِي الْعُلُومِ الْكَامِلَةِ يَا بَنِي
 الشُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ يَا بَنِي الْمَعَالِمِ الْمَأْثُورَةِ يَا بَنِي الْمُعْجَزَاتِ الْمَوْجُودَةِ يَا
 بَنِي الدَّلَائِلِ الْمَشْهُودَةِ يَا بَنِي الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَا بَنِي الْقَبَاءِ الْعَظِيمِ
 يَا بَنِي مَنْ هُوَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ لَدَى اللَّهِ عَلَى حَكِيمٍ يَا بَنِي الْآيَاتِ وَ
 الْمَبْتَلَاتِ يَا بَنِي الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَا بَنِي الْفَرَاحِينَ الْوَاضِحَاتِ
 الْبَاهِرَاتِ يَا بَنِي الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَا بَنِي الْقَعَمِ الشَّابِغَاتِ يَا بَنِي ظِلِّ
 الْمَحْكَمَاتِ يَا بَنِي يَسَّ وَالدَّارِيَاتِ يَا بَنِي الظُّلُومِ وَالْعَادِيَاتِ يَا بَنِي مَنْ كُنِيَ
 فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى كُنُوا وَاقْتَرَابُوا مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى لَيْتَ
 شِعْرِي آيِنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ الْقُلُوبُ بَلْ أَيْ أَرْضُ تُهْلِكُ أَوْ تُزَيُّ أَيْرُضُ
 أَوْ غَيْرَهَا أَمْ ذِي طُلُوعٍ عَزِيزٌ عَلَى أَنْ أَرَى الْخُلُقَ وَلَا تُزَيُّ وَلَا أَسْمَعُ لَكَ
 حَسِبَسًا وَلَا تَهْوِي عَزِيزٌ عَلَى أَنْ تُحِيطَ بِكَ دُونِي الْبَلُوعُ وَلَا يَقَالُكَ مِثْلِي
 ضَمِينٌ وَلَا شَكُوعُ بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ مُغَيِّبٍ لَمْ يَخْلُ مِثْلًا بِنَفْسِي أَنْتَ

مِنْ كَلْبٍ مَا تَرَى عَنَّا، بِنَفْسِي أَنْتَ أُمِّيَّةٌ شَائِي يَتَمَلَّى، مِنْ مُؤْمِنٍ وَ
 مُؤْمِنَةٍ ذَكَرُوا لِحَنَّا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ عَقِيدٍ عَزَّ لَا يُسَامَى، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ
 الرِّبْلِ مُجِدِّ لَا يُجَارَى، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ تِلَادٍ دِيمٍ لَا تُضَاهَى، بِنَفْسِي أَنْتَ
 مِنْ نَصِيفٍ شَرَفٍ لَا يُسَاوَى، إِلَى مَنَى أَحَارُ فِينِكَ يَا مُؤَلَّاهِي، وَإِلَى مَنَى وَأَتَى
 خِطَابٍ أَصِفُ فِينِكَ، وَأَتَى تَجْوَى عَزِيْزٍ عَلَى أَنْ أَجَابَ دُونَكَ وَأَكَاغِي عَزِيْزٍ
 عَلَى أَنْ أَبْكِيكَ وَتَحْدُثُكَ الْوَرَى، عَزِيْزٍ عَلَى أَنْ يَجْرِي عَلَيْكَ دُونَهُمْ مَا
 جَزَى، هَلْ مِنْ مُعِينٍ فَأُطِيلَ مَعَهُ الْعَوِيلَ وَ الْبُكَاءَ هَلْ مِنْ جَزْوَاجٍ
 فَأَسَاعِدَ جَزَعَهُ إِذَا خَلَا، هَلْ قَدِيفٌ عَيْنٍ فَسَاعِدُهَا عَيْنِي عَلَى الْقَدَى،
 هَلْ إِلَيْكَ يَأْتِي أَحْمَدُ سَبِيلُ فَتُغْلَى، هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمَ مَا مِنْكَ بِعِدَّةٍ فَتَنْخَلَى،
 مَنَى نَرُدُّ مَنَا هَلْكَ الرُّوْيَةُ فَتَرَوِي، مَنَى نَنْتَفِعُ مِنْ عَذْبِ مَا يَكُ فَقَدْ طَالَ
 الصَّدَى، مَنَى نَعَادِيكَ وَ نُرَاوُحُكَ فَتَغِيْرُ عَيْنًا، مَنَى تَرَانَا وَ تَرَاكَ، وَ قَدْ
 نَشَرْتَ لَوَاءَ الْقَضْرِ تُرَى، أَتَرَانَا نَحْفُ بِكَ، وَأَنْتَ تُوْمُ الْمَلَأَ، وَ قَدْ مَلَأَتْ
 الْأَرْضُ عَذْلًا، وَ أَذْقَتْ أَعْدَاكَ هَوَالًا وَ عِقَابًا، وَ أَكْبَرَتْ الْعَتَاةَ وَ مَحْدَةَ
 الْحَقِّ، وَ قَطَعَتْ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَ اجْتَمَعَتْ أَصُولُ الظَّالِمِينَ، وَ نَحْنُ
 نَقُولُ الْعَهْدُ لِلرَّبِّ الْعَالَمِينَ، اَللَّهُمَّ أَنْتَ كَفَّافُ الْكُرْبِ وَ الْهَلْوَى، وَ
 إِلَيْكَ اسْتَعْدَيْتُ فَعِنْدَكَ الْعُدْوَى، وَأَنْتَ رَبُّ الْآخِرَةِ وَ الدُّنْيَا، فَأَغِيْثْ يَا
 غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِينَ، عُيَيْدَكَ الْمُبْتَلَى، وَ أَرِهَ سَيِّدَةً يَا شَدِيْدَ الْقُوَى، وَ
 أَرِ لَ عَفْوَ الْإِنْسَى وَ الْجَوَى، وَ تَزِدْ غَلِيْلَهُ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى، وَ مَنْ
 إِلَيْهِ الرُّجْعَى وَ الْمُنْتَهَى، اَللَّهُمَّ وَ نَحْنُ عِبِيدُكَ الثَّائِقُونَ إِلَى وَلِيَّتِكَ
 الْمَذْكُورِ بِكَ، وَ بِنَيْبَتِكَ، خَلَقْتَهُ لَنَا عِصْمَةً وَ مَلَاذًا، وَ أَكْنَتْهُ لَنَا قِيَامًا وَ

مَعَاذًا، وَجَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ مَنَّا إِمَامًا، فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا، وَرَدُّكَ
بِذَلِكَ يَا رَبِّ إِكْرَامًا، وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّةً لَنَا مُسْتَقَرًّا وَمَقَامًا، وَأَتُومُّ
بِعَهْمَتِكَ بِتَقْدِيمِكَ إِلَاهُ أَمَامَنَا، حَتَّى تُورِدَنَا جَنَّاتِكَ وَمُرَافَقَةَ الشُّهَدَاءِ
مِنْ خُلَصَائِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَ
رَسُولِكَ السَّيِّدِ الْأَكْبَرِ، وَعَلَى أَبِيهِ السَّيِّدِ الْأَصْغَرِ، وَجَدِّتِهِ الصِّدِّيقَةِ
الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى مَنْ اصْطَفَيْتَ مِنْ
أَبَائِهِ الْبَرَّةِ، وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ وَأَكْمَلُ وَأَتَمُّ وَأَدْوَمُ وَأَكْثَرُ وَأَوْفَرُ، مَا
صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً
لَا غَايَةَ لِعَدَجِهَا، وَلَا نِهَاطَةَ لِمَدَجِهَا، وَلَا نَفَادَ لَامِدِهَا، اللَّهُمَّ وَلِّمْ بِهِ
الْحَقَّ وَأَذِخْ بِهِ الْبَاطِلَ، وَأَجِلْ بِهِ أَوْلِيَاءَكَ، وَأَخْلِلْ بِهِ أَعْدَاءَكَ، وَصَلِّ
اللَّهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَصَلَّةً تُؤَدِّي إِلَى مُرَافَقَةِ سَلَفِهِ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَأْخُذُ
بِحُجْرَتِهِمْ، وَيَمْكُثُ فِي ظِلِّهِمْ، وَأَعِنَّا عَلَى تَأْدِيَةِ حُقُوقِهِ إِلَيْهِ، وَالْإِجْتِهَادِ
فِي طَاعَتِهِ، وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَهَبْ لَنَا رَافِقَهُ وَ
رَحْمَتَهُ، وَدُعَائِهِ وَخَيْرُهُ مَا نَقَالُ بِهِ سَعَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَفَوْزًا عِنْدَكَ، وَ
اجْعَلْ صَلَاتَنَا بِهِ مَقْبُولَةً، وَكُتُوبَنَا بِهِ مَغْفُورَةً، وَدُعَائَنَا بِهِ مُسْتَجَابًا، وَ
اجْعَلْ أَرْزَاقَنَا بِهِ مَسْهُوظَةً، وَهُمُومَنَا بِهِ مَكْفِيَةً، وَخَوَافَنَا بِهِ مَقْطُوعَةً،
وَاقْبَلْ إِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا إِلَيْكَ، وَانْظُرْ إِلَيْنَا نَظْرَةً
رَحِيمَةً، نَسْتَغِيلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَا تَضِرْهَا عَنَّا بِهَيْبَتِكَ، وَ
اسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِكَرَمِهِ وَبِيَدِهِ رَيًّا رَوِيًّا
هَبِينًا، سَائِغًا لَا كَهْمَ أَبْعَدُهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

ترجمہ:

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے۔

حمد ہے خدا کیلئے جو جہانوں کا پروردگار ہے اور خدا ہمارے سردار اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت کرے اور بہت بہت سلام بھیجے اے معبود حمد ہے تیرے لئے کہ جاری ہوگی تیری قضاء و قدر تیرے اولیا کے بارے میں جن کو تو نے اپنے لئے اور اپنے دین کیلئے خاص کیا جب کہ انہیں اپنے ہاں سے وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو باقی رہنے والی ہیں جو نہ ختم ہوتی ہیں نہ کمزور پڑتی ہیں اس کے بعد کہ تو نے ان پر اس دنیا کے بے حقیقت مناصب جھوٹی شان و شوکت اور زینت سے دور رہنا لازم کیا پس انہوں نے یہ شرط پوری کی اور ان کی وفا کو تو جانتا ہے تو نے انہیں قبول کیا مقرب بنایا ان کے ذکر کو بلند فرمایا اور ان کی تعریفیں ظاہر کیں تو نے ان کی طرف اپنے فرشتے بھیجے ان کو وحی سے مشرف کیا ان کو اپنے علوم سے نوازا اور ان کو وہ ذریعہ قرار دیا جو تجھ تک پہنچائے اور وہ وسیلہ جو تیری خوشنودی تک لے جائے پس ان میں کسی کو جنت میں رکھا یہاں تک کہ اس سے باہر بھیجا کسی کو اپنی کشتی میں سوار کیا اور بچا لیا اور جو ان کے ساتھ تھے انہیں موت سے بچایا تو نے اپنی رحمت کے ساتھ اور کسی کو تو نے اپنا غلیل بنایا پھر دوسرے بھی زبان والوں نے تجھ سے سوال کیا جسے تو نے پورا فرمایا اسے بلند و بالا قرار دیا کسی کے ساتھ تو نے درخت کے ذریعے کلام کیا اور اس کے بھائی کو اس کا مددگار بنایا کسی کو تو نے بن باپ کے پیدا فرمایا اسے بہت سے معجزات دیئے اور روح القدس سے اسے قوت دی تو نے ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور راستہ مقرر کیا ان کے لئے اوصیاء چنے کہ تیرے دین کو قائم رکھنے کے لئے ایک کے بعد دوسرا نگہبان آیا جو تیرے بندوں پر رحمت قرار پایا تا کہ حق اپنے مقام سے نہ ہٹے اور باطل کے حامی اہل حق پر غلبہ نہ پائیں اور کوئی یہ نہ کہے کہ کاش تو نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول بھیجا ہوتا اور ہمارے لئے ہدایت کا جھنڈا بلند کیا ہوتا کہ تیری آیتوں کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ذلیل و رسوا ہوں یہاں تک کہ تو نے امر ہدایت اپنے حبیب اور پاکیزہ اصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا پس وہ ایسے سردار ہوئے جن کو تو نے مخلوق میں سے

پسند کیا برگزیدوں میں سے برگزیدہ بنایا جن کو چنان میں سے افضل بنایا اپنے خواص میں سے بزرگ قرار دیا انہیں نبیوں کا پیشوا بنایا اور ان کو اپنے بندوں میں سے جن وانس کی طرف بھیجا ان کیلئے سارے مشرق و مغربوں کو زیر کر دیا براق کو ان کا مطیع بنایا اور ان کو جسم و جان کیساتھ آسمان پر بلایا اور تو نے انہیں ساہو آئندہ باتوں کا علم دیا یہاں تک کہ تیری مخلوق ختم ہو جائے پھر ان کو دبدبہ عطا کیا اور ان کے گرد جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام اور نشان زدہ فرشتوں کو جمع فرمایا ان سے وعدہ کیا کہ آپ کا دین تمام ادیان پر غالب آئے گا اگرچہ مشرک دل تنگ ہوں اور یہ اس وقت ہو جب ہجرت کے بعد تو نے ان کے خاندان کو سچائی کے مقام پر جگہ دی اور ان کے اور ان کے ساتھیوں کیلئے قبلہ بنایا پہلا گھر جو مکہ میں بنایا گیا جو جہانوں کیلئے برکت و ہدایت کا مرکز ہے اس میں واضح نشانیاں اور مقام ابراہیم علیہ السلام ہے جو اس گھر میں داخل ہوا اسے امان مل گئی نیز تو نے فرمایا ضرور خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ تم سے برائی کو دور کر دے اے اہل بیت علیہم السلام اور تمہیں پاک رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر تیری رحمتیں ہوں تو نے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کو ان کا اجر رسالت قرار دیا قرآن میں، پس تو نے فرمایا (اے رسول) کہہ دیں کہ میں تم سے اجر رسالت نہیں مانگتا مگر یہ کہ میرے اقربا سے محبت کرو اور تو نے کہا: جو اجر میں نے تم سے مانگا ہے وہ تمہارے فائدے میں ہے نیز تو نے فرمایا: میں نے تم سے اجر رسالت نہیں مانگا سوائے اس کے کہ یہ راہ اس کے لئے جو خدا تک پہنچنا چاہے پس اہل بیت تیرا مقرر کردہ راستہ اور تیری خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہیں ہاں جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پورا ہو گیا تو ان کی جگہ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے لے لی ان دونوں پر اور ان کی آل پر تیری رحمتیں ہوں علی رہبر ہیں جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانے والے اور ہر قوم کیلئے رہبر ہے پس فرمایا آپ نے جماعت صحابہ سے کہ جس کا میں مولا ہوں پس علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں اے معبود محبت کراس سے جو اس سے محبت کرے دشمنی کراس سے جو اس سے دشمنی کرے مدد کراس کی جو اس کی مدد کرے خوار کراس کو جو اسے چھوڑے نیز فرمایا کہ جس کا میں نبی ہوں علی علیہ السلام اس کا امیر و

حاکم ہے اور فرمایا میں اور علیؑ ایک شجر سے ہیں اور دوسرے لوگ مختلف اشجار سے پیدا ہوئے ہیں اور علیؑ کو اپنا جانشین بنایا جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے جانشین ہوئے پس فرمایا اے علیؑ تم میری نسبت وہی مقام رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کی نسبت تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آپ نے علیؑ کا نکاح اپنی بیٹی سردار زنان عالمؓ سے کیا مسجد میں ان کیلئے وہ امر حلال رکھا جو آپ کیلئے تھا اور مسجد کی طرف سے کبھی دروازے بند کرائے سوائے علیؑ کے دروازے کے پھر اپنا علم و حکمت ان کے سپرد کیا تو فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں لہذا جو علم و حکمت کا طالب ہے وہ اس در علم پر آئے نیز یہ کہا کہ اے علیؑ تم میرے بھائی، جانشین اور وارث ہو تمہارا گوشت میرا گوشت تمہارا خون میرا خون تمہاری صلح میری صلح، تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور ایمان تمہاری رگوں میں شامل ہے جیسے وہ میری رگوں میں شامل ہے قیامت میں تم حوض کوثر پر میرے خلیفہ ہو گے تمہی میرے قرضے چکاؤ گے اور میرے وعدے نبھاؤ گے تمہارے شیعہ جنت میں چمکتے چہروں کیساتھ نورانی تختوں پر میرے آس پاس میرے قرب میں ہوں گے اور اے علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہو پاتی چنانچہ وہ آپ کے بعد گمراہی سے ہدایت میں لانے والے تاریکی سے روشنی میں لانے والے خدا کا مضبوط سلسلہ اور اس کا سیدھا راستہ ہیں نہ قرابت پیغمبر ﷺ میں کوئی ان سے بڑھا ہوا تھا نہ دین میں کوئی ان سے آگے تھا ان کے علاوہ کوئی بھی اوصاف میں رسول ﷺ کے مانند نہ تھا علیؑ و نبی ﷺ اور ان کی آل پر خدا کی رحمت ہو علیؑ نے تاویل قرآن پر جنگ کی اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کی عرب سرداروں کو ہلاک کیا ان کے بہادروں کو قتل کیا اور ان کے پہلوانوں کو بچھاڑا پس عربوں کے دلوں میں کینہ بھر گیا کہ بدر، خیبر، حنین وغیرہ میں ان کے لوگ قتل ہو گئے پس وہ علیؑ کی دشمنی میں اکٹھے ہوئے اور ان کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے چنانچہ آپ نے بیعت توڑنے والوں تفرقہ ڈالنے والوں اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کو قتل کیا جب آپ کا وقت پورا ہوا

تو بعد والوں میں سے بد بخت ترین نے آپ کو قتل کیا اس نے پہلے والے شقی ترین کی بیروی کی رسول اللہ ﷺ کا فرمان پورا نہ ہوا جبکہ ایک رہبر کے بعد دوسرا ہیرا آتا رہا اور امت اس کی دشمنی پر شدت سے کمر بستہ ہو کر اس پر ظلم و حاقی رہی اور اس کی اولاد کو پریشان کرتی رہی مگر تھوڑے سے لوگ وفادار تھے اور ان کا حق پہچانتے تھے پس ان میں سے کچھ قتل ہو گئے کچھ قید میں ڈالے گئے اور کچھ بے وطن ہوئے ان پر قضا وارد ہو گئی جس پر وہ بہترین اجر کے امیدوار ہوئے کیونکہ زمین خدا کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بناتا ہے اور انجام کار پر ہمیز گاروں کیلئے ہے اور پاک ہے ہمارا رب کہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے ہاں خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا وہ زبردست ہے حکمت والا پس حضرت محمد ﷺ و حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ ان دونوں پر خدا کی رحمت ہو ان کے خاندان پر ان پر رونے والوں کو رونا چاہیے چنانچہ ان پر اور ان جیسوں پر دھاڑیں مار کر رونا چاہیے پس ان کیلئے آنسو بہائے جائیں رونے والے چیخ چیخ کر روئیں نالہ و فریاد بلند کریں اور اونچی آوازوں میں رو کر کہیں کہاں کہاں ہیں حسن رضی اللہ عنہ کہاں ہیں حسین رضی اللہ عنہ کہاں گئے فرزند ان حسین رضی اللہ عنہ ایک نیک کردار کے بعد دوسرا نیک کردار ایک سچے کے بعد دوسرا سچا کہاں گئے جو ایک کے بعد ایک راہ حق کے رہبر تھے کہاں گئے جو اپنے وقت میں خدا کے برگزیدہ تھے کدھر گئے وہ چمکتے سورج کیا ہوئے وہ دکتے چاند کہاں گئے وہ جھلملاتے ستارے کدھر گئے وہ دین کے نشان اور علم کے ستون کہاں ہے خدا کا آخری نمائندہ جو رہبروں کے اس خاندان سے باہر نہیں کہاں ہے وہ جو ظالموں کی جڑیں کاٹنے کیلئے آمادہ ہے کہاں ہے وہ جو انتظار میں ہے کہ کج کو سیدھا اور نادرست کو درست کرے کہاں ہے وہ امید گاہ جو ظلم و ستم کو مٹانے والا ہے کہاں ہے وہ جو فرائض اور سنن کو زندہ کرنے والا امام کہاں ہے وہ جو ملت اور شریعت کو راست کرنے والا کہاں ہے وہ جس کے ذریعے قرآن اور اس کے احکام کے زندہ ہونے کی توقع ہے کہاں ہے وہ جو دین اور اہل دین کے طریقے روشن کرنے والا کہاں ہے وہ جو ظالموں کا زور توڑنے والا کہاں ہے وہ جو شرک و

نفاق کی بنیادیں ڈھانے والا کہاں ہے وہ جو بدکاروں، نافرمانوں اور سرکشوں کو تباہ کرنے والا کہاں ہے وہ جو گمراہی اور تفرقے کی شاخیں کاٹنے والا کہاں ہے وہ جو کج دلی و نفس پرستی کے داغ مٹانے والا کہاں ہے وہ جو جھوٹ اور بہتان کی رگیں کاٹنے والا کہاں ہے وہ جو سرکشوں اور مغروروں کو تباہ کرنے والا کہاں ہے وہ جو دشمنوں، گمراہ کرنے والوں اور بے دینوں کی جڑیں اکھاڑنے والا کہاں ہے وہ جو دوستوں کو باعزت اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا کہاں ہے وہ جو سب کو تقویٰ پر جمع کرنے والا کہاں ہے وہ جو خدا کا دروازہ جس سے وارد ہوں کہاں ہے وہ جو منظر خدا کہ جس کی طرف حیدر متوجہ ہوں کہاں ہے وہ جو زمین و آسمان کے پیوست رہنے کا وسیلہ کہاں ہے وہ جو یوم فتح کا حکمران اور ہدایت کا پرچم لہرانے والا کہاں ہے وہ جو وہ نیکی و خوشنودی کا لباس پہننے والا کہاں ہے وہ جو نبیوں کے خون اور نبیوں کی اولاد کے خون کا دعویدار کہاں ہے وہ جو کر بلا کے مقتول حسین علیہ السلام کے خون کا مدعی کہاں ہے وہ جو اس پر غالب ہے جس نے زیادتی کی اور جھوٹ باندھا وہ پریشان کہ جب دعائے قبول ہوتی ہے کہاں ہے وہ جو مخلوق کا حاکم جو نیک و پرہیزگار ہے کہاں ہے وہ جو نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند، علی مرتضیٰ علیہ السلام کا فرزند خدیجہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند اور فاطمہ کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند مہدی علیہ السلام قربان آپ پر میرے ماں باپ اور میری جان آپ کیلئے فدا ہے اے خدا کے مقرب سرداروں کے فرزند اے پاک نسل بزرگواروں کے فرزند اے ہدایت یافتہ رہبروں کے فرزند اے برگزیدہ اور خوش اطوار بزرگوں کے فرزند اے پاک نہاد سرداروں کے فرزند اے پاک شدگان کے فرزند اے پاک نژاد و سادات کے فرزند اے وسیع القلب عزت داروں کے فرزند اے روشن چاندوں کے فرزند اے روشن چراغوں کے فرزند اے روشن سیاروں کے فرزند اے چمکتے ستاروں کے فرزند اے روشن راہوں کے فرزند اے بلند مرتبے والوں کے فرزند اے حاطین علوم کے فرزند اے واضح روشوں کے فرزند اے مذکورہ علامتوں کے فرزند اے معجز نماؤں کے فرزند اے ظاہر دلائل کے فرزند اے سیدھے راستے کے فرزند اے عظیم خبر کے فرزند اے اس ہستی کے فرزند جو

خدا کے ہاں ام الکتاب میں علی وحکیم ہے اے واضح روشن آیات کے فرزند اے ظاہر اور دلائل کے فرزند اے واضح و روشن تردلائل کے فرزند اے کامل جہتوں کے فرزند اے بہترین نعمتوں کے فرزند اے طہ اور محکم آیتوں کے فرزند اے یسین و ذاریات کے فرزند اے طور اور عادیات کے فرزند اے اس ہستی کے فرزند جو نزدیک ہوئے تو اس سے مل گئے پس کمان کے دونوں سروں جتنے یا اس سے بھی نزدیک ہوئے علی اعلیٰ کے قریب ہو گئے اے کاش میں جانتا کہ اس دوری نے آپ کو کہاں جا ٹھہرایا اور کس زمین میں اور کس خاک نے آپ کو اٹھا رکھا ہے آپ مقام رضویٰ میں ہیں یا کسی اور پہاڑ پر ہیں یا دادی طویٰ میں یہ مجھ پر گراں ہے کہ مخلوق کو دیکھوں اور آپ کو نہ دیکھ پاؤں نہ آپ کی آہٹ سنوں اور نہ سرگوشی، مجھے رنج ہے کہ آپ تنہا سختی میں پڑے ہیں میں آپ کے ساتھ نہیں ہوں اور میری آہ و زاری آپ تک نہیں پہنچ پاتی میری جان آپ پر قربان کہ آپ غائب ہیں مگر ہم سے دور نہیں میں آپ پر قربان آپ وطن سے دور ہیں لیکن ہم سے دور نہیں میں آپ پر قربان آپ ہر محب کی آرزو ہر مومن و مومنہ کی تمنا ہیں جس کیلئے وہ نالہ کرتے ہیں میں قربان آپ وہ عزت دار ہیں جنکا کوئی ثانی نہیں میں قربان آپ وہ بلند مرتبہ ہیں جن کے برابر کوئی نہیں میں قربان آپ وہ قدیمی نعمت ہیں جس کی مثل نہیں میں قربان آپ جو شرف رکھتے ہیں وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا کب تک ہم آپ کے لئے بے چین رہیں گے اے میرے آقا اور کب تک اور کس طرح آپ سے خطاب کروں اور سرگوشی کروں یہ مجھ پر گراں ہے کہ سوائے آپ کے کسی سے جواب پاؤں یا باتیں سنوں مجھ پر گراں ہے کہ میں آپ کیلئے روؤں اور لوگ آپ کو چھوڑے رہیں مجھ پر گراں ہے کہ لوگوں کی طرف سے آپ پر گزرے جو گزرے تو کیا کوئی ساتھی ہے جس کے ساتھ مل کر آپ کے لئے گریہ و زاری کروں کیا کوئی بے تاب ہے کہ جب وہ تنہا ہو تو اس کے ہمراہ نالہ کروں آیا کوئی آنکھ ہے جس کے ساتھ مل کر میری آنکھ غم کے آنسو بہائے اے احمد مجتبیٰ علیہ السلام کے فرزند آپ کے پاس آنے کا کوئی راستہ ہے کیا ہمارا آج کا دن آپ کے کل سے مل جائے گا کہ ہم خوش ہوں کب وہ وقت آئے گا کہ ہم آپ کے

چشمے سے سیراب ہو گئے کب ہم آپ کے چشمہ شیریں سے پیاس بجھائیں گے اب تو پیاس طولانی ہو گئی کب ہماری صبح و شام آپ کے ساتھ گزرے گی کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی کب آپ ہمیں اور ہم آپ کو دیکھیں گے جبکہ آپ کی فتح کا پرچم لہراتا ہوگا ہم آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور آپ سبھی لوگوں کے امام ہو گئے تب زمین آپ کے ذریعے عدل و انصاف سے پر ہو گی آپ اپنے دشمنوں کو سختی و ذلت سے ہمکنار کریں گے آپ سرکشوں اور حق کے منکروں کو نابود کریں گے مغروروں کا زور توڑ دیں گے اور ظلم کرنے والوں کی جزیں کاٹ دیں گے اس وقت ہم کہیں گے حمد ہے خدا کیلئے جو جہانوں کا رب ہے اے معبود تو دکھوں اور مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے میں تیرے حضور شکایت لایا ہوں کہ تو مدد کرتا ہے اور تو ہی دنیا و آخرت کا پروردگار ہے پس میری فریاد سن اے فریادیوں کی فریاد سننے والے اپنے اس حقیر اور دہکی بندے کو اس آقا کا دیدار کرا دے اے زبردست قوت والے ان کے واسطے سے اس کے رنج و غم کو دور فرما اور اس کی پیاس بجھا دے اے وہ ذات جو عرش پر حاوی ہے کہ جس کی طرف واپسی اور آخری ٹھکانا ہے اور اے معبود ہم ہیں تیرے حقیر بندے جو تیرے ولی عصر علیہ السلام کے مشتاق ہیں جن کا ذکر تو نے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نے انہیں ہماری جائے پناہ بنایا ہمارا سہارا قرار دیا ان کو ہماری زندگی کا ذریعہ اور پناہ گاہ بنایا اور ان کو ہم میں سے مومنوں کا امام قرار دیا پس ان کو ہمارا درد و سلام پہنچا اور اے پروردگار ان کے ذریعے ہماری عزت میں اضافہ فرما ان کی قرار گاہ کو ہماری قرار گاہ اور ٹھکانہ بنادے ہم پر ان کی امامت کے ذریعے ہمارے لئے اپنی نعمت پوری فرما یہاں تک کہ وہ ہمیں تیری جنت میں ان شہیدوں کے پاس لے جائیں گے جو مقرب خاص ہیں اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور امام مہدی علیہ السلام کے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرما جو تیرے رسول اور عظیم سردار ہیں اور مہدی علیہ السلام کے والد پر رحمت کر جو چھوٹے سردار ہیں ان کی دادی صدیقہ کبریٰ فاطمہ علیہا السلام پر رحمت فرما ان سب پر رحمت فرما جن کو تو نے ان کے نیک بزرگوں میں سے چنا اور القائم پر رحمت فرما بہترین کامل پوری ہمیشہ ہمیشہ بہت سی

بہت زیادہ جو رحمت کی ہوتو نے اپنے برگزیدوں میں سے کسی پر اور مخلوق میں سے اپنے پسند کردہ پر اور اس پر درود بھیج وہ درود جس کا شمار نہ ہو سکے جس کی مدت ختم نہ ہو اور جو کبھی منقطع نہ ہو اے معبود! ان کے ذریعے حق کو قائم فرما ان کے ہاتھوں باطل کو مٹا دے ان کے وجود سے اپنے دوستوں کو عزت دے ان کے ذریعے اپنے دشمنوں کو ذلت دے اور اے معبود ہمیں اور ان کو اکٹھا کر دے ایسا اکٹھا کہ جو ہم کو ان کے پہلے بزرگوں تک پہنچائے اور ہمیں ان میں قرار دے جنہوں نے ان کا دامن پکڑا ہے ہمیں ان کے زیر سایہ رکھ ان کے حقوق ادا کرنے میں ہماری مدد فرما ان کی فرمانبرداری میں کوشاں بنا دے ان کی نافرمانی سے بچائے رکھ ان کی خوشنودی سے ہم پر احسان کر اور ہمیں ان کی محبت عطا فرما ان کی رحمت ان کی دعا اور ان کی برکت عطا فرما جس کے ذریعے ہم تیری وسیع رحمت اور تیرے ہاں کامیابی حاصل کریں ان کے ذریعے ہماری نماز قبول فرما ان کے وسیلے ہمارے گناہ بخش دے ان کے واسطے سے ہماری دعا منظور فرما اور ان کے ذریعے سے ہماری روزیاں فراخ کر دے ہماری پریشانیاں دور فرما اور ان کے وسیلے سے ہماری حاجات کو پورا فرما اور توجہ کر ہماری طرف اپنی ذات کریم کے واسطے سے اور قبول فرما اپنی بارگاہ میں ہماری حاضری ہماری طرف نظر کر مہربانی کی نظر کہ جس سے تیری درگاہ میں ہماری عزت بڑھ جائے پھر اپنے کرم کی وجہ سے وہ نظر ہم سے نہ ہٹا ہمیں القائم جہ کے نانا کے حوض سے سیراب فرما ان پر اور ان کی آل پر خدا کی رحمت ہو ان کے جام سے ان کے ہاتھ سے سیراب کر جس میں مزہ آئے اور پھر پیاس نہ لگے اے سب سے زیادہ رحم والے۔

جملہ دعاؤں میں ایک یہ بھی دعا ہے جو امام زمانہ کے لئے پڑھنی چاہیے۔ اسے سید ابن طاووس نے حج

الدعوات میں ذکر کیا ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں:

يَا مَنْ فَضَّلَ الْإِسْلَامَ وَآلَ إِسْرَائِيلَ عَلَى الْعَالَمِينَ بِاخْتِيَارِهِ وَ
أَظْهَرَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عِزَّةً أَقْبَتِ دَارِهِ وَأَوْدَعَ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ غَرَائِبَ أَسْرَارِهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنِي

مِنْ أَعْوَانِ حُجَّتِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَأَنْصَارِهِ. [۱]

۶۔ دوسری دعائیں

سید ابن طاووس کہتا ہے: ہمارے دوست ملک مسعود نے ہمیں کہا: اس نے خواب میں دیکھا کہ آدمی دیوار کے پیچھے سے بات کر رہا ہے لیکن اس کا چہرہ نہیں دیکھا اس نے کہا:

يَا صَاحِبَ الْقَدَرِ وَالْأَقْدَارِ وَالْهَمِيمِ وَالْمُهَامِرِ حَجَّلَ فَرَجَ عَبْدِكَ
وَوَلَّيْتَكَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ فِي خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَنَا فِي ذَلِكَ الْخَيْرَ. [۲]

ایک اور دعا منقول ہے جیسے سید ابن طاووس نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے امام کی غیبت کے بارے میں حدیث کے ضمن میں ذکر ہوا ہے۔ امام سے پوچھا گیا: تمہارے شیعہ کیا کام کریں؟

آپ نے فرمایا: تمہیں انتظار فرج کی دعا کرنی چاہیے۔

حتیٰ راوی نے کہا آپ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا کریں؟

آپ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَرَفْتَنِيْ نَفْسَكَ وَ عَرَفْتَنِيْ رَسُوْلَكَ وَ عَرَفْتَنِيْ
مَلَائِكَتَكَ وَ عَرَفْتَنِيْ نَبِيَّكَ وَ عَرَفْتَنِيْ وُلاَةَ اَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ لَا اُحْدِثُ اِلَّا مَا
اَعْطَيْتَ وَلَا وَاقِعٌ اِلَّا مَا وَقَيْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تُغَيِّبْنِيْ عَنْ مَنَازِلِ اَوْلِيَائِكَ وَ
لَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لَوَلَايَةِ مَنْ افْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ.

[۳]

آپ کے متعلق دعاؤں میں ایک دعا محدث نوری نے اپنی کتاب تحیۃ الزائر میں مصباح الزائر سے نقل کیا

[۱] منج الدعوات ومنج العبادات/ 333/ فصل..... م: 333

[۲] منج الدعوات ومنج العبادات/ 333/ ومن کتاب تعبیر الرؤیا ل محمد بن یعقوب الکلبی.

[۳] منج الدعوات ومنج العبادات/ 332/ ومن ذلک ما یدعی بہ زمن الغیبة..... م: 332

ہے۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي أَرْضِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي بِلَادِكَ الدَّاعِي
إِلَى سَبِيلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ وَالْقَائِمِ بِأَمْرِكَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ وَمُجِيرَ
الْكَافِرِينَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُجِيرَ الْحَقِّ وَالصَّادِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَالصِّدِّيقِ وَكَلِمَتِكَ وَعَيْبَتِكَ وَغَيْبَتِكَ فِي أَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ
الْحَائِفِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةِ النُّجَاةِ وَعَلِمِ الْهُدَى وَنُورِ أَبْصَارِ الْوَرَى
وَخَيْرِ مَنْ تَقْتَضِ وَارْتَدَى وَالْوَثْرِ الْمُتَوَثِّرِ وَمُفْرِجِ الْكُرْبِ وَمُزِيلِ
الْهَمِّ وَكَاشِفِ الْبَلَاءِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْأُمَمَةِ الْهَادِينَ وَ
الْقَادَةِ الْمَيَامِينِ مَا طَلَعَتْ كَوَاكِبُ الْأَسْحَارِ وَأُورِقَتِ الْأَشْجَارُ وَ
أُتِنِعَتِ الْأَنْجُمُ وَالْأَقْمَارُ وَخُتِلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَغَرَدَتِ الْأَطْيَارُ اللَّهُمَّ
انْقَعْنَا بِحُبِّهِ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لَوَائِهِ إِلَهَ الْحَقِّ آمِينَ رَبَّ
الْعَالَمِينَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ
وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ الْقَائِمِ بِأَمْرِكَ وَالْغَائِبِ فِي
خَلْقِكَ وَالْمُنْتَظَرِ لِإِذْنِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهُ وَأَنْجِزْ وَعْدَهُ وَ
أَوْفِ عَهْدَهُ وَاكْشِفْ عَنْ بَاسِهِ حِجَابَ الْغَيْبَةِ وَأُظْهِرْ بَظْهُورِهِ صَوَائِفَ
الْبُعْدَةِ وَقَدِّمِ أَمَامَهُ الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَأَقْمِ بِهِ الْحَرْبَ وَأَيِّدْهُ
بِجُنْدٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَسَلِّطْهُ عَلَى أَعْدَاءِ دِينِكَ أَجْمَعِينَ وَالْهَيْهَ
أَنْ لَا يَدْعَ مِنْهُمْ رُكْبًا إِلَّا هَدَاهُ وَلَا هَامًا إِلَّا قَدَّاهُ وَلَا كَيْدًا إِلَّا رَدَّاهُ وَلَا
فَاسِقًا إِلَّا حَدَّاهُ وَلَا فِرْعَوْنَ إِلَّا أَهْلَكَهُ وَلَا سِئْرًا إِلَّا هَتَكَهُ وَلَا عِلْمًا إِلَّا
نَكَّسَهُ وَلَا سُلْطَانًا إِلَّا كَبَسَهُ وَلَا رُفْعًا إِلَّا قَصَفَهُ وَلَا مِطْرَدًا إِلَّا خَرَقَهُ وَ

لَا جُنْدًا إِلَّا لَفَرْقَهُ وَلَا مَنَبْرًا إِلَّا أُحْرِقَهُ وَلَا سَيْفًا إِلَّا كَسَرَهُ وَلَا صَهْلًا إِلَّا
رَضَهُ وَلَا دَمًا إِلَّا أَرَاقَهُ وَلَا جَوْرًا إِلَّا أَبَادَهُ وَلَا حِصْنًا إِلَّا هَدَمَهُ وَلَا بَابًا إِلَّا
رَكَعَهُ وَلَا قَصْرًا إِلَّا أَخْرَبَهُ وَلَا مَسْكَنًا إِلَّا فَتَشَهُ وَلَا سَهْلًا إِلَّا أَوْطَنَهُ وَلَا
جَبَلًا إِلَّا صَعِدَهُ وَلَا كَنْزًا إِلَّا أَخْرَجَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ [۱]

اہم دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے کہ حاجت پوری ہوتی ہے اور ظہور امام زمانہ کے لئے ہے۔
آپ سے توسل کے ذریعے ہر قسم کی مصیبت و بلا کو دفع کیا جاسکتا ہے۔ جنہ المادی کتاب میں کنوز النجاح
سے نقل کیا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ عَظَمَ الْبَلَاءُ وَبَرَّحَ الْخَفَاءُ وَانْكَشَفَ الْغَطَاءُ وَصَاقَبِ
الْأَرْضُ وَمُنِيعِ السَّمَاءِ وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُسْتَكِي وَعَلَيْكَ الْمُعْوَلُ فِي
الشَّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الَّذِينَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا
طَاعَتَهُمْ فَعَرَفْتَنَا بِذَلِكَ مَذْلُوعَهُمْ فَرَّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا
كَلِمَحِ الْبَصْرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ انْصُرَانِي
فِيَّاكُمَا تَاوِصَانِي وَ اَكْثِيَانِي فَيَاكُمَا كَلَفِيَانِي يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ
الزَّمَانِ الْغَوْثُ الْغَوْثُ (الْغَوْثُ) اُدْرِكْنِي اُدْرِكْنِي اُدْرِكْنِي [۲]

[۱] بحار انوار (ط- بیروت) ج ۹۹/ ۱۰۲/ باب ۷ زیارة آل امام السمر من الوا بصار الحاضر فی قلوب الوا عیار المظفر فی اللیل و
النهار الحجۃ بن الحسن صلوات اللہ علیہما السرداب وغیرہ..... من: ۸۱

حصہ ہشتم

امام زمانہؑ اور ہماری ذمہ داریاں



jabir.abbas@yahoo.com

اول: آپؐ کی صفات و آداب کی شناخت

ظہور کی علامات کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی و غیر حقیقی آپؐ کے ظہور حقیقی علامات کی معرفت ضروری ہے۔ اور یہ دلیل عقلی و نقلی کے لحاظ سے لازم ہے۔

دلیل عقلی:

چونکہ امام زمانہؑ کی اطاعت فرض و واجب ہے۔ جس کی اطاعت واجب ہو اس کی صفات کی شناخت بھی ضروری ہوتی ہے۔ تاکہ کسی اور انسان سے آپؑ کے مقام کا دعویٰ دار سے اشتباہ نہ ہو جائے۔ لہذا آپؑ کی شناخت صفات لازم ہے۔ تاکہ سچے مدعی اور جھوٹے مدعی کے درمیان فرق معلوم ہو سکے۔

دلیل نقلی:

شیخ صدوق حضرت ابو الحسن موسیٰ بن جعفر سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی چار چیزوں میں شک کرتا ہے۔ تو اس نے خدا کی تمام نازل شدہ تعلیمات کی نفی کی اور کفر کیا۔ ان میں سے ایک امام کی شناخت ہے۔ و نیز موید یہ ہے کہ جو کچھ کتاب کمال الدین نے اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام اور انہوں نے اپنے آباء و اجداد نے امیر المومنین سے روایت کو نقل کیا کہ آپؑ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا: خدا یا! بے شک تیری مخلوقات

پر زمین میں ایک جھٹ ہے۔ تو اسے چاہئے کہ لوگوں کی ہدایت کرے۔

وہ تیرا علم ان کو سکھائے تاکہ حجت ختم ہو جائے اور آپ کے ماننے والے گمراہ نہ ہو جائیں۔ وہ پردہ غیبت میں ہیں اور اسلامی حکومت کی تشکیل کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ خدا کے حکم سے انجام پائے گا۔ اگر اس کا ایک آدمی ہو اور لوگ ہدایت یافتہ ہوں، وہ ان افراد کی نظر سے غائب ہو جائے۔ تو آپ کا علم بھی ان سے غائب رہے گا۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کا احترام ادب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ آداب ادب کی جمع ہے۔ نعت قاموس میں اس کا معنی یہ لکھا ہے شان و عادت میں عہارت کا معنی یہ ہوگا آپ کی عادت اور پسندیدہ اوصاف کا ثبوت۔ مومنین کے دلوں میں ہونے کا سبب ہوگا۔ جس سے وہ خوش ہوں پر عمل کریں اگر لام تعلیل ہو تو پھر یہ معنی ہوگا۔ آداب امام زمانہ لوگوں کے دلوں میں جھٹ ہو چکے ہیں اور مومنین اسے اعمال بجالائیں جو آپ کے آداب و اوصاف ہیں۔

روایات میں ملتا ہے کہ مومنین نیک کام انجام دیں تاکہ آپ کے آداب کے پابند بن سکیں۔

ان دونوں معانی کا مطلب ثابت کرتا ہے کہ آپ کے آداب و اوصاف اور اخلاق حسنہ مومنین کے دلوں میں ثبت ہیں اور لوازم ایمان ہے اس پر یہ بھی شاہد کہ جو کچھ بیان ہو چکا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام نے ہر زمانے میں آپ کی صفات کو بیان فرمایا۔ جس سے آپ دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

محققین پر یہ مطلب غلطی نہیں کہ یہ صرف اس لئے ہے کہ آپ کی صفات کی شناخت سب لوگوں پر لازم ہے۔ پس ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ اپنے زمانے کے امام کو اس کی صفات سے آشنائی حاصل کریں۔ تاکہ اس منصب کا مجموعہ دعویٰ کرنے والا فریب نہ دے۔ اور لوگوں کے دلوں میں شک و تردید نہ ہو۔

توجہ:

اس کتاب کے شروع میں ایک حصے کو آپ کی وجوب شناخت سے قرار دیا۔ وہاں ہمارا مقصد بیان وجوب معرفت امام یہ تھا کہ آپ کا نام نسبت شریف کو جانیں اور یہ اعمال آپ کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مولا کے وجوب معرفت آیات و روایات دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ اصول کافی میں صحیح سند کے ساتھ زرارہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اپنے امام کو پہچان۔

۲۔ اسی کتاب میں فضیل بن یسار سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے امام صادق علیہ السلام کو اس فرمان خدا کے بارے

میں

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاٍسٍ بِاِمَامِهِمْ ، [۱]

وہ دن کہ جس میں ہر ایک کو ان کے امام کے ساتھ پکارے گا۔

پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: اے فضیل! اپنے امام کو پہچان اگر تو نے اپنے امام کی شناخت حاصل کر لی تو خواہ جلد آئیں یا دیر سے تیرے لئے کوئی ضرر نہیں ہے۔ جو آدمی اپنے امام کی پہچان رکھتا ہے اور ایسا شخص اگر امام زمانہ کے قیام سے پہلے مر جائے تو اسے مقام ملے گا۔ جو شخص آپ کے پایوں میں سے ہونے۔ بلکہ اس شخص کی مانند ہے جو آپ کے پرچم میں ہو۔

راوی کہتا ہے۔ آپ کے بعض اصحاب نے فرمایا: وہ ایسا شخص ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوا

ہو۔

۳۔ اسی کتاب میں صحیح مسند کے ساتھ فضیل بن یسار سے منقول ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے امام کی معرفت حاصل نہ کی ہو اس کا مرنا جاہلیت کی موت مرنا ہے۔

اور جس نے امام کی شناخت کی ہو، اسے کوئی ضرر نہیں خواہ وہ جلدی ظہور کریں یا تاخیر سے جو آدمی امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت رکھتے ہوئے مرتا ہے وہ ایسا ہے کہ آپ کے خیمہ میں آپ کے ساتھ ہو۔

۴۔ اسی کتاب میں صحیح حدیث عمر بن ابان سے نقل ہوا کہ انہوں نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اللہ کی نشانی کو پہچاننا اگر تم نے شناخت نہ کی تو تمہیں ضرر و نقصان ہوگا خواہ ان کا ظہور جلد ہو یا تاخیر

ہے۔

بے شک خداوند عالم فرمایا:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاٍسٍ بِاِمَامِهِمْ ۔

وہ دن کو لوگوں کو ان کے امام سے پکارا جائے گا۔

اس جس نے امام کی معرفت ہو وہ ایسا شخص ہوگا جو امام کے خیمہ میں امام کے ساتھ ہو۔
میں کہتا ہوں: اس فرمان کہ نشانی کو پہچان، یہ کلمہ امام کی معرفت کے لیے قوم کے بزرگوں کا کلام بھی بزرگ
ہوتا ہے۔

اس کی وضاحت اس طرح ہو سکتی ہے نشانی سے مراد وہ چیز ہے جس کا مالک دوسروں سے ممتاز ہوتا ہے اس
طرح کہ جو بھی اس کی نشانی کی پہچان جانتا ہے وہ اشتباہ نہ کرے امام کی نشانی یا آپ کے نسب کی طرف اشارہ ہے۔
آپ کے بدن، عم، اخلاق یا دوسری صفات جو ظہور کے وقت حتمی نشانیوں میں سے ہیں ارتباط ہے جب شخص امام کی
شناخت رکھتا ہو وہ امام کو پہچاننے میں اشتباہ نہیں کر سکتا اگرچہ امامت کے منصب کے جھوٹے دعوے دار بھی زیادہ
ہوں۔ اسی لیے فرمایا گیا بے شک ہمارا امر آفتاب سے زیادہ روشن ہے جس طرح سورج کی موجودگی میں دن کی
پوشیدگی ممکن نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں آئمہ علیہ السلام نے جس امام کی شناخت و معرفت کا حکم اس تاکید کے ساتھ دیا ہے وہ حضرت امام
مہدی علیہ السلام ہیں جس طرح معرفت کا حق ہے تاکہ انسان اشتباہ نہ کر بیٹھے۔

امام قائم علیہ السلام ہمیں گمراہی سے نجات دیں گے اور امام کی معرفت و شناخت جھوٹے دعوے داروں سے
نجات کا سبب ہیں۔ یہ شناخت دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے:

(۱) شناخت امام نام و نسب کے ساتھ

(۲) شناخت صفات امام کے ساتھ

ان دو طرح کی شناخت کو حاصل کرنا اہم واجبات میں سے ہے۔

پہلی قسم کی شناخت واجب و واضح ہے اور اس پر ایک روایت دلالت کرتی ہے۔

شیخ محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن یحضور سے نقل کیا کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے عرض
کیا گیا کہ ایک آدمی آپ لوگوں کو دوست رکھتا ہے اور آپ کے دشمنوں سے بیزاروں کرتا ہے، آپ کے حلال کو حلال
اور حرام کو حرام سمجھتا ہے اس کا عقیدہ بھی یہ ہے کہ امامت آپ کا حق ہے اور کسی کو یہ حق نہیں لیکن وہ کہتا ہے آپ نے
آپس میں اختلاف کیا ہے جب وہ متفق ہو کر یہ کہیں کہ یہ ہے صاحب امر تو ہم بھی کہیں یہی ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ شخص اسی عقیدے پر مر جائے تو جاہلیت کی موت مرا۔
 دوسرے طریقے سے بھی نقل ہوا اور وہ ہے سماعہ بن مہران نے روایت کیا امام صادق علیہ السلام سے۔
 تیسرے طریقے سے بھی مہران بن اعین سے نقل ہو کر امام صادق علیہ السلام نے یہی عبارت فرمائی۔
 پس اس حدیث میں دقت کی جائے کہ کیسے امام کی شناخت امام کے نام کے نام و نسب کی پہچان واجب شمار ہوتی ہے۔ ہمارے لیے آپ کی صفات کی پہچان اس لئے بھی واجب ہے کہ ہم آپ کے دیدار سے محروم ہیں ان کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے لہذا اگر کوئی شخص جھوٹا مہدی ہونے کا دعویٰ کرے تو ان امور سے اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔

(۱) آپ کے ہاتھ معجزے کا آشکار ہونا

(۲) آپ کے بارے میں آئمہ علیہم السلام سے بیان شدہ علامات

جو آدمی جب ان علامات سے آگاہ ہو تو وہ ہر آواز نہیں سنے گا جھوٹے اور سچے کے درمیان فرق کر سکے گا۔
 اسی وجہ سے ہمارے امام صادق علیہ السلام نے عمرو بن ابان سے فرمایا: نشانی کو پہچان۔۔۔ اگر تو نے نشانی کی شناخت کر لی تو ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہو گے اور گمراہوں کے جال میں نہیں آسکو گے۔
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روایات میں آپ کا ذکر کیا اور فرمایا:

مِنْ أَمِّهِدِي هَذِهِ الْأُمَّةِ.

اس وقت کا مہدی ہم سے ہے۔

آپ کی ظہور کی نشانیاں بہترین و روشن ترین نشانیاں ہیں۔ اسی طرح کہ کسی مرد و عورت شہری یا صحرائی پر حقیقی نہیں۔ ان نشانیوں اور صفات کو برخلاف معمول ہونا چاہیے تاکہ جھوٹے اور سچے دعویٰ داروں کے درمیان فرق کر سکے۔ وہ نشانیاں آئمہ علیہم السلام نے بیان فرمائی ہیں اور مطلب حکم عقل و نقل سے روشن ہے اور اہل عقل پر پوشیدہ نہیں۔

اسی مطلب پر شاہد روایات ہیں کہ جو آئمہ علیہم السلام سے آپ کی نشانیوں اور صفات کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں جسے زمانہ ظہور میں آپ کی درخشندگی عمومی آواز میں سننا، آسانی آواز، بادل جو آپ پر سایہ کرے گا اور اعلان

کرے گا کہ یہ وہی مہدی خلیفہ خدا ہے اس کی پیروی کرو، خورشید کا جواب دینا، آپ کی برکت سے مومنین کی بیماریاں اور دُکھ درد کا برطرف ہونا، پتھر کا ظاہر ہونا، عصائے موسیٰ علیہ السلام کا آپ کے ہاتھ میں ہونا وغیرہ یہ سب کچھ امام باقر علیہ السلام سے روایت میں نقل ہوا ہے جو بحار الانوار میں نعمانی سے منقول ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب آسمان وزمین آرام ہیں تم بھی آرام کرو یعنی ہر کسی کے ساتھ خروج نہ کرو۔

آگاہ رہو!

وہ خدا کی نشانی ہے، وہ خورشید سے زیادہ روشن اور کسی پر مخفی نہیں۔

کیا صبح کو پہچانتے ہو؟ بے شک وہ امر صبح کی مانند ہے۔

اور بھی ائمہ علیہم السلام سے روایات منقول ہوئی ہیں جو ان دو شناخت کے وجہ تحصیل پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک روایت تیسرا برہان میں امام صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک ان پر بہترین اور واجب ترین شناخت پروردگار اور اس کی بندگی کا اقرار ہے اس کی شناخت کی حد یہ ہے کہ اس کی اس طرح شناخت و معرفت حاصل کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی مثل نہیں وہ قدیم ہے کوئی چیز اس کی مثل نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اس کی شناخت کے بعد اس کے مبعوث کی شناخت ہے اس کے پیغمبر کی گواہی دینا شناخت رسول کا کم ترین مرتبہ یہ ہے کہ ان کا احترام کریں یعنی خدا کی طرف سے نہیں حکم انجام دینے کا اقرار کریں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کے بعد امام کی شناخت ہے ان کی شناخت کا کم ترین مرتبہ یہ ہے نبوت کے علاوہ امام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ ہیں امام دارالرسول ہے امام کی اطاعت اللہ رسول کی اطاعت ہے تمام امور میں اس کی اطاعت واجب ہے۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام حضرت علی علیہ السلام ہیں اس کے بعد حسن علیہ السلام پھر حسین علیہ السلام پھر امام سجاد علیہ السلام اس کے بعد محمد باقر علیہ السلام، جعفر صادق علیہ السلام، موسیٰ کاظم علیہ السلام، علی رضا علیہ السلام، محمد تقی علیہ السلام، علی نقی علیہ السلام، حسن عسکری علیہ السلام اور آخری امام حجت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے معاویہ تیرے لئے یہ ایک اصل اور قاعدہ قرار دیتا ہوں پس اس پر عمل کریں۔

دوم: حضرت قائم علیہ السلام کے ادب کی رعایت

مومن کو چاہیے کہ آپؑ کو ان کے القاب جیسے حجت، قائم، صاحب الزمان، صاحب الامر وغیرہ سے پکاریں۔ آپؑ کا اصلی نام جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نام ہے سے یاد نہ کریں ہمارے علماء میں حضرت مہدیؑ کا اصل نام سے یاد کرنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے جائز لکھا ہے جیسے محدث عالمی کتاب وسائل میں بعض نے بطور حد تک ممنوع قرار دیا جیسے شیخ مفید و شیخ طبری ہیں بعض نے مطلقاً حرام قرار دیا سوائے معصومینؑ سے منقول دعاؤں میں یہ نظریہ اسماعیل بن احمد علوی عقیلی طبری کا ہے جیسے کفایہ الموحیدین میں بیان کیا گیا ہے۔

بعض نے آپؑ کے اصلی نام سے یاد کرنے کو جائز لیکن مکروہ قرار دیا جیسے شیخ انصاری بعض نے صرف مجالس ومحافل میں حضرت مہدیؑ کے اصلی نام کو یاد کرنے کو حرام قرار دیا ہے، نہ دوسرے مقامات پر جیسے محقق میرے داماد، دانشمند محقق نوری، بعض نے غیبت صغریٰ میں حرمت کو اختصاص دیا۔

مجھے اس قول کا قائل نہیں ملا لیکن علامہ مجلسی سے بحار الانوار میں یہ ملتا ہے کہ ممکن ہے کہ تقیہ کی بنا پر ہو۔ آپؑ کے نام کو یاد کرنا چند قسم کا تصور ہو سکتا ہے۔

(۱)۔ آپؑ کا نام کتاب میں لکھنا۔ اس کے جائز ہونے میں شک نہیں، حکم اصل اصلی اور ممنوعیت کے دلائل اس کو شامل نہیں ہوتے۔ نیز علماء سلف کی بھی یہی روش تھی۔ شیخ کلینیؒ کے زمانے سے لے کر ہمارے زمانے تک آنحضرتؑ کا نام کتابوں میں ذکر ہوا ہے اور کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

(۲)۔ آپؑ کو اشارہ یا کنایہ سے یاد کرنا جیسے یہ کہا جائے ان کا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا ان کی کنیت، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے۔ یہ بھی جائز ہے۔ روایات میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ فرمایا گیا: مہدیؑ میری اولاد میں سے ہے۔ اس کا نام میرا نام اس کی کنیت میری کنیت ہے۔ پہلے اور دوسرے قسم کا یاد کرنا جائز ہے۔ اگر ممنوع ہو تو وہ عنوان عارضی ہے یعنی ذر و خوف و حالت تقیہ میں ہوگا۔

(۳)۔ امام زمانہؑ کو دعا اور مناجات میں یاد کرنا کہ مجالس ومحافل میں ان کا اصلی نام نہ لیا جائے۔ ظاہر اس

صورت میں جائز ہے اگرچہ بعض دعاؤں اور تعظیلات میں آپ کا نام ذکر ہوا ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ نام نہ لیا جائے۔ ہاں اگر صحیح روایت میں مل جائے تو جائز ہے۔

(۴)۔ آپ کو مجالس میں یاد کرنا لیکن بطور مخفی اور دل میں حق یہ ہے کہ یہ صورت بھی جائز ہے کیونکہ منع کے دلائل اس سے علیحدہ ہیں۔ اس مطلب پر ایک روایت شاہد ہے جو مستدرک سے حذیفہ بن ایمان کی سند سے نقل ہوا کہ رسول خدا ﷺ نے امام کے وصف کے بارے میں فرمایا: اور وہ ہیں کہ جس کا نام قیامت سے پہلے آشکار کرنا کفر ہے۔ اس کے علاوہ محقق داماد نے حرام ہونے پر اجماع کی دلیل ذکر کی ہے کہ بطور عام و آشکار آپ کا نام نہ لیا جائے۔

(۵)۔ ڈر اور خوف کے مواقع پر آپ کے نام کا ذکر کرنا جیسے دشمنوں کی محافل و مجالس کہ جہاں تقیہ واجب ہے۔ ایسی صورت میں حقد میں و متاخرین سب نے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تقیہ کے تمام دلائل بھی دلالت کرتے ہیں کہ حرام ہے۔ اسی طرح حدیث میں منع فرمایا گیا ہے۔

(۶)۔ ایسی مجالس میں آپ کا نام لینا جن میں خوف و تقیہ واجب نہیں ہے۔ یہ صورت قابل بحث و گفتگو ہے۔ مولف کہتا ہے: میرے نزدیک آپ کا نام لینا ایسی صورت میں حرام ہے۔ اور اس قول کے موافق علماء جیسے شیخ صدوق، مفید، محقق داماد، علامہ مجلسی، محقق نوری بلکہ محقق داماد نے اجماع نقل کیا ہے بعض اور علماء اور حدیث متواتر اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

(۱)۔ شیخ صدوق نے صحیح سند سے ابو ہاشم جعفری سے روایت کو نقل کیا: میں نے امام ہادی علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد میرا جانشین میرا بیٹا حسن ہے۔ پس کیا حال ہوگا اس جانشین کے بعد!

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: خدا مجھے آپ پر قربان کرے؟ کیوں؟

آپ نے فرمایا: کیونکہ تم اس کو دیکھو گے لیکن ان کا نام لینا تمہارے لئے جائز نہیں۔

میں نے کہا: پس اسے کیسے ہم یاد کریں؟

آپ نے فرمایا: تم یہ کہو: حجت آل محمد علیہ السلام۔ [۱]

فقہ الاسلام کلیتی نے بھی کافی میں اس حدیث کو بطور مرسل نقل کیا ہے۔^[۱]

(۲)۔ کافی اور کمال الدین میں محترمہ سند کے ساتھ ریان بن الصلت سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ سے القائم کے بارے میں سوال ہوا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا جسم دکھائی نہیں دے گا اور اس کا نام بھی نہیں لیا جائے گا۔^[۲]

(۳) اسی روایات کو مستدرک میں ریان بن الصلت سے نقل کیا کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: قائم مہدی علیہ السلام حسن علیہ السلام کا بیٹا ہے کہ اس کا بدن دیکھا نہیں جائے گا اور کوئی انسان ان کی غیبت کے زمانے میں ان کا نام نہیں لے گا۔ جہاں تک کہ اسے دیکھ لیں اور وہ اپنے نام کا اعلان کریں۔^[۳]

(۴)۔ مستدرک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ ہے کہ جس کا نام قیامت سے پہلے نہیں لیا جائے گا۔ سوائے کافر کے۔^[۴]

(۵)۔ اسی کتاب میں حسین بن علوان سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ائمہ علیہم السلام کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: وہ بارہ آئمہ آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں۔ علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، سجاد علیہ السلام، محمد باقر علیہ السلام۔

راوی نے عرض کیا: قربان جاؤں! بے شک میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آخر حجت تک بتائیے تاکہ میں حق کی معرفت کر سکوں۔

آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا امام باقر علیہ السلام اور ان کا فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور ان کا پانچواں فرزند وہ غائب ہوگا اور اس کا نام لینا منع ہوگا۔^[۵]

(۶)۔ آپ کے دستخط شریف کے ساتھ یہ ذکر ہوا ہے کہ وہ ملعون ہے۔ ملعون وہ آدمی جو لوگوں کی محافل میں

[۱] اصول کافی ج ۱ ص ۳۲۸

[۲] اصول کافی ج ۱ ص ۳۳۳

[۳] کمال الدین جلد ۲ ص ۶۳۸

[۴] مستدرک ج ۲ ص ۳۸۰

[۵] مستدرک ج ۲ ص ۳۸۱

میراثام لے گا۔ [۱]

(۷)۔ ایک روایت جس میں آپ کے دستخط ہیں اور آپ نے فرمایا: جو شخص لوگوں میں میراثام لے گا اس پر خدا کی لعنت ہو۔ ان دو دستخط والی روایات کو شیخ صدوق نے کمال الدین میں ذکر کیا ہے۔ [۲]

(۸)۔ ایک روایت جو شیخ صدوق نے اپنی سند سے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: عمر بن خطاب نے حضرت علی علیہ السلام سے حضرت مہدی کے بارے میں سوال کیا اور کہا: اے ابوطالب کے بیٹے! مجھے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں بتائیں اور ان کا نام بھی؟

آپ نے فرمایا: اس کا نام نہیں لیتا بے شک میرے دوست اور میرے غلیل نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا نام نہ لوں گا جہاں تک کہ خدا ان کا ظہور فرمائے وہ ان چیزوں میں سے ہے۔ جو اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد کیا ہے۔ [۳]

(۹)۔ کتاب کے دوسرے حصے میں، میں حضرت سے روایت جو صحیح سند والی ہے کہ نقل کیا کہ اس میں کہا گیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں اس مرد کی جو حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا جس کی کنیت اور نام نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ خدا ان کا ظہور فرمائے گا۔ [۴]

(۱۰)۔ شیخ صدوق نے صحیح سند کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ساتویں امام کی اولاد سے پانچواں امام تم سے غائب ہوگا اور تمہارے لئے ان کا نام لینا جائز نہیں ہے۔ [۵]

(۱۱)۔ شیخ صدوق صحیح سند کے ساتھ امام جواد علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہی ہے جس کی ولادت لوگوں سے مخفی رہے گی اور اس کا نام لینا حرام ہوگا۔ [۶]

[۱] بحار ج ۵۳ ص ۱۸۳

[۲] بحار ج ۵۳ ص ۱۸۳

[۳] کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۲

[۴] کمال الدین ج ۲ ص ۶۳۸

[۵] کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۲

[۶] کمال الدین ج ۲ ص ۳۸۷

(۱۲)۔ شیخ صدوق عبد العظیم حسنی سے روایت کرتے ہیں کہ امام ہادی علیہ السلام نے فرمایا: پس احمد علیہ السلام کو شمار کیا تاکہ امام ابوالحسن و ہادی علیہ السلام اس وقت حضرت ہادی نے فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا حسن امام ہے۔ پس لوگوں کا ان کے جانشین کے بعد کیا حال ہوگا؟ پوچھا گیا: ایسا کیوں؟

اے میرے مولا! آپ نے فرمایا: لوگ اے نہیں دیکھیں گے اور ان کو ان کے نام سے یاد کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔ جب تک ظہور نہ کر لیں۔ پس زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے۔

(۱۳)۔ نیز حدیث صحیح محمد بن زیاد از دی سے نقل ہوئی ہے کہ اس نے کہا: میں نے موسیٰ بن جعفر کو اس فرمان خدا: **وَأَسْبَغَ عَلَيْنَا نِعْمَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً** (اور اپنی سب ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں) میں نے پوچھا: تو آپ نے فرمایا: نعمت ظاہری امام ظاہر ہیں اور نعمت باطنی امام غائب ہیں۔

آپ سے عرض کیا گیا: کیا احمد علیہ السلام میں سے کوئی ہے جو غائب ہوگا؟
آپ نے فرمایا: ہاں وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوں گے لیکن مومنین کے دلوں میں غائب نہیں ہوں گے۔ وہ ہم میں سے بار ہواں امام ہوگا۔ خدا اس کی ہر دشواری کو آسان کرے گا اور ہر سختی کو آرام دہ بنائے گا۔

زمین کے خزانے ان کے لئے ظاہر کر دے گا۔ ہر دور کو نزدیک کر دے گا اور ہر سرکش کو خدا ان کے ہاتھوں نابود کر دے گا اور ان کے ہاتھوں باغی شیطان ہلاک ہوگا۔ وہ بہترین کنیز کا بیٹا ہے اور اس کی ولادت لوگوں سے مخفی رہے گی ان کا نام لینا جائز نہیں ہوگا جہاں تک کہ خدا ان کا ظہور فرمادے اور زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا۔ ظلم و ستم نابود ہو جائے گا۔

(۱۴)۔ شیخ جلیل علی بن محمد خز از رازی کتاب کفایۃ الاثر فی النصوص علی الائمہ الاثنی عشر میں اپنی سند سے جابر بن عبد اللہ انصاری سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا: جندل بن جنادہ خیر کا یہودی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد! مجھے اس چیز کی خبر دے جو خدا کے نزدیک نہیں اور جو خدا نہیں جانتا۔

اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ خدا کے لئے نہیں ہے۔ خدا کا کوئی شریک نہیں۔ اور جو چیز خدا

کے پاس نہیں، پس خدا لوگوں پر ظالم نہیں اور جو خدا نہیں جانتا وہ تم یہودی گروہ کی وہ گفتگو ہے کہ جو تم حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا مانتے ہو۔ خدا اپنے لئے بیٹا نہیں جانتا۔

پس جندل نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور بحق تو رسول خدا ﷺ ہے۔
 پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے کل رات خواب میں موسیٰ بن عمران کو دیکھا کہ وہ مجھ سے فرما رہے ہیں:
 اے جندل! محمدؐ کے ہاتھ مسلمان ہو جا۔ اور ان کے بعد ان کے جانشین کی بیعت کرو۔ میں مسلمان ہو گیا۔ خدا نے مجھے یہ نعمت عطا فرمائی، اب مجھے اپنے جانشین کی خبر دو۔ تاکہ میں اس سے تمسک کروں۔
 رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے جندل! میرے بعد میرے اوصیاء کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر ہے۔

پوچھا گیا: وہ بارہ افراد تھے جیسا کہ میں نے تورات میں پایا۔
 رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے بعد ائمہ بیہوشہ کی تعداد بارہ ہے۔
 پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا سب ایک زمانے میں ہوں گے؟
 آپ نے فرمایا: نہیں، ایک کے بعد دوسرا جانشین ہوگا۔
 البتہ تو ان میں سے تین ائمہ بیہوشہ کو زمانہ نہیں پاسکے گا۔ عرض کیا گیا: پس اے اللہ کے رسول! ان کے نام ہمارے لئے فرمادیں۔

آپ نے فرمایا: ہاں، بے شک سید الاوصیاء وارث الانبیاء و ائمہ بیہوشہ کا باپ علی بن ابی طالب میرے بعد دیکھو گے پھر ان کے بیٹے حسن و حسین علیہ السلام دیکھو گے۔ میرے بعد ان سے تمسک کرو۔ تجھے جاہل افراد کی نادانی فریب نہ دے دے۔ پس ان کے بعد ان کے بیٹے علی بن حسین علیہ السلام کی ولادت ہوگی تو خدا تیری کو آخر تک پہنچا دے گا۔ وہ تیری زندگی کا آخری لمحہ ہوگا اور دو دھکا ایک گھونٹ پیش ہوگا۔

جندل نے کہا: اے رسول خدا ﷺ میں نے تورات میں اسی طرح پایا ہے۔

الیہا الیہا یقطو شبرا و شبرا

لیکن میں ان کے نام کی شناخت نہیں کر سکا۔ حسین علیہ السلام کے بعد اپنے اوصیاء کے نام فرمائیں؟

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: نوافر او حسینؑ کی نسل سے ہیں۔ مہدی ان میں سے ہے۔ جب حسینؑ کی مدت امامت ختم ہوگی تو ان کے بیٹے امام سجادؑ کی امامت کا آغاز ہوگا۔ جس کا لقب زین العابدین ہے۔ جب ان کی امامت کی مدت ختم ہوگی تو ان کے بیٹے محمد باقرؑ کی امامت کا آغاز ہوگا۔ جب ان دوران ختم ہوا تو ان کے بیٹے جعفر صادقؑ کی امامت شروع ہوگی۔ ان کی مدت امامت ختم ہوئی تو ان کے بیٹے موسیٰ کاظمؑ جانشین ہوں گے۔ جب ان کی مدت امامت ختم ہوئی تو ان کے بیٹے علی رضاؑ منصب امامت پر فائز ہوں گے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے محمد تقیؑ اور ان کے بعد ان کے بیٹے علی نقیؑ ان کے بعد ان کے بیٹے حسن عسکریؑ امام ہوں گے پھر ان میں سے آخری امام غائب ہوگا۔

جہل نے کہا اے اللہ کے رسول! وہ حسن سے ہے جو غائب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میرے فزندہ جنت ہیں۔ اس نے پوچھا: پس اس کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔ جہاں تک کہ خدا ان کا ظہور فرمائے گا۔ جہل نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے انہیں تورات میں پایا ہے۔ البتہ حضرت موسیٰ بن عمران نے تیری اور تیرے بعد تیرے جانشینوں اور تیرے اہل بیت کی خوشخبری دی ہے۔

پھر رسول خدا ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ ﴿١٠﴾

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح جانشین بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنایا تھا۔ اور جس دین کو اللہ نے پسند کیا ہے وہ انہیں ضرور اس پر قدرت دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

اس وقت جہل نے کہ: اے اللہ کے رسول! ان کو کس سے ڈر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اے جہل! ان میں سے ہر ایک کے زمانے میں کوئی ہوگا جو ان سے ٹکر لے گا اور ان کو اذیت دے گا۔ پس جب خدا ہمارے قائم کا ظہور

فرمائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ ظلم و ستم ناپود ہوگا۔

پھر رسول خدا ﷺ نے فرمایا: خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان کے غائب ہونے کے زمانے میں ان کی انتظار کا صبر کریں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ افراد جو ائمہ بیہوش کی سیرت کا پابند رہے گا کہ جس کا خدا نے قرآن میں وصف بیان فرمایا:

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ۖ

أُولَٰئِكَ جِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ جِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ..... [۶]

یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں آگاہ نہ ہو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا (اور کامیاب ہونے والا) ہے۔

ابن الاثیر (اس روایت کو جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا گیا) کہتا ہے پھر جندل بن جنادہ امام سجاد علیہ السلام کی زندگی تک زندہ رہا اور پھر طائف گیا۔ اس کے بعد نعیم ابن ابی قیس نے مجھے کہا: وہ مجھے طائف میں بیماری کی حالت میں ملا۔ پھر اس نے دودھ مانگا اسے پیا اور کہا: رسول خدا ﷺ نے مجھ سے ایسا ہی وعدہ فرمایا تھا۔ کہ دنیا میں میرا آخری توشہ دودھ ہوگا۔ پھر دارقانی سے محل بسا اور طائف میں کورانی جگہ میں دفن ہوا۔ [۷]

۱۵۔ فاضل نوری کتاب مستدرک ابوسائل میں کتاب الغیبہ سے جو شیخ فضل بن شاذان سے روایت نقل کی گئی ہے انہوں نے محمد بن عبد الجبار سے نقل کیا کہ اس نے کہا: میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور عرض کیا: اے فرزند رسول! تجھ پر قربان جاؤں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کے بعد لوگوں پر کون حجت خدا ہوگا۔

آپ نے فرمایا: میرے بعد میرے بیٹے امام و حجت خدا ہیں۔ جس کا نام رسول خدا ﷺ کا نام، ان کی کنیت رسول خدا ﷺ کی کنیت ہوگی۔ وہ آخری حجت خدا ہوگا۔ یہاں تک کہ فرمایا: پس کسی کے لئے جائز نہیں ان کے ظہور سے پہلے ان کو ان کے نام سے پکارے۔ [۸]

۱۶۔ مستدرک ابوسائل میں اسی کتاب سے نقل ہوا ہے کہ ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری ہمارے لئے

[۱] ج ۳۔ ۳

[۲] جلد ۲۲

[۳] کتاب الاثر ص: ۲۹۵، بحار ج ۳۶ ص: ۳۰۳

[۴] مستدرک ابوسائل ج ۲ ص ۳۷۹

ایک حدیث بیان کی۔ جب حاکم عمرو بن عوف مجھے قتل کرنے آیا، وہ شخص سخت دل اور شیعوں کو قتل کرنے کا حریص تھا۔ جب مجھے اس کی یہ خبر ملی تو مجھے بہت خوف ہوا۔ پس میں نے دوستوں اور رشتہ داروں سے خدا حافظی کر لی۔ اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ آپ کو ابھی الوداع کر لوں۔ میں فرار کرنے کی فکر میں تھا جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ کے ایک طرف بیٹھے ایک لڑکے کو دیکھا۔ جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند تھا۔ اس کے نور سے میں حیران تھا اور قریب تھا کہ مجھے فرار کرنا بھی بھول جائے۔ پس اس لڑکے نے مجھے کہا: فرار نہ کر بے شک خدا جلد ہی تجھ سے شر کو دفع فرمائے گا۔ اس سے میں اور زیادہ حیران ہوا۔ میں نے حضرت ابو محمد سے عرض کیا: اے میرے سرور! خدا مجھے تجھے پر خدا کرے۔ وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ میرا بیٹا اور میرے بعد میرا جانشین ہے اور یہ وہی ہے جو غائب ہوگا اور اس کی غیبت طولانی ہوگی۔ جب قلم و ستم عام ہوگا۔ اس وقت ان کا ظہور ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ پس میں نے اس کے نام کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: وہ ہم نام و ہم کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کا نام یا اس کی کنیت کے ساتھ پکارے جہاں تک کہ خدا اس کی حکومت کو ظاہر کرے گا۔

پس اے ابراہیم! جو کچھ تو نے ہم سے سنا ہے صرف اس سے کہو جو اس کا اہل ہو اور دوسروں سے پھانی رکھ۔ اس وقت میں نے دونوں بزرگوں اور ان کے باپ پر درود بھیجا اور جو کچھ حضرت سے سنا تھا اس کا کیا اور باہر آیا۔ [۱] میں کہتا ہوں یہ کچھ روایات تھیں میں آپ کے نام کو یاد کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ بعض بہت طولانی ہیں لہذا ان کو ہم نے ذکر نہیں کیا۔ جیس کہ آپ نے دیکھا کہ روایات کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ کچھ روایات آپ کے نام کو پکارنے سے نبی کی گئی ہے۔ خواہ اجماع ہو یا غیر محافل، خواہ تنہا کی حالت میں ہو یا خوف خواہ غیبت صغریٰ ہو یا غیبت کبریٰ۔

۲۔ کچھ روایات میں مجالس و محافل کے ساتھ مربوط ہے یعنی ان مقامات پر آپ کو ان کے نام سے یاد کرنا حرام ہے۔ اس پر محقق داماد سے اجماع نقل ہوا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ یہ روایات رقیہ و خوف کی صورت میں ہے اور بعض دوسری روایات قرینہ ہیں۔ پس جائز نہیں کہ غیر موارد ان کو سرایت نہیں دیتے۔

جیسے کافی میں علی بن محمد نے ابو عبد اللہ صالحی سے نقل کیا کہ اس نے کہا: ہمارے بعض اصحاب نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد مجھ سے آپ کے نام و عظمت کے بارے میں پوچھا: پس جواب ملا۔ اگر نام کو عام کرو گے اور لوگوں کو آپ منزل کا پتہ چل گیا تو وہ آپ کو ہدف قرار دیں گے۔ [1]

اسی طرح کمال الدین میں عبد اللہ بن جعفر حمیری سے، انہوں نے محمد بن عثمان عمری سے ایک روایت کے ضمن میں ملتا ہے کہ حمیری نے اس سے کہا کیا تو نے امام حسن عسکری علیہ السلام کے جانشین کو دیکھا ہے؟ جواب ملا ہاں۔ خدا کی قسم! جہاں تک ہو سکتا تھا میں نے کہہ دیا۔ پس اس کا نام لو۔

اس نے کہا: تم پر حرام ہے کہ اس سے نام پوچھو۔ میں اپنے پاس سے نہیں کہتا۔ میرے لئے جائز نہیں کہ میں حلال کو حرام قرار دوں۔ لیکن خود وہ ہیں کیونکہ ان کی امامت کے دوران ثابت ہو چکا ہے کہ جب حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی۔ اس وقت ان کا ایک بیٹا تھا۔ جہاں تک کہ کہا: اگر اسم کہا گیا تو لوگ جستجو کریں گے۔ خدا سے ڈرو اور اس کام سے باز آ جاؤ۔ [2]

میں کہتا ہوں: یہ دو احادیث اور ان کی مانند دلالت کرتی ہیں کہ اس کی وجہ حکم تشریح اور بیان حکمت سے نہی کی گئی ہے کہ آپ کا نام لیا جائے۔ جیسا کہ غسل جمعہ کی حکمت تشریح یہ تھی کہ تاکہ لوگوں کو بغل کی بدبو سے اذیت نہ ہو۔ جس طرح جب حکمت اثر کا ختم ہو جائے تو غسل جمعہ کا دستور ختم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس حکمت کے منہی ہونے سے حرمت کا دستور ختم نہیں ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ دوسری روایت میں بیان شدہ ظاہری علت یہ ہے کہ خوف و ڈر حرام ہونے کی علت ہے۔ پس جب علت ختم ہو تو حکم بھی ختم ہو جائے گی۔ میں کہتا ہوں: اس کو علت حقیقی پر عمل نہیں کر سکتے اور اس کی چند وجوہات ہیں۔

[1] اصول کافی جلد ۱: ص ۳۳۳

[2] بحار جلد ۵۱: ص ۳۳۸

(۱)۔ یہ عبارت چند بار ذکر ہوئی ہے اور علمائے اسے وضع حکم کی حکمت پر حمل کیا ہے۔ لہذا جو کچھ روایات میں دعویٰ کیا گیا ہے اس میں ظہور نہیں۔ البتہ اگر کوئی نص علت تحریم کے مختصر میں بطور خاص آئی ہو تو ایسی صورت میں جائز ہے کہ عموم تحریم دست بردار ہو جائیں۔ لیکن یہ امر معلوم نہیں کہ ایسا ہو۔ اس جہت سے کہ یہ تصریح ہے اور نہ علم ہے کہ علت حکم خوف اور تقیہ میں مختصر ہے۔

(۲)۔ اگر اسی علت کی وجہ سے ہوتا تو رسول خدا ﷺ جنل و خیربری کو امام کا نام لینے سے منع نہ فرماتے۔ نیز امام صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو آپ کے نام کو پکارنے سے بھی نہ فرماتے۔ کیونکہ اس زمانے میں تقیہ نہ تھا چونکہ امام مہدی علیہ السلام ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ ہماری بحث اس وقت کی ہے کہ جب آپ غائب ہیں اور آیا غیبت میں آپ کو ان کے نام سے یاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳)۔ اگر اس حکم کی علت تقیہ ہو تو ایسی صورت میں آپ کا نام کو آشکار کرنا جائز نہ ہوتا۔ حالانکہ خاصہ اور عامہ دونوں طریقوں سے روایات ملتی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے صراحت کے ساتھ فرمایا: اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی اسی طرح تو آپ کے نام سے آشنائی ہو جاتی ہے۔

(۴)۔ اگر نبی کی علت صرف خوف اور تقیہ تھی تو ایسی صورت میں اصلاً آپ کے نام یا لقب کو یاد ہی نہ کیا جاتا۔ علت حکم کو تمام صورتوں کو شامل ہونا چاہیے۔ تاکہ دشمن آپ کو پہچان نہ کر سکے۔ حالانکہ آپ نام سے زیادہ القاب سے مشہور ہیں۔ خاص کر لقب مہدی۔ پس یہ اس بابت کی دلیل ہے کہ حرام ہونے کی علت ہم سے مخفی ہے اور حضرت امیر علیہ السلام نے کمال الدین میں اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۵)۔ اگر حرمت کو خوف و تقیہ میں محدود کریں تو یہ درست نہ تھا۔ کہ آپ کے ظہور کے آخری وقت قرار دیا جائے۔ کیونکہ تقیہ بھی ہے کبھی نہیں۔

(۶)۔ محقق نوری لکھتے ہیں: بعض روایات میں آپ کے نام کو لینے کی بھی اس لئے کی گئی کہ آپ رسول خدا ﷺ کے ہم نام تھے اور سننے والا راوی کو شناخت ہو جاتی ہے پس اگر تقیہ خود شخص کی طرف سے ہو تو آپ کے نام کی شناخت تو ہو گئی اور اگر تقیہ کسی اور وجہ سے تھا تو یہ کوئی بات نہیں کہ اس مجلس میں ذکر نہ کریں۔

(۷)۔ جو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت نے آپ کے نام کو لینے سے پرہیز کیا حالانکہ اصلاً اس مجلس میں خوف

تجائی نہیں۔

کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے نام کو یاد کرنا حرام یا خوف نہیں بلکہ جب تقیہ کی حالت ہو تو جائز نہیں اور اگر تقیہ نہ ہو تو جائز ہے۔ اور یہی حکم باقی ائمہ بیہتہ کا ہے۔ پس تمام ائمہ بیہتہ اس حکم میں مساوی ہیں۔

پس دور روایات میں خوف ذکر ہوا ہے۔ اور اس سے اس حکم حکمت مراد ہے نہ علت۔ روایات کو تقیہ پر حمل کرنا خلاف اصل ہے۔

میں کہتا ہوں: ہمارا نظریہ یہ ہے کہ آپ بیہتہ کا نام مبارک مجالس ومحافل کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور چند امور تائید کرتے ہیں۔

پہلی۔ احادیث معراج میں یہ نقل نہیں کہ خدا نے امام زمانہ کے نام کی تصریح کی ہو اور یہ بات مختصین پر مخفی نہیں ہے۔

دوسری۔ احادیث نبوی میں ایک حدیث میں بھی یہ نقل نہیں ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے نام کی تصریح فرمائی ہو بلکہ آپ نے ان کے القاب بتائے ہیں۔

تیسری۔ سعید محقق داماد نے اجماع منقول کو ذکر کیا ہے یہ کلام اس کی تائید میں ہے۔ انہوں نے کتاب شرعہ التسمیۃ فی زمان الغیۃ میں کہا ہے دین کا شیوہ اور مذہب کی رسم بھی یہی تھی کہ لوگوں میں سے کوئی آدمی زمان غیب سے لے کر آپ کے ظہور تک خدا نے اپنے ولی و حجت کو اپنے بندوں پر آشکار نہیں فرمایا۔

اور ان کا نام یا کنیت محافل و مجالس میں یاد آؤں گا یا ذکرنا آپ کے نام کو بلند اور کنیت کو علی یاد کرے اور یہ مشروعی سیرت بزرگان ہے کہ آپ بیہتہ کو القاب کے ساتھ یاد کریں۔

چوتھی۔ تمام اہل ایمان کا شیوہ اور تمام شہروں ہر زمانے میں مولا قائم بیہتہ کے نام کو تصریح سے یاد نہ کرنا ثابت ہے۔ کسی سے یہ ثابت نہیں کہ امام کے نام کو وضاحت کے ساتھ مجالس میں ذکر کریں۔

(۸)۔ آپ کے نام کو محافل کے علاوہ خواص (شیعیان) کے لئے ذکر کرنا جواز کے زیادہ نزدیک ہے۔

بہت سی روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اس کے علاوہ ائمہ بیہتہ کے فعل اور تقریر میں ملتا۔ ان میں سے ایک حدیث لوح ہے۔ جو کافی، کمال الدین اور دوسری مستتر کتب میں موجود ہے۔ ہم اسے کلینی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ

ابن سعد سے امام صادق علیہ السلام سے ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے باپ نے عہد اللہ انصاری سے فرمایا: مجھے تم سے کام ہے۔ کس وقت میں آؤں تاکہ آپ کے لئے آسان ہوتا کہ تیرے ساتھ تنہائی میں ملاقات کروں۔ اس کے بارے میں آپ سے پوچھوں گا۔

جابر نے عرض کیا: جب چاہیں آجائیں۔

پس ایک دن خلوت میں ان کے ساتھ بیٹھا اور اس سے فرمایا: اے جابر! مجھے اس لوح کی خبر دو کہ جو تو نے ہماری ماں حضرت فاطمہ بنت محمد علیہا السلام کے ہاتھ میں دیکھی اور جو کچھ ہماری ماں نے آپ کو اس لوح کے بارے میں بتایا۔ جابر نے عرض کیا: خدا شاہد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیزمانے میں، میں آپ کی ماں حضرت فاطمہ کی خدمت میں گیا۔ انہیں حسین کی ولادت کی مبارک دی اور ان کے ہاتھ میں میں نے سبز رنگ کی لوح دیکھی کہ شاید وہ زمر و تھا۔ جس پر سفید رنگ کی لکھائی تھی۔

پس میں نے ان سے کہا: میرے ماں باپ قربان ہو! اے محمد کی بیٹی ایہ لوح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوح ہے جسے خدا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا تھا۔ اس لوح میں میرے باپ کا نام، میرے شوہر کا نام، دو بیٹوں کے نام اور جو میری اولاد سے جائیں ہوں گے کے نام ہیں۔ میرے باپ نے یہ لوح مجھے دی ہے۔ جابر نے کہا: پس آپ کی ماں نے مجھے لوح دی اور میں نے اسے پڑھا اور اس سے میں نے ایک نسخہ لکھا۔ اس وقت میرے باپ نے اس سے کہا: اے جابر! کیا نسخہ مجھے دینا چاہتے ہو؟

اس نے جواب دیا۔ ہاں۔ پس میرے باپ جابر کے ساتھ ان کی منزل پر تشریف لے گئے۔ اس وقت جابر نے جلد کا ایک صفحہ کھولا۔ میرے باپ نے فرمایا: اے جابر! اپنے نسخہ کو دیکھو تاکہ تجھے پڑھ کر سناؤں۔ (تاکہ تجھے علم ہو کہ میں بھی جانتا ہوں) پس جابر نے نسخہ پر دیکھا۔ میرے باپ نے اسے پڑھا اور کوئی حرف اس کے خلاف نہ تھا۔ اس وقت جابر نے کہا۔ خدا گواہ ہے کہ لوح میں یہی لکھا ہوا تھا۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے۔ یہ نسخہ خدا کی طرف سے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

اے محمد! میرے اسماء کو بزرگ سمجھو اور میری نعمتوں کا شکر بجالا۔ بے شک میں وہ خدا ہوں جس کے علاوہ

کوئی حق کا معبود نہیں۔ عالم کو شکست دینے والا، مظلوموں کی حمایت کرنے والا۔ روز قیامت جزا دینا والا، بے شک میں حق کا معبود ہوں۔ پس جو مجھ پر فضل و کرم کی امید نہ رکھے۔ اور میری عدالت سے نہ ڈرتا ہو۔ اسے ایسا عذاب دوں گا کہ ایسا دنیا میں کسی کو عذاب نہیں ہوا۔ پس صرف میری عبادت کرو، مجھ پر توکل کرو۔ بے شک میں نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی مدت پوری نہ کی ہو اور میں نے اس کا وصی قرار دیا۔ البتہ تجھے انبیاء پر فضیلت دی اور میرے وصی کو باقی اوصیاء پر برتری دی۔ تیرے دونوں اے حسنؑ و حسینؑ کو گرامی رکھتا ہوں۔ پس حسن کو انکے باپ کی مدت خزانہ قرار دیا ہے۔ اور اس کی شہادت کو گرامی سمجھتا ہوں۔ ان کے انجام کو سعادت قرار دیتا ہوں وہ بہترین شہداء میں شہید ہے۔ اور ان بالاترین درجہ ہے۔ ان میں پہلے علیؑ عبادت گزاروں کے سردار میرے گزشتہ دوستوں کی زینت ہے۔ ان کا بیٹا اپنے نانا کے مشابہ اور ان کے پسندیدہ ہیں۔ وہ میرے علم کے وارث اور میری حکمت کے مرکز ہیں۔ جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔ جو انہیں رد کرے اس سے مجھے رد کیا۔ یہ میری کلام ہے۔

بے شک جعفر میرے نزدیک با عظمت شخصیت ہیں۔ اور ان کو ان کے پیروکاروں اور دوستوں سے ان کو خوش کروں گا۔ اس کے بعد موسیٰ ہیں اور ان کے عہد میں فتنہ بہت ہوگا کیونکہ میری حجت پوشیدہ نہیں رہے گی۔ بے شک میرے دوست جام سے سیراب ہوں گے، جو کوئی ان میں سے کسی ایک کو رد کرتا ہے اس نے میری نعمت کو رد کیا ہے۔ علی کے منکر افراد پر وائے ہو۔ علی نبوت کا سنگین بار اپنے کندھوں پر لے گا۔ اسے پلید اور شقی انسان شہید کرے گا اس میں شہر میں جس کی ذوالقرنین نے بنیاد رکھی اور بدترین مخلوق کے ساتھ دفن ہوگا۔ میری یہ بات حق ہے اور میں اسے جانشین اور علم کا وارث بناؤں وہ میرے علم کی معدن، محل راز اور مخلوق پر میری حجت ہے۔ جو آدمی اس پر ایمان لے آیا وہ جنت میں جائے گا اور وہ اپنے خاندان کے ستر افراد کی شفاعت کرے گا جن کو دوزخ کی آگ میں جانا تھا۔ میں وحی کا امین بناؤں گا۔ اس سے علم کا خزانہ حسن کو پیدا کروں گا اور اس کا بیٹا (م ح م د) جو عالمین کے لئے رحمت ہے کو کمال تک پہنچاؤں گا، جو بلند قامت موسیٰ کی صلاحیت، عیسیٰ کی درخشش، ایوب کا صبر ہوگا ان کے غیب کے زمانے میں میرے دوست ذلیل ہوں گے ان کے سر ہدیہ ہوں گے، قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے، خوف و ہراس اور وحشت ہوگی۔ زمین خون سے رنگین ہوگی، عورتوں کے رونے کی آواز بلند ہوگی۔ وہ میرے حقیقی دوست ہوں گے ان

کے وجود کو ہر گمراہ و سیاہ کرنے والا فتنہ سے نجات دوں گا۔ ان کے سبب زلزلہ کو برطرف کروں گا۔ ان پر درود اور رحمت خدا ہے، وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمن بن سالم کہتا ہے: ابو بصیر نے کہا: اگر تو نے اپنے زمانے میں صرف یہی حدیث سنی ہو تو تیرے لئے یہی کافی ہے اور جو شخص اس کا اہل ہوا سے بتاتا۔

ایک روایت شیخ صدوق کمال الدین ^[۱] میں محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی سے نقل کیا۔ انہوں نے حسن بن اسماعیل سے، انہوں نے ابو عمرو سعید بن محمد بن نصر قطان سے، انہوں نے عبید اللہ بن محمد اسلمی سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے، انہوں نے محمد بن سعید سے، انہوں نے عباس بن ابی عمرو سے، انہوں نے صدوقہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے ابی نصرہ سے نقل کیا کہ اس نے کہا:

جب امام باقر علیہ السلام حالت احتضار میں تھے ان کے بیٹے صادق علیہ السلام کو بلایا گیا اور امامت ان کے ہاں سپرد کی گئی، ان کے بھائی زید بن علی بن الحسین نے ان سے کہا: اگر حسن و حسین علیہم السلام کی مانند میرے ساتھ بھی آپ ایسا ہی سلوک کرتے یعنی امامت کا منصب اس کے حوالے کیا جاتا تو مجھے امید ہے کہ آپ نے کوئی خلاف کام انجام نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن! بے شک امانت مثالوں کے ساتھ نہیں ہے اور عہد لکھنے سے صرف دانستہ نہیں بلکہ ان امور میں سے جو خدا کی طرف سے حجت ہوں۔

پھر جابر بن عبد اللہ کو بلایا اور اس سے فرمایا: اے جابر! ہمارے بارے میں وہی کچھ بیان کر جو تو نے صحیفہ میں پڑھا ہے۔

پس جابر نے کہا: ہاں اے ابو جعفر باقر علیہ السلام! میں حضرت فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اے حسن علیہ السلام کی ولادت کی مبارکباد پیش کروں۔

میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں سفید رنگ کا صحیفہ دیکھا۔ میں نے عرض کیا: اے سیدۃ النساء العالمین! یہ تمہارے پاس کون سا صحیفہ ہے؟

آپ نے فرمایا: اس میں میری اولاد کے بارے میں لکھا ہے۔

میں نے عرض کیا: مجھے دیں تاکہ اسے دیکھوں۔

آپ نے فرمایا: اے جابر! اگر نبی نہ ہوتی تو میں دے دیتی لیکن نبی کی گئی ہے کہ اسے صرف نبی، جانشین نبی یا ائمہ بیہوشہ کی اولاد میں سے کوئی دیکھ سکتا ہے۔ لیکن میں تجھے اجازت دیتی ہوں اسے دیکھ لے۔

جابر کہتا ہے: پس میں نے اسے پڑھا اور اس میں یہ لکھا ہوا تھا: ابو القاسم محمد بن عبد اللہ اسطیٰ جس کی ماں آمنہ بنت وہب ابو الحسن علی بن ابی طالب الرضی علیہ السلام جس کی ماں قاسمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف، ابو محمد حسن بن علی علیہ السلام، ابو عبد اللہ الحسین بن علی الرضی علیہ السلام، جن کی ماں فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابو محمد علی بن الحسین علیہ السلام، جن کی ماں شہر بانو بنت یزید کر دوسوم، ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام، جن کی ماں ام عبد اللہ بنت حسن بن علی ابی طالب علیہ السلام، ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام، جن کی ماں ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر، ابو ابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، جن کی ماں کنیز حمیدہ ہے، ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام، جن کی ماں نجمہ نامی کنیز ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام، الزکی جن کی ماں خیزران نامی کنیز ہے۔ ابو الحسن علی بن محمد علیہ السلام، الامین جن کی سوسن نامی کنیز ہے۔ ابو محمد الحسن بن علی علیہ السلام، الرقی جن کی سمانہ نامی ماں تھی اور ان کی کنیت ام الحسن ہے۔ ابو القاسم محمد بن الحسن علیہ السلام، کہ وہ ہے خدا کی حجت مخلوق پر، وہ قائم ہے۔ ان کی ماں زجس نامی کنیز ہے۔ ان سب پر درود و سلام ہو۔

شیخ صدوق کہتا ہے: یہ حدیث اس طرح ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا نام لیا اور جس کا میں قائل ہوں وہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے نام کی نبی کی روایت ہوئی ہے۔

بحار الانوار کی ج ۹ میں کتاب الروضہ والفضائل سے عبد اللہ بن ابی اوفی سے منقول ہوا ہے کہ اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب خدا نے ابراہیم خلیل کو پیدا کیا، ان کی آنکھوں سے پردہ ہٹا تو انہوں نے عرش کی طرف دیکھا اور ایک نور کا مشاہدہ کیا۔

عرض کیا: اے اللہ! یہ نور کیا ہے؟

اللہ نے فرمایا: یہ محمد ہے جسے میں نے انتخاب کیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! کے کنار دوسرا نور بھی دیکھ رہا ہوں۔

اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! یہ علی اور میرا مددگار ہے۔

پس ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! اس کے ساتھ تیرا نور بھی دیکھ رہا ہوں۔
اللہ نے کہا: اے ابراہیم! یہ فاطمہ اپنے باپ اور شوہر کے ساتھ ہے۔ آپ کے دوست دوزخ کی آگ سے آزاد ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے خداوند عالم! اس تیسرے نور کے ساتھ دو اور نور بھی دیکھ رہا ہوں؟
اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! یہ حسن و حسین ہیں۔ اپنے باپ نانا اور ماں کے ساتھ ہیں۔
ابراہیم نے کہا: اے اللہ! نور اور دیکھ رہا ہوں جو ان پانچ نوروں کے ارد گرد ہیں۔
خداوند عالم نے فرمایا: یہ ان کی اولاد سے ائمہ بیہدہ ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: اے اللہ! کن ناموں سے ان کی شناخت ہوگی؟
اللہ نے کہا: اے ابراہیم! ان میں سے سب سے پہلے علی بن الحسین علیہ السلام ہیں۔ محمد بن علی علیہ السلام کے فرزند،
جعفر بن محمد علیہ السلام کے فرزند، موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے فرزند، علی بن موسیٰ علیہ السلام کے بیٹے، محمد بن علی علیہ السلام کے بیٹے، علی بن محمد علیہ السلام کے بیٹے، حسن بن علی علیہ السلام کے بیٹے محمد بن حسن علیہ السلام کے فرزند جن کے فرزند مہدی علیہ السلام ہیں۔
ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! ان کے درمیان اور نور بھی دیکھ رہا ہوں کہ ان کی تعداد کو تیرے علاوہ
کوئی نہیں جانتا۔

اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! وہ شیعہ ہیں۔
کہا: خدایا! شیعہ ان کے دوست کن نشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔
اللہ نے فرمایا: اکاون رکعت کا پڑھنا، بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا، رکوع سے پہلے قوت پڑھنا، سجدہ شکر
بجالانا اور دائیں ہاتھ میں انگلی پھینکنا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: خدایا! مجھے شیعہ اور ان کے دوستوں میں قرار دے۔
خدا نے فرمایا: البتہ میں نے تجھے ایسا قرار دیا ہے۔
پس آپ کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَأَنَّ مِنْ شَيْعَتِهِ لَرَبْرَهِيْمٌ ۖ إِذْ جَاءَ رَبُّهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝^[۱]

اور انہی (نوح) کے پیروکاروں میں سے ابراہیم بھی تھے۔ جبکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں قلب سلیم

کے ساتھ حاضر ہوئے۔

نیز بحار الانوار^[۲] کی ج ۹ میں غیبت شیخ طوسی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ وصیت جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امام اسے اپنے والے امام کے حوالے کر دے۔ جہاں تک فرمایا: جب تیری شہادت کا وقت پہنچے اسے امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنا جب وہ موت کے قریب ہوں تو اسے امام حسین رضی اللہ عنہ کی تحویل میں دینا آپ کی شہادت کے بعد یہ امام سجاد رضی اللہ عنہ کو دے دینا۔ جب دارقانی سے جانے لگیں تو اسے امام باقر رضی اللہ عنہ کو دے دینا، جب وہ وفات پاگئے تو موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنا، جب ان کی شہادت قریب پہنچے تو اسے علی رضا رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنا، جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اسے محمد تقی رضی اللہ عنہ کو دے دینا۔ ان کی وفات کے بعد اسے بعد علی نقی رضی اللہ عنہ کے حوالے کرنا، جب وہ بھی دنیا سے جانے لگے تو اسے حسن عسکری رضی اللہ عنہ کو دینا اور جب یہ دنیا سے رخصت ہوں گے تو محمد رضی اللہ عنہ کے سپرد کرنا۔

کفایۃ الاثر فی النصوص علی الامر الاثنی عشر^[۳] میں مولف اپنی سند سے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہر نبی کے جانشین ہوتے ہیں اور دونو اسے تھے۔ پس آپ کا جانشین اور دونو اسے کون ہیں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا۔ پس میں پریشانی کی حالت میں آپ سے رخصت ہوا۔ جب ظہر کا وقت آیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ نزدیک آؤ! میں قریب گیا اور عرض کیا غضب الہی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے چار ہزار انبیاء کو مبعوث فرمایا اور ان کے چار ہزار جانشین

[۱] صافات: ۸۳-۸۴

[۲] بحار جلد ۳۶ ص: ۲۳۳

[۳] کفایۃ الاثر: ۳۹۸

تھے اور آٹھ ہزار نواسے۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں انبیاء سے بہترین نبی اور میرا جانشین بہترین اوصیاء میں سے اور دو بہترین نواسے ہیں۔ پھر فرمایا: میرے دو نواسے حسن و حسین علیہ السلام بہترین نواسے ہیں۔ اور اس کے امت کے دو نواسے ہیں۔ البتہ اولاد یعقوب سے بھی نواسے تھے اور ان کی تعداد بارہ تھی۔ میرے بعد میرے خاندان میں سے بارہ ائمہ بیہم ہوں گے۔ ان میں سے پہلے علی ہیں اور ان سے وسط محمد اور آخری اس امت بھی محمد مہدی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

آگاہ رہو! جس نے میرے بعد ان سے تمسک کیا تو اس نے خدا سے تمسک کیا جو شخص ان کا ساتھ نہیں دے گا وہ خدا سے جدا ہوا۔

کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے مفضل بن عمر سے نقل ہوا ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے باپ محمد باقر علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے باپ امام جواد علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امیر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا۔

خدا نے مجھ پر وحی نازل فرمائی: اے محمد! میں نے زمین کو دیکھا اور تجھے انتخاب کیا اور تجھے پیغمبر بنایا تیرے نام کو اپنے نام سے لیا۔ میں محمود اور تو محمد ہے۔ پھر دوبارہ میں نے زمین پر نگاہ ڈالی اور علی کو تیرا جانشین قرار دیا۔ اسے تیری بیٹی کا شوہر قرار دیا۔ میں نے اپنے اسماء سے ایک اسم ان کے لئے انتخاب کیا میں اعلیٰ اور وہ علی ہیں۔ فاطمہ، حسن و حسین بیہم کو تیرے نور چشم قرار دیا۔ پھر ان کی ولایت کو فرشتوں نے قبول کیا۔

اے محمد! اگر کسی آدمی نے میری عبادت کی ہو لیکن ان کی ولایت کا انکار کرنے والا ہو روز قیامت اسے جنت میں داخل نہیں کروں گا اور عرش کے سائے میں نہیں ہوگا۔ اے محمد! کیا تو انہیں دیکھنا چاہتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں اے پروردگار!

خدا نے فرمایا: اپنے سر کو بلند کرو۔ پس جب میں نے سر کو بلند کیا اچانک علی، فاطمہ، حسن، حسین، زین العابدین، محمد باقر، جعفر صادق، موسیٰ کاظم، علی رضا، محمد تقی، علی نقی، حسن عسکری اور (م ح م د) کے انوار کو دیکھا جیسے ستارے چمکتے ہیں۔ میں نے دیکھا جسے ستارے چمکتے ہیں۔

میں نے دیکھا اور کہا: اے خدا یہ کون افراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ احمد علیہ السلام ہیں اور یہ قائم ہیں۔ میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کریں گے۔ قائم کے وسیلے سے ان کید شمنوں کا انتقام لوں گا۔ وہ میرے احباب کے لئے آرام و سکون کا سبب ہوں گے۔^[۱]

شیخ صدوق کتاب کمال الدین^[۲] معتبر بلکہ صحیح سند کے ساتھ نقل کیا اور لکھا: حضرت ابو محمد امام حسن عسکری نے بعض افراد کے لئے جن کے نام لئے گئے ہیں ایک ذبح شدہ بھیڑ کو بھیجا اور فرمایا: یہ میرے بیٹے محمد کا عقیقہ ہے۔ محدث عالمی وسائل^[۳] میں اپنی سند سے شیخ صدوق اور محمد بن عاصم اور وہ محمد بن یعقوب کلینی اور وہ علان رازی اور وہ بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ جب امام حسن عسکری کی کنیز حاملہ ہوئی۔ آپ نے اسے فرمایا: تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا اور اس کا نام محمد ہے اور وہ میرے بعد قائم ہیں۔

نیز وسائل^[۴] میں ابن بابویہ، وہ محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی سے وہ ابو علی محمد بن ہشام سے وہ محمد بن عثمان عمری سے وہ اپنے باپ سے اور وہ امام حسن عسکری سے نقل کرتے ہیں امام نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی: زمین مخلوق خدا پر حجت سے خالی نہیں ہوگی۔ جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ اپنے وقت کے امام کی معفرت نہ رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

پس آپ نے فرمایا: یہ مطلب اس طرح ثابت ہے جس طرح دن ثابت ہے۔ عرض کیا گیا: اے فرزند رسول! حجت و امام تمہارے بعد کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا بیٹا محمد، وہی میرے بعد امام و حجت ہیں۔ جو شخص ان کی معرفت حاصل کئے بغیر مرتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ علامہ مجلسی حضرت مہدی علیہ السلام ولادت^[۵] کے باب میں کشف الغمہ^[۶] سے روایت کرتے ہیں کہ ابن

[۱] کفایۃ الاثر: ۳۰۷

[۲] کمال الدین: ۲ ص ۳۳۲

[۳] وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۲۹۰

[۴] وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۲۹۱

[۵] بحار: ج ۵۱ ص ۲۳

[۶] کمال الدین ج ۲، ص ۳۸۲

انتخاب نے کہا میرے لئے ابو القاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ الطوسی نے اپنے سے روایت کو بیان کیا، اس نے اپنے دادا سے نقل کیا اور کہا: میرے سردار امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خلف صالح میری نسل سے ہیں اور وہی مہدی ہیں کہ جس کا نام (م ح م د) ہے ان کی کنیت ابو القاسم ہے اور آخر الزمان میں خروج فرمائیں گے۔
دو قسم کی روایات ذکر ہوتی ہیں۔

۱۔ وہ احادیث جن میں آپ کے نام کو یاد کرنے سے نبی کی گئی ہے۔

۲۔ وہ احادیث جن میں آپ کے نام کو یاد کرنے کو جائز کہا گیا ہے۔

ان دونوں احادیث کو جمع کریں تو وہی مطلب ہوتا ہے جسے میں نے انتخاب کیا یعنی محافل و مجالس میں آپ کا نام لینا حرام اور ان کے علاوہ جائز ہے۔

سوم: لوگوں کا وظیفہ؛ آپ سے بطور خاص محبت

تمام ائمہ علیہم السلام سے محبت کرنا فریضہ ہے اور تمام ائمہ علیہم السلام کی ولایت واجب ہے۔ ان کی دوستی ایمان کا حصہ اور اعمال کی قبولی کی شرط بھی ہیں۔ اس مطلب کے بارے میں روایات متواترہ ذکر ہوئی ہیں جو پہلے حصے اور پانچویں حصے میں گزر چکی ہیں۔ لیکن حضرت مہدی علیہ السلام سے محبت کرنے کے لئے خاص تاکید ہوئی ہے اور یہ اس کی دو وجوہات ہیں۔

۱۔ عقل:

ائمہ علیہم السلام سے محبت کرنا لوگوں کی فطرت میں سے ہے۔ اسی لئے ایک حدیث میں امام سے تفسیر کے بارے میں ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ مجھے میری مخلوق کے درمیان محبوب بنا اور میری مخلوق کو

میرے نزدیک محبوب بنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ کام کیسے انجام دوں؟ اللہ نے فرمایا: انہیں کہو کہ میری نعمتوں کو یاد کرو تا کہ وہ مجھ سے محبت کریں۔

ایک اور حدیث میں دارالسلام میں نقل ہوا اور انہوں نے قصص الانبیاء سے اپنی سند کے ساتھ رسول خدا ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: خدا نے حضرت داؤد پر وحی فرمائی کہ مجھے دوست رکھو اور میری مخلوق کے درمیان محبوب بنا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: پروردگار! میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔ پس میں تجھے کیسے مخلوق کے درمیان محبوب بناؤں؟ اللہ نے فرمایا: ان کے سامنے میری نعمتوں کا ذکر کرو جب آپ نے ان کو یاد دلایا وہ مجھے دوست رکھے گے۔

محاسن صدوق میں اپنی سند کے ساتھ ابن عباس سے نقل ہوا کہ انہوں نے کہا: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: خدا کو دوست رکھو۔ اس وجہ سے کہ جو تمہیں اس نے نعمتیں عطا فرمائیں اور مجھے خدا کی دوستی کی وجہ سے دوست رکھو اور اہل بیت کو میری دوستی کی خاطر دوست رکھو۔ یہ سب نعمتیں میرے مولا قائم کی وجہ سے ہیں۔ پس عقل حکم کرتی ہے کہ انہیں دوست رکھیں۔

۲۔ نقل:

سید محدث بحرانی اپنی کتاب غایۃ الرام [۱] میں نعمانی سے نقل کیا کہ انہوں نے رسول خدا ﷺ سے روایت نقل کی جس میں آپ نے فرمایا: شب معراج میں خدا نے مجھ پر وحی نازل فرمائی۔ اے محمد! زمین پر اپنی امت کے لئے کس کو جانشین قرار دیا ہے؟

میں نے کہا: اے پروردگار! اپنے بھائی کو جانشین مقرر کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کو۔ میں نے کہا: ہاں اے پروردگار! اللہ نے فرمایا: اے محمد! میں نے زمین پر نظر ڈالی اور ان میں سے تجھے انتخاب کیا۔ میں محمود ہوں اور تو محمد ہے۔ پھر دوبارہ میں نے نظر ڈالی اور ان میں سے علی کا انتخاب کیا اور میں نے اسے تیرا جانشین قرار دیا ہے کہ میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہیں۔

اے محمد! اگر ایک آدمی اتنی زیادہ میری عبادت کرتے کہ مر جائے۔ لیکن تیری ولایت کا منکر ہو تو اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔

پھر فرمایا: اے محمد! کیا انہیں دیکھنا چاہتے ہو۔
میں نے کہا: ہاں۔

فرمایا: آگے کھڑے ہو کر دیکھو۔ جب میں آگے گیا۔ اچانک میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام، حسن بن علی علیہ السلام، حسین بن علی علیہ السلام، علی بن حسین علیہ السلام، محمد بن علی علیہ السلام، جعفر بن محمد علیہ السلام، موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، علی بن موسیٰ علیہ السلام، محمد بن علی علیہ السلام، علی بن محمد علیہ السلام، حسن بن علی علیہ السلام اور حجت قائم آل محمد علیہ السلام کو دیکھا۔ آخری امام ان کے درمیان ایک درخشندہ ستارے کی مانند تھے۔

میں نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟
اللہ نے فرمایا: یہ ائمہ بیہیہ ہیں اور یہ قائم ہے۔ میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کرے گا اور میرے دشمنوں کا انتقام لے گا۔

اے محمد! اسے دوست رکھ کیونکہ جو اسے دوست رکھتا ہے میں اسے دوست رکھتا ہوں۔
مولف کہتا ہے: یہ حدیث اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ قائم آل محمد علیہ السلام سے محبت کی ایک خاص وجہ ہے جو خدا کی طرف سے ہے حالانکہ تمام ائمہ بیہیہ کی محبت واجب ہے۔ لیکن قائم سے خاص محبت کرنے کا راز ہے۔ جو چند مطلب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ آپ کی محبت و معرفت دوسرے ائمہ بیہیہ سے جدا نہیں ہے لہذا جو آدمی ان کی معرفت رکھتا ہے۔ اس میں ایمان کی حقیقت کامل ہے۔ اس پر شاہد یہ ہے کہ جو بحار الانوار [جلد ۹ میں کتاب الفضائل سے نقل ہوا کہ امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بارہ ائمہ بیہیہ کا ذکر فرمایا ہے۔
۲۔ آپ کے ظہور سے دین و مسلمان کافروں پر غالب ہوں گے۔ اور یہ چیز ہے کہ عقل و شرح کے لحاظ سے قائم سے خاص محبت ہے۔

۳۔ بعض روایات میں ملتا ہے کہ امام قائم حضرت علی، حسن، حسین علیہ السلام کے علاوہ باقی ائمہ علیہ السلام سے افضل

ہیں۔

سید بحرانی نے کتاب غایہ المرام [۱] کے تیس باب میں نعمانی سے نقل کیا، انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کو نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خدا نے دنوں میں جمعہ، مہینوں میں سے ماہ رمضان اور راتوں میں سے شب قدر کو انتخاب کیا اور لوگوں میں سے انبیاء کو انتخاب کیا اور انبیاء سے رسولوں کا انتخاب فرمایا اور رسولوں میں سے مجھے اور علی کا انتخاب کیا۔ علی سے حسن و حسین علیہ السلام کو اختیار فرمایا۔ حسین علیہ السلام سے اوصیاء کو چنا جو قرآن کی تاویل جانتا ہے۔ باطل و منحرف و جاہل افراد سے دور ہے۔ ان میں سے تو ان امام ان کا باطن ظاہر ہے اور وہ ان میں سے افضل ہے۔

چہارم: لوگوں میں آپ کو محبوب بنانا

عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جس انسان پر جس کی محبت واجب ہو، اسے وہ محبوب جانتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ عبادت بھی دلالت کرتی ہے کہ حدیث موسیٰ میں فرمان خدا ہے: مجھے اپنی مخلوق کے درمیان محبوب بنا۔

ایک روایت جو صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے روضہ کافی میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: خدا اس بندے پر رحمت کرے جو ہمیں لوگوں میں محبوب بناتا ہے اور ہمیں دشمنی و کینہ کا باعث نہیں بنے۔ بے شک خدا انہی قسم! اگر ہماری نورانی کلام لوگوں تک پہنچتی تو لوگ ضرور اطاعت کرتے۔ [۲]

جالس حدود اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

خدا اس بندے پر رحمت کرے جو لوگوں کو ہماری مودت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ جو جانتا ہے ان سے

[۱] غایہ المرام باب ۳۳ ص ۱۸۸، ج ۱۰۱

[۲] روضہ کافی ۲۲۹ ج ۲۹۳

بیان کرتا ہے اور جس کے وہ منکر ہیں اسے چھوڑ دیتا ہے۔^[۱]

پنجم: انتظار فرج و ظہور

اس موضوع کو چند مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے:

بحث اول: فضیلت و ثواب انتظار، انبیاء و ائمہ علیہم السلام کا انتظار

اس بحث میں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے دعا عرضہ میں انتظار کرنے والوں پر درود بھیجا ہے اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ کمال الدین میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ مُنْتَظِرًا لَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي
فُسْطَاطِ الْقَائِمِ.

جو شخص امام قائم علیہ السلام کی انتظار کی حالت میں مرتا ہے وہ ایسا ہے جو امام کے ساتھ ان کے خیمہ میں ہو۔^[۲]

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَا أَحْسَنَ الظُّبُرِ وَالْإِعْظَارُ الْفَرَجَ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَ ارْتَبِعُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ رَقِيبٌ فَإِنْتَظِرُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ
فَعَلَيْكُمْ بِالظُّبُرِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَجِيءُ الْفَرَجُ عَلَى الْيَأْسِ فَقَدْ كَانَ الْيَأْسُ مِنَ
قَبْلِكُمْ أَضَرُّ مِنْكُمْ.

کتنا اچھا ہے مبروہ انتظار فرج! کیا تو نے نہیں سنا کہ فرمان خدا ہے:

وَاَرْتَقِبُوا اِلَيَّ مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝ [۱]

اور تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

فَاَنْتَظِرُوا اِلَيَّ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝ [۲]

پھر تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

البتہ جو تم سے پہلے تھے وہ تم سے زیادہ صابر تھے۔ [۳]

۳۔ بصائر الدرجات میں اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

حضرت امیر المومنین علیہ السلام صفین کی طرف گئے۔ جب دریافرات کو عبور کیا اور صفین کی سرزمین کے نزدیک پہنچے تو نماز مغرب کا وقت ہو گیا، کافی دیر تک سوچتے رہے پھر وضو کیا، اذان کہی، جب اذان سے فارغ ہوئے پہاڑ میں شکاف آگیا، سفید رنگ کا چہرہ نمودار ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! تجھ پر سلام ہو، خدا کی رحمت و برکات تم پر ہوں۔ اے جانشین پیغمبر! خوش آمدید۔ عزیز ترین آگئی ہے۔

اے ثواب مدیقین! اے سید اوصیاء!

امیر المومنین علیہ السلام نے اسے فرمایا: تجھ پر بھی سلام ہو، اے میرے بھائی شمعون! جانشین عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

آپ کیسے ہیں؟

اس نے کہا: اچھا حال ہے خدا تجھ پر رحمت فرمائی ہے۔ میں حضرت روح اللہ کا منتظر ہوں جو آسمان سے

نازل ہوں گے۔

پس میں تیرے علاوہ کسی کو نہیں جانتا ہوں کہ جو راہ خدا میں تجھ سے زیادہ مشکل سے دو چار ہوں اور روز

قیامت اس کا ثواب مقام تجھ سے زیادہ ہو۔ [۴]

[۱] مود: ۹۳

[۲] اعراف: ۷۱

[۳] کمال الدین، ج ۲، ص ۶۳۵

[۴] بصائر الدرجات ص ۲۸۰ ج ۱۶

۴۔ کتاب کمال الدین میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے قائم کی حکومت کا انتظار کرنے والا راہ خدا میں خون میں لت پت ہے۔ [۱]

۵۔ نیز امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: ہمارے قائم کے شعیان خوش نصیب ہیں کہ ان کی غیبت میں ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے اور ظہور کے وقت آپ کے وفادار ہوں گے۔ وہ اولیائے خدا ہیں نہ ان کے لئے ڈر ہے اور نہ ہی کوئی غم۔ [۲]

۶۔ حضرت زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: انتظار فرج عظیم ترین فرج میں سے ہے۔ [۳]

۷۔ ابو خالد کابی سے نقل ہوا کہ میں حضرت زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: اے فرزند رسول! مجھے ان افراد کی خبر دیں جن کی اطاعت و دوستی واجب ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں پر ان کی ولایت واجب ہے۔

آپ نے فرمایا: اے کابی! سب سے پہلے فرد کو خدا سے جو کولوگوں کے لئے امان قرار دیا اور اس کی اطاعت واجب کی وہ حضرت امیر مجاہد کی شخصیت ہیں پھر حسن بن جعفر بن ابی طالب کے دو بیٹے ہیں۔ اس وقت ہمیں امامت ملی۔ اس وقت وہ خاموش ہو گیا۔

میں نے کہا: اے میرے سردار! ہمارے لئے روایت نقل ہوئی کہ حضرت امیر مجاہد نے فرمایا: البتہ خدا اپنی زمین پر بندوں کو حجت سے خالی نہیں رکھا۔ میں تمہارے بعد حجت و امام کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: میرا بیٹا محمد ہے اور تو رات میں اس کا نام باقر علیہ السلام ہے۔ علم کو کاف کر دینے والا وہ میرے بعد حجت و امام ہیں۔ محمد کے بعد اس کا بیٹا جعفر ہے کہ اہل آسمان کے نزدیک اس کا نام صادق ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! وہ کیسے صادق ہیں جبکہ تم میں سے سب صادق (سچے) ہیں؟

آپ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے باپ سے روایت کو نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرے بیٹے جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوئے اس کا نام صادق رکھیں۔

[۱] کمال الدین ج ۲، ص ۵۵ ح ۶۲

[۲] کمال الدین ج ۲، ص ۲۵ ح ۵۳

[۳] کمال الدین ج ۱، ص ۲۳۰ ح ۶۲

ابو خالد کہتا ہے: میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول! پھر کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ولی خدا بارہویں جہت قائم جائیں رسول خدا ﷺ غائب ہوگا۔

اے ابو خالد! بے شک جو لوگ غیبت کے زمانے میں ان کی امامت کو مانتے ہوں گے اور ان کے ظہور کے انتظار کریں گے۔ تمام زمانوں میں رہنے والے لوگوں سے بہتر ہیں۔ کیونکہ خدا نے عقل و فہم ان کے لئے زیادہ ہوگی۔ ان کے نزدیک غیبت ایسی ہوگی۔ جیسے وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ ان لوگوں کا شمار ان افراد میں ہوگا جنہوں نے رسول خدا ﷺ کے ساتھ تلوار سے جہاد کیا ہو۔ وہ ہمارے سچے شیعہ ہوں گے۔ وہ پناہ و آشکار دعوت حق دینے والے ہیں۔ [1]

۸۔ کتاب شیخ طوسی کتاب غیب سے فضل بن شاذان سے نقل کیا کہ مفضل بن عمر نے کہا: ہم نے قائم کو یاد کیا۔

پس امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ قیام کریں گے، مومن کی قبر میں آئیں گے اور اس سے کہا جائے گا: اے فلاں! بے شک تیرے قائم نے ظہور کیا۔ پس اگر ملحق ہونا چاہتے ہو تو مل جاؤ۔ [2]

۹۔ صاحب کمال الدین اپنی سند سے، جعفر بن ابی دلف سے نقل کیا کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد امام میرا بیٹا علی ہے اس کا دستور میرا دستور، اس کی اطاعت میری اطاعت اور رسول کے بعد امام اس کا بیٹا حسن علیہ السلام ہے اس کا حکم اس کے باپ کا حکم ہے اور اس کی اطاعت اس کے باپ کی اطاعت ہے۔

پھر خاموش ہو گئے۔

میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول! امام حسن کے بعد کون امام ہوں گے۔

آپ نے بہت گریہ کیا اور اس وقت فرمایا: امام حسن علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے قائم برحق ہوں گے اور ان کی اجازت ہوگی۔

[1] کمال الدین ج ۱ ص ۳۱۹

[2] الخ ۶۷۳

میں نے پوچھا: ان کو قائم کیوں کہا گیا؟

آپ نے فرمایا: جب لوگ اسے بھول جائیں گے اور معتقد افراد منحرف ہو جائے گے تو آپ قیام کریں

گے۔

میں نے کہا: اسے ٹھہر کیوں کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ غیب ہوں گے اور طولانی مدت تک ان کا انتظار کیا جائے گا۔ پس آپ کے غلط لوگ آپ سے ملحق ہوں اور اہل تردید انکار کریں گے۔ کچھ لوگ مذاق اڑائیں گے۔ جلدی کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے اور احاطت کرنے والے نجات پائیں گے۔^[۱]

۱۰۔ علی بن مہزیار سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا اور آپ کے فرج کے بارے میں پوچھا: مجھے یہ جواب ملا: جب تمہارے قائم ظالموں سے غائب ہوں گے تو ان کے فرج کا انتظار کرنا۔

۱۱۔ اصول کافی میں ابو بصیر سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ قربان جاؤں فرج کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اے ابو بصیر! تو بھی ان میں سے ہے جسے دنیا چاہتی ہے۔ جس کو آپ کی معصرت ہوگی تو اسے آپ کے ظہور کی انتظار کرنی ہوگی اور یہی فرج ہے۔

۱۲۔ بحار الانوار میں حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: فرج کی انتظار کرو اور خدا کی رحمت

سے ناامید نہ ہو۔ بے شک خدا کے نزدیک بہترین اعمال انتظار فرج ہے۔^[۲]

۱۳۔ آپ کا ہی فرمان ہے: ہماری تعلیم پر عمل کرنے والا روز قیامت جنت کے اعلیٰ درجہ میں ہوگا اور

ہمارے قائم کی حکومت کا انتظار کرنے والا راہ خدا میں خون سے لت پت جیسے شہید کی مانند ہے۔^[۳]

۱۴۔ فیض الحقاہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو آدمی اس حالت میں مرتا ہے

کہ امام قائم علیہ السلام کی انتظار کرتا ہو وہ اس شخص کی مانند ہے جو حضرت قائم علیہ السلام کے خیمہ میں ہو۔

پھر فرمایا: بلکہ اس شخص کی مانند ہے جو آپ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! وہ ایسا جو

[۱] کمال الدین ج ۲، ص ۸۷ ج ۳

[۲] اصول کافی ج ۱، ص ۷۱ ج ۳

[۳] بحار ج ۵۲، ص ۱۲۳

رسول خدا ﷺ کے ساتھ جنگ میں شہید ہوا ہو۔^[۱]

۱۵۔ امام صادق ؑ اپنے آباؤ اجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت امیر ؑ نے فرمایا: مومن کی افضل ترین عبادت خدا کی طرف سے انتظار فرج ہے۔

۱۶۔ کافی میں صحیح سند سے عبداللہ بن المغیرہ سے نقل ہوا ہے کہ محمد بن عبداللہ نے امام رضا ؑ کی خدمت میں عرض کیا اور میں نے بھی سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل فرمائی کہ کسی ایک امام کا فرمان ہے۔ ہمارے علاقے میں ایک ربط نامی منطقہ ہے کہ اسے قزوین بھی کہتے ہیں وہ دشمن ہیں اور انہیں وکیل کہتے ہیں۔ کیا اہل ربط کے ساتھ جہاد کرنا چاہیے؟

آپ نے جواب میں فرمایا: تم پر لازم ہے کہ بیت اللہ کی حج بجالائیں۔

سوال کرنے والے نے تکرار کیا تو آپ نے دوبارہ وہی جواب دیا۔ کیا تم سے ایک آدمی راضی نہیں جو گھر پر بیٹھے اور ہمارے قائم کی انتظار کرے۔ پس جو آدمی قائم کے زمانے کو پائے تو وہ ایسا ہے جس نے رسول خدا ﷺ سے مل کر جنگ بدر میں شرکت کی ہو۔ اگر کوئی قائم کی انتظار کی حالت میں مرتا ہے جو وہ ایسا ہے کہ جو شخص آپ کے ساتھ خیمہ میں ہو۔^[۲]

۱۷۔ تفسیر نعمانی میں حضرت امیر ؑ سے نقل ہوا کہ آپ ؑ نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! گم شدہ افراد جنت میں جائیں گے اور ان سے مراد وہ مومنین ہیں جو فتنہ کے زمانے میں امام ؑ کی پیروی کریں گے اور امام ان سے غائب رہے گا۔ پس وہ افراد آپ ؑ کی امامت کا اقرار کریں گے اور آپ سے حسد کریں اور آپ کے ظہور کی انتظار کریں گے۔ ان کے مومنین کو کوئی شک نہیں ہوگا۔ وہ مبر و محل کرنے والے ہیں۔ صرف وہ آپ ؑ کی شناخت سے گم ہو گئے ہیں۔^[۳]

۱۸۔ کتاب کمال الدین میں محمد بن نعمان حضرت امام صادق ؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خدا کے نزدیک ترین اور خوشنود ترین افراد وہ ہیں جو حجت خدا کو نہیں دیکھتے، ان کے لئے آشکار نہیں اور ان سے

[۱] بخاری ج ۵ ص ۱۲۳

[۲] فردع کافی جلد ۵ ص ۲۲۲

[۳] کمال الدین ج ۲ ص ۳۳۹

پوشیدہ ہیں۔ ان کی جگہ کا انہیں علم نہیں لیکن وہ یہ ضرور جانتے ہیں کہ آپ کے ظہور کی علامات ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ اس زمانے میں لوگوں کو صبح و شام امام بیٹے کے ظہور کی انتظار کرنی چاہیے۔ [۱]

۱۹۔ امام صادق بیٹے اس فرمان الہی - اللہ ۱ ذلک الکتب لا ریب ۲ فیہ ۳ ہدی ۴ للمنتظرین ۵ الذین یؤمنون بالغیب ۶۔ [۲] (الف۔ لام۔ میم۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس (کلام اللہ ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ (یہ) ہدایت ہے ان پر ہیزگاروں کے لیے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں یہاں متقی افراد سے مراد شیعہ علی ہیں اور غیب یعنی وحی حجت الہی غائب ہے اس پر حکم خدا گواہ ہے:

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ بِلَدِي

فَأَنْتَظِرُونَ ۗ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝ [۳]

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان (پیغمبر) پر ان کے پروردگار کی طرف سے (ان کی مطلوبہ) کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی؟ کہہ دیجئے کہ غیب کا علم اللہ سے مخصوص ہے سو تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

۲۰۔ اصول کافی میں امام باقر بیٹے سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے کوئی

نقصان نہیں جو حالت انتظار میں مرجاتا ہے وہ آدمی امام مہدی بیٹے کے خیمہ میں مرا ہے۔ [۴]

۲۱۔ عمار سا باطنی سے روایت ہے کہ امام صادق بیٹے نے فرمایا: بے شک خدا کی قسم! اے عمار! تم میں سے

بہت سے افراد مرنے والے ایسے ہیں جیسے وہ بدرواحی جنگ میں شہید ہوئے ہوں۔ پس تم کو بشارت ہو۔ [۵]

۲۲۔ اسی کتاب میں امام باقر بیٹے ایک روایت کے ضمن میں فرماتے ہیں قائم کی انتظار کرنے والے ایسے

ہیں جیسے روزہ دار اور شب زندہ دار کو ثواب ملتا ہے۔ جو شخص ہمارے قائم کا زمانہ پائے اسے خروج کرنا چاہیے اور

[۱] کمال الدین ج ۲ ص ۲۳۰ ج ۲۰

[۲] سورۃ البقرۃ: ۱، ۲، ۳

[۳] سورۃ یونس: ۲۰

[۴] اصول کافی جلد ۱۰، ۲۰، ۲۱ ج ۶

[۵] اصول کافی جلد ۱، ص ۳۳۲ ج ۲

ہمارے دشمن کو قتل کرنا چاہیے۔ اسے بیس شہداء کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص قائم کے ساتھ شہید ہوگا۔ اسے پچیس شہداء کا ثواب ملتا ہے۔ [۱]

۲۳۔ مجمع البیان میں حارث بن المثیر سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپ نے فرمایا: جو آدمی قائم کی معرفت رکھتا ہو اور ان کی انتظار میں ہو۔ خدا کی قسم وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس نے قائم آل محمد علیہم السلام کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہو۔

پھر فرمایا: واللہ! بلکہ وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہو۔ پھر تیسری بار فرمایا: خدا کی قسم! بلکہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیمہ میں شہید ہوا ہو۔ [۲]

۲۴۔ تفسیر برہان میں حسن بن ابی حمزہ ثمالی سے نقل ہوا کہ اس نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: قربان جاؤ! میری عمر زیادہ ہو چکی ہے۔ میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور موت کے قریب ہوں۔ مجھے خوف ہے قائم کے ظہور سے پہلے مر نہ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: اے حمزہ! جس نے ہماری ولایت کو قبول کیا اور ہماری تعلیم کو عام کیا۔ اور ہمارے قائم کے لئے انتظار کیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو قائم کے ساتھ مل کر ان کے پرچم تلے شہید ہوا ہو بلکہ خدا کی قسم! وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے شہید ہوا ہے۔ [۳]

۲۵۔ کمال الدین میں مفصل بن عمر سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: میں نے سنا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قائم کی انتظار میں مرتا ہے وہ قائم کے خواص میں سے ہوگا، نہ بلکہ اس شخص کی مانند ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر شمشیر سے جہاد کیا ہو۔ [۴]

۲۶۔ تفسیر برہان میں مسعدہ سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک

[۱] اصول کافی جلد ۲، ص ۲۲۲ ج ۴

[۲] مجمع البیان جلد ۹، ص ۳۳۸

[۳] البرہان ج ۴، ص ۲۹۳

[۴] کمال الدین ج ۲، ص ۳۳۸ ج ۱۱

بوڑھا دوسری کمر خیدہ تھی حاضر ہوا۔ اس نے سلام کیا اور امام نے جواب دیا۔

بوڑھا آدمی عرض کرتا ہے اے فرزند رسول! مجھے ہاتھ دوتا کہ اس کا بوسہ لوں۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ آگے

بڑھایا بوسہ لینے کے بعد رونے لگا: امام نے اسے فرمایا: اے بوڑھے! کیوں رورہے ہو؟

اس نے عرض کیا: قربان جاؤں یا بن رسول اللہ! سو سال ہو گئے ہیں اور قائم آل محمد کی انتظار کر رہا ہوں۔

میں کہتا ہوں یہ ماہ ہے یہ سال ہے عمر زیادہ ہو گئی ہے ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ موت قریب ہے جس کی آپ

کے لئے آرزو کی تھی اسے نہیں پاسکا میں دیکھ رہا ہوں تمہارے دشمن خوشحال ہیں اور آپ سخت مشکلات میں ہیں۔ لہذا

کیوں نہ روؤں؟

حضرت امام صادق علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس وقت فرمایا: اے بوڑھے مرد! اگر تو زندہ

رہا اور ہمارے قائم کو دیکھا تو تیرا اعلیٰ مرتبہ ہوگا۔ اگر تیری موت آگئی تو روز قیامت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محشور ہو

گا۔ ہم ان کا گراںبہا ذخیرہ ہیں۔

حضرت نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو قیمتی گہر چھوڑے جا رہا ہوں۔ پس ان سے تمسک کرو تا کہ گمراہ

نہ ہو جاؤ۔ (۱) کتاب الہی (۲) عترت و اہل بیت علیہم السلام۔

بوڑھے شخص نے کہا: جب میں نے یہ کلام سنا مجھے آرام و سکون ملا۔ پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے

بوڑھے شخص! قائم امام حسن عسکری علیہ السلام کی صلب سے پیدا ہوگا۔ حسن علی سے پیدا ہوگا۔ علی محمد سے، محمد علی سے۔ علی موسیٰ

سے اور یہ بیٹا مجھ سے پیدا ہوگا۔ ہم بارہ افراد اہل بیت ہیں۔ سب معصوم اور پاکیزہ ہیں۔ [۱]

۲۔ صاحب روضہ کافی اپنی سند سے اسحاق بن عمار سے نقل کیا کہ ہمارے اصحاب نے ایک حدیث بیان

کی، انہوں نے میکیم بن عتبہ سے کہ اس نے کہا کہ جب حضرت امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ گھر لوگوں سے بھرا ہو

اتھا۔ ایک بوڑھا آدمی لاشی کی ٹیک لگائے حاضر ہوا اور دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا: اے فرزند

رسول! آپ پر سلام ہو۔ آپ پر رحمت و برکت الہی ہوں پھر خاموش ہو گیا۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی رحمت و برکت ہو آپ پر!

اس کے بعد اس بوڑھے آدمی نے اہل مجلس سے یوں خطاب کیا: اسلام و علیکم!

سب حاضرین نے سلام کا جواب دیا۔ اس وقت اس نے امام باقر علیہ السلام کی طرف رخ کیا اور کہا: اے فرزند رسول! قربان جاؤں! مجھے اپنے قریب جگہ بیٹھنے کی دو۔ خدا کی قسم! میں آپ کو دوست رکھتا ہوں اور تمہارے دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہوں۔ خدا کی قسم! تمہاری دوستی دنیا کے لالچ میں نہیں۔ میں تمہارے دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان سے بیزار ہوں۔ خدا کی قسم! میں تمہارے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہوں۔ میں تمہارے قائم علیہ السلام کا منتظر ہوں۔ پس خدا مجھے قربان کرے آپ فرمائیں میری عاقبت کیسی ہوگی؟

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: میرے قریب آؤ تاکہ اسے اپنے کنارے بٹھائیں۔ پھر فرمایا: اے بوڑھے مرد! میرے والد علی بن حسین علیہ السلام کی خدمت میں بھی ایک آدمی حاضر ہوا تھا اور تیرے سوال کی مانند سوال کیا۔ میرے باپ نے اسے فرمایا: اگر تو مر جائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، حسن و حسین علیہم السلام اور علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہو گے۔ تیرا دل ٹھنڈا و خرم اور آنکھیں روشن ہوں گی۔ آرام و سکون کے ساتھ کاتبین کرام فرشتوں کو دیکھو گے۔ اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا اور ہمارے ساتھ اعلیٰ درجہ میں ہو گے۔ بوڑھے آدمی نے عرض کیا: اے ابو جعفر علیہ السلام آپ نے کیسے فرمایا۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے دوبارہ تکرار کیا۔ بوڑھے آدمی نے کہا: اللہ اکبر، اے ابو جعفر! اگر میں مر جاؤں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، حسن و حسین علیہم السلام اور علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ میری آنکھیں روشن، دل سرور و خرم ہوگا۔ اگر تو زندہ تو سب کچھ دیکھو گے۔

تم اعلیٰ درجے پر فائز ہو گے پھر بوڑھا آدمی رونے لگا حتیٰ کہ اس کا چہرہ زمین پر لگا۔ اہل خانہ بوڑھے آدمی کا یہ حال دیکھ کر گریہ کرنے لگا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام بھی رونے لگے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس بوڑھے آدمی کے آنسو صاف کئے۔ اس وقت بوڑھا آدمی اٹھا اور امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگا: اے فرزند رسول! مجھے ہاتھ دو۔ خدا مجھے تجھ پر قربان فرمائے۔

حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اس شخص نے آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ پھر آپ کا ہاتھ آنکھوں پر رکھا اور چہرے پر ملا۔ آپ کے ہاتھ سارے بدن پر پھیرا، پھر اٹھا اور کہا اسلام علیکم۔ امام باقر علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو

آگئے۔ آپ نے حاضر کی طرف خطاب فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ جنت میں جائے وہ اس شخص کا دیدار کرے۔ حکم بن عقبہ کہتا ہے کہ اس مجلس کی کسی اور مجلس میں، میں نے اتنا گریہ نہیں دیکھا۔ [۱]

بحث دوم: تمام افراد کے لئے آپ کے انتظار کا واجب ہونا

نقد الاسلام کلینی اصول کافی میں اپنی سند سے اسماعیل جعفی سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ایک آدمی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا صفحہ تھا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے اسے فرمایا: اس میں دین کے مسائل ہیں جن پر عمل کرنے سے قبول ہوتے ہیں۔ لکھا ہوا ہے اس شخص نے عرض کیا۔ خدا کی رحمت ہو تجھ پر۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ پھر امام فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔ میں اس سب کا اقرار کرتا ہوں جو اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ ہمارے اہل بیت کی ولایت، ہمارے دشمنوں سے بیزاری اور ہماری تعلیم پر عمل کرنا، پرہیز گاری فروتنی اور قائم کی انتظار ہے۔ جو آئے گا۔ [۲]

اسی کتاب میں ابو الجارود سے نقل ہوا کہ اس نے کہا میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزند رسول! کیا آپ جانتے ہیں میں آپ کی مودت رکھتا ہوں اور آپ کا اطاعت گزار ہوں۔

امام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ جواب دیں۔ کیونکہ میں آنکھوں سے ناہینا ہوں۔ بہت چلتا ہوں۔ جب آپ کی زیارت کا شوق ہوتا ہے۔ تو نہیں آسکتا ہوں۔

امام نے فرمایا: سوال کرو۔

میں نے عرض کیا مجھے خدا کا دین بیان فرمائیں۔

امام نے فرمایا: اگرچہ مطلب تھوڑا ہے لیکن سوال اہم ہے۔ خدا کی قسم! میں تجھے اللہ کا دین بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ خدا کی طرف سے نازل ہونے والی شریعت

[۱] روضۃ الکافی ص ۶، ج ۳۰

[۲] اصول کافی ج ۲، ص ۲۲، ج ۱۳

پر عمل کرنا ہمارے ولی کی ولایت اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری ہمارے قائم آل محمدؑ کے ظہور کی انتظار کرنا، حلال و حرام کا پابند ہونا۔ [۱]

غیبت نعمانی میں ابو بصیر سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے عمل کی خبر دوں جسے خدا اپنے بندوں سے قبول کرتا ہے۔

سب نے کہا: کیوں نہیں ضرور فرمائیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ جو کچھ اسلامی تعلیمات ہے اس پر عمل کرنا، ہماری ولایت ہمارے دشمنوں سے بیزاری، اہل بیت کی پیروی کرنا، پرہیزگاری، کوشش و اطمینان اور قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور کی انتظار کرنا۔

پھر فرمایا: بے شک ہماری حکومت ہے کہ جب خدا چاہے گا وہ ہمارے سپرد کرے گا۔ جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ قائم آل محمد کا دوست ہو تو اسے انتظار کرنی چاہیے۔ بااخلاق اور پرہیزگاری کا کردار ادا کرے۔ اگر قائم کے ظہور سے پہلے مر گیا تو اس کے لئے ثواب ہے اور اسے شخص کا اسے ثواب ملے گا۔ جس نے امام قائم پایا ہو۔ پس انتظار کرو اے گروہ مشمول رحمت خدا! [۲]

بحث سوم: روایات میں انتظار کا معنی

انتظار ایک نفسیاتی حالت کا نام ہے کہ جس چیز کی انتظار ہو اس لئے منتظر رہنا۔ اس عکس یعنی ناامیدی ہے جتنا انتظار شدید ہوتی ہے۔ اتنا ہی آمادگی زیادہ ہوگی۔ جب کوئی مسافر سفر سے واپس آئے اور جلد وطن اور گھر کے قریب پہنچتا ہے تو اس کی انتظار شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ خواب سے بیدار ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کے دل میں کسی کی انتظار کی شدت ہوتی ہے۔ انتظار کے مراتب مختلف ہیں۔ جتنی انسان کو دوسرے سے محبت ہوتی ہے۔ اس

[۱] اصول کافی ج ۲، ص ۲۱، ج ۱۰

[۲] کمال الدین ج ۲، ص ۷۷، ج ۱۲

لحاظ سے اس کے انتظار میں بھی شدت ہوگی۔ دوست اور دوستی کے مختلف مراتب ہیں۔ محبت کے بھی مختلف مراتب ہیں۔ لہذا انتظار کا شدید ہونا اس کی محبت پر منحصر ہے۔ جتنی زیادہ محبت و دوستی زیادہ ہوگی۔ اس کے مزاق پر اتنا ہی زیادہ انتظار کا منتظر ہوتا ہے۔ اس کی انتظار کی شدت اتنی ہی ہوگی جتنا وہ آمادہ و تیار ہوتا ہے۔ آپ کی آمادگی کے لئے پرہیزگاری، کوشش، گناہ سے دوری، تہذیب نفس اور اندرونی صفات سے پاکیزہ ہوتا ہے۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا تاکہ مولا قائم کا دیدار و زیارت نصیب ہو سکے۔

چنانچہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس کی جو خواہش ہو اسے قائم کے اصحاب میں سے ہونا چاہیے۔ اسے انتظار کرنا چاہیے، پرہیزگاری، گناہ سے دوری، اچھی صفات اور پسندیدہ عمل کا حامل ہونا چاہیے۔ ایسا شخص اگر مر جائے تو اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ان کی حکومت کے دوران صحابی کو ملتا ہے۔
خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مولا قائم کے انتظار کرنے والوں میں سے قرار فرمائے۔

بحث چہارم: انتظار میں قصد قربت شرط ہے یا نہ

اس مطلب کی وضاحت کے لئے دو مقدموں کی ضرورت ہے۔

مقدمہ اول: جو کچھ بیان ہو چکا ہے کیا اس میں نیت شرط ہے یا نہیں یہاں پر ہم یہ کہیں گے کہ خدا کی

طرف سے صادر ہوئے دستورات کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ وہ اعمال و امور جن کو انجام دینے کے لئے قصد تعبد کی شرط و ضرورت ہوتی ہے جیسے نماز۔

۲۔ کچھ ایسے امور و اعمال ہیں کہ جن کا قصد تعبد شرط نہیں ہے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عمل کو بجالایا جائے۔ جیسے

کپڑے کا دھونا۔

۳۔ کچھ امور ایسے ہیں جن پر تعبد منحصر ہے جیسے مومن کا دیدار اس میں کوئی شک نہیں کہ قائم کے انتظار سے

پہلے قسم میں شامل ہے یعنی انسان نیت کرے اور شرط ہے اگر نیت میں خلل ہے تو تکلیف ساقط نہیں ہوتی۔ اسی طرح

دوسری قسم میں نیت شرط ہی نہیں ہے۔ لیکن تیسری قسم میں اگر نیت کر لے گے تو ثواب ملتا ہے اور اگر قصد نیت نہیں کرتے تو ثواب نہیں ملے گا اور عذاب بھی نہیں ہوگا۔

مقدمہ دوم: عبادات میں قصد قربت شرط ہے سے کیا مراد ہے؟ میں کہتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ اعمال کو خدا کی اطاعت کے لئے بجالانا، خواہ یہ انگیزہ ہو کہ وہ عبادت کے لائق ہے یا محبت کا انگیزہ ہو یا اس کی شکر گزاری ہو، بہر حال اس سے تقرب حاصل کرنا، اس سے ثواب کی امید رکھنا، اس کے عذاب سے ڈرنا، ان سب کے مراتب مختلف ہیں۔ جو ہر ایک دوسرے سے برتر ہے۔ ہر آدمی اپنی روش پر عمل کرتا ہے۔^[۱] اس مطلب پر دلیل یہ ہے کہ ہماری فقہی کتب میں آیا ہے کہ بعض عبادت میں قصد قربت شرط ہے اجماع اور آیات جیسے:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿۱﴾

پس خدا کی خلوص نیت سے عبادت کرنی چاہیے۔
اصول کافی میں صحیح روایات نقل ہوئی ہیں۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی عمل بھی نیت کے بغیر درست نہیں ہے۔^[۲]

اسی طرح وسائل میں موسیٰ بن جعفر اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ جیسی نیت ویسا ثواب ملے گا۔ جو شخص خدا کے لئے غزوہ میں شرکت کرتا ہے۔ اسے خدا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ اور جو دنیا اور مال غنیمت کے لئے جائے تو اسے وہی مال ہی ہاتھ آئے گا۔^[۳]

اسی کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا: میں بہترین شریک ہوں۔ جو کوئی اپنے عمل میں میرے علاوہ کسی اور کو شریک کرتا ہے اس کا وہ عمل قبول نہیں ہے۔ سوائے اس عمل کے جو میرے لئے

[۱] سورۃ اسراء: ۸۴

[۲] الزمر: ۲

[۳] اصول کافی ج ۲ ص ۱۲

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۳۳۱

خالص انجام دیا گیا ہو۔^[۱]

بحث پنجم: انتظار سے ناامیدی

یہاں پر چند تصورات ہو سکتے ہیں:

۱۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام قائم کے ظہور سے بطور کلی ناامید ہونا حرام ہے کیونکہ آپ کا ظہور ضروریات مذہبی امامیہ ہے بلکہ یہ احتمالی بھی کہ ضروریات دین اسلام ہو۔ کیونکہ ہر عامہ و خاصہ سے رسول اکرم سے متواتر روایات نقل ہوئی ہیں۔ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں لیکن اختلاف قائم کی ولادت کے بارے میں ہے۔ اس کے علاوہ ان کی شخصیت میں اختلاف ہے۔

بعض اہل سنت قائل ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے لیکن پیدا ہوں گے اور پھر ظہور کریں گے۔ حالانکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تکذیب ہے۔ علامہ مجلسی نے ابن ابی الحدید سے نقل کیا جو اہل سنت کا عالم ہیں کہ انہوں نے کہا: البتہ تمام مسلمانوں کے فرقے کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دنیا ختم ہونے سے پہلے امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔

۲۔ حضرت قائم علیہ السلام کے ظہور کی ناامیدی ایک خالص مدت کے ساتھ معین ہے جیسے بعض کو اندازہ لگاتے ہیں کہ مثلاً پچاس سال امام کا ظہور نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان پچاس سال میں انتظار نہ کریں کیونکہ ان کی مدت معین ہو چکی ہے۔ حالانکہ روایات میں آیا ہے کہ ہر صبح و شام آپ کے ظہور کی انتظار کرنی چاہیے۔ پس معلوم ہوا کہ اس قسم کی ناامیدی بھی حرام ہے کیونکہ انتظار امر و جواب ہے اور ترک واجب ہر صورت میں حرام ہے۔ جو روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے بعض کو ہم ذکر کرتے ہیں۔

اقبال نامی کتاب میں حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے قائم کے لئے دن

رات انتظار کریں۔

نیز بحار الانوار میں مفصل بن عمر سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے بندے اس کے نزدیک ترین اور خوشحال ترین اس وقت ہوتے ہیں کہ جب وہ حجت خدا کو نہیں پائیں گے۔ یعنی وہ اسے دیکھ نہیں سکیں گے اور ان کو وہ ایسی جگہ خدا کے حکم سے پہنچان ہیں کہ کوئی انسان نہیں جانتا۔ پس ہر صبح و شام قائم علیہ السلام کا انتظار کرو۔ [۱]

اسی طرح بحار الانوار میں محمد بن فضیل اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام میں خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یہ کام کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہمارے اس کا وقت معین نہیں ہے پس جس طرح تم سے کہا گیا ہے اسی طرح ہوگا اور یہ کہو۔ خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ اگر واقع کے خلاف تم نے دیکھا تو کہو: خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ اگر واقع کے خلاف تم نے دیکھا تو کہو: خدا اور رسول نے سچ فرمایا۔

اس پر آپ کو دو برابر ثواب ملتا ہے۔ جب تم فقیر ہو جاؤ اور لوگ ایک دوسرے سے انکار کریں تو اس وقت صبح و شام قائم کے ظہور کا انتظار کرو۔ میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! فقیر کو تم ہم جانتے ہیں لیکن لوگ کے ایک دوسرے سے انکار کرنے کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: یعنی جب کوئی مومن مسلمان بھائی کسی حاجت کے لئے دوسرے کے پاس جائے تو وہ اچھا سلوک نہیں کرے گا۔ [۲]

میں کہتا ہوں: صبح و شام انتظار فرج سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت جتنا ممکن ہو سکے آپ کے ظہور کی انتظار کریں۔ یہ انتظار تمام ماہ و تمام سال میں آپ کے آنے کا امکان ہے ہر عام و خاص کے لئے واجب ہے وہ آپ کے ظہور کی انتظار کرے۔

مستفیضہ احادیث دلالت ہیں کہ آپ علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے سے نبی فرمائی گئی ہے۔ خدا کی مصلحت ہے خواہ ان کا ظہور دیر سے ہو یا تاخیر سے۔

اصول کافی میں مولف اپنی سند کے ساتھ روایت کرتا ہے: یقیناً اپنے بیٹے علی بن یقین سے کہا: جو کچھ

[۱] بحار ج ۵۲ ص ۱۳۵، ج ۶

[۲] بحار ج ۵۲ ص ۱۸۵، باب علامات ظہور ذیل ج ۹

بنی عباس کی حکومت کے بارے میں کہا گیا ہے کیا واقع ہوا اور جو کچھ قائم آل محمد کے بارے میں کہا گیا کیا واقع ہوا؟
 علی نے کہا: جو کچھ ہمارے اور تمہارے بارے میں کہا گیا تھا وہ واقع ہو چکا ہے۔ لیکن جو القائم کی حکومت
 اور ان کے ظہور کے بارے میں کہا گیا ہے وہ وقت نہیں پہنچا۔ پس دل میں امید رکھو۔ اگر ہمیں یہ کہا جائے کہ دو سو سال
 یا تین سو سال تک ان کا ظہور نہیں ہوگا۔ ان کے دلوں میں قسوت ہوگی اور لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ لیکن اگر لوگوں
 نے یہ کہا کہ آپ کا ظہور جلد ہونے والا ہے اور بہت نزدیک ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں الفت و محبت پیدا ہو تو ایسی
 صورت میں ظہور قریب ہوگا۔ [۱]

بحار الانوار میں غیبت نعمانی اور غیبت طوسی دونوں کتب میں یہ روایت ذکر ہوئی ہے۔
 کتاب علل الشرائع میں بطور مرفوع علی بن قسین سے نقل ہوا کہ انہوں نے کہا: میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام
 کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: جو کچھ پیشگوئی کی گئی ہے واقع نہیں ہوا۔ اور کچھ تمہارے دشمنوں کے بارے میں
 کہا گیا ہے کیا وہ بھی درست ہے؟
 آپ نے فرمایا: جو کچھ ہمارے دشمنوں کے بارے میں کہا گیا ہے وہ برحق ہے۔ پس جو کچھ کہا گیا تھا واقع
 ہوا ہے۔ لیکن تمہیں قائم کے ظہور کی شدت سے انتظار کرنی چاہیے۔ پس ہمارے لئے ایسے فرمایا۔
 غیبت نعمانی میں ابوالمرہف سے ملتا ہے کہ انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: محافیر
 ہلاک ہو گئے ہیں۔ [۲]

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا محافیر سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قائم کے ظہور کے لئے جلدی کرنے
 والے اور آپ کو ظہور شریک سمجھنے والے نجات پائیں گے۔ [۳]

اسی کتاب میں بطور مسند امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا:

هَلَكَ أَصْحَابُ الْمَعَاظِيرِ وَنَجَّى الْمُقَرَّبُونَ [۴]

[۱] اصول کافی ج ۱ ص ۶۹۳ ح ۶۲

[۲] بحار ج ۵۲ ص ۱۱۱ باب ۲۱ ذیل ۱۸۲

[۳] غیبت نعمانی: ۱۰۳

[۴] غیبت نعمانی: ۱۰۳

جلدی کرنے والے ہلاک ہو گئے ہیں اور نزدیک سمجھنے والے نجات پائیں گے۔ مخالفین ظہور کو دور سمجھتے ہیں

اور ہم آپ ﷺ کے ظہور کو نزدیک جانتے ہیں۔ [۱]

آپ کے مخفی و پنهان ہونے کی ایک حکمت یہ ہے کہ لوگ تمام اوقات و سال میں آپ کا انتظار کریں علی بن تقطین کی حدیث میں اس مطلب کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ بعض روایات دلالت کرتی ہیں کہ آپ کا ظہور ناگہانی ہو گا۔ جیسے احتجاج میں قائم کے دستخط والی روایت میں ہے۔ بے شک قائم ﷺ کا ظہور ناگہانی ہو گا۔ اس وقت کسی کو توبہ کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ [۲]

ایک روایت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہوئی کہ آپ نے فرمایا: مہدی ﷺ ہم میں سے ہے۔ آپ کا ظہور اصلاح کے لئے ہو گا۔ دوسری روایت بھی آپ ہی سے نقل ہوئی کہ آپ نے فرمایا: وہ چودھویں کے چان جیسا آکر رہے گا۔

اسی طرح کمال الدین میں امام رضا ﷺ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! قائم کب قیام کریں گے۔ آپ نے فرمایا: اس وقت قیامت کے وقت کی مانند ہے۔ جیسے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [۳]

اصول کافی میں امام رضا ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تمہارا پیشوا تم سے غائب ہو جائے تو اس کے ظہور کی انتظار کرو۔ اس روایت میں منتظر کا انتظار کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ کا ظہور ناگہانی ہو گا۔ [۴]

قائم آل محمد کے ظہور کے لئے علامات ہیں جب وہ ظاہر ہوں گے تو امام کا ظہور ہو گا اور یہ ملاقات ایک سال کے اندر واقع ہوں گے۔ البتہ ملاقات کی دو قسمیں ہیں حتمی اور غیر حتمی۔ حتمی علامات کے بعد آپ ﷺ کا ظہور ہو گا اور یہ سب کچھ ایک سال کی مدت میں ظہور پذیر ہو گا اس لئے مومن کو ہر سال اور پورا سال آپ ﷺ کا انتظار کرنا چاہیے۔ بحار الانوار میں سید زین العابدین فرماتے ہیں: آپ کے ظہور سے پہلے سلمی نامی شخص جزیرہ کی سرزمین پر

[۱] بحار ج ۱۰ ص ۱۱۲

[۲] احتجاج طبری ج ۲ ص ۳۲۳

[۳] کمال الدین ج ۲ ص ۳۷۳

[۴] اصول کافی ج ۱ ص ۳۴۱ ح ۲۳

خروج کرے گا اور وہ دمشق کی مسجد میں قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد شعیب بن صالح سمرقند سے خروج کرے گا۔ اسی وقت سفیانی ملعون بھی داوی یابس سے خروج کرے گا اور وہ حبیب بن ابی سفیان کی اولاد سے ہوگا۔ سفیان کے ظہور کے وقت قائم مخفی ہوگا اور اس کے بعد قائم کا ظہور ہوگا۔ [۱]

اس سے معلوم ہوا کہ سفیانی کے خروج کے فوراً بعد قائم قیام فرمائیں گے۔ سفیانی کی حکومت کی مدت آٹھ ماہ ہوگی۔ کمال الدین میں نفس تزکیہ کے قتل کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم کے قیام اور نفس زکیہ کے قتل کے درمیان پندرہ راستوں کا فاصلہ ہوگا۔ [۲]

۳۔ امام علیہ السلام کے ظہور کے نزدیک ہونے سے ناامیدی بھی جائز نہیں کیونکہ روایات میں ہے کہ ائمہ علیہم السلام نے فرمایا: قائم بیچہ کے ظہور کا وقت معین نہیں ہے۔ لہذا مومنین کو ہر وقت ہر سال انتظار کی حالت میں رہنا چاہیے۔

ششم: آپ کی زیارت کا مشتاق ہونا

قائم سے محبت کرنے والوں کی نشانیوں میں سے ہے اور مستحب ہے ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ آپ کے ظہور کا انتظار کرنے والے نیک لوگ ہوں، جو ہر وقت آپ کی زیارت کے شوق میں گریہ کرتے ہیں اور اس کا انتظار کا ثواب خدا عطا فرمائے گا۔ بعض مراجع اعظام کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ پس خدا جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اور وہی ثواب عطا کرنے والا ہے۔

ہفتم: آپ کے مناقب و فضائل

آپ کے فضائل و مناقب کو یاد کرنا مستحب ہے بہت سی روایات ائمہ بیہ سے منقول ہیں جن میں لوگوں کو ترغیب دی گئی ہے اور شوق دلایا گیا ہے۔

اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک، دو، یا تین کو افراد آل محمد کے فضائل بیان کرتے دیکھتے ہیں۔ پس ایک فرشتہ دوسروں سے کہتا ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ ان کی تعداد بہت کم ہے اور ان کے دشمن کی تعداد زیادہ ہے لیکن پھر آل محمد کے فضائل بیان ہو رہے ہیں۔ اس پر دوسرے فرشتے کہیں گے:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مِّنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾

یہ اللہ کا فضل و کرم ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

اسی کتاب میں اسی طریقے کی ایک روایت محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے جس میں آپ نے فرمایا: کیا دشمنوں سے دوران کی آنکھوں سے اوجھل ہو کر اکٹھے بیٹھتے ہو اور جس کا تم عقیدہ رکھتے ہو اسے بیان کرتے ہو؟ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ہاں، خدا کی قسم! ہم اکٹھے بیٹھتے ہیں اور تعلیمات اہل بیت کو بیان کرتے ہیں۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! میں دوست رکھتا ہوں کہ تمہاری بعض محافل میں بھی شریک ہوتا۔ خدا کی قسم! مجھے تمہاری بواہر تمہاری جانوں کو دوست رکھتا ہوں۔ تم خدا کے دین پر ہو۔ پس پرہیزگار بنو اور ہماری تعلیم کو رائج کرنے کی کوشش کرو۔ ﴿۲۲﴾

اسی کتاب میں موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب مومنین ایک دوسرے کا دیدار کرتے ہیں اور خدا کی یاد کرتے ہیں تو یہ ابلیس اور اس کے لشکر پر بہت دشوار ہوتا ہے۔ شیطان کو شدید درد ہوتا ہے۔ پس

آسمان کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ بلکہ تمام مقرب فرشتوں کی شیطان پر لعنت ہوتی ہے۔^[۱]
 اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں، مکارم الاخلاق اور تحف العقول کے
 علاوہ بہت سی دوسری کتب میں ملتا ہے۔ کہ حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:
 جو تجھ سے نیکی کرتا ہے وہ تجھ کو نیکی و احسان کا حق رکھتا ہے یعنی اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اس کی نیکیوں کو یاد
 کریں اور لوگوں کو اس کے اچھے کردار کے بارے میں بتانا چاہیے۔ اپنے لئے خدا سے اس شخص کے حق میں دعا کرنی
 چاہیے۔ اگر نیکی کا بدلہ نیکی میں دے سکتے ہو تو اس کا جواب احسان سے دو۔^[۲]

ہشتم: قائم کے فراق و جدائی میں غم و اندوہ

آپ کی جدائی اور دور ہونے کے لئے مومن غمگین رہتا ہے اور آپ سے دوستی و محبت کی ایک علامت ہے۔
 ایک دیوان جو حضرت امیر علیہ السلام سے منسوب ہے، میں آپ کی دوستی کے بارے میں اس طرح بیان ہوا ہے۔

وَمِنَ الدَّلَائِلِ أَنْ يُرَى مِنْ شَوْقِهِ
 مِغْلَ السَّقِيمِ وَفِي الْفَوَاحِشِ
 وَمِنَ الدَّلَائِلِ أَنْ يُرَى مِنْ أَنْسِهِ
 مُسْتَوْحِشًا مِنْ كُلِّ مَا هُوَ شَاغِلٌ
 وَمِنَ الدَّلَائِلِ ضَعْفُ بَيْنِ الْوَدَى
 وَالْقَلْبُ مَحْزُونٌ كَقَلْبِ الْغَائِلِ^[۳]

[۱] اصول کافی ج ۲، ص ۱۸۸، ح ۷

[۲] مکارم الاخلاق ص ۲۲۲

[۳] دیوان امیر المؤمنین علیہ السلام / 346 / خطاب بہ عام بن اغفل ثقفی ص: 346

نشیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مومن کے لئے آپ کی زیارت دل و شوق سے بے قرار ہوتا ہے۔

ایک نشانی یہ ہے کہ آپ سے مومن کو بہت زیادہ محبت ہوگی مومن کی نظر میں آپ کی شخصیت محبوب ترین شخصیت ہوتی ہے۔

ایک نشانی یہ ہے کہ مومن لوگوں کے درمیان غصے ماحول میں ہوگا۔ لیکن اس کے دل میں آپ کی جدائی سے غم ناک ہوگا جیسے کسی عورت نے جو ان کو کھو یاد دیا ہو۔ اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں:

۱۔ روایت میں ملتا ہے کہ ایک شیعہ آدمی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ وہ قائم کی جدائی میں غم و اندوہ میں رہتا ہے۔

۲۔ کمال الدینؒ میں امام رضاؑ سے مروی ہے کہ کتنی جگر سوز عورتیں اور مرد ہیں اسفناک ہیں اور گوراپانی سے محروم ہوں گے۔

۳۔ اصول کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا: جو آدمی ہماری خاطر مہموم ہو اور ہم پر ہونے والے ظلم پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اس کی تسبیح شمار ہوتی ہے اور ہمارے حق کی انتظار کرنا عبادت ہے۔ ہمارے رازدوں کو پنبانی دیکھنا خدا کی راہ میں جہاد ہے۔

کلینی فرماتے ہیں: اس حدیث کے ایک راوی محمد بن سعید ہیں اور اسے طلحہ سے لکھنے کی ضرورت ہے۔

۴۔ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ ایک مومن کا دوسرے مومن پر یہ حق حاصل ہے کہ اگر ان میں سے کوئی پریشان حال ہو تو دوسرے کو بھی غم و اندوہ محسوس کرنا چاہیے۔ بے شک حضرت قائمؑ اس کے زیادہ مستحق ہیں اور تمام باایمان افراد پر ثابت ہے۔

۵۔ بحار الانوار کی جلد سوم میں مسیح حضرت امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا:

کمال الدین ج ۲، ص ۷۱

اصول کافی ج ۲، ص ۲۲۶، ج ۱۶

اصول کافی ج ۲، ص ۱۷۲، ج ۹

بے شک جودل ہماری وجہ سے بے قرار ہے وہ شخص مرتے وقت ہماری زیارت کرے گا اور خوشحال ہوگا۔ وہ ہمیشہ پر مسرت زندگی گزارے گا جہاں تک کہ خوض کوثر پر ہماری ملاقات کرے گا۔ بے شک کوثر ہمارے دوستوں کو دیکھ کر خوشحال ہوگی اور وہ شخص مختلف غذا میں کامزہ چکے اور وہاں سے دور ہونے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔

اے مسیح! جو شخص کوثر سے ایک گھونٹ پئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا اور وہ مشقت و زحمت میں نہیں ہوگا۔ اسے کبھی پانی کی ضرورت نہیں رہے گی اور وہ بے شک کافور بوئے مشک اور ادرك کا مزہ جو شہید سے زیادہ میٹھا ہوگا اور عنبر سے زیادہ جنت کی نہریں جاری ہوں گی۔ یا قوت اور در سے زیادہ روان ہوگا۔ وہاں آسانی ستاروں سے محسوس ہوگی۔ جام سونے اور چاند کے ہوں گے جو شخص پیتا وہ اس کی اتنی خواہش رکھتا ہے کہ کاش میں اس سے دور نہ ہوتا اور یہاں رہتا۔

اے مسیح! تو ان افراد میں سے ہے جو ان سے پانی پئیں گے۔ خوض کوثر صرف شیعوں کے لئے ہے۔

نہم: فضائل و مناقب کی مجالس میں شرکت کرنا

ایسی محافل میں شرکت کرنا جس میں امام زمانہ کے فضائل ہوں تو ایسا ایک محبت کی نشانی ہے۔ اور خیرات کے مصادیق میں سے ہے۔ لہذا اس میں سبقت حاصل کرنی چاہیے۔
اللہ فرماتا ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. [۱]

نیک کے کاموں میں سبقت حاصل کرو۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہ جسے مالی میں شیخ صدوق اور بحار الانوار کی جلد دوم میں ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص جس مجلس میں بیٹھے اور ہماری تعلیم بیان کرے، جن دن تمام دل مردہ ہوں گے اس کا دل زندہ ہوگا۔^[۱]
ایک روایت کلینی سے کافی میں ذکر ہوئی ہے جس میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس مجلس میں لوگ جمع ہوں۔ لیکن وہ خدا اور ہمیں یاد نہ کریں وہ مجلس حسرت کا سبب ہوگی۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ہمارا ذکر خدا کا فکر ہے۔^[۲]
اس مطلب پر ایک اور روایت بھی دلالت کرتی ہے جو عباد بن کثیر سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایک قصہ و داستان کو شخص کو دیکھا کہ وہ یہ بیان کر رہا تھا۔ یہ مجلس بد بکت نہیں۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ وہ غلط کہتے ہیں۔

پس جس مجلس میں آل محمد علیہم السلام کا ذکر ہو، اپنے میں ایک دوسرے کی عیادت کرتے ہوں پس ایسی مجلس بد بخت نہیں ہوگی۔^[۳]

اس کے علاوہ لوگوں کو جلس برپا کرنے، دوستوں میں اضافہ کرنا یعنی نیک افراد جمع کرنا خدا اور ائمہ علیہم السلام کے نزدیک محبوب و مطلوب ہے۔ اس کے علاوہ دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے لشکر بنانا چاہیے۔

بحار الانوار میں اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایت موجود ہیں۔ قاضی عبدالرحمن بن ریح نے ایک ناپینا سے اس کے ناپینا ہونے کی علت پوچھی تو ناپینا نے کہا: میں کر بلا کے واقعہ میں موجود تھا۔ لیکن میں نے امام حسین علیہ السلام کی مدد نہ کی۔ چند دنوں کے بعد میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا۔ مجھے ہا گیا: تجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ میں نے کہا: میں ناپینا ہوں۔ وہ شخص مجھے کھینچ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ میں نے دیکھا آپ پریشانی کی حالت میں ہیں۔ ایک فرشتہ آگ کی شمشیر لئے کھڑا تھا اور لوگوں کو مار رہا تھا۔ ان پر آگ پھینکی جا رہی تھی اور وہ چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم! سلام ہو۔ میں مینہ تھوڑا چلائی نہ نیزے سے حملہ کیا نہ تیر چلایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو دشمن کے لشکر کو زیادہ کیا تھا۔ اس وقت مجھے خون کا طشت دیا

[۱] امالی مجلس ۱۳

[۲] بحار ج ۳۲ ص ۲۷۸

[۳] عدد الداعی ص ۲۳۸، ج ۱، مستدرک الوسائل ج ۱۰ ص ۲۰۰

اور اس خون کو میرے آنکھوں پر ڈالا گیا۔ میری آنکھیں جل گئیں۔ جب میں بیدار ہوا تو ناہیانتھا۔^[۱]

دہم: مناقب و فضائل کی مجالس کی تشکیل

امام زمانہ علیہ السلام کے لئے ایسی مجالس و محافل برپا کی جائیں جس میں آپ کے فضائل بیان کئے جائیں اور آپ کے ظہور کی دعائیں کی جائیں۔ ایک قسم کی دلی خدا کی نصرت اور شعرا اللہ کی تعظیم ہے۔

اس مطلب پر ایک روایت دلالت کرتی ہے جو وسائل میں ذکر ہوئی ہے جس میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دوسرے کا دیدار کو اس سے تمہارے دل زندہ اور ہمارے تعلیم رائج ہوگی۔ ہماری احادیث تمہیں ایک دوسرے پر مہربان ہونے کا درس دیتی ہیں۔ اگر ان پر عمل کرو تو کامیاب رہو گے اور نجات پاؤ گے۔ اگر عمل نہ کیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ہلاکت کا سبب ہے۔ پس ہمارے احادیث پر عمل کرو کہ میں تمہاری نجات کی ضمانت دیتا ہوں۔^[۲]

اس مطلب کو ایک اور حدیث دلالت کرتی ہے جو حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: خدا نے زمین پر دیکھا اور ہمیں انتخاب کیا اور ہمارے لئے شیعوں کو برگزیدہ جو ہماری مدد کرنے والے ہیں وہ ہماری خوشحالی سے خوشحال اور غم سے غمگین ہوتے ہیں۔ اپنی جانوں اور دولت کو ہمارے نام پر خرچ کرتے ہیں وہ ہم میں سے ہیں اور ہماری طرف آئیں گے۔^[۳]

بعض اوقات ایسی مجالس جس میں ائمہ علیہم السلام کا ذکر ہو اور خدا کی یاد تازہ ہو برپا کرنا واجب ہے خاص کر جب لوگوں کی گمراہی کا خطرہ ہو۔ یہ مجالس ان کے لئے ہدایت کا سبب ہوں گی۔

[۱] بحار ج ۲۵ ص ۳۰۳

[۲] وسائل الشیخ ج ۱۱ ص ۵۷۶، باب ۲۳ ج ۳

[۳] بحار ج ۲، ص ۶۳۵

گیارہ و بارہ: مناقب و فضائل میں شعر پڑھنا

ائمہ علیہ السلام کے فضائل میں شعر پڑھنا ایک قسم کی ان کی مدد کرنا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے وسائل میں روایت نقل کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا: جو آدمی ہمارے لئے ایک شعر پڑھتا ہے خدا اس کا جنت میں گھر بناتا ہے۔ [۱]

آپ نے مزید فرمایا: ہمارے حق میں شعر پڑھنے والے شخص کی روح القدس مدد فرماتا ہے۔ [۲]
 امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے جو شخص ہماری شان میں شعر پڑھتا ہے اور ہماری مدح کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے جو دنیا کے ساتھ برابر وسیع ہوگا۔ ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی اس کا دیدار کرے گا۔ [۳]
 میں کہتا ہوں: ائمہ علیہ السلام کی شان میں شعر پڑھنے ثواب شاعر کے ایمان و مرتب کے مطابق ہے۔ زرارہ سے مروی ہے۔

کمیت امن لقب متم مستہام...

کمیت بن زید امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور مذکورہ بالا قصیدہ پڑھا۔ جب قصیدہ ختم ہوا تو امام باقر علیہ السلام نے کمیت سے فرمایا: جب تک ہماری مدح میں شعر پڑھتے رہو گے تو روح القدس ہمیشہ تیری تائید کرے گا۔ [۴]
 روضہ کافی میں کمیت بن زید سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا: اے کمیت خدا کی قسم! اگر دنیا کا مال ہمارے پاس ہوتا تو تجھے دیتا لیکن تیرے لئے وہی کچھ ہے جو

[۱] وسائل الشیعہ ج ۱۰ ص ۳۶۷ ح ۱

[۲] وسائل الشیعہ ج ۱۰ ص ۳۶۷ ح ۲

[۳] وسائل الشیعہ ج ۱۰ ص ۳۶۷ ح ۳

[۴] وسائل الشیعہ ج ۱۰ ص ۳۶۷ ح ۴

رسول خدا ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا کہ جب تک تو ہمارا دفاع کرتا رہا روح القدس تیری تائید کرے گا۔ اس کے علاوہ بہت سی روایات میں ملتا ہے شاعرانہ انداز میں خدمت میں آئے اور شعر پڑھتے اور وہ عطا بھی کرتے تھے۔ [۱]

تیرہ: آپؐ کے نام یا القاب سنتے وقت کھڑے ہونا

ہم شیعہ حضرات کی ہمیشہ سے یہ روشن رہی کہ جب بھی قائم کا نام یا لقب پکارا جاتا تو لوگ اس کے احترام کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ عمل محبوب و مطلوب بھی ہے۔

کتاب غم الثاقب میں سید عبداللہ، سید نعمت اللہ جزائری کا نواسہ نقل کرتا ہے کہ بعض روایات میں یہ آیا ہے۔

ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام کی مجلس میں قائم کا نام لیا گیا۔ پس امام صادق علیہ السلام آپ کے احترام کے لئے کھڑے ہو گئے۔ [۲]

میں کہتا ہوں آپ کے لئے کھڑے ہونا مستحب ہے اور اس کے لئے اتنا کافی ہے۔ بزرگ علماء کی سیرت یہی رہی ہے۔

لیکن بعض اوقات واجب ہے اس کی خاص وجہ یہ ہے جیسے ایک مجلس میں آپ کا لقب پکارا جائے اور سب لوگ کھڑے ہو جائیں اور کوئی شخص بغیر عذر کے کھڑا نہ ہو تو یہ آپ کی توہین ہے اور حرام ہے کیونکہ درحقیقت خدا کی توہین ہے۔

[۱] روضۃ الکافی ج ۸ ص ۱۰۲

[۲] بحار ج ۳۳ ص ۲۷۸

چودہ: آپ کی جدائی و فراق میں رونا اور رلانا یا رونے

یا جیسا منہ بنایا

امام زمانہ علیہ السلام کے فراق میں رونا یا رلانا یا رونے جیسا منہ بنانا اس لئے کہ آپ پر مصائب گزرے۔

اس باب میں کئی روایات موجود ہیں:

۱۔ بحار الانوار کی جلد دہم اور اس کے علاوہ دوسری کتب میں آیا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص ہماری مصیبت کو یاد کرتا ہے اور خود روتا ہے یا دوسروں کو رلاتا ہے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہوگا۔ اور ہمارے درجہ میں ہوگا۔ [۱]

۲۔ پہلے مسیح کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ آب علیہ السلام نے فرمایا: جو آنکھ ہماری مصیبت پر روئے وہ خوش کوثر سے سیراب ہوگا اور جو ہمارا دوست ہے وہ اس سے ضرور بے گناہ۔

نیز مسیح سے روایت ہوئی کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہماری محبت یا مصائب میں روتا ہے خدا اس پر رحمت کرتا ہے اس شخص کے آنسو دوزخ کی آگ کو بجھا دیں گے۔ [۲]

۳۔ بحار الانوار میں ملتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص ہماری یاد میں روئے اور اس کی آنکھ سے چمھر کے بال کے برابر بھی آنسو آئے تو خدا اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اگرچہ وہ کتنے زیادہ گناہ ہی کیوں نہ ہوں۔ [۳]

[۱] منتخب الاثر نقل از مرآۃ الکمال از مکتبۃ الساکبۃ از شیخ محمد بن عبدالباق

[۲] بحار ج ۲۲ ص ۸۷۸ ج ۳

[۳] بحار ج ۲۲ ص ۲۹۰

۴۔ بحار الانوار میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جس آدمی کی آنکھیں ہمارے غم میں روئیں کہ جو ہم پر مصائب ہوئے اور ہمارا ناحق خون بہایا گیا یا جو ہماری ہچک ہوئی ہے خدا ایسے شخص کو جنت عطا فرمائے گا۔ [۱]

۵۔ بحار الانوار میں امالی شیخ طوسی اور ان کے بیٹے سے مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہمارے مصائب کی خاطر آنسو بہائے، اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور خدا اسے کئی سالوں تک جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔ [۲]

احمد بن یحییٰ اودبی کہتا ہے: میں نے حضرت حسین بن علی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے عرض کیا: ایک حدیث میں ہے جو شخص ہمارے غم میں آنسو بہاتا ہے خدا اسے کئی سالوں تک جنت عطا فرماتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: پس میں نے اس حدیث کو تمہارے واسطے کے بغیر سنا ہے۔

۶۔ کامل الزیارات اور بحار الانوار میں حضرت علی بن حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو آدمی امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے لئے آنسو بہاتا ہے اور اس کے رخسار پہ جاری ہوتے ہیں۔ خدا اسے جنت میں کئی صدیوں تک جنت میں رہائش عطا فرمائے گا۔ ہمارے غم میں رونے والی آنکھ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گی۔ [۳]

۷۔ بحار الانوار میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے فضیل! جب مجھے یاد کرو اور مصائب سن کر چمھر کے بال کے برابر بھی آنسو آئے تو خدا اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اگرچہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ [۴]

۸۔ ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب ہمیں کوئی یاد کرتا ہے اور گریہ کرتا ہے، خدا اس پر دوزخ کی آگ حرام قرار فرماتا ہے۔ [۵]

۹۔ سید بن طاووس اللصوف میں روایت نقل کرتے ہیں کہ آل رسول سے روایت ہے کہ جو شخص ہمارے

[۱] بحار ج ۳۳ ص ۷۹، ۷۸

[۲] بحار ج ۳۳ ص ۷۹، ۸۰

[۳] کامل الزیارات، باب ۱۰۰، ص ۳۲۰

[۴] بحار ج ۳۳ ص ۸۲، ۸۳

[۵] بحار ج ۳۳ ص ۸۵، ۸۶، کامل الزیارات ص ۱۰۳، ۱۰۴

مصائب پر روئے اور سوا فراد کو رلائے، وہ جنت میں جائے گا اور جو پچاس افراد کو رلاتا ہے جنت اس کے لئے ہے۔ جو شخص تیس آدمیوں کو رلاتا ہے، جنت اس کے لئے ہے اگر وہ دس آدمیوں کو رلائے جنت اس کے لئے ہے۔ حتیٰ کہ اگر ایک آدمی کو رلاتا ہے اور روئے جیسا منہ بناتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔

۱۰۔ روضہ کافی میں عبدالحمید واشی امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ میں نے ان سے عرض کیا: ایک ہمارا ہمسایہ ہے جو تمام حرام کام انجام دیتا ہے حتیٰ کہ نماز کو بھی ترک کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں تجھے اس آدمی سے بھی بدتر شخص کی خبر دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: فرمائیں: آپ نے فرمایا: ناصبی (ہمارا دشمن) اس شخص سے بدتر ہے جو ہمارا دوست ہے اور ہمیں یاد کرتا ہے خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور روز قیامت اس کی شفاعت ہوگی۔ لیکن ناصبی کی شفاعت بھی نہیں ہوگی۔ بے شک مومن اپنے ہمسائے کی شفاعت کرے گا۔ حالانکہ اس کی کوئی نیکی نہ ہوگی۔ پس وہ کہے گا: اے پروردگار! اس ہمسائے نے میری تکالیف کو دور کیا اس وقت اس کی شفاعت ہوگی۔ پس خدا فرماتا ہے: میں تیرا پروردگار ہوں اور میں تجھے ثواب عطا کرتا ہوں۔ پس خدا اسے جنت میں داخل کرے گا، اس وقت اہل دوزخ کہیں گے۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿۱﴾ وَلَا صِدْقٍ مِّنْهُمۡ ۚ ﴿۲﴾

نداب ہمارا کوئی سفارشی ہے۔ اور نہ کوئی ظلم دوست۔ ﴿۲﴾

۱۱۔ کامل الزیارات میں معاویہ بن وہب سے روایت نقل ہوئی ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھی: خدا ان آنکھوں پر رحمت کرے جو ہماری خاطر آنسو بہاتی ہیں خدا کی رحمت ہوان پر جو ہمارے لئے بے قرار ہیں، خدا کی رحمت ہوان پر جو ہماری لئے فریاد کرتے ہیں۔ ﴿۳﴾

امام عصر کے فراق میں رونا

﴿۱﴾ شعر: ۱۰۰-۱۰۱

﴿۲﴾ روضہ کافی: ۱۰۱، ذیل ج ۷۲

﴿۳﴾ کامل الزیارات: ۱۱۷

امام زمانہ علیہ السلام اب ہم سے غائب ہیں اور ہم ان کے منتظر ہیں۔ آپ علیہ السلام کی جدائی میں رونے کی فضیلت ہے اور اس مطلب پر دلالت کرنے والی روایات موجود ہیں۔

اصول کافی، غیبت نعمانی [۱] اور کمال الدین میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اصول میں آپ کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔ مفصل بن عمر نے کہا: میں امام صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک خدا کی قسم! تمہارا امام کئی سالوں تک غائب رہے گا اور تمہارا سخت امتحان ہوگا جہاں تک مختلف کہا جائے گا۔ قتل عام ہوگا۔ حوادث کی موج آئے گی اور جس طرح کشتی پانی میں موج سے الٹ جاتی ہے اسی طرح حوادث بھی الٹ پلٹ جائیں گے۔ صرف وہی نجات پائے گا جو خدا پر ایمان رکھتا ہو اور خدا نے اس سے پیمان کیا ہو۔ ایمان اس کے دل میں ثابت ہوگا۔ بارہ پرچم لہرائیں گے اور یہ معلوم نہیں ہوگا کہ کون کس کے ساتھ ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے گریہ کیا اور کہا: پس کیا کرنا چاہیے؟ قائم مہدی خورشید کی مانند چمکے گا اسے دیکھے گے۔ فرمایا: اے ابا عبد اللہ! یہ سورج دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہمارا قائم اس سورج سے بھی زیادہ روشن ہوگا۔ [۲]
کتاب غیبت نعمانی میں مفصل سے روایت نقل ہوئی کہ جس میں وہ کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: بدل نہ جانا بے شک خدا کی قسم! تمہارا امام کافی مدت تک غائب رہے گا۔ لوگ ان کو بھول جائیں گے جہاں تک فرمایا کہ مرنے والے کہاں گئے؟ البتہ مومنین کی آنکھوں میں آنسو جاری رہیں گے۔

کمال الدین میں مفصل سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے میں نے عرض کیا: میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا: ایسا نہ ہو بدل جاؤ بے شک خدا کی قسم! تمہارا امام تمہارے درمیان غائب ہو جائیں گے اور تمہارا امتحان ہوگا جہاں تک کہا جائے گا؟ مرنے والے کہاں اور کس وادی میں چلے گئے ہیں۔ بے شک مومنین روئیں گے، فتنہ کی امواج آئیں گی جس سے خدا نے پیمان لیا اور جس کے دل میں ایمان ثابت رہا۔ [۳]

[۱] غیبت نعمانی: ۷۷

[۲] اصول کافی ج ۱ ص ۳۶ باب غیبت

[۳] غیبت نعمانی ص ۷۷ باب مدح زمان غیبت

شیخ طوسی اپنی کتاب غیبت میں اپنی سند سے مفضل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: بدل نہ جانا۔ بے شک خدا کی قسم! تمہارا امام کئی سال تک تم سے غائب ہوگا۔ لوگ اسے خاموش ہو جائیں گے۔ جہاں تک کہا جائے گا کہ مردے، قتل ہو گئے یا کہاں گئے؟ البتہ مومنین آپ علیہ السلام کے فروق میں رویوں کے حالات بدل جائیں گے۔ جس طرح کشتی پانی میں الٹ جاتی ہے۔ پس وہی نجات پائے گا جس سے اللہ نے بیان لیا ہے۔ جس کے دل میں ایمان ثابت ہے۔^[۱]

شیخ صدوق کمال الدین میں اپنی سند سے سدید سے نقل کرتے ہیں: میں، مفضل بن عمر ابو بصیر اور ابان بن تغلب امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ خاک پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایسا لباس پہن رکھا تھا جس سے مصیبت ظاہر ہوتی تھی۔ جیسے کسی کا پیٹا مر جائے اور جگر سوز ہو، حزن و رندہ کی حالت میں چہرے کا رنگ بدل ہوا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرما رہے تھے اے میرے سرور! تیری جدائی نے آنکھوں سے نیند ختم کر دی، زمین مجھ پر تنگ ہو گئی، دل کو چین نہیں اے میرے سرور! تیری غیبت میرے لئے ہمیشہ کا غم ہو گیا ہے۔

سدید کہتا ہے: اس سخت مصیبت سے ہمارے دل کے ٹکڑے ہو گئے ہیں نے عرض کیا: خدا تجھے نہ رلائے آپ پر کیا مصیبت آئی کہ جس سے تم ماتم کر رہے ہو؟

امام صادق علیہ السلام نے آہ لی اور زیادہ پریشان ہوئے اور فرمایا: وائے ہو تم پر! آج صبح جعفر کی کتاب میں نے پڑھی اس میں ان تمام مصائب کا ذکر ہے جو آل محمد پر قیامت تک کا علم ہے۔ اس کتاب میں ولادت، غیبت اور غیبت کا طولانی ہونے کا ذکر ہے۔ امام قائم علیہ السلام کے غائب ہونے کے دوران مومنین پر ہونے والی مشکلات اور لوگوں میں شک و شبہات کے بارے میں علم موجود ہے۔

خدا فرماتا ہے:

وَكُلُّ الْإِنْسَانِ أَزْمَنُهُ ظِلْمًا فِي عُنُقِهِ ۖ

[۱] غیبت نعمانی ص ۷۷ باب مدح زمان غیبت

[۲] اسراء۔ ۴۳

ورہم نے ہر انسان کا (نامہ) عمل اس کی گردن میں ڈال دیا ہے۔

یعنی ولایت کو گردن سے دور کر دیں گے۔ مجھ پر غم و اندوہ ہوا۔ ہم نے عرض کیا: اے رسول زادے! ہمیں کچھ شناخت کے بارے میں فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: تین واقعات جو تین رسولوں سے مربوط ہیں۔ وہ قائم آل محمد سے بھی ہوں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ان کی ولادت مخفی ہوئی۔ ان کی غیبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوگی اور طولانی ہونا جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ ہوا۔

اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کی مرطولانی ہوئی اور قائم کی طولانی عمر پر دلیل ہے۔ میں نے عرض کیا اے رسول زادے! ان حقائق سے پردہ اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا: فرعون کے ڈر سے حضرت موسیٰ کی ولادت مخفی رہی کیونکہ فرعون نے بنی اسرائیل کو زائیدہ بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا تھا اسی طرح بنو امیہ و بنو عباس مطلع ہو گئے کہ ہماری کاتخت الٹ جائے گا وہ قائم سے خوفزدہ تھے۔ لہذا آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے عیسیٰ کی غیبت سے حالانکہ مسیح کہتے ہیں وہ قتل ہو گئے ہیں۔

لیکن خدا فرماتا ہے:

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ [۱]

حالانکہ انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت نہیں ہوئی لیکن شیعہ کا عقیدہ ہے کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں۔ شیعہ سخت

امتحان میں ہوں گے۔ بہت سے لوگ مرتد ہو جاتے ہیں۔ [۲]

پس امام صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَوَلَّوْا أَلْفَهُمْ قَدْ كُذِّبُوا جَاءَهُمْ

نَضْرَكَاد ۱

یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہونے لگے اور خیال کرنے لگے کہ (شاید) ان سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ تو (اچانک) ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی۔
پس امام کی اطاعت واجب ہے۔ خدا زمانے کو جنت سے خالی نہیں رکھتا۔

پندرہ: خدا سے معرفت امام قائم کی درخواست

خدا سے قائم کی معرفت کی درخواست کرنا اہم وظائف میں سے ہے کیونکہ علم زیادہ پڑھنے لکھنے سے نہیں آتا بلکہ علم ایک نور ہے۔ اللہ چاہے جس کے دل میں ڈال دے اور جس کی خدا ہدایت کرتا ہے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔
اصول کافی میں ابو بصیر سے نقل ہوا کہ امام صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا:

وَمَنْ يَتُوبِ إِلَىٰ حَكَمَةٍ فَقَدْ نَصَرْنَا عَدُوًّا وَكَوْفَرًا ۖ [۲]

جسے حکمت عطا ہوتی ہے اسے خیر کثیر عطا ہوتی ہے۔ یعنی خدا کی اطاعت اور امام کی معرفت۔

اسی کتاب میں ابو بصیر سے ملتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو نے اپنے امام کی پہچان و معرفت حاصل کی ہے۔ اس نے کہا: میں نے عرض کیا: ہاں خدا کی قسم! اس سے پہلے کہ کوفہ سے باہر آؤں، فرمایا: تجھے کافی سمجھتا ہوں۔ [۳]

اسی کتاب میں صحیح روایت میں امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: بلند، رکن اور کلید امر خدا کی خوشنودی ہے۔ اس کی معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے۔

[۱] یوسف - ۱۱۰

[۲] سورہ بقرہ: ۲۶۹

[۳] اصول کافی - ج ۱، ص ۳۳۷

ابو خالد کا بلی روایت نقل کرتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے خدا کے اس فرمان: **قَامُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ**
وَالنُّورِ الَّذِيْ اَنْزَلْنَا [۱] کے بارے میں، میں نے سوال کیا۔

آپ نے فرمایا: اے ابو خالد! خدا کی قسم! آل محمد سے روز قیامت تک ائمہ علیہم السلام ہوں گے اور ہیں۔

خدا کی قسم! نور خدا جسے نازل فرمایا: یہ وہی ہستیاں ہیں۔ خدا کی قسم! زمین و آسمان میں نور خدا ہے۔

خدا کی قسم! اے ابو خالد! بے شک امام کا نور مومنین کے دلوں میں خود شید سے زیادہ روشن ہے۔ جب تک

خدا کسی کا دل پاک نہیں کرتا وہ ہمارا دوست نہیں ہوتا۔ جو ہمارا محب ہوگا اور ہمارے لئے تسلیم ہوگا خدا اس کا حساب

آسان فرماتا ہے اور روز قیامت محفوظ رہتا ہے۔ [۲]

سولہ: قائم کی معرفت دعا ہمیشہ کے لئے

ثقة الاسلام کلینی، شیخ نعمانی و شیخ طوسی اپنی سند سے زرارہ سے روایت نقل ہوئی جس میں کہا: میں نے حضرت

امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اس جوان کے لئے قیامت سے پہلے غیبت ہوگی۔

میں نے کہا: کیوں؟

آپ نے فرمایا: مجھے خوف ہے (اس کے حکم کی طرف اشارہ کیا)۔

پھر فرمایا: اے زرارہ! وہی ہے منتظر جس کی ولادت میں شک نہیں ہے۔

پس بعض کہتے ہیں ان کے باپ کی اولاد نہیں اور بعض کہتے ہیں جب آپ ماں کے حکم میں تھے ان کا باپ

فوت ہو گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں آپ کی ولادت سے دو سال پہلے وہ وفات پا چکے ہیں۔ وہی ہے منتظر لیکن خدا شیعوں کا

لیتا ہے۔ پس لوگ تو ہم باطل کریں گے۔ اے زرارہ! اگر تو نے اس زمانے کو پایا تو یہ دعا پڑھنا:

[۱] سورۃ النور: ۸

[۲] غیبت نعمانی: ۸۶، ان فی قائم سے من الانبیاء

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِيَّكَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ طَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ. [1]

”اے اللہ تو مجھے اپنی معرفت عطا کر کیونکہ میں نے تیری معرفت حاصل نہیں کی تو تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں کر سکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما کیونکہ میں اگر تیرے رسول کی معرفت حاصل نہ کر سکا تو تیری حجت کو نہیں پہچان سکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر مجھے تیری حجت کی معرفت عطا نہیں ہوئی تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔“

سترہ: دعائے غریق ہمیشہ پڑھنا

شیخ صدوق کتاب کمال الدین میں فرماتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَجَدْتُ بِحَظِّ جَبْرِئِيلَ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي
الْعَبْدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ سَتُصِيبُكُمْ شُبُهَةٌ فَتَبْقَوْنَ بِلَا عِلْمٍ
يُرَى وَلَا إِمَامٍ هُدًى وَلَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا مَنْ دَعَا بِدُعَاءِ الْغَرِيقِ قُلْتُ
كَيْفَ دُعَاءُ الْغَرِيقِ قَالَ يَقُولُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا مُقَلِّبَ

[1] کمال الدین وتمام النعمة / ج 2/ 33/342/2 باب ما روى عن الصادق جعفر بن محمد ﷺ من النص على القائم ﷺ وذكر غيبته وأنه العاقل عشر من الأئمة ﷺ ص: 333

الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُقَلِّبُ
الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ وَلَكِنْ قُلْ كَمَا أَقُولُ لَكَ يَا مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ
قَلْبِي عَلَى دِينِكَ [۱]

انہی اسناد کے ساتھ محمد بن مسعود سے مروی ہے کہ ان کو جبرائیل بن احمد کے خط سے معلوم ہوا انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبید بن عیسیٰ نے۔ بیان کیا ان سے یونس بن عبد الرحمن نے، ان سے عبد اللہ بن سنان نے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب تم لوگ شہ کا شکار ہو جاؤ گے اور حق کی نشانی کو نہیں دیکھ پاؤ گے اور نہ ہی ہدایت کرنے والا امام ظاہر ہوگا، ایسے میں شہ سے نجات پائے گا مگر وہ جو دعائے غریق پڑھتا رہے گا۔ میں نے عرض کیا: مولا دعائے غریق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (وہ دعایہ ہے)

يَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.
”اے اللہ، اے رحمن، اے رحیم، اے دلوں کے پھرنے والے پھیر دے میرے دل کو اپنے دین کی طرف۔ میں نے اس دعا کو پڑھا:

يَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي
عَلَى دِينِكَ.

”اے اللہ، اے رحمن، اے رحیم، اے دلوں اور نظر کے پھرنے والے پھیر دے میرے دل کو اپنے دین کی طرف۔“ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ مقلب القلوب والابصار ہے مگر تم اسی طرح پڑھو جس طرح میں پڑھتا ہوں۔

يَا مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

شیخ نعمانی نے کتاب غیبہ میں اپنی سند سے حماد بن عیسیٰ اور انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت نقل کی کہ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپ نے فرمایا: تم اس وقت کیسے ہو گے جب امام قائم علیہ السلام کی علامات تم سے مخفی رہیں۔ ایسے حالات میں صرف وہی نجات پائے گا جو دعائے غریق پڑھتا ہو۔

[۱] کمال الدین وتمام النعمة / ج 2 / 352 / 33 باب ما روى عن الصادق جعفر بن محمد عن النضر بن
القائم عن واذكر غيبته وأنه الثاني عشر من الأئمة ع..... ص: 333

میرے والد نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ بلا ہے پس قربان جاؤں! اس وقت ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر ایسا ہوا تو سچ عقیدے سے تمسک کرنا جہاں تک کہ امر تمہارے لئے روشن ہو جائے گا۔

اٹھارہ: قائم کی غیبت میں دعا

سید ابن طاووس نے اپنی کتاب معج الدعوات میں لکھا ہے کہ ایک حدیث امام قائم کے بارے میں ذکر ہوئی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: تمہارے شیعہ کیا کام کریں؟ آپ نے فرمایا: امام زمانہ کے ظہور کی دعا کریں۔ میں نے عرض کیا: کون سی دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَرَفْتَنِيْ نَفْسِكَ وَ عَرَفْتَنِيْ رَسُوْلَكَ وَ عَرَفْتَنِيْ
مَلَايِكَتَكَ وَ عَرَفْتَنِيْ نَبِيَّكَ وَ عَرَفْتَنِيْ وُلاَةَ اَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ لَا اَخْذُ اِلَّا
مَا اَعْطَيْتَ وَلَا وَاقِيْ اِلَّا مَا وَقَيْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تُغَيِّبْنِيْ عَنْ مَنَازِلِ
اَوْلِيَائِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِوَلَايَةِ مَنْ
اَفْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ. [۱]

انیس: قائم کے ظہور کی علامات کی شناخت

شیخ محمد بن ابراہیم نعمانی غیبت نامی میں جو روایت کو نقل کیا ہے اسے یہاں پر تحریر کرتے ہیں:

۱۔ خود اپنی سند سے عمر بن حنظلہ سے اور وہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قائم کی پانچ علامات ہیں:

خروج سفیانی، یمانی، آسمانی ندا، نفس زکیہ کا شہید ہونا اور بیدار نامی جبکہ کا دھنس جانا۔

۲۔ آپ سے ایک اور روایت میں ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا: اس سال آسمانی ندا آئے گی۔

۳۔ عبداللہ بن سنان امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آسمانی ندا کا واقع ہونا حتی علامات میں سے ہے۔

سفیانی خروج بھی حتی علامات ہے اس کے علاوہ یمانی کا خروج، نفس زکیہ کا قتل ہونا۔ حتی علامات میں سے ہیں۔

۴۔ یزید بنی حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اس امر سے پہلے سفیانی کا خروج ہے اور یمانی، مروانی، شعیب بن صالح اور کف دست کر کے گا۔ اور یہ۔

۵۔ ابوبصیر امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم نے مشرق سے بہت زیادہ آگ کو دیکھا۔ جس کے تین یا سات روز بعد قائم کا انتظار کرو۔ انشاء اللہ خدا حکیم و دانہ ہے۔

پھر فرمایا: آسمانی صدا ماہ رمضان میں آئے گی۔ آسمان سے امام قائم کو پکارا جائے گا پس مشرق میں یا مغرب میں ہے وہ ضرور دیکھے گا۔ اس خوف ناک آواز سے سوا ہونا پیدا ہوگا۔ کھڑا شخص بیٹھ جائے گا۔ خدا اس پر رحمت کرے جو اس سے عبرت حاصل کرے اور وہ صدا جبرائیل علیہ السلام کی ہوگی اور یہ آواز ۲۳ ماہ رمضان میں جمعہ کے دن واقع ہوگی۔ اس میں شک نہ کرنا بلکہ اطاعت کرنا۔ اسی دن کے آخری لحظات میں شیطان کی بھی آواز آئے گی۔ وہ لوگوں کو شک میں ڈالے گا۔ لوگ شک و شبہات و حیرت میں ہوں گے۔

۶۔ چند اصحاب امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے کہا گیا: میں نے آپ سے عرض کیا: کیا سفیانی حتی علامت میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ نفس زکیہ کا قتل حتی علامت ہے۔ بیدار کی زمین کا دھنس جانا حتی ہے۔ آسمان سے کف دست ظاہر ہوگا یہ بھی حتی ہے۔

۷۔ ابن ابی معفور نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: یاد رکھو! قلائی کی ہلاکت، سفیانی کا

خروج، نفس زکیہ کا قتل، بیدار نامی زمین میں سفیانی لشکر کا دھنس جانا اور آسمانی ندا۔ میں نے عرض کیا خدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس آواز سے امام زمانہ کی شناخت ہوگی۔

۸۔ زرارہ نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: نذاحق ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم! ہر قوم اپنی زبان میں سنے گی۔

۹۔ عبد اللہ بن سنا امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ ایک ہمدانی شخص نے کہا: یہ اہل سنت ہمارے سرز لش کرتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں۔

تمہارا عقیدہ ہے کہ آسمان سے امام زمانہ علیہ السلام کے نام کی آواز آئے گی، حضرت ٹیک لگاتے ہوئے تھے غصے میں آستینیں چڑھائیں پھر فرمایا: یہ کلام مجھ سے نقل نہ کرو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے باپ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: یہ مطلب قرآن میں واضح ہے،

إِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ۔ [۱]

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتاریں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔ جب سب لوگ آسمانی ندائیں گے۔ پس آگاہ روہ! حق علی کے ساتھ ہے اور ان کے شیعہ کے ساتھ۔ اس کے بعد ابلیس کی آواز آئے گی حق عثمان بن عفان کے ساتھ ہے کیونکہ وہ مظلوم قتل ہوا لہذا اس کے خون کا مطالبہ کرو۔ حضرت نے فرمایا: خدا اس وقت مومنین کے دلوں کو تابوت رکھے گا اور وہ حق کے ساتھ ہوں گے اور پہلی آواز پر یقین رکھتے ہوں گے بعض مردہ دل ہمارے ساتھ دشمنی کریں گے اور کہیں گے پہلی آواز جادوگر کی تھی پھر امام صدق نے اس آیت:

وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ [۲]

اور اگر وہ کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو مستقل جادو ہے (جو پہلے سے

چلا آ رہا ہے۔

۱۰۔ محمد بن صامت نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور بھی علامت ہے آپؑ نے فرمایا کیوں نہیں؟ سفیانی کا بیدار کی زمین دھنس جانا، نفس زکیہ کا قتل ہونا، آسمانی ندا، میں نے عرض کیا قربان جاؤں! مجھے ڈر ہے کہ یہ طولانی نہ ہو۔ آپؑ نے فرمایا۔ البتہ یہ ایک منظم تسبیح کے دانوں کی مانند پے در پے ہوگا۔

۱۱۔ حمران بن اعین امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: قائم کے ظہور سے پہلے حتی علامات ظاہر ہوں گی جیسے خروج سفیانی، بیدار زمین کا دھنس جانا نفس زکیہ کا قتل ہونا اور آسمانی ندا۔

۱۲۔ زرارہ بن اعین نے کہا: میں نے امام صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آسمان سے ندا آئے گی فلاں امیر ہے اور دوسری ندا آئے گی: علی اور اس کے شیعہ حق پر ہیں میں نے عرض کیا دوسری ندا کیسی ہوگی۔ امام نے فرمایا: شیطان ندا دے گا کہ فلاں اور اس کے گروہ والے کامیاب ہیں یعنی بنو امیہ کا آدمی پس کون بچ اور جھوٹ کو سمجھ سکے گا؟ وہ لوگ ثابت قدم رہیں گے جو ہماری تعلیمات کے پابند ہوں گے وہ امام حق کی شناخت رکھتے ہوں گے۔

۱۳۔ عبدالرحمن بن مسلمہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: دو دنا سنوں گے پہلی حق اور دوسری باطل والی آواز ہوگی خدا فرماتا۔

أَمَّنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِي
فَمَا لَكُمْ هَ كَيْفَ تَحْكُمُونَ. [۱]

جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود اس وقت تک راہ نہیں پاسکتا جب تک اسے راہ نہ دکھائی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟

۱۴۔ محمد بن مسلم امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: سفیانی اور قائم کا ایک سال ہی میں خروج ہوگا۔

۱۵۔ حمران بن اعین نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ اس آیت: ثُمَّ قَطَعُوا آجَلًا وَآجَلٌ مُّسَمًّى

عَنْكَا۔ (پھر زندگی کی) ایک مدت مقرر کی اور ایک مقررہ مدت اور بھی ہے جو اسی کے پاس ہے) کے بارے میں فرمایا: البتہ دوا جمل ہیں ایک اجل حتیٰ اور ایک موقوف ہے پس حمران نے عرض کیا حتیٰ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خدا کی مشیت کا اس سے تعلق ہے۔

۱۶۔ آپ کے اصحاب پانی پر چلیں گے پس وہ خود کیسے ہیں؟
لہذا وہ شہروں کے دروازے کھول دیں گے یہ داخل ہوں گے جب کت چاہیں حکومت کریں۔

بیس: سر تسلیم ہونا اور جلدی نہ کرنا

اس مطلب کو دو فصلوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

فصل اول: ائمہ علیہم السلام سے روایات

۱۔ اصول کافی میں عبدالرحمن بن کثیری نے نقل کیا ہے کہ: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اتنے میں مہزم آ گیا۔ اس نے عرض کیا قربان جاؤں! مجھے قائم کی خبر دو جس کے ہم منتظر ہیں حضرت نے فرمایا: اے مہزم! ابن وقت لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور جلدی کر نیوالے ہلاک ہو جائیں گے تسلیم وہ افراد ہی نجات پائیں گے۔
۲۔ ابراہیم بن مہزم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا امام صادق علیہ السلام کی محفل میں فلاں بادشاہ کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا: لوگ اس امر میں جلدی کرنے سے ہلاک ہو جائیں گے۔ آخری امام زمانہ ضرور تشریف لائیں گے۔

۳۔ منصور نے کہا امام صادق نے فرمایا: اے منصور! ان تمام کا ظہور اس وقت ہوگا کہ لوگ ناامید ہو جائیں گے نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے خدا کی قسم، شقی شقاوت کرے گا اور اہل سعادت سعادت من ہوں گے۔

۴۔ محمد بن منصور مصنف نقل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں اور حارث بن الحفیرہ اور کچھ اصحاب بیٹے ہوئے تھے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے ہماری باتیں سنی ہیں ہمیں فرمایا: تم کس گھر میں ہو؟ یہاں یہاں! شقی شقاوت کرے گا اور اہل سعادت سعادت مند ہوں گے۔

۵۔ غیبت نعمانی میں ابوالحرورف سے ملتا ہے کہ اس نے کہا حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: محاضر ہلاک ہو جائیں گے؟

کہتا ہے میں نے پوچھا: محاضری سے کیا مراد ہے؟
 آپ نے فرمایا: جلدی کر نیوالے، نزدیک مشار کرنے والے نجات پائیں گے۔

۶۔ عبدالرحمن بن کثیر نے اپنی سند سے نقل کیا کہ اس نے کہا۔ میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا مہم بھی موجود تھا۔

اس نے عرض کیا۔ خدا مجھے قربان کرے قائم کا ظہور طولانی ہو گیا ہے۔
 آپ نے فرمایا: آرزو مند اپنی آرزوؤں کو نہیں پائیں گے جلدی کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے اور صرف تسلیم شدہ نجات پائیں گے۔

۷۔ عبدالرحمن بن کثیر حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے خدا کے اس قول "آتٰی آخِرُ الدِّوٰی فَلَا تَسْتَغْجِلُوْهُ" [۱] (اللہ کا حکم (عذاب) آگیا ہے پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو) کے بارے میں فرمایا:
 اس سے مراد ہمارے قائم ہیں خدا فرماتا ہے کہ:

كَمَا آخَرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ مَّيْمَنِكَ بِالْحَقِّ [۲]

(یہ انفال کا معاملہ ایسا ہی ہے) جیسا کہ آپ کے پروردگار نے (جنگ بدر میں) حق کے ساتھ آپ کو آپ کے گھر سے نکالا۔

۸۔ نیز سند قاطمہ میں جس کے مولف شیخ محمد بن حریر طبری ہیں اپنی سند سے ابان سے نقل کرتے ہیں کہ

[۱] سورہ نمل: ۱۰

[۲] سورہ انفال: ۵

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں: جب قائم کا ظہور ہوگا جبرائیل سفید پرندے کی شکل میں بھیجے گا اس کا ایک پاؤں خانہ کعبہ اور دوسرا بیت المقدس پر ہوگا پھر بلند آواز سے کہے گا۔

آتِیْ اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۔

خود امر آگیا اس میں جلدی نہیں کرو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اس وقت قائم حاضر ہوں گے اور مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے۔ پھر اپنے اصحاب جن کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی کے ساتھ حرکت کریں گے۔

۹۔ شیخ صدوق اپنی کتاب کمال الدین میں صحیح سند سے امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: سب سے پہلے قائم کی بیعت کرو الا جبرائیل ہوگا یہ سفید پرندے کی شکل میں نازل ہوگا اور قائم کی بیعت کرے گا اس کا ایک پاؤں بیت اللہ اور دوسرا پاؤں بیت المقدس پر ہوگا اور بلند آواز سے پکارے گا۔

آتِیْ اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۔

تفسیر برہان میں عیاشی سے نقل ہوا، انہوں نے ہشام سے انہوں نے بعض اصحاب سے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی جس میں آپ نے اس آیت "آتِیْ اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ" کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کے واقع ہونے کی خبر دی ہے وہ خدا کا فرمان ہے: امر الہی آگیا پس اس کے لئے جلدی نہ کرو جب تک ظہور کا وقت نہ آجائے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس چیز کی خدا خبر دیتا ہے وہ واقع ہو کر رہتی ہے۔

۱۰۔ کتاب حسین بن حمدان اپنی سند سے مفضل سے نقل کرتے ہیں خدا کے اس فرمان کے معلق "اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ" وَمَا یُذِیْرُکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ۝ یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۝ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۝ اِلَّا اِنَّ الَّذِیْنَ یُحٰزِرُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِی ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ" (اللہ وہ ہے جس نے کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور میزان کو بھی اور تمہیں کیا

خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے تو اس کے لئے جلدی کرتے ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے آگاہ رہو جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں (تکرار کرتے ہیں) وہ بڑی کھلی گمراہی میں ہیں) آپؐ سے پوچھا گیا: ساعت سے کیا مراد ہے بعض ساعت کے بارے میں جدال کرتے ہیں جو کہ گمراہ ہوتے ہیں ساعت سے مراد امام قائم کا ظہور ہے۔

مفضل کہتا ہے میں نے عرض کیا اے میرے مولا! جدال کرنے کا مطلب کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ان کا یہ کہنا کہ قائم کب پیدا ہوا کس نے اسے دیکھا وہ کہاں ہیں کب آئیں گے یہ سب کچھ ان کی جلدی کی وجہ سے ہے اللہ کی قضاء و قدرت میں شک ہے بعض لوگوں نے دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھایا البتہ کافروں کا برا انجام ہے۔

۱۱۔ اُقرالخ میں حضرت امیر المومنین علیؑ سے ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تلاش کرنا پہاڑ کھودنے سے

آسان ہے..... تسلیم شدہ افراد نجات پائیں گے۔

۱۲۔ کمال الدین میں ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدُوسِيُّ بْنُ عَبْدِوَيْسٍ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُتَيْبَةَ الثُّيَسِيُّ سَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الضُّفَرُ بْنُ أَبِي ذُلْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا ؑ يَقُولُ إِنَّ الْإِمَامَ بَعْدِي أَيُّهُ عَلَى أَمْرِهِ أَمْرِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي وَطَاعَتُهُ طَاعَتِي وَالْإِمَامُ بَعْدَهُ ابْنُهُ الْحَسَنُ أَمْرُهُ أَمْرُ أَبِيهِ وَقَوْلُهُ قَوْلُ أَبِيهِ وَطَاعَتُهُ طَاعَةُ أَبِيهِ ثُمَّ سَكَتَ فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَمَنِ الْإِمَامُ بَعْدَ الْحَسَنِ فَبَكَى ۖ بُكَاءً شَدِيداً ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ بَعْدِ الْحَسَنِ ابْنَهُ الْقَائِمَ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرَ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَ سَمَى الْقَائِمَ قَالَ لِأَنَّهُ يَقُومُ بَعْدَ مَوْتِ ذِكْرِهِ وَازْتِدَادِ أَكْثَرِ الْقَائِلِينَ بِإِمَامَتِهِ فَقُلْتُ لَهُ وَلِمَ سَمَى الْمُنْتَظَرَ قَالَ لِأَنَّ لَهُ غَيْبَةً يَكْثُرُ أَيَّامُهَا وَ

يَقُولُ أَمْدُهَا فَيَنْتَظِرُ خُرُوجَهُ الْمُخْلِصُونَ وَيُنْكِرُهُ الْمُزْتَابُونَ وَيَسْتَعْرِضُونَ
بِذِكْرِهَا الْحَاجِدُونَ وَيَكْذِبُ فِيهَا الْوَقَّاتُونَ وَيَهْلِكُ فِيهَا الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ
يَنْجُو فِيهَا الْمُسْلِمُونَ. [1]

بیان کیا ہم سے عبدالواحد بن محمد عبدوس عطارؒ نے، ان سے علی بن محمد قتیہ نیشاپوری نے، ان سے حمدان بن سلیمان نے، ان سے صقر بن ابی دلف نے، کہ حضرت امام محمد تقیؑ نے فرمایا:

میرے بعد میرا بیٹا علیؑ، امام ہوگا۔ اس کا حکم میرا حکم۔ اس کا قول میرا قول۔ اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا حسن عسکریؑ، امام ہوگا۔ اس کا حکم اس کے والد کا حکم، اس کا قول اس کے والد کا قول، اس کی اطاعت اس کے والد کی اطاعت ہے۔ پھر آپؑ خاموش ہو گئے۔

میں نے عرض کیا: یا فرزند رسول! حسن عسکریؑ اس کے بعد کون امام ہے؟
آپؑ یہ سن کر رونے لگے۔ پھر فرمایا: حسن عسکریؑ کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق منتظرؑ، امام ہوگا۔
میں نے عرض کیا: یا فرزند رسول! ان کو قائمؑ کیوں کہتے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: اس لئے کہ وہ اس وقت قیام کرے گا جب اس کا ذکر مٹ چکا ہوگا اور اس کی امامت کے ماننے والوں کی اکثریت اپنے مذہب سے دور ہو چکی ہوگی۔

میں نے عرض کیا، منتظرؑ کس سبب سے کہتے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا: کیونکہ اس کی غیبت کی مدت طویل ہوگی اور مخلص لوگ اس کے خروج کا انتظار کریں گے اور فکلی لوگ اس کا انکار کریں گے۔ مکررین مذاق اڑائیں گے اور جھٹلائیں گے اور عجلت پسند لوگ اس کے معاملے میں ہلاک ہوں گے اور (صرف) ثابت قدم نجات پائیں گے۔

۱۳۔ ح کتاب الکمال الدین میں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصَامٍ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْقُوبَ الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ

[1] کمال الدین وتمام النعمة / ج 36/378/2 باب ما روى عن أبي جعفر العالی محمد بن علی الجواد علی
النص علی القائم و غیبتہ و أنه العالی عشر من الأئمة علیهم السلام ص: 377

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَظِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحُطَّاطِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَابِتِ الثَّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ۖ أَنَّهُ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأُولُوا
الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۖ وَفِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَ
جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ ۚ ۱ وَالْإِمَامَةُ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ ۖ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَّ لِلْقَائِمِ مِنَّا غَيْبَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَطْوَلُ
مِنَ الْآخَرَى أَمَّا الْأُولَى فَمِائَتَةُ أَلْفٍ أَوْ سِتَّةُ أَشْهُرٍ أَوْ سِتُّ سِنِينَ وَأَمَّا
الْآخَرَى فَيَطُولُ أَمَدُهَا حَتَّى يَزْجَعَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَكْثَرُ مَنْ يَقُولُ بِهِ فَلَا
يُفْبِتُ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ قَوِيَ يَقِينُهُ وَصَحَّتْ مَعْرِفَتُهُ وَلَمْ يَجِدْ فِي نَفْسِهِ حَرَجًا
مِمَّا قَضَيْنَا وَسَلَّمْنَا لَأَهْلِ الْبَيْتِ. ۲

بیان کیا ہم سے محمد بن محمد بن عمامہ کلینی نے، ان سے محمد بن یعقوب کلینی نے، ان سے قاسم بن علاء نے، ان سے
اسماعیل بن علی قزوینی نے، ان سے علی بن اسماعیل نے، ان سے عاصم بن حمید حطاط نے، ان سے محمد بن قیس نے، ان سے
ثابت ثمالی نے، ان سے علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا، یہ آیت وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى
بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۖ (اور قرأت والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں اللہ کے حکم میں) ہمارے بارے میں نازل
ہوئی ہے اور آیت وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ ۚ (اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد میں) ہمارے بارے میں
نازل ہوئی ہے اور امامت حسین ابن علی کی نسل میں قیامت تک رہے گی اور ہمارے قائم چہ کے لئے دو غیبتیں ہیں:
ان میں سے ایک دوسری سے طویل ہے۔

مکمل غیبت چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال ہے۔

۱ الاحزاب: ۶

۲ الزخرف: ۲۷

۳ کمال الدین: باب ۸۲۳

۴ سورۃ الاحزاب ۳۳ آیت ۶۔

۵ سورۃ الزخرف ۳۳ آیت ۲۸۔

دوسری غیبت اتنی طویل ہوگی کہ اکثر لوگ اس امر سے انکار کر دیں گے۔ سوائے اس کے جس کا یقین قوی اور معرفت صحیح ہو اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس پر اپنے نفس میں عقلی نہ محسوس کرے۔ پس سلامتی ہے ہم اہل بیت کے لئے۔
۱۴۔ آپؑ نے فرمایا: بے شک خدا کا دین ناقص عقل زور باطل آراء سے درک نہیں سکتا..... حالانکہ خود متوجہ نہیں۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۝ إِنَّ دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُصَابُ بِالْعُقُولِ
الْثَّاقِصَةِ وَالْأَرْأِءِ الْبَاطِلَةِ وَالْمَقَايِيسِ الْفَاسِدَةِ وَلَا يُصَابُ إِلَّا
بِالتَّسْلِيمِ فَمَنْ سَلَّمَ لَنَا سَلَّمَ وَمَنْ اقْتَدَى بِمَا هَدَيْتِ وَمَنْ كَانَ يَعْمَلُ
بِالْقِيَّاسِ وَالرَّأْيِ هَلَكَ وَمَنْ وَجَدَنِي نَفْسِهِ شَيْئاً مِمَّا نَقُولُهُ أَوْ نَقْصِي بِهِ
خَوْجاً كَفَرْنَا بِالَّذِي أَنْزَلَ السَّبْعَ الْمَقَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. [۱]

مروی ہے کہ امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دین ناقص عقل سے، باطل رائے اور فاسد خیالات سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تسلیم سے حاصل ہوتا ہے۔ پس جس نے ہمیں تسلیم کیا، اس کے لئے سلامتی ہے۔ جس نے ہماری پیروی کی اس کے لئے ہدایت ہے اور جس نے قیاس اور رائے سے کام لیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے ہمارے قول اور ہمارے فیصلے اور اپنے نفس میں عقلی محسوس کی اس نے سب مٹائی اور قرآن نازل کرنے والی ذات (اللہ تعالیٰ) کا انکار کیا۔

۱۵۔ کتاب کفایۃ الاثر میں شیخ اقدام علی بن محمد بن علی خزاز رازی امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت نقل کرتے

ہیں کہ آپؑ نے فرمایا:

ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، اس کے بعد خدا کی حمد و ثناء پڑھی اور فرمایا: اے لوگو! میں دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں بے شک تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں یعنی اللہ کی کتاب اور عزت اہل بیت جب تک ان دونوں سے سے تمسک کرو گے گمراہ نہیں ہوں گے پس ان سے علم حاصل کرو اور انہیں علم نہ سکھانا کیونکہ وہ تم سے زیادہ دانا ہیں۔ ان سے زمین خالی نہیں رہتی۔ اگر زمین حجت الہی سے خالی ہو تو دھنس جاتی

ہے۔

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! تو زمین کو حجت سے خالی نہیں رکھنا۔

جب منبر سے اترے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ تمام مخلوق پر حجت نہیں؟
آپؐ نے فرمایا: اے حسن! خدا فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ [۱]

پس میں بھی عذاب الہی سے ڈرانے والا ہوں علیٰ ہدایت کرنے والا ہے۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا کہ زمین حجت سے کبھی خالی نہیں ہوگی۔

آپؐ نے فرمایا: ہاں وہ میرے بعد امام حجت ہیں تم ان کے بعد حجت ہو اور تیرے بعد حسینؑ حجت ہیں
بے شک خدا نے مجھے آگاہ فرمایا کہ حسینؑ کی صلب سے ایک بیٹا پیدا ہوگا اس کا نام علی ہوگا اپنے جد کے ہم نام ہوں گے
پاس جب حسینؑ کی شہادت ہوگی تو ان کا بیٹا علیؑ امام ہوگا اور حجت الہی و امام ہیں ان سے ایک بیٹا ہوگا جو میرا ہم نام اور
میرے مشابہ ہوگا۔ اس کا علم میرا علم اس کا فرمان میرا فرمان وہ امام و حجت الہی ہے۔ اس سے بیٹا پیدا ہوگا جسے جعفر
کہتے ہیں وہ صادقؑ ہیں اور اپنے والد کے بعد امام و حجت خدا جعفر کی صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جو موسیٰ ابن
عمران کے ہم نام ہوگا پس وہ اپنے والد کے بعد امام و حجت ہیں حضرت موسیٰ سے بیٹا ہوگا جسے علیؑ کہتے ہیں جو خدا کے علم
کا مرکز اور حکمت کا مرکز ہوگا وہ اپنے باپ کے بعد امام و حجت ہیں۔ خدا اس سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جسے محمدؐ کہتے
ہیں وہ اپنے باپ کے بعد امام و حجت ہیں خدا ان کی صلب سے ایک بیٹا پیدا ہوگا جسے علیؑ کہتے ہیں وہ اپنے والد کے بعد
امام و حجت ہوں گے۔ ان کی صلب سے ایک بیٹا ہوگا جسے حسنؑ کہتے ہیں اور وہ اپنے والد سے کے بعد امام و حجت ہیں
خدا حسن کی صلب سے ایک بیٹا پیدا کرے گا جو حجت قائم اور امام زمانہ علیؑ اللہ فرج الشریف ہوں گے جو نجات بخش اور
اپنے دوستوں کو نجات دے گا وہ غائب ہوگا۔ بعض لوگ آپؐ کا انکار کر دیں گے۔ کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے خدا
قائم کا ظہور کریں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا۔ [۲]

فصل دوم: آپؐ کے ظہور میں جلدی کرنا کفر والحاد کا سبب ہے

۱۔ بعض مبروقوں سے کام نہیں لیتے اور جلد بازی کرتے ہیں۔ گمراہ لوگوں کی پیروی کرتے ہیں اور ظہور کا دعویٰ کرتے ہیں۔ روایات سے جاہل و غافل افراد پر مشتبہ ہو جاتا ہے۔ لوگ مخرف اور خرافات کے عادی ہو جاتے ہیں حالانکہ آئمہ سے ماثور روایات موجود ہیں۔ آپؐ کے ظہور کی علامات بیان ہوئی ہیں ہمیں آئمہ علیہم السلام کی ولایت پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔

۲۔ بسا اوقات طویل انتظار کی بنا پر لوگ ان کے ظہور سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ جلد بازی کی بنا پر پیغمبر آئمہ علیہم السلام کی روایات سے بھی انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ بہت ساری روایات میں ان کی الہی حکومت کے بارے میں آیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ ان کے ظہور کا انتظار کیا جائے۔ یہ روایات پہلے گزر چکی ہیں۔

۳۔ بعض اوقات جلد بازی قائم کے انکار کا سبب ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ایک شخص بارہ آئمہ علیہم السلام کو مانتا ہو اور قائم پر اعتقاد رکھتا ہو لیکن آپؐ کے ظہور سے ناامید کا اظہار کرتا ہے۔ ظہور کے بارے میں جلدی کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔

۴۔ جلد بازی سے انسان شک و تردید میں پڑ جاتا ہے اور یہ علامت ہے کہ اس کا ایمان کم اور شیطان کا ساتھی ہے۔ [۱]

۵۔ اگر جلد بازی سے کام لیں تو خدا پر اس کی قضا و قدر پر اعتراض ہوتا ہے یعنی ظہور کو تاخیر کرنے کا اعتراض ہوتا ہے جو کہتا ہے قائم کیوں ظہور نہیں کرتے خدا نے شیطان کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کرے لیکن اس نے اعتراض کیا:

﴿أَسْجُدُ لِلَّذِينَ خَلَقْتُ طِينًا﴾ [۲]

کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟

ایسی صورت میں خدا نے فرمایا:

[۱] غیبت نعمانی: ۱۰۲

[۲] سورہ اسراء: ۶۱

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ. [۱]

کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو انہیں اپنے (اس) معاملے میں کوئی اختیار ہو۔

شیخ کلینی اپنی سند سے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں جس میں آپؐ نے فرمایا: اگر ایک قوم خدا کی عبادت کرتی ہے لیکن شرک نہ کرتے ہوں نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج انجام دیتے ہوں پھر خدا اور رسولؐ کے فرمان کے بارے میں یہ کہیں: کیا اس کے خلاف امر درست نہ تھا؟ یا ایسی چیز دل میں رکھتے ہوں تو اسی وجہ سے شرک ہوں گے۔ اس وقت آپؐ نے اس آیت **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُخَرِّجُوكَ فِي شَهَرٍ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** [۲] (نہیں۔ آپ کے پروردگار کی قسم ایہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے۔ جب تک اپنے تمام باہمی جھگڑوں میں آپ کو حکم نہ مانیں۔ اور پھر آپ جو فیصلہ کریں (زبان سے اعتراض کرنا تو کجا) اپنے دلوں میں بھی تنگی محسوس نہ کریں اور اس طرح تسلیم کریں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے) پھر امامؑ نے فرمایا: تمہیں سر تسلیم ہونا چاہئے۔ [۳]

۶۔ بعض اوقات جلد بازی کرنا غیبت کی حکمت کا انکار ہے جو عدل الہی کے خلاف ہے۔

۷۔ جلد بازی کرنے سے ائمہؑ کی روایات حقیر شمار ہوتی ہیں حالانکہ روایات میں ہے کہ ظہور کے عہدے میں جلد بازی سے کام نہ لینا۔

تحف العقول میں امام صادق علیہ السلام کفر و ایمان کے بارے میں روایت بیان فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

..... اس کا معنی کفر ہے۔ [۴]

۸ جلد باز انسان میں ہوا و ہوس کی تاویل کا طبع آجاتا ہے۔ صراحت و ظاہر کے خلاف کام کرتا ہے اس طرح

[۱] سورہ احزاب: ۳۶

[۲] سورہ نساء: ۶۵

[۳] اصول کافی: ج ۲، ص ۳۹۸

[۴] تحف العقول: ۲۴۴

گمراہی و ضلالت میں پڑ جاتا ہے۔ خداوند عالم منشا یہ آیات کے بارے میں فرماتا ہے:

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي
الْعِلْمِ. [۱]

خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں مضبوط و پختہ کار ہیں اور کوئی ان کی تاویل (اصل معنی) کو نہیں جانتا۔ جو

کہتے ہیں کہ ہم اس (کتاب) پر ایمان لائے ہیں۔

لوگ اپنی مرضی کی تاویل کرتے ہیں۔

۹۔ بعض اوقات جلد بازی سے کم مبری سبب بنتی ہے کہ شخصی ارادہ کرتا کہ اگر فلاں کام اس وقت تک واقع نہ

ہو تو انکار کرنے لگتا ہے ہمارے ماننے والوں کے لئے کوئی عذر نہیں کہ وہ شک کریں کیوں کہ ہماری روایات موجود

ہیں۔ [۲]

۱۰۔ بعض اوقات جلد بازی سے ائمہ علیہ السلام سے ماثور روایات میں انسان شک کرتا ہے یا انہیں رد کرتا ہے

کیوں کہ جلد باز آدمی کا جتنا محکم و استوار نہیں ہوتا اور یہ سمجھتا ہے کہ جو روایات قائم کے لئے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔

۱۱۔ بعض جلد باز افراد شک کرنے کے ساتھ ساتھ موثنین کا مذاق اڑاتے ہیں اور ایسا شخص کافر ہے اس نے

خدا سے دشمنی کی ہے۔

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ. [۳]

خود اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے اور انہیں ڈھیل دے رہا ہے اور وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح بھٹک

رہے ہیں۔

ایک جگہ ارشاد رب العزت ہے:

[۱] سورۃ آل عمران: ۸

[۲] وسائل الشیخہ: ج ۱۸، ص ۱۰۸، ح ۲۰

[۳] سورۃ بقرہ: ۱۵

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأْتُ مِنْ قَوْمِهِ سَفَرًا وَمِنْهُ قَالَ
 إِنَّ تَسْغَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْغَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْغَرُونَ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ مَنْ
 يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُثْقِلٌ ۚ [۱]

چنانچہ نوح کشتی بنانے لگے اور جب بھی ان کی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کا مذاق اڑاتے وہ (نوح) کہتے اگر (آج) تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو (کل کلاں) ہم بھی تمہارا اسی طرح مذاق اڑائیں گے جس طرح تم اڑا رہے ہو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔

۱۲۔ جلد بازی غضب الہی کا سبب ہوتی ہے۔ رضائے الہی کا انکار ہوتا ہے اور یہ ہلاکت کا سبب ہے۔ [۲]

۱۳۔ جلد باز انسان دعا کو ترک کر دیتا ہے اور دعا کے بہت سے فوائد سے محروم رہتا ہے۔

امام کی طرف سے نیابتی کام انجام دیے جاسکتے ہیں جیسے آپ کی نیابت میں طواف کرنا، زیارت پڑھنا، اسے شیخ انصاری نے اور محقق صاحب جواہر نے اپنی اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔ عام انسان کی زندگی میں اس کے واجبات میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی کوئی آدمی زندہ ہے تو اس کی نیابت میں نماز و روزہ نہیں پڑھے جاسکتے ہیں لیکن امام زمانہ کے لئے ہم پڑھ سکتے ہیں البتہ حج میں زندہ آدمی اپنا نائب بنا سکتا ہے۔

اکیس: آپ کی سلامتی کے قصد سے صدقہ دینا

آپ کی سلامتی کے لئے صدقہ دینا مستحب ہے کیونکہ اہل بیت سے محبت و مودت کا تقاضا بھی یہی ہے خدا نے اپنی کتاب میں اس امر کا ذکر فرمایا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ جب تیرا بچہ یا کوئی عزیز کو دوست رکھتے ہو اس کے لئے

[۱] سورہ ہود: ۳۸، ۳۹

[۲] کمال الدین: ج ۲ ص ۵۱۲

صدقہ دوس ملا قائم سب سے زیادہ سزاوار ہیں اس کے علاوہ یہ کام صدام ہے۔
 اس مطلب پر ایک روایت شاہد ہے جو شیخ صدوق نے اپنی سند سے مجالس میں رسول اکرم ﷺ سے نقل
 کیا کہ آپ نے فرمایا:
 کوئی ایسا با ایمان شخص نہیں ہے جسے میں خود اسے اس سے زیادہ محبوب ہوں اور میری عزت اہل بیت اپنے
 اہل خانہ سے زیادہ محبوب ہو۔^[۱]

بائیس: آپؐ کی محبت میں مومنین علیہ السلام کے ساتھ صلہ رحمی و اطہار مودت اور آپؐ کی نیابت میں حج بجالانا

شیعوں میں یہ قدیم سے مقصد اول اور اس کے علاوہ اس میں رجحان بھی ہے اس کے علاوہ آپؐ سے مومن کی
 صلہ رحمی اور مودت کا اظہار ہے بعض روایات میں مستحب ہے کہ آپؐ کی طرف سے نیابتی حج بجالایا جائے۔
 ۱۔ ابن مسکان کی کافی میں روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے ملتا جلتا کہ راوی نے کہا کہ میں نے آپؐ سے
 عرض کیا: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج بجالائے تو کتنا ثواب ہے؟^[۲]
 آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے نیابتی حج کرتا ہے اسے دس حج کا ثواب ملتا ہے۔
 ۲۔ شیخ صدوق نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؐ سے سوال ہوا اگر
 ایک شخص کے بارے میں جو دوسرے کے لئے حج بجالایا ہو اسے کتنا اجر و ثواب ملتا ہے۔
 آپؐ نے فرمایا: اسے دس حج کا اجر ملتا ہے وہ اس کے والدین، اس کا بیٹا، بیٹی، پھوپھی، چچا، ماموں خالہ

سب کی مغفرت ہوتی ہے خدا کی رحمت وسیع ہے اور وہ کریم ہے۔^[۱]

۳۔ اصول کافی میں ابو بصیر سے ملتا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنی طرف سے رشتہ داروں کے لئے حج کرتا ہے یہ اس کا صلہ رحمی شمار ہوتا ہے اس کی حج کا کامل ہوگی اس بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔^[۲]
حضرت قائم علیہ السلام کے لئے ان کی نیابت میں حج بجالانے کا زیادہ ثواب ہے۔ اس مطلب پر چند روایات کا شاہد کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

۱۔ محمد بن الحسین کافی اور غیر کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:
اگر حج میں ہزار آدمی کو شریک کرو تو ہر ایک کو ایک حج ثواب ملتا ہے۔^[۳]
۲۔ اسی کتاب میں محمد بن اسماعیل سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا میں معظم سے پوچھا: حج میں کتنے افراد کو شریک کر سکتا ہوں

آپ نے فرمایا: جتنا چاہو۔^[۴]

۳۔ معاویہ بن عمار سے نقل ہوا کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: کیا ماں باپ کو حج میں شریک کر سکتا ہوں؟

آپ نے فرمایا: ہاں بے شک خدا نے تیرے لئے اور ان کے لئے بھی حج قرار دیتا ہے اور تجھے صلہ رحمی کا اجر بھی ملے گا۔

میں نے عرض کیا کیا اس مردود و عورت کے لئے طواف کر سکتا ہوں جو کوفہ میں ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں جب طور کرو یہ کہو اے خدا! افلاں سے قبول فرما۔^[۵]

[۱] من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۲، ص ۲۲۲، ۲۲۳، ج ۹

[۲] فروع کافی۔ ج ۳، ص ۳۱۶

[۳] فروع کافی۔ ج ۴، ص ۳۱۷

[۴] فروع کافی۔ ج ۴، ص ۳۱۷

[۵] فروع کافی۔ ج ۴، ص ۳۱۵

تیس: آپ کی نیابت میں بیت اللہ کا طوف

جیسا کہ پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ قائم علیہ السلام کی طرف نیابتی طواف کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ دوستی و احسان کا اظہار ہے۔

کلینی کافی میں موسیٰ بن القاسم سے نقل ہوا کہ اس نے امام جواد سے عرض کیا میں چاہتا ہوں تم اور تمہارے باپ کی طرف سے طواف کروں لیکن مجھے کہا گیا کہ اوصیاء کی طرف سے نیابتی طواف نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: بلکہ جتنا چاہو طواف کرو، جائز ہے پھر تین سال کے بعد آپ سے عرض کیا۔ پہلے اجازت چاہتا ہوں کہ تم اور تمہارے والد گرامی کی طرف سے طواف کروں، مجھے اجازت دیں پس میں نے ان کی نیابت میں طواف کیا۔

میں نے عرض کیا: میں نے ایک دن رسول خدا ﷺ کی طرف سے طواف کیا۔ پھر حضرت علیؓ، پھر حسنؓ و حسینؓ اور اس طرح ہر ایک امام کی طرف سے طواف کیا رسول خدا نے فرمایا تو بہترین عمل انجام دیتا ہے۔^[۱]

عام مومنین کی طرف سے بھی طواف کرنا مستحب ہے اور اس مطلب و روایات شاہد ہیں۔ اصول کافی میں ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی آدمی باپ یا رشتہ داروں کے ساتھ صلہ کرتا ہے تو وہ ان کی طرف سے طواف کرے دونوں کو خدا ثواب عطا کرتا ہے۔^[۲]

[۱] فردع کافی۔ ج ۳، ص ۳۱۳

[۲] فردع کافی۔ ج ۳، ص ۳۱۳

چوبیس: رسول و ائمہ علیہم السلام کی قائم علیہ السلام کی نیابت میں زیارت کرنا

یہ ایک امام سے صلہ کا عمل ہے اور لوگوں کے مہم ترین وظائف میں سے ہے۔

۱۔ آپ کی طرف سے نیابت میں صدقہ دینا۔

۲۔ حج و طواف بجالانا۔

۳۔ عام مومنین کے لئے نیابتی زیارت کرنا۔

۴۔ قدیم سے علماء و مومنین میں متداول ہے کہ وہ قائم علیہ السلام کی طرف سے نیابتی اعمال انجام دیتے ہیں۔

۵۔ آپ کی طرف سے زیارت حج و طواف کرنا مستحب ہے۔

پچیس: قائم علیہ السلام کی نیابت میں زیارت پر بھیجنا

مستحب ہے آپ کی طرف سے دوسرے کو زیارت کے لئے نائب بنانا مستحب ہے کیونکہ یہ نیکی اور تقویٰ ہے بلکہ حج و طواف کرنا مستحب ہے۔

آپ کی طرف سے نائب شخص کو زیارت پر بھیجنا مستحب ہے آپ کی طرف سے دوسرے کو زیارت کے لئے نائب بنانا مستحب ہے کیونکہ یہ نیکی اور تقویٰ ہے بلکہ حج و طواف کے لئے نائب بھیجنا مستحب ہے۔

چھبیس: خدمتِ امام علیہ السلام کی کوشش کرنا

خدمتِ امام قائم علیہ السلام کی سعی و کوشش کرنے کی روایات میں بہت تاکید کی گئی ہے اس سے زندگی بابرکت ہو جاتی ہے فرشتگانِ خدا امام کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے کام انجام دینا جن میں فرشتے بھی مشغول ہوں ایک سعادت ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر میں امام قائم علیہ السلام کو پالوں تو ساری زندگی ان کی خدمت میں گزار دوں۔

ستائیس: قائم علیہ السلام کی نصرت کرنا

جو شخص آپ کی نصرت و مدد کرتا ہے وہ درحقیقت خدا کی نصرت کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿١﴾

جو کوئی اللہ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک وہ طاقت والا (اور) غالب آنے

والا ہے۔

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُخْلِفْ أَقْدَامَكُمْ ﴿٢﴾

﴿٢﴾

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا (اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا)۔

یہاں پر چند مطالب کو ذکر کرنا ضروری ہے:

۱۔ بے شک خدا بے نیاز ہے اسے نصرت و مدد کی ضرورت نہیں ہے وہ غنی مطلق ہے وہ واجب الوجود ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ [۱]

اے لوگو! تم (سب) اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے جو قابل تعریف ہے۔

مفسرین اور روایات میں ملتا ہے کہ اللہ کی نصرت سے مراد اس کے دین کی نصرت ہے رسول خدا ﷺ اور ائمہ علیہ السلام کی نصرت کرنا مراد ہے ان اوصیاء کی نصرت درحقیقت خدا کی نصرت ہے۔

۲۔ امام قائم علیہ السلام کی مدد و نصرت کے لئے اقدام کرنا۔ اس میں ہر وہ کام شامل ہے کہ جو امام کے ظہور و حضور میں ان کے ہدف میں مددگار ہو۔

۳۔ امام قائم علیہ السلام کی مدد کرنا ان کی غیبت میں مقصود بندگان خدا کی مدد کرنا ہے کیونکہ بندگان خدا کی مدد کرنا اولیائے خدا اور رسولوں کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔

اٹھائیں: قائم علیہ السلام کی نصرت قلب تضمیم سے

حضرت علی علیہ السلام حج البلاغہ میں فرماتے ہیں:

اپنی جگہ پر برقرار رہو اور بلا و مصیبت پر صبر کرو..... بے شک ہر چیز کی معین مدت ہے۔ بے شک اگر مومن دعا کرے کہ آپ کا ظہور جلدی ہوتا کہ آپ کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کریں اور اس کام کے لئے خلوص

نیت اور محکمِ قصیم کی ضرورت ہے۔ [۱]

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جو قائم کو پائے گا اور ان کے ساتھ مل کر خروج کرے اور دشمن کو قتل کرے اسے بیش شہداء کا ثواب ملتا ہے اور جو آدمی آپ کی رکاب میں شہید ہوگا اسے پچیس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

انتیس: قائم علیہ السلام سے تجدید بیعت

فریضہ نمازوں کے بعد، دن میں کسی بھی وقت یا ہر جمعہ کو آپ سے تجدید بیعت کرنی چاہئے۔

بحث اول: لغت اور شرع میں بیعت کا معنی

ایک دوسرے سے کبھی بیعت کا معنی ہم عہدی اور ایک دوسرے سے عقد باندھنا مراد ہے جیسا کہ مجمع البحرین میں آیا ہے مبايعت، مصاقدہ اور معاہدہ ہے باب مفاعلة استعمال ہوا ہے یعنی دو طرف سے یا طرفین مراد ہے۔

صاحب بحار الانوار کتاب مرآة الانوار مشکاة الاسرار میں لکھتا ہے:

دو طرف سے معاہدہ کا نام بیعت ہے جتنی قدرت ہو دوسروں کی مدد کرنا اور اپنے آپ کو دوسرے کے لئے خلوص سے پیش آنا۔

ہر روز دعائے عہد پڑھنی چاہئے روایت میں چالیس دن تک پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری امت سے فرمایا کہ ائمہ بیعت سے اس طرح بیعت کریں۔ بیعت کرنا ایمان کی علامت ہے اس لئے خدا فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآثَرِهِمْ
الْحِثَّةِ ۚ [۱]

بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے ان کی جانیں خرید لی ہیں اور ان کے مال بھی اس قیمت پر کہ ان کے لیے بہشت ہے۔

خدا نے انبیاء و رسل کے لئے تجدید بیعت کرنے کی تاکید فرمائی جس نے ان سے بیعت کی اس نے خدا سے بیعت کی اور جس نے ان سے روگردانی کی اس نے اللہ سے روگردانی کی اسی لئے خدا فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۖ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۖ
فَمَنْ نَكَهَ فَإِنَّمَا يَنكُحْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ
فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا [۲]

(اے رسول) جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ (دراصل) اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو (اس عہد کو) توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اسی کی ذات پر ہوگا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ اسے بڑا اجر عطا کرے گا۔

بحث دوم: حکم بیعت میں

یہاں پر یہ کہنا چاہئے کہ بیعت بمعنی اول تمام افراد مرد و عورت پر واجب ہے بلکہ ایمان کی جز ہے چونکہ اصل میں ایمان یعنی ملتزم ہونا دل و جان سے انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی اطاعت اور ان کی دل و جان سے نصرت کرنا۔
خدا فرماتا ہے:

النَّبِيِّ اُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. ۱۱

نبی مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق (تصرف) رکھتے ہیں۔

نیز فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَهْدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ حَزَجًا مِّمَّا قُضِيَتْ وَيُسَلِّمُوا اَتَسْلِمُ ۝ ۱۲

نہیں۔ آپ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک اپنے تمام باہمی جھگڑوں میں آپ کو حکم نہ مانیں۔ اور پھر آپ جو فیصلہ کریں (زبان سے اعتراض کرنا تو کہا) اپنے دلوں میں بھی عقلی محسوس نہ کریں اور اس طرح تسلیم کریں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد درج العزت ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا اَحَبُّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهِ فَتَرْكَبُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرٍ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ. ۱۳

(اے رسول) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ قبیلہ اور تمہارا دواہ مال جو تم نے کمایا ہے۔ اور تمہاری وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو اور تمہارے وہ رہائشی مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تم کو اللہ، اس کے رسول اور راہِ خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں۔ تو پھر انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا

۱۱ سورہ احزاب: ۶

۱۲ سورہ نساء: ۶۵

۱۳ سورہ توبہ: ۲۴

فیصلہ (تمہارے سامنے) لے آئے اور اللہ فاسق و فاجر قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

ہر روز تجدید بیعت

مستحب ہے کہ ہر نماز صبح کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مُؤَلَّاهِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ عَنِیْ وَ عَنِیْ
 الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِی مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ بَیْنَهَا وَ بَحْرِهَا وَ
 سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا حَتِّیْهِمْ وَ مَیِّتِهِمْ وَ عَنْ الْیَدِیْ وَ وَلَدِیْ وَ عَنِّیْ
 الصَّلَوَاتِ وَ الشَّحِیَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِهِ وَ مُنْقَلَبِیْ رِضَاةٍ وَ
 عَذَمًا أَحْصَاةُ کِتَابِهِ وَ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ بِهَ اللّٰهُمَّ أَجِدْ لَهُ فِی هَذَا الْیَوْمِ
 وَ فِی کُلِّ یَوْمٍ عَهْدًا وَ عَقْدًا وَ بَیْعَةً لَهُ فِی رَقَبَتِیْ اَللّٰهُمَّ فَکَمَا شَرَفْتَنِیْ بِهَذَا
 التَّشْرِیْفِ وَ فَضَّلْتَنِیْ بِهَذِهِ الْفَضِیْلَةِ وَ خَصَصْتَنِیْ بِهَذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ
 عَلَیْ مُؤَلَّاهِیْ وَ سَیِّدِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ أَنْصَارِهِ وَ أَشِیَاعِهِ وَ
 الدَّاهِمِیْنَ عَنْهُ وَ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ الْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَهٍ فِی
 الصُّفِّ الَّذِیْ نَعَتْ أَهْلُهُ فِی کِتَابِکَ فَقُلْتُ صَفًّا کَأَنْکُمْ بُنِیَانٌ مَّرْصُوعٌ
 عَلٰی طَاعَتِکَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِهِ وَ آلِهِ اَللّٰهُمَّ هَذِهِ بَیْعَةٌ لَهُ فِی عَنقِیْ اِلَیْ یَوْمِ
 الْقِیَامَةِ ۝

سید ابن طاووس امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص چالیس دن تک یہ دعا پڑھے
 وہ قائم کے اصحاب میں سے ہوگا اگر آپؑ کے ظہور سے پہلے مر جائے تو خدا اسے زعمہ کرے گا تا کہ آپؑ کے ساتھ مل کر

[[بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج 99/110 / باب 7 زیارة الإمام المستتر عن الأیصار الحاضر فی قلوب
 الأخیار المنتظر فی اللیل والنهار المحجة بن الحسن صلوات الله علیہما فی السرداب وغیره..... ص: 81

کفار سے جہاد کرے اور ہر کلمہ کے بدلے اس کے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور دعا یہ

ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْكَرْسِيِّ الرَّفِیْعِ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ، وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ، وَرَبَّ الْقَلْبِ وَالْحَزُوْرِ، وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاۡءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْكَرِيْمِ، وَبِنُوْرٍ وَجْهِكَ الْمُبِيْدِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهٖ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُوْنَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ يَصْلُحُ بِهٖ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا حَيُّ حَيًّا حَيًّا حَيًّا لَا حَيُّ يَا مُغْنِي الْمَوْتِ وَمُهِتِ الْاَحْيَاءِ، يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِي الْمُهَدِي الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰی اَبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَعَلٰی وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِيْنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ، وَمَا اَحْصَاهُ عَلَيْهِ وَاَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُكَ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَّهٖ فِيْ عُنُقِيْ، لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهِ وَاَعْوَابِهِ وَالذَّاكِرِيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَائِ حَوَائِجِهِ، وَالْمُتَعَلِّلِيْنَ لِاَوَامِرِهِ وَالْمُحَامِلِيْنَ عَنْهُ، وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰی اِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بِدَعْوَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ، الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰی عِبَادِكَ حَتْمًا

مَقْضِيًّا فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِ مَوْتَرًا كَفَيْتَنِي شَاهِرًا سَيِّفِي، مُجَرِّدًا قَتَانِي،
 مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي، اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الظَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ
 وَالْعُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ، وَاجْعَلْ نَاطِرِي بِنَظَرَةٍ مِثْلِي اِلَيْهِ، وَاجْعَلْ فَرْجَهُ وَسَهْلَ
 مَخْرَجَهُ، وَاَوْسَعْ مَنَهْجَهُ، وَاسْلِكْ بِي مَحَجَّتَهُ، وَانْفِذْ اَمْرَهُ، وَاشْدُدْ اَزْرَهُ،
 وَاعْمِرِ اَللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ، وَآخِي بِهِ عِبَادَكَ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ
 الْحَقُّ: {ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مِمَّا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ}، فَأَظْهِرِ
 اَللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّتَكَ وَابْنِ بَيْتِ نَبِيِّكَ الْمُسْتَمْسِكِ بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتَّى لَا يَطْفُرَ
 بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَرْقَةٌ، وَيُحَقِّقِ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ، وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مَفْرَعًا
 لِمَظْلُوْمٍ عِبَادِكَ، وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ، وَمُجَدِّدًا لِمَا عَظِلَ
 مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ، وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ،
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مَعْنَى حَصْنَتِهِ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ،
 اَللّٰهُمَّ وَسْرَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤُوسِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى
 دَعْوَتِهِ، وَارْحَمْ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْغَمَّةَ عَنْ هَذِهِ
 الْأُمَّةِ بِخُصُوْرِهِ، وَاجْعَلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ، اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَنَرَاهُ قَرِيْبًا،
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

پھر ہاتھ سے تین مرتبہ دائیں ران پر مارے اور ہر مرتبہ یہ کہے:

اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ يَا مُؤَلَّيْ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

ہر جمعہ کو تجدید بیعت

جمعہ کے دن قائم سے تجدید بیعت کرنا مستحب ہے۔ اور روایت میں ہے کہ ہر جمعہ کو فرشتے بیت المعمور پر جمع

ہوتے ہیں اور انہیں بیعت کی ولایت کی تجدید بیعت کرتے ہیں روز جمعہ دن ہے جس دن خدا نے اپنی مخلوق سے عہد و پیمان لیا تھا جمعہ کا دن قائم کے ساتھ مخصوص ہے لہذا جمعہ کے دن زیادہ دعاؤں کے لئے اہتمام کرنا چاہئے تاکہ لوگ جمع ہوں اور اجتماعی دعا ہو۔

بے شک تجدید بیعت ہم ترین نیکیوں اور اہم ترین عبادات میں سے ہے۔
 انہیں کے علاوہ غیر معصوم کی بیعت کرنا جائز نہیں ہے بعض اوقات ایک آدمی حکومت بنا لیتا ہے اور پھر عوام سے بیعت لیتا ہے یہ کام شرعاً جائز نہیں ہے حکومت کا حق صرف انبیاء و ائمہ علیہم السلام کو حاصل ہے خدا فرماتا ہے:
 اَلَّذِي اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. [۱]
 نبی مؤمنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق (تصرف) رکھتے ہیں۔
 نیز فرمایا:

اٰمَنَّا وَلِيَّكُمْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الَّذِيْنَ يَّهْتَمُّوْنَ الصَّلٰوةَ
 وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ ذٰكِعُوْنَ. [۲]

اے ایمان والو! تمہارا حاکم و سرپرست اللہ ہے۔ اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
 نیز فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اطِيعُوْا اللّٰهَ وَاطِيعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولٰٓئِكَ اَمْرٌ
 مِنْكُمْ. [۳]

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبان امر ہیں
 (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔

[۱] سورۃ احزاب: ۶

[۲] سورۃ بقرہ: ۱۷۷

[۳] سورۃ نساء: ۵۹

اصول کافی اور بصائر میں ملتا ہے کہ حضرت امام سجادؑ روز جمعہ میدانِ فطریہ قرآن کے موقع پر یہ دعا پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ هَذَا يَوْمٌ مُّبَارَكٌ مِّمَّنُّوْنَ وَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ مُجْتَمِعُوْنَ فِي
اَقْطَارِ اَرْضِكَ، يَشْهَدُ السَّائِلُ مِنْهُمْ وَ الطَّالِبُ وَ الرَّاْغِبُ وَ الرَّاْهِبُ وَ
اَنْتَ النَّاْظِرُ فِيْ حَوَاجِهِمْ، فَاَسْأَلُكَ بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ وَ هَوَانِ مَا سَأَلْتُكَ
عَلَيْكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ (2) وَ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا بِاَنَّ لَكَ
الْمُلْكُ، وَ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الْحَنَّانُ الْمَتَّانُ ذُو
الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، تَبْدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ، مَهْمَا قَسَمْتَ بَيْنَ
عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ خَيْرٍ اَوْ عَافِيَةٍ اَوْ بَرَكَاتٍ اَوْ هُدًى اَوْ عَمَلٍ يَطَاعَتِكَ،
اَوْ خَيْرٍ تَمُنُّ بِهِ عَلَيْهِمْ تَهْدِيْهِمْ بِهِ اِلَيْكَ، اَوْ تَرْفَعُ لَهُمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً، اَوْ
تُعْطِيْهِمْ بِهِ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَنْ تُؤَفِّرَ حَقْلِيْ وَ تَصِيْبِيْ مِنْهُ.
(3) وَ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِاَنَّ لَكَ الْمُلْكُ وَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ حَبِيْبِكَ وَ صِفْوَتِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَكْبَرِ الطَّاهِرِيْنَ الْاَخْيَارِ صَلَوةً لَا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَائِهَا اِلَّا
اَنْتَ، وَ اَنْ تُشِيرَ كُنَا فِيْ صَاحِبٍ مِّنْ دَعَاكَ فِيْ هَذَا الْيَوْمِ مِنْ عِبَادِكَ
الْمُؤْمِنِيْنَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَ اَنْ تُغْفِرَ لَنَا وَ لَهُمْ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ. (4) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعَمَّدْتُ بِحَاجَتِيْ، وَ بِكَ اَلَزْتُ الْيَوْمَ فَقْرِيْ وَ
فَاقِي وَ مَسْكِنِيْ، وَ اِلَيَّ بِمَغْفِرَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ اَوْتَقِيْ مِثْلِيْ بِعَمَلِيْ وَ
لِمَغْفِرَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ كَوَّلْ
قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ هِيَ لِيْ بِمَغْفِرَتِكَ عَلَيَّهَا، وَ تَنْبِيْهِهِ فَلَكَ عَلَيَّكَ، وَ بِفَقْرِيْ
اِلَيْكَ وَ غِنَاكَ عَلَيَّ، فَاِلَيَّ لَمْ اُصِبْ خَيْرًا اَقْطَرُ اِلَّا مِنْكَ، وَلَمْ يَخْرِفْ عَلَيَّ

سوءاً قَطُّ أَحَدٌ غَيْرَكَ. وَلَا أَرْجُو لَأَمْرٍ أُخْرَى وَذُنْيَايَ سِوَاكَ. (5) اَللّٰهُمَّ
 مِنْ تَهَيَّأَ وَتَعَبَّأَ وَاعْدَأَ وَاسْتَعْدَّ لِوَفَادَةٍ اِلَى مَخْلُوقٍ رَجَاءُ رَفِيدِهِ وَتَوَافِيلِهِ وَ
 طَلَبِ نَيْلِهِ وَجَائِزَتِهِ. فَاِلَيْكَ يَا مَوْلَايَ كَاتِبَ الْيَوْمِ عَلَيْهِتِي وَتَعَبَّتِي وَ
 اِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءُ عَفْوِكَ وَرَفِيدِكَ وَطَلَبِ نَيْلِكَ وَجَائِزَتِكَ.
 (6) اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. وَلَا تُغَيِّبْ الْيَوْمَ ذَلِكَ مِنِّي رَجَائِي
 يَا مَنْ لَا يُخْفِيهِ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُضُهُ كَاثِلٌ. فَاِلَيْكَ لَمْ اَتِكَ ثِقَةً مِنِّي بِعَمَلٍ
 صَالِحٍ قَدَمْتُهُ وَلَا شَفَاعَةَ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ اِلَّا شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ وَاهْلِ بَيْتِهِ
 عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ سَلَامُكَ. (7) اَتَيْتُكَ مُقِرّاً بِالْجُزْمِ وَالْاِسَاءَةِ اِلَى نَفْسِي
 اَتَيْتُكَ اَرْجُو عَظِيمَ عَفْوِكَ الَّذِي عَفَوْتَ بِهِ عَنِ الْخَاطِئِينَ ثُمَّ لَمْ
 يَمْنَعْكَ طَوْلُ عُكُوفِهِمْ عَلَى عَظِيمِ الْجُزْمِ اَنْ عُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَ
 الْمَغْفِرَةِ. (8) فَيَا مَنْ رَحْمَتُهُ وَاسِعَةٌ. وَعَفْوُهُ عَظِيمٌ. يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ.
 يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ. صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعُدْ عَلَيَّ بِرَحْمَتِكَ وَتَعَطُّفِ
 عَلَيَّ بِفَضْلِكَ وَتَوَسَّعْ عَلَيَّ بِمَغْفِرَتِكَ. (9) اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا الْمَقَامَ لَخُلْفَايَاكَ
 وَاصْفِيَايَاكَ وَمَوَاضِعَ اَمَنَاتِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ الَّتِي اخْتَصَصْتَهُمْ
 بِهَا قَدْ ابْتَكَوْهَا. وَ اَنْتَ الْمُقَدِّرُ لِذَلِكَ. لَا يُغَالِبُ اَمْرُكَ وَلَا يُجَاوِزُ
 الْمُخْتَوْمُ مِنْ تَدْبِيرِكَ كَيْفَ شِئْتَ وَآلَى شِئْتَ. وَلِيَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ غَيْرُ
 مُنْهَمٍ عَلَى خَلْقِكَ وَلَا لِاِرَادَتِكَ حَتَّى عَادَ صِفْوَتُكَ وَخُلُقَاؤُكَ مَغْلُوبِينَ
 مَقْهُورِينَ مُبْتَزِّينَ يَرَوْنَ حُكْمَكَ مُبَدَّلاً. وَكِتَابَكَ مَنبُذاً. وَفَرَاغَكَ
 مُخَرَّفَةً عَنْ جِهَاتِ اَشْرَاعِكَ. وَسُنَنَ نَبِيِّكَ مَذْرُوكَةً. (10) اَللّٰهُمَّ اَلْعَن
 اَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ. وَمَنْ رَضِيَ بِفِعَالِهِمْ وَاشْيَاعِهِمْ وَ

أَتَّبَاعَهُمْ. (11) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
 كَصَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَتَحِيَّاتِكَ عَلَى أَصْفِيَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ،
 وَحَجَلِ الْفَرَجِ وَالرُّوحِ وَالنُّصْرَةِ وَالْثَمَكَيْنِ وَالْثَّأْيِيدَ لَهُمْ. (12) اللَّهُمَّ
 وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَالْإِيمَانِ بِكَ، وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ، وَ
 الْأَمَّةِ الَّذِينَ حَقَّتْ طَاعَتُهُمْ مِنْ تَجَرِي ذَلِكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ آمَنَ رَبُّ
 الْعَالَمِينَ. (13) اللَّهُمَّ لَيْسَ يَزِدُّ غَضَبَكَ إِلَّا جُلْمُكَ، وَلَا يَزِدُّ سَخَطَكَ إِلَّا
 عَفْوُكَ، وَلَا يُجِيرُ مِنْ عِقَابِكَ إِلَّا رَحْمَتُكَ، وَلَا يُنَجِّنِي مِنْكَ إِلَّا التَّطَرُّعُ
 إِلَيْكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَهَبْ لَنَا يَا إِلَهِي مِنْ
 لَدُنْكَ فَرَجاً بِالْقُدْرَةِ الَّتِي بِهَا تُخَيِّ أَمْوَاتِ الْعِبَادِ، وَبِهَا تُنْشُرُ مَيِّتِ
 الْبِلَادِ. (14) وَلَا تُهْلِكْنِي يَا إِلَهِي غَمّاً حَتَّى تَسْتَجِيبَ لِي وَتُعْرِفَنِي الْإِجَابَةَ
 فِي دُعَائِي، وَادْفِنِي طَعَمَ الْعَافِيَةِ إِلَى مُنْتَهَى أَجَلِي، وَلَا تُشِمْتْ بِي عُدْوِي، وَ
 لَا تُمَكِّنْهُ مِنْ عُنْيِي، وَلَا تُسَلِّطْهُ عَلَيَّ (15) إِلَهِي إِنْ رَفَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي
 يَضَعُنِي، وَإِنْ وَضَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْفَعُنِي، وَإِنْ أَكْرَمْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي
 يِهِنُنِي، وَإِنْ أَهْنَيْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يُكْرِمُنِي، وَإِنْ عَذَّبْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي
 يَرْحَمُنِي، وَإِنْ أَهْلَكْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَغْرِضُ لَكَ فِي عَبْدِكَ، أَوْ يَسْأَلُكَ عَنْ
 أَمْرِهِ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حُكْمِكَ ظُلْمٌ، وَلَا فِي نِقْمَتِكَ عَجَلَةٌ، وَإِنَّمَا
 يَعْجَلُ مَنْ يَخَافُ الْقَوْتَ، وَإِنَّمَا يَحْتَاجُ إِلَى الظُّلْمِ الضَّعِيفُ، وَقَدْ
 تَعَالَيْتَ يَا إِلَهِي عَنْ ذَلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً. (16) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْنِي لِلْبَلَاءِ غَرْصاً، وَلَا لِنِقْمَتِكَ نَصَباً، وَمَهْلِكاً، وَنَقْساً، وَ
 أَقْلِبْنِي عَثْرَتِي، وَلَا تَبْتَلِيْنِي بِبَلَاءٍ عَلَى آثَرِ بَلَاءٍ، فَقَدْ تَرَى ضَعْفِي وَقِلَّةَ

جِئِلْنِي وَ تَهْزَعِ إِلَيْكَ. (17) أَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ الْيَوْمَ مِنْ غَضَبِكَ، فَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ اعْزِلْنِي. (18) وَ اسْتَجِذِرْ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ سَخَطِكَ، فَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ اجْزِلْنِي. (19) وَ اسْأَلْكَ أَمْنًا مِنْ عَذَابِكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَ آلِهِ. وَ آمِنِي. (20) وَ اسْتَهْدِكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ اهْدِنِي. (21) وَ
 اسْتَنْصِرْكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ انْصُرْنِي. (22) وَ اسْتَزِجْكَ، فَصَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ ارْزُقْنِي. (23) وَ اسْتَكَفِيكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ اكْفِنِي
 (24) وَ اسْتَزِرْكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ ارْزُقْنِي. (25) وَ اسْتَعِينُكَ،
 فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ اعْلِي. (26) وَ اسْتَغْفِرْكَ لِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِي.
 فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ. وَ اغْفِرْ لِي. (27) وَ اسْتَغْصِبْكَ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
 آلِهِ. وَ اغْصِنِي، فَإِنِّي لَنْ أَعُوذَ لِي بِكَ وَ كَرِهْتُهُ مِنِّي إِنْ شِئْتَ ذَلِكَ. (28) يَا
 رَبِّ يَا رَبِّ، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ
 وَ اسْتَجِبْ لِي بِجَمِيعِ مَا سَأَلْتُكَ وَ طَلَبْتُ إِلَيْكَ وَ رَغِبْتُ فِيهِ إِلَيْكَ. وَ أَرِذْهُ
 وَ قَبِدْهُ وَ اقْضِهِ وَ امْضِهِ. وَ خِزْلِي فِيمَا تَقْضِي مِنْهُ. وَ بَارِكْ لِي فِي ذَلِكَ، وَ
 تَفْضُلْ عَلَيَّ بِهِ. وَ أَسْعِدْنِي بِمَا تُعْطِينِي مِنْهُ. وَ زِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَ سَعَةِ مَا
 عِنْدَكَ. فَإِنَّكَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ. وَ صِلْ ذَلِكَ بِخَيْرِ الْأَجْزَةِ وَ نَوَاسِطِهَا، يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ. ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَأَكَ، وَ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ أَلْفَ مَرَّةٍ هَكَذَا
 كَانَ يَفْعَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. [1]

ترجمہ:

بارالہا! یہ مبارک و مسعود دن ہے جس میں مسلمان معمورہ زمین کے ہر گوشہ میں مجمع

ہیں۔ ان میں سائل بھی ہیں اور طلب گار بھی۔ مٹی بھی ہیں اور خوف زدہ بھی۔ وہ سب ہی تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور تو ہی ان کی حاجتوں پر نگاہ رکھنے والا ہے۔ لہذا میں تیرے جود و کرم کو دیکھتے ہوئے اور اس خیال سے کہ میری حاجت براری تیرے لئے آسان ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما اور محمد اور ان کی آل پر۔ اے اللہ! اے ہم سب کے پروردگار! جبکہ تیرے ہی لئے بادشاہی اور تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے اور کوئی معبود نہیں تیرے علاوہ جو بردبار، کریم، مہربانی کرنے والا، نعمت بخشے والا بزرگی و عظمت والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب بھی تو اپنے ایمان والے بندوں میں نیکی یا عافیت یا خیر و برکت یا اپنی اطاعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق تقسیم فرمائے یا ایسی بھلائی جس سے تو ان پر احسان کرے اور انہیں اپنی طرف رجحانی فرمائے یا اپنے ہاں ان کا درجہ بلند کرے یا دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے کوئی بھلائی انہیں عطا کرے تو اس میں میرا حصہ و نصیب فراوان کر۔ اے اللہ! تیرے ہی لئے جہاں داری اور تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ لہذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما اپنے عبد رسول، حبیب، منتخب اور برگزیدہ خلائق محمد پر اور ان کے اہل بیت پر جو نیکو کار پاک و پاکیزہ اور بہترین خلق ہیں ایسی رحمت جس کے شمار پر تیرے علاوہ کوئی قادر نہ ہو اور آج کے دن تیرے ایمان لانے والے بندوں میں سے جو بھی تجھ سے کوئی نیک دعا مانگے تو ہمیں اس میں شریک کر دے۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار اور ہمیں اور ان سب کو بخش دے اس لئے کہ تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! میں اپنی حاجتیں تیری طرف لایا ہوں اور اپنے فقر و فاقہ و احتیاج کا بار گراں تیرے در پر لا اتارا ہے اور میں اپنے عمل سے کہیں زیادہ تیری آمرزش و رحمت پر مطمئن ہوں اور بے شک تیری مغفرت و رحمت کا دام میرے گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے لہذا تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میری ہر حاجت تو ہی برلا۔ اپنی اس قدرت کی بدولت جو تجھے اس پر حاصل ہے اور یہ تیرے لئے کھل و آسان ہے اور اس لئے کہ میں تیرا محتاج اور تو مجھ سے بے نیاز ہے اور اس

لئے کہ میں کسی بھلائی کو حاصل نہیں کر سکا مگر تیری جانب سے اور تیرے سوا کوئی مجھ سے دکھ درد دور نہیں کر سکا اور میں دنیا و آخرت کے کاموں میں تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھتا۔ اے اللہ! جو کوئی صلہ و عطا کی امید اور بخشش و انعام کی خواہش لے کر کسی مخلوق کے پاس جانے کے لئے کمر بستہ و آمادہ اور تیار و مستعد ہو تو اے میرے مولا و آقا! آج کے دن میری آمدگی و تیاری اور سر و سامان کی فراہمی و مستعدی تیرے غفور و عطا کی امید اور بخشش و انعام کی طلب کے لئے ہے۔ لہذا اے میرے معبود! تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور آج کے دن میری امیدوں میں مجھے ناکام نہ کر، اے وہ جو مانگنے والے کے ہاتھوں تک نہیں ہوتا اور نہ بخشش و عطا سے جس کے ہاں کمی ہوتی ہے میں اپنے کسی عمل خیر پر جسے آگے بھیجا ہو اور سوائے محمد اور ان کے اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم کی شفاعت کے کسی مخلوق کی سفارش پر جس کی امید رکھی ہو اطمینان کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں حاضر نہیں ہوا تو میں اپنے گناہوں اور اپنے حق میں برائی کا اقرار کرتے ہوئے تیرے پاس حاضر ہوا ہوں۔ درآنحالیکہ میں تیرے اس غفور و عظیم کا امیدوار ہوں جس کے ذریعہ تو نے خطا کاروں کو بخش دیا۔ پھر یہ کہ ان کا بڑے بڑے گناہوں پر عرصہ تک جسے رہنا تجھے ان پر مغفرت و رحمت کی احسان فرمائی سے مانع نہ ہوا۔ اے وہ جس کی رحمت وسیع اور غفور و عظیم ہے۔ اے بزرگ! اے عظیم!! اے بخشنده! اے کریم!! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اپنی رحمت سے مجھ پر احسان اور اپنے فضل و کرم کے ذریعہ مجھ پر مہربانی فرما اور میرے حق میں اپنے دامن مغفرت کو وسیع کر۔ بارالہا! یہ مقام (خطبہ و امامت نماز جمعہ) تیرے جانشینوں اور برگزیدہ بندوں کے لئے تھا اور تیرے امانتداروں کا محل تھا درآنحالیکہ تو نے اس بلند منصب کے ساتھ انہیں مخصوص کیا تھا (غضب کرنے والوں نے) اسے چھین لیا اور تو ہی روز ازل سے اس چیز کا مقدر کرنے والا ہے نہ تیرا امر و فرمان مغلوب ہو سکتا ہے اور نہ تیری قطعی تدبیر (قضا و قدر) سے جس طرح تو نے چاہا ہو اور جس وقت چاہا ہو تجاوز ممکن ہے۔ اس مصلحت کی وجہ سے جسے تو ہی بہتر جانتا ہے بہر حال تیری تقدیر اور تیرے ارادہ و مشیت کی نسبت تجھ پر الزام

عائد نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ (اس غضب کے نتیجہ میں) تیرے برگزیدہ اور جانشین مغلوب و مقہور ہو گئے اور ان کا حق ان کے ہاتھ سے جاتا رہا وہ دیکھ رہے ہیں کہ تیرے احکام بدل دیئے گئے، تیری کتاب پس پشت ڈال دی گئی، تیرے فرائض و واجبات تیرے واضح مقاصد سے ہٹا دیئے گئے اور تیرے نبی کے طور و طریقے متروک ہو گئے۔ بارالہا! تو ان برگزیدہ بندوں کے اگلے اور پچھلے دشمنوں پر اور ان پر جو ان دشمنوں کے عمل و کردار پر راضی و خوشنود ہوں اور جو ان کے تابع اور پیروکار ہوں لعنت فرما۔ اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما بے شک تو قابل حمد و ثناء بزرگی والا ہے جیسی رحمتیں برکتیں اور سلام تو نے اپنے منتخب و برگزیدہ ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کئے ہیں اور ان کے لئے کشائش، راحت، نصرت غلبہ اور تائید میں تعجیل فرما۔ بارالہا! مجھے توحید کا عقیدہ رکھنے والوں، تجھ پر ایمان لانے والوں اور تیرے رسول اور ان آئمہ کی تصدیق کرنے والوں میں سے قرار دے جب کی اطاعت کو تو نے واجب کیا ہے ان لوگوں میں سے جن کے وسیلے اور جن کے ہاتھوں سے (توحید، ایمان اور تصدیق) یہ سب چیزیں جاری کرے میری دعا کو قبول فرما اے تمام جہانوں کے پروردگار!۔۔۔ بارالہا! تیرے حلم کے سوا کوئی چیز تیرے غضب کو ٹال نہیں سکتی اور تیرے عفو و درگزر کے سوا کوئی چیز تیری ناراضگی کو پلٹا نہیں سکتی اور تیری رحمت کے سوا کوئی چیز تیرے عذاب سے پناہ نہیں دے سکتی اور تیری بارگاہ میں گزر گراہٹ کے علاوہ کوئی چیز تجھ سے رہائی نہیں دے سکتی۔ لہذا تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اپنی اس قدرت سے جس سے تو مردوں کو زندہ اور غمزمینوں کو شاداب کرتا ہے مجھے اپنی جانب سے غم و اندوہ سے چھٹکارا دے۔ بارالہا! جب تک تو میری دعا قبول نہ فرمائے اور اس کی قبولیت سے آگاہ نہ کر دے مجھے غم و اندوہ سے ہلاک نہ کرنا، اور زندگی کے آخری لمحوں تک مجھے صحت و عافیت کی لذت سے شاد کام رکھنا اور دشمنوں کو (میری حالت پر) خوش ہونے اور میری گردن پر سوار اور مجھ پر مسلط ہونے کا موقع نہ دینا۔ بارالہا! اگر تو مجھے بلند کرے تو کون پست کر سکتا ہے اور تو پست کرے تو کون بلند کر سکتا ہے اور تو عزت بخشے تو کون

ذلیل کر سکتا ہے اور تو ذلیل کرے تو کون عزت دے سکتا ہے اور تو مجھ پر عذاب کرے تو کون مجھ پر ترس کھا سکتا ہے اور اگر تو ہلاک کر دے تو کون تیرے بندے کے بارے میں تجھ پر معترض ہو سکتا ہے یا اس کے متعلق تجھ سے کچھ پوچھ سکتا ہے اور مجھے خوب علم ہے کہ تیرے فیصلہ میں نہ ظلم کا شائبہ ہوتا ہے اور نہ سزا دینے میں جلدی ہوتی ہے۔ جلدی تو وہ کرتا ہے جسے موقع کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہو اور ظلم کی اسے حاجت ہوتی ہے جو کمزور و ناتواں ہو اور تو اے میرے معبود! ان چیزوں سے بہت بلند و برتر ہے۔ اے اللہ! تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے بلاؤں کا نشانہ اور اپنی عقوبتوں کا ہدف نہ قرار دے۔ مجھے مہلت دے اور میرے غم کو دور کر۔ میری لغزشوں کو معاف کر دے اور مجھے ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں مبتلا نہ کر۔ کیونکہ تو میری ناتوانی بے چارگی اور اپنے حضور میری گڑ گڑاہٹ کو دیکھ رہا ہے۔ بارالہا! میں آج کے دن تیرے غضب سے تیرے دامن میں پناہ مانگتا ہوں تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے پناہ دے اور میں آج کے دن تیری ناراضگی سے امان چاہتا ہوں۔ تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے امان دے اور تیرے عذاب سے امن کا طلب گار ہوں۔ تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھے (عذاب سے) مطمئن کر دے اور تجھ سے ہدایت کا خواستگار ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھے ہدایت فرما اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور میری مدد فرما اور تجھ سے رحم کی درخواست کرتا ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھ پر رحم کر اور تجھ سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھے بے نیاز کر دے اور تجھ سے روئی کا سوال کرتا ہوں۔ تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھے روزی دے اور تجھ سے کمک کا طالب ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور میری کمک فرما اور گذشتہ گناہوں کی آمرزش کا خواستگار ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھے بخش دے اور تجھ سے (گناہوں کے بارے میں) بچاؤ کا خواہاں ہوں تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور مجھے گناہوں سے بچائے رکھ

اس لئے کہ اگر تیری مشیت شامل حال رہی تو کسی ایسے کام کا جسے تو مجھ سے ناپسند کرتا ہو مر کب نہ ہوں گا۔ اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے مہربان، اے نعمتوں کے بخشنے والے، جلالت و بزرگی کے مالک تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور جو کچھ میں نے مانگا اور جو کچھ طلب کیا ہے اور جن چیزوں کے حصول کے لئے تیری بارگاہ کا رخ کیا ہے ان سے اپنا ارادہ، حکم اور فیصلہ متعلق کر اور انہیں جاری کر دے اور جو بھی فیصلہ کرے اس میں میرے لئے بھلائی قرار دے اور مجھے اس میں برکت عطا کر اور اس کے ذریعہ مجھ پر احسان فرما اور جو عطا فرمائے اس کے وسیلہ سے مجھے خوش بخت بنا دے اور میرے لئے اپنے فضل و کائنات کو جو تیرے پاس ہے زیادہ کر دے اس لئے کہ تو تو نگر و کریم ہے اور اس کا سلسلہ آخرت کی خیر و نیکی اور وہاں کی نعمت فراواں سے ملادے۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اس کے بعد جو چاہوں دعا مانگوں اور ہزار مرتبہ محمد اور ان کی آل پر درود بھیجوں کہ امام بیچہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس سے معلوم ہوا کہ غیر معصوم کی بیعت جائز نہیں ہے۔ خدا فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ﴿١﴾

کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو انہیں اپنے (اس) معاملے میں کوئی اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے گا۔

اس آیت وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ، لَنْ أَشْرُكَتَ لِيُخَيِّطَنَّ عَمَلُكَ

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخَلَّفِينَ ۚ [۱] (بیشک آپ کی طرف بھی وحی کی جا چکی ہے اور ان (انبیاء) کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر (بفرض حال) آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔) کی تفسیر میں بھی ملتا ہے۔

معصوم کے علاوہ کسی کے لئے بیعت جائز نہیں ہے یہاں پر چند مطالب کو ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ ہمیں تاریخ میں نہیں ملتا کہ اصحاب نے بیعت لی ہو یا مومنین میں سے کسی دوسرے کی بیعت کی ہو۔

۲۔ روایات میں غیر معصوم کی بیعت جائز نہیں ہے۔

۳۔ یہ مطلب علماء کی تقریر یا ان کی کتب میں نہیں ملتا۔

۴۔ رسول خدا ﷺ چاہتے تھے کہ امیر المومنین کے بیعت لیں لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ یہ کام مشکل ہے کہ تمام مومنین آپ کو ہاتھ ملائیں لہذا حکم دیا کہ زبانی عہد و بیعت کا اظہار کریں آپ نے یہ حکم بھی نہیں دیا کہ کسی دوسرے نیک آدمی کی بیعت ہو۔

۵۔ جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے مردوں سے بیعت لی جب عورتوں کی باری آئی تو آپ نے فرمایا میں عورتوں کا مصافحہ نہیں لوں گا لہذا آپ نے پانی کا ظرف منگوایا اور حکم دیا وہ عورتیں اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالیں پس عورتوں کے لئے یہی بیعت تھی۔

۶۔ غدیر کے موقع حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت تین دن تک جاری رہی جو گروہ بیعت کرتے آپ فرماتے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ جَمِيعِ الْعَالَمِينَ [۲]

پس بیعت صرف رسول خدا ﷺ وائمہ مبہجہ کے لئے ہوئی ہے خدا فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ يُبَاسِطُكَ إِنَّمَا يُبَاسِطُكَ اللَّهُ ۖ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۖ
فَمَنْ تَكَفَّ فَإِنَّمَا يَنْكُفْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ

[۱] سورہ زمر: ۲۵

[۲] الإحتجاج ج ۱ علی أهل اللجاج (للطبرسی) ج ۱/ ۶۶/ ۱ احتجاج النبی ص یوم الغدیر علی الخلق کلہم و فی

غیرہ من الأيام بولاية علی بن أبی طالب ؑ و من بعدہ من ولدہ من الأئمة المعصومین صلوات اللہ

علیہم أجمعین..... ص: ۵۵

فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝۱

(اے رسول) جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ (دراصل) اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو (اس عہد کو) توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اسی کی ذات پر ہوگا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ اسے بڑا اجر عطا کرے گا۔

اگر بیعت واجب نہ ہو تو مستحب مؤکد ہے کیونکہ اس رجحان پایا جاتا ہے۔
صوفی حضرت میں بیعت رائج ہے بلکہ واجب جانتے ہیں لہذا ان میں سے جو آدمی صوفی ہوتا ہے اس کی لوگ بیعت کرتے ہیں۔
یہ دعویٰ بدون دلیل ہے اور اس مطلب پر کوئی آیت و روایت شاہد نہیں ہے۔

تیس: مال کے ذریعے آپ سے صلہ رحمی

ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال میں سے کچھ مال کو آپ کے لئے ہدیہ کرے اور یہ کام سارا سال جاری رہنا چاہئے۔ اس عمل میں امیر و غریب مرد و عورت برابر ہیں فقیر اپنی طاقت کے مطابق انجام دے گا۔
خدا فرماتا ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۝۲

خدا کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

نیز فرمایا:

۱ سورہ فتح: ۱۰

۲ سورہ بقرہ: ۲۸۶

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا أَتَاهَا ۖ [۱]

اللہ نے جتنا کسی کو دیا ہے اس سے زیادہ اسے تکلیف نہیں دیتا۔

ظاہر آیہ عمل مستحب مؤکدہ ہے جیسے ائمہ علیہ السلام کی زبانی فریضہ کے نام یاد کیا گیا ہے۔ [۲]

اصول کافی میں کلینی سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں کہ مال کو قائم کے نام مختص کرنا ہے شک خدا اس کے درہم کو کوہ احد قرار دے گا پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعُّهُ لَهُ أَطْعَامًا

کُوْنُزَقَّةً. [۳]

ہے کوئی ایسا جو خدا کو قرض حسنہ دے تاکہ خدا اسے کئی گنا کر کے واپس کرے۔ خدای تعالیٰ کرتا ہے اور وہی کشادگی دیتا ہے۔

خدا کی قسم! یہ امام کے ساتھ صلہ کے بارے میں آیت ہے۔ [۴]

اسی کتاب میں خبر صحیح اسحاق بن عمار اور انہوں نے حضرت موسیٰ کاظم سے روایت کی کہ آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعُّهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ

کُوْنُزَقَّةً. [۵]

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ وہ اسے اس کے لئے (کئی گنا) بڑھائے اور اس کے لئے بہترین

اجر ہے۔

[۱] سورہ طلاق: ۷

[۲] اصول کافی: ج ۱، ص ۵۳

[۳] سورہ بقرہ: ۲۴۵

[۴] اصول کافی: ج ۱، ص ۵۳

[۵] سورہ حدید: ۱۱

یہ آیت امام کے ساتھ صلہ کے بارے میں ہے۔ [۱]

حسن بن میاح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے انہیں فرمایا: اے صباح! امام کے ساتھ صلہ کے لئے ایک درہم کوہ احد سے زیادہ سنگین ہے اسی کتاب میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام کے ساتھ صلہ کرنے کے لئے ایک درہم خرچ کرنا دو ملین درہم اور نیک کاموں سے بہتر ہے۔ [۲]

ایک اور صحیح خبر میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپ اللہ کے اس قول "وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ" (اور جو ان رشتوں کو جوڑے رکھتے ہیں جن کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے (صلہ رچی کرتے ہیں) اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور سخت حساب سے خائف و ترساں رہتے ہیں) کے بارے میں فرمایا: یہ آیت آل محمد علیہم السلام سے صلہ رچی کے لئے نال ہوئی ہے۔

من لا يحضره الفقيه میں امام صادق علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپ نے خدا کے اس قول "مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا" (کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے (کئی گنا) بڑھائے) کے بارے میں فرمایا: یہ امام سے صلہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ [۳]

ثواب الاعمال میں اسحاق بن عمار سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس آیت "مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعُّهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً" (۱۵) (ہے کوئی ایسا جو خدا کو قرض حسنہ دے تاکہ خدا اسے کئی گنا کر کے واپس کرے۔ خدا ہی تنگی کرتا ہے اور وہی کشادگی دیتا ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ امام سے صلہ کے بارے میں ہے۔ [۴]

[۱] اصول کافی: ج ۱، ص ۵۳۸

[۲] اصول کافی: ج ۲، ص ۱۵۶

[۳] سورہ نعد: ۲۱

[۴] اصول کافی: ج ۱، ص ۵۳۷

[۵] سورہ بقرہ: ۲۴۵

[۶] فردع کافی: ج ۴، ص ۲۶۰، ج ۳۱

اکتیس: ائمہ علیہم السلام کے شیعوں کے ساتھ صلہ کرنا

من لا یحضرہ الفقہ میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے: جو آدمی ہمارے ساتھ صلہ نہیں کر سکتا وہ ہمارے ماننے والوں سے صلہ کریں اور اس کا ثواب اسے ملتا ہے جو شخص ہماری زیات نہیں کر سکتا وہ ہمارے صالح افراد کا دیدار کرے اسے ہماری زیارت کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص ہمارے ساتھ صلہ نہیں کر سکتا وہ ہمارے صالح شیعوں سے صلہ کریں انہیں ہمارے ساتھ صلہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔^[۱]

کتاب تہذیب میں بھی یہی حدیث انہیں الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔^[۲]

بیس: مومنین کو خوشحال کرنا

اس عمل سے حضرت قائم علیہ السلام بھی خوش ہوتے ہیں مومنین کی مالی مدد کرنا، ان کی ضروریات و حاجات پورا کرنا، ان کے حق میں دعا کرنا، ان کا احترام ان کی اولاد اور خاندان کی مدد کرنا، انہیں قرض دینا اور اگر وہ قرض ادا نہیں کر سکتے تو انہیں مہلت دینا۔ پس جو شخص کسی مومن سے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے تو امام زمانہ خوش ہوتے ہیں اور بہت ثواب ملتا ہے۔ اس مطلب روایات دلالت کرتی ہیں۔

اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص تم میں سے کسی مومن کو خوشحال کرتا

[۱] کامل الزیارات: ص ۱۹، باب ۱۰۵

[۲] تہذیب شیخ طوسی: ج ۲، ص ۱۰۴

ہے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کو خوشحال کیا۔^[۱]

اس کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی جس میں آپؑ نے فرمایا: جو آدمی کسی مومن کو شاد کرتا ہے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا اور جس نے رول خدا کو خوشحال کیا اس نے خدا کو خوشحال کیا۔^[۲]

اصول کافی میں بھی صحیح خبر نقل ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے حضرت داؤد کو وحی نازل فرمائی جو بندہ نیکی کرتا ہے میں اس پر جنت مباح کرتا ہوں حضرت داؤدؑ نے عرض کیا: اے پروردگار، نیک کیا ہے؟ خدا نے فرمایا: میرے کسی مومن کو خوش کرنا اگر وہ کھجور کے ایک دانے سے ہی ہو۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! جو تیری معرفت رکھتا ہے اس کی امید کو قطع نہ فرمایا۔^[۳]

تینتیس: قائم علیہ السلام کے لئے خیر خواہی

اصول کافی میں صحیح خبر نقل ہو جس میں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دل و جان سے امام کی اطاعت کرتا ہے خدا اسے اعلیٰ درجہ عطا کرتا ہے۔^[۴]

کافی میں صحیح روایت نقل ہوئی کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد خیف میں لوگوں کے لئے خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ اس آدمی کو خرم رکھے جو میرے کلام کو سننا ہے اور اسے حفظ کرتا ہے، جو غائب اسے بھی یہ پیغام پہنچا دو۔

تین چیزیں ایسی ہیں کسی مسلمان کے دل میں ان سے خیانت نہ کرے۔

۱۔ خدا کے لئے خالص عمل انجام دینا۔

[۱] اصول کافی: ج ۲، ص ۱۸۹

[۲] اصول کافی: ج ۲، ص ۱۹۲

[۳] اصول کافی: ج ۲، ص ۱۸۹

[۴] اصول کافی: ج ۱، ص ۳۰۴

۲۔ ائمہ عہدہ اور مسلمانوں کے پیشوا کے لئے نصیحت و خیر خواہی ہونا۔

۳۔ ان کی جماعت خیر اندیشی کرنا۔

تمام مسلمان برابر ہیں ان کا خون برابر ہے لوگ اپنے عہد و بیان کی برقرار کے لئے کوشش کرنا کافی میں ملتا ہے کہ قریش کے ایک آدمی سے نقل ہوا کہ سفیان ثوری نے مجھے کہا: مجھے امام جعفر کی خدمت میں لے جاؤ کہتا ہے ہم امام کی خدمت میں پہنچے تو وہ سواری پر سوار ہو چکے تھے۔

سفیان نے عرض کیا اے ابا عبد اللہ! رسول خدا ﷺ نے مسجد خیف میں ایک خطبہ فرمایا تھا اسے ہمارے لئے بیان فرمائیں، آپؐ نے فرمایا: ابی میں کام سے جا رہا ہوں ہوں واپسی پر آپ سے بیان کروں گا تھوڑی دیر کے بعد آپؐ سواری سے اتر آئے اور سفیان نے کہا: ہم قلم و کاغذ کو لے آتے ہیں تاکہ آپؐ کی زبانی تحریر کر لیں آپؐ نے فرمایا: لکھو:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ *

خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ نَظَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ
مَقَالَتِي فَوَعَاَهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ
الْغَائِبُ قُرْبَ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِيٍّ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ
مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغْلُ عَلَيْنَهُنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ يَلُو وَ
النَّصِيحَةُ لِأَمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَالزُّرُومُ لِحِمَاةِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُخِيطَةٌ
مِنْ وَرَائِهِمُ الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَفَّلُ بِمَا وَهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ
يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْكَاهُمْ. [۱]

خطبہ کہنے کے بعد سفیان نے یہ حدیث پڑھ کر سنائی اور آپؐ نے سنی اور پھر سوار ہو کر چلے گئے۔

چونتیس: قائم علیہ السلام کی زیارت کرنا

عام حالت میں آپ کو سلام دینا ہر مکان و زمان میں اور بعض اوقات خاص مکان و زمان میں آپ کو سلام کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے اسے کتاب کے خاتمہ میں تحریر کریں گے۔

پینتیس: صالح مومنین کا دیدار کرنا

اس کی بحث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

چھتیس: قائم علیہ السلام پر درود بھیجنا

درود و سلام ایک قسم کی دعا ہے۔ خدا سے رحمت طلب کرنا لہذا جب بھی امام زمانی پر درود بھیجیں تو پڑھو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَوْلَانَا وَ سَيِّدِنَا صَاحِبِ الزَّمَانِ

سید بن طاووس اپنی کتاب جمال الاسبوع میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ ہر امام کے لئے

خاص صلوات بھیجنے کا طریقہ ہے امام زمانہ پر اس طرح صلوات بھیجیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَ ابْنِ أَوْلِيَايَكَ الَّذِينَ قَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَ

أَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَ أَخَفَيْتَ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ ظَهَرْتَ عَنْهُمْ تَطَهِّدًا اللَّهُمَّ

النُّصْرَةُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَأَوْلِيَاءَهُ وَشِيعَتَهُ وَ
 أَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اللَّهُمَّ أَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَاغٍ وَبَاغٍ وَمِنْ شَرِّ
 جَمِيعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَلَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
 وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ أَنْ يُوَصَّلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآلَ
 رَسُولِكَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ
 وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرَةِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَ الْمُتَافِقِينَ وَ جَمِيعَ
 الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَ
 سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَأَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 السَّلَامُ وَاجْعَلْنِي اللَّهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَتَبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَأُرْنِي
 فِي آلِ مُحَمَّدٍ مَا يَأْمُنُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَخْذُلُونَ إِلَهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 آمِينَ ۞

سینتیس: قائم علیہ السلام کے لئے نماز کے ثواب ہدیہ

اس مطلب پر ایک روایت شاہد ہے جسے سید ابن طاووس نے اپنی کتاب جمال الاسبوع میں نقل کیا کہ ابو محمد
 صبری سے روایت نقل ہوئی جسے ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ کلجی سے مروی ہے:
 جو نماز کا ثواب رسول خدا ﷺ اور دوسرے اوصیاء کے لئے ہدیہ کرتا ہے خدا بے حساب ثواب

عطا کرتا ہے۔ اے قلاتی تیرا ہدیہ ہمیں ملا ہے آج ہم اس کا صلہ دیں گے پس خوش رہو۔^[۱]

اڑتیس: مخصوص نماز کا ہدیہ

اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ کسی امام قائم علیہ السلام کے لئے کوئی خاص نماز پڑھے تو اس کا کوئی خاص وقت نہیں جب چاہے امام کے لئے نماز مخصوص پڑھے۔ اگرچہ دو رکعت نماز ہی ہدیہ کرو۔ صبح کی نماز کی مانند شروع کریں کہ سات تکبیریں پڑھیں یا تین تکبیریں کہو۔ ہر رکعت میں تین مرتبہ یہ پڑھو:

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

تشہد و سلام کے بعد یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْاَخْيَارِ وَابْلِغْهُمْ مَعِيَ
اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذِهِ الرِّكَعَاتِ هَدِيَّةٌ مَعِيَ اِلَى عَبْدِكَ
وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَابْلِغْهُ اِيَّاهَا عَلَيَّ وَارْتِنِيْ عَلَيْهَا اَفْضَلَ اُمَلِيْ وَرَجَائِيْ
فِيكَ وَفِي نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَصِيِّ نَبِيِّكَ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَهْلَةَ
بَيْتِكَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطِيْ نَبِيِّكَ وَوَلِيَّائِكَ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
وَالْيَوْمِ مَعِيْ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.^[۲]

[۱] جمال الاسبوع: ۱۵۰

[۲] جمال الأسبوع بکمال العمل المبروع ص: ۱۶

حضرت امیرؓ کے لئے نماز کا ہدیہ

دو رکعت نماز کے بعد دعا کو پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ هَاتِلِيْكَ الرُّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِّمَّنِىْ اِلَى عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ
عَمِّ نَبِيِّكَ وَوَصِيِّهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ؑ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهَا
مِمَّنِىْ وَابْلُغْهُ اِيَّاهُمَا عَنِّيْ وَ اُثْنِيْ عَلَيْهِمَا اَفْضَلَ اَمَلِيْ وَرَجَائِيْ فِيْكَ وَفِي
نَبِيِّكَ وَوَصِيِّ نَبِيِّكَ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ابْنَةِ نَبِيِّكَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ
سِبْطِيْ نَبِيِّكَ وَ اَوْلِيَّائِكَ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت فاطمہ زہراؓ کو نماز کا ہدیہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ هَاتِلِيْكَ الرُّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِّمَّنِىْ اِلَى الظَّاهِرَةِ الْمُنْظَرَةِ
الطَّيِّبَةِ الزَّكِيَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهَا مِمَّنِىْ وَ اَبْلُغْهَا اِيَّاهُمَا
عَنِّيْ وَ اُثْنِيْ عَلَيْهِمَا اَفْضَلَ اَمَلِيْ وَرَجَائِيْ فِيْكَ وَفِي نَبِيِّكَ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَصِيِّ نَبِيِّكَ وَ الطَّيِّبَةِ الظَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ الْحَسَنِ
وَ الْحُسَيْنِ سِبْطِيْ نَبِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ۔

امام حسنؓ کو نماز کا ہدیہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ هَاتِلِيْكَ الرُّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِّمَّنِىْ اِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ

وَلَيْتِكَ وَابْنِ وَلَيْتِكَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَأَبْلِغْهُمَا إِتَاهُمَا
وَأُنَبِّئِي عَلَيْهِمَا أَفْضَلَ أَمَلٍ وَرَجَائِي فِيكَ وَفِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ
وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ.

امام حسین علیہ السلام کو نماز کا ہدیہ

اللَّهُمَّ إِنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّي إِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ
وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ سَبَّحْتَ نَبِيَّكَ الطَّيِّبِ الظَّاهِرِ الزَّكِيِّ الرَّحِيمِ الْحَسَنِ
بْنَ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى وَتَأْتِي بِالدُّعَاءِ إِلَى آخِرِهِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ.

امام سجاد علیہ السلام کو نماز کا ہدیہ

اللَّهُمَّ إِنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّي إِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ
وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ سَبَّحْتَ نَبِيَّكَ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيٍّ بَنِ الْحَسَنِ اللَّهُمَّ
فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَأَبْلِغْهُمَا إِتَاهُمَا وَأُنَبِّئِي عَلَيْهِمَا أَفْضَلَ أَمَلٍ وَرَجَائِي فِيكَ وَ
فِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ
الْمُؤْمِنِينَ.

امام باقر علیہ السلام کے لئے نماز کا ہدیہ

اللَّهُمَّ إِنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّي إِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ
وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ سَبَّحْتَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ بَنِ عَلِيٍّ الْمَاقِرِ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ

فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَأَبْلِغْهُ إِيَّاهُمَا وَأُثْنِي عَلَيْهِمَا أَفْضَلَ أَمَلٍ وَرَجَائِي فِيكَ وَ
فِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ
الْمُؤْمِنِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام کے لئے نماز کا ہدیہ

اَللّٰهُمَّ اِنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّيْ اِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ
وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ سَبْطِ نَبِيِّكَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّٰدِقِ. اَللّٰهُمَّ
فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَأَبْلِغْهُ إِيَّاهُمَا وَأُثْنِي عَلَيْهِمَا أَفْضَلَ أَمَلٍ وَرَجَائِي فِيكَ وَ
فِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ
الْمُؤْمِنِينَ.

موسیٰ کاظم علیہ السلام کے لئے نماز کا ہدیہ

اَللّٰهُمَّ اِنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّيْ اِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ
وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ سَبْطِ نَبِيِّكَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ؑ وَارِثِ عِلْمِ
التَّيَّيْنِ. اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَأَبْلِغْهُ إِيَّاهُمَا وَأُثْنِي عَلَيْهِمَا أَفْضَلَ
أَمَلٍ وَرَجَائِي فِيكَ وَفِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ
الْمُؤْمِنِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ.

امام علی رضا علیہ السلام کے لئے نماز کا ہدیہ

اَللّٰهُمَّ اِنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّيْ اِلَى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَ

وَلَيْتِكَ وَابْنِ وَلَيْتِكَ سَبَطُ نَبِيِّكَ عَلَيَّ يَا مُوسَى الرِّضَا ابْنِ الْمَرْضِيِّينَ.
 اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَ اَبْلِغْهُ اِيَّاهُمَا وَ اَيُّبْنِيْ عَلَيْهِمَا اَفْضَلُ اَمَلِيْ وَ رَجَائِيْ
 فِيْكَ وَ فِيْ نَبِيِّكَ وَ وَلِيِّكَ وَ ابْنِ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا
 وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

امام محمد تقی علیہ السلام، علی نقی علیہ السلام اور حسن عسکری علیہ السلام کے لئے نماز کا ہدیہ

فَادْعُ بِالْذُّعَاءِ إِلَى قَوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةٌ مِنِّيْ
 اِلَى عَبْدِكَ وَ ابْنِ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّكَ وَ ابْنِ وَلِيِّكَ سَبَطُ نَبِيِّكَ فِيْ اَرْضِكَ وَ
 حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ. اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَ اَبْلِغْهُ اِيَّاهُمَا وَ اَيُّبْنِيْ عَلَيْهِمَا
 اَفْضَلُ اَمَلِيْ وَ رَجَائِيْ فِيْكَ وَ فِيْ نَبِيِّكَ وَ وَلِيِّكَ وَ ابْنِ وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ
 الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

جب انسان کوئی عمل انجام دے تو اس خضوع و خشوع سے انجام دے خدا فرماتا ہے:

عسوا..... ایمان۔ [۱]

انتالیس: قائم کے لئے مخصوص وقت میں نماز کا ہدیہ

جمال الاسبوع میں ہے کہ ہر آدمی کے لئے مستحب ہے کہ روز جمعہ آٹھ رکعت نماز پڑھے چار رکعت رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے اور چار رکعت جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو ہدیہ کرے۔

ہفتے کے دن چار رکعت نماز پڑھ کر حضرت امیرؓ کے لئے ہدیہ کریں۔ اسی طرح ہفتے کے سات دنوں میں ہر روز ایک امام کو نماز ہدیہ کریں۔ جمعرات کو چار رکعت نماز امام جعفر صادقؑ کو ہدیہ کریں ان نمازوں کی دو رکعتوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَعُوْذُ السَّلَامُ
حَسْبُنَا رَبُّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذِهِ الرُّكْعَاتِ هَدِيَّةٌ مِّمِّيْ اِلَى
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَلِّغْهُ اِيَّاهَا وَ اَعْطِنِيْ اَفْضَلَ
اَمَلِيْ وَ رَجَائِيْ فِيْكَ وَ فِيْ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ. [۱]

چالیس: قائم علیہ السلام کے لئے قرآنی تلاوت کا ہدیہ

اس کی فضیلت اور مستحب ہونے پر روایات دلالت کرتی ہیں۔ محمد بن یعقوب کلینی کافی میں علی بن مغیرہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں عرض کیا: میرے باپ نے آپ کے جد سے ہر شب ختم قرآن کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ کے جد نے فرمایا تھا: ہر شب۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ کے جد نے ماہ رمضان میں بھی فرمایا تھا۔

تو میرے والد نے ان کے لئے پڑھا تھا۔ جتنا ممکن ہو سکے اس کے بعد میرے باپ نے چالیس مرتبہ ماہ رمضان میں قرآن پڑھا۔ پھر میں نے اپنے باپ کی طرف سے ختم کیا۔ جب بھی روزِ افطار ہوا ایک ختم قرآن رسول خدا ﷺ کے لئے اور حضرت علیؑ کے لئے دوسرا ختم اور ایک ختم فاطمہؑ کے لئے پھر باقی ائمہؑ کے لئے ختم کرتا رہا ہوں اس کے بعد ایک ختم قرآن تمہارے لئے کیا ہے اس کا کتنا ثواب ہے؟ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: تیرے لئے یہ ثواب ہے کہ قیامت کے دن تو ان کے ساتھ ہوگا۔

[۱] جمال الأسبوع بحکمال العمل الم شروع 24/ الفصل الثانی

میں نے عرض کیا: اللہ اکبر میرے لئے اتنا ثواب؟
آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: ہاں۔ [۱]

اکتالیس: قائم علیہ السلام کے ذریعے توسل و طلب شفاعت

آپؐ باب اللہ ہیں اور اس دروازے سے آئیں اور یہ باب خدا کی طرف ہے وہ خدا کی طرف سے شفیع ہیں۔ وہ اس خدا کی طرف سے ہیں کہ جس نے بندوں کو ان سے توسل کا حکم دیا ہے۔ ائمہ بیہمہ سے روایات ہیں کہ اللہ کے اس فرمان **وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا** [۲] (اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں اسے انہی کے ذریعہ سے پکارو) کے بارے میں فرمایا: خدا کی قسم! ہم ہیں اسماء حسنی کہ خدا نے اپنے بندوں کو انہیں وسیلہ قرار دینے کا دستور فرمایا۔ [۳]

بحار الانوار میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم پر کوئی مصیبت و مشکل آئے تو خدا سے ہمارے وسیلہ سے مدد مانگو کیونکہ خدا فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا

اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں اسے انہی کے ذریعہ سے پکارو۔

اس کتاب میں قبس سے نقل ہوا کہ ائمہ بیہمہ سے توسل کی دعا یہ ہے خاص کر امام زمانہ کے لئے:

**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمَحَبَّتِیْ وَلِیَّتِیْ وَ حُجَّتِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ اِلَّا
اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰی جَمِیْعِ اُمُوْرٍیْ وَ كَفَيْتَنِیْ بِهٖ مَثُوْنَةً کُلِّ مُوَدِّ وَ طَآئِفٍ وَ تَابِعٍ وَ**

[۱] اصول کافی: ج ۲، ص ۶۱۸

[۲] سورہ اعراف: ۱۸۰

[۳] بحار الانوار: ج ۹۳، ص ۲۲

أَعْنَتَنِي بِهِ فَقَدْ بَلَغَ مُجْهُودِي وَكَفَيْتَنِي كُلَّ عُدُوٍّ وَهَمٍّ وَغَمٍّ وَدَيْنٍ وَ
وُلْدِي وَجَمِيعَ أَهْلِي وَإِخْوَانِي وَمَنْ يَغِيْبُنِي أَمْرُهُ وَخَاصَّتَنِي أَمِينُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ. [1]

بحار الانوار میں کتاب عدۃ الداعی میں سلمان فارسیؓ سے ملتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک خدا فرماتا ہے: اے میرے بندو! اپنی ہر حاجت کو میرے محبوب ترین
افراد کے ذریعے طلب کرو جان لو! گرامی ترین اور برترین مخلوق میرے نزدیک محمدؐ اور اس کا بھائی علیؑ ہیں اور ان کے
بعد باقی ائمہ علیہ السلام جو اللہ کے لئے وسیلہ بنتے ہیں۔

یعنی اگر انسان کو کوئی حاجت ہو تو وہ اللہ سے طلب کرتے ہیں اور ائمہ علیہ السلام کو وسیلہ بناتے ہیں یعنی اگر انسان
کو کوئی حاجت ہو تو وہ اللہ سے طلب کرتے ہیں اور ائمہ علیہ السلام کو وسیلہ قرار دیتے ہیں بے شک ہر دعا و مشکل محمد و آل
محمد علیہ السلام کے ذریعے حل کرو۔

بیابلیس: لوگوں کو قائم علیہ السلام کی طرف دعوت دینا

یہ کام اطاعت اور واجب ترین عبادت میں سے ہے اس کی فضیلت پر تمام وہ آیات و روایات دلالت کرتی
ہیں جو امر و نہی کی فضیلت کے بارے میں ہیں لوگوں کو ہدایت اور حق کی دعوت دینا روایات میں ملتا ہے جو عالم لوگوں
اسلامی تعلیمات دیتا ہے اور ائمہ علیہ السلام کی طرف دعوت دیتا ہے وہ ستر ہزار عابد سے بہتر ہے۔

[1] بحار الانوار (ط - بیروت) / ج 35 / 91 / باب 28 الاستشفاع بمحمد و آل محمد فی الدعاء و ادعیه
التوجه الیہم و الصلوات علیہم و التوسل بہم صلوات اللہ علیہم ص: 130

تینتالیس: امام قائم کی طرف لوگوں کو دعوت دینا

شیخ کلینی صحیح سند سے سلیمان بن خالد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک خاندان ہے جو میری بات کو قبول کرتا ہے کیا انہیں اس امر کی دعوت دوں۔
آپ نے فرمایا: ہاں۔

خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ
مَا يُؤْمَرُونَ. [۱]

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آتش دوزخ سے بچاؤ جس کا
ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو سخت خواہ اور درشت حراج ہیں انہیں
جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم
دیا گیا ہے۔ [۲]

اس مطلب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اس آیت: وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ
يَعْقُوبَ إِسْرَءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَقُولُوا
لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنتُمْ مُّعْرِضُونَ [۳]

[۱] سورہ بقرہ: ۶۰

[۲] اصول کافی: ج ۲، ص ۲۱۱

[۳] سورہ بقرہ: ۸۳

(اور وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ ماں باپ سے (خصوصاً) رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے (عموماً) نیک سلوک کرنا اور سب سے اچھی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ مگر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا باقی سب اس (عہد) سے پھر گئے۔ اور تم ہو ہی روگردانی کرنے والے) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: بے شک رسول خدا ﷺ نے یتیم سے نیکی کرنے کی تاکید فرمائی کیونکہ وہ باپ سے جدا ہوتے ہیں۔

پس جو انہیں عزیز سمجھتا ہے خدا سے عزیز سمجھتا ہے۔ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے خدا اسے جنت میں ہر بال کے بدلے محل عطا کرے گا۔ جو دنیا سے وسیع ہوگا۔ اس یتیم سے بھی سخت یہ ہے کہ انسان اپنے امام سے جدا ہو جائے اور امام تک رسائی حاصل نہ کر سکتا ہو۔ جو شخص ہماری تعلیم دیتا ہے اسے اعلیٰ درجہ ملتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہمارے شیعوں میں سے ہماری شریعت کو جانتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے روز قیامت اس کے سر پر نور کا تاج ہوگا جس کے تار دنیا سے زیادہ قیمتی ہوں گے۔ پھر خدا کی طرف سے ندا آئے گی: اے اللہ کے بندو! یہ عالم آل محمد ﷺ کے بعض شاگردوں میں سے ہے۔

امام نے فرمایا: ایک عورت جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور چند مسائل پوچھنے لگی: اس نے پہلا سوال کیا، بی بی نے جواب، اس عورت نے دوسرا سوال کیا، جناب زہرا رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔

اسی طرح اس نے تیسرا سوال کیا اور بی بی نے جواب دیا۔ حتیٰ کہ اس عورت نے بی بی رضی اللہ عنہا سے دس مسائل پوچھے اس کے بعد زیادہ سوال کرنے سے وہ عورت شرمائی اور بی بی رضی اللہ عنہا سے عرض کرنے لگی: اے رسول کی بیٹی! آپ کو بہت زحمت دی اب زیادہ زحمت نہیں دوں گی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو کچھ پوچھتا ہے پوچھ لو۔ اگر ایک شخص اجیر بنے اور اسے ایک لاکھ دینار ملیں تو اسے باریکی محسوس نہیں ہوگی۔

اس عورت نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ہر ایک مسئلے کے بدلے اتنی مقدار میں سرور اید ملیں گے جن سے زمین و آسمان جگہ پر ہو جائے گی۔

بے شک ہمارے شیعہ علماء اس حال میں جنت میں داخل ہوں گے کہ کرامت کا لباس پہنا ہوگا حتیٰ کہ ہر ایک کو ایک بیون نورنی حلقہ (جنتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر منادی ندا دے گا: اے آل محمد ﷺ کے پیروں کے کفیل جو اپنے امام سے جدا تھے اور تم نے انہیں تقسیم دی۔ یہ تمہارے شاگرد ہیں اور یتیم ہیں جن کی تم نے کفالت کی تھی پس انہیں جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ حتیٰ کہ ہر ایک کو ایک لاکھ حلقہ دیا جائے گا پھر خدا فرمائے گا ان علماء کو اور خلعت دو۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اس خلعت کا ایک تار اس سے بہتر ہے جس پر آفتاب چمکتا ہے۔
حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام نے اس طرح فرمایا: جو شخص ہمارے شیعہ یتیم کی کفالت کرے اور ہماری تعلیم دے تاکہ اس کی ہدایت ہو۔ خدا اس سے فرمائے گا:

اے میرے بندے! اے مساوات کرنے والے!

اے میرے فرشتو! جنت اس عالم کے لئے اس کی تعلیمات دینے کے ہر حرف کے بدلے ایک محل بناؤ۔
حضرت حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ مجھے میری مخلوق کے درمیان محبوب بنا اور میری مخلوق کو میرے لئے محبوب بنا دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! اس کام کو کیسے انجام دوں؟
آپ نے فرمایا: میری نعمتوں کو انہیں کو یاد دلایں تاکہ وہ مجھے دوست رکھیں اگر ایک بندہ میرے در سے فرار کر گیا تو نے اسے واپس سیدھا راستے پر لایا یا کسی گمراہ کی ہدایت کی ہو تو یہ اس عالم کے لئے ایک لاکھ عبادت سے بہتر ہے کہ جس میں وہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو شب زندہ دلا ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ تیرا بندہ فرار کرنے والا کہاں ہے؟ خدا نے فرمایا: گناہ گار، عرض کیا گیا وہ تیری درگاہ سے دور کون ہے؟ اللہ نے فرمایا: جو اپنے زمانے کے امام سے جا مل ہو اور اس کی معرفت نہ رکھتا ہو۔ اس کی تعلیم سے جا مل ہے۔ اسے عبادت کرنے کی دعوت دینا۔

حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے ہمارے شیعہ گروہ کے علماء تمہارے لئے خوشخبری ہو۔ تم بہترین ثواب کے مستحق ہو۔

حضرت محمد بن علی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہاں ایک صاحب شمع کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنائی عطا کرتا ہے پس جو شخص کسی اس شمع سے رہنمائی ہو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ علماء اہلبیت کے نفوذ کے لئے ایک رسد ہیں ان کو ضعیف افراد کے خروج پر ہمارے شیعہ روکتے ہیں۔ یاد رکھو جو شخص یہ کام انجام دیتا ہے اسے ایک ملین بار اس سے بہتر ہے جو دشمن کے مقابلے میں جنگ کرتا ہو۔

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ایک فقیہ جو ہمارے قیموں میں سے جو ہمیں دیکھنے سے محروم ہے کو نجات دے۔ جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے وہ عالم پوری کرتا ہے ایسا آدمی ہزار عابد سے زیادہ موثر ہے۔ کیونکہ عابد صرف اپنی نجات کے لئے لیکن عالم اپنی نجات کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی نجات دیتا ہے اور شیطان سے لوگوں کو بچاتا ہے۔ لہذا یہ عالم خدا کے نزدیک دس ہزار عابد سے بہتر ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اس طرح فرمایا: روز قیامت عابد سے کہا جائے گا کہ تو اپنی نجات کے لئے اچھا کام کیا۔ پس جنت میں داخل ہو جاؤ اور فقیہ سے کہا جائے گا اے آل محمد کے قیموں کی پرورش کرنے والے! تو نے ہمارے ماننے والوں کی ہدایت کی۔ لہذا اکھڑے رہو اور جس جس آدمی کو تو نے تعلیم دی اس کی شفاعت کرو۔ حتیٰ کہ امام نے دس گروہ تک فرمایا کہ وہ عالم کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

حضرت محمد بن علی جوادی علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جو آل محمد کا کفیل رہا یعنی جو امام زمانہ سے جدا رہے اور تاریکی میں بھٹکتے رہے اور ناصیبوں، شیطان اور دشمنوں کے اسیر بن گئے۔ پس تو نے انہیں نجات دی۔ ایسے افراد کی خدا کے نزدیک بلند ترین درجہ ہے۔ اسے دوسری پر اس طرح برتری حاصل ہے جس طرح چودھویں کے چاند کو ستارہ پر ہوتی ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ علماء ہمارے ضعیف دوستوں اور اہل ولایت کے عہدیدار ہیں روز قیامت اس حال میں آئیں گے کہ ان سروں پر نورانی تاج ہوں گے ان کے گھر وسیع ہوں گے۔ تاج کی شعاعیں منتشر ہوں گی۔ پس وہ جنت کے بلند درجے پر فائز ہوں گے۔ ان تاج کی شعاعوں سے ناصیبی ناپینا اور

بہرے ہو جائیں گے۔^[۱]

اس مطلب پر خدا کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے:

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ.^[۲]

(اے پیغمبر!) آپ اپنے پروردگار کے راستے کی طرف (لوگوں کو) بلائیں حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے بہترین انداز میں بحث و مباحثہ کریں۔ آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے راستے سے بھٹکا ہوا کون ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ ہدایت یافتہ کون ہے؟

اس آیت میں تین مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۔ اگرچہ ظاہری طور پر رسول خدا ﷺ کو خطاب ہے لیکن تمام اہل معرفت کو شامل ہے۔
جیسے خدا نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَوْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا
بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۚ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ.^[۳]

باتحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں ہماری نازل کردہ روشن تعلیمات و ہدایت کو جبکہ ہم تمام لوگوں کے لئے انہیں کتاب میں واضح طور پر بیان کر چکے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کر رہے ہیں۔

نیز فرمایا:

[۱] تفسیر امام حسن عسکری: ۳۳۹/۳۵۵

[۲] سورہ نحل: ۱۲۵

[۳] سورہ بقرہ: ۱۵۹

وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. [۱]

اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو نیکی کی دعوت دے اور اچھے کاموں کا حکم
دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی وہ لوگ ہیں (جو دین و دنیا کے امتحان میں) کامیاب
و کامران ہوں گے۔

۲۔ بے شک سبیل اللہ سے مراد وہ راہ ہے جس سے رضائے الہی حاصل ہوتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ
راہ ائمہ علیہم السلام کی شانت اور ان کی پیروی ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ رضائے الہی ممکن نہیں۔
منصب شفاعت حضرت حجت کے ساتھ مخصوص ہے رسول خدا ﷺ سے ائمہ کے وصف اور ان کے
مناسب کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَالْهَادِي الْمُهْدِي شَفِيعُهُمْ. [۲]

ہدایت کرنے والا مہدی ان کا شفاعت کرنے والا ہے۔
باقی ائمہ اور انبیاء بھی روز قیامت شفاعت کریں گے۔
زیارت جامعہ میں اس طرح آیا ہے:

أَنْتُمْ يَا سَادَاتِي السَّبِيلِ الْأَعْظَمُ وَالْخِزَانَةُ الْمُسْتَقِيمِ. [۳]

۳۔ آپ کی دعوت دینا وسیلہ حکمت ہے۔ گمراہی اور ہلاکت سے علماء نجات دیتے ہیں۔
امیر نے فرمایا:

[۱] سورۃ آل عمران: ۱۰۴

[۲] بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج ۲۶ / ۳۱۶ / باب ۶ تفضیلہم علی الأنبیاء و علی جمیع الخلق و أخذ
میعاقہم عنہم و عن الملائکۃ و عن سائر الخلق و أن أولی العزم إماما صاروا أولی العزم بحکمہم صلوات
اللہ علیہم ص: ۲۶۷

[۳] بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج ۹۷ / ۳۴۴ / باب ۴ زیاراتہ صلوات اللہ علیہ المطلقۃ الی لا تخص بوقت
من الأوقات ص: ۲۶۳

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَيفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّنْهَوُونَ. [۱]

جو لوگ پرہیزگار ہیں جب انہیں کوئی شیطانی خیال چھو بھی جائے تو وہ چوکے ہو جاتے ہیں اور یاد الہی میں لگ جاتے ہیں اور ان کی بصیرت تازہ ہو جاتی ہے (اور حقیقت حال کو دیکھنے لگتے ہیں)۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. [۲]

اور جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے (مشکل سے نجات کا) راستہ پیدا کر دیتا

ہے۔

نیز فرمایا:

يُولِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ، وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا، وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ. [۳]

جسے وہ چاہتا ہے حکمت ودانائی عطا فرماتا ہے اور جسے (مخائب اللہ) حکمت عطا ہوئی، بے شک اسے درحقیقت خیر کثیر (بڑی دولت) مل گئی۔ عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔

امام نے فرمایا: ہم ہیں خیر اور دشمن ہیں شر۔ [۴]

[۱] سورہ اعراف: ۲۰۳

[۲] سورہ طلاق: ۲

[۳] سورہ بقرہ:

[۴] تفسیر البرہان: ج ۳، ص ۲۵۳، ج ۲

چوالیس: آپ کے حقوق کی رعایت اور وظائف کی ذمہ داری

کیونکہ اللہ اور رسولؐ کے بعد عام اہل عالم پر امام کا حق زیادہ مہم۔ اللہ نے آپ کو خاص مرتبہ دیا اور آپ کا انتخاب کیا وہ بندوں کو فیض پہنچانے میں واسطہ ہیں۔ رسول خدا ﷺ کی قربت کا حق زیادہ اہم و عظیم ہے۔ ائمہ سے مروی ہے کہ جو خدا کے لئے حق ہے وہ ہماری طرف سے ہے۔ کیونکہ آپ کے حق کی رعایت کرنا درحقیقت خدا کے حق کی رعایت ہے۔

پینتالیس: آپ کو خشوع دل سے یاد کرنا

آپ کو یاد کرتے وقت دل نرم ہوتا ہے اور آپ کے دوستوں کی مجالس میں شرکت قساوت قلبی برطرف ہوتی ہے۔ اسی مجالس سے بچ کر رہنا جو حسرت و پشیمانی کا سبب ہیں۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۚ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَقَالُ عَلَيْنٰمُ الْاٰمَدُ

فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكُذِّبَتْ مِنْهُمْ فَيَسْقُون. [۱]

کیا اہل ایمان کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد اور (خدا کے) نازل کردہ حق کیلئے نرم ہوں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پس ان پر طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوئے اور (آج) ان میں سے اکثر فاسق (نافرمان) ہیں۔

روایت میں ہے کہ یہ روایت حضرت قائم آل محمد ﷺ کے بارے میں ہے اور بدت سے مراد دوران

غیبت ہے۔ [۲]

چھیا لیس: عالم اپنے علم کو ظاہر کرے

اصول کافی میں ملتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب امت میں بدعت ظاہر ہوں تو عالم کو اپنا علم ظاہر

کرنا چاہیے جو عالم یہ کام نہیں کرتا اس پر خدا کی لعنت ہو۔ [۳]

اسی کتاب میں صحیح سند سے امام صادق ﷺ سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے:

جب میرے بعد کسی بدعت والے فرد کو دیکھو تو اس سے بیزاری کا اظہار کرو۔ ان کی سرزنش کرو اور ان کے برائے اعمال کو لوگوں کو بتاؤ تاکہ عوام ان کے فریب میں آکر فتنہ و فساد برپا نہ کر دیں۔ لوگ ان سے دوری اختیار کریں۔ تاکہ وہ بھی بدعت گزار نہ ہوں۔ ایسا شخص جو ان کو روکتا ہے اسی کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور آخرت میں اس کا اعلیٰ مرتبہ ہوگا۔ [۴]

[۱] سورۃ حدید: ۱۶

[۲] البرہان: ج ۴، ص ۲۹۱

[۳] اصول کافی: ج ۱، ص ۵۳

[۴] اصول کافی: ج ۲، ص ۳۷۵

سینتالیس: غیروں سے راز کو مخفی رکھنا اور تقیہ اختیار کرنا

کافی میں صحیح سند سے امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے خدا کے اس کلام "أُولَئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّةً ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَأُولَئِكَ يُؤْتُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ وَمَنَارَ زَقْنُهُمْ يُنْفِقُونَ" [۱] (یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے مبروہات کی وجہ سے دوہرا اجر عطا کیا جائے گا اور وہ برائی کا دفعیہ بھلائی سے کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق دے رکھا ہے وہ اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں) کے بارے میں پوچھا گیا: حسنہ اور سیئہ سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: حسنہ تقیہ ہے اور بدی فاش کرنا۔ [۲]

اسی کتاب میں امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تقیہ مومن کے لئے ڈھال ہے۔ تقیہ مومن کی پناہ گاہ ہے جس میں تقیہ نہیں اس کا ایمان نہیں۔ [۳]

راوی محمد بن سعید کہتا ہے اس حدیث کو سونے سے لکھنا چاہیے اور میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی

—

کمال الدین میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس میں آپ سے بہترین عمل کے بارے میں پوچھا

گیا: حضرت نے فرمایا: زبان کی حفاظت اور خانہ نشینی۔ [۴]

تفسیر نیشاپوری میں ملتا ہے کہ خدا کا فرمان ہے:

[۱] سورہ قصص: ۵۳

[۲] اصول کافی: ج ۲، ص ۲۱۷

[۳] اصول کافی: ج ۲، ص ۲۲۱

[۴] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۰

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ، لَا يَهْزُكُم مِّنْ حَلٍّ إِذَا
اهْتَدَيْتُمْ ۖ [۱]

اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ اپنی جانوں کی فکر کرو۔ جو گمراہ ہے وہ تمہارا کچھ بھی
نہیں بگاڑ سکتا جب کہ تم ہدایت یافتہ ہو (راہِ راست پر ہو)۔

اڑتا لیس: تکلفات پر صبر و تحمل کرنا

میرے بھائیو! خداوند عالم قائم کی غیبت کے دوران لوگوں کا مختلف قسم کا امتحان لے گا تاکہ اچھے اور برے
کے درمیان فرق معلوم ہو جائے۔ نیک افراد کے درجات بلند ہوں اور پلید و شوم افراد کو دوزخ کی آگ میں پھینکا
جائے گا۔

خدا فرماتا ہے:

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ
مِنَ الطَّيِّبِ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيٰ مِن
رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَإِن لَّوَمِنُوا
عَظِيمًا [۲]

اللہ مومنوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم اب ہو۔ جب تک وہ ناپاک
کو پاک سے الگ نہ کر دے اور اللہ کی یہ شان نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے۔ البتہ اللہ
(غیب کی باتیں بتانے کے لیے) اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ سو تم اللہ

[۱] سورۃ مائدہ: ۱۰۵

[۲] سورۃ آل عمران: ۱۷۹

اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو تمہارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔

اور خدا کی یہ سنت گزشتہ و آئندہ کے لئے ہے۔
خدا فرماتا ہے:

أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ①
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْكَاذِبِينَ ②

کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے (زبانی) کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائیگی؟ حالانکہ ہم نے ان (سب) کی آزمائش کی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو اللہ ضرور معلوم کرے گا ان کو جو (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی معلوم کرے گا جو جھوٹے ہیں۔
حضرت علیؑ نے فرمایا: اے لوگو! خدا نے تمہیں ظلم و ستم سے دور رکھا ہے۔ لیکن امتحان ضرور ہے۔
خدا فرماتا ہے:

إِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ③

بے شک اس (واقعہ) میں بڑی نشانیاں ہیں اور ہم (لوگوں کی) آزمائش کیا کرتے ہیں۔
تحف العقول میں امام صادقؑ کی نصائح میں ہے کہ اے نعمان کے بیٹے! ہر مومن میں تین سنت کا ہونا ضروری ہے خدا کی سنت، رسول کی سنت اور امام کی سنت۔ خدا کی سنت یہ ہے کہ اسرار کو پنہاں رکھیں۔
خدا فرماتا ہے:

① سورہ عنکبوت: ۲، ۳

② سورہ مؤمنون: ۳۰

غَلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهَرُ عَلَى غَيْبَةٍ أَحَدًا. [۱]

وہ (اللہ) عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

رسول کی سنت یہ ہے کہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

امام کی سنت یہ ہے کہ امام زمانہ کے ظہور کے دوران صبر کرنا۔ مشکلات کو برداشت کرنا ہے۔

اصول کافی میں ملتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ حکومت قتل و غارت اور ظلم کا

وسیلہ ہوگی۔ ثروت مند بخیل ہوں گے۔ جس نے اس زمانے کو پایادہ فخر پر صبر کرے، لوگوں کی دشمنی پر صبر کرے۔

ذلت و خواری پر صبر کرے ایسے شخص کو خدا پچاس صدیقین کا ثواب عطا فرمائے گا۔ [۲]

تفسیر ابرہان میں خدا کے اس قول تِلْكَ اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اَصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا سَوَّاتَّقُوا اللّٰهَ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ [۳] (اے ایمان والو! صبر و تحمل سے کام لو۔ اور (کفار کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ۔ اور

(خدمت دین کے لیے) کمر بستہ رہو۔ تاکہ تم فوز و فلاح پاؤ) (اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ) کے بارے میں

فرمایا: ہمارے خاطر ہوئے مصائب پر صبر کرو۔ تمہارا ولی غائب ہوگا اور تمہارے دشمن زیادہ ہوں گے۔ لہذا اس

دوران انہ سے جسک رکھنا۔

اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبر کو وہی مقام حاصل ہے جو سر کو بدن پر حاصل ہے۔ اگر سر ختم

ہو جائے تو بدن بھی نابود ہو جاتا ہے اسی طرح اگر صبر ختم ہو جائے تو ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ [۴]

اللہ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور فرمایا:

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَكَذٰلِكَ

وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولٰٓئِ الْتَعْبَةِ وَمِهْلُهُمْ قَلِيْلًا. [۵]

[۱] سورۃ جن: ۲۶

[۲] اصول کافی: ج ۲، ص ۹۱

[۳] سورۃ عمران: ۲۰۰

[۴] اصول کافی: ج ۲، ص ۸۷، باب الصبر، ج ۲

[۵] سورۃ مزمل: ۱۱، ۱۰

نیز فرمایا:

وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا
الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا الَّذِينَ
صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا ذُو حِظٍّ عَظِيمٍ ۝ [۱]

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہیں آپ (بدی کا) احسن طریقہ سے دفعہ کریں تو آپ
دیکھیں گے کہ آپ میں اور جس میں دشمنی تھی وہ گویا آپ کا جگری دوست بن گیا۔ اور یہ صفت
انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ طریقہ کار انہی کو سکھایا جاتا ہے جو بڑے
نصیب والے ہوتے ہیں۔

پس رسول خدا ﷺ نے صبر کیا اور لوگوں نے آپ پر جادو، جتنوں کی تہمت لگائی پس آپ سینہ تنگ ہوا اور
اللہ نے یہ آیت

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَأْكُلُونَ ۖ فَسُبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝ [۲]

اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ (یہ لوگ) کہتے رہتے ہیں اس سے آپ کا دل
تنگ ہوتا ہے۔ تو اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے
ہو جائیں۔

اس وقت رسول خدا ﷺ کے دل میں صبر آیا۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے، اپنے اہل خانہ اور اپنی آبرو کے لئے صبر کیا۔
پس خدا نے یہ آیت

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ وَمَا

[۱] سورہ سجدہ: ۲۳، ۲۵

[۲] سورہ حجر: ۹۷-۹۸

مَسْنَا مِنَ الْغُرُوبِ ۝ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ. [۱]

بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو چھ دن میں پیدا
کیا ہے اور ہم کو تمکان نے چھوا تک نہیں۔ وہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور سورج کے
طلوع و غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ آيَةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا لَنَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَتِنَا
يُوقِنُونَ. [۲]

اور ہم نے ان میں سے بعض کو ایسا امام و پیشوا قرار دیا تھا جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا
کرتے تھے جب کہ انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

اس وقت آنحضور ﷺ نے فرمایا: صبر ایمان سے ہے جس طرح سر کو بدن سے نسبت ہے پس خدا صبر کے
بدلے اور احسان کے بدلے فرمایا۔

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ نَبِيِّ
إِسْرَآئِيلَ ۖ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَكَمَرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا
يَعْرِشُونَ. [۳]

اور ان کی جگہ ہم نے ان لوگوں کو وارث (اور مالک) بنایا جن کو کمزور سمجھا جاتا تھا۔
اور وارث بھی اس مشرق و مغرب کا بنایا جس میں ہم نے برکت دی ہے اور اسی طرح آپ کے

[۱] سورہ ق: ۳۹

[۲] سورہ ص: ۲۳

[۳] سورہ اعراف: ۱۲۷

پروردگار کا وہ اچھا وعدہ پورا ہو گیا جو اس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا کیونکہ انہوں نے صبر و ضبط سے کام لیا تھا اور ہم نے اسے مٹا دیا جو کچھ فرعون اور اس کی قوم والے کرتے تھے اور برباد کر دیے وہ اونچے مکان جو وہ تعمیر کرتے تھے۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: یہ خوش خبری اور انتقام ہے کہ مشرکین سے جنگ کی اجازت دی ہے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی:

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْكِرِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَأَحْضَرُوهُمْ وَأَقْلَبُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ، فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَقُلُوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ [۱]

پس جب محترم مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کرو اور انہیں گرفتار کرو۔ اور ان کا گھیراؤ کرو اور ہر گھات میں ان کی تاک میں بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

نیز فرمایا:

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ۔ [۲]

اور ان (خواہ مخواہ لڑنے والے کفار و مشرکین) کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر دو۔ اور انہیں نکال دو جہاں (مکہ) سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور فتنہ پروری قتل سے بھی بڑھ کر (بری) ہے۔

—

[۱] سورہ توبہ: ۵

[۲] سورہ بقرہ: ۱۹۱

پس خدا نے رسول خدا ﷺ کے ہاتھوں مشرکین کو قتل کرایا۔ اس کا ثواب ممبر کا ثواب ملا جو آپ کے لئے آخرت کے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے۔ پس جو بھی ممبر کرے اور راہ خدا میں برداشت و تحمل کرے اللہ اس آخرت میں اس لئے ذخیرہ قرار دیتا ہے۔

اسی کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل ہوتی ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا: جب میرے والد گرامی کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے مجھے سینہ سے لگایا اور فرمایا: بیٹا تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ جو مجھے میرے والد گرامی نے نصیحت فرمائی تھی: اے بیٹا! ممبر کر اگر چہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔

کمال الدین میں برنلی سے نقل ہوا کہ اس نے کہا: حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کتنا اچھا ہے کہ امام زمانہ کے ظہور کی انتظار کی جائے۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے:

وَأَرْقِبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ ذَقِيبًا ۝ [۱]

اور تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔
نیز فرمایا:

فَأَنْتَظِرُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِينَ ۝ [۲]

پھر تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

پس قائم کے ظہور پر صبر و کرو بے شک تم سے پہلے زیادہ ممبر کرنے والے تھے۔ [۳]

اسی کتاب میں محمد بن مسلم سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: میں نے سنا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم کے ظہور سے مومنین کے لئے خدا کی طرف نشانیاں ہیں۔

عرض کیا گیا: قربان جاؤں وہ نشانیاں کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: فرمان خدا ہے - وَلَقَبَلُوا نَكْمَهَ - (اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے) البتہ تمہیں آزمائیں گے۔ ظہور سے پہلے۔

[۱] سورہ ہود: ۹۳

[۲] سورہ اعراف: ۷۱

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۶۳۵

يَقْنَىٰ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ
وَالْعَمَلِ وَيُغِيرُ الظُّرُوفَ. [۱]

خوف و خطر، اور کچھ بھوک (و پیاس) اور کچھ مالوں، جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ساتھ (یعنی ان میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ)۔ (اے رسول) خوشخبری دے دو ان مہر کرنے والوں کو۔
آپ نے فرمایا: ان کا امتحان ہوگا آخری حکومت میں بہت خوف ہوگا۔ بھوک اور مہنگائی ہوگی۔ موت عام ہوگی۔

پھر امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ ہے تاویل اس آیت کی:

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ - وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ. [۲]

اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں مضبوط و پختہ کار ہیں اور کوئی ان کی تاویل (اصل معنی) کو نہیں جانتا۔
تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو امر و نہی کرو جب دیکھو کہ پست آدمی کی اطاعت ہو رہی ہے۔ ہوائے نفس کی پیروی ہو رہی ہے۔ دنیا تو ترجیح دی جائے گی۔ ہر صاحب رائے اپنی رائے کو پسند کرے گا۔

غیبت نعمانی میں امام صادق علیہ السلام اپنے والد گرامی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مومنین کا امتحان ہوگا۔ خدا انہیں ایک دوسرے سے ممتاز کرے گا۔ بے شک خدا نے مومنین کو دینا اور دنیا کی تلخی سے محفوظ نہیں رکھا۔ لیکن آخرت میں بد بختی سے نجات پائیں گے۔

پھر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امام سجاد علیہ السلام کربلا کی سرزمین پر لاشوں کے درمیان سے گزر رہے تھے تو فرمایا: ہمارے مقتولین انبیاء کے مقتولین ہیں۔ [۳]

اسی کتاب میں امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ آزاد ہو اور تین کلمات لوگوں سے کہو جو کچھ خدا نے

[۱] سورہ بقرہ: ۱۵۵

[۲] عمران: ۷۰

[۳] غیبت نعمانی: ۱۱۲

چاہا مجھے ولی عہد بنایا اور خدا سے بیان ہے کہ صبر کرو پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

لَتُبْلَوْنَ فِيْ أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَكْفَرُوا أَدْوَى كَذِبًا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ [۱]

(مسلمانوں) ضرور تمہیں تمہارے مالوں اور جانوں کے بارے میں آزمایا جائے گا اور
تمہیں اہل کتاب مشرکین سے بڑی دل آزار باتیں سنا دیں گی۔ اور اگر تم صبر و ضبط سے کام لو
اور تقویٰ اختیار کرو۔ تو بے شک یہ بڑی ہمت اور حوصلے کا کام ہے۔

انچاس: خدا سے صبر کی درخواست

مومن کے وظائف میں سے ایک وظیفہ ہے کہ غیبت کے زمانے میں خدا سے صبر کرنے کی التجا کرے۔ [۲]
خدا انبیاء سے خطاب فرمایا:

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَلٰلٍ مِّمَّا
يَمْكُرُوْنَ ۝ [۳]

اور (اے پیغمبر) آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا تو محض اللہ کی توفیق سے ہے اور آپ ان لوگوں کے حال پر
غم نہ کیجئے اور نہ ہی ان کی مکاریوں سے دل تنگ ہو جائے۔

[۱] سورہ عمران: ۱۸۶

[۲] کمال الدین: ج ۲، ص ۵۱۲

[۳] سورہ نمل: ۱۲

پچاس: قائم علیہ السلام کی غیبت کے دوران ایک دوسرے کو صبر کی سفارش

اس مطلب پر امر و نہی کی روایات شاہد ہیں اور دوسرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وائمہ کی پیروی ہے۔ سید ابن طاووس سے کتاب اقبال میں نقل ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر کے خطبہ میں فرمایا کہ سورہ و احصر علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی تفسیر یہ ہے: خدا کی قسم ابے شک انسان خسارہ میں ہے یعنی دشمن آل محمد سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ائمہ کی ولایت کو قبول کیا اور غیبت کے زمانے میں ایک دوسرے سے ہمدردی اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ [۱]

میں کہتا ہوں صبر سے مراد یہ ہے کہ مومن اپنی اولاد، رشتہ دار اور دوستوں کو حضرت قائم علیہ السلام پر ایمان لانے کی دعوت دیں اور ان کی طولانی غیبت میں صبر کریں، اس غیبت کے دوران فتنہ و فساد ہوگا۔ ہمارے دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کریں۔

محمد بن الفضل امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے قائم کے ظہور کے بارے میں پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: کیا اپنے فرج کا انتظار کریں؟
خدا فرماتا ہے:

فَإِن تَظُنُّوْا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِیْنَ.

پھر تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ [۲]

اکاون: ایسی مجالس سے پرہیز جن میں قائم علیہ السلام کا مسخرہ ہو

دُشمن اہل بیت علیہم السلام کی مجالس اور گمراہ کرنے والی محافل سے پرہیز کرنا ضروری ہے وہ مجالس میں امام کا مذاق اڑاتے ہیں اور حضرت کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کرتے۔ آپ کے وجود کا انکار کیا جاتا ہے۔ مومنین جو قائم کی انتظار کرتے ہیں ان کا لوگ مذاق اڑاتے ہیں۔
خدا فرماتا ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ أَيْدِي اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَفْعَلُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذَا مِثْلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ [۱]

اور اس نے کتاب (قرآن) میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب سنو کہ (کسی جگہ) آیات الہیہ کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں (ورنہ) اس حالت میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ بے شک خدا سب منافقوں اور سب کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے۔
تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں ملتا ہے کہ یہ آیات خدا ائمہ ہیں۔

اصول کافی میں صحیح سند سے شعیب عرقونی سے ملتا ہے کہ اس نے کہا: خدا کے اس قول: وَقَدْ نَزَّلَ

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا - کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ چنانچہ آپ نے کسی کو سنا ہے کہ حق کا انکار کرتا ہے اور اسے جھوٹ شمار کرتا ہے۔ اسی کتاب میں ملتا ہے کہ تین مجالس ایسی ہیں جسے خدا دشمن رکھتا ہے پس ایسے اہل مجالس کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ایک وہ مجلس میں چھوٹا فتویٰ کہتے ہوں۔ ایک وہ مجلس جس دشمنوں کی یاد تازہ کرتے ہیں پھر امام صادق علیہ السلام نے قرآن سے تین آیات کی تلاوت فرمائی:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ فَيَكْفُرُوا بِغَيْرِهِ
عَلَيْكُمْ كَذَلِكَ زَيْنًا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلُهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ^[۱]

اور (خبردار) تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ یہ لوگ اپنی جہالت و نا سمجھی کی بنا پر حد سے گزر کر اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر گروہ کے عمل کو (اس کی نظروں میں) آراستہ کیا ہے۔ پھر ان کی بازگشت ان کے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

نیز فرمایا:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ
يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ^[۲]

اور جب دیکھو کہ لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں نکتہ چینی اور بے ہودہ بحث کر رہے ہیں تو تم ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور (اے مخاطب) اگر کبھی شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے کے بعد عالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ۔

^[۱] سورۃ انعام: ۱۰۸

^[۲] سورۃ انعام: ۶۸

نیز فرمایا:

وَلَا تَقُولُوا إِنَّمَا أَصِفُ الْكَذِبَ هَذَا حَلْلٌ وَهَذَا حَرَامٌ
لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُونَ. [۱]

(خبردار) تمہاری زبانوں پر جو جھوٹی بات آجائے (اور وہ جھوٹے احکام لگائیں)
ان کے متعلق نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام! اس طرح تم اللہ پر جھوٹا افتراء باندھو گے بے شک جو
لوگ خدا پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاتے۔

اسی کتاب میں صحیح خبر ملتی ہے کہ جو شخص اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں کی مجلس میں بیٹھتا ہے تو اس نے خدا کی
معصیت کی اس کے علاوہ آپ نے فرمایا:

جس مجلس میں کسی ایک امام کو گالیاں دی جا رہی ہوں تو ایسی مجلس سے اٹھ کھڑا ہوں۔ اگر ایسا نہیں کیا تو خدا دنیا
میں ذلت کا لباس پہنائے گا اور آخرت میں عذاب ہوگا۔ اور معرفت اس سے سلب ہو جاتی ہے۔ [۲]

تفسیر برہان میں کشی سے، انہوں نے محمد بن عاصم سے نقل کیا اور کہا: میں نے سنا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے
فرمایا: اے محمد بن عاصم! مجھے خبر ملی ہے کہ تو واقعی مذہب کی مجالس میں شرکت کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! ان کی مجالس میں شریک ہوتا ہوں حالانکہ ان کا مخالف ہوں۔
آپ نے فرمایا: ان کی محفل میں نہ جا۔ خداوند عالم فرماتا ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا
وَيُسْتَعْلَزُ أَجْهًا. [۳]

آیات سے مراد اوصیاء ہیں اور وہ افراد جنہوں نے کفر کیا یعنی داعی مذہب۔

[۱] سورہ نحل: ۱۱۶

[۲]

[۳] سورہ نساء: ۱۳۰

لہذا اس بیان سے ظاہر ہوا کہ گمراہی کی محفل میں شرکت جائز نہیں ہے۔

خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی رضایت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ کے غضب سے

اس واپمان میں رکھے۔

دعا میں آیا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کُلَّمَا قُلْتُ قَدْ عَمِیْتُ وَ تَعَبْتُ وَ کُنْتُ لِلصَّلَاةِ بَیِّنَ
یَدَیْکَ وَ تَاجِیْتُکَ اَلْقِیْتُ عَلٰی نِعَاسٍ اِذَا اَنَا صَلَّیْتُ وَ سَلَّمْتُیْ مُنَاجَاَتَکَ
اِذَا اَنَا تَاجِیْتُ مَا لِیْ کُلَّمَا قُلْتُ قَدْ صَلَّحْتُ سِرِّیْ وَ قَرَّبْتُ مِنْ عَجَالِیْسِ
النَّوَابِیْنِ عَجَلِیْسِ عَرَضْتُ لِیْ بَلِیَّةٍ اَزَّ اَلْتَ قَدَرِیْ وَ حَالَیْتُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِ
خِذْمَتِکَ سَیِّدِیْ لَعَلَّکَ عَنْ تَابِکَ طَرَدْتَنِیْ وَ عَنْ خِذْمَتِکَ تَعَلَّیْتُیْ اَوْ
لَعَلَّکَ رَأِیْتَنِیْ مُسْتَعِظًا بِمَنْفَعَتِکَ فَاَقْضِیْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ رَأِیْتَنِیْ مُعْرِضًا عَنْکَ
فَقَلَّیْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ وَجَدْتَنِیْ فِی مَقَامِ الْکَاذِبِیْنَ فَرَفَضْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ
رَأِیْتَنِیْ غَیْرَ شَاکِرٍ لِنِعْمَاتِکَ فَحَرَمْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ فَقَدْتَنِیْ مِنْ عَجَالِیْسِ
الْعُلَمَاءِ فَقَذَلْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ رَأِیْتَنِیْ فِی الْغَافِلِیْنَ فَمِنْ رَحْمَتِکَ اَیَسْتَنِیْ اَوْ
لَعَلَّکَ رَأِیْتَنِیْ اَلْفَ عَجَالِیْسِ الْبَظَالِیْنَ فَهَمِیْتُ وَ بَیْنَهُمْ خَلِیْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ
لَمْ تُحِبَّ اَنْ تَسْمَعَ دُعَاۤیَ فَبَاعَدْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ یُحْزِمِیْ وَ جَرِیْرِیْ کَافِیْتَنِیْ اَوْ
لَعَلَّکَ بِعِلَّةٍ حَیَاتِیْ مِنْکَ جَاۤزِیْتَنِیْ فَاِنْ عَفَوْتَ یَا رَبِّ فَطَالَ مَا عَفَوْتَ
عَنِ الْمُنْذِبِیْنَ قَبْلِیْ لِاَنَّ کَرَمَکَ اَمْرٌ رَبِّ یَجْلُ عَنْ مُکَاۤفَاةِ الْمُقْطِرِیْنَ وَ اَنَا
عَائِدٌ بِفَضْلِکَ هَارِبٌ مِنْکَ اِلَیْکَ مُسْتَنْجِزٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ

أَحْسَنَ بِكَ ظَنًّا. [1]

باون: اہل باطل اور ظالموں سے تظاہر

بحار الانوار میں کشف الغمہ سے عامہ کے ذریعے روایت نقل ہوئی ہے جس میں حنفیہ نے کہا: میں نے سنا کہ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے۔ دوائے ہومیری امت کے ان سنگر بادشاہوں پر کہ جو مومن کو قتل کرتے ہیں اور سرکاری عملے کو ڈراتے ہیں تاکہ وہ اطاعت کریں۔ پس ایسی صورت میں مومن کے لئے ضروری ہے۔

تظاہر و تصنع کا اظہار کرے اور دل میں ان سے بیزار ہو۔ جب خدا اسلام کو غالب فرمائے گا یہ ظالم نابود ہو جائیں گے۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا: اے حذیفہ! اگر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے تو بھی خدا ہمارے خاندان میں سے ایک مرد کی حکومت کو غالب کرے گا۔

حنف العقول میں ملتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے مومن سے فرمایا: اے پر نعمان! جب باطل حکومت ہو جس سے تقیہ کرتے ہو اچھا برتاؤ کر کیونکہ جو شخص دولت کی مخالفت کرتا ہے وہ اپنے آپ کو قتل کرتا ہے۔

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ

وَأَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. [2]

اور خدا کی راہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور (اپنے آپ) کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھا کام کرو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

[1] إقبال الأعمال (ط - القديمة) / ج 1 / 71 / فصل فيما دل كره من أدعية تتكرر متكررة كل ليلة معه

وقب السحر ص: 67

[2] سورة بقرہ: ۱۹۵

ترین: ناشناس رہنا اور شہرت سے پرہیز

کیونکہ شہرت آفت ہے۔ ناشناس رہنا آسان ہے کافی میں امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی کہ آپ نے فرمایا: اس طرح زندگی گزارو کہ تجھے کوئی نہ پہچانے۔ یہ کام کرو۔

کمال الدین میں صحیح سند سے امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا امام ان سے غائب ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہماری تعلیمات پر پابندی رہیں ان کو کم ترین ثواب یہ ملے گا کہ خدا انہیں ندادے گا اے میرے بندے و کنیزو! مجھ پر پھانی ایمان لاؤ اور میرے غائب کی تصدیق کرو۔ پس بشارت ہو تم کو تمہیں معاف کروں گا مصائب کو ان سے دفع کرے گا، اگر تم نے نہ ہوتے تو ان پر عذاب نازل کرتا۔

جابر نے کہا: میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول! بہترین کام جو مومن اس زمانے میں انجام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حفظ زبانی اور خانہ نشینی۔ [۱]

نوح البلاغہ میں ملتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا:

وَذَلِكَ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ تَوَمَّعَ إِنْ شَهِدَ لَمْ يُعْرِفْ
وَإِنْ غَابَ لَمْ يُفْتَقَدْ أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَأَعْلَامُ الشَّرَى لِيُسَوَّ
بِالْمَسَابِيحِ وَلَا الْمَذَابِيحِ الْبُذُرُ أُولَئِكَ يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُمُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ وَ
يَكْشِفُ عَنْهُمْ ظُرَّاءَ نِقْمَتِهِ أَيُّهَا النَّاسُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يُكْفَأُ فِيهِ
الْإِسْلَامُ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ بِمَا فِيهِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَادَ كُمْ مِنْ أَنْ

يَجُورَ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يُعَذِّبْكُمْ مِنْ أَنْ يَنْتَلِيَكُمْ وَقَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ إِنْ
فِي ذَلِكَ لَأَيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝

سید رضی فرماتے ہیں یہ جو کہ حضرت نے فرمایا: "كُلُّ مُؤْمِنٍ كَوْمَةٍ" اس سے مراد گمان اور کم اذیت ہے۔
"مسابیح" مسباح کی جمع ہے مسباح اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں میں فساد و فتنہ پھیلاتا ہو۔
"مذاہب" مذاہب کی جمع ہے وہ شخص جو جب بھی کسی کی غلطی کو دیکھتا ہے۔ اسے عام کر دیتا ہے۔
"البُند" بندہ کی جمع ہے یہودہ شخص کو کہا جاتا ہے۔

چون: تہذیب نفس

ہر زمانے میں انسان کے واجب ہے کہ فضائل کو اپنائے اور رذائل کو اپنے سے دور کرے اور یہ اخلاق سے
ممکن ہے لیکن ولی عصر کو بطور خاص یاد کرنا غیبت کے مخالف میں سے ہے۔ نعمان اپنی سند کے ساتھ امام صادق علیہ السلام
سے نقل کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

جب کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ قائم کے اصحاب میں سے ہو اسے ان کی انتظار کرنی چاہیے۔ پرہیزی اور خوش
اخلاق ہو۔ اگر اس کی موت آپ کے ظہور سے پہلے آجائے تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا اس شخص کو ملتا ہے جس نے
آپ کے زمانے کو پایا ہو۔ پس کوشش کرو اور انتظار میں رہو۔ خوش نصیب ہو اے گروہ مشمول رحمت۔ ۱۴

[۱] مہج البلاغة (المصباحي صالح) 149/ آخر الزمان ص: 149

[۲] غیبت نعمانی: ۷۰

چھین: قائم کی نصرت پر اتفاق و اجتماع

اجتماعی عبادت یا دعا کی تاثیر ہوتی ہے۔ اگرچہ مدد کرنا تمام افراد کا وظیفہ ہے۔
خداوند عالم فرماتا ہے:

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا. [1]

تم اللہ کی رسی کو پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

امام تمام زمانوں میں خدا و مخلوق کے درمیان محکم رشتہ رہا ہے حضرت امیرؓ کے ایک خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! اگر تم باطل بالود کرنے میں سستی نہ کرتے تو تمہارا جیسا کوئی نہیں تھا انہوں نے تم پر غلبہ پایا لیکن بنی اسرائیل کی مانند راہ کو گم کر بیٹھے ہو۔

خدا کی قسم! یہ اس لئے ہے کہ تم سے پشت کر لی ہے۔

چھین: قائم کو ہمیشہ یاد کرنا اور عمل کے آداب

اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں جو ائمہ سے ماثور ہیں۔ امام قائم ہم پر ناظر و شاہد ہیں۔ وہ ہمارے حالات، حرکات و سکنات سے مطلع ہیں۔ پس تم جہاں بھی ہو اور ہر حال میں ان کی نظر میں ہو۔ آپ کو ہمیشہ حاضر سمجھو۔ لوگ آپ کی معرفت میں مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ جتنا ایمان محکم ہوگا۔ اتنا قائم کے انتظار میں شدت

ہوگی۔ مومن کو یقین ہے کہ امام ہمیں دیکھ رہے ہیں لہذا آپ کی نسبت آداب و وظائف کی رعایت کرنا ضروری ہے۔
حضرت امیر علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپ شہر کوفہ میں منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: خدا یا! بے شک تیری زمین پر حجت ہے جو مخلوق کو ہدایت کرتی ہے۔ جب حجت الہی موجود ہے لوگ گمراہی سے بچ جائیں گے۔ جو آدمی قائم علیہ السلام کی یاد میں رہتا ہے وہ سرور ہوتا ہے۔ لیکن آپ سے غافل انسان حسرت و ملال میں رہتا ہے۔
خدا فرماتا ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ أَعْمًى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمًى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ
كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى. [۱]

اور جو کوئی میری یاد سے روگردانی کرے گا تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی۔ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا محسوس کریں گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں محسوس کیا ہے حالانکہ میں آنکھوں والا تھا؟ ارشاد ہوگا اسی طرح ہماری آیات تیرے پاس آئی تھیں اور تو نے انہیں بھلا دیا تھا اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا اور نظر انداز کر دیا جائے گا۔
نیز فرمایا:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ
فَأُولَئِكَ يَفْرَحُونَ ۖ كِتَابُهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا. [۲]

اس دن (کو یاد کرو) جب ہم (ہر دور کے) تمام انسانوں کو انکے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے پس جس کسی کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ لوگ اپنا صحیفہ اعمال (خوش خوش) پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

[۱] سورہ طہ: ۱۲۳-۱۲۴

[۲] سورہ الاسراء: ۷۱

جس دن ہر آدمی کو اس کے اپنے امام کے ساتھ بلایا جائے گا۔

جب صبح بیدار ہو تو جان لو کہ یہ زندگی خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کے صدقے میں دی ہے۔ پس اللہ کا شکر کرو۔ نیکی میں جلدی کرو اور جو نعمت خدا نے حضرت قائم علیہ السلام کی برکت سے عطا کی اس کا شکر بجالاؤ اور مولا قائم علیہ السلام کو ہدیہ کر کے زبان حال عرض کرو۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الطُّرُقُ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ [۱]

(چنانچہ حسب الحکم) جب یہ لوگ (مصر گئے) اور یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اے عزیز مصر! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف پہنچی ہے (اس لئے اب کی بار) ہم بالکل حقیر سی پونجی لائے ہیں (اسے قبول کریں اور) ہمیں پیانہ پورا ناپ کر دیجئے (بھر پور غلہ دیجئے) اور (عزیز برآں) ہم کو صدقہ و خیرات بھی دیجئے بے شک اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

ہر حال میں خاضع و خاشع رہو جیسے غلام اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ ہر صبح و شام حضرت قائم علیہ السلام کو سلام کرو۔ ان کے فراق میں گریہ کرو۔ گریہ کرو اور مولا کو حاضر سمجھو۔ آپ جتنا مولا کے وظائف کی پابندی کریں گے خدا تمہیں اتنا ہی ثواب عطا فرماتا ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے قبول کرتا ہے۔ ہر دعا سے پہلے آپ کے لئے دعا کرو۔ جب کسی حاجت یا مشکل کا سامنا ہو تو آپ کو خدا سے وسیلہ قرار دو۔ خدا فرماتا ہے:

وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا [۲]

گھر میں دروازوں سے داخل ہو۔

[۱] سورہ یوسف: ۸۸

[۲] سورہ بقرہ: ۱۸۹

ستاؤن: قائم علیہ السلام کو نہ بھولنے کی درگاہ الہی میں دعا

خدا سے دعا کرو کہ وہ قائم کو فراموش نہ کرنے دے ہم پر آپ کا حق یہ بھی ہے ہم انہیں حال میں یاد کریں۔
دعا کے خاص مواقع پر تضرع و زاری کرو۔ آپ کو مت بھولنا۔

روایات میں ملتا ہے کہ بلا نازل ہونے سے پہلے دعا کرو۔ خدا سے دعا کرو کہ گناہوں کی وجہ سے امام
زمانہ علیہ السلام کو بھول نہ جائیں۔

ائمہ علیہم السلام سے دعا میں یہ نقل ہوا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النَّقْمَ. [1]

خدایا! میرے وہ گناہ معاف کر دے جن سے عذاب نازل ہوتا ہے۔

اٹھاؤن: تمہارا بدن قائم کے لئے خاشع ہو

سید ابن طاووس اپنی کتاب جمال الاسبوع میں اپنی سند سے محمد بن سنان امام صادق علیہ السلام سے روز جمعہ کی
دعا میں لکھتے ہیں کہ ہم نے اسے کتاب ابواب الجنات فی آداب الجمعات میں ذکر کیا ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِقَلْبٍ خَاشِعٍ وَإِلَى وَلِيِّكَ بِمَنْكِ خَاشِعٍ وَ

إِلَى الْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ بِفُؤَادٍ مُتَوَاضِعٍ. [2]

[1] دعائے مکمل

[2] جمال الأسبوع بکمال العمل المبرور ع/230/ الفصل الخامس والعشرون

اس عبارت میں ولی سے مراد حضرت قائم علیہ السلام ہیں۔

انسٹھ: اپنی حاجات پر قائم علیہ السلام کو مقدم کرنا

امور کی دو اقسام ہیں۔ بعض امور امام قائم کی رضا کے مطابق ہیں انہیں انجام دینا چاہیے تاکہ آپ کی خوشنودی حاصل ہو۔ بعض امور ایسے ہیں جن حضرت قائم علیہ السلام کی رضا نہیں ہے۔ ان کو انجام دینا چاہیے۔ اس مطلب پر ایک روایت شاہد ہے۔ فاضل محدث نوریؒ اپنی کتاب نفس الرحمن میں امالی شیخ صدوق کا منصور بزرگ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اے میرے سردار! سلمان فارسیؒ کو لوگ زیادہ یاد کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: سلمان فارسیؒ نہ کہو بلکہ کہو سلمانؒ محمدیؒ۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ لوگ اسے کیوں زیادہ یاد کرتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: سلمانؒ محمدیؒ میں تین صفات تھیں۔

۱۔ حضرت امیر علیہ السلام کو اپنے آپ پر مقدم جانتا تھا۔

۲۔ فقراء افراد کو وہ دوست رکھتا تھا۔

۳۔ وہ علم و علماء کا دوست تھا۔

بے شک سلمان ایک صالح مسلمان تھا اور مشرکین میں سے نہ تھا۔ □

ساٹھ: قائم علیہ السلام کے قریبی اور آپ سے منسوب افراد کا احترام

جن افراد سے آپ کی نسبی، سہمی یا روحانی تعلق ہو۔ جیسے علوی سادات، علماء، دینی و دینی بھائی، ان کا احترام درحقیقت حضرت قائم علیہ السلام کا احترام ہے۔ مہذب افراد میں رائج ہے کہ وہ بزرگ افراد کو اکرام کرتے ہیں۔ شخصیت کا احترام مراتب ہیں۔ جتنی شخصیت بزرگ ہے اتنا احترام ضروری ہے۔ یہ ایک عمل ہے میں اہل عقل کوئی شک نہیں۔ بہت سی روایات میں ملتا ہے کہ سادات کا اکرام کرو۔ پرہیزگار مومنین کے اکرام، علماء کے اکرام سے حضرت قائم علیہ السلام کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔ اور انسان کو سعادت ابدی حاصل ہوتی ہے خدا سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ایسے اعمال کی توفیق دے۔

اکسٹھ: حضرت قائم علیہ السلام سے منسوب مقام کا احترام

جیسے مسجد سہلہ، مسجد اعظم کوفہ، سامرہ میں سرداب مبارک اور مسجد نمکران وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض مقامات صالح افراد سے منسوب ہیں۔ جہاں انہوں نے حضرت قائم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی زیارت کی۔ بعض مقام پر آپ نے توقف فرمایا۔ جیسے مسجد الحرام اور باقی مقامات جو آپ سے منسوب ہیں۔ جیسے نام، القاب، کلمات، دستخط، آپ کا لباس، آپ کے حالات پر لکھے جانے والی کتب اور جو کچھ آپ سے متعلق ہوں۔

بحث اول: شعائر اللہ و اصحاب ہم ہیں

اس مطلب کو بیان کرنے کے لئے چند امور کی طرف اشارہ کریں گے:

۱۔ خدا نے فرمایا:

وَمَنْ يَعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ. [۱]

اور جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

شعائر سے مراد ہر وہ چیز جس کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہو۔ خواہ با واسطہ یا بلا واسطہ ہو۔ شرع و عرف میں خدا کی تعظیم

شمار ہوتی ہے۔ ان کی توہین خدا کی توہین شمار ہوتی ہے۔ جیسے اسماء، کتب، انبیاء، فرشتے، مساجد، اولیاء، توقف گاہ۔

خدا فرماتا ہے:

وَالْبُنْدَن جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَمِيمٌ. [۲]

کتاب مرآۃ الانوار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا:

لَحْنُ شَعَائِرِ اللَّهِ وَالْأَصْحَابِ. [۳]

ہم ہیں شعائر اللہ و اصحاب۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، ائمہ مبہمہ عظیم ترین شعائر خدا ہیں۔

جملہ دلائل میں سے ایک فرمان خدا ہے:

فِي بُيُوتٍ آخِذِ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ. [۴]

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت فِي بُيُوتٍ آخِذِ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ کی تلاوت فرمائی۔

[۱] سورۃ حج: ۳۲

[۲] سورۃ حج: ۳۶

[۳] مرآۃ الانوار: ۱۹۸

[۴] سورۃ نور: ۳۶

ایک شخص نے اٹھ کر سوال کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون سے گھر ہیں؟

حضرت نے علیؑ و فاطمہؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ہاں یہ بہترین گھر ہیں۔ [۱]

عیسیٰ بن داؤد حضرت موسیٰ کاظمؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: خدا کا فرمان ہے

فِي بُيُوتٍ أُخِذَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ.

حضرت نے فرمایا: آل محمدؑ کے گھر مراد ہیں۔

اس کے علاوہ فرمان الہی ہے:

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ، إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَوًى. [۲]

پس اپنی جوتیاں اتار دو (کیونکہ) تم طوی نامی ایک مقدس وادی میں ہو۔

وادی مقدس کی تعریف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مقدس جگہ قابل احترام و تعظیم ہے اور مستحب

ہے۔

کتب بزار جیسے مصاح الزائر سید ابن طاووس بحار الانوار علامہ مجلسی مسجد کوفہ میں داخل ہونے کے آداب کے بارے میں اس طرح لکھتے ہیں جب مسجد کے نزدیک پہنچو تو باب الفیل پر کھڑے ہو کر یہ پڑھو:

الْسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

الْسَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَ

عَلَى فَهَالِسِهِ وَ مَشَاهِدِهِ وَ مَقَامِ حِكْمَتِهِ وَ آثَارِ آبَائِهِ آخِرَهُ وَ نُوحٍ وَ

إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ بُنْيَانَ بَيْتَاتِهِ السَّلَامُ عَلَى الْإِمَامِ الْحَكِيمِ

الْعَدْلِ الضَّيِّقِ الْأَكْبَرِ الْفَارُوقِ بِالْقِسْطِ الَّذِي فَزَّقَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَ

الْبَاطِلِ وَ الْكُفْرِ وَ الْإِيمَانِ وَ الْهُزْلِ وَ التَّوْحِيدِ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ

بَيْتِهِ وَ يَحْيَا مَنْ حَيَّ عَنْ بَيْتِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَاصَّةً نَفْسِ

[۱] صحابی الاخبار: ۱۵۶

[۲] سورہ طہ: ۲۱

الْمُنْتَجِبِينَ وَرَبَّنَا الصِّدِّيقِينَ وَصَابِرِ الْمُتَحِدِينَ وَأَنَّكَ حَكَمٌ لِّلَّهِ فِي
أَرْضِهِ وَقَاضِي أَمْرِهِ وَبَابُ حِكْمَتِهِ وَعَاقِدُ عَهْدِهِ وَالنَّاطِقُ بِوَعْدِهِ وَ
الْحَبْلُ الْمَوْصُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ وَكَهْفُ النَّجَاةِ وَمِنْهَا جُ الثَّقَلَى وَ
الدَّرَجَةُ الْعُلْيَا وَمُهَيِّئُ الْقَاضِي الْأَعْلَى يَا أُمَيَّةَ الْمُؤْمِنِينَ بِكَ أَتَقَرَّبُ
إِلَى اللَّهِ زُلْفَى أَنْتَ وَلِيِّي وَسَيِّدِي وَوَسِيلَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. [۱]

خدا کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى
طَعَامٍ غَيْرَ نَظِيرٍ لَهُ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ
فَيَسْتَعِجِي مِنْكُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعِجِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَلِكُمْ أَظْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ
لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِرُوا آيَاتِهِ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ
ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا. [۲]

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ مگر جب تمہیں کھانے کیلئے
(اندر آنے کی) اجازت دی جائے (اور) نہ ہی اس کے پکنے کا انتظار (نبی کے گھر میں بیٹھ کر کیا)
کرو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو (عین وقت پر) اندر داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو
منتشر ہو جاؤ اور دل بہلانے کیلئے باتوں میں نہ لگے رہو کیونکہ تمہاری باتیں نبی کو اذیت پہنچاتی
ہیں مگر وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کچھ نہیں کہتے) اور اللہ حق بات (کہنے سے) نہیں شرما تا اور

[۱] بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج 97 / 409 / باب 6 فضل الكوفة ومسجدها الأعظم وأعماله ص:

جب تم ان (ازواج نبی) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ (طریقہ کار) تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے پاکیزگی کا زیادہ باعث ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم خدا کے رسول کو اذیت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی بھی ان کی عیوہوں سے نکاح کرو بیشک یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی (برائی گناہ کی) بات ہے۔
یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ یہ کام حضرت اور ان سے منسوب گھر کی تعظیم و احترام ہے۔

بحث دوم: مواقف و مشاہد کی تعظیم

جہاں ائمہ علیہ السلام نے توقف کیا ہو یا جو مقام ان سے منسوب ہے ان میں مندرجہ ذیل امور انجام چاہیے ان کو تعمیر کرنا، بوسہ لینا، انہیں وسیع کرنا، زینت دینا، وہاں پر چراغ جلانا خاص وقت رفت و آمد رکھنا پاکیزہ و پا برہنہ جانا، خوشبو داخل کرنا، داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں رکھنا، آرام و سکون کی حالت میں رہنا، ذکر خدا کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، دعا و صلوات پڑھنا، امام عصر پر سلام کرنا۔ ایسے مقام کو نجس نہ کرنا۔ اگر نجس ہو جائے تو پاک کرنا، وہاں جھاڑو دینا، جنابت کی حالت میں داخل نہ ہونا۔ کوئی نجس وہاں نہ لے جانا، ناک کا پانی اور بلغم نہ پھینکنا، دنیاوی امور سے پرہیز کرنا، عورت حیض و نفاس کی حالت میں نہ جائیں، بے پردہ عورت نہ جائے، مکروہ و حرام کام نہ کرنا، مذاق کرنا یہودی سے پرہیز کرنا، خلاصہ یہ کہ ہر وہ چیز جو تعظیم و توقیر کے مٹانی ہو انجام نہ دو۔

باسٹھ: وقت ظہور کو معین نہ کرنا

امام عصر علیہ السلام خدا کے حکم سے غائب ہیں اور وہی ظہور کا وقت جانتا ہے کتاب حسین بن حمدان میں مفضل بن عمر سے ملتا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے سرور امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا قائم کے ظہور کا وقت معین ہے کہ جس کا لوگ انتظار کریں۔ آپ نے فرمایا: خدا نے وقت معین کیا ہے وہی ساعت جس کے بارے میں فرمان الہی ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِلُهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۚ
لَا يُجِئُهَا لِوَفْعَتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا
بَغْتَةً ۚ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَافِيٌّ عَنْهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنْ أَكْثَرُ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. [۱]

(اے رسول!) لوگ آپ سے قیامت کی گھڑی کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا
وقوع کب ہوگا؟ کہہ دو کہ اس کا علم تو میرے پروردگار کے ہی پاس ہے اسے اس کا وقت آنے پر
وہی ظاہر کرے گا۔ وہ گھڑی آسمانوں اور زمین میں بڑی بھاری ہے (وہ بڑا بھاری حادثہ ہے جو
ان میں رونما ہوگا) وہ نہیں آئے گی تمہارے پاس مگر اچانک۔ لوگ اس طرح آپ سے پوچھتے
ہیں جیسے آپ اس کی تحقیق اور کاوش میں لگے ہوئے ہیں؟ کہہ دو۔ کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے
پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ یہ حقیقت جانتے نہیں ہیں۔
نیز فرمایا:

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ
فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَهُمْ ذِكْرُهَا. [۲]

سو یہ لوگ تو بس اب قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک ان پر آجائے تو اس کے
آثار و علامات تو آئی چکے ہیں اور جب وہ آجائے گی تو پھر ان کو نصیحت حاصل کرنے کا موقع
کہاں رہے گا؟
ارشاد الہی ہوتا ہے:

إِفْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَبْرُ. [۳]

[۱] سورہ احزاب: ۱۸۷

[۲] سورہ محمد: ۱۸، ۱۹

[۳] سورہ نمر: ۲

(قیامت کی) گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

نیز فرمایا:

اِنَّهُ الَّذِي اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَاتِ ۖ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا
مُسْفِقُونَ ۖ مِنْهَا ۚ وَيَعْلَمُونَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۚ اَلَا اِنَّ الَّذِينَ يُمَارِؤْنَ فِي السَّاعَةِ
لِئَن يَضِلَّ بَعِيدٌ ۝ [۱]

اللہ وہ ہے جس نے کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور میزان کو بھی اور تمہیں کیا خبر
شاید قیامت قریب ہی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے تو اس کے لئے جلدی کرتے ہیں اور
جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے آگاہ رہو جو قیامت کے
بارے میں شک کرتے ہیں (تکرار کرتے ہیں) وہ بڑی کھلی گمراہی میں ہیں۔

میں نے عرض کیا: "ہماروں! جدال کرنے والے سے مراد کیا ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کہتے ہیں کہ قائم کب پیدا ہوگا۔ کس نے اس کو دیکھا وہ کہاں ہیں؟ کہاں ہوں
گے اور کب ظاہر ہوں گے؟ یہ سب کچھ جلد بازی اور قضا الہی میں شک ہے انہوں نے دنیا و آخرت میں نقصان اٹھایا
ہے۔

مفضل کہتا ہے میں نے عرض کیا: اے میرے سرور! کیا ان کے لئے وقت معین نہیں کرتے ہو؟

آپ نے فرمایا: اے مفضل! خدا نے اسے اپنے اسرار میں سے قرار دیا ہے۔

غیبت نعمانی میں ہے کہ محمد بن مسلم نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! جو آدمی ہماری طرف سے

حوالہ دے اور آپ کے ظہور کا وقت معین کرے۔ اسے تکذیب کرو۔ ہم نے کوئی معین وقت نہیں بتایا۔ [۲]

ابوبکر محرز سے نقل ہوا کہ اس نے کہا کہ امام نے سنا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اس امر کے لئے

[۱] سورہ شوریٰ: ۱۸، ۱۷

[۲] غیبت نعمانی: ۱۵۵

ہم وقت معین نہیں کرتے۔ [۱]

ابو بصیر امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے عرض کیا گیا: قربان جاؤں۔ امام زمانہ کا ظہور کب ہو

۴۶

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ جس نے آپ کے ظہور کا وقت معین نہیں کیا۔
بے شک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔
اے ابو محمد! بے شک اس ظہور سے پہلے پانچ علامات ہیں۔ پہلی نشانی یہ کہ آسمان سے ندا آئے گی اور وہ ماہ رمضان میں آئے گی۔ سفیانی کا خروج، یمانی کا خروج، نفس زکیہ کا قتل اور بیدار نامی زمین کا دھنس جانا۔
پھر فرمایا: اے ابو محمد! بے شک آپ سے پہلے دو فرعون آئیں گے۔ طاغوت سرخ اور طاغوت سفید۔

میں نے عرض کیا: قربان جاؤں یہ دو فرعون کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: سفید طاغوت سب کی موت آئے گی اور سرخ طاغوت یعنی شمشیر۔

آپ کے ظہور کے وقت ۲۳ رمضان کو آسمان سے ندا آئے گی کہ قائم علیہ السلام آگئے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یہ ندا کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: آپ کا نام اور آپ کے والد کا نام کا اعلان ہوگا ہر موجود یہ آواز سنے گی۔ سو یا ہوا بیدار ہوگا

جو گھر کے گھن میں ہے وہ باہر نکلے گا دوشیزہ پردے سے باہر آئیں گی یہ جبرائیل علیہ السلام کی آواز ہوگی۔ [۲]

کافی میں غیبت نعمانی اپنی سند سے نقل ہوا ہے کہ مہزم نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے قائم کے ظہور

کی خبر دیں کہ وہ کب ظہور کریں گے؟

آپ نے فرمایا: اے مہزم ابن وقت افراد جھوٹ بولتے ہیں اور جلد بازی کرنے والے ہلاک ہو جائیں

گے اور صرف تسلیم ہونے والے نجات پائیں گے۔ [۳]

امام صادق علیہ السلام نے قائم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جلد باز لوگ جھوٹ بولتے ہیں ہم وہ

[۱] غیبت نعمانی: ۱۵۵

[۲] غیبت نعمانی: ۱۵۵

[۳] اصول کافی: ج ۲، ص ۳۶۸

خاندان ہیں کہ وقت کو معین نہیں کرتے۔ [۱]

غیبت نعمانی میں ملتا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو لوگ وقت معین کرتے ہیں خدا اس کے خلاف ظاہر فرمائے گا۔ [۲]

حضرت امام باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا قائم کا وقت معین ہے؟

آپ نے فرمایا: وقت کو معین کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں۔ [۳]

روایت میں ملتا ہے کہ ابو حمزہ نے کہا: میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ستر سال تک مصیبت ہے اور فرمایا کرتے تھے مصیبت کے بعد آرام ہوگا۔ ستر سال گزر چکے ہیں لیکن ہمیں آرام و سکون نہیں ملا۔

امام نے فرمایا: اے ثابت خدا نے اسے ستر سال تک معین کیا تھا۔ پس جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو زمین پر غضب الہی زیادہ ہو گیا اور وہ ایک سو چالیس تاخیر ہو گیا۔ ہم نے تمہیں یہ حدیث بتائی لیکن تم نے اپنے راز میں نہ رکھا اور اسے فاش کر دیا۔

پس خدا نے اسے تاخیر کر دیا۔ اس کے بعد خدا نے ہمیں کوئی معین وقت نہیں بتایا۔ پس خدا جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ اصل کتاب انہی کے پاس ہے۔ [۴]

ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے یہی مطلب امام صادق علیہ السلام سے کہا تو آپ نے فرمایا: اسی طرح ہے پس معلوم ہوا کہ آپ کا ظہور خدا کے اسرار میں سے ہے اور لوگوں سے مخفی ہے اور لوگوں کا امتحان ہے۔ اچھے اور بُرے میں فرق ہو جائے گا۔

[۱] اصول کافی: ج ۱، ص ۳۶۸

[۲] غیبت نعمانی: ۱۵۵

[۳] غیبت نعمانی: ۱۵۸

[۴] اصول کافی: ج ۱، ص ۳۶۸

تریسٹھ: زمانہ غیبت کبریٰ میں نیابت کا دعویٰ کرنے والوں کی تکذیب

ہمارا شیعوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ علی بن محمد سریؒ کی وفات کے بعد وکالت منقطع ہو گئی تھی۔ غیبت صفری امام کے چار نائب خاص تھے جن میں آخری یہی تھے۔ لوگ غیبت صفری ان چار نواب خاص سے رجوع کرتے اور مسائل پوچھتے تھے۔ چوتھے نائب کے فوت ہونے کے بعد سے لے کر ظہور تک آپ کا کوئی خاص نائب نہیں۔ جو آپ سے ملاقات کرے اور لوگوں کے درمیان رابطہ ہو۔ آپ کی غیبت کبریٰ میں علماء و فقہاء کا کام ہے کہ احکام الہی کے حافظ ہوں۔ جو آدمی نائب خاص ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے بلکہ یہ ضروریات مذہب میں سے ہے۔ ہمارے کسی عالم نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔

روایت میں ملتا ہے کہ علی بن محمد بن سریؒ کی وفات کے چند روز پہلے ابو محمد حسن بن محمد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس وہ مجھے دستخط کرنے کے لئے باہر لے آئے۔ جس کی عبارت یہ تھی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُفِ الرَّحِيمِ

اے علی بن محمد سریؒ! خدا تیرے بھائیوں کو تیری جدائی پر ثواب عطا فرمائے۔ تو آج سے چھ دن بعد وفات پائے گا پس کسی کو اپنا جانشین ہونے کی وصیت نہ کر بے شک دوسری غیبت شروع ہو گئی ہے۔ اب غیبت طولانی ہوگی اور خدا کے حکم سے ظہور ہوگا۔ زمین ظلم و ستم سے پر ہو جائے گی۔

ابو محمد بن احمد کہتا ہے ہم نے دستخط والا نسخہ اٹھایا اور باہر آ گئے جب چھ دن دوبارہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ اختصار کی حالت میں تھے۔ ان سے کہا گیا: آپ کے بعد تیرا وصی کون ہے؟
آپ نے فرمایا: خدا جانتا ہے کہ آپ کب ظہور کریں گے اس کے بعد آپ فوت ہو گئے۔ یہ آخری کلام تھا

جوان سے ہم نے سنا تھا۔ اس پر خدا کی رحمت ہو۔ [۱]

غیبت صغریٰ کے بعد غیبت کبریٰ ہوگی جس خاص وکالت کا دروزہ بند ہو جائے گا۔ لیکن رسول خدا ﷺ و ائمہ، اجماع اور سیرت قطعیمہ دلالت کرتی ہیں کہ نیابت عامہ فقہاء کے لئے ثابت ہے۔ پس تمام مومنین پر لازم ہے کہ دین کے مسائل میں علماء و فقہاء کی طرف رجوع کریں۔

اس مطلب پر بہت سی روایات دلالت کرتی ہیں جیسے رسول خدا ﷺ نے تین بار فرمایا: خدا یا! میرے خلفاء کی بخشش فرما۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث و سنت کی تعلیمات کو ترویج کریں گے۔ بعض علماء کا اتفاق ہے کہ آپ کی غیبت کبریٰ میں فقہاء کے لئے ولایت عامہ ثابت ہے۔ یعنی جو احکام امام بیٹہ کے لئے ہیں۔ وہی احکام فقہاء کے لئے بھی ہیں۔

بعض نے کہا کہ ایسا نہیں بلکہ بعض موارد میں دلیل خاص کی موجودگی میں فقہاء کے لئے ولایت ثابت ہے جیسے فتویٰ دینا، فیصلہ کرنا لوگوں میں اور حق بھی بچی ہے۔

چونسٹھ: عافیت و ایمان سے قائم علیہ السلام کے دیدار کی

درخواست

مستحب ہے کہ خدا سے آپ کی دیدار کی درخواست کریں اور دوسرا یہ کہ خدا سے یہ مطلب کرنا کہ وہ عافیت و ایمان کی حالت میں آپ کا دیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پہلے مطلب پر وہ دعا دلالت کرتی ہے جو ائمہ سے ماثور ہے جیسے امام کے غیبت کے دوران پڑھنی چاہیے۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس طرح پڑھیں:

اللَّهُمَّ ارِنِي الْكَلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ. [۱]

پس جو کچھ بیان ہوا اس سے معلوم ہو چکا ہے کہ قائم کے دیدار کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ ہر کام کے لئے دعا کرنا مستحب ہے البتہ کام شرعی ہو۔ جیسے خدا نے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ

عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دُخْرَيْنَ. [۲]

اور تمہارا پروردگار کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور جو لوگ میری (اس) عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

نیز فرمایا:

وَسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. [۳]

اور اللہ سے اس کے فضل (مال اور اعمال وغیرہ کا) سوال کرو بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

نیز فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَلَىٰ قُرْبَىٰ ۖ أُجِبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

دَعَا ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ. [۴]

اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ کہہ دیں) میں یقیناً قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا و پکار کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ تو ان پر لازم ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یقین رکھیں) تاکہ وہ نیک راستہ پر آجائیں۔

[۱] بھار الانوار (ط- بیروت) ج ۵۳/۹۶/ہب ۲۹ الرجعة..... ص: ۳۹

[۲] سورۃ مؤمن: ۶۰

[۳] سورۃ نساء: ۳۲

[۴] سورۃ بقرہ: ۱۸۶

روایات بھی اس مطالب پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دعا وہی عبادت ہے کہ جس کے بارے میں خدا نے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذُخْرَيْنَ^[۱]

اور تمہارا پروردگار کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور جو لوگ میری (اس) عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

۲۔ آپ نے فرمایا: دعا مخزن ہے جس طرح بادل بارش کے لئے مخزن ہیں۔^[۲]

۳۔ آپ ہی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: زیادہ دعا کرو۔ خدا اپنے مومنین کو دوست رکھتا ہے کہ وہ دعا کریں۔^[۳]

۴۔ ایک حدیث میں ہے کہ پس زیادہ دعا کرو کہ یہ رحمت کی کنجی اور ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔^[۴]

۵۔ روایت میں ہے کہ دعا عبادت کا حضر ہے جو مومن خدا سے دعا مانگتا ہے خدا اس کی دعا مستجاب فرماتا ہے۔^[۵]

۶۔ روایت میں ہے کہ عاجز ترین وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہوں اور سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔^[۶]

۷۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: روئے زمین پر اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال دعا ہے اور بہترین عبادت

[۱] سورہ مومن: ۶۰

[۲] اصول کافی: ۲، ص ۶۷

[۳] اصول کافی: ۲، ص ۷۱

[۴] اصول کافی: ۲، ص ۷۰

[۵] بحار الانوار: ج ۹۳، ص ۲۹۴، ج ۲۳

[۶] بحار الانوار: ج ۹۳، ص ۲۰۳، ج ۳۹

عفاف ہے۔ [۱]

پینسٹھ: قائم کے اعمال و اخلاق کی پیروی

مومن کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ قائم کے اخلاق اعمال کی پیروی کرے۔ تشیع کی حقیقت بھی یہی ہے اور ولایت کا حق بھی یہی ہے۔

روایات میں ملتا ہے کہ بعض اوقات خدا بندے کو دوست رکھتا ہے لیکن اس عمل اللہ کو پسند نہیں اور اس طرح کبھی اس کے عمل سے خدا راضی ہوتا ہے۔ لیکن بندے سے راضی نہیں ہوتا اور یہ عقل کے عین مطابق ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک محبوب یا مبغوض ہونا امر و نہی الہی کی وجہ سے ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے بندہ اس کا عقیدہ رکھے اور عمل کرے پس ممکن ہے بندہ عقیدے کے لحاظ سے محبوب ہو لیکن عمل کے لحاظ سے مبغوض ہو چونکہ امر و نہی کی مخالفت ہے امامت کا عقیدہ اور عمل دو جدا چیزیں ہیں۔ بعض افراد امامت کے قائل ہیں لیکن عمل میں مخالفت ہوتے ہیں۔ لوگوں میں ائمہ کو نمونہ عمل بنائیں نگ و عار کا سبب نہ بنیں اس لئے ملتا ہے:

كُونُوا النَّازِعِينَ وَلَا تَكُونُوا عَلَيْنَا شَيْنًا.

ہمارے لئے زینت بنو، نگ و عار کا سبب نہ ہو۔ [۲]

اصول کافی میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی جس میں آپ نے فرمایا: مومن وہ ہے جو ہماری سیرت پر عمل کرتا ہوں۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کریں۔

چھپاسٹھ: غیر خدا سے حفظ زبان

یہ کام ہر زمانے میں پسندیدہ شمار ہوتا ہے لیکن امام کی غیبت میں اس کی زیادہ تاکید ہوتی ہے کہ اس زمانے میں خطر، فتنہ و امتحان زیادہ ہے۔ لہذا اس زمانے میں اشد ضرورت ہے۔

شیخ صدوق کمال میں صحیح خبر جابر سے نقل کرتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ امام سن سے غائب ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ افراد جو ہماری تعلیمات پر ثابت رہے۔^[۱]

آپ نے فرمایا: حفظ زبان و خانہ نشینی۔^[۲]
اصول کافی میں ہے مؤلفی امام کاظم علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اپنی زبان کی حفاظت کرو تا کہ تو لوگوں میں عزیز ہو۔ اور حکومت کے کام لوگوں کے ہاتھ میں نہ دو کہ ذلیل ہوگے۔^[۳]

ایک صحیح سند روایت میں امام رضا سے ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا: فقہ کی نشانیاں حلم، علم و خاموشی ہے۔ بے شک خاموشی حکمت کا ایک باب ہے۔ بے شک خاموشی سے محبت ہوتی ہے اور خیر کی ہدایت ہے۔^[۴]

کافی میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: انسان جب تک ساکت ہوتا ہے اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب کلام کرتا ہے تو اچھایا بد لکھا جاتا ہے۔^[۵]

[۱] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۰

[۲] کمال الدین: ج ۱، ص ۳۳۰

[۳] کمال الدین: ج ۲، ص ۱۱۳

[۴] کمال الدین: ج ۲، ص ۱۱۳

[۵] کمال الدین: ج ۲، ص ۱۱۳

انسان یا خاموش رہے یا ذکر قرآن اور دعا پڑھے اس طرح اس کے لئے نیکی ذخیرہ ہوتی رہتی ہیں۔

بڑے افراد دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ اپنے آپ کو صدمہ پہنچاتے ہیں۔

۲۔ اپنے منافع کھوجانے سے بد بخت ہوتا ہے۔

یہ دونوں کام اسے برابنا تے ہیں۔ جو شخص اپنی عمر فضول وقت میں ضائع کر دے اور دنیا و آخرت کی منفعت

سے بھی محروم رہے۔ وہ عقل و عرف کے لحاظ سے خود برا ہے۔

خدا فرماتا ہے:

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ [۱]

قسم ہے زمانے کی۔ یقیناً (ہر) انسان کھائے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو

ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور صبر کی نصیحت کی۔

کتاب الہی میں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ! پہلی عبادت کونسی ہے؟

اللہ نے فرمایا: خاموشی اور روزہ۔

ایک اور روایت میں ہے کہ چار چیزیں مومن میں ہوتی ہیں خاموشی جو پہلی عبادت ہے۔

خدا نے فرمایا: اے احمد! میرے نزدیک خاموشی اور روزہ سے بڑھ کر کوئی محبوب عبادت نہیں۔

روایت میں ملتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک جو ان غزوہ احد میں اس حالت میں شہید

ہوا کہ وہ شدید بھوکا و پیاسا تھا۔ پس اس کی اس کے کنارے آئی اور اس کے چہرے کو خاک سے صاف کیا اور کہا: بیٹا!

تجھے جنت بشارت ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا جانتی ہے کہ وہ جنت میں جائے گا شاید اس نے کوئی ایسی چیز یا بات کہی

ہو جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

حدیث قدسی میں ہے اے فرزند آدم! اگر تو نے دل کی قساوت، روزی سے محرومی اور بدن میں بیماری دیکھی تو جان یہ اس وجہ سے ہے کہ تو نے کوئی بات کہی ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں اور تجھ سے مربوط نہ ہو۔

منا ہے کہ خواجہ ربیع نے بیس سال تک دنیاوی گفتگو سے پرہیز کیا جہاں تک مولا امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے۔ ایک گروہ نے اب وہ بولے گا اس کے پاس گئے۔ آپ کی شہادت کی خبر دی گئی۔ اس وقت اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور گریہ کیا اور کہا اے خدا! تو زمین و آسمان کا مالک ہے غائب و آشکار جانتا ہے اپنے بندوں کے درمیان حکم کرنے والے۔ اس کے بعد وہ عبادت گاہ میں چلے گئے اور حق کے علاوہ کچھ نہ بولا جہاں تک کہ دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔

تحف العقول میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام عبد اللہ بن جناب کو نصیحت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: تمہیں خاموشی اختیار کرنی چاہیے خواہ جاہل یا عالم۔ حلیم و بردبار شمار ہوں گے۔ کیونکہ خاموشی علماء کے نزدیک تیری زینت ہے۔ اور جاہل کے نزدیک پردہ پوشی ہے۔

اصول کافی میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: میرے بیٹے! اگرچہ نصیحت آواز کلام کرنا چاندی ہے لیکن سکوت سونا ہے۔

نماز جماعت میں جب امام پہلی دو رکعتوں میں سورہ حمد اور دوسری سورہ کو بلند آواز سے پڑھتا ہے تو ماموم پر واجب ہے کہ وہ سنے۔

نماز جمعہ کے دو خطبے سننا واجب ہے۔

قرآن کی تلاوت کو سننا واجب ہے۔

خدا فرماتا ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. [۱]

اور (اے مسلمانو!) جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر (توجہ سے) سنو اور خاموش ہو جاؤ تاکہ تم پر رحمت

کی جائے۔

علامہ مجلسی فرماتے ہیں عموم آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تلاوت کے دوران قرآن کو سننا واجب ہے۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک قرآن کو غور سے سننا سنت ہے۔

سر سٹھ: قائم علیہ السلام کی نماز

متعدد کتب میں معتبر روایت میں نقل ہوا ہے کہ سید ابن طاووس اپنی کتاب جمال الاسبوع میں قائم آل محمد علیہ السلام کی دو رکعت لکھتے ہیں ہر ایک رکعت میں سورہ حمد - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - تک پڑھیں پھر سورہ تہ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - پڑھیں۔ پھر سورہ کو تمام کریں اور سورہ اخلاص ایک بار پڑھنا چاہیے۔ نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَظَمَ الْبَلَاءُ وَ بَرَحَ الْخَفَاءُ وَ اُنْكَشَفَ الْغَطَاءُ وَ ضَاقَتْ
اَلْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتْ السَّمَاءُ وَ اِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُسْتَكِلُ وَ عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي
الْقِدَّةِ وَ الزَّحَاةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا
بِطَاعِهِمْ وَ حَجَلِ اَللّٰهُمَّ فَرَجْهُمْ بِقَاءِهِمْ وَ اَظْهِرْ اِعْزَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا
عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ
اَنْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اَحْفِظَانِيْ فَاِنَّكُمَا
حَافِظَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا
مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغُوثُ اَلْغُوثُ اَلْغُوثُ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ
اَدْرِكْنِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ

ترجمہ:

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

اے معبود! مصیبت بڑھ گئی درد نہاں ظاہر ہو گیا ہے اور پردہ کھل گیا ہے اور زمین تنگ ہو گئی ہے اگر چہ آسمان وسیع ہے اور خدا یا ہم اپنی شکایت تیرے ہی پاس لاتے ہیں اور تنگی اور فراخی میں تجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اے معبود! محمد و آل محمد علیہ السلام پر رحمت فرما کہ جن کی فرمانبرداری کا تو نے ہمیں حکم دیا، اے معبود! ان کے قائم کے بدولت ان کو جلد آسودگی دے اور انکی عزت کو ظاہر کر دے یا محمد یا علی یا علی یا محمد میری کفایت کیجیے کہ بے شک آپ دونوں میرے حامی ہیں یا محمد یا علی یا علی یا محمد میری مدد کیجئے یا محمد یا علی یا علی یا محمد میری مدد کیجئے کہ بے شک آپ دونوں میری مدد کرنے والے ہیں یا محمد یا علی یا علی یا محمد میری حفاظت کیجئے کہ آپ دونوں میرے محافظ ہیں اے میرے مولا اے صاحب الزماں اے میرے مولا اے صاحب الزماں اے میرے مولا اے صاحب الزماں فریاد سننے والے فریاد سننے والے میری مدد کیجئے میری مدد کیجئے میری مدد کیجئے مجھے پناہ دیجیے پناہ دیجیے پناہ دیجیے۔

مکارم اخلاق میں ہے کہ جب بھی انسان کو کوئی حاجت پیش آئے تو شب جمعہ آدھی رات کو غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ حمد کو اِیَّاكَ تَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ تَسْتَعِیْنُ تک پڑھے اور اسے سو مرتبہ تکرار کریں۔ اس کے بعد سورہ حمد کو ختم کرے۔ پھر سورہ اخلاص پڑھے پھر رکوع وجود انجام دیں۔ اگر یہ عمل انجام دیا تو خدا حاجت پوری فرماتا ہے۔

دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ اَطَعْتُكَ فَالْبَعِيْثَةُ لَكَ وَ اِنْ عَصَيْتُكَ فَالْحَبِيْبَةُ لَكَ
مِنْكَ الرُّوْحُ وَ مِنْكَ الْفَرْجُ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَ شَكَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَّرَ وَ
عَفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَيْكَ
وَ هُوَ الْاِيْمَانُ بِكَ لَمْ اُكْفِ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكَامَتًا مِنْكَ بِوَ عَلٰی
لَا مَتَّامِیْ بِوَ عَلٰیكَ وَ قَدْ عَصَيْتُكَ يَا اَللّٰهُ عَلٰی غَمْرٍ وَ جَوْ الْمَكَابِرَةِ وَ لَا

الخُرُوجِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْجُحُودِ لِزُبُرَيْتِكَ وَلَكِنْ أَطَعْتُ هَوَايَ وَ
أَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ فَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَ الْبَيَانُ فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَمِذْنُوبِي غَيْرُ
ظَالِمٍ وَإِنْ تَغْفِرْ لِي وَ تَرْحَمْنِي فَإِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا
كَرِيمُ. [۱]

پھر یہ پڑھو:

يَا آمِنًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ خَائِفٌ حَزِيذٌ أَسْأَلُكَ
بِأَمْرِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ خَوْفٍ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ أَنْ
تُعْطِيَنِي أَمَانًا لِنَفْسِي وَ أَهْلِي وَ وَلَدِي وَ سَائِرِ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ حَتَّى لَا
أَخَافُ أَحَدًا وَ لَا أَخْذَ مِنْ شَيْءٍ أَبَدًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ حَسْبُنَا
اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ يَا كَافِيًا إِبْرَاهِيمَ مُنْرُودًا يَا كَافِيًا مُوسَى فِرْعَوْنَ أَسْأَلُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تُكَفِّبَنِي شَرَّ فَلَانٍ بَيْنِ فَلَانٍ. [۲]
محدث نوری نے آپ کے فرمان کے بارے میں فرمایا: جب نماز ختم ہو جائے تو پہلے یہ پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ.

میں کہتا ہوں کہ عبادت میں احتیاط یہ ہے کہ انسان اپنی حاجت بھی طلب کرے۔ پس ہمہ شب جمعہ کو غسل
کرے وہ اس نماز کو ادا کرے تسبیح و رکوع و سجود کو سات مرتبہ تکرار کریں نماز کے بعد وہ جلیل پڑھیں جو رسول
خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی دعا ہے اور کہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ
يُمِيتُ وَ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْحَيُّزُّ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ.

[۱] مکالمہ الأخلاقی/340/ صلاة الكفایة..... ص: 339

[۲] مکالمہ الأخلاقی/340/ صلاة الكفایة..... ص: 339

پھر اس پہلے کو پڑھے جو رسول خدا ﷺ نے فتح مکہ کے وقت پڑھی تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ أَتَجَزَّ وَعْدُهُ وَتَصَرَّ عَبْدُهُ وَأَعَزَّ جُنْدُهُ وَ
هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي
بِيَدِهِ الْحَيَوتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

پھر حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کی تسبیح پڑھیں۔

پھر اس تسبیح کو پڑھے:

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْعَظِيمِ
سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاطِرِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْبَهْجَةُ وَالْجَمَالُ
سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى أَثَرَ الثَّمَلِ فِي الصَّفَا
سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقَعَ الظُّلُمِ فِي الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا غَيْرُهُ
حضرت امیر علیہ السلام نے خواب میں بعض صالحین کو حکم دیا کہ جس کے کلمات یہ ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ
اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ
وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

سید ابن طاووس نے اس کے مشابہ نماز کی بھی ہے۔ کہ شب جمعہ کو حاجات کی نمازوں کو اس طرح پڑھے وہ

کہتے ہیں: نماز حاجت شب جمعہ، شب عید قربان، دو رکعت نماز ادا کی جائے۔ سورہ فاتحہ کو: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ۔ تک پڑھے اور اسے سو مرتبہ تکرار کرے پھر سورہ اخلاص پڑھے۔ ہر رکعت کو اس طرح بجالائے پھر سلام
پڑھے اور ستر بار یہ پڑھے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد میں سجدہ کرے اور دو سو مرتبہ یہ پڑھے:

يَا رَبِّ يَا رَبِّ

پھر اپنی حاجت کو طلب کرے۔

ارسطھ: امام مظلوم حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر گریہ کرنا

یہ وہ عمل ہے جس سے امام کا حق ادا ہوتا ہے بے شک آپ کا حق ادا کرنا عظیم ترین و مہم ترین وسائلِ تقرب امام ہے۔

شیخ جعفر بن محمد بن قولویہ جی کامل الزیارات میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خدا کے نزدیک محبوب ترین رونے والی آنکھ وہ ہے جو امام مظلوم کے لئے روئے۔ جو امام مظلوم پر گریہ کرتا ہے درحقیقت جنابِ قاطبہ ہرگز پرصلہ کرتا ہے۔ روز قیامت جب ہر آنکھ روئے گی سوائے وہ آنکھ غم میں، میں روئی ہو۔ اسے خوشخبری دی جائے گی۔ اس کا چہرہ شاداب ہوگا روز قیامت نہ انہیں خوف ہوگا اور نہ حسرت۔ بلکہ ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ [۱]

امام مظلوم پر گریہ کرنے سے ائمہ کا حق اور ہوتا ہے۔ یعنی قائم آل محمد کا بھی حق ادا ہوتا ہے جب کوئی مومن دنیا سے جاتا ہے۔ تو اس کے لئے بھی آداب ہیں۔ ان آداب کی رعایت کرنی چاہیے۔ جیسے جنازے میں جانا، قبر پر جانا، اس کے لئے طلبِ مغفرت کرنا، اس کی طرف سے صدقہ دینا اور اس کے لئے نماز پڑھنا، اس کی اچھائی بیان کرنا وغیرہ۔

یا اسی طرح ان کی تعزیت کرنا، دعا کرنا، ان کو غزا دینا، یہ سب کچھ ان سے صلہ و احسان ہے۔ بے شک امام قائم کا حق اس سے کہیں زیادہ ہے۔

انہتر: مولا امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت

یہ عمل امام زمان علیہ السلام اور باقی ائمہ علیہم السلام سے صلہ اور نیکی ہے۔

اس عمل سے امام کے دل میں شادمانی و سرور آتا ہے اور امام باقی باپ کی طرح ہر صبح و شام امام حسین علیہ السلام کے زواروں کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

ابن قولویہ کامل الزیارات میں اپنی سند سے ابان سے نقل کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرتا ہے بے شک اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صلہ کیا اس کی غیبت حرام اور دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے۔^[۱]

اس کتاب میں عبد اللہ بن سنان سے روایت نقل ہوئی جس میں امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا قربان جاؤں! آپ کے باپ نے فرمایا: جو شخص حج کے لئے جو درہم انفاق کرتا ہے اس کے بدلے ہزار درہم شمار ہوتے ہیں۔ پس جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت پر انفاق کرتا ہے اسے کتنا ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے سنان کے بیٹے! اسے ہر درہم کے بدلے ہزار ہزار تا دس ہزار دینار محسوب ہوتے ہیں۔ اتنے ہی اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

اس کتاب میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: خدا کے نزدیک محبوب ترین اعمال زیارت قبر امام حسین علیہ السلام ہے اور خدا کے نزدیک بہترین اعمال مومنین کو خوش کرتا ہے جب انسان سجدے میں ہوتا ہے تو وہ خدا کے نزدیک ترین حالت میں ہوتا ہے۔^[۲]

معاویہ بن دہب سے نقل ہوا کہ اس ن سنا تھا کہ امام صادق علیہ السلام دعا کرتے ہیں اور پھر دعا سے مناجات

[۱] کامل الزیارات: ۱۲۷

[۲] کامل الزیارات: ۱۲۶



کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: خدایا! مجھے، میرے بھائیوں اور امام حسین علیہ السلام کے زائرین کی مغفرت فرما۔ جنہوں نے اپنے اموال کو خرچ کیا اور زحمت اٹھائی۔

پس خدایا! ہماری طرف سے انہیں ثواب عطا فرما۔ دن رات ان کی حفاظت فرما۔ ہر قسم کی مصیبت کو ان سے دور فرما۔ جن کے دل ہماری خاطر محزون ہوئے ان پر رحمت فرما۔ جو ہماری خاطر آواز کو بلند کرتے ہیں، ان پر کرم فرما۔ خدایا! میں ان کے بدن و جان کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور انہیں پیار سے دن حوض کوثر کے کنارے لانا۔^[1]

اسی کتاب میں ہے کہ معاویہ بن وہب نے نقل کیا کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے وہب! امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو ڈر سے ترک نہ کرنا کیونکہ جو بھی آپ کی زیارت کو ترک کرے گا اس قدر حسرت کرے گا اور اس کی آرزو وہی کہ آپ کے ساتھ ہوتی۔

ستر: دینی بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی

قائم علیہ السلام کے قرب اور خوشنودی کا باعث ایک یہ عمل ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور یہ ایک قسم کی آپ کی مدد ہے اور ولایت ہے۔ تمسک ہے۔ اس سے ہمارے آخری حجت خوش ہوتے ہیں۔ بعض روایات اس پر شاہد ہیں۔ روایات ایسی بھی ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ امام مومنین کے لئے باپ کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ ان کی اولاد شمار ہوتی ہے۔ بے شک احسان و دوستی اولاد سے یعنی احسان و دوستی باپ سے ہے۔

اصول کافی میں معلیٰ بن خنیس سے ملتا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے مومن کے حق کے

بارے میں پوچھا؟

آپ نے فرمایا: ستر حقوق ہیں لیکن سات حقوق سے زیادہ نہیں بتاؤں گا کیونکہ میں تجھ پر مہربان ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں برداشت نہ کر سکیں۔

میں نے عرض کیا: کیوں؟

حضرت نے فرمایا: اس وقت تک سیر ہو کر نہ کھانا جب تک تیرا دینی بھائی بھوکا ہو۔ اس وقت تک کپڑے نہ پہننا جب وہ برہنہ ہو جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ اگر تو نے ایسا کیا تو اپنی ولایت کو ہماری ولایت اور ہماری ولایت کو خدا کی ولایت سے جو بند دیا ہے۔^[۱]

اسی کتاب میں مفصل بن عمر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: جس نے کسی مومن کو خوش کیا اس نے ہمیں خوش کیا بلکہ خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا۔

اسی کتاب میں ابو الحسن سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی مومن بھائی تیرے پاس حاجت کے لئے آئے تو وہ رحمت ہے جسے خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے۔

اگر کوئی مومن بھائی کی حاجت پوری نہیں کرتا حالانکہ پوری کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو خدا ایسے شخص کی قبر میں ایک سانپ مامور کرے گا جو اسے قیامت تک ڈنگ مارتا رہے گا۔

بحار الانوار میں ایک حدیث کے ضمن میں امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جس نے ہمارے دوستوں میں سے کسی حاجب پوری کی اس نے ہماری حاجب کو پورا کیا۔

کتاب کامل الزیارات میں امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ہماری زیارت نہیں کر سکتا۔ وہ ہمارے صالحین دوستوں کی زیارت کرے۔ اسے ہماری زیارت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔^[۲]

اسی روایت کی مانند امام کاظم علیہ السلام سے مروی ہے: جو شخص سے صلہ نہیں کر سکتا وہ ہمارے صالح موالی افراد کے ساتھ صلہ کرے۔ اسے ہمارے صلہ کا ثواب ملے گا۔^[۳]

زید نزی نے اپنی اصل ایک روایت کو ذکر کیا: جس کے بہت فوائد ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے امام صادق سے عرض کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ ہم مومن نہ ہوں!
آپ نے فرمایا: ایسا کیوں ہے؟

[۱] اصول کافی: ج ۲، ۱۷۲

[۲] کامل الزیارات: ۳۱۹، باب ۱۰۵

[۳] کامل الزیارات: ۳۱۹، باب ۱۰۵



میں نے عرض کیا: مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آتا کہ جس کا دینی بھائی اس درہم و دینار سے بہتر ہو اور میں دیکھ رہا ہوں ہمارے آدمی درہم و دینار کو نے ولایت علیؑ کو ہمارے اور اس کے درمیان جمع کی ہے سے بہتر سمجھتا ہے۔
حضرت نے فرمایا: نہیں تم مومنین ہو۔ لیکن ایمان اس کا وقت کامل ہوگا جب قائم علیہ کا ظہور ہوگا۔ اس وقت علم کی تکمیل ہوگی اور سچے مومنین ہوں گے۔

خدا کی قسم! بے شک اسی زمین وہ مومنین بھی رہتے ہیں جو دنیا کو پھر کے بال کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔ کچھ لوگ دنیا سے بے نیاز ہیں انہیں سونے چاندی کا لالچ نہیں ہے۔ یہ لوگ مخفی زندگی گزارتے ہیں وہ اپنے وطن کو تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ روزہ رکھنے سے ان کے چھوٹے، کثرت تسبیح سے ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور کم سونے سے ان کے چہروں کا رنگ زرد ہے۔ پس یہ ان کی نشانیاں۔ جس کی خدا نے مثال دی اور انہیں تورات، انجیل، زبور، قرآن اور صحف اولیٰ میں ان کی صفات کو بیان فرمایا:

سَيَبْهَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلِ أَكْرِ السُّجُودِ ذَلِك مَعْلُهُمْ فِي
التَّوْرَةِ وَمَعْلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ^[۱]

ان کی علامت ان کے چہروں پر سجدہ کے نشان سے نمایاں ہے ان کی توراۃ میں اور انجیل میں توصیف یوں

ہے۔

ان کے چہرے بیداری سے زرد ہیں سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی دینی بھائی کے لئے آسانی و مشکل دونوں صورت میں ایثار کیا۔ خدا ان کے اوصاف جہاں فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُخْجِئُونَ مَنْ هَاجَرَ
إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ^[۲]
ان کیلئے بھی ہے جو ان (مہاجرین) سے پہلے ان دیار (دارالہجرت مدینہ) میں ٹھکانا

اکہتر: ظہور قائم علیہ السلام کے انتظار میں اسلحہ و سواری کا انتظام کرنا

ظہور قائم علیہ السلام کے انتظار میں اسلحہ و سواری کا انتظام کرنا ہر پر لازم ہے اور یہ امام سے محبت کا ثبوت ہے۔
روایت میں وارد ہوا ہے:

لَيُعِدَّنَ أَحَدُكُمْ لَخُرُوجِ الْقَائِمِ وَلَوْ سَهْمًا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا
عَلِمَ ذَلِكَ مِنْ رِيَّتِهِ وَجَوَّثَ لِأَنْ يُنْسِيَ فِي عُمُرِهِ حَتَّى يُدْرِكَهُ فَيَكُونَ مِنْ
أَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ ۝

یعنی تم میں ہر ایک کو چاہئے کہ خروج قائم علیہ السلام کے لئے اسلحہ مہیا کرے اگرچہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو اور جو
شخص ایسا کرے گا خداوند عالم اس کی عمر میں طوالت فرمائے گا (اور وہ وقت کو پائے گا)۔

تمت بحمد اللہ و الصلاة على محمد وآله

بنائے ہوئے ہیں اور ایمان لائے ہوئے ہیں اور جو ہجرت کر کے ان کے پاس آتا ہے وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دیا جائے وہ اس کی اپنے دلوں میں کوئی ناخوشی محسوس نہیں کرتے اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود ضرورت مند ہوں (فاقہ میں ہوں) اور جسے اپنے نفس کے حرص سے بچا لیا گیا وہی فلاح پانے والے ہیں۔

خدا کی قسم ایہ افراد فلاح پانے والے ہیں۔ جب یہ کسی مومن کو دیکھتے ہیں تو اس کا اکرام کرتے ہیں۔ اور جب کسی منافق کو دیکھتے ہیں تو اپنے دوری اختیار کرتے ہیں۔ جب رات آتی ہے خدا کی زمین کو بستر اور خاک کا تکیہ لگاتے ہیں۔ اپنے رخسار کو خاک پر رکھتے ہیں ایسے لوگ دوزخ سے نجات پانے والے ہیں۔ جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں سے بھٹے جلتے ہیں ان کی جان ٹھکی ہوئی اور بدن سختی ہوتا ہے دوسرے لوگ آرام و سکون اور صرف زندگی گزار رہے ہیں پس لوگوں کے نزدیک یہ بدترین مخلوق لیکن خدا کے نزدیک بہترین مخلوق ہیں۔

جب کسی مجلس میں آتے ہیں تو لوگ انہیں پہچانتے اور اگر غائب ہوں تو کوئی ان کے پیچھے نہیں جاتا ان میں خوف خدا ہے۔ ان کی زبان پر ذکر الہی ہوتا ہے۔

ان کا سینہ رازوں کا خزانہ ہے:

بحار الانوار میں امالی شیخ صدوقؒ سے جابر جمعی نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ام امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھے۔ مراسم حج و عبادت کرنے کے بعد الوداع کے وقت ہم نے عرض کیا ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں۔

حضرت نے فرمایا: تم میں سے ثروت مند فقیروں کی مدد کریں۔ ان سے محبت کریں، اس کے لئے خیر خواہ بنو ہمارے رازوں کو قفلی رکھو۔ جو تمہیں ہم سے ملے۔ اسے قرآن سے ملا کر دیکھ لو اگر قرآن میں ہے تو وہ ہمارا حکم ہے اگر قرآن کے موافق نہیں تو وہ ہمارا حکم نہیں ہے۔ تم میں سے جو شخص قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے مر جائے وہ شہید مرتا ہے اور جو شخص قائم علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوگا اسے دو شہداء کا ثواب ملے گا۔ ۱۱